سولہواں پارہ
من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
الحمد للہ کہ کتاب ثابت بحساب مسائل حقہ شریعت پر کہ یہ چشمہ جاری ہے رہنمائی ہر تشنہ کو وقاری ہے مسمی بہ
تیسیر الباری
مطلب خیز ترجمہ
صحیح البخاری
از عمدہ افادات و زبدہ تالیفات جناب مولانا مولوی حیدر زمان صاحب المخاطب بہ [illegible]
در مطبع احمدی واقع لاہور شیخ محمد احمد طبع شد
نیاز مند کے کارخانہ میں ہر ایک قسم کی کتب بہ نسبت کفایت کے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہور

لا اله الا الله محمد رسول الله

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كتاب المغازي

کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات (یعنے جہادوں) کے بیان میں

باب غزوة العشيرة او العسيرة قال ابن اسحق اول ما

باب عشیرہ یا عسیرہ کی غزوہ کا بیان محمد بن اسحق نے کہا سب سے پہلے آنحضرت

غزا النبي صلى الله عليه وسلم الابواء ثم بواط ثم العشيرة

صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوا کا غزوہ کیا پھر بواط کا پھر عشیرہ کا

حدثني عبد الله بن محمد حدثنا وهب حدثنا

مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے

شعبة عن ابي اسحق كنت الى جنب زيد بن ارقم فقيل له كم

شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں زید بن ارقم کے بازو بیٹھا تھا کسی نے ان سے

غزا النبي صلى الله عليه وسلم من غزوة قال تسع عشرة قيل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کیے انہوں نے کہا انیس پوچھا

كم غزوت انت معه قال سبع عشرة قلت فايهم كانت

آپ کتنے غزووں میں آنحضرت صلعم کے ہمراہ تھے انہوں نے کہا سترہ میں ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے

فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

سعد نے کہا امیہ بس کر ابوجہل کی اتنی طرفداری نہ کر میں نے محمد کی سے سنا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے

إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَفَزِعَ لِذٰلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ

مسلمان تجھ کو مار ڈالیں گے امیہ نے پوچھا کیا مکہ میں مار ڈالیں گے سعد نے کہا میں نہیں جانتا امیہ سعد کی یہ بات سنکر بہت ڈر گیا جب امیہ اپنے گھر

إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ

لوٹا جورو (صفیہ بنت معمر) سے کہنے لگا ام صفوان تو نے سعد کی بات سنی اس نے کہا کیوں سعد کیا کہتا ہے اس نے کہا کہتا ہے کہ محمد نے

أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ أُمَيَّةُ وَاللّٰهِ

بیان کیا وہ مجھکو مار ڈالینگے میں نے پوچھا مکہ میں تو کہتا ہے میں نہیں جانتا خیر اس کے بعد یہ ہوا امیہ نے قسم کھائی میں

لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا

مکہ سے باہر نہیں نکلنے کا جب بدر کا دن ہوا ابوجہل نے لوگوں سے کہا لڑائی کے لیے نکلو اپنے قافلہ کو بچاؤ

عِيرَكُمْ فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ

امیہ نے مکہ سے نکلنا ناپسند کیا (اس کو اپنی جان کا ڈر تھا) لیکن ابوجہل اس کے پاس آیا کہنے لگا ابوصفوان تم یہاں والوں کے سردار ہو

النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى

جب لوگ دیکھینگے تم نہیں نکلتے تو کوئی بھی نہیں نکلیگا غرض اسی طرح ابوجہل اس کو سمجھاتا رہا آخر (مجبور ہو کر) امیہ

قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبْتَنِي فَوَاللّٰهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ صَفْوَانَ

نے کہا خیر جب تو کسی طرح نہیں مانتا (مجھ کو لیے ہی جاتا ہے) تو میں خدا کی قسم ایک ایسا تیز رو عمدہ اونٹ خرید ونگا جس کا ثانی مکہ میں نہ ہو پھر امیہ

جَهِّزِينِي فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ

میرے سفر کا سامان کر دے اس نے کہا ابوصفوان کیا تو اپنے مدینہ والے بھائی (سعد) کا کہنا بھول گیا اس نے کہا نہیں میں

لَا مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا

بھولا نہیں مگر تھوڑی دور تک ان لوگوں کے ساتھ جاتا ہوں ف جب امیہ نکلا تو رستے میں جہاں اترتا وہیں اونٹ کو اپنے پاس ہی باندھتا

عَقَلَ بَعِيرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذٰلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ

(تاکہ بھاگنے کا موقع ہاتھ سے نہ جائے) وہ برابر ایسے ہی احتیاط کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ نے اس کو قتل کرا دیا ف

بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ

باب بدر کی لڑائی کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

ف اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا اور اللہ تعالیٰ بدر کی لڑائی میں تمہاری مدد کر چکا تھا جس وقت تم ذلیل تھے سو ڈرو

تَشْكُرُونَ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ

شکرگزار ہو جب اے پیغمبر تو مسلمانوں سے کہہ رہا تھا کیا تمکو یہ بس نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتوں کو تمہاری مدد کے لیے اتار دے

الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

ملائکہ اتار کر) ہاں اگر تم صبر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو (بھاگو نہیں) اور کافر اسی دم تم پر چڑھ آئیں تو پروردگار

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ

پانچ ہزار نشاندار (یا عمدہ گھوڑوں پر سوار) فرشتوں سے تمہاری مدد کریگا اور یہ جو اللہ نے فرشتوں کی مدد تمہارے لیے بھیجی تو تمہارے دلوں کو خوشی

بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ

اور اطمینان دینے کے لیے ورنہ درحقیقت فتح خدا کی طرف سے ہے ف جو زبردست ہے حکمت والا (فرشتوں کی مدد بھیجنے سے) یہ بھی غرض

يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ

تھی کہ کافروں کا ایک گروہ کاٹ ڈالے یا اُن کو ایسا مغلوب کرے کہ وہ نا امید ہو کر لوٹ جائیں اور وحشی (ابن حرب حبشی) نے کہا ف حمزہ نے بدر کے دن

يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ اَلْاٰيَةَ حَدَّثَنِىْ

طعیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا ف اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمانو (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا آخر تک

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن

ابْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ

کعب سے اُن کے والد عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے

لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّىْ تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ

میں کسی لڑائی میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی آپکو چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا سوا تبوک کی لڑائی کے اور بدر کی لڑائی میں بھی میں پیچھے رہ گیا تو

وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ

اس میں نہ جانے سے اللہ نے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں (لڑنے کی نیت سے نہیں گئے تھے بلکہ) قریش کا قافلہ

عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ

لوٹنے کی نیت سے مگر اللہ نے ناگہانی مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بھڑا دیا ف باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال

تَعَالٰى اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ

میں) فرمانا جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے اس نے تمہاری فریاد سن لی فرمایا میں لگاتار ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرونگا ف

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ

اور یہ مدد جو اللہ نے کی وہ صرف تمکو خوش کرنے اور تمہارے دلوں کو اطمینان دینے کے لیے ورنہ فتح تو خدا ہی کی طرف سے ہے کیونکہ اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ

زبردست ہے حکمت والا یہ وہ وقت تھا جب تمکو بے ڈر بنانے کے لیے تم پر اونگھ ڈال رہا تھا اور تم کو پاک کرنے اور شیطان کی گندگی

بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ

دور کرنے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس دینے اور تمہارے پاؤں جمانے کے لیے آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا۔ وقت تھا جب اے پیغمبر تیرا

يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ

مالک فرشتوں کو حکم دے رہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں تم (جا کر) مسلمانوں کا دل مضبوط کرو اور میں ابھی ابھی کافروں کے دل میں

الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ

دہشت ڈال دیتا ہوں تم ایسا کرنا ان کی گردنوں اور پور پور پر مار لگانا ان

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

کی یہی سزا ہے کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے خلاف کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے جو کوئی خلاف کرے اس کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ

الْعِقَابِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

کا عذاب سخت ہوتا ہے۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے مخارق بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے طارق

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ

انہوں نے کہا میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مقداد بن اسود کی ایک ایسی بات دیکھی اگر وہ بات مجھ کو حاصل ہوتی تو

صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو

اس کے مقابل میں کسی نیکی کو نہ سمجھتا سب سے زیادہ وہ مجھ کو پسند ہوتی ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں پر بددعا کر رہے

عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا

تھے اتنے میں مقداد آن پہنچے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس طرح نہیں کہنے کے جیسے حضرت موسیٰ کی قوم نے ان سے کہا تھا تم

وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ

ہم تو آپ کا داہنے طرف بائیں طرف سامنے پیچھے (جدھر آپ فرمائیں گے یا جہاں آپ کا دشمن ہوگا اس سے) لڑیں گے ابن مسعودؓ کہتے ہیں مقداد کی یہ کہنے کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ يَعْنِي قَوْلَهُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ چمکنے لگا آپ خوش ہو گئے۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب

ابْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یا اللہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنا وعدہ اور اقرار پورا کر یا اللہ

إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ

اگر تیری مرضی یہی ہے (کہ یہ کافر غالب ہوں) تو پھر زمین میں تیری پوجا نہ ہوگی ابوبکر صدیقؓ نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور عرض کیا یا رسول

گذشتا لعباد نا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون ابن اسحٰق کی روایت میں ہے کہ جب قریش کے کافر سامنے آئے تو آپ نے یوں دعا کی

الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَابٌ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ

نکلے اب یہ کافروں کا گروہ شکست پاتا ہے اور پیٹھ دکھاتا ہے باب مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی اُن کو ابن جریج

جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَنَّهٗ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

نے کہا مجھ کو عبد الکریم بن مالک نے خبر دی انہوں نے مقسم سے سنا جو عبداللہ بن حارث کے غلام تھے

يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے تھے (سورہ نساء کی) اس آیت سے جو مسلمان جہاد نہ کر کے گھروں میں بیٹھے رہیں وہ اُنکے برابر نہیں ہوسکتے

عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ بَابُ عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ

وہ لوگ مراد ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے اور جو اُس میں شریک نہیں ہوئے　باب جنگ بدر میں جو مسلمان شریک تھے اُنکا شمار ہم سے مسلم بن

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ

ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے ابواسحاق سے اُنہوں نے براء بن عازبؓ سے اُنہوں نے کہا میں اور عبداللہ بن عمرؓ دونوں (بدر کے دن) چھوٹے

مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ اَنَا وَ

ٹھہرائے گئے ہیں اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے ابواسحاق سے اُنہوں نے براء بن عازبؓ سے

ابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلٰى سِتِّيْنَ وَالْاَنْصَارُ نَيِّفًا وَّ

میں اور عبداللہ بن عمرؓ دونوں بدر کی لڑائی میں کم سن سمجھے گئے اور بدر کی لڑائی میں مہاجرین کا شمار کچھ اوپر ساٹھ آدمی کا تھا اور انصار دو سو چالیس پر کچھ تھے

اَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ

(سب تین سو دس یا تین سو تیرہ یا تین سو سترہ یا تین سو اُنیس تھے) ف۲ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق نے

قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضـ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ

کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا　　کہ بدر کی جنگ

شَهِدَ بَدْرًا اَنَّهُمْ كَانُوْا عِدَّةَ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَازُوْا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ

میں جو لوگ شریک تھے اُنکا شمار وہی تھا جو طالوت ف۳ (بادشاہ) کے ساتھ والوں کا تھا جو نہر کے پار گئے تھے یعنی تین سو دس پر

عَشَرَ وَثَلٰثَمِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ اِلَّا مُؤْمِنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ

کئی آدمی براءؓ نے کہا طالوت کے ساتھ نہر پار وہی لوگ گئے تھے جو ایماندار تھے (بے ایمان تو پانی غٹاغٹ پیکر نہر پر رہ گئے تھے) ہم سے عبداللہ

اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ

بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے اُنہوں نے ابواسحاق سے اُنہوں نے براء بن عازبؓ سے اُنہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ اَنَّ عِدَّةَ اَصْحَابِ بَدْرٍ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ

وسلم کے اصحاب یوں کہا کرتے تھے کہ بدر والوں کا شمار وہی تھا جو طالوت کے ساتھ والوں کا تھا

٧

الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَمِائَةٍ

جو طالوت کے ساتھ نہر پار گئے تھے یعنے تین سو دس پر کئی آدمی اور وہی لوگ طالوت کے ساتھ نہر پار گئے تھے جو ایماندار تھے

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ كُنَّا

دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء

نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلٰثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ

ابن عازب سے انہوں نے کہا ہم لوگ یوں کہا کرتے تھے کہ بدر کی جنگ والوں کا شمار تین سو دس پر کئی آدمی کا تھا جتنے لوگ طالوت کے ساتھ

جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

نہر پار گئے تھے اور طالوت کے ساتھ نہر پار وہی گئے تھے جو ایماندار تھے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافروں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيْدِ وَأَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

شیبہ اور عتبہ اور ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام کے لیے بددعا کرنا اُنکا مارا جانا

حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ

مجھ سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق سبیعی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی طرف منہ کیا

الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلٰى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلٰى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ

اور قریش کے کئی کافروں کے لیے بددعا کی ف شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور

وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ

ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام کے لیے عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں خدا گواہ ہے میں نے اُن لوگوں کو بدر کے میدان میں پڑا دیکھا دھوپ

وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا بَابُ قَتْلِ أَبِيْ جَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ

اس دن بڑی گرمی تھی باب ابو جہل کا مارا جانا ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد نے

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّهُ أَتٰى أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ

اسامہ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم کو قیس بن ابی حازم نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے وہ جنگ بدر میں ابو جہل کے

بَدْرٍ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا

پاس آئے اُس میں کچھ جان باقی تھی ف ابو جہل نے کہا بھلا مجھ سے بڑھکر کون شخص ہے جسکو تم نے مارا ف ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان نے اُن سے انس نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں

عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ

نے انس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدر کے دن صحابہ رضہ سے) فرمایا ابوجہل کو کون دیکھ کر اُس کی خبر لاتا ہے یہ سُنکر

مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ

عبداللہ بن مسعود گئے دیکھا تو عفراء کے دونوں بیٹوں (معاذ اور معوذ) نے اُس کو (تلواروں سے) تنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو رہا ہے (مرنے کے قریب ہے)

بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنْتَ أَبُو

وہ کیا کہنے لگا بھلا مجھ سے بڑھ کر کون شخص ہے جسکو تمنے قتل کیا یا یوں کہنے لگا اُس شخص سے کون بڑھ کر ہے جس کو اُسکی قوم نے قتل کیا ہو

جَهْلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے انس رضہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا ابوجہل کو دیکھ کر اُس کی کون خبر لاتا ہے یہ سنکر عبداللہ بن

ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ

مسعود گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اُس کو اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا ہے انہوں نے اُسکی داڑھی پکڑی اور کہا تو

أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى

ابوجہل ہے اُس نے جواب دیا مجھ سے بڑھکر کون شخص ہے جس کو اُسکی قوم نے یا تم لوگوں نے مارا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان

أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا

کیا کہا ہمکو معاذ بن معاذ نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا کہا ہمکو انس بن مالک نے خبر دی یہ ایسی ہی حدیث بیان کی ہم

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے یوسف بن ماجشون سے یہ حدیث لکھی انہوں نے صالح بن ابراہیم

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

سے روایت کی انہوں نے اپنے والد ابراہیم سے انہوں نے صالح کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے بدر میں قصہ عفراء کے دونوں بیٹوں کا بیان کیا مجھ سے

الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ

محمد بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے والد سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مجلز (لاحق بن حمید) نے بیان کیا انہوں نے قیس بن عباد سے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ

انہوں نے حضرت علیؓ سے — انہوں نے کہا قیامت کے دن سب سے پہلے میں پروردگار کے سامنے جھگڑا چکانے کے لیے دو زانو

لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا

بیٹھوں گا • قیس بن عباد نے کہا اسی باب میں (سورۂ حج کی) یہ آیت اتری یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن ہوا ہے

فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ

پروردگار کے مقدمہ میں جھگڑے دونوں فریق سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدر کے دن لڑنے کے لیے نکلے ایک طرف سے حمزہ اور علیؓ اور عبیدہ

ابْنُ الْحٰرِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ

ابن حارث بن عبد المطلب (مسلمانوں کی طرف سے) اور دوسری طرف سے شیبہ اور عتبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ ہم سے قبیصہ نے بیان

حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض

کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابوہاشم سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے ابوذر غفاری رض سے

قَالَ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ

انہوں نے کہا (سورۂ حج کی) یہ آیت یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن اخیر تک قریش کے چھ آدمیوں کے باب میں اتری علی اور حمزہ اور

وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحٰرِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ

عبیدہ بن حارث ایک فریق • اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ایک طرف

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم صواف نے بیان کیا کہا ہم سے یوسف بن یعقوب نے وہ بنی ضبیعہ کے

فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي سَدُوسَ + حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي

محلہ میں اترا کرتے تھے اور بنی سدوس کے غلام تھے + انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان نے بیان کیا انہوں نے

مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رض فِينَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ هٰذَانِ

ابومجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے کہا (سورۂ حج کی) یہ آیت یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن اخیر تک

خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيٰنَ

ہم لوگوں کے باب میں اتری ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع بن جراح نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری

عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رض يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ

سے انہوں نے ابوہاشم سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے

هٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

یہ آیتیں ہذان خصمان اخیر تین آیتوں تک ان چھ آدمیوں کے باب میں اتری جو بدر کے دن مقابل ہوئے تھے ایسی ہی حدیث بیان کی ہم سے یعقوب

بن ابراہیم حدثنا ھشیم اخبرنا ابو ھاشم عن ابی مجلز عن قیس قال سمعت ابا

کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہمکو ابو ہاشم نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس سے کہا مین نے ابوذر سے سنا۔

ذر یقسم قسما ان ھذہ الایۃ ھذان خصمان اختصموا فی ربھم نزلت فی الذین

وہ قسم کہا کرتے تھے یہ آیت ہذان خصمان اختصموا فی ربہم (سورہ حج کی) ان لوگوں کے باب مین اتری

برزوا یوم بدر حمزۃ وعلی وعبیدۃ بن الحرث وعتبۃ وشیبۃ ابنی ربیعۃ

جو بدر کے دن لڑنے کے لیے نکلے تھے حمزہ اور علی اور عبیدہ (مسلمانون کی طرف سے) اور عتبہ اور شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے

والولید بن عتبۃ حدثنی احمد بن سعید ابو عبد اللہ حدثنا اسحق بن

اور ولید بن عتبہ (کافرون کی طرف سے) مجھ سے احمد بن سعید ابوعبداللہ اشقر نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن منصور

منصور حدثنا ابراھیم بن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحق سال رجل البراء و

سلولی نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے اپنے دادا ابواسحق سبیعی سے انہوں نے کہا ایک شخص

انا اسمع قال شھد علی بدرا قال بارز وظاھر حدثنا عبد العزیز بن عبد

براء سے پوچھا اور مین سن رہا تھا کیا علی جنگ بدر کی لڑائی مین شریک تھے انہوں نے کہا ہاں شریک تھے مقابلہ کے لیے میدان مین نکلے تھے اور دو زرہیں پہنے تھے ہم سے عبدالعزیز

اللہ قال حدثنی یوسف بن الماجشون عن صالح بن ابراھیم بن عبد الرحمن بن

بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے یوسف بن ماجشون نے انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے

عوف عن ابیہ عن جدہ عبد الرحمن قال کاتبت امیۃ بن خلف فلما کان

انہوں نے اپنے والد (ابراہیم) سے انہوں نے صالح کے دادا عبدالرحمن بن عوف رض سے انہوں نے کہا میرا اور امیہ بن خلف کا ایک تحریر ہو گئی

یوم بدر فذکر قتلہ وقتل ابنہ فقال بلال لا نجوت ان نجا امیۃ حدثنا

تھی پھر بدر کے دن امیہ اور اسکے بیٹے علی کے قتل ہونے کا قصہ بیان کیا اور یہ کہا بلال بدر کے دن (مسلمانون سے) کہنے لگے اگر امیہ بن خلف بچ گیا

عبدان بن عثمان قال اخبرنی ابی عن شعبۃ عن ابی اسحق عن الاسود عن

عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد عثمان بن جبلہ نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید

عبد اللہ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرا والنجم فسجد بھا وسجد من

عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑھی اس مین سجدہ کیا آپ کے ساتھ (اس وقت) جتنے

معہ غیر ان شیخا اخذ کفا من تراب فرفعہ الی جبھتہ فقال یکفینی ھذا

لوگ تھے (مسلمان کافر) سب نے سجدہ کیا مگر ایک بڈھے (امیہ بن خلف) نے کیا کیا ایک مٹھی مٹی لی اور اپنی پیشانی تک لگائی کہنے لگا بس یہ کافی

قال عبد اللہ فلقد رایتہ بعد قتل کافرا اخبرنی ابراھیم بن موسی

ہے (سجدہ کے بدل) عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں مین نے اس بڈھے کو اسکے بعد دیکھا (بدر کے دن) کفر ہی کی حالت مین مارا گیا مجھ کو ابراہیم

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلٰثُ

ہشام بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے معمر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا زبیر کو تین گہرے زخم

ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِي فِيهَا

لگے تھے ان میں ایک مونڈھے پر تھا میں اپنی انگلیاں اس میں گھسیڑ لیتا عروہ

قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ الْيَرْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِي عَبْدُ

نے کہا ان میں دو زخم تو بدر کے دن لگے تھے اور ایک یرموک کی لڑائی میں عروہ نے کہا جب عبداللہ بن زبیر حجاج ظالم کے ہاتھوں شہید ہوئے

الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ

تو عبدالملک مجھ سے پوچھنے لگا عروہ تم اپنے والد زبیر کی تلوار پہچان سکتے ہو میں نے

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ ◆ بِهِنَّ فُلُولٌ

کہا ہاں اس نے کہا اس کا نشان کیا ہے میں نے کہا بدر کی لڑائی میں جس دن ایک طرف سے ذرا ٹوٹ گئی تھی عبدالملک نے کہا عروہ تو سچ کہتا ہے پھر

مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ ◆ ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامٌ فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلٰثَةَ آلَافٍ

ان کی تلواروں کی دھاریں لڑائی میں... پھر عبدالملک نے وہ تلوار عروہ کو دے دی ہشام بن عروہ کہتے ہیں ہم نے آپس میں اس تلوار کی قیمت لگائی تو تین ہزار

وَأَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ

اور ہمارے لوگوں میں سے ایک شخص (عثمان بن عروہ) نے (یہ قیمت دیکر) وہ تلوار لے لی مجھے آرزو رہ گئی کاش میں اس کو لے لیتا ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا

عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى

انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا زبیر کی تلوار پر چاندی کا زیور تھا ہشام کہتے ہیں میرے والد عروہ کی تلوار پر بھی چاندی کا زیور تھا

بِفِضَّةٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

زیور دار تلوار ہوگی) ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے

أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا

انہوں نے کہا ایسا ہوا یرموک کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے زبیر سے کہا چلو کافروں پر حملہ کرو

تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَقَالَ إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ فَقَالُوا لَا نَفْعَلُ فَحَمَلَ

ہم تمہارے ساتھ حملہ کریں گے انہوں نے کہا دیکھو میں حملہ کروں تم نہ کرو تو جھوٹے ہو گے انہوں نے کہا نہیں ہم ضرور حملہ کریں گے (جھوٹے نہیں بنیں گے)

عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذُوا

خیر زبیر نے حملہ کیا اور کافروں کی صفیں چیرتے ہوئے (ان کو مارتے ہوئے) پار نکل گئے ان کے ساتھ کوئی ایک بھی نہ رہا پھر وہاں سے لوٹے تو لوگوں کی طرف

بِلِجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ

لوٹے تو روم کے کافروں نے ان کے گھوڑے کی باگ تھام لی اور ان کے مونڈھے پر دو ماریں لگائیں ان ماروں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کے دن لگی تھی عروہ کہتے ہیں

كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ ۔ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهُ

میں انھیں ان زخموں میں انگلیاں ڈالکر کھیلا کرتا تھا ۔ عروہ نے کہا یرموک کی لڑائی میں زبیر کے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَكَّلَ بِهِ رَجُلًا

ساتھ عبداللہ بن زبیر بھی تھے حالانکہ ان کی عمر اُس وقت دس (۱۰) برس کی تھی زبیر نے عبداللہ کو ایک گھوڑی پر سوار کر کے (رکھا تھا جیسے لیے) ایک شخص کو مقرر کر دیا تھا

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انھوں نے روح بن عبادہ کو سنا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

انھوں نے قتادہ سے انھوں نے کہا انس نے ابوطلحہ انصاری سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ

بدر کے دن قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو بدر کے کنووں میں سے ایک گندے ناپاک کرنیوالے کنوے میں

مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ

پھینکدینے کا حکم دیا اور آنحضرت صلعم کا قاعدہ یہ تھا جب کسی قوم پر غالب آتے تو تین راتیں انہی کے مقام میں تیرکر (قصد) گذارتے

فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ

بدر میں بھی تین دن رہے تیسرے دن آپ نے حکم دیا اونٹنی پر زین کسا گیا پھر آپ چلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی چلے

أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ

وہ سمجھے شاید آنحضرت صلعم کسی کام کے لیے جارہے ہیں خیر آپ چلتے چلتے اُس کنوے کے سینہ پر کھڑے ہوئے اور قریش کے کافروں کو

فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ

نام بنام آواز دینے لگے اُن کا نام لیتے اور ان کے باپوں کا فرماتے فلانے فلانے کے بیٹے فلانے فلانے کے بیٹے

فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا

اب تمکو یہ اچھا لگتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار لیتے ہم سے تو جس ثواب اور اجر کا ہمارے مالک نے وعدہ کیا تھا وہ

حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ

ہمنے پالیا تم سے جس عذاب کا پروردگار نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی وہ پایا یا نہیں ابوطلحہ نے کہا یہ سنکر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی

أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

لاشوں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں (بلاوہ کیا سنینگے) آپ نے فرمایا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے

بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ ۔ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ

میں جو باتیں کر رہا ہوں تم اُن کو ان سے زیادہ نہیں سنتے (انہی کے برابر سنتے ہو) قتادہ نے اس حدیث کی تفسیر میں یہ کہا اللہ نے اس وقت ان مردوں کو

قَوْلُهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا أَوْ نِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا

انکو تنبیہ کرنے اور ذلیل کرنے اور بدلہ لینے اور افسوس دلانے اور شرمندہ کرنے کے لیے ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ

ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے (سورہ ابراہیم کی)

هُمْ وَاللَّهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو هُمْ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ

قسم خدا کی ان لوگوں سے مراد قریش کے کافر ہیں عمرو بن دینار نے کہا (اس آیت میں) لوگوں سے مراد قریش ہیں اور اللہ کے احسان سے مراد آنحضرتؐ کی ذات ہے

وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

دارالبوار سے مراد دوزخ ہے یعنی بدر کے دن ان لوگوں نے اپنی قوم کو دوزخ رسید کیا مجھ سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رض أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ

ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا ذکر آیا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ

کہ مردے پر اس کے عزیزوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ

علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ مردے پر اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے اور اس کے عزیز اس پر روتے

لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہیں (انکو خبر نہیں کہ مردے کا کیا حال ہے) اور یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر

وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ

کے گڑھے پر کھڑے ہوئے اس میں مشرکوں کی لاشیں تھیں جو بدر کے دن مارے گئے تھے آپ نے فرمایا وہ میرا کہنا سن رہے

لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ

ہیں حالانکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اب ان کو معلوم ہو گیا کہ میں جو کہتا تھا (شرک چھوڑو اسلام لاؤ) سچ تھا پھر حضرت عائشہؓ نے (سورہ نمل کی) یہ

قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ تَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا

آیت پڑھی اے پیغمبر تو مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا اور (سورہ فاطر کی) یہ آیت اے پیغمبر تو قبر والوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا

مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

دوزخ میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے

ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور (مشرکوں کو جو مارے گئے تھے مخاطب کر کے) فرمایا

وجدتم ما وعد ربكم حقا ثم قال انهم الان يسمعون ما اقول فذكر لعائشة

ہے پروردگار نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ تحقیق سچا نکلا یا نہیں پھر فرمایا یہ لوگ اس وقت میرا کہنا سنتے ہیں ابن عمرؓ کی یہ روایت حضرت عائشہؓ

فقالت انما قال النبي صلى الله عليه وسلم انهم الان ليعلمون ان الذي كنت

سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا ان لوگوں کو اب معلوم ہو گیا جو میں اُن سے کہتا تھا

اقول لهم هو الحق ثم قرات انك لا تسمع الموتى حتى قرات الاية باب فضل

وہ سچ تھا پھر انہوں نے (سورۂ نمل کی) یہ آیت پڑھی کہ تو مُردوں کو نہیں سنا سکتا اخیر آیت تک باب جو صحابہ جنگ بدر میں

من شهد بدرا حدثني عبد الله بن محمد حدثنا معوية بن عمرو حدثنا ابو

شریک ہوئے اُن کی فضیلت مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحٰق (ابراہیم بن محمد

اسحق عن حميد قال سمعت انسا رضي الله عنه يقول اصيب حارثة يوم بدر و

فزاری) نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے حارثہ بن سراقہؓ بدر کے دن شہید ہوئے وہ لڑکے تھے

هو غلام فجاءت امه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله قد عرفت

ان کی والدہ (ربیع بنت نضر انسؓ کی پھوپھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں

منزلة حارثة مني فان يكن في الجنة اصبر واحتسب وان تك الاخرى ترى

حارثہ سے مجھ کو کیسی محبت تھی اب اگر وہ بہشت میں (جیسی) ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اگر کہیں اور (یعنی دوزخ میں) حال ہے تو آپ دیکھیے

ما اصنع فقال ويحك اوهبلت اوجنة واحدة هي انها جنان كثيرة وانه في

تو آپ دیکھیے میں کیا کرتی ہوں (کیسا روتی پیٹتی ہوں) آپ نے فرمایا افسوس کیا تو دیوانی ہے کیا بہشت ایک ہی سمجھی ہے (اللہ کی) بہت سی بہشتیں ہیں

جنة الفردوس حدثني اسحق بن ابراهيم اخبرنا عبد الله بن ادريس قال

اور تیرا بیٹا حارثہ تو فردوس میں ہے مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن ادریس نے خبر دی کہا

سمعت حصين بن عبد الرحمن عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن

میں نے حصین بن عبدالرحمن سے سنا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمن (عبداللہ بن حبیب)

السلمي عن علي رض قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا مرثد والزبير

سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور ابومرثد غنوی اور زبیرؓ (تینوں کو) بھیجا

وكلنا فارس قال انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها امراة من المشركين

تینوں گھوڑے سوار تھے فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ مدینہ کے درمیان) وہاں ایک مشرک عورت ملے گی (اس کا نام سارہ تھا)

معها كتاب من حاطب بن ابي بلتعة الى المشركين فادركناها تسير على بعير

اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے (مکہ کے) مشرکوں کے نام پر وہ اس سے لے آؤ حضرت علیؓ کہتے ہیں (ہم چلے) وہ روضہ خاخ میں

لها حيث قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا الكتاب فقالت ما معنا

جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہیں ہم نے اس کو پایا وہ ایک اونٹ پر سوار جا رہی تھی ہم نے اس سے کہا خط نکال اس نے کہا میرے پاس تو

كتاب فأنخناها فالتمسنا فلم نر كتابا فقلنا ما كذب رسول الله صلى الله عليه

کوئی خط نہیں ہے ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا اور تلاشی لی تو کوئی خط نہ ملا آخر ہم نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا جھوٹ نہیں ہو سکتا

وسلم لتخرجن الكتاب أو لنجردنك فلما رأت الجد أهوت إلى حجزتها وهي

خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کر کے دیکھیں گے جب اس نے اتنی سختی دیکھی تو مجبور ہو کر اپنے نیفے پر ہاتھ ڈالا ایک چادر کی تہبند

محتجزة بكساء فأخرجته فانطلقنا بها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

باندھے ہوئے تھی اور خط نکال کر دیا ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (خط پڑھا گیا)

فقال عمر يا رسول الله قد خان الله ورسوله والمؤمنين فدعني فلأضرب عنقه

حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حاطب نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت (دغابازی) کی مجھ کو آپ اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں

فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما حملك على ما صنعت قال حاطب والله ما بي أن

آپ نے حاطب (کو بلا کر) پوچھا حاطب تو نے یہ کیا کیا حاطب نے عرض کیا خدا کی قسم بھلا مجھ کو کیا جنون ہوا ہے

لا أكون مؤمنا بالله ورسوله صلى الله عليه وسلم أردت أن يكون لي عند

کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھوں (یا خدا کی قسم میں تو دل سے اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہوں) میری غرض اس خط کے لکھنے سے صرف

القوم يد يدفع الله بها عن أهلي ومالي وليس أحد من أصحابك إلا له هناك

اتنی ہی تھی کہ قریش کے کافروں پر میرا کچھ احسان ہو جائے اس کے لحاظ سے میرا مال بچوں وغیرہ کو تباہ نہ کریں اور آپ کے جتنے اصحاب ہیں

من عشيرته من يدفع الله به عن أهله وماله فقال النبي صلى الله عليه وسلم

جن کی وجہ سے ان کا گھر بار مال سب (بچا رہتا ہے) اللہ بچاتا ہے (میرا کوئی ایسا عزیز وہاں نہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حاطب کا بیان سن کر)

صدق ولا تقولوا له إلا خيرا فقال عمر إنه قد خان الله ورسوله والمؤمنين

فرمایا سچ کہتا ہے اس کو اچھا ہی کہو (مسلمان سمجھو منافق وغیرہ ایسے لفظ نہ کہو) حضرت عمرؓ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ اس نے اللہ اور رسول اور مسلمانوں کے

فدعني فلأضرب عنقه فقال أليس من أهل بدر فقال لعل الله اطلع إلى أهل

ساتھ دغا کی مجھ کو اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا حاطب بدر کی لڑائی میں شریک تھا تجھ کو معلوم نہیں اللہ نے آسمان پر سے بدر والوں کو دیکھا

بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة أو فقد غفرت لكم

فرمایا اب تم جیسے چاہو (اچھے برے) کام کرو تمہارے لیے بہشت واجب ہو گئی یا میں نے تم کو بخش دیا

فدمعت عينا عمر وقال الله ورسوله أعلم باب حدثني عبد الله بن

حضرت عمرؓ آبدیدہ ہو گئے اور کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول (اس کام کی مصلحت) خوب جانتا ہے باب مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی

مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ

نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید

ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رض قَالَ قَالَ لَنَا

اور زبیر بن منذر بن ابی اسید سے انہوں نے ابو اسید (مالک بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا جب کافر تمہارے قریب آ جائیں (زد پر) اس وقت تیر مارو اور اپنے تیروں کو بچائے رکھو ف

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

مجھ سے محمد بن عبد الرحیم (صاعقہ) نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن

ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رض قَالَ

غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید اور منذر بن ابی اسید سے انہوں نے ابو اسید سے انہوں نے کہا

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي كَثَرُوكُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا جب کافر تم پر ہجوم کر آئیں

فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

اس وقت ان کو تیر مارو اور اپنے تیر (ایسے وقت کے لیے) بچا رکھو مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے

أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں

عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

عبد اللہ بن جبیر کو (پچاس) تیر اندازوں پر سردار کیا ف۳ کافروں نے ستر مسلمانوں کو شہید کیا اور جنگ بدر میں آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ

صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے کافروں کے ایک سو چالیس نفر کا نقصان کیا تھا ستر کو قید

أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ حَدَّثَنِي

کر لیا تھا ستر کو مار ڈالا تھا جنگ احد میں ابو سفیان یوں کہنے لگا بدر کے دن کا بدلہ آج ہو گیا ف اور لڑائی ڈولوں کی طرح ہے ف مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

ابو کریب محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے انہوں نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا (عامر) سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے

أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ

کہا میں سمجھتا ہوں ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) جو اللہ خیر کا لفظ دیکھا اس کی تعبیر یہی ہے

وثواب الصدق الذي آتانا بعد يوم بدر حدثني يعقوب حدثنا ابراهيم بن

کہا اللہ تعالی نے جنگ احد کے بعد مسلمانوں کو خیر (بھلائی) یعنی فتح دی اور سچائی کا بدلہ جو بدر کی لڑائی کے بعد دیا مجھ سے یعقوب بن

سعد عن ابيه عن جده قال قال عبد الرحمن بن عوف اني لفي الصف يوم بدر

انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے دادا (عبد الرحمن بن عوف) سے انہوں نے کہا بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا

اذ التفت فاذا عن يميني وعن يساري فتيان حديثا السن فكأني لم آمن

نگاہ پھیری تو کیا دیکھتا ہوں میرے داہنے بائیں دو نوجوان لڑکے ہیں (نو عمر) مجھے ان لڑکوں کو دیکھ کر ڈر پیدا ہوا

بمكانهما اذ قال لي احدهما سرا من صاحبه يا عم ارني ابا جهل فقلت يا ابن

ان کے اپنے پاس ہونے سے اطمینان نہ رہا اتنے میں کیا سنتا ہوں ان میں سے ایک نے چپکے سے کہ اس کے ساتھی کو خبر نہ ہوئی مجھ سے پوچھنے لگا چچا ذرا ابوجہل

اخي وما تصنع به قال عاهدت الله ان رأيته ان اقتله او اموت دونه

مجھ کو بتلا دو میں نے کہا بھتیجے ابوجہل کو کیا کرے گا وہ کہنے لگا میں نے اللہ سے یہ عہد کیا ہے اگر میں ابوجہل کو دیکھوں تو اس کو مار ڈالوں گا یا خود مارا جاؤں گا

فقال لي الآخر سرا من صاحبه مثله قال فما سرني اني بين رجلين مكانهما

پھر دوسرے نے بھی اسی طرح چپکے سے جس کی خبر اس کے ساتھی کو نہ ہوئی مجھ سے یہی پوچھا تب تو مجھ کو یہ آرزو نہ رہی کہ میرے بدلے دو اور مرد ہوتے

فاشرت لهما اليه فشدا عليه مثل الصقرين حتى ضرباه وهما ابنا عفراء

آخر میں نے اشارے سے بتلا دیا یہی ابوجہل ہے یہ سنتے ہی وہ دونوں لڑکے شکروں کی طرح اس پر جھپٹے اور مار تلواروں اس کا کام تمام کر دیا

حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا ابراهيم اخبرنا ابن شهاب قال اخبرني

ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب زہری نے خبر دی کہا مجھ کو

عمر بن اسيد بن جارية الثقفي حليف بني زهرة وكان من اصحاب ابي هريرة

عمرو بن اسید بن جاریہ نے جو بنی زہرہ کا حلیف اور ابوہریرہ رض کے یاروں میں تھا

عن ابي هريرة رض قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة عينا وامر

اس نے ابوہریرہ رض سے روایت کی انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کی جاسوسی ٹکڑی بھیجی اور

عليهم عاصم بن ثابت الانصاري جد عاصم بن عمر بن الخطاب حتى اذا

اور اسکا سردار عاصم بن ثابت انصاری کو کیا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے (یا ماموں) خیر یہ لوگ جب

كانوا بالهدة بين عسفان ومكة ذكروا لحي من هذيل يقال لهم بنو لحيان

ہدہ میں پہنچے جو ایک مقام ہے عسفان اور مکہ کے درمیان وہاں ہذیل قبیلے کی ایک شاخ بنی لحیان سے کسی نے انکے آنے کا ذکر کر دیا

فنفروا لهم بقريب من مائة رجل رام فاقتصوا آثارهم حتى وجدوا مأكلهم التمر

انہوں نے سو آدمی تیر انداز ان کے تعاقب میں روانہ کیے یہ لوگ (یعنی بنی لحیان) اس ٹکڑی کا کھوج لگاتے لگاتے ایک مقام پر جہاں اس ٹکڑی کے لوگ

فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ فَقَالُوا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ

گٹھلیاں پائیں کہنے لگے یہ یثرب (مدینے) کی کھجور معلوم ہوتی ہے ف۱ لگا یہ پتہ ان کے قدموں کا نشان دیکھتے چلے جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے

لَجَئُوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمُ انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ

دیکھا یہ لوگ آن پہونچے تو ایک (بلند) جگہ پہ پناہ لی بنی لحیان کے تیراندازوں نے ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے تم اتر آؤ اپنے تئیں سپرد کردو ہم تم سے

الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَّا

عہد و پیمان کرتے ہیں ہم کسی کو نہیں مارنے کے عاصم نے اپنے ساتھیوں سے کہا لوگو میں تو کافر کی

أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پناہ میں نہیں اترنے کا اور دعا کی یا اللہ ہمارا احال ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچا دے

فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ

بنی لحیان نے انکو تیر مارنا شروع کیے عاصم (سات آدمیوں سمیت) شہید ہو گئے تین آدمی خبیب اور زید بن دثنہ

خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ

اور ایک آدمی اور (عبداللہ بن طارق) یہ تینوں (لاچار ہو کر) انکے عہد پر بھروسا کر کے اتر آئے جب انہوں نے ان تینوں پر قابو پایا تو کمانوں

فَرَبَطُوهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللَّهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي

اور اس سے انکی مشکیں کسیں اسیر وہ تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی دغا ہے ف۲ میں تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ نہیں جانیکا میرا

بِهَؤُلَاءِ أُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَ

اپنے ساتھیوں کے پاس جو مارے گئے جانا چاہتا ہوں انہوں نے اس کو کھینچا اور بہت زور لگایا (کہ تم تک ہمیں) مگر اس نے کسی طرح نہ مانا ف۳ اور خبیب اور

زَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ

زید بن دثنہ کو اپنے ہمراہ لیگئے ان دونوں کو مکہ میں جا کر بیچا یہ واقعہ بدر کی لڑائی کے بعد ہوا تو خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں

ابْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ

نے خرید لیا ف۴ ہوا یہ تھا کہ خبیب نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا ف۵ خیر خبیب (ایک مدت تک) بنی حارث کے پاس قید رہے

عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسَى

(انکو حرام مہینے گذر جانے کا انتظار تھا) جب انہوں نے ان کے قتل کی ٹھان لی تو خبیب نے حارث کی ایک بیٹی سے استرہ مانگا زیر ناف

يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ

کے بال صاف کرنے کو اس نے دیدیا اتفاق سے اسکا ایک بچہ خبیب کے پاس چلا گیا ماں کو خبر نہ تھی اس نے جو دیکھا تو وہ بچہ خبیب کی ران پر بیٹھا

عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ

ہے اور استرہ خبیب کے ہاتھ میں ہے یہ حال دیکھ کر بچہ کی ماں پریشان ہو گئی ف۶ ایسی گھبرائی کہ خبیب نے انکی پریشانی (چہرے سے) پہچان لی

أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ

کہ میں اس بچہ کو مار ڈالونگا میں ایسا کبھی نہیں کرنیکا ارادہ رکھتا اس بچہ کی ماں کہتی تھی خدا کی قسم میں نے کوئی قیدی خبیب سے بڑھ کر نیک نہیں

وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا

پایا خدا کی قسم میں نے ایک دن دیکھا وہ انگور کا خوشہ ہاتھ میں لیے انگور کھا رہے ہیں حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور اُن دنوں

بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ

مکہ میں کوئی میوہ نہ تھا وہ کہتی تھی یہ میوہ (خاص) اللہ تعالیٰ نے خبیب کو بھیجا تھا جب حارث کے بیٹے خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم کی سرحد سے

مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ

باہر لے گئے تو خبیب نے اُن سے کہا ذرا مجھ کو دو رکعتیں پڑھ لینے دو انہوں نے کہا اچھا

فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ

خبیب نے دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے قاتلوں سے کہنے لگے خدا کی قسم اگر تم یہ خیال نہ کرو کہ میں قتل ہونے سے گھبراتا ہوں تو اور زیادہ نماز پڑھتا

أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ ؎

ان کو بالکل تباہ کر دے ایک ایک کر کے مار ڈال ان میں سے کسی کو مت چھوڑ پھر یہ شعر پڑھے

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا　　عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي

جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں　　مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ پہ گروں

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ　　يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں وہ اگر چاہے تو ٹکڑوں میں یوں　　تن جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائیگا اسکے جوڑ جوڑ پر وہ برکت دیگا دوں

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ

اس کے بعد حارث کا بیٹا ابو سروعہ عقبہ اٹھا اور اُس نے خبیب کو شہید کیا خبیب ہی سے یہ سنت نکلی جو مسلمان اس طرح

مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ وَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ

بے بس ہو کر مارا جائے وہ دو رکعتیں نماز پڑھ لے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو عاصم اور انکے ساتھیوں کے شہید ہونے کی اسی

إِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ

دن خبر دی جس دن وہ شہید ہوئے تھے اور قریش کے کافروں نے چند لوگوں کو عاصم کی لاش پر بھیجا کہ اُس میں سے کچھ کاٹ کر لائیں جو پہچانا جائے کیونکہ

قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِّثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ

عاصم نے ان کافروں کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط ملعون) کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے بھڑوں (زنبوروں) کی ایک فوج ابر کی طرح اُن کی لاش پر

مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا مُرَارَةَ

بھیج دی جس نے ان کو بچا لیا وہ اُن کی لاش میں سے کچھ نہ کاٹ سکے اور کعب بن مالک (صحابی) نے کہا جو لوگوں نے بیان کیا کہ مرارہ بن

ابْنَا رَبِيعِ الْعُمَرِيِّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا
ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی دو نیک بخت شخص تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے (لیکن تبوک کی لڑائی میں پیچھے رہ گئے)

بَدْرًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض ذُكِرَ لَهُ اَنَّ
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا کسی نے

سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ
عبداللہ بن عمر سے جمعہ کے دن یہ بیان کیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جو بدری صحابی اور عشرہ مبشرہ میں ہیں بیمار ہیں وہ سوار ہو کر ان کے دیکھنے

اِلَيْهِ بَعْدَ اَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ
کو گئے اس وقت دن چڑھ گیا تھا جمعہ کا وقت قریب تھا انہوں نے جمعہ چھوڑ دیا اور لیث بن سعد نے

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ
کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے

اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَاْمُرُهُ اَنْ يَدْخُلَ عَلَى
ان کے والد عبداللہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو لکھا کہ تم سبیعہ بنت حارث

سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَيَسْاَلَهَا عَنْ حَدِيْثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا
اسلمیہ پاس جاؤ اور اس سے حدیث پوچھو اور جو اس کے سوال کے جواب میں

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عمر بن عبداللہ نے جواب میں یہ لکھا کہ

الْاَرْقَمِ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ اَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحٰرِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا
سبیعہ بنت حارث نے مجھ سے یہ بیان کیا

كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا
سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی جو بنی عامر بن لوے کے قبیلے میں (یا اُن کا حلیف) تھا اور وہ اُن لوگوں میں تھا جو جنگ بدر میں

فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ
شریک تھے لیکن حجۃ الوداع میں گذر گیا سبیعہ کو حاملہ چھوڑ گیا اس کے مرتے ہی کچھ مدت نہیں گذری کہ سبیعہ جنی (پچیس دن میں یا اس سے بھی کم)

فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ
جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو پیغام بھیجنے والوں کے لیے اس نے بناؤ سنگار کیا اس وقت ابوالسنابل بن بعکک عبدالدار

رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي اَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ
قبیلے کا ایک شخص اس کے پاس گیا کہنے لگا سبیعہ کیا کیفیت ہے میں دیکھتا ہوں تو تو پیغام بھیجنے والوں کے لیے بن ٹھن کر بیٹھی ہے شاید تو نکاح

فقالت واللہ ما انت بناکح حتی تمر علیک اربعة اشہر وعشر قالت سبیعة فلما

کرنا چاہتی ہے خدا کی قسم تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک چار مہینے دس دن (عدت کے) نہ گذر جائیں سبیعہ کہتی ہے جب میں نے

قال لی ذلک جمعت علی ثیابی حین امسیت واتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ابو سنابل کی یہ بات سنی تو اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

وسلم فسالتہ عن ذلک فافتانی بانی قد حللت حین وضعت حملی وامرنی

آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے یہ فتویٰ دیا کہ جب تو جن چکی تو تجھ کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو گیا اور آپ نے

بالتزوج ان بدا لی تابعہ اصبغ عن ابن وھب عن یونس وقال اللیث حدثنی

فرمایا اگر تجھ کو خواہش ہے تو دوسرا نکاح کر لے لیث کے ساتھ اس حدیث کو اصبغ بن فرج نے بھی عبداللہ بن وہب سے انہوں نے یونس سے روایت کیا اور

یونس عن ابن شہاب وسالناہ فقال اخبرنی محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان

یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے یونس نے کہا ہم نے ابن شہاب سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھ کو محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے خبر دی جو

مولی بنی عامر بن لوی ان محمد بن ایاس بن البکیر وکان ابوہ شہد بدرا

بنی عامر بن لوی کا غلام تھا ان کو محمد بن ایاس بن بکیر نے خبر دی اور ان کے والد ایاس بدر کی جنگ میں شریک تھے

اخبرہ

باب شہود الملئکة بدرا

حدثنی اسحق بن ابراھیم اخبرنا

باب فرشتوں کا بدر میں حاضر ہونا مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر

جریر عن یحیی بن سعید عن معاذ بن رفاعة بن رافع الزرقی عن ابیہ وکان

دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انہوں نے اپنے والد رفاعہ سے جو

ابوہ من اھل بدر قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما

بدر والوں میں تھے انہوں نے کہا حضرت جبریل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے آپ بدر والوں

تعدون اھل بدر فیکم قال من افضل المسلمین او کلمة نحوھا قال وکذلک

کو کیا سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا سب مسلمانوں میں افضل یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا حضرت جبریل نے کہا اسی طرح وہ فرشتے جو

من شہد بدرا من الملئکة حدثنا سلیمن بن حرب حدثنا حماد عن یحیی

جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور فرشتوں سے افضل ہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید

عن معاذ بن رفاعة بن رافع وکان رفاعة من اھل بدر وکان رافع من

انصاری سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اور رفاعہ بدر والوں میں اور ان کے والد رافع بیعت عقبہ والوں

اھل العقبة فکان یقول لابنہ ما یسرنی انی شہدت بدرا بالعقبة قال

میں سے تھے رافع اپنے بیٹے رفاعہ سے کہا کرتے عقبہ کے برابر مجھے بدر میں شریک ہونے کی خوشی نہیں ہے وہ کہتے تھے

سأل جبريل النبي صلى الله عليه وسلم بهذا حدثنا إسحٰق بن منصور أخبرنا

حضرت جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پوچھا تھا (یعنے بدر والوں کو سب سے اوپر گذرا) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم

يزيد أخبرنا يحيى سمع معاذ بن رفاعة أن ملكا سأل النبي صلى الله عليه وسلم

سے یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم سے یحیے بن سعید انصاری نے بیان کیا انہوں نے معاذ بن رفاعہ سے سنا ایک فرشتے (حضرت جبریل ع) نے آنحضرت صلعم سے پوچھا

وعن يحيى أن يزيد بن الهاد أخبره أنه كان معه يوم حدثه معاذ هذا الحديث

ف۱ اور یحیے بن سعید انصاری نے (اسی اسناد سے) یزید بن ہاد سے روایت کی کہ انہوں نے یزید کے ساتھ تھے جب معاذ نے اُن سے یہ حدیث بیان کی

فقال يزيد فقال معاذ إن السائل هو جبريل عليه السلام حدثني إبراهيم

یزید نے کہا معاذ نے کہا پوچھنے والے حضرت جبریل علیہ السلام تھے مجھ سے ابراہیم بن موسے نے

ابن موسى أخبرنا عبد الوهاب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رض

بیان کیا کہا ہمکو عبد الوہاب ثقفی نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم بدر هذا جبريل آخذ برأس فرسه

سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یہ جبریل آن پہونچے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے

عليه أداة الحرب باب حدثني خليفة حدثنا محمد بن عبد الله

لڑائی کے ہتیار لگائے ہوئے ف۲ باب مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے

الأنصاري حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس رض قال مات أبو زيد ولم يترك

کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا ابو زید (قیس بن سکن) صحابی لاولد مر گئے وہ

عقبا وكان بدريا حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني

بدری تھے ف۳ ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے

يحيى بن سعيد عن القسم بن محمد عن ابن خباب أن أبا سعيد بن مالك

یحیے بن سعید انصاری نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے عبد اللہ بن خباب سے کہ ابو سعید خدری رض

الخدري رض قدم من سفر فقدم إليه أهله لحما من لحوم الأضحى فقال ما أنا

سفر سے واپس آئے اُن کے گھر والوں نے اُن کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا انہوں نے کہا میں تو نہیں

بآكله حتى أسأل فانطلق إلى أخيه لأمه وكان بدريا قتادة بن النعمن

کھانے کا جب تک مسئلہ نہ پوچھ لوں ف۴ آخر وہ اپنے ماں جائے بھائی پاس گئے جو بدری تھے یعنے قتادہ بن نعمان انصاری پاس

فسأله فقال إنه حدث بعدك أمر نقض لما كانوا ينهون عنه من أكل

انہوں نے کہا تمہارے (سفر کو) جانے کے بعد ایک دوسرا حکم دیا گیا جس سے وہ حکم منسوخ ہو گیا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت

لحوم الاضحی بعد ثلثۃ ایام حدثنی عبید بن اسمٰعیل حدثنا ابو اسامۃ عن

دیکھنا منع ہوا تھا — مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے

ہشام بن عروۃ عن ابیہ قال قال الزبیر لقیت یوم بدر عبیدۃ بن سعید بن

ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا زبیر بن عوام کہتے ہیں بدر کے دن میں عبیدہ بن سعید بن عاص کو

العاص وھو مدجج لا یری منہ الا عیناہ وھو یکنی ابو ذات الکرش فقال انا

دیکھا ہتیاروں میں غرق صرف دونوں آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اس کی کنیت ابو ذات الکرش تھی کہنے لگا میں

ابو ذات الکرش فحملت علیہ بالعنزۃ فطعنتہ فی عینہ فمات قال ھشام

ابو ذات الکرش ہوں میں نے ایک برچھی لیکر اس پر حملہ کیا اس کی آنکھ میں ماری وہ مر گیا ہشام کہتے ہیں

فاخبرت ان الزبیر قال لقد وضعت رجلی علیہ ثم تمطات فکان الجھد ان

مجھ سے بیان کیا گیا زبیر کہتے تھے جب عبیدہ مر گیا تو میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا اور دونوں ہاتھ لمبے کر کے بڑی مشکل سے وہ برچھی اس کی آنکھ

نزعتھا وقد انثنی طرفاھا قال عروۃ فسألہ ایاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

میں سے نکالی اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے عروہ نے کہا یہ برچھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے مانگی

وسلم فاعطاہ فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا ثم طلبھا

انہوں نے دیدی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو زبیر نے لے لی پھر ابوبکر نے مانگی

ابو بکر فاعطاہ فلما قبض ابو بکر سألھا ایاہ عمر فاعطاہ ایاھا فلما قبض عمر

انکو دیدی جب ابوبکر کی وفات ہوئی تو عمر نے مانگی ان کو دیدی جب عمر کی وفات ہوئی

اخذھا ثم طلبھا عثمان منہ فاعطاہ ایاھا فلما قتل عثمن وقعت عند

تو زبیر نے لے لی تو عثمان نے مانگی انکو دیدی جب عثمان شہید ہوئے تو یہ برچھی

ال علی فطلبھا عبد اللہ بن الزبیر فکانت عندہ حتی قتل حدثنا ابو الیمان

حضرت علی کی اولاد پاس رہی آخر عبد اللہ بن زبیر نے ان سے مانگ لی انکے پاس رہی جب تک وہ شہید ہوئے ہم سے ابو الیمان

اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ خولانی نے خبر دی

ان عبادۃ بن الصامت وکان شھد بدرا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ عبادہ بن صامت نے کہا جو بدری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو اخیر حدیث تک جو کتاب

قال بایعونی حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب

الایمان میں گزر چکی ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے

أخبرني عروة بن الزبير عن عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن أبا حذيفة

کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا اُنھوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ ابو حذیفہ رض بن عتبہ ان لوگوں

وكان ممن شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تبنى سالما وأنكحه بنت

میں تھے جو بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اُنھوں نے سالم کو جو ایک انصاری عورت (ثبیتہ ابو حذیفہ کی جورو)

أخيه هند بنت الوليد بن عتبة وهو مولى لامرأة من الأنصار كما تبنى رسول

کا غلام تھا اپنا لے پالک بنا لیا تھا اور اپنی بھتیجی یعنے ہندہ ولید بن عتبہ کی بیٹی سے اُس کا نکاح کر دیا تھا جیسے آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم زيدا وكان من تبنى رجلا في الجاهلية دعاه الناس

صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنایا تھا جاہلیت کے زمانہ میں یہ رسم تھی جب ایک شخص کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا (متبنے

إليه وورث من ميراثه حتى أنزل الله تعالى ادعوهم لآبائهم فجاءت سهلة النبي

کر لیتا) تو لوگ اُسی کے نام سے پکارا جاتا (اُسی کا بیٹا کہلاتا) اور اُس کے مال کا وارث ہوتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ احزاب کی) یہ آیت اُتاری ... پاکوں

صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث حدثنا علي حدثنا بشر بن المفضل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے

حدثنا خالد بن ذكوان عن الربيع بنت معوذ قالت دخل علي النبي صلى

کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے اُنھوں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے جلوے کے بعد (جس دن) ... خاوند

الله عليه وسلم غداة بني علي فجلس على فراشي كمجلسك مني وجويريات يضربن

نے اُن سے صحبت کی) میرے پاس تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے تو میرے پاس بیٹھا ہے (یہ ربیع نے خالد سے کہا) اور کچھ چھوکریاں

بالدف يندبن من قتل من آبائهن يوم بدر حتى قالت جارية وفينا نبي

اُس وقت دف بجا رہی تھیں بدر کے دن جو اُن کے بزرگ مارے گئے اُن کی تعریفیں کر رہی تھیں ف ایک چھوکری اُن میں سے گانے لگی یہ کہنے لگی ہم میں

يعلم ما في غد فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقولي هكذا وقولي ما كنت

ہم میں ایسا ایک نبی ہے جو جانتا ہے کل کی بات ف یعنے کل کیا ہو گا اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہہ ف اور پہلے جو کہہ رہی تھی وہی کہہ

تقولين حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن معمر عن الزهري ح وحدثنا

ف ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام بن یوسف نے خبر دی اُنھوں نے معمر بن راشد سے اُنھوں نے زہری سے دوسری

إسمعيل قال حدثني أخي عن سليمن عن محمد بن أبي عتيق عن ابن شهاب عن عبيد

سند اور امام بخاری نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے اُنھوں نے سلیمان بن بلال سے اُنھوں

الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن ابن عباس رض قال أخبرني أبو طلحة

نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہ ابن عباس رض نے کہا مجھ کو ابوطلحہ نے خبر دی

كبر على سهل بن حنيف فقال انه شهد بدرا ۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا

سہل بن حنیف انصاری کے جنازے پر تکبیریں کہیں اور کہا کہ وہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا

شعيب عن الزهري قال اخبرني سالم بن عبد الله انه سمع عبد الله بن عمر رض

ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رض سے

يحدث ان عمر بن الخطاب حين تايمت حفصة بنت عمر من خنيس بن حذافة السهمي

سنا انہوں نے کہا جب ام المومنین حفصہ رض بیوہ ہوگئیں ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو

وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شهد بدرا توفي بالمدينة قال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینہ میں گذر گئے تو حضرت عمر رض

عمر فلقيت عثمان بن عفان فعرضت عليه حفصة فقلت ان شئت انكحتك حفصة

نے کہا میں حضرت عثمان رض سے ملا ان کے سامنے حفصہ رض کا ذکر کیا کہ وہ بیوہ ہیں اگر تم کہو تو میں انکا نکاح تم سے کر دوں انہوں

بنت عمر قال سانظر في امري فلبثت ليالي فقال قد بدا لي ان لا اتزوج يومي

نے کہا اچھا میں سوچ کر کہونگا میں کئی راتوں تک ٹھیرا رہا پھر ان سے ملا تو کہنے لگے ابھی میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ ان دنوں

هذا قال عمر فلقيت ابا بكر فقلت ان شئت انكحتك حفصة بنت عمر فصمت

دوسرا نکاح نہ کروں ۲ پھر میں ابوبکر رض سے ملا ان سے کہا اگر تم چاہو تو میں حفصہ رض کو تمہارے نکاح میں دیدوں یہ سنکر ابوبکر رض چپ

ابو بكر فلم يرجع الي شيئا فكنت عليه اوجد مني على عثمان فلبثت ليالي ثم

ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا مجھ کو ابوبکر رض کے اس چپ رہنے سے اس سے زیادہ رنج ہوا جتنا حضرت عثمان رض سے ہوا تھا ۳ میں

خطبها رسول الله صلى الله عليه وسلم فانكحتها اياه فلقيني ابو بكر فقال لعلك

ٹھیرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رض کو پیغام بھیجا میں نے (جھٹ) انکا نکاح آنحضرت سے کر دیا ۴ اسکے بعد ابوبکر مجھ سے ملے کہنے

وجدت علي حين عرضت علي حفصة فلم ارجع اليك قلت نعم قال فانه لم

لگے شاید تم کو مجھ پر رنج ہوا ہوگا جب تم نے حفصہ رض کا ذکر مجھ سے کیا تھا اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا میں نے کہا بیشک مجھ کو رنج تو ہوا تھا انہوں

يمنعني ان ارجع اليك فيما عرضت الا اني قد علمت ان رسول الله صلى الله

نے کہا بات یہ ہے میں نے تمکو جو جواب نہ دیا وہ اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مجھ سے) حفصہ رض کا ذکر کیا تھا (مجھ سے مشورہ لیا)

عليه وسلم قد ذكرها فلم اكن لافشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو

تھا کیا میں اس سے نکاح کروں یہ الگ بات ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا ۶ اگر آنحضرت حفصہ سے نکاح

تركها لقبلتها ۔ حدثنا مسلم حدثنا شعبة عن عدي عن عبد الله بن يزيد

کرنیکا ارادہ چھوڑ دیتے تو بیشک میں ان سے نکاح کر لیتا ہم سے مسلم بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ابان

سمع ابا مسعود البدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نفقة الرجل علی اہلہ

انہوں نے سنا ابو مسعود (عقبہ بن عمرو انصاری) سے جو بدری تھے ف انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی جو کچھ اپنے گھر

صدقة حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزہری سمعت عروة بن

کا ثواب ملتا ہے ف ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے

الزبیر یحدث عمر بن عبد العزیز فی امارتہ اخر المغیرة بن شعبة العصر وہو امیر

سنا وہ عمر بن عبد العزیز کی حکومت کے زمانے کا حال بیان کرتے تھے تو کہتے تھے ایک روز مغیرہ بن شعبہ نے جو معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم

الکوفة فدخل ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاری جد زید بن حسن شہد بدرا

آ وا بو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری جو زید بن حسن بن علی علیہم السلام کے نانا تھے ف اور بدر کی جنگ میں

فقال لقد علمت نزل جبریل فصلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات

شریک ہو چکے تھے مغیرہ سے کہنے لگے تم تو جانتے ہو کہ حضرت جبرئیل معراج کی صبح کو اترے انہوں نے نماز پڑھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازیں

ثم قال ہکذا امرت کذلک کان بشیر بن ابی مسعود یحدث عن ابیہ

پھر جبرئیل کہنے لگے تم کو معراج کی رات میں اسی طرح (انہی وقتوں میں) نماز پڑھنے کا حکم ہوا تھا عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود اپنے والد

حدثنا موسی حدثنا ابو عوانة عن الاعمش عن ابراہیم عن عبد الرحمن

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید

ابن یزید عن علقمة عن ابی مسعود البدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نخعی سے انہوں نے (اپنے چچا) علقمہ بن قیس سے انہوں نے ابو مسعود بدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم الآیتان من آخر سورة البقرة من قراہما فی لیلة کفتاہ قال عبد الرحمن

سورہ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں (آمن الرسول سے اخیر سورت تک) جو کوئی رات کو پڑھ لے وہ اس کو بس کرتی ہیں ف عبد الرحمن بن یزید نے

فلقیت ابا مسعود وہو یطوف بالبیت فسالتہ فحدثنیہ حدثنا یحیی

کہا پھر میں خود ابو مسعود سے ملا وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے میں نے یہ حدیث ان سے پوچھی انہوں نے (اسی طرح) بیان کی ف ہم سے یحییٰ بن بکیر

ابن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب اخبرنی محمود بن الربیع

نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی

ان عتبان بن مالک وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن شہد

کہ عتبان بن مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ میں تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے

بدرا من الانصار انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا احمد

وہ آپ کے پاس آئے ف ہم سے احمد نے بیان کیا

صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان قد شهد بدرا مع رسول الله صلى الله

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی اور بدر کی جنگ میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم أنه قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة يريد التماثيل التي

رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورتیں ہوں (ابن عباسؓ نے کہا) جاندار کی

فيها الأرواح حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس حدثنا أحمد

مورتیں مراد ہیں ف ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے دوسری سند

ابن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس عن الزهري أخبرنا علي بن حسين

امام بخاری نے کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو امام زین العابدین

أن حسين بن علي عليهم السلام أخبره أن عليا قال كانت لي شارف من نصيبي من

نے کہ ان کے والد امام حسین علیہ السلام نے انہوں نے اپنے والد حضرت علی مرتضیٰ سے انہوں نے کہا بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی میرے حصے میں

المغنم يوم بدر وكان النبي صلى الله عليه وسلم أعطاني مما أفاء الله عليه من

آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پانچواں حصہ اس دن اللہ نے عطا کیا تھا اس میں سے ایک اونٹنی آپ نے مجھ کو

الخمس يومئذ فلما أردت أن أبتني بفاطمة عليها السلام بنت النبي صلى الله

دی (دو اونٹنیاں ہو گئیں) جب میں حضرت فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے صحبت کرنا چاہی تو

عليه وسلم واعدت رجلا صواغا في بني قينقاع أن يرتحل معي فنأتي بإذخر

بنی قینقاع کے یہودیوں میں سے ایک سنار (نام نامعلوم) سے وعدہ لیا جو تیار ہو کر میرے ساتھ چلے اور دونوں ملکر اونٹنیوں پر لاد کر اذخر گھاس

فأردت أن أبيعه من الصواغين فنستعين به في وليمة عرسي فبينا أنا أجمع

لائیں اور سناروں کے ہاتھ بیچیں، میرا مطلب یہ تھا کہ اس کو بیچ کر میں اپنے نکاح کا ولیمہ کروں خیر میں اسی خیال میں اپنی اونٹنیوں کے لیے

لشارفي من الأقتاب والغرائر والحبال وشارفاي مناخان إلى جنب حجرة

پالان تھیلے رسیاں فراہم کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کے گھر کے بازو

رجل من الأنصار حتى جمعت ما جمعت فإذا أنا بشارفي قد أجبت أسنمتهما و

بیٹھی تھیں جب سامان اکٹھا کر کے میں اونٹنیوں پاس گیا دیکھتا کیا ہوں کسی نے ان کے کوہان کاٹ لیے ہیں اور

بقرت خواصرهما وأخذ من أكبادهما فلم أملك عيني حين رأيت المنظر قلت من

ان کی کوکھیں چیر کر کلیجی نکال لی ہے یہ سماں دیکھ کر میں بے اختیار رو دیا اور میں نے لوگوں سے پوچھا

فعل هذا قالوا فعله حمزة بن عبد المطلب وهو في هذا البيت في شرب من

(بھلا) یہ کس کا کام ہے انہوں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب کا اور کس کا اور وہ اس گھر میں کئی انصاریوں کے ساتھ شراب پی رہے ہیں

الأنصار عنده قينة وأصحابه فقالت في غنائها ألا يا حمز للشرف النواء +

ایک گانے والی لونڈی بھی تھی (نام نامعلوم) اُن کے یار دوست بھی تھے ہوا یہ کہ گانیوالی نے یوں گایا ہے اٹھو حمزہ کاٹو یہ موٹی بلند اونٹنیاں +

فوثب حمزة إلى السيف فأجب أسنمتهما وبقر خواصرهما وأخذ من أكبادهما قال

یہ سنتے ہی حمزہ تلوار لیکر لپکے اور (بیہوشی) اُن اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے اور کوکھیں پھاڑ کر اُنکی کلیجیاں نکال لیں ف حضرت علی

علي فانطلقت حتى أدخل على النبي صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة

کہتے ہیں میں وہاں سے چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے

وعرف النبي صلى الله عليه وسلم الذي لقيت فقال ما لك قلت يا رسول الله ما

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ دیکھکر پہچان لیا (کہ میں سخت رنجیدہ ہوں) پوچھا کیوں خیریت تو ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

رأيت كاليوم عدا حمزة على ناقتي فأجب أسنمتهما وبقر خواصرهما وها هو

آج کی سی مصیبت میں نے کبھی نہیں دیکھی حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ستم کیا اُن کے کوہان کاٹ ڈالے کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور ایک گھر

ذا في بيت معه شرب فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه فارتدى ثم

میں بیٹھے شرابیوں کے ساتھ پی رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی چادر اوڑھکر آپ پیدل

انطلق يمشي واتبعته أنا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي فيه حمزة

چلے میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے پیچھے چلے آپ اس گھر پر پہونچے جس میں حمزہ تھے

فاستأذن عليه فأذن له فطفق النبي صلى الله عليه وسلم يلوم حمزة فيما فعل

اور اندر آنے کی اجازت مانگی اجازت دی گئی آپ نے حمزہ کو ملامت کرنی شروع کی تم نے یہ کیا کیا

فإذا حمزة ثمل محمرة عيناه فنظر حمزة إلى النبي صلى الله عليه وسلم ثم صعد

دیکھا تو حمزہ نشے میں ہیں اُنکی آنکھیں سرخ حمزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالی پھر نظر اونچی کی

النظر فنظر إلى ركبته ثم صعد النظر فنظر إلى وجهه ثم قال حمزة وهل أنتم

اور گھٹنوں تک آپ کو دیکھا پھر اور اونچی کی اور آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا پھر کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ (عبدالمطلب)

إلا عبيد لأبي فعرف النبي صلى الله عليه وسلم أنه ثمل فنكص رسول الله صلى الله

کے غلام معلوم ہوتے ہو۔ ف۲ اس وقت آپ نے پہچان لیا کہ حمزہ بالکل نشہ میں (مست) ہیں اور آپ اُلٹے پاؤں

عليه وسلم على عقبيه القهقرى فخرج وخرجنا معه حدثني محمد بن عباد

وہاں سے لوٹے اور گھر کے باہر نکلے ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے ف۳ مجھ سے محمد بن عباد نے بیان کیا

أخبرنا ابن عيينة قال أنفذه لنا ابن الأصبهاني سمعه من ابن معقل أن عليا

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے کہا عبدالرحمن بن عبداللہ اصفہانی نے یہ حدیث مجھکو لکھکر بھیجدی اُنہوں نے عبداللہ بن معقل سے سنا کہ حضرت

مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ

لوگوں نے (انکے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا ہمکو اجازت دیجیے ہم اپنے بھانجے

لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَذَرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

حضرت عباسؓ کو اُنکا فدیہ معاف کردین ف آپ نے فرمایا نہیں خدا کی قسم ایک روپیہ بھی نہ چھوڑنا ف ۲ ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ

انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے عبید اللہ بن عدی سے انہوں نے مقداد بن اسود

الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي

سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے اسحٰق بن منصور کو سجی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ

ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ) نے اُنہوں نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے کہا مجھکو عطا بن یزید لیثی نے خبر دی اُن کو عبید اللہ

اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي

ابن عدی بن خیار نے خبر دی اُن کو مقداد بن عمرو کندی نے جو بنی زہرہ کے حلیف اور

زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ

تھے بدر کی لڑائی میں ف ۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا اُنہوں نے عرض

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا

کیا یا رسول اللہ بتلایئے اگر میں (جنگ میں) ایک کافر سے مقابلہ کروں دونوں لڑیں

فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ

پھر وہ کافر تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اس کے بعد ایک درخت کی پناہ لیکر مجھ سے کہے میں تو خدا کا تابعدار بن گیا (یعنی

أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ

مسلمان ہوگیا) اب میں اُس کو قتل کروں جب وہ ایسا کہتا ہے (اسلام کا کلمہ پڑھتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں اُس کو قتل نہ کر

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

مقداد نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور ہاتھ کاٹ کر ایسا کہنے لگا آپ نے فرمایا (کچھ بھی ہو)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ

اُس کو قتل نہ کر ورنہ اُس کو وہ درجہ حاصل ہوگا جو تجھ کو اس کے قتل سے پہلے حاصل تھا ف ۴ اور تیرا وہ حال ہوجائیگا

بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

جو اسلام کا کلمہ پڑھنے سے پہلے اُس کا حال تھا ف ۵ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے

ف ۵ کہ اُسکا مارڈالنا درست تھا ایسے ہی اب تیرا مارڈالنا اُس کے قصاص میں درست ہو جائیگا ۱۲ منہ

ابن علیة حدثنا سلیمن التیمی حدثنا انس رض قال قال رسول الله صلی الله علیه
اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان تیمی نے کہا ہم سے انس نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے
وسلم یوم بدر من ینظر ما صنع ابوجهل فانطلق ابن مسعود فوجده قد ضربه ابنا
دن فرمایا ابوجہل کو کون جا کر دیکھتا ہے اسکا کیا حال ہوا یہ سنکر عبد اللہ بن مسعود رض گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں (معاذ اور معوذ) نے
عفراء حتی برد فقال انت اباجهل قال ابن علیة قال سلیمن هکذا قالها
اُس کو اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا ہے ابن مسعود نے کہا کیا تو ہی ابوجہل ہے ابن علیہ نے کہا سلیمان نے کہا انس نے یوں ہی نقل
انس قال انت اباجهل قال وهل فوق رجل قتلتموه قال سلیمن او قال قتله
کیا تو ہی ابوجہل ہے اُس نے (مرتے مرتے) کیا جواب دیا مجھ سے بھی بڑھ کر کوئی ہے جس کو تم لوگوں نے مارا ہو سلیمان نے کہا یا یوں جواب دیا
قومه قال وقال ابومجلز قال ابوجهل فلو غیر اکار قتلنی حدثنا موسی حدثنا
جس کو اُسکی قوم نے مارا ہو ابو مجلز (لاحق بن حمید) نے کہا ابوجہل نے مرتے وقت ابن مسعود سے کہا کاش مجھکو کسانوں کے سوا اور کسی نے مارا ہوتا
عبد الواحد حدثنا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله حدثنی ابن عباس
عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہا مجھ سے ابن عباس رض نے
عن عمر رض لما توفی النبی صلی الله علیه وسلم قلت لابی بکر انطلق بنا الی اخواننا
اُنھوں نے حضرت عمر رض سے اُنھوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے ابو بکر رض سے کہا چلو اپنے بھائی انصاریوں پاس
من الانصار فلقینا منهم رجلان صالحان شهدا بدرا فحدثت عروة بن الزبیر
چلیں (وہ کیا کر رہے ہیں) پھر ہمکو (رستے میں) اُن میں کے دو انصاری نیک بخت آدمی ملے دونوں بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے عبید اللہ
فقال هما عویم بن ساعدة ومعن بن عدی حدثنا اسحق بن ابراهیم سمع
تو اُنھوں نے کہا وہ دو آدمی عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی تھے ہم سے اسحق بن راہویہ نے بیان کیا اُنھوں نے محمد بن
محمد بن فضیل عن اسمعیل عن قیس کان عطاء البدریین خمسة الاف خمسة
فضیل سے سُنا اُنھوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُنھوں نے قیس بن ابی حازم سے اُنھوں نے کہا بدری صحابہ کا سالانہ وظیفہ پانچ پانچ ہزار
الاف وقال عمر لافضلنهم علی من بعدهم حدثنی اسحق بن منصور حدثنا
تھا اور حضرت عمر رض نے کہا میں بدری صحابہ کو دوسرے صحابہ سے زیادہ دونگا مجھ سے اسحاق بن منصور مروزی نے بیان کیا کہا ہم
عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهری عن محمد بن جبیر عن ابیه قال سمعت
سے عبد الرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے کہا میں نے
النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی المغرب بالطور وذلك اول ما وقر الایمان فی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ والطور پڑھتے سُنا اور یہ پہلا وقت تھا جب ایمان نے میرے دل میں جگہ لی تھی

هو ابن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس قال ابن شهاب ثم سألت الحصين

جو صالح کے بیٹے تھے کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہ ابن شہاب نے کہا میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو

ابن محمد وهو احد بني سالم وهو من سراتهم عن حديث محمود بن الربيع عن

بنی سالم کے شریف لوگوں میں تھے اس حدیث کو پوچھا جو محمود نے عتبان سے روایت

عتبان بن مالك فصدقه حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري

کی انہوں نے کہا محمود سچ کہتے ہیں ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے

قال اخبرني عبد الله بن عامر بن ربيعة وكان من اكبر بني عدي وكان ابوه

انہوں نے کہا ہمکو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی اور وہ بنی عدی کے ف سب لوگوں میں بڑے تھے اس سے زہری نے

شهد بدرا مع النبي صلى الله عليه وسلم ان عمر استعمل قدامة بن مظعون على

ملاقات کی، اور انکے والد عامر بن ربیعہ بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے کہا حضرت عمر رض نے قدامہ بن مظعون

البحرين وكان شهد بدرا وهو خال عبد الله بن عمر وحفصة رضي الله عنهم

کو بحرین کا حاکم بنایا اور قدامہ بھی بدر کی لڑائی میں شریک تھے یہ قدامہ عبد اللہ بن عمر رض اور ام المومنین حفصہ رض کے ماموں تھے

حدثنا عبد الله بن محمد بن اسماء حدثنا جويرية عن مالك عن الزهري ان سالم بن

ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالک رح سے انہوں نے زہری سے ان سے سالم بن عبد اللہ

عبد الله اخبره قال اخبر رافع بن خديج عبد الله بن عمر ان عميه وكانا شهدا بدرا

بن عمر رض نے بیان کیا رافع بن خدیج نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہا انکے دونوں چچاؤں ظہیر اور مظہر رافع بن عدی بن زید انصاری کے بیٹوں نے

اخبراه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء المزارع قلت لسالم فتكريها

ان سے بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ دینے سے منع کیا زہری نے کہا میں نے سالم سے کہا تم تو کرایہ

انت قال نعم ان رافعا اكثر على نفسه حدثنا آدم حدثنا شعبة عن حصين

پر دیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں رافع نے اپنے اوپر زیادتی کی ف ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

ابن عبد الرحمن قال سمعت عبد الله بن شداد بن الهاد الليثي قال رايت

حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن شداد بن ہاد لیثی سے سنا انہوں نے کہا میں نے رفاعہ

رفاعة بن رافع الانصاري وكان شهد بدرا حدثنا عبدان اخبرنا عبد

ابن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے ف ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک

الله اخبرنا معمر ويونس عن الزهري عن عروة بن الزبير انه اخبره ان المسور

مروزی نے خبر دی کہا ہمکو معمر اور یونس نے دونوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے مسور بن مخرمہ صحابی نے

ابن مخرمۃ اخبرہ ان عمرو بن عوف وھو حلیف لبنی عامر بن لؤی وکان شھد بدرا
بیان کیا کہ عمرو بن عوف انصاری نے جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور بدر کے جنگ میں آنحضرت صلی

مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا عبیدۃ بن
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کا جزیہ (محصول)

الجراح الی البحرین یاتی بجزیتھا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو صالح
لانے کے لیے بھیجا آپ نے بحرین والوں سے صلح کر کے علاء بن

اھل البحرین وامر علیھم العلاء بن الحضرمی فقدم ابو عبیدۃ بمال من البحرین
حضرمی کو ان کا حاکم مقرر کیا تھا خیر ابو عبیدہ بحرین سے روپیہ لیکر آئے (یا لائے) جب

فسمعت الانصار بقدومہ ابی عبیدۃ فوافوا صلاۃ الفجر مع النبی صلی اللہ علیہ و
انصار نے جب یہ خبر سنی تو صبح کی نماز میں سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن موجود ہوئے

سلم فلما انصرف تعرضوا لہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین راھم ثم
جب آپ نے سلام پھیرا تو انصار کے لوگ سامنے آئے (حسن طلب کی) آپ ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر

قال اظنکم سمعتم ان ابا عبیدۃ قدم بشیء قالوا اجل یا رسول اللہ قال فابشروا وا
فرمایا میں سمجھتا ہوں تم ابو عبیدہ کی روپیہ لانے کی خبر سنکر آئے ہو انہوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ یہی بات تو یہی ہے آپ نے فرمایا تو خوش

ملوا ما یسرکم فواللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکنی اخشی ان تبسط علیکم الدنیا
ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو خدا کی قسم مجھکو یہ ڈر نہیں ہے کہ تم محتاج ہو جاؤ گے مجھکو یہ ڈر ہے کہیں تم کو بھی اگلی امتوں کی طرح دنیا کی فراغت

کما بسطت علی من قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا وتھلککم کما اھلکتھم حدثنا
ہو جائے پھر تم ایک دوسرے پر رشک کرنے لگو اور دنیا تمکو بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسے اگلی امتوں کو اس نے تباہ کیا ہم سے

ابو النعمن حدثنا جریر بن حازم عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنھما کان یقتل
ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے جو ابن عمر رض کے غلام تھے کہ عبداللہ بن عمر رض ہر سانپ

الحیات کلھا حتی حدثہ ابو لبابۃ البدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی
کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر صحابی بدری نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے

عن قتل جنان البیوت فامسک عنھا حدثنی ابراھیم بن المنذر حدثنا
سپید یا پتلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا اس وقت عبداللہ بن عمر رض نے انکا مارنا چھوڑ دیا مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا

محمد بن فلیح عن موسی بن عقبۃ قال ابن شھاب حدثنا انس بن مالک ان رجالا
ہم سے محمد بن فلیح نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے کہ ابن شہاب نے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انصار کے کئی

ف ۱ یہ حدیث اوپر باب الجزیہ میں گذر چکی ہے یہاں صرف اتنا مطلب ہے کہ عمرو بن عوف بدری تھے مقصود ہے
ف ۲ کیونکہ سپید سانپ بے ضرر ہوتے ہیں ... اور سانپ جو زہریلا ہوتا ہے اس کو مارنا ... حدیث ... عمرو بن ... حدیث ... انس بن ... اوپر
ف ۳ ... حدیث ... اس میں ... لائے ...

قَلْبِی وَعَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَاءِ
النَّتْنٰی لَتَرَکْتُهُمْ لَهٗ وَقَالَ اللَّیْثُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَقَعَتِ
الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ
الْفِتْنَةُ الثَّانِیَةُ یَعْنِی الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَةِ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ
الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَیْرِیُّ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ قَالَ سَمِعْتُ
عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ
اللّٰهِ عَنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلٌّ حَدَّثَنِیْ طَائِفَةً
مِّنَ الْحَدِیْثِ قَالَتْ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِیْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ
تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَا قُلْتِ تَسُبِّیْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَکَرَ حَدِیْثَ
الْاِفْکِ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ
مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهٖ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيهِمْ

پھر وہ دونوں کو قصہ بیان کیا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کی لاشیں کنوئیں میں ڈال رہے تھے

هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوسَى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ نَاسٌ

کیوں تم نے پالیا اس کو جو تمہارے پروردگار نے تم سے ٹھیک وعدہ کیا تھا (عذاب) اور ابن عمر نے کہا یا یہ بھی ہے اور اسی

مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللهِ تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مردوں کو پکارتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ

ان کو تم سے زیادہ میری بات سنتے ہیں بدر میں قریش کے جو لوگ شریک تھے جن کا حصہ لوٹ کے مال میں لگایا گیا

قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَثَمَانُونَ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ

اکاسی آدمی تھے اور عروہ بن زبیر کہتے تھے

قَالَ الزُّبَيْرُ قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوا مِائَةً وَاللهُ أَعْلَمُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ

زبیر نے کہا میں نے ان لوگوں کے حصے تقسیم کیے وہ سو آدمی تھے اور اللہ خوب جانتا ہے مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان

مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ

کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زبیر بن عوام سے انہوں

ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ

نے کہا بدر کے دن مہاجرین کے لیے سو حصے لگائے گئے باب ان لوگوں کے ناموں کا بیان جن کا ذکر اس

بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ * النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ

میں آیا ہے جس کو امام بخاری نے بنایا وہ بدر کی جنگ میں شریک تھے بہ ترتیب حروف تہجی (۱) جناب رسالت مآب

عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ * بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ

سرور عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن بکیر (۳) بلال بن رباح ابو بکر

مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ * حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ * حَاطِبُ بْنُ

صدیق کے غلام (۴) حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی (۵) حاطب بن ابی بلتعہ

أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ * أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ *

قریش کے حلیف (۶) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی

حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ

(۷) حارثہ بن ربیع انصاری جن کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں وہ اپنے تئیں صرف تماشا دیکھنے کے لیے گئے تھے لیکن شہید ہو گئے

فِي النَّظَّارَةِ * خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ * خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ *

ایک نیزہ لگا) (٨) خبیب بن عدی انصاری رض (٩) خنیس بن حذافہ سہمی رض

رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ * رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ *

(١٠) رفاعہ بن رافع انصاری رض (١١) رفاعہ بن عبد المنذر ابولبابہ انصاری رض

الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ * زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ * أَبُو زَيْدٍ

(١٢) زبیر بن عوام قریشی رض (١٣) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری رض (١٤) ابو زید

الْأَنْصَارِيُّ * سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ * سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ * سَعِيدُ بْنُ

انصاری رض (١٥) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص زہری (١٦) سعد بن خولہ قریشی رض (١٧) سعید بن

زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ * سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ * ظُهَيْرُ بْنُ

زید بن عمرو بن نفیل قریشی (١٨) سہل بن حنیف انصاری رض (١٩-٢٠) ظہیر بن رافع

رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ * عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ * عَبْدُ

انصاری اور ان کے بھائی مظہر (٢١) عبد اللہ بن عثمان حضرت ابوبکر صدیق قریشی (٢٢) عبد اللہ

اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ * عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ * عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ * عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ

بن مسعود ہذلی (٢٣) عتبہ بن مسعود ہذلی (٢٤) عبد الرحمن بن عوف زہری (٢٥) عبیدہ بن حارث

الْقُرَشِيُّ * عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ * عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ *

قریشی رض (٢٦) عبادہ بن صامت انصاری رض (٢٧) حضرت عمر بن خطاب عدوی رض (٢٨)

عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ

حضرت عثمان بن عفان قریشی رض ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اپنی صاحبزادی کی خبرگیری کے لیے (جو بیمار تھیں) چھوڑ گئے تھے لیکن ان کا

لَهُ بِسَهْمِهِ * عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ * عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ

حصہ آپ نے لگایا (٢٩) حضرت علی بن ابی طالب حیدر کرار ہاشمی رض (٣٠) عمرو بن عوف بنی عامر بن لوی کے حلیف

بْنِ لُؤَيٍّ * عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ * عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ * عَاصِمُ

(٣١) عقبہ بن عمرو انصاری رض (٣٢) عامر بن ربیعہ عنزی رض (٣٣) عاصم

بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ * عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ * عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ

ابن ثابت انصاری رض (٣٤) عویم بن ساعدہ انصاری رض (٣٥) عتبان بن مالک رض

الْأَنْصَارِيُّ * قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ * قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ * مُعَاذُ

انصاری (٣٦) قدامہ بن مظعون رض (٣٧) قتادہ بن نعمان انصاری رض (٣٨) معاذ

آپ نے اُن کا محاصرہ کیا وہ عاجز ہو کر قلعہ سے اُتر آئے

ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ * مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ * مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ

ابن عمرو بن الجموح رض (۳۹-۴۰) معوذ بن عفراء اور اُن کے بھائی عوف (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری رض

مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ * مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ * مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ

(۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری رض (۴۳) معن عدی انصاری رض (۴۴) مسطح بن اثاثہ رض

ابْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ * مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ

ابن عباد بن مطلب بن عبد مناف (۴۵) مقداد بن عمرو کندی رض بنی زہرہ کے

بَنِي زُهْرَةَ * هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بَابُ حَدِيثِ بَنِي

حلیف (۴۶) ہلال بن امیہ انصاری رض اللہ ان سب سے راضی ہوا ... باب بنی نضیر

النَّضِيرِ وَمَخْرَجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ وَمَا

یہودیوں کا قصہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دو آدمیوں کی دیت میں مدد لینے کے لیے اُن

أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ

کے پاس جانا اور اُن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا بازی کرنا ف زہری نے عروہ بن زبیر سے روایت کی اُنہوں نے کہا

عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ أُحُدٍ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي

بنی نضیر کی لڑائی بدر کی لڑائی سے چھ مہینے کے بعد اور احد کی لڑائی سے پہلے ہوئی ف اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ حشر میں) یہ فرمانا

أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ

وہی پروردگار ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو اُن کے گھروں سے نکالا یہ اُن کا پہلا نکالا تھا ف اور ابن اسحاق نے بنی نضیر کی لڑائی

بَعْدَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَأُحُدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ

بعد بیر معونہ اور جنگ احد کی رکھی ہے (صفر سنہ ۴ ہجری میں) ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم

جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَ

جریج نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر رض سے اُنہوں نے کہا بنی نضیر اور بنی قریظہ دونوں

قُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ

یہودی قوموں نے آنحضرت سے لڑائی کی آپ نے بنی نضیر کو تو جلا وطن کیا اور بنی قریظہ پر احسان رکھکر اُنکو رہنے دیا لیکن اُنہوں نے

رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا

اُن کے مردوں کو قتل کیا اُن کی عورتیں بچے مال اسباب مسلمانوں میں تقسیم کر دیے مگر بعضے بنی قریظہ بچ گئے جو

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے آئے اور مسلمان ہو گئے تو آپ نے اُنکو امن دیا اور مدینہ کے سب یہودیوں بنی قینقاع کو جو

قينقاع وهم رهط عبد الله بن سلام ويهود بني حارثة وكل يهود المدينة

عبداللہ بن سلام کی قوم والے تھے اور بنی حارثہ کے یہودیوں کو اور جو اور یہودی مدینہ میں تھے سب کو آپ نے نکال دیا

حدثني الحسن بن مدرك حدثنا يحيى بن حماد أخبرنا أبو عوانة عن

مجھ سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی انہوں نے

أبي بشر عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس سورة الحشر قال قل سورة

ابوبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ کے سامنے یوں کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا یوں کہو

النضير تابعه هشيم عن أبي بشر حدثنا عبد الله بن أبي الأسود حدثنا

سورۂ نضیر۔ ابوعوانہ کے ساتھ اس حدیث کو ہشیم نے بھی ابوبشر سے روایت کیا ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے

معتمر عن أبيه سمعت أنس بن مالك رض قال كان الرجل يجعل للنبي صلى الله

معتمر نے انہوں نے اپنے والد سلیمان سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگ کھجور کے درخت

عليه وسلم النخلات حتى افتتح قريظة والنضير فكان بعد ذلك يرد عليهم

(بطور تحفہ کے) دیا کرتے تھے (تاکہ آپ اس کا میوہ کھا کر گذر کریں) یہاں تک کہ آپ نے بنی قریظہ اور بنی النضیر پر فتح حاصل کی پھر تو آپ ان لوگوں

حدثنا آدم حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر رض قال حرق رسول الله صلى الله

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

عليه وسلم نخل بني النضير وقطع وهي البويرة فنزلت ما قطعتم من لينة أو

وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے درخت کھجور کے جلوا دیے اور کٹوا ڈالے یعنی بویرہ کے باغ اس وقت (سورۂ حشر کی) یہ آیت اتری جو

تركتموها قائمة على أصولها فبإذن الله حدثني إسحق أخبرنا حبان أخبرنا

کاٹا تم نے کھجور کا یا اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا مجھ سے اسحاق (بن منصور یا بن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہم کو حبان

جويرية بن أسماء عن نافع عن ابن عمر رض أن النبي صلى الله عليه وسلم حرق نخل

کہا ہم کو جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت

بني النضير قال ولها يقول حسان بن ثابت ؎

جلوا دیے اور حسان بن ثابت (آنحضرت صلعم کے شاعر) نے اسی باب میں یہ شعر کہی ہے ؎

وهان على سراة بني لؤي حريق بالبويرة مستطير

بنی لوی کے سرداروں پہ ہو گیا آسان لگی ہو آگ بویرہ میں سب طرف پران

قال فأجابه أبو سفيان بن الحرث ؎

ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے جو آنحضرت کے چچا زاد بھائی اور اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے حسان کا ان شعروں کا جواب دیا

أَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيعٍ	وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ
خدا ہمیشہ رکھے وہاں یہ حال	مدینہ کے چاروں طرف ہو آتش سوزاں
سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ	وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ
یہ جان لوگے تم اب عنقریب کون دور ہیں	رہیگا بچا کس کا ملک اٹھائیگا نقصان

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی انہوں نے

الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضـ دَعَاهُ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ

کہ ایک بار حضرت عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا (وہ گئے ان کے پاس بیٹھے تھے) اتنے میں یرفا ان کا دربان آیا کہنے لگا کیا آپ چاہتے

هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَدْخِلْهُمْ

ہیں کہ عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص آپ سے ملیں یہ لوگ اذن مانگ رہے ہیں انہوں نے کہا اچھا آنے دے

فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ

اسنے ذرا تھوڑی دیر گذری تھی کہ پھر وہی یرفا آیا کہنے لگا کیا آپ چاہتے ہیں کہ عباسؓ اور علیؓ آپ سے ملیں انہوں نے کہا اچھا انکو آنے دے

فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ

جب یہ آئے انہوں نے سلام کیا عباسؓ نے کہا امیر المؤمنین میرا اور ان کا یعنی علیؓ کا جھگڑا فیصلہ کر دیجیے وہ دونوں اس مال میں جھگڑ رہے

فِي الَّذِي أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ

تھے جو اللہ نے بنی نضیر کا مال اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بن لڑے بھڑے عنایت فرمایا تھا ان دونوں نے ایک دوسرے

وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ

کو سخت سست کہا اور عثمان اور انکے ساتھی (عبدالرحمن زبیر سعد) بول اٹھے (اچھا تو ہے) امیر المؤمنین انکا فیصلہ کر دیجیے رات دن کے جھگڑے سے

فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ

حضرت عمرؓ نے کہا ذرا دم لو جلدی نہ کرو میں تمکو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان زمین قائم ہیں تم کو یہ

تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

معلوم ہے کہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں کا اپنے تئیں (اور دوسرے پیغمبروں کو) مراد لیا کوئی وارث نہیں ہوتا

يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ قَالُوا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ

ہے ان لوگوں نے کہا بیشک آنحضرتؐ نے یہ فرمایا ہے پھر حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے

أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ

اب میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے یا نہیں

قَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ

دونوں نے کہا جی ہاں! آپ نے ایسا فرمایا ہے۔ تب حضرت عمرؓ نے کہا اب میں تم سے اس معاملہ کی حقیقت بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ

وسلم کو اس مال میں جو بن لڑے بھڑے ہاتھ آئے ایک خاص حق دیا ہے جو اور کسی کو (پیغمبروں کے سوا) نہیں دیا (سورۂ حشر میں) اور اللہ نے

وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلَى قَوْلِهِ

ان لوگوں سے جو اپنے پیغمبر کو عنایت فرمایا اس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے اخیر آیت قدیر تک

قَدِيرٌ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا

اس آیت کے موجب یہ رقم تو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (اس میں کسی کا حق نہ تھا) مگر خدا کی قسم آنحضرتؐ نے ان مالوں کو

احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ

خاص اپنی ذات کے لیے جوڑ نہیں رکھا نہ خاص اپنی ذات پر اٹھایا بلکہ تم لوگوں کو دیا اور بانٹا بانٹنے کے بعد جو

هَذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ

بچ گیا وہ یہ مال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے

مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ

جو بچ رہتا اس کو انہی کاموں میں صرف کرتے جن میں اللہ کا مال صرف کیا جاتا ہے (یعنی ہتھیار گھوڑے سامان جنگ کی طیاری میں) آپ اپنی زندگی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

بھر ایسا ہی کرتے رہے جب آپ کی وفات ہوگئی تو ابوبکرؓ نے کہا

فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہوں اور اس مال کو اپنے قبضے میں لیکر ویسا ہی کرتے رہے جیسے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور تم دونوں حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہو کر اس وقت یوں کہتے

تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ

تھے کہ ابوبکرؓ کی یہ کارروائی ٹھیک نہیں ہے حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے ابوبکر اس کارروائی میں سچے رستباز ٹھیک رستہ پر حق کے تابع تھے

لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي

پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو اٹھا لیا اور میں نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں (یعنی ابوبکرؓ کا)

بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

شروع اپنی خلافت میں دو برس تک اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور جیسے ابوبکرؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے انہی کاموں میں اس

وسلم وابو بكر والله يعلم اني فيه صادق بار راشد تابع للحق ثم جئتماني

اور اللہ خوب جانتا ہے میں اس مال کے مقدمہ میں سچا نیک بخت راستی پر حق کا تابع تھا پھر تم دونوں میرے پاس آئے

كلاكما وكلمتكما واحدة وامركما جميع فجئتني يعني عباسا فقلت لكما ان

اس وقت تم دونوں کی بات ایک تھی تمہارا معاملہ ایک تھا ف پھر عباس تم (اکیلے بھی) میرے پاس آئے میں نے تم سے بھی کہا ف دیکھو آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة فلما بدا لي ان ادفعه

صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو مال اسباب چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے پھر مجھکو یہ مناسب معلوم ہوا

اليكما قلت ان شئتما دفعته اليكما على ان عليكما عهد الله وميثاقه لتعملان

میں یہ مال تمہارے حوالے کر دوں تو میں نے تم دونوں سے کہا دیکھو اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ مال تم کو دیے دیتا ہوں اس شرط سے کہ تم پر خدا کا عہد پیمان ہے کہ تم اس

فيه بما عمل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وما عملت فيه مذ

مال میں وہی کرتے رہو گے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور جیسے ابو بکر رض کرتے رہے اور میں کرتا رہا جب سے میں حاکم ہوا

وليت والا فلا تكلماني فقلتما ادفعه الينا بذلك فدفعته اليكما افتلتمسان

اگر تم کو یہ شرط منظور نہیں ہے تو مجھ سے اس بات میں گفتگو نہ کرو تم نے کہا کہ اسی شرط پر یہ مال ہمارے حوالے کر دو میں نے حوالہ کر دیا اب تم کیا میرے سوا اور کوئی فیصلہ

مني قضاء غير ذلك فوالله الذي باذنه تقوم السماء والارض لا اقضي فيه

چاہتے ہو قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں تو قیامت تک

بقضاء غير ذلك حتى تقوم الساعة فان عجزتما عنه فادفعاه الي فانا اكفيكماه

اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ف٣ البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہو سکتا تو پھر میرے سپرد کر دو میں یہ کام بھی کر لونگا

قال فحدثت هذا الحديث عروة بن الزبير فقال صدق مالك بن اوس انا سمعت

زہری نے کہا میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا مالک بن اوس نے سچ کہا میں نے حضرت عائشہ رض

عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول ارسل ازواج النبي صلى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے

الله عليه وسلم عثمان الى ابي بكر يسالنه ثمنهن مما افاء الله على رسوله

حضرت عثمان کو ابو بکر صدیق رض کے پاس بھیجا ان مالوں میں سے جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم فكنت انا اردهن فقلت لهن الا تتقين الله الم تعلمن

کو دلائے ہیں اپنا آٹھواں حصہ ترکہ کا مانگنے کے لیے میں نے اُن کو منع کیا اور کہا تم کو خدا کا خوف نہیں تم یہ نہیں جانتیں

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول لا نورث ما تركنا صدقة يريد

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے آپ نے

بِذَالِكَ نَفْسَهُ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ فَانْتَهَى

چپ ہو گئین مراد ابا البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال مین سے کہا کی گذران کے موافق اس مین سے اپنا خرچ لیگی یہ سنکر آپکی بیبیان

أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرَهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ

یکر ما گئے سے باز آگئین عروہ نے کہا یہ مال حضرت علی رضہ کے قبضے مین رہا

بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ

انہون نے حضرت عباس کو اس پر قبضہ نہ کرنے دیا پھر حضرت علی رضہ کے بعد امام حسن رضہ کے قبضے مین رہا پھر

حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا

امام حسین رضہ کے پھر امام زین العابدین علی بن حسین اور امام حسن بن حسن کے یہ دونون

يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

قبضہ مین دونو باری باری اسکا انتظام کرتے۔ پھر زید بن حسن بن علی رضہ کے ہاتھ آئی۔ اس اور یہ شخص کے پاس اسی طرح رہا کہ آنحضرت

سَلَّمَ حَقًّا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

کا صدقہ ہے اور لوگ مقبول رہے۔ ہمسے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہون نے زہری سے

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ

انہون نے عروہ سے انہون نے حضرت عائشہ رضہ سے انہون نے کہا حضرت فاطمہ زہرا رضہ اور حضرت عباس رضہ دونون ابوبکر صدیق پاس آئے اپنا ترکہ

مِيرَاثَهُمَا أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

مانگتے لگے کہنے لگے آپکی زمین جو فدک مین ہے اور آپکا (پانچوان) حصہ جو خیبر کی آمدنی مین ہے وہ ہمکو دیدو ابوبکر رضہ نے کہا مینے تو آنحضرت

عَلَيْهِ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ وَاللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے یون سنا ہے آپ فرماتے تھے ہم لوگون کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جائین وہ صدقہ ہے البتہ محمد کی آل اس مال مین

لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي بَابُ

خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والون سے سلوک کرنا مجھکو اپنی قرابت والون کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے باب

قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو

کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا قصہ ہمسے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ

نے کہا مینے جابر بن عبداللہ انصاری رضہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا کعب بن اشرف کی

بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

کون خبر لیتا ہے اُسکا کام تمام کرنا ہے اُسنے اللہ اور اسکے رسول کو ستایا ہے یہ سنکر محمد بن مسلمہ انصاری کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ

أتحب أن أقتله قال نعم قال فأذن لي أن أقول شيئا قال قل فأتاه محمد بن مسلمة

آپ کو منظور ہے میں اس کو مار ڈالوں آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا تو مجھ کو اجازت دیجیے جو میں مناسب سمجھوں (کعب کو خوش کرنے کے لیے) کہوں

فقال إن هذا الرجل قد سألنا صدقة وإنه قد عنانا وإني قد أتيتك أستسلفك

آپ نے فرمایا جو تو مناسب سمجھے وہ کہہ ف غرض محمد بن مسلمہ کعب کے پاس آئے اور کہنے لگے اجی یہ شخص (یعنی پیغمبر صاحب) ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے ہم کو

قال وأيضا والله لتملنه قال إنا قد اتبعناه فلا نحب أن ندعه حتى ننظر إلى

کعب نے کہا ابھی کیا ہے قسم خدا کی آگے چل کر تم کو بہت تکلیف ہو گی ف محمد بن مسلمہ نے کہا (خیر) بات یہ ہے کہ ہم ایک بار اس کی پیروی کر چکے اب یہی تو اچھا

أي شيء يصير شأنه وقد أردنا أن تسلفنا وسقا أو وسقين وحدثنا عمرو غير

نہیں لگتا کہ یکدم اس کو چھوڑ دیں مگر دیکھ رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوتا ہے ف خیر اب یہ کہو (یار) ہماری غرض یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق

مرة فلم يذكر وسقا أو وسقين فقلت له فيه وسقا أو وسقين فقال أرى فيه

عمرو بن دینار نے یہ حدیث ہم سے کئی بار بیان کی تو ایک وسق یا دو وسق کا ذکر نہیں کیا میں نے جب کہا اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر ہے

وسقا أو وسقين فقال نعم ارهنوني قالوا أي شيء تريد قال ارهنوني نساءكم

سمجھتا ہوں اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر تھا کعب نے کہا اچھا دلا دینگے مگر کچھ گروی رکھواؤ انہوں نے کہا کیا چیز گروی چاہتے ہو

قالوا كيف نرهنك نساءنا وأنت أجمل العرب قال فارهنوني أبناءكم قالوا

ان لوگوں نے کہا واہ اچھی ٹھیری ساری عرب کے لوگوں میں تو تم خوب صورت ہو بھلا جورو تمہارے پاس کیونکر گروی کریں اس نے کہا اچھا اپنے بیٹوں کو

كيف نرهنك أبناءنا فيسب أحدهم فيقال رهن بوسق أو وسقين هذا عار علينا

گروی کرو ان لوگوں نے کہا بیٹوں کو گروی کریں تو ساری عمر لوگ ان کو طعنہ مارتے رہیں گے کہ ایک وسق یا دو وسق پر یہ گروی ہوئے تھے یہ بڑے شرم کی بات ہے البتہ

ولكنا نرهنك اللأمة قال سفيان يعني السلاح فواعده أن يأتيه فجاءه ليلا و

ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کر سکتے ہیں اتنی گفتگو کے بعد محمد بن مسلمہ رات کو پھر آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے رات کو آئے تو ابو نائلہ کو ساتھ

معه أبو نائلة وهو أخو كعب من الرضاعة فدعاهم إلى الحصن فنزل إليهم فقالت

لائے جو کعب کا دودھ بھائی تھا کعب نے انکو قلعہ کے پاس بلا لیا اور خود قلعہ سے اتر کر نیچے آنے لگا

له امرأته أين تخرج هذه الساعة فقال إنما هو محمد بن مسلمة وأخي أبو نائلة

تو اسکی جورو (نام نامعلوم) کہنے لگی اتنی رات کو کہاں جاتا ہے کعب کہنے لگا یہ محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابو نائلہ بلا رہے ہیں

وقال غير عمرو قالت أسمع صوتا كأنه يقطر منه الدم قال إنما هو أخي محمد بن

سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اسکی جورو کہنے لگی اس آواز سے تو گویا خون ٹپک رہا ہے

مسلمة ورضيعي أبو نائلة إن الكريم لو دعي إلى طعنة بليل لأجاب قال و

محمد بن مسلمہ میرا دوست اور ابو نائلہ میرا دودھ بھائی ف اور شریف آدمی کو اگر رات کو برچھا مارنے کیلئے بھی بلائیں تو وہ جا پہنچتا ہے اور محمد بن مسلمہ

يدخل محمد بن مسلمة معه رجلين قيل لسفيان سماهم عمرو قال سمى بعضهم قال

اپنے ساتھ دو آدمی لیکر آئے تھے سفیان سے پوچھا گیا عمرو نے ان لوگوں کا نام لیا تھا انہوں نے کہا بعضوں کا نام لیا تھا (محمد بن سلمہ اور ابو نائلہ کا)

عمرو جاء معه برجلين وقال غير عمرو ابو عبس بن جبر والحارث بن اوس و

عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن سلمہ دو آدمی اور اپنے ساتھ لیکر آئے تھے (انکا نام نہیں لیا) اور دوسرے لوگوں نے ابو عبس بن جبیر اور حارث بن اوس اور

عباد بن بشر قال عمرو جاء معه برجلين فقال اذا ما جاء فانى قائل بشعره

عباد بن بشر کا نام لیا ف غرض عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن سلمہ جو اپنے ساتھ دو اور آدمیوں کو لائے تھے اُن سے کہنے لگا جب کعب یہاں آئیگا

فاشمه فاذا رأيتموني استمكنت من رأسه فدونكم فاضربوه وقال مرة ثم اشمكم

تو میں اُسکے سر کے بال تھام کر سونگھونگا جب تم دیکھنا میں نے اُسکا سر مضبوط تھام لیا ہے تو تم اپنا کام کر ڈالنا (تلوار کی ضرب لگانا) ایک بار عمرو نے یوں کہا

فنزل اليهم متوشحا وهو ينفح منه ريح الطيب فقال ما رأيت كاليوم ريحا اى

خیر وہ کعب چادر اوڑھے ہوئے اترا اُسکے بدن سے خوشبو مہک رہی تھی محمد بن سلمہ نے کہا میں نے تو ساری عمر میں آج کی طرح خوشبودار ہوا نہیں

اطيب وقال غير عمرو قال عندى اعطر نساء العرب واكمل العرب قال عمرو

سونگھی عمرو کے سوا اور راوی یوں کہتے ہیں کعب نے جواب دیا میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و

فقال اتأذن لي ان اشم رأسك قال نعم فشمه ثم اشم اصحابه ثم قال اتأذن

پھر محمد بن سلمہ نے اُس سے کہا تم مجھکو اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتے ہو اُس نے کہا اچھا سونگھو انہوں نے خود بھی سونگھا اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا

لي قال نعم فلما استمكن منه قال دونكم فقتلوه ثم اتوا النبي صلى الله

اُس نے کہا اچھا محمد بن سلمہ نے اُسکا سر زور سے تھاما اور اپنے ساتھیوں سے کہا ہاں لیو انہوں نے اُسکا کام تمام کردیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور

عليه وسلم فاخبروه

آپ کو خبر کی ف۲

باب قتل ابى رافع عبد الله بن ابى الحقيق ويقال

باب ابو رافع یہودی عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا قصہ کہتے ہیں اُسکا

سلام بن ابى الحقيق كان بخيبر ويقال فى حصن له بارض الحجاز وقال الزهرى

نام سلام بن ابی الحقیق تھا وہ خیبر میں رہتا تھا بعضوں نے کہا ایک قلعہ میں جو حجاز کے ملک میں واقع تھا ف۳ زہری نے کہا

هو بعد كعب بن الاشرف حدثنى اسحق بن نصر حدثنا يحيى بن آدم حدثنا

ف ابو رافع کعب بن اشرف کے بعد قتل ہوا (رمضان سنہ ہجری میں) مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے

ابن ابى زائدة عن ابيه عن ابى اسحق عن البراء بن عازب رضہ قال بعث رسول الله

یحییٰ بن ابی زائدہ انہوں نے اپنے والد زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

صلى الله عليه وسلم رهطا الى ابى رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته

صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو ف ابو رافع کے پاس بھیجا (منجملہ انکے) عبداللہ بن عتیک رات کو اُس کے گھر میں گھسے

بَيَاتًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

[illegible] اُس کو قتل کیا ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي

انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابو رافع یہودی کے پاس انصار کے کئی آدمیوں کو بھیجا اُن کا سردار عبد اللہ بن عتیک کو کیا یہ ابو رافع آنحضرت صلعم کو تکلیف دیتا تھا

وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ

اور آپ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا ف حجاز میں اُسکا قلعہ تھا اس میں رہا کرتا تھا یہ لوگ عصر کے بعد قلعہ کے قریب پہونچے

بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ

چکے تھے عبد اللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم یہاں (قلعہ کے باہر) اس جگہ بیٹھے رہو میں جاتا ہوں اور دربان سے مل ملا کر قلعہ

وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ

کے اندر جانے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں وہ آگے قلعہ کے دروازے پر پہونچ کر کپڑا اوڑھ لیا اس

كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ

طرح بیٹھے جیسے کوئی پاخانہ پھر رہا ہو قلعہ کے لوگ سب اندر جا چکے تھے اتنے میں دربان نے اُن کو آواز دی او بندۂ خدا تو اندر آتا ہے تو

تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا

آجا میں دروازہ بند کرتا ہوں ف۲ عبد اللہ بن عتیک کہتے ہیں یہ سنکر میں قلعہ کے اندر گیا اور ف۳ چھپ رہا

دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتِدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ

جب قلعہ والے سب اندر آچکے تو دربان نے دروازہ بند کیا اور کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں (دربان غافل ہو گیا) میں نے اٹھکر کنجیاں لیں

فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ فَلَمَّا

اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا (تاکہ بھاگتے وقت آسانی ہو) اُدھر ابو رافع پاس رات کو داستان ہوا کرتی تھی ف۴ وہ اپنے بالاخانوں میں بیٹھا تھا

ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ

جب داستان گو چلے گئے (ابو رافع لیٹ رہا) تو میں بالاخانے پر چڑھا اور جس دروازے میں گھستا تھا اُس کو اندر سے بند کر لیتا تھا

دَاخِلٍ قُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا

میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو میری خبر ہو جائے جب بھی اُن کے پہونچے پہونچے تک (دروازے توڑتے تک) میں ابو رافع کا کام تمام کر ڈالوں

هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ

خیر میں ابو رافع تک پہونچا وہ ایک اندھیری کوٹھری میں اپنے بال بچوں کے بیچ میں سو رہا تھا مجھے اُسکا ٹھکانا معلوم نہ ہوا کہ کہاں ہے

قَالَ مَنْ هٰذَا فَاَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَاَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَاَنَا دَهِشٌ فَمَا

بولا کہا کون ہے میں اُسی طرف جھکا اور آواز پر تلوار کی ایک ضرب لگائی میرا دل خود دھک دھک کر رہا تھا دہشت

اَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَاَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ اِلَيْهِ

ہو رہا تھا) اس ضرب سے کچھ کام نہ نکلا اور ابو رافع چلایا میں کوٹھڑی کے باہر آگیا تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر کوٹھڑی میں گیا اور میں نے (آواز بدل کر)

فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ اِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ

پوچھا ابو رافع تم چلائے کیوں وہ (مجھکو اپنا آدمی سمجھکر) کہنے لگا ارے تیری ماں مرے ابھی ابھی کسی نے اس کوٹھڑی میں مجھ پر تلوار

ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَاَضْرِبُهُ ضَرْبَةً اَثْخَنَتْهُ وَلَمْ اَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ

کا وار کیا یہ سنتے ہی میں نے اُس پر ایک اور ضرب لگائی اگرچہ اسکے اُسکو کاری زخم لگا پر وہ مرا نہیں اور میں نے تلوار

ظُبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتّٰى اَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ اَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ

کی دھار اسکے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور دیا) وہ اُسکی پیٹھ تک پہونچ گئی جب مجھے یقین ہوا اب میں نے اُسکو مار ڈالا اُس وقت

الْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ لَهٗ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَاَنَا اُرٰى اَنِّي

تین لوگا ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا سیڑھیوں پر پہونچکر اُتر رہا تھا میں سمجھا کہ اب زمین آگئی چاندنی رات تھی

قَدِ انْتَهَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا

و میں گر پڑا میری پنڈلی ٹوٹ گئی مگر میں نے عمامہ سے اُس کو بندھ لیا

بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا اَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى

اور وہاں سے چلتا ہوا (قلعہ کے باہر آکر) دروازے پر بیٹھ گیا میں نے (اپنے دل میں) کہا میں یہاں سے اُس وقت تک نہیں

اَعْلَمَ اَقَتَلْتُهٗ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيْكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّوْرِ فَقَالَ اَنْعٰى اَبَا رَافِعٍ

جاؤنگا جب تک مجھکو ابو رافع کی موت کا یقین نہ ہوے ف جب مرغ نے بانگ دی (صبح ہو گئی) اُس وقت قلعہ کی دیوار پر موت کی خبر دینے

تَاجِرَ اَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ اَبَا رَافِعٍ

حجاز کے سوداگر گذر گئے یہ سنتے ہی میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور اُن سے کہا جلدی بھاگو اللہ نے ابو رافع کو قتل کرا دیا

فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ

وہاں سے بھاگتا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچا آپ نے فرمایا ذرا اپنا پاؤں پھیلا میں نے پھیلا یا

رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّهَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ

آپ نے اُس پر ہاتھ پھیر دیا مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے اُس پاؤں پر کوئی صدمہ ہی نہیں ہوا تھا ف ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا

هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد (یوسف بن اسحٰق) سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے کہا میں نے براء سے سنا

قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِی رَافِعٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِیْكٍ وَ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کی طرف (اس کے مارنے کو) عبد اللہ بن عتیک اور

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ فِی نَاسٍ مَعَهُمْ فَانْطَلَقُوا حَتّٰی دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ

عبد اللہ بن عتبہ اور کئی آدمیوں کو ان کے ساتھ بھیجا ف یہ لوگ گئے جب قلعہ کے قریب پہونچے تو عبد اللہ بن عتیک نے

بْنُ عَتِیْكٍ امْكُثُوا اَنْتُمْ حَتّٰی اَنْطَلِقَ اَنَا فَاَنْظُرَ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْحِصْنَ

اپنے ہمراہیوں سے کہا تم یہیں ٹھیرے رہو میں جا کر دیکھوں (کیا تدبیر اچھی ہے) عبد اللہ کہتے ہیں میں گیا اور دربان کو ملا طور کرنا چاہتا تھا کہ قلعہ

فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ یَطْلُبُونَهُ قَالَ فَخَشِیْتُ اَنْ اُعْرَفَ قَالَ فَغَطَّیْتُ

میں گھس جاؤں اتنے میں کیا ہوا قلعہ والوں کا ایک گدھا گم ہو گیا وہ روشنی لیکر (رات کو وقت) اسکو ڈھونڈنے نکلے میں ڈرا کہیں مجھکو پہچان نہ لیں

رَاْسِی كَاَنِّی اَقْضِی حَاجَةً ثُمَّ نَادٰی صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّدْخُلَ فَلْیَدْخُلْ

تو میں نے اپنا سر چھپا لیا اور اس طرح بیٹھ گیا جیسے کوئی پاخانے پھر رہا ہے اب دربان نے آواز دی ارے جسکو اندر آنا ہو وہ آ جائے میں

قَبْلَ اَنْ اُغْلِقَهٗ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَاْتُ فِی مَرْبَطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَشَّوْا

دروازہ بند کرتا ہوں یہ سنکر میں قلعہ کے اندر گھس گیا اور قلعہ کے دروازے پاس جہاں گدھے بندھا کرتے تھے چھپ رہا قلعہ والوں

عِنْدَ اَبِی رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتّٰی ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّیْلِ ثُمَّ رَجَعُوا اِلٰی بُیُوْتِهِمْ

نے ابو رافع کے پاس کھانا کھایا اور کچھ رات گذری تک وہیں (بیٹھے) باتیں کرتے رہے پھر اپنے اپنے گھروں کو چلدیے جب

فَلَمَّا هَدَاَتِ الْاَصْوَاتُ وَلَا اَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَرَاَیْتُ صَاحِبَ الْبَابِ

خاموشی ہو گئی اور کوئی آواز یا حرکت سنائی نہ دی (سب سو گئے) تو میں (اس طویلہ سے) باہر نکلا میں نے (پہلے ہی) دربان کو دیکھ لیا

حَیْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِی كَوَّةٍ فَاَخَذْتُهٗ فَفَتَحْتُ بِهٖ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ

تھا اس نے دروازے کی کنجی ایک روزن میں رکھدی تھی وہ کنجی لیکر میں نے دروازہ کھولدیا میرا مطلب یہ تھا

قُلْتُ اِنْ نَّذِرَ بِیَ الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلٰی مَهَلٍ ثُمَّ عَمَدْتُّ اِلٰی اَبْوَابِ بُیُوْتِهِمْ فَغَلَقْتُهَا

کہ اگر لوگوں کو خبر ہو جائے تو میں آسانی سے چلدوں (بھاگتے وقت قفل کھولنا نہ پڑے) اب میں قلعہ میں جو گھر تھے ان کے دروازوں پر گیا اور سب کی

عَلَیْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُّ اِلٰی اَبِی رَافِعٍ فِی سُلَّمٍ فَاِذَا الْبَیْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طُفِیَٔ سِرَاجُهٗ

زنجیریں باہر سے چڑھا دیں (تا کہ وہ باہر نہ نکل سکیں) اسکے بعد میں سیڑھی پر چڑھا جہاں ابو رافع تھا اور پر جا کر کیا دیکھتا ہوں جس کوٹھری کا

فَلَمْ اَدْرِ اَیْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ یَا اَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ فَعَمَدْتُّ نَحْوَ الصَّوْتِ فَاَضْرِبُهٗ

اس کا ٹھکانا مجھکو معلوم نہ ہوا آخر میں نے پکارا ابو رافع اس نے پوچھا کون میں آواز کی طرف گیا اور تلوار کی ایک ضرب لگائی ابو رافع نے

وَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَیْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَاَنِّی اُغِیْثُهٗ فَقُلْتُ مَا لَكَ یَا اَبَا رَافِعٍ وَغَیَّرْتُ

چیخ ماری تلوار مار سے کچھ کام نہ نکلا عبد اللہ بن عتیک کہتے ہیں میں تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر میں ابو رافع پاس گیا جیسے اسکی مدد کو آیا ہوں میں نے آواز بدل کر پوچھا ابو رافع

صوتی فقال الا اعجبک لامک الویل دخل علی رجل فضربنی بالسیف قال فعمدت

بدل کر خبر لوں تو اُس نے کہا تیرا تعجب ہے تیری ماں مر جائے ابھی کوئی میرے پاس گھس کر آیا اور مجھ پر تلوار کا وار لگایا یہ سنتے ہی میں نے ایک اور

له ایضا فاضربه اخری فلم تغن شیئا فصاح وقام اهله قال ثم جئت وغیرت صوتی

ضرب لگائی پر کچھ کام نہ نکلا اُس نے چیخ ماری اُس کی جورو جاگ اُٹھی ابو رافع کہتے ہیں پھر (تیسری بار) میں آیا اور میں نے آواز

کهیئة المغیث فاذا هو مستلق علی ظهره فاضع السیف فی بطنه ثم انکفئ علیه

بدلی جیسے کوئی مدد کو آتا ہے میں نے دیکھا وہ چت لیٹا ہوا ہے میں نے تلوار اُس کے پیٹ پر رکھی پھر اپنے سارے بدن کا بوجھ اُس پر ڈالا

حتی سمعت صوت العظم ثم خرجت دهشا حتی اتیت السلم ارید ان انزل

یہاں تک کہ ہڈی ٹوٹنے کی آواز میں نے سنی اُس کے بعد میں ڈرتا ڈرتا زینہ پر آیا چاہتا تھا اُتروں (گھبراہٹ اور جلدی میں)

فاسقط منه فانخلعت رجلی فعصبتها ثم اتیت اصحابی احجل فقلت انطلقوا

گر پڑا میرے پاؤں کا جوڑ نکل گیا میں نے اُس کو کپڑے سے باندھ دیا اور اپنے ساتھیوں پاس اس طرح سے آہستہ آہستہ چلتا آیا جیسے قیدی

فبشروا رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی لا ابرح حتی اسمع الناعیة فلما

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دو میں تو یہاں سے اُس وقت تک نہیں سرکوں گا جب تک خبر دینے والے کی آواز نہ سن لوں گا

کان فی وجه الصبح صعد الناعیة فقال انعی ابا رافع قال فقمت امشی ما بی

جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والا قلعہ کی دیوار پر چڑھا اُس نے یوں پکارا (لوگو) ابو رافع گذر گئے اُس وقت میں اُٹھ کر چلا دیکھا کیا ہوں میرے

قلبة فادرکت اصحابی قبل ان یاتوا النبی صلی الله علیه وسلم فبشرته باب

پاؤں میں کچھ درد نہیں میں نے اپنے ساتھیوں کو (جو مجھ سے آگے نکل چکے تھے) رستہ میں پا لیا ابھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہونچے تھے میں نے خود

غزوة احد وقول الله تعالی واذ غدوت من اهلک تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال

جنگ احد کا قصہ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا اے پیغمبر جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے احد پہاڑ کی طرف نکل کر مسلمانوں کو مورچوں

والله سمیع علیم وقوله جل ذکره ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم

پر لڑائی کے لیے جمانے اور اللہ سنتا جانتا ہے اور (اسی سورت میں) فرمایا ہمت نہ ہارو نہ رنجیدہ ہو اگر تم سچے ایماندار ہو تو (آیندہ) تم ہی غالب ہو گے

مؤمنین ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله وتلک الایام نداولها بین

اگر اس لڑائی میں تمکو کچھ صدمہ پہونچا تو بیدل کیوں ہوتے ہو ان مشرکوں کو بھی (جنگ بدر میں) ایسا ہی صدمہ پہونچ چکا ہے یہ تو زمانہ کے ایرپھیر

الناس ولیعلم الله الذین امنوا ویتخذ منکم شهداء والله لا یحب الظلمین

ہیں کبھی فتح کبھی شکست اور اس شکست میں یہ بھی حکمت تھی اللہ کو سچے ایمانداروں کا کھول دینا اور تم میں سے بعضوں کو شہیدوں کا درجہ دینا منظور تھا اللہ

ولیمحص الله الذین امنوا ویمحق الکافرین ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما

اور یہ بھی غرض تھی کہ ایمان والوں کو صاف ستھرا کر دے اور کافروں کا ستیاناس کرے مسلمانو کیا تم یہ سمجھے تھے کہ ویسے ہی بہشت میں چلے جاؤ گے

يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِيْنَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ

ابھی اللہ نے یہ کہاں لیا کہ تم میں کون لڑنے والے ہیں کون صبر کرنے والے اور تم اتنا گھبراتے کیوں ہو اس جنگ سے پہلے تو تم شہادت کی آرزو کرتے تھے

قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اِذْ

اب تو شہادت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اسی سورت میں فرمایا اور جب تم کافروں کو اللہ کے حکم سے (شروع لڑائی میں) خوب قتل کر رہے تھے تو خدا نے

تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا اَرٰكُمْ

اپنا وعدہ تم کو سچا کر دکھایا (تمہاری فتح ہوئی) پھر جب تم نے بزدلی کی اور پیغمبر کے حکم کو نہ مانا آپس میں اختلاف کرنے لگے اور خدا نے تم جو چاہتے تھے (یعنی فتح) اس کو

مَا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ

کوئی تو مال کے پیچھے پڑ گیا (لوٹ کی فکر میں) اور کوئی کوئی آخرت کے خیال میں تھا ۔ اللہ نے تم کو (دشمنوں) کی طرف سے پھیر دیا (تم بھاگ کھڑے

لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

ہوئے) اس میں تمہارا آزمانا بھی منظور تھا اور اللہ تعالیٰ تمہارا یہ قصور (احد کے دن بھاگنا) معاف کر چکا ، اللہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے اور جو

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

(شہید) اُن کو مردہ نہ سمجھنا اخیر آیت تک ۔ **ف۲** ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الوہاب بن عبد المجید نے خبر

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

دی کہا ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا

اُحُدٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

یہ جبریلؑ آن پہنچے ہتھیار لگائے ہوئے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے **ف۱** ہم سے محمد بن عبد الرحیم

ابْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ

(صاعقہ) نے بیان کیا کہا ہم کو زکریا بن عدی نے خبر دی کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے اُنہوں نے حیوہ سے

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ

اُنہوں نے یزید بن ابی حبیب سے اُنہوں نے ابو الخیر مرثد بن عبد اللہ سے اُنہوں نے عقبہ بن عامر سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَ

وسلم نے آٹھ برس کے بعد (یعنی آٹھویں برس میں) احد کے شہیدوں پر اس طرح سے نماز پڑھی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو رخصت کرتا

الْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَ

ہے **ف۲** پھر وہاں سے آ کر (منبر پر چڑھے) فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے پہلے عالم آخرت میں جا رہا ہوں) اور تمہارے اعمال کا گواہ ہوں اور

اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى

میری تمہاری ملنے کا وعدہ حوض کوثر ہے **ف۳** اور میں تو اس وقت بھی اسی جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں (بطور کشف) اور مجھ کو اس کا

عليكم أن تشركوا ولكني أخشى عليكم الدنيا أن تنافسوها قال فكانت آخر

کہ تم (دوبارہ) مشرک ہو جاؤ گے (اسلام سے پھر جاؤ گے) بلکہ مجھکو جو ڈر ہے وہ یہ ہے کہ تم دنیا کے مزدار میں پڑ کر کہیں ایک دوسرے سے بڑھنے

نظرة نظرتها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا عبيد الله بن موسى

میں بس یہ آخری بار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میرا آخری دیدار تھا ف ہم سے عبیداللہ بن موسے نے بیان کیا

عن إسرائيل عن أبي إسحق عن البراء رض قال لقينا المشركين يومئذ وأجلس

انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا ایسا ہوا احد کے دن مشرکوں سے ہمارا

النبي صلى الله عليه وسلم جيشا من الرماة وأمر عليهم عبد الله وقال لا تبرحوا

مقابلہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیراندازوں کی ایک ٹکڑی ف۳ بٹھا دی ان کا افسر عبداللہ بن جبیر کو کیا اُن سے فرمایا تم اس جگہ سے نہ سرکنا

إن رأيتمونا ظهرنا عليهم فلا تبرحوا وإن رأيتموهم ظهروا علينا فلا تعينونا فلما

خواہ تم دیکھو ہم ان کافروں پر غالب ہوئے جب بھی نہ سرکنا خواہ تم دیکھو وہ ہم پر غالب ہو گئے جب بھی نہ سرکنا ہماری مدد بھی نہ کرنا خیر جب

لقينا هربوا حتى رأيت النساء يشتددن في الجبل رفعن عن سوقهن قد

ہمارا اور کافروں کا مقابلہ ہوا تو وہ بھاگ نکلے یہاں تک کہ میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھائے ہوئے پہاڑ پر بھاگی جاتی ہیں

بدت خلاخلهن فأخذوا يقولون الغنيمة الغنيمة فقال عبد الله عهد إلي

انکی پازیبیں دکھلائی دے رہی تھیں ف۴ مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کیا اری لوٹ کا مال لوٹ کا مال عبداللہ بن جبیر نے انکو سمجھایا دیکھو

النبي صلى الله عليه وسلم أن لا تبرحوا فأبوا فلما أبوا صرف وجوههم فأصيب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاکید کر گئے ہیں کہ اس جگہ سے نہ سرکنا ... انہوں نے نہ مانا ف ابھی مسلمانوں کے منہ پھر گئے (بھاگ نکلے) اور

سبعون قتيلا وأشرف أبو سفين فقال أفي القوم محمد فقال لا تجيبوه فقال

ستر مسلمان شہید ہوئے ف۵ اور ابوسفیان ایک اونچے مقام پر چڑھ آیا کہنے لگا کیا مسلمانوں میں محمد زندہ ہیں آپ نے فرمایا خاموش رہو

أفي القوم ابن أبي قحافة قال لا تجيبوه فقال أفي القوم ابن الخطاب فقال إن

اچھا ابو قحافہ کے بیٹے (ابوبکر رض) زندہ ہیں آپ نے فرمایا چپ رہو کچھ جواب نہ دو پھر کہنے لگا اچھا خطاب کے بیٹے (عمر رض) زندہ ہیں ف تب ابوسفیان

هؤلاء قتلوا فلو كانوا أحياء لأجابوا فلم يملك عمر نفسه فقال كذبت يا

کہنے لگا بس معلوم ہو گیا یہ سب مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے یہ سنکر حضرت عمر رض سے رہا نہیں گیا بے اختیار کہہ اٹھے ارے خدا کے

عدو الله أبقى الله عليك ما يخزيك قال أبو سفيان اعل هبل فقال النبي صلى

دشمن تو جھوٹا ہے اللہ نے ابھی ان لوگوں کو تجھے ذلیل کرنے ف۶ کے لیے قائم رکھا ہے ابوسفیان نے کہا اب کیا ہے ہبل تو بلند ہو گیا ف آنحضرت

الله عليه وسلم أجيبوه قالوا ما نقول قال قولوا الله أعلى وأجل قال أبو سفيان

صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اس کو جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بلند اور سب سے زیادہ

لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ

ہمارا مددگار عزّیٰ ہے جو ایک بت کا نام تھا تم مسلمانوں پاس عزّیٰ نہیں ہے آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب

قَالَ قُولُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ

دیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا مددگار نہیں ابوسفیان نے کہا یہ بدر کا بدلہ ہو گیا اور لڑائی تو یہی ڈولوں

سِجَالٌ وَتَجِدُونَ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

کی طرح ہے دیکھو بعضی لاشوں میں ناک کان کترے ہوئے پاؤ گے میں نے ایسا حکم نہیں دیا مگر مجھ کو برا بھی نہیں سمجھا مجھ کو عبداللہ

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر رضی سے انہوں نے کہا احد کے دن ایسا ہوا بعضے لوگوں

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد

إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ

ابراہیم سے ان کے والد عبدالرحمٰن بن عوف روزہ دار تھے (شام کو) انکے سامنے کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے مصعب بن عمیر رضی (احد کے

بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ

دن) مارے گئے وہ مجھ سے اچھے تھے ف ایک چادر میں ان کو کفن دیا گیا اگر سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر کھلا رہتا

رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا

(اتنی چھوٹی چادر تھی) ابراہیم کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں عبدالرحمٰن نے یہ بھی کہا اور حمزہ بن عبدالمطلب (بھی اسی دن) مارے گئے وہ مجھ سے

مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ

کیسی فراغت یا یوں کہا پھر تو ہم کو دنیا دی گئی کیسی دی گئی (یعنے بہت دی گئی) اور ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری نیکیوں کا ثواب جلدی ہم کو دنیا ہی میں نہ

لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

مل گیا ہو ف اسکے بعد رونے لگے اتنا روئے کہ کھانا بھی نہیں کھایا ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی سے سنا انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے جنگ احد کے دن آپ سے

يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ

عرض کیا فرمائیے اگر میں مارا جاؤں تو مارے جانے کے بعد کہاں جاؤنگا آپ نے فرمایا بہشت میں وہ شخص یہ سنکر ہاتھ میں جو کھجوریں لیے تھا

قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

پھر لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا ف ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے

شقيق عن خباب قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتغي وجه الله

شقیق بن سلمہ سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا ہم نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی (وطن چھوڑا)

فوجب اجرنا على الله ومنا من مضى او ذهب لم يأكل من اجره شيئا كان منهم

تو محض اللہ کی رضامندی کے لیے اب ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا ف ہم میں بعضے لوگ ایسے ہیں جو مدینہ سے گذر گئے انہوں نے دنیا میں کچھ

مصعب بن عمير قتل يوم احد لم يترك الا نمرة كنا اذا غطينا بها رأسه

ان میں مصعب بن عمیر تھے جو احد کے دن شہید ہوئے انہوں نے صرف ایک دھاری دار کملی چھوڑی جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے

خرجت رجلاه واذا غطي بها رجلاه خرج رأسه فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم

پاؤں باہر کھل آتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر باہر نکل آتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا

غطوا بها رأسه واجعلوا على رجله الاذخر او قال القوا على رجله من الاذخر

سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر گھاس جم دو یہ ڈالدو

ومنا من قد اينعت له ثمرته فهو يهدبها اخبرنا حسان بن حسان حدثنا

اور ہم میں بعضے ایسے ہیں جن کا میوہ خوب پکا وہ اس کو چن رہا ہے ف ہمکو حسان بن حسان نے خبر دی کہا ہمکو محمد

محمد بن طلحة حدثنا حميد عن انس ان عمه غاب عن بدر فقال غبت عن

بن طلحہ نے بیان کیا کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس سے ان کے چچا (انس بن نضر) بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے ف

اول قتال النبي صلى الله عليه وسلم لئن اشهدني الله مع النبي صلى الله عليه وسلم

کہنے لگے افسوس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جنگ میں شریک نہ ہوا خیر اگر اللہ نے آگے کسی لڑائی میں مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا

ليرين الله ما اجد فلقي يوم احد فهزم الناس فقال اللهم اني اعتذر اليك مما

تو اللہ دیکھ لیگا میں کیسی کوشش کرتا ہوں ف جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگے تو انس بن نضر کہنے لگے یا اللہ میں تیری درگاہ میں اسکا

صنع هؤلاء يعني المسلمين وابرأ اليك مما جاء به المشركون فتقدم بسيفه

عذر کرتا ہوں جو ان مسلمانوں نے کیا ف اور مشرکوں نے جو کیا اس سے میں بیزار ہوں یہ کہکر تلوار لیکر آگے بڑھے رستے میں

فلقي سعد بن معاذ فقال اين يا سعد اني اجد ريح الجنة دون احد فمضى

سعد بن معاذ (جو بھاگے آرہے تھے) انس نے کہا کیوں سعد کہاں جاتے ہو میں تو اس پہاڑ (احد) کے پاس سے بہشت کی خوشبو

فقتل فما عرف حتى عرفته اخته بشامة او ببنانه وبه بضع وثمانون من

اور یہاں تک لڑے کہ شہید ہو گئے انپر اتنے زخم تھے کہ انکی لاش پہچانی نہ گئی انکی بہن ف نے ایک تل یا انگلی کی پور دیکھکر انکو پہچانا انکو اسی

طعنة وضربة ورمية بسهم حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا ابراهيم

پر کئی زخم بھالے اور تلوار اور تیر کے لگے تھے ف ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے

ابن سعد حدثنا ابن شهاب أخبرني خارجة بن زيد بن ثابت أنه سمع

کہا ہم سے ابن شہاب نے کہا مجھکو خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی انہوں نے زید بن ثابت

زيد بن ثابت رض يقول فقدت آية من الأحزاب حين نسخنا المصحف كنت

سے سنا وہ کہتے تھے ہم جب حضرت عثمان کی خلافت میں مصحف لکھ رہے تھے سورۂ احزاب کی ایک آیت اس میں نہ ملی جس کو میں

أسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا آخر ہم نے وہ آیت خزیمہ

ابن ثابت الأنصاري من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه

بن ثابت انصاری پاس پائی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله

فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر فألحقناها في سورتها في المصحف

من قضی نحبه ومنهم من ينتظر اور ہم نے مصحف میں اسی سورت میں شریک کر دی

حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت سمعت عبد الله بن يزيد

ہم سے ابو الولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن یزید سے سنا

يحدث عن زيد بن ثابت قال لما خرج النبي صلى الله عليه وسلم إلى أحد رجع ناس ممن خرج معه و

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف جنگ کو نکلے تو کچھ لوگ جو نکلتے وقت آپ کے ساتھ تھے لوٹ آئے عبداللہ بن ابی اور اس کے یار

كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فرقتين فرقة تقول نقاتلهم وفرقة

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے دو گروہ ہو گئے تھے ایک گروہ کہنے لگا ہم تو ان منافقوں کو قتل کریں گے ایک گروہ یہ کہتا

تقول لا نقاتلهم فنزلت فما لكم في المنافقين فئتين والله أركسهم بما كسبوا

تھا نہیں انکو قتل نہیں کر سکتے اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء کی یہ آیت اتاری مسلمانو تمکو کیا ہو گیا ہے منافقوں کی بابت دو

وقال إنها طيبة تنفي الذنوب كما تنفي النار خبث الفضة باب إذ همت

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا مدینہ کا نام طیبہ (پاکیزہ) ہے وہ گنہگاروں کو اس طرح نکال کر پھینک دیتا ہے جیسے بھٹی چاندی کا میل نکال دیتی

طائفتان منكم أن تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المؤمنون حدثنا

باب یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی اور اللہ انکا مددگار تھا مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے

محمد بن يوسف عن ابن عيينة عن عمرو عن جابر رض قال نزلت هذه الآية

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہا

فينا إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا بني سلمة وبني حارثة وما أحب

جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی ہم لوگوں کی حق میں اتری ہیں ہم دو گروہ ہوتے بنی سلمہ اور بنی حارثہ اور مجھ

أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا

اس آیت کا اترنا پسند نہیں ف۱ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ اللہ انکا مددگار تھا ف۲ ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان

عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ

عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض

نَعَمْ قَالَ مَاذَا أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا

کیا جی ہاں فرمایا کنواری سے یا رانڈ سے میں نے کہا رانڈ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا وہ تجھ سے کھیلتی ہنستی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ

میرے باپ احد کے دن شہید ہوا اور نو بیٹیاں چھوڑیں تو میری نو بہنیں تھیں میں نے مناسب نہ سمجھا کہ

أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ

انہی کی طرح ایک نادان لڑکی لا کر ان میں شریک کروں میں نے چاہا ایک سمجھدار عمر والی عورت لاؤں جو ان کی کنگھی چوٹی اور انکی خدمت

قَالَ أَصَبْتَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

کرے آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا ہمسے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا کہا ہمکو عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہمسے شیبان

شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رض أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ

نے بیان کیا انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ان کے والد احد کے دن

يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ أَتَيْتُ

شہید ہوئے اور اپنے اوپر قرضہ چھوڑ گئے اور چھ بیٹیاں جب ان کے باغ کی کھجور کٹنے کا وقت آیا تو میں آنحضرت صلی

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ

اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں میرے والد احد کے دن شہید ہوگئے اور

أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ

قرضداری بہت چھوڑ گئے میں چاہتا ہوں (آپ تشریف لے چلیں) آپ کو قرضخواہ دیکھیں گے ف۳ آپ نے فرمایا اچھا تو باغ میں چل اور

تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ

ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ ایک ڈھیر لگا میں نے ایسا ہی کیا اور آپ کو بلا بھیجا جب انہوں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا تو اس وقت اور ضد کرنے

السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ

لگے ف۴ آپ نے جب قرضخواہوں کا یہ حال دیکھا تو ان ڈھیروں میں جو بڑا ڈھیر تھا آپ تین بار اس کے گرد پھرے پھر

جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَكَ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ

اس پر بیٹھ گئے فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا آپ برابر انکو ناپ ناپ کر دیتے رہے یہانتک کہ اللہ نے میرے والد کا پورا قرضہ ادا

وَالِدِيْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰى اَخَوَاتِيْ

والد کی امانت تو ادا ہو جائے میں اس پر راضی تھا کہ اللہ میرے والد کا قرضہ پورا ادا کرا دے گو میں اپنی بہنوں پاس ایک کھجور لیکر نہ لوٹوں (دیتے دیتے مجھکو ایک کھجور

بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ

بھی نہ بچے) اللہ تعالیٰ نے ف سب ڈھیروں کو (جوں کا توں) بچا دیا اور جس ڈھیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میں اسکو دیکھ رہا تھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ق ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا

اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رض قَالَ

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رض

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّمَعَهٗ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ

سے انہوں نے کہا میں نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو مرد دیکھے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے

عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے میں نے انکو کبھی نہیں دیکھا نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد ق مجھ سے عبد اللہ

اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ

بن محمد مسندی نے بیان کیا ہم سے مروان بن معاویہ نے کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے کہا

قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ نَثَلَ لِيَ

میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ حَدَّثَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنی ترکش میں سے تیر نکالکر میرے سامنے رکھے اور فرمایا (اے سعد) تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ قربان

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے

سَعْدًا يَّقُوْلُ جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے ملا دیا ق ہم سے قتیبہ بن

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رض

سعد نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رض سے انہوں نے

لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيْدُ حِيْنَ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے ملایا سعد کا مطلب یہ تھا کہ میں

قَالَ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي وَهُوَ يُقَاتِلُ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ

فرماتا تھا آنحضرت صلعم نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے سعد

شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رض يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اَبَوَيْهِ

عبداللہ بن شداد سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نہیں سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے سوا اور کسی کے

لِاَحَدٍ غَيْرِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ

لئے فرمایا ہو میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہم سے یسرہ بن صفوان نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ

عبداللہ بن شداد سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے کہا میں نے تو نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لئے اپنے ماں باپ کو تصدق

اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي

کیا ہو سوا سعد بن مالک کے احد کے دن میں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرما رہے تھے سعد تیر مار تجھ پر میرے ماں باپ صدقے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ زَعَمَ اَبُو عُثْمٰنَ اَنَّهُ لَمْ يَبْقَ

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ابوعثمان نہدی کہتے تھے

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ

کہ ایک جنگ میں جس میں آنحضرت صلعم لڑے (یعنے احد کے دن) آپ کے ساتھ طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن ابی وقاص کے سوا کوئی نہ رہا یہ ابوعثمان

وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

نے طلحہ اور سعد سے سنا تھا ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمعیل نے

اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ

انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا انہوں نے کہا میں عبدالرحمن

الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رض فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا

ابن عوف اور طلحہ بن عبیداللہ اور مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص کی صحبت میں رہا میں نے ان

مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ

میں سے کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے نہیں سنا البتہ طلحہ کو احد کا قصہ بیان کرتے

يَوْمِ اُحُدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ

سنا ہم سے ابوبکر (عبداللہ) بن ابی شیبہ (حافظ مشہور) نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے اسمعیل

قَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ

قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے طلحہ کا ایک ہاتھ بیکار (شل) دیکھا انہوں نے احد کے دن آنحضرت صلعم کو اس ہاتھ سے بچایا تھا

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا

ہم سے ابومعمر (عبداللہ بن عمرو مقعدی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے

كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے لیکن ابوطلحہ انصاری (انس کی والدہ کا دوسرا خاوند) آنحضرت صلی اللہ

وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ

علیہ وسلم کے سامنے ڈھال کی آڑ آپ پر کیے رہے (تاکہ آپ کو کافروں کا تیر وغیرہ نہ لگے)

بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

اور ابوطلحہ بڑے تیرانداز زوردار کمان والے تھے انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑ ڈالیں

وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ

جو مسلمان اس دن تیروں کا ترکش لیے ہوئے گذرتا تو آنحضرت صلعم اس سے فرماتے یہ تیر ابوطلحہ کے سامنے ڈال دے اور آنحضرت صلی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا

علیہ وسلم (کھڑے) سر اٹھا کر کافروں کو دیکھتے (کمبخت کیا کر رہے ہیں) ابوطلحہ آپ سے عرض کرتے میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ

تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ

سر نہ اٹھائیے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرے گلے پر تیر لگے تو لگے وہ آپکے گلے پر سے تصدق ہے انس کہتے ہیں میں نے اس

بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ

دن حضرت عائشہ اور (اپنی والدہ) ام سلیم کو دیکھا وہ کپڑا اٹھائے ہوئے پانی کی مشکیں بھر بھر کر اپنی پیٹھ پر لاتیں

عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ

مردوں کے مونہہ میں ڈالتیں پھر لوٹ کر جاتیں مشک بھر کر لاتیں لوگوں کے

فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا

منہ میں چھوڑتیں انکی پازیبیں میں نے دیکھیں ف۱ (ایسا ہوا اللہ اس جنگ میں لوگوں پر اونگھ بھیجی) ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین بار تلوار چھوٹ پڑی

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

مجھ سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللّٰهِ

انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا احد کے دن (پہلے پہل) کافروں کو شکست ہوئی تو شیطان ملعون نے (دھوکا دینے کو) یوں آواز

عَلَيْهِ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ

دی ارے خدا کے بندو تمہارے عقب میں جو لوگ آرہے ہیں ان سے بچو ف۲ یہ سنتے ہی اگلے لوگ پچھلوں پر پلٹ پڑے ف۳ اتنے میں معلوم ہوا

ف۱ کیونکہ یہ بیان کمی تمیز سے اضطراری انس بچہ کی نظر حضرت عائشہ رض پر پڑگئی ہوگی جو کم عمر تھیں سے ام سلیم تو ان کی والدہ ہی تھیں اور ایک اعتبار سے حضرت عائشہ بھی والدہ تھیں کیونکہ آپ ام المومنین ہیں علاوہ اسکے سخت گھبراہٹ کا وقت تھا ایسے وقت میں مجاہدین کو پانی پلانا اور ان کی جان بچانا نہایت ضروری

ف۲ یعنی لوگوں پر اونگھ ... زیادہ ...

ف۳ ...

حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِي أَبِي قَالَ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ

حذیفہ کے والد یمان کو مسلمان مارے ڈال رہے ہیں حذیفہ نے پکارا ارے خدا کے بندو یہ تو میرا باپ ہے عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں خدا کی

مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ

قسم انہوں نے کسی طرح اس کو نہ چھوڑا مار ہی ڈالا ف حذیفہ اتنا ہی کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (مسلمان اس کو پہچانتے نہ تھے) عروہ کہتے ہیں خدا کی قسم حذیفہ جیتے جی

فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ بَصُرْتُ عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَ

جیسے ان کے دل میں نیکی رہی (ف امام بخاری نے کہا حدیث میں جو بصُرت کا لفظ ہے وہ بصیرة سے نکلا ہے یعنی میں نے جانا اور

أَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

ابصرت کا معنے آنکھ سے دیکھا بعضوں نے کہا بصُرت اور ابصرت کا ایک ہی معنے ہے (جیسے مرعت اور اسرعت) باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران)

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا

میں فرمانا جو لوگ تم میں سے (یعنی احد کے دن) دونوں گروہ بھڑ گئے تم میں سے جو لوگ بھاگ نکلے (دیکھ کافر بہت ہو گئے) شیطان نے ان کو بعضے کرتوتوں کے بدل انکو

كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا

بہکا دیا اور بیشک اللہ نے انکا قصور معاف کر دیا کیونکہ اللہ بخشنے والا اور تحمل والا ہے ف ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابوحمزہ

أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا

نے خبر دی انہوں نے عثمان بن موہب سے انہوں نے کہا ایک شخص (یزید بن بشر سکسکی) نے بیت اللہ کا حج کیا اس نے وہاں کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھا (اگر یا معلوم

فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقُعُودُ قَالُوا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مَنِ الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ

نہیں ہوتا) پوچھا یہ کون لوگ ہیں کسی نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں پوچھا یہ بوڑھا شخص ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں وہ شخص انکے

فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي قَالَ أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ

پاس آیا اور کہنے لگا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں بتلا دو گے میں تم کو اس گھر کی (یعنی خانہ کعبہ کی) عزت اور حرمت کی قسم دیتا ہوں کیا عثمان بن

عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا

عفان رضی اللہ عنہ احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں غیر حاضر تھے اس میں شریک نہ تھے

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ

انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو وہ بیعۃ الرضوان سے بھی محروم رہے تھے اس وقت حاضر نہ تھے انہوں نے کہا ہاں تب اس شخص نے تکبیر کہی

قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ادھر آ میں تجھ سے بیان کروں اور تیرے سوالات کی حقیقت کھولوں احد کے دن جو وہ بھاگ نکلے تھے تو

فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ

میں گواہی دیتا ہوں یہ قصور تو اللہ معاف کر چکا (جیسا اوپر آیت میں گذرا) رہا جنگ بدر میں شریک نہ ہونا تو اسکی وجہ یہ تھی کہ رقیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت مریضۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

واکہ وسلم کی صاحبزادی اُن کے نکاح میں تھیں وہ بیمار تھیں آپ نے اُن سے فرمایا تم مدینہ میں رہ کر اُن کی بیمارداری کرو)

اِنَّ لَکَ اَجرَ رَجُلٍ مِمَّن شَہِدَ بَدرًا وَسَہمَہُ وَاَمَّا تَغَیُّبُہُ عَن بَیعَۃِ الرِّضوَانِ فَاِنَّہُ

تمکو اتنا ہی ثواب ملیگا جتنا ایک شخص کو جو اس جنگ میں شریک ہوگا اور اتنا ہی لوٹ کے مال میں سے حصہ بھی ملیگا رہ گیا بیعۃ الرضوان میں شریک نہ ہونا

لَو کَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطنِ مَکَّۃَ مِن عُثمٰنَ بنِ عَفَّانَ لَبَعَثَہُ مَکَانَہُ فَبَعَثَ عُثمٰنَ وَ

تو اگر عثمان سے زیادہ مکہ میں کوئی عزت اور شان والا ہوتا تو آنحضرت صلعم (مشرکوں کے سمجھانے کو) اُس کو بھیجتے ف آپ نے انہی کو بھیجا اور بیعۃ

کَانَ بَیعَۃُ الرِّضوَانِ بَعدَ مَا ذَہَبَ عُثمٰنُ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

الرضوان اُس وقت ہوئی جب عثمان رض مکہ کو جا چکے تھے ف۲ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا

بِیَدِہِ الیُمنٰی ہٰذِہٖ یَدُ عُثمٰنَ فَضَرَبَ بِہَا عَلٰی یَدِہٖ فَقَالَ ہٰذِہٖ لِعُثمٰنَ اِذہَب

ہاتھ بائیں ہاتھ پر مار کر فرمایا یہ عثمان رض کا ہاتھ ہے (گویا اُن سے بیعت لے لی یہ تو اور زیادہ عثمان رض کا شرف ہوا) جا اب جا یہ باتیں

بِہٰذَا الاٰنَ مَعَکَ بَابٌ اِذ تُصعِدُونَ وَلَا تَلوُونَ عَلٰی اَحَدٍ وَّالرَّسُولُ یَدعُوکُم

یاد رکھ ف۳ باب (سورۂ آل عمران) میں یہ فرمایا جب تم بگٹٹ چلے جا رہے تھے اور باوجودیکہ پیغمبر پچھلے گروہ میں سے تم کو بلا رہا

فِی اُخرٰىکُم فَاَثَابَکُم غَمًّا بِغَمٍّ لِّکَیلَا تَحزَنُوا عَلٰی مَا فَاتَکُم وَلَا مَا اَصَابَکُم وَاللہُ خَبِیرٌ

تھا لیکن تم مڑ کر بھی کسی کو نہیں دیکھتے تھے (کیا گنتی کی دھن میں لگے تھے) آخر تمنے پیغمبر کو رنجیدہ کیا اللہ نے بھی اسکے بدلے تمکو شکست دیکر رنجیدہ کیا

بِمَا تَعمَلُونَ تُصعِدُونَ تَذہَبُونَ اَصعَدَ وَصَعِدَ فَوقَ البَیتِ حَدَّثَنِی

اللہ کو تمہاری پوری خبر ہے امام بخاری نے کہا تصعدون کا معنے تذہبون یعنی تم جا رہے تھے عرب کہتے ہیں اصعد گھاٹی پر چڑھ گیا ف مجھ سے

عَمرُو بنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُہَیرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اِسحٰقَ قَالَ سَمِعتُ البَرَاءَ بنَ عَازِبٍ رض

عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب رض سے سنا وہ

قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَلَی الرَّجَّالَۃِ یَومَ اُحُدٍ عَبدَ اللہِ بنَ جُبَیرٍ

کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن پیدل لشکر کا سردار عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا

وَاَقبَلُوا مُنہَزِمِینَ فَذَاکَ اِذ یَدعُوہُمُ الرَّسُولُ فِی اُخرٰىہُم بَابٌ ثُمَّ اَنزَلَ عَلَیکُم

وہ مدینہ کی طرف بھاگتے ہوئے چلے اسی بابت میں یہ آیت اتری والرسول یدعوکم فی اخراکم باب اللہ تعالی کا (سورۂ آل عمران میں) یہ فرمانا

مِّن بَعدِ الغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغشٰی طَآئِفَۃً مِّنکُم وَطَآئِفَۃٌ قَد اَہَمَّتہُم اَنفُسُہُم

فرمایا جب تم شکست کا غم کر چکے تو تم پر امن کی اونگھ بھیجی جو تم میں سے ایک گروہ کو دبا رہی تھی اور بعضوں کو اُس وقت بھی اپنی جان کے لالے پڑے

یَظُنُّونَ بِاللہِ غَیرَ الحَقِّ ظَنَّ الجَاہِلِیَّۃِ یَقُولُونَ ہَل لَّنَا مِنَ الاَمرِ مِن شَیءٍ قُل

تھے (یعنے منافقوں کو) وہ اللہ کی نسبت جہالت کے وقت کی سی بدگمانی کر رہے تھے کہہ رہے تھے اب وہ بات ہمکو کہاں ملی جس کا پیغمبر صاحب

إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ

دیا گیا تھا یعنی فتح (اے پیغمبر کہدے سارا کام اللہ کے اختیار میں ہے یہ لوگ دلوں میں اور ہی باتیں (کفر اور نفاق کی) چھپائے ہوئے ہیں جن کو تجھ

الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ

نہیں کہتے تم اپنے دل میں کہتے ہیں اگر ہماری بات چلتی تو ہم لوگ یہاں کیوں مارے جاتے اے پیغمبر کہدے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے جس کی

إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

قسمت میں مارا جانا لکھا تھا وہ (کسی بہانے سے) اپنی قتلگاہ میں موجود ہوتے اس لڑائی میں یہ بھی حکمت تھی اور تمہارے دلوں کی بات اللہ خوب

الصُّدُورِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

خوب جانتا ہے اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے

أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رض قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي

انہوں نے انس سے انہوں نے ابوطلحہ سے انہوں نے کہا میں بھی ان لوگوں میں تھا جن کو احد کے دن اونگھ نے دبا لیا تھا مجھکو ایسی اونگھ آئی کہ

مِنْ يَدِي مِرَارًا يَسْقُطُ وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ فَآخُذُهُ بَابُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ

میرے ہاتھ سے تلوار گر پڑی میں اٹھا لیتا پھر گر جاتی تھی پھر اٹھا لیتا باب سورۃ آل عمران کی یہ آیت اے پیغمبر تیرا کچھ اختیار نہیں اللہ

شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ شُجَّ

کا اختیار ہے چاہے انکو معاف کرے چاہے انکو سزا دے کیونکہ وہ گنہگار ہیں حمید نے اور ثابت بنانی نے انس رض سے روایت کیا آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں احد کے دن زخم آیا آپ نے فرمایا بھلا اُس قوم کو کیا فلاح ہوگی جنہوں نے اپنے پیغمبر کو زخمی کیا اُس وقت

مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

کچھ اختیار نہیں (اخیر تک) ہم سے یحییٰ بن عبداللہ بن زیاد سلمی نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر بن راشد

عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا

جب فجر کی نماز میں اخیر رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا کرتے یا اللہ فلانے (صفوان بن امیہ) اور فلانے

وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ

(سہیل بن عمرو) اور فلانے (حارث بن ہشام) پر لعنت کر یہ دعا آپ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد کرتے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے

مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ

لیس لک من الامر شیء فانہم ظالمون تک **ف** اور عبداللہ بن مبارک نے اسی اسناد سے حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت کی انہوں نے

ابن عبد الله يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو على صفوان

کہا میں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احد کے دن زخمی ہوئے تو آپ صفوان بن امیہ

ابن امية وسهيل بن عمرو والحارث بن هشام فنزلت ليس لك من الامر

اور سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام بن مغیرہ کے لیے بددعا کرنے لگے اس وقت یہ آیت اتری لیس لک من الامر

شيء الى قوله فانهم ظالمون باب ذكر ام سليط حدثنا يحيى بن بكير

شیء فانہم ظالمون تک — باب ام سلیط کا بیان — ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب وقال ثعلبة بن ابي مالك ان عمر

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ ثعلبہ بن ابی مالک کہتے حضرت عمرؓ بن خطاب نے کچھ

ابن الخطاب قسم مروطا بين نساء من نساء اهل المدينة فبقي منها مرط

چادریں مدینہ کی عورتوں کو تقسیم کیں ایک عمدہ چادر بچ رہی

جيد فقال له بعض من عنده يا امير المؤمنين اعط هذا ابنة رسول الله صلى الله

تو بعضے لوگوں نے جو اُن کے پاس بیٹھے تھے (ان کا نام معلوم نہیں ہوا) یوں کہا امیر المومنین یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو

عليه وسلم التي عندك يريدون ام كلثوم بنت علي فقال عمر ام سليط احق

دیجیے جو آپ کی بی بی ہیں یعنی ام کلثوم حضرت علیؓ کی صاحبزادی کو حضرت عمرؓ نے کہا نہیں ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہیں

به وام سليط من نساء الانصار ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر

ام سلیط ایک انصاری عورت ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی

فانها كانت تزفر لنا القرب يوم احد باب قتل حمزة رضي الله عنه

حضرت عمرؓ نے کہا یہ ام سلیط احد کے دن پانی کی مشکیں ہمارے لیے لاد کر لاتی تھیں — باب حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کا قصہ

حدثني ابو جعفر محمد بن عبد الله حدثنا حجين بن المثنى حدثنا

مجھ سے ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حجین بن مثنی نے کہا ہم سے

عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة عن عبد الله بن الفضل عن سليمن

عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے انہوں نے عبد اللہ بن فضل سے انہوں نے سلیمان

ابن يسار عن جعفر بن عمرو بن امية الضمري قال خرجت مع عبيد الله بن

بن یسار سے انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے کہا میں عبید اللہ بن عدی

عدي بن الخيار فلما قدمنا حمص قال لي عبيد الله هل لك في وحشي نسأله

بن خیار کے ساتھ سفر میں نکلا جب ہم لوگ حمص میں پہنچے (جو مشہور شہر ہے شام میں) تو عبید اللہ بن عدی نے کہا چلو وحشی (امیر حمزہ کے قاتل) سے

عن قتل حمزة قلت نعم وكان وحشي يسكن حمص فسألنا عنه فقيل لنا هو

ہے؟ ہم نے کہا ہاں (ہم حمزہ کے قتل کا حال پوچھینگے) میں نے کہا اچھا اور وحشی حمص ہی میں رہا کرتا تھا خیر ہم گئے ہم نے اسکا پتہ پوچھا لوگوں نے

ذاك في ظل قصره كأنه حميت قال فجئنا حتى وقفنا عليه بيسير فسلمنا

کہا وہ دیکھو وہ اپنے مکان کے سایہ میں بیٹھا ہے مشک کی طرح پھولا ہوا ف جعفر نے کہا ہم جب اسکے پاس پہنچے تو ذرا سی دیر ٹھہرے

فرد السلام قال وعبيد الله معتجر بعمامته ما يرى وحشي إلا عينيه ورجليه

اس نے سلام کا جواب دیا اس وقت عبیداللہ اپنا عمامہ سر پر لپیٹے ہوئے تھے وحشی کو ان کا کوئی عضو نظر نہیں آتا تھا صرف آنکھیں اور پاؤں

فقال عبيد الله يا وحشي أتعرفني قال فنظر إليه ثم قال لا والله إلا أني أعلم

تو عبیداللہ نے پوچھا وحشی تو مجھ کو پہچانتا ہے وحشی نے انکو دیکھا اور کہنے لگا نہیں خدا کی قسم میں اتنا جانتا ہوں

أن عدي بن الخيار تزوج امرأة يقال لها أم قتال بنت أبي العيص فولدت له

کہ عدی بن خیار نے ایک عورت ام قتال بنت ابی العیص سے نکاح کیا تھا ام قتال کے مکہ میں ایک

غلاما بمكة فكنت أسترضع له فحملت ذلك الغلام مع أمه فناولتها إياه

لڑکا جنی تھی میں اسکے لیے انا کو ڈھونڈھ رہا تھا میں نے اسکی ماں کے ساتھ اس لڑکے کو اٹھا لیا پھر وہ لڑکا میں نے اس کی ماں کو دیدیا

فلكأني نظرت إلى قدميك قال فكشف عبيد الله عن وجهه ثم قال ألا تخبرنا

اسکے دونوں پاؤں میں نے دیکھے تھے گویا میں وہی پاؤں دیکھ رہا ہوں ف۲ عبیداللہ نے یہ سنکر اپنا منہ کھولدیا پھر وحشی سے کہا حمزہ کے

بقتل حمزة قال نعم إن حمزة قتل طعيمة بن عدي بن الخيار ببدر فقال لي

قتل کا قصہ تو بیان کر اس نے کہا قصہ یہ ہے کہ حمزہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا تھا جو عبیداللہ کا چچا تھا جبیر بن

مولاي جبير بن مطعم إن قتلت حمزة بعمي فأنت حر قال فلما أن خرج الناس

مطعم نے جو میرے مالک تھے مجھ سے یہ کہا اگر تو حمزہ کو میرے چچا طعیمہ کے بدل مار ڈالے تو تو آزاد ہے جب قریش کے لوگ عینین کی

عام عينين وعينين جبل بحيال أحد بينه وبينه واد خرجت مع الناس

جنگ جس سال ہوئی اس سال نکلے عینین ایک پہاڑ ہے احد پہاڑ کے بازو دونوں کے درمیان ایک نالہ ہے میں بھی قریش کے ساتھ

إلى القتال فلما اصطفوا للقتال خرج سباع فقال هل من مبارز قال فخرج إليه

لڑنے گیا جب لوگوں نے جنگ کے لیے صف باندھی تو (قریش کی طرف سے) ایک شخص سباع (بن عبد العزی) میدان میں نکلا اور کہنے لگا

حمزة بن عبد المطلب فقال يا سباع يا ابن أم أنمار مقطعة البظور أتحاد

حمزہ بن عبدالمطلب اسکے مقابلہ کے لیے نکلے اور کہنے لگے ارے سباع ارے ام انمار (حجامنی) کے بیٹے تیری ماں تو عورتوں کی ختنہ تراشا کرتی تھی

الله ورسوله صلى الله عليه وسلم قال ثم شد عليه فكان كأمس الذاهب

اور تو اللہ اور رسول سے مقابلہ کرتا ہے (جوش میں) یہ کہہ کر حمزہ نے اس پر حملہ کیا اور جیسے کل کا دن گذر جاتا ہے اس طرح صفحہ ہستی سے

قَالَ فَكُنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ
اس کو نابود کر دیا وحشی نے کہا میں ایک پتھر کی آڑ میں حمزہ کو مارنے کے لیے چھپ کر بیٹھ رہا ف جب حمزہ میرے قریب آئے تو میں نے اپنا حربہ (دو دھارا)

حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ
پھینک مارا وہ اُن کے زیر ناف لگا اور دونوں سرین میں سے پار نکل گیا حمزہ اُسی وقت مر گئے خیر جب جنگ کے بعد قریش لوٹ کر مکہ کو لوٹے

فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتّٰى فَشَا فِيهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلٰى رَسُولِ
لوٹے میں بھی اُن کے ساتھ لوٹا اور مکہ ہی میں ٹھیرا رہا یہاں تک کہ اسلام کا دین وہاں پھیل گیا (مکہ فتح ہو گیا) اُس وقت میں طائف چلا گیا طائف کے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهِيجُ الرُّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ
لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ ایلچی بھیجے (رشتہ جوڑتے ہیں) مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایلچیوں کو نہیں ستاتے

حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ أَنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ
میں بھی اُن کے ساتھ گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچا آپ نے مجھ کو دیکھا فرمایا کیا وحشی تو ہی ہے میں نے عرض کیا

نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ
جی ہاں آپ نے فرمایا حمزہ کو تو ہی نے قتل کیا تھا میں نے کہا آپ کو تو سب کیفیت پہنچ چکی ہے (کہ حمزہ کو میں نے کیوں مارا) آپ نے فرمایا ف۲ مگر تو ایسا

أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
کر سکتا ہے کہ اپنا منہ مجھ کو نہ دکھلائے ف یہ سنکر میں آپ کے پاس سے چلا آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی

وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَأَخْرُجَنَّ إِلٰى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ
اور مسیلمہ کذاب (یمامہ والا) نمود ہوا ف۴ تو میں نے (اپنے دل میں) کہا میں تو ضرور جا کر مسیلمہ کو مارونگا اور حمزہ کے قتل کا گناہ اُتارونگا

بِهِ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ
ف پھر میں مسلمانوں کے ساتھ نکلا اور مسیلمہ کے لوگوں نے جو کیا وہ کیا (بہت سے صحابہ کو مارا) میں کیا دیکھتا ہوں کہ خود مسیلمہ ایک دیوار کی روزن

فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا بَيْنَ
میں کھڑا ہے سر پریشان راکھی اونٹ کا سا رنگ میں نے وہی حربہ جس سے حمزہ کو مارا تھا اُس کے دونوں چھاتیوں کے درمیان مارا

ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ
وہ اُس کے دونوں مونڈھوں کے پار نکل گیا آخر ایک انصاری آدمی (عبداللہ بن زید بن عاصم یا عدی بن سہل یا ابودجانہ) کود کر گیا اور اُس کی

بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ
کھوپری پر ایک تلوار بھی جمائی عبداللہ بن فضل (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں مجھکو

يَسَارٍ أَنَّهُ
سلیمان بن یسار سے خبر دی انہوں نے

ف۱ وہ بشر زبان کی طرح ...

سمع عبد اللہ بن عمر یقول فقالت جاریۃ علی ظہر بیت وا امیر المؤمنین قتلہ

عبد اللہ بن عمر رضہ سے سنا وہ کہتے تھے (جب مسیلمہ مارا گیا) تو ایک چھوکری گھر کی چھت پر چڑھ کر (یوں) پکارنے لگی ہائے امیر المؤمنین (یعنی مسیلمہ) کو ایک کالے

العبد الاسود **باب ما اصاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجراح یوم احد**

غلام نے مار ڈالا **باب** احد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم لگے اُن کا بیان

حدثنا اسحٰق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ہمام سمع ابا ہریرۃ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ

سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا سخت غصہ ہے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبر سے ایسا کیا آپ

یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نے (اپنے مبارک) دانت کی طرف اشارہ کیا اللہ سخت غصہ ہوا اس شخص پر جس کو اللہ کے پیغمبر نے اللہ کی راہ میں مارا (جیسے ابی بن خلف کو آپ

وسلم فی سبیل اللہ حدثنی مخلد بن مالک حدثنا یحیی بن سعید الاموی

نے خود جنگ احد میں مارا) مجھ سے مخلد بن مالک نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید اموی نے کہا ہم کو

حدثنا ابن جریج عن عمرو بن دینار عن عکرمۃ عن ابن عباس رضہ قال اشتد

ابن جریج نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا اس کا سخت

غضب اللہ علی من قتلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ اشتد غضب

غصہ اس پر ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی راہ میں ماریں اللہ کا سخت غصہ اس قوم پر ہے جو اپنے

اللہ علی قوم دموا وجہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** حدثنا

پیغمبر کا منہ خون آلودہ کریں (جیسے قریش کے کافروں نے کیا تھا) **باب** ہم سے

قتیبۃ بن سعید حدثنا یعقوب عن ابی حازم انہ سمع سہل بن سعد وہو

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے سنا ان

یسئل عن جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما واللہ انی لاعرف

سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا انہوں نے کہا دیکھو خدا کی قسم میں جانتا ہوں آنحضرت صلی

من کان یغسل جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن کان یسکب الماء

اللہ علیہ وسلم کا زخم کون دھو رہا تھا اور کون پانی ڈال رہا تھا

وبما دووی قال کانت فاطمۃ علیہا السلام بنت رسول اللہ صلی اللہ

اور کون سی دوا لگائی گئی تھی وہ یہ کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آپ کی صاحبزادی زخم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ

لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا

فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ

عَلَى رَأْسِهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو

ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَ

اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَ

الرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ

قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ أَبَوَاكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَأَبُو بَكْرٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ

يَرْجِعُوا قَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ

أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو

اور یمان اور انس بن النضر اور مصعب بن عمیر کا بیان مجھ سے عمرو بن علی

بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ

نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم تو نہیں سمجھتے عرب کے کسی

الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ

قبیلے کے لوگ انصار سے زیادہ شہید ہوں قیامت کے دن انصار سے زیادہ عزت والے ہوں قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے

بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ

بیان کیا کہ احد کے دن انصار کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بیر معونہ کے دن بھی اتنے ہی آدمی

الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُ مَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

اور یمامہ کے دن بھی (جس دن مسیلمہ سے لڑائی ہوئی) اتنے ہی آدمی، بیر معونہ کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا

سَلَّمَ وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

اور یمامہ کا واقعہ ابوبکر صدیق رض کی خلافت میں جس دن مسیلمہ کذاب سے مقابلہ ہوا تھا ہم سے قتیبہ بن سعید نے

بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ

ان کو جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو دو شہیدوں

بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ

کو ایک ہی کپڑے میں لپیٹتے اور پوچھتے ان دونوں میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا

فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جب آپ کو اشارہ کیا جاتا کہ اس کو قرآن زیادہ یاد تھا تو آپ اسکو آگے کرتے (یعنی قبلہ کی طرف) اور آپ فرماتے قیامت کے دن ان لوگوں کا

وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ

میں گواہ ہونگا اور آپ نے حکم دیا ان لوگوں کو خون سمیت گاڑ دینے کا نہ ان پر نماز پڑھی نہ ان کو غسل دیا اور ابوالولید نے شعبہ سے

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْكِي وَأَكْشِفُ

روایت کی انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے سنا انہوں نے کہا جب میرے باپ (عبداللہ احد کے دن) شہید ہو گئے تو میں رونے لگا

الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ

انکے منہ پر سے کپڑا کھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مجھکو رونے سے منع کرتے لیکن آنحضرت

صلى الله عليه وسلم لم ينه وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تبكيه أو ما تبكيه

صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ کرتے (کیونکہ جابر رشتہ دار وروتی ہوگی) آپ نے فاطمہ بنت عمرو (میری پھوپھی) سے فرمایا تو عبداللہ پر مت رو یا کیا روتی ہے

ما زالت الملائكة تظله بأجنحتها حتى رفعتموه حدثنا محمد بن العلاء حدثنا

اس پر تو فرشتے جب تک اسکا جنازہ اٹھایا گیا سایہ کیے رہے ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

أبو أسامة عن بريد بن عبد الله بن أبي بردة عن جده أبي بردة عن أبي موسى

ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ بن عامر سے انہوں نے ابو موسی

أرى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت في رؤياي أني هززت سيفا

اشعری سے (امام بخاری یا محمد بن علاء نے کہا) میں سمجھتا ہوں ابو موسیٰ نے آنحضرتؐ سے نقل کیا آپ نے فرمایا میں نے خواب میں ایک تلوار ہلائی

فانقطع صدره فإذا هو ما أصيب من المؤمنين يوم أحد ثم هززته أخرى فعاد

اس کی نوک ٹوٹ گئی اس کی تعبیر یہی تھی کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے پھر دوسری بار ہلائی تو خاصی اچھی

أحسن ما كان فإذا هو ما جاء به الله من الفتح واجتماع المؤمنين ورأيت

ہوگئی اس کی تعبیر وہ تھی کہ اللہ نے اخیر میں مسلمانوں کو فتح دی ان میں اتفاق کرا دیا اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں

فيها بقرا والله خير فإذا هم المؤمنون يوم أحد حدثنا أحمد بن يونس

(جو ذبح ہو رہی تھیں) اور اللہ کے سب کام بہتر ہیں انکی بھی تعبیر یہی تھی کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

حدثنا زهير حدثنا الأعمش عن شقيق عن خباب رضي الله عنه قال هاجرنا

کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے خباب بن ارت رضہ سے انہوں نے کہا ہم نے خاص

مع النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نبتغي وجه الله فوجب أجرنا على الله

خدا کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا اب کچھ

فمنا من مضى وذهب لم يأكل من أجره شيئا كان منهم مصعب بن عمير

لوگ تو ہم میں دنیا سے گذر گئے انہوں نے اپنی محنت کا کچھ بدلہ (دنیا میں) نہیں کھایا انہی لوگوں میں مصعب بن عمیر تھے

قتل يوم أحد فلم يترك إلا نمرة كنا إذا غطينا بها رأسه خرجت رجلاه و

وہ احد کے جنگ میں شہید ہوئے اور ایک دھاری دار چادر چھوڑ گئے جب انکا سر اس سے ڈھانپتے تو پاؤں باہر نکل آتے جب پاؤں

إذا غطي بها رجليه خرج رأسه فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم غطوا

ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانپ

بها رأسه واجعلوا على رجليه الإذخر أو قال ألقوا على رجليه من الإذخر

دو اور پاؤں پر اذخر کی گھاس بچھا دو یا یوں فرمایا پاؤں پہ اذخر کی گھاس تھوڑی ڈال دو

وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا بَابُ أُحُدٌ يُحِبُّنَا قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ

اور کچھ لوگ ہم میں ایسے ہیں جنکا میوہ خوب پکا وہ اسکو چن چن کر کھاتے ہیں ف باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم کو محبت

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي

نے ابو حمید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ف مجھ سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد نے

أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

دی انہوں نے قرہ بن خالد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ احد پہاڑ

هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى

ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ف ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عمرو

الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ

مطلب کے غلام سے انہوں نے انس بن مالک رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خیبر سے لوٹتے وقت) احد پہاڑ دکھلائی دیا فرمانے لگے

هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے ہم اس کو چاہتے ہیں یا اللہ ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو دونوں پتھریلے کناروں کے بیچ میں حرم کرتا

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ

مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر (مرثد) سے

عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ

انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور احد کے شہیدوں پر اس طرح نماز پڑھی جیسے

عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي

مردوں پر پڑھتے ہیں پھر (مدینہ میں) منبر پر آ کر فرمانے لگے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں ف اور میں تمہارا گواہ بھی ہوں اور میں

لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا

تو اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں یا یوں فرمایا زمین کی کنجیاں اور اللہ کی قسم مجھ کو یہ ڈر نہیں

أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ

کہ تم میرے بعد (پھر) مشرک بن جاؤ گے ف مجھکو یہ ڈر ہے کہیں تم دنیا میں نہ پھنس جاؤ ف باب غزوہ رجیع

وَبِئْرِ مَعُونَةَ وَحَدِيثِ عَضَلٍ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ

کے غزوہ کا بیان اور عضل اور قارہ کا قصہ اور عاصم بن ثابت اور خبیب اور ان کے ساتھیوں کا قصہ

قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى

ابن اسحق نے کہا ہم سے عاصم بن عمر نے بیان کیا کہ غزوہ رجیع جنگ احد کے بعد ہوا ف مجھ سے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا

أَخبَرَنَا هِشَامُ بنُ يُوسُفَ عَن مَعمَرٍ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن عَمرِو بنِ أَبِي سُفيَانَ الثَّقَفِيِّ
کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے

عَن أَبِي هُرَيرَةَ رض قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَينًا وَأَمَّرَ عَلَيهِم
انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جاسوسی ٹکڑی (قریش کی خبر لانے کے لیے بھیجی) اسکا افسر عاصم

عَاصِمَ بنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بنِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ فَانطَلَقُوا حَتّٰى إِذَا
بن ثابت انصاری کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے ف یہ لوگ روانہ ہوئے جب عسفان

كَانَ بَينَ عُسفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِن هُذَيلٍ يُقَالُ لَهُم بَنُو لِحيَانَ فَتَبِعُوهُم
اور مکہ کے درمیان پہونچے تو ہذیل قبیلے کے ایک خاندان بنی لحیان کو کسی نے اُن کی خبر دیدی انہوں نے سو

بِقَرِيبٍ مِن مِائَةِ رَامٍ فَاقتَصُّوا آثَارَهُم حَتّٰى أَتَوا مَنزِلًا نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوٰى
مرد تیر انداز اُن کے تعاقب میں بھیجے یہ اُن کا نشان ڈھونڈھتے رہے ایک جگہ جا کر ٹھہرے تو وہاں کھجور کی گٹھلیاں پڑی پائیں جس کو

تَمرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ المَدِينَةِ فَقَالُوا هٰذَا تَمرُ يَثرِبَ فَتَبِعُوا آثَارَهُم حَتّٰى لَحِقُوهُم
عاصم بن ثابت اور اُنکے ہمراہی بطور توشہ کے لے گئے تھے اُن کو دیکھکر کہنے لگے یہ کھجور مدینہ کی معلوم ہوتی ہے ف اور اُنکا پیچھا کر لیا آسکا کہ

فَلَمَّا انتَهٰى عَاصِمٌ وَأَصحَابُهُ لَجَئُوا إِلٰى فَدفَدٍ وَجَاءَ القَومُ فَأَحَاطُوا بِهِم فَقَالُوا
جب عاصم اور اُنکے ہمراہی گھبرا گئے (بھاگ نہ سکے) تو لاچار ہو کر ایک ٹیلہ پر پناہ لی اور بنی لحیان کے تیر اندازوں نے ان کو گھیر لیا کہنے لگے

لَكُمُ العَهدُ وَالمِيثَاقُ إِن نَزَلتُم إِلَينَا أَن لَا نَقتُلَ مِنكُم رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا
اگر تم ٹیلے سے اُتر آؤ تو ہم مضبوط عہد و پیمان کرتے ہیں تم میں سے کسی کو قتل نہیں کرنے کے عاصم نے کہا میں تو کافر کی

أَنَا فَلَا أَنزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللّٰهُمَّ أَخبِر عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوهُم حَتّٰى قَتَلُوا عَاصِمًا
پناہ لیکر نہیں اُتروں گا (جو ہووے سو ہو) یا اللہ ہماری خبر ہمارے پیغمبر کو پہنچا دے آخر بنی لحیان نے اُن کو تیر مارنا شروع کیے عاصم سمیت

فِي سَبعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبلِ وَبَقِيَ خُبَيبٌ وَزَيدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَعطَوهُمُ العَهدَ وَ
سات آدمی شہید ہو گئے تین آدمی خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک آدمی اور (عبداللہ بن طارق) بچ رہے کافروں نے اُن سے عہد

المِيثَاقَ فَلَمَّا أَعطَوهُمُ العَهدَ وَالمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيهِم فَلَمَّا استَمكَنُوا مِنهُم حَلُّوا
کیا کہ تم اُتر آؤ ہم نہیں ماریں گے وہ اقرار اور عہد لیکر اُترے ہی تھے کہ کافروں کے قابو میں آ گئے تو انہوں نے اپنی کمانوں کی تانت کھولے

أَوتَارَ قِسِيِّهِم فَرَبَطُوهُم بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا هٰذَا أَوَّلُ الغَدرِ
اور اُن کی مشکیں باندھیں یہ حال دیکھکر وہ تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی دغا ہے (آئندہ معلوم نہیں کیا کرو گے)

فَأَبٰى أَن يَصحَبَهُم فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلٰى أَن يَصحَبَهُم فَلَم يَفعَل فَقَتَلُوهُ وَانطَلَقُوا
میں تو تمہارے ساتھ نہیں چلنے کا انہوں نے اسکو گھسیٹا اور بہت کوشش کی کہ ساتھ لیجائیں مگر اس نے نہ مانا تو آخر کافروں نے اسکو

ف کہتے ہیں یہ غلط ہے کہ عاصم بن ثابت عاصم بن عمر کے ماموں تھے [illegible] عاصم بن عمر کی ماں جمیلہ بنت ثابت

بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ

رہ گئے دو (یعنی) خبیب اور زید ان کو پکڑ لے گئے اور مکہ پہونچکر بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خریدا

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا

کیونکہ انہوں نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا خبیب ان کے پاس (ایک مدت تک) قید رہے جب ان کے قتل کے لیے تیار

قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسًى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ أَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ فَغَفَلْتُ

ہوے تو انہوں نے حارث کی ایک بیٹی (زینب) سے صفائی کرنے کو استرہ مانگا اس نے دیا زینب نے کہا میرا خیال اور طرف تھا اتنے

عَنْ صَبِيٍّ لِي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً

میں میرا ایک چھوٹا بچہ (حسین) خبیب کے پاس چلا گیا خبیب نے اس کو اپنی ران پر بٹھا لیا جب میں نے یہ دیکھا تو گھبرا گئی اور ایسا گھبرائی

عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ الْمُوسَى فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكَ إِنْ

خبیب نے میری گھبراہٹ پہچان لی استرہ انہیں کے ہاتھ میں تھا وہ کہنے لگے کیا تو یہ ڈرتی ہے کہ میں اس بچہ کو مار ڈالونگا خدا چاہے

شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ

تو ایسا کام مجھ سے کبھی نہیں ہونے کا زینب کہا کرتی تھی میں نے کوئی قیدی خبیب سے زیادہ نیک نہیں دیکھا میں نے خود دیکھا خبیب انگور کا خوشہ

قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ

مار رہے تھے اور ان دنوں مکہ میں میوے کا نام نہ تھا وہ لوہے میں جکڑے ہوئے تھے (کہیں باہر بھی نہیں جا سکتے تھے) یہ اللہ کا رزق تھا جو اس نے

رَزَقَهُ اللَّهُ فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

خبیب کو عنایت کیا تھا خیر یہ کافر لوگ (حارث کے بیٹے) خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم کی حد کے باہر لے گئے انہوں نے کہا مجھکو اتنی مہلت دو میں

إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ

نماز پڑھ کر خبیب ان سے کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں مرنے سے گھبراتا ہوں تو میں اور نماز پڑھتا غرض خبیب ہی سے یہ طریقہ جاری ہوا کہ قتل

الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ؎

ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنا نماز کے بعد خبیب نے یوں دعا کی یا اللہ ان سب کو گن گن کر مار دے کوئی باقی نہ رہے پھر یہ شعر پڑھنے

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ۔۔۔ عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں ۔۔۔ مجھکو کیا ڈر ہے کسی کروٹ مروں

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ ۔۔۔ يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں وہ اگر چاہے نہ ہونگا میں زبوں ۔۔۔ جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائیگا اسکے جوڑ دے پر دہ برکت کا ذرا دن

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ

آخر ابو سروعہ یعنی عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اس نے خبیب کو قتل کیا اور قریش نے کیا کیا عاصم بن ثابت کی لاش پر کچھ لوگوں کو بھیجا کہ ان کے

مِنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَآئِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ

بدن کی کوئی نشانی کاٹ کر لائیں جس کو وہ پہچانیں عاصم نے بدر کے دن قریش کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط) کو مار ڈالا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کی

عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ

لاش پر بھڑوں کی ایک فوج ابر کی طرح بھیج دی انہوں نے عاصم کی لاش کو بچا لیا قریش کے بھیجے ہوئے لوگ (اُن کے پاس نہ پھٹک سکے) کچھ نہ کر سکے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ الَّذِيْ قَتَلَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر سے سنا کہ خبیب کو ابو سروعہ (عقبہ

خُبَيْبًا هُوَ اَبُوْ سِرْوَعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ

بن حارث) نے قتل کیا تھا ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ

انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر آدمیوں کو کسی کام کے لیے بھیجا تھا جن کو قاری کہتے تھے ستر

الْقُرَّآءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ رِّعْلٌ وَّذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ

بنی سلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان کے لوگ بیر معونہ پاس ان کے آڑے آئے ان لوگوں نے

مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكُمْ اَرَدْنَا اِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِيْ حَاجَةٍ لِّلنَّبِيِّ

کہا ہم تو تم سے کچھ کام نہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کام کے لیے جا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ

رہے ہیں جانے دو مگر انہوں نے نہ مانا اُن کو مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک صبح کی نماز میں ان کافروں کے لیے

وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَسَاَلَ رَجُلٌ اَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ

بددعا کرتے رہے اسی وقت سے دعا قنوت شروع ہوئی اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے عبدالعزیز بن صہیب (راوی حدیث) روایت کر

اَبَعْدَ الرُّكُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ

رکوع کے بعد پڑھیں یا جب قراءت سے فارغ ہوں (رکوع سے پہلے) انہوں نے کہا جب قراءت سے فارغ ہو (یعنے رکوع سے پہلے)

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَآءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَدَّثَنِيْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ عرب کے چند قبیلوں (رعل ذکوان وغیرہ) پر بددعا کرتے تھے مجھ سے

عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے

مالک رضی اللہ عنہ ان رعلا و ذکوان وعصیۃ وبنی لحیان استمدوا رسول اللہ صلی

انس بن مالک سے کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان ان قبیلوں کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی دشمنوں

اللہ علیہ وسلم علی عدو فامدھم بسبعین من الانصار کنا نسمیھم القراء فی

کے مقابل مدد چاہی آپ نے ستر انصاریوں کو ان کی کمک کے لیے روانہ کیا جنکو ہم لوگ قاری کہا کرتے تھے

زمانھم کانوا یحتطبون بالنھار ویصلون باللیل حتی کانوا ببئر معونۃ قتلوھم

لوگ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو نماز پڑھا کرتے جب بیر معونہ پر پہونچے تو ان قبیلے والوں نے دغا

وغدروا بھم فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقنت شھرا یدعو فی الصبح علی احیاء

دی انکو مار ڈالا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ ایک مہینے تک فجر کی نماز میں عرب کے ان قبیلوں پر بد دعا کرتے رہے یعنی

من احیاء العرب علی رعل وذکوان وعصیۃ وبنی لحیان قال انس فقرانا فیھم

رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان پر انس کہتے ہیں ہم نے تو ان کے مقدمہ

قرانا ثم ان ذلک رفع بلغوا عنا قومنا انا لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا وعن

میں قرآن کی کئی آیتیں پڑھیں پھر ان آیتوں کی تلاوت موقوف ہوگئی وہ آیتیں یہ تھیں ہماری طرف سے ہماری قوم والوں کو یہ پیغام پہنچا دو

قتادۃ عن انس بن مالک حدثہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھرا فی

قتادہ کو مروی ہے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک مہینے

صلاۃ الصبح یدعو علی احیاء من احیاء العرب علی رعل وذکوان وعصیۃ

تک قنوت پڑھی آپ عرب کے چند قبیلوں پر بد دعا کرتے تھے یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ

وبنی لحیان زاد خلیفۃ حدثنا ابن زریع حدثنا سعید عن قتادۃ حدثنا

اور بنی لحیان پر خلیفہ بن خیاط (امام بخاری کے شیخ) نے اتنا اور بڑھایا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے

انس ان اولئک السبعین من الانصار قتلوا ببئر معونۃ قرانا کتابا نحوہ حدثنا

انس نے بیان کیا کہ یہ انصار کے ستر قاری بیر معونہ پر مارے گئے اس حدیث میں قرآنا سے کتابا آیا ہے یعنی اللہ کی کتاب ہم سے

موسی بن اسمعیل حدثنا ھمام عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ قال حدثنی انس

موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحیی نے انہوں نے اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے کہا مجھ سے انس نے بیان کیا

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث خالہ اخ لام سلیم فی سبعین راکبا وکان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کے ماموں (حرام بن ملحان) کو جو ام سلیم کے بھائی تھے ستر سواروں میں (بنی عامر پاس) بھیجا اور

رئیس المشرکین عامر بن الطفیل خیر بین ثلث خصال فقال یکون لک اھل

بھیجنے کی وجہ یہ تھی کہ مشرکوں کا سردار عامر بن طفیل تھا اس نے شرارت اور تکبر کی راہ سے آنحضرت کو تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا تھا

السَّهْلِ وَلِيَ أَهْلُ الْمَدَرِ أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْزُوكَ بِأَهْلِ غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَأَلْفٍ

کہتا تھا یا تو یوں کیجیے گنوار اور دیہاتیوں پر آپ حکومت کریں اور شہر والوں پر میں یا میں ف آپ کا خلیفہ (جانشین) بنوں یا ف تو بنی غطفان

فَطُعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ

پھر ف عامر (ایک عورت) ام فلاں کے گھر میں طاعون میں مبتلا ہوا اور (ٹھیٹ) یہ کہنے لگا فلاں خاندان کی عورت کے گھر میں اونٹ کے غدود کی

فُلَانٍ ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ

طرح میری بھی غدود نکلا ف میرا گھوڑا لاؤ (اس پر سوار ہوا) گھوڑے کی پیٹھ ہی پر اس کا دم نکل گیا خیر حرام بن ملحان جو ام سلیم کے بھائی تھے

رَجُلٌ أَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي

ایک لنگڑے آدمی ف اور ایک دوسرے آدمی کو ساتھ لیا (بنی عامر پاس) پہنچے حرام نے ان دونوں سے کہا تم دونوں میرے قریب قریب رہو اگر

كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ

امن یا ف تو تم بھی چلے آنا اگر انہوں نے مجھ کو مار ڈالا تو تم رستہ لگ کر اپنے ساتھیوں میں چلے جانا پھر حرام اُن لوگوں پاس گئے اُن سے پوچھا کیوں تم مجھ کو امن دیتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ

اور اُن سے باتیں کرنے لگے اتنے میں اُنھوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اُس نے پیچھے سے آکر حرام کو برچھا مارا

قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

ہمام راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں (اسحاق نے یوں کہا) وہ برچھا اُن کے آر پار نکل گیا حرام نے کہا اللہ اکبر کعبے کے مالک کی قسم میں تو اپنی مراد

فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ

پائی (شہید ہوا) پھر وہ لوگ حرام کے ساتھی کے پیچھے لگے ف سب مارے گئے صرف وہ لنگڑا بچ رہا جو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا ف اس وقت

مِنَ الْمَنْسُوخِ إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

جس کی تلاوت منسوخ ہو گئی ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہم اس سے خوش ف تو آپ نے تیس دن تک رعل اور ذکوان

سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ

اور بنی لحیان اور عصیہ والوں کے لیے بددعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول

عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (دھوکے سے مسلمانوں کو مار ڈالا) مجھ سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض

نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ

يَقُولُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ قَالَ بِالدَّمِ هَكَذَا

کہتے تھے جب حرام بن ملحان کو (جو انس کے ماموں تھے) بیر معونہ کے دن برچھا لگا تو انہوں نے خون کو ہاتھ سے لیکر منہ اور

فَصَكَّهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ

سر پر نیزہ کا کہنے لگے میں تو کعبے کے مالک کی قسم اپنی مراد کو پہونچ گیا ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اسْتَأْذَنَ

کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا جب

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَذَى فَقَالَ

(مکہ میں) مشرک لوگ ابو بکر صدیق کو سخت تکلیف دینے لگے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اجازت مانگی (دوسرے ملک میں چلے جانے کی)

لَهُ أَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ نے فرمایا ابھی ٹھیرو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کو یہ امید ہے کہ آپ کو بھی ہجرت کی اجازت ملیگی آپ نے فرمایا بے شک مجھکو تو

يَقُولُ إِنِّي لَأَرْجُو ذٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

امید ہے خیر ابو بکر رض انتظار کرتے رہے ایک دن ظہر کے وقت (خلاف معمول) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رض

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا

کے پاس آئے اُن کو آواز دی فرمایا جو لوگ تمہارے پاس ہیں اُنکو باہر کر دو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہاں کوئی

هُمَا ابْنَتَايَ فَقَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

غیر آدمی نہیں ہے بس میری دو بیٹیاں ہیں (عائشہ اور اسماء رض) آپ نے فرمایا تمکو معلوم ہوا مجھکو ہجرت کی اجازت مل گئی ابو بکر رض نے کہا میں بھی

الصُّحْبَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي نَاقَتَانِ

آپ کے ساتھ چلونگا آپ نے فرمایا اچھا چلو ابو بکر رض نے کہا میرے پاس دو (تیز رو) اونٹنیاں ہیں

قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَأَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا وَهِيَ

جنکو چارہ وغیرہ کھلا کر باہر جانے کے لیے طیار کر رکھا تھا غرض انہوں نے اُن میں سے ایک اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اس کا

الْجَدْعَاءُ فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا فِيهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ

نام جدعا تھا دونوں سوار ہو کر غار ثور پر آئے وہاں چھپ رہے عامر بن فہیرہ جو

فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا وَكَانَتْ لِأَبِي

عبداللہ بن طفیل بن سخبرہ کا غلام تھا عبداللہ حضرت عائشہ رض کا ماں جائی بھائی تھا ابو بکر رض پاس جو ایک دودھیل

بَكْرٍ مِنْحَةٌ فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا

اونٹنی تھی اُس کو دن کو چرانے لے جاتا اور صبح سویرے اُنکے پاس لیجاتا (تازہ دودھ دوہکر اُن کو دے آتا) صبح کو کیا کرتا کہ تھوڑی رات رہے سے

يَفْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا الْمَدِينَةَ

اُنکے پاس جاتا اور صبح ہونے سے پہلے دودھ دیکر چراگاہ چلدیتا کسی چرواہے کو اُسکے آنے جانے کی خبر نہ ہوتی جب آنحضرت اور ابو بکر رض اس غار سے

فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

یہ عامر بن فہیرہ بیر معونہ کے دن قاریوں کے ساتھ شہید ہوا اور اسی سند سے ابو اسامہ سے روایت ہے کہ ہشام بن عروہ نے بیان کیا

فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِينَ بِبِئْرِ مَعُونَةَ وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ

کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے کہا جب بیر معونہ کے قاری لوگ شہید ہو گئے اور عمرو بن امیہ ضمری قید کر لیے گئے

الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هَذَا فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ

تو عامر بن طفیل نے ان سے ایک لاش کو پوچھا یہ کس کی لاش ہے انہوں نے کہا

أُمَيَّةَ هَذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ

یہ عامر بن فہیرہ ہیں عامر بن طفیل نے کہا جب یہ شخص قتل ہوا تو اس کی لاش آسمان کی طرف اٹھائی گئی

حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

میں نے دیکھا آسمان زمین کے بیچ میں معلق رہی پھر زمین پر رکھ دی گئی خیر ان لوگوں کے شہید ہونے کی خبر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی (حضرت جبرئیل نے خبر دی) آپ نے (صحابہ سے) بیان کیا تمہارے ساتھی شہید کیے گئے اور شہید ہو کر انہوں نے

رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيبَ

اپنے مالک سے دعا کی یا اللہ ہماری خبر ہمارے بھائیوں کو کر دے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے خوش اللہ نے ان کی خبر مسلمانوں کو دی اس دن ان شہیدوں میں

يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو سُمِّيَ

عروہ بن اسماء بن صلت بھی تھے تو عروہ بن زبیر جب پیدا ہوئے ان کا نام عروہ رکھا گیا اور انہی شہیدوں میں

بِهِ مُنْذِرًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي

منذر رکھا گیا ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو سلیمان تیمی نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز

مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو

(لاحق بن حمید) سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ رعل

عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

اور ذکوان (قبیلوں) پر بد دعا کرتے تھے اور فرماتے تھے عصیہ (قبیلے) نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے (اپنے چچا) انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا

دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَعْنِي أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک ان لوگوں کے لیے جنہوں نے بیر معونہ پر آپ کے صحابہ کو مار ڈالا یعنی رعل اور

ثلثين صباحا حين يدعو على رعل ولحيان وعصية عصت الله ورسوله

ذکوان اور لحیان قبیلوں کے لیے بددعا کی اور فرمایا عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم قال انس فانزل الله تعالى لنبيه صلى الله عليه وسلم

کی نافرمانی کی انس نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر ان لوگوں کے باب میں جو بیر معونہ

في الذين قتلوا اصحاب بئر معونة قرانا قراناه حتى نسخ بعد بلغوا قومنا

پر مارے گئے قرآن کی آیتیں اتاریں لیکن بعد میں ان کا پڑھنا موقوف ہو گیا وہ آیتیں یہ ہیں ہماری قوم کو یہ

فقد لقينا ربنا فرضي عنا ورضينا عنه حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا

پیغام پہنچا دو ہم اپنے مالک سے مل چکے وہ ہم سے راضی ہوا ہم اس سے خوش ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الواحد حدثنا عاصم الاحول قال سالت انس بن مالك رضه عن القنوت

عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے کہا میں نے انس رض سے پوچھا نماز میں قنوت پڑھنا کیسا ہے

في الصلوة فقال نعم فقلت كان قبل الركوع او بعده قال قبله قلت فان

انہوں نے کہا درست ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے پڑھے یا رکوع کے بعد انہوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلاں صاحب

فلانا اخبرني عنك انك قلت بعده قال كذب انما قنت رسول الله

(محمد بن سیرین یا اور کوئی) تو تمہارا نام لیکر یہ کہتے ہیں کہ تم نے رکوع کے بعد کہا انہوں نے کہا غلط کہتے ہیں رکوع کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا انه كان بعث ناسا يقال لهم القراء

وسلم نے صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی تھی اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپ نے ستر قاریوں کو مشرک

وهم سبعون رجلا الى ناس من المشركين وبينهم وبين رسول الله صلى

لوگوں (بنی عامر) کی طرف بھیجا تھا (ان کو تعلیم دینے کو آپ کی مدد کرنے کو) اس طرف جو دوسرے مشرک بستے تھے (رعل ذکوان

الله عليه وسلم عهد قبلهم فظهر هؤلاء الذين كان بينهم وبين رسول

وغیرہ) ان سے اور آپ سے عہد تھا مگر ان لوگوں نے جن سے عہد تھا (رعل ذکوان وغیرہ) دغا بازی کی

الله صلى الله عليه وسلم عهد فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد

(عہد کے خلاف ان قاریوں کو مار ڈالا) اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک (صبح کی نماز میں) رکوع کے بعد قنوت

الركوع شهرا يدعو عليهم

باب غزوة الخندق وهي الاحزاب

قال موسى بن عقبة كانت في شوال سنة اربع حدثنا يعقوب بن ابراهيم

پڑھتے رہے ان دغا بازوں پر بددعا کرتے ہے

باب جنگ خندق کا قصہ جس کو جنگ احزاب بھی کہتے ہیں موسیٰ بن عقبہ نے کہا جنگ خندق شوال سنہ ۴ ہجری میں ہوئی (اور ابن اسحاق نے کہا سنہ ۵ ہجری میں ہوئی) ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ النَّبِيَّ
کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی ابن عمر رض سے انہوں نے کہا میں جنگ احد کے دن

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا (تاکہ مجاہدین میں شریک ہوں) میری عمر چودہ برس کی تھی آپ نے منظور نہ کیا پھر جنگ خندق میں

يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَهُ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ
پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ برس کی تھی آپ نے منظور کر لیا ف مجھ سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن

الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رض سے انہوں نے کہا ہم جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ
ساتھ تھے مسلمان خندق کھود رہے تھے ہم لوگ مٹی اپنے مونڈھوں پر ڈھو رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَ
زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی + بخش دے انصار اور پردیسیوں کو

الْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
اے خدا + ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق

أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا رض يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق

إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ
کے لیے نکلے دیکھا تو مہاجرین اور انصار سردی کے دن صبح کے وقت خندق کھود رہے ہیں اُن کے پاس غلام (خدمتگار) نہ تھے

لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ
جو یہ کام کر لیتے (اس لیے اپنی ہاتھوں سے کھود رہے تھے) جب آپ نے اُن کی تکلیف اور بھوک کی حالت دیکھی تو یوں فرمانے لگے ؎ زندگی جو کچھ

إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ ؎
کہ ہے وہ آخرت کی زندگی + بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا + انہوں نے یہ جواب دیا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا	نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا

ہم تو پیغمبر محمد سے ہیں بیعت کر چکے + جان جب تک ہے لڑیں گے کافروں سے ہم سدا

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ جَعَلَ
ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو مقعدی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے انہوں نے

ف ۱ اسی سے امام بخاری نے نکالا کہ موسیٰ بن عقبہ کا قول صحیح ہے کہ جنگ خندق ۴ھ میں ہوئی

المهاجرون والانصار يحفرون الخندق حول المدينة وينقلون التراب على

مہاجرین اور انصار نے مدینہ کے گرد خندق کھودنا شروع کی ... مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے

متونهم وهم يقولون ؎

اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ؎

نحن الذين بايعوا محمدا	على الاسلام ما بقينا ابدا
ہم تو پیغمبر محمدؐ سے ... بیعت کر چکے	جہاں جب تک ہے تن میں جاں کافروں سے ہم سدا

قال يقول النبي صلى الله عليه وسلم وهو يجيبهم اللهم انه لا خير الا خير

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں یہ فرما رہے تھے ... فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا

الآخره فبارك في الانصار والمهاجره قال يؤتون بملء كفي من الشعير

فائدہ ہے کر دے انصار اور باہر والوں میں برکت خدا ☆ انس نے کہا اس وقت (خود) ان کا یہ حال تھا، ایک مٹھی (یا دو مٹھی) جو بدبودار چربی

فيصنع لهم باهالة سنخة توضع بين يدي القوم والقوم جياع وهي بشعة

ملا کر پکاتے ان کے سامنے رکھتے وہ بھوکے ہوتے (اسی کو کھا لیتے) حالانکہ وہ چربی بدمزہ ... حلق پکڑ لیتی

في الحلق ولها ريح منتن حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا عبد الواحد بن

اس میں سے خراب بو آتی ... ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا ... کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے

ايمن عن ابيه قال اتيت جابرا رض فقال انا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية

انہوں نے اپنے والد ایمن حبشی سے انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ انصاری پاس آیا انہوں نے بیان کیا ہم خندق کے دن زمین کھود رہے تھے اتنے

شديدة فجاؤا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق

میں ایک قطعہ سخت نکلا (جو کدال سے کھد نہ سکا) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے آپ سے عرض کیا یہ ایک سخت قطعہ ہے جو خندق میں نکل آیا (اب کیا

فقال انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثة ايام لا نذوق ذواقا

کریں) آپ نے فرمایا (ٹھہرو) میں خود اترتا ہوں (اس کو کھود دیتا ہوں) پھر آپ کھڑے ہوئے بھوک کی وجہ سے آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا تھا اور ہم لوگوں

فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد كثيبا اهيل او اهيم

آپ نے کدال (یکاس) ہاتھ میں لی اور اس قطعہ پر ماری وہ بہتی ریتی ہو گیا (یا تو اتنا سخت تھا یا اتنا نرم ہو گیا) راوی کو شک ہے اہیل کا لفظ کہا

فقلت يا رسول الله ائذن لي الى البيت فقلت لامرأتي رايت بالنبي صلى

آخر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا مجھکو گھر تک جانے کی اجازت دیجیے (آپ نے اجازت دی) میں نے گھر آ کر اپنی جورو (سہیلہ بنت مسعود) سے کہا آنحضرت صلی اللہ

الله عليه وسلم شيئا ما كان في ذلك صبر فعندك شئ قالت عندي شعير

علیہ وسلم میں میں نے وہ بات دیکھی جس پر صبر نہیں ہو سکتا دیکھنے آپ بہت بھوکے ہیں (تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے) اس نے کہا ہاں تھوڑے سے جو ہیں اور ایک بکری کا

وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ

اور ایک بکری کا بچہ ہے میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور میری جورو نے جو پیسے جب ہم گوشت ہانڈی میں ڈال چکے (اس کو چولھے پر چڑھا دیا) اور آٹا

ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ

خمیر ہو گیا ہانڈی چولھے کے پتھروں پر تھی گوشت پک جانے کے قریب تھا اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور

قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَجُلٌ أَوْ

چپکے سے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ تھوڑا سا کھانا میرے پاس طیار ہے آپ تشریف لے چلیے اور ایک یا دو آدمی اپنے ساتھ

رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعُ

لے لیجیے آپ نے پوچھا کتنا کھانا ہے میں نے بیان کیا ایک صاع جو ایک بکری کا بچہ آپ نے فرمایا بہت ہی اور عمدہ ہے تو جا اپنی جورو سے کہہ دے جب تک میں

الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ فَقَالَ قُومُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَ

نہ آؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارے اور روٹی تنور میں سے نہ نکالے میں آتا ہوں پھر آپ نے ف فرمایا اٹھو (جابر کی دعوت میں چلو) یہ سنکر مہاجر

الْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انصار اٹھ کھڑے ہوئے جابر اپنی جورو کے پاس پہونچے تو کہنے لگے ہائے اب کیا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوا

مہاجرین اور انصار اور ان کے ساتھ والے سب کو لیکر آرہے ہیں انکی جورو نے کہا آنحضرت نے تم سے کچھ پوچھا تھا انہوں نے کہا ہاں پوچھا تھا

وَلَا تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ

آپ نے فرمایا اندر چلے آؤ اور دھکم دھکا نہ کرو آپ نے روٹیاں توڑ توڑ ان پر گوشت رکھ رکھ کے لوگوں کو دینا شروع کیا جب ہانڈی اور تنور میں سے

إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ

لے چکتے تو انکو ڈھانپ دیتے کھانا اپنے صحابہ کے سامنے رکھتے پھر اسی طرح لیتے (اسکے بعد ڈھانپ دیتے) آپ اسی طرح برابر روٹیاں توڑ توڑ کر دیتے گئے

حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ

یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور تھوڑا کھانا پھر رہا آپ نے جابر کی جورو سے فرمایا تو یہ کھا اور اپنے لوگوں کو تحفہ بھیج کیونکہ آجکل لوگ بھوکے ہو رہے تھے

مَجَاعَةٌ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ

ف مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہمکو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی

أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ

کہا ہمکو سعید بن میناء نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے

لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَأْتُ

جب خندق کھود دی گئی تو میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ بھوک سے بہت لگ گیا ہے میں وہاں سے لوٹ کر

إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اپنی جورو (سہیلہ) پاس آیا اس سے پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ

بہت بھوکا دیکھا اس نے ایک تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک پلا ہوا بچہ تھا

دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا

میں نے اس کو ذبح کیا اور میری جورو نے جو پیسے وہ پیسنے سے اسوقت فارغ ہوئی جب میں بکری کا بچہ ذبح کر کے اسکا گوشت کاٹ

ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ

پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے لگا میری جورو نے کہا دیکھو مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ

آپ کے اصحاب کے سامنے مجھکو شرمندہ نہ کیجیو (کہ بہت سے آدمی ملا لائے اور کھانا ناکافی ہو) میں آپ کے پاس آیا اور چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ

ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ

ہم نے ایک بکری کا بچہ کاٹا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے جو ہمارے پاس موجود تھا تو آپ تشریف لے چلیے اور چند آدمیوں کو

فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ

لے لیجیے یہ سنتے ہی آپ نے پکار کر (لوگوں سے) کہا خندق والو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے

سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ

چلو جلدی چلو فرمایا اور جابر سے جب تک میں نہ آؤں

وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تم اپنی ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹیاں بنانا (یہ سنکر میں گھر میں) آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اپنا

يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي

پیچھے لیے ہوئے آپ آگئے تشریف لائے میری جورو مجھ کو کہنے لگی اللہ تم سے سمجھے (تم نے میرا منہ کالا کیا) میں نے کہا

قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَ

پھر اس نے آٹا نکالا تو آنحضرت نے اپنا لب اس میں ڈالدیا اور برکت کی دعا کی اسکے بعد آنحضرت ہانڈی کی طرف گئے اس میں بھی لب

بَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا

ڈالا میری جورو سے فرمایا روٹی پکانیوالی ایک اور بلالے میرے ساتھ ملکر روٹی پکا اور کفگیر سے ہانڈی میں سے گوشت نکالتی جا اس

وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ

کو چولھے پر سے نہ اتار جابر کہتے ہیں ایک ہزار آدمی تھے میں خدا کی قسم کھاتا ہوں سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا اور سیر ہوگئے

كَمَا هُوَ وَإِنْ عَجَزْنَا لَمْ نَعْجَزْ كَمَا هُوَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ

گر خون ہو گئی جو تھی ویسی رہی تھی اگر ہمی ہو وہی کیفیت اس کی رہی ف مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ

سلیمان الکوفی نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے انہوں نے کہا سورہ احزاب کی یہ آیت جب دشمن تمہارے اوپر

زَاغَتِ الْأَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

آنکھیں پتھرا گئیں الآیۃ جنگ خندق کے بیان میں ہے ف ہم سے مسلم بن ابرہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ

نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق کے دن بنفس نفیس مٹی

يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوِ اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ ؎

ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ گرد میں چھپ گیا یا گرد آلود ہو گیا ف آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے

وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا ‏ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات ‏ کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوۃ

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ‏ وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات ‏ پاؤں جما دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات

إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ‏ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں ‏ جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

آپ اخیر میں سنتے نہیں ہم ان کی بات اس کو پکار کر دو بار کہتے ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے

شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

شعبہ سے انہوں نے کہا مجھ سے حکم بن عتیبہ نے بیان کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

فرمایا مجھ کو پورب ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھوا سے ہلاک ہوئی مجھ سے احمد بن عثمان

عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي

نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے کہا مجھ سے میرے والد یوسف

أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ

نے انہوں نے اپنے دادا ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے جنگ احزاب یعنی خندق

وَخَنْدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى

کی لڑائی کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خندق کی مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کے پیٹ کی کھال

وَارَى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعَرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ

گرد میں چھپ گئی تھی اور آپ کے مبارک سینے پر بال بہت تھے تو آپ عبداللہ بن رواحہ کے شعر پڑھ رہے تھے

رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ ؎

اور مٹی ڈھوتے جاتے تھے

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات

وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات

إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں

وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم انکی بات

قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

اور اخیر کی شعر پکار کر پڑھتے مجھ سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ أَوَّلُ

انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے کہ عبداللہ بن عمر رض کہتے تھے پہلی جنگ جس میں میں

يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ

شریک ہوا وہ خندق کی جنگ تھی مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ

انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے معمر نے کہا اور مجھکو عبداللہ بن طاؤس نے خبر دی انہوں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ

انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا میں ام المومنین (بہن) حفصہ رض کے پاس گیا انکی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے کہا تم دیکھتی

النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ

ہو لوگوں نے کیا کیا اور مجھے تو کچھ بھی حکومت نہیں ملی انہوں نے کہا تم جاؤ لوگوں سے ملو تو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں

وَأَخْشٰى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا

ایسا نہ ہو تم نہ جاؤ اور لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے غرض ام المومنین حفصہ رض نے انکو نہ چھوڑا آخر وہ گئے جب لوگ

تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعٰوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ فَلْيُطْلِعْ

جلسہ یعنی اجلاس برخاست ہوا) تو معاویہؓ نے خطبہ سنایا ف کیا کہنے لگے اگر کسی کو خلافت کی مقدمہ میں کچھ کہنا ہو تو ذرا اپنا سر تو ہمارے

لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا اَجَبْتَهُ

ہم اس سے اور اُس کے باپ سے زیادہ خلافت کا حق رکھتے ہیں ف حبیب بن ابی مسلمہ (صحابی) نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا تم نے معاویہ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ اَنْ اَقُولَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ

انہوں نے کہا میں تو اپنی گٹھری کھولی (حبوہ باندھ کر بیٹھا ہوا) جی میں آیا یوں کہوں تم سے زیادہ حقدار خلافت کا وہ ہے جو تم سے اور تمہارے

وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَخَشِيتُ اَنْ اَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ

باپ سے دین کے لیے لڑتا رہا پھر میں ڈر گیا ایسا کہنے سے جماعت میں پھوٹ پڑ جائے اور خونریزی ہو اور جو لوگ میرا مطلب کچھ اور سمجھ

وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ

لیں (کہیں یہ نفسانیت کرتا ہے) پھر بہشت میں جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے (صبر کرنیوالوں کے لیے) تیار رکھی ہیں ان کا خیال کیا حبیب بن مسلمہ نے کہا

قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے روایت کیا اس میں بجائے نسواتھا کے نوساتھا ہے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا

عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ

انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے سلیمان بن صرد سے وہ کہتے تھے جب جنگ احزاب میں کافر بھاگ گئے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا

نے فرمایا اب آج سے ہم ان پر چڑھ کر جائینگے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کرنے کے ف ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم

اِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابواسحاق سے وہ کہتے تھے میں نے سلیمان بن صرد سے سنا وہ کہتے تھے جب جنگ خندق میں کافروں کے گروہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ اَجْلَى الْاَحْزَابَ عَنْهُ الْاٰنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا

(اپنے ملک کو) لوٹ گئے مطلع صاف ہو گیا میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ فرمایا اب ہم اُن سے لڑینگے اُن پر چڑھ کر جائینگے وہ ہم پر چڑھائی

نَحْنُ نَسِيرُ اِلَيْهِمْ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

نہیں کرنے کے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے انہوں نے محمد بن

عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَاَ اللّٰهُ

سیرین سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے خندق کے دن فرمایا اللہ ان کافروں کے گھر اور قبریں

عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمکو سورج ڈوبنے تک بیچ والی نماز (عصر) نہ پڑھنے دی (لڑائی میں مشغول رکھا)

حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن حسان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے جابر

اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ
بن عبداللہ انصاری سے حضرت عمرؓ خندق کے دن آنحضرت پاس آئے جب سورج ڈوب گیا تھا قریش کے کافروں کو گالیاں

كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ
دینے لگے کہنے لگے یا رسول اللہ ان مردود کافروں نے مجھ کو عصر کی نماز پڑھنے نہ دی سورج ڈوبنے ہی کو تھا اس وقت میں نے پڑھی

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ میں تو اب تک نہیں پڑھ سکا خیر ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطحان میں گئے

بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ
وہاں آپ نے نماز کے لیے وضو کیا ہم نے بھی وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی اس وقت سورج ڈوب گیا تھا اس کے بعد

صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ
مغرب کی نماز پڑھی　　ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ
انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں فرمایا (لوگو) بنی قریظہ کی

يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا
یہودیوں کی کون جا کر خبر لاتا ہے زبیر بن عوام نے عرض کیا میں لاتا ہوں پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی کون خبر لاتا ہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں

ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَ
پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی کون خبر لاتا ہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں اس وقت آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری (خاص رفیق یا وزیر) ہوتا ہے

إِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
میرا حواری زبیر ہے　　ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے　　انہوں نے　　سعید بن

أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
ابی سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے　　لا الہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا
الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنی اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس نے اپنی فوج (مسلمانوں) کو عزت دی اور اپنے بندے (محمدؐ) کی

شَيْءَ بَعْدَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ
اس کی ہستی کسی کی نہیں رہ سب نیست ہیں۔ ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رض يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کے دن) کافروں کی فوجوں پر بددعا

عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ

کی فرمایا یا میرے اللہ کتاب (قرآن) اتارنے والے جلد حساب لینے والے ان فوجوں کو بھگا دے یا اللہ

اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوْسَى

ان کو شکست دے ان کے قدم اکھیڑ دے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے

ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خبر دی انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر اور نافع سے دونوں نے عبداللہ بن عمر رض سے روایت کی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ

وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے لوٹ کر آتے تو پہلے تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں

إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اسی کو تعریف سجتی ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَ

ہم لوٹ کر آ رہے ہیں توبہ کرتے ہیں بندگی کرتے ہیں سجدہ کرتے ہیں اپنے مالک کے شکر گزار ہیں اس نے اپنا وعدہ سچا کیا

نَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ **بَابُ** مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے بندے (محمد) کی مدد کی کافروں کی فوجوں کو اکیلے اسی نے شکست دی **باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ خندق سے لوٹنا

مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ حَدَّثَنِي عَبْدُ

اور بنی قریظہ پر چڑھائی کرنا ان کو گھیر لینا مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ

اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ

نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے

لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خندق سے (مدینہ کو) لوٹے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا (گرد و غبار صاف کیا) تو

جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ

حضرت جبرئیل آپ کے پاس آئے کہنے لگے تم نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم فرشتوں نے تو واللہ ابھی تک ہتھیار نہیں کھولے چلو

إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلَى أَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان پر حملہ کرو آپ نے پوچھا کدھر انہوں نے کہا ادھر بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا آپ ان سے لڑنے کے لیے نکلے

الیمن حدثنا موسیٰ حدثنا جریر بن حازم عن حمید بن ھلال عن انس قال

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انھوں نے حمید بن ہلال سے انھوں نے انس رضؓ سے انھوں نے کہا جیسے میں

کانی انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم موکب جبریل حین سار رسول اللہ

اس وقت اس گرد کو دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم (خزرج کا ایک خاندان) کی گلی میں اڑی تھی یہ حضرت جبرئیل کی سواری کی تھی جس وقت کا ذکر ہے

صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ حدثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء حدثنا

کہ جب آپ بنی قریظہ سے لڑنے کے لیے چلے — ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے

جویریۃ بن اسماء عن نافع عن ابن عمر رضؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم

جویریہ بن اسماء نے انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں (جب

الاحزاب لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظۃ فادرک بعضھم العصر فی

جنگ ہو چکی) یوں فرمایا تم میں سے ہر شخص عصر کی نماز بنی قریظہ کے پاس پہونچ کر پڑھے اب نماز کا وقت رستے میں ان کو پہونچا تو

الطریق فقال بعضھم لا نصلی حتی ناتیھا وقال بعضھم بل نصلی لم یرد منا

بعضوں نے کہا ہم تو جب تک بنی قریظہ پاس نہ پہونچ لینگے عصر کی نماز نہیں پڑھینگے اور بعضوں نے کہا ہم نماز پڑھ لیتے ہیں کیونکہ آنحضرت

ذلک فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعنف واحدا منھم حدثنا

کا یہ مطلب نہ تھا کہ ہم نماز قضا کر دیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر آیا تو آپ نے کسی پر خفگی نہیں کی — ہم سے

ابن ابی الاسود حدثنا معتمر وحدثنی خلیفۃ حدثنا معتمر قال سمعت ابی

عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان

عن انس قال کان الرجل یجعل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم النخلات حتی افتتح

انھوں نے انس رضؓ سے انھوں نے کہا انصار میں کوئی کوئی ایسا کرتا کہ اپنے درختوں میں سے چند کھجور کے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا یہاں تک

قریظۃ والنضیر وان اھلی امرونی ان اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسالہ الذین

کہ اللہ تعالیٰ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح دی انس کہتے ہیں میرے گھر والوں نے مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا کہ جو آپ سے وہ سب

کانوا اعطوہ او بعضہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اعطاہ ام ایمن

درخت ان میں سے کچھ واپس مانگوں جو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو للہ دئے تھے آپ نے یہ درخت ام ایمن (دائی کھلائی) کو دیدئے

فجاءت ام ایمن فجعلت الثوب فی عنقی تقول کلا والذی لا الہ الا ھو لا

تھے تو میں ام ایمن آئیں اور میری گردن میں کپڑا ڈال کر جھڑکنے لگیں کہنے لگیں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہ درخت

یعطیکھم وقد اعطانیھا او کما قالت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو دیچکے ہیں اب تجھ کو واپس نہیں دینے کے یا ایسا ہی کچھ کہا (راوی کو شک ہے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرما رہے تھے

لئن أو تقول كلا والله حتى أعطاها حسبت أنه قال عشرة أمثاله أو كما قال حدثني محمد

ام ایمن تم اتنے درخت ان درختوں کے بدلے لوگی وہ یہی کہے جاتی تھیں خدا کی قسم میں نہیں دوں گی یہاں تک میں سمجھتا ہوں آنحضرت نے

بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سعد قال سمعت أبا أمامة قال سمعت أبا سعيد الخدري

بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے ابو امامہ سے سنا کہتے تھے میں نے ابو سعید خدری

يقول نزل أهل قريظة على حكم سعد بن معاذ فأرسل النبي صلى الله عليه

وہ کہتے تھے بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ رض کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے تو آنحضرت نے سعد کو بلا

وسلم إلى سعد فأتى على حمار فلما دنا من المسجد قال للأنصار قوموا إلى سيدكم

بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے تو آپ نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کو لو (یا)

أو خيركم فقال هؤلاء نزلوا على حكمك فقال تقتل مقاتلتهم وتسبي ذراريهم

یا یوں فرمایا اٹھو اس شخص کو جو سب میں بہتر ہے پھر سعد سے فرمایا کہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر اترے ہیں سعد نے کہا

قال قضيت بحكم الله وربما قال بحكم الملك حدثنا زكرياء بن يحيى

بچے قیدی ہیں آپ نے فرمایا تو نے وہی فیصلہ کیا جیسے اللہ کا حکم تھا یا جیسے بادشاہ (یعنے خدا) کا حکم تھا ہم سے زکریا بن یحیٰی نے بیان کیا

حدثنا عبد الله بن نمير حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة رض قالت أصيب

ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر رض سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا سعد رض کو

سعد يوم الخندق رماه رجل من قريش يقال له حبان بن العرقة رماه في الأكحل

جنگ خندق میں حبان بن عرقہ قریش کے ایک کافر نے تیر مارا (وہ ہفت اندام کی رگ میں لگا جس کا خون مشکل سے بند ہوتا ہے)

فضرب النبي صلى الله عليه وسلم خيمة في المسجد ليعوده من قريب فلما رجع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد نبوی میں ایک ڈیرہ لگا دیا تاکہ نزدیک سے انکو پوچھ لیا کریں جب آپ جنگ خندق سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم من الخندق وضع السلاح واغتسل فأتاه

لوٹ کر آئے اور ہتھیار اتارے اور غسل کیا تو حضرت جبرئیل آن پہنچے

جبريل عليه السلام وهو ينفض رأسه من الغبار فقال قد وضعت السلاح

(ایک گھوڑے پر سوار) وہ اپنے سر سے گرد جھاڑ رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہتھیار اتار ڈالے

والله ما وضعته اخرج إليهم قال النبي صلى الله عليه وسلم فأين فأشار إلى

خدا کی قسم ہم نے تو اب تک ہتھیار نہیں کھولے چلو بنی قریظہ کی طرف چلو آپ ان کے پاس پہنچے (انکو گھیر لیا) آخر

بني قريظة فأتاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلوا على حكمه فرد الحكم

آپ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اترے آپ نے فرمایا سعد جو

إلى سعد قال فإني أحكم فيهم أن تقتل المقاتلة وأن تسبى النساء والذرية

فیصلہ کریں وہ کہ وہ پر سعد آئے انہوں نے کہا میں تو یہ فیصلہ کرتا ہوں جو لوگ ان میں لڑائی کے قابل ہیں وہ تو قتل کیے جائیں عورت بچے قید

وأن تقسم أموالهم قال هشام فأخبرني أبي عن عائشة أن سعدا قال اللهم

کیے جائیں اور ان کے مال اسباب بانٹ لیے جائیں ہشام نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے

إنك تعلم أنه ليس أحد أحب إلي أن أجاهدهم فيك من قوم كذبوا رسولك

تو جانتا ہے مجھکو اس سے زیادہ کوئی عمل پسند نہیں ہے کہ تیری راہ میں ان لوگوں سے لڑوں جنہوں نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو

صلى الله عليه وسلم وأخرجوه اللهم فإني أظن أنك قد وضعت الحرب

جھٹلایا وطن سے نکالا یعنی قریش کے کافروں سے یا اللہ میں سمجھتا ہوں تو نے ہمارے ان کی لڑائی ختم کر دی

بيننا وبينهم فإن كان بقي من حرب قريش شيء فأبقني له حتى أجاهدهم فيك

اگر قریش کی لڑائی باقی ہو تو مجھکو ان سے لڑنے کے لیے زندہ رکھ کہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کروں اور

وإن كنت وضعت الحرب فافجرها واجعل موتتي فيها فانفجرت من لبته فلم

اگر تو نے لڑائی ختم کر دی ہو تو یہ میرا زخم بہا دے اس کا خون جاری کر دے میں اسی میں مر جاؤں شہادت پاؤں اس دعا کے بعد

يرعهم وفي المسجد خيمة من بني غفار إلا الدم يسيل إليهم فقالوا يا أهل الخيمة

ان کا خون ہنسلی سے نکلا مسجد کے لوگ تو اس وقت ڈر کہ بنی غفار کا ڈیرہ جو مسجد میں لگا تھا خون بہ کر اس طرف آنے لگا سب

ما هذا الذي يأتينا من قبلكم فإذا سعد يغذو جرحه دما فمات منها رضي

پکارے خیمہ والو یہ تمہاری طرف سے کیا آ رہا ہے دیکھا تو سعد کے زخم سے خون پھوٹ کر بہ رہا ہے آخر وہ مر گئے اللہ ان

الله عنه حدثنا الحجاج بن منهال أخبرنا شعبة قال أخبرني عدي أنه

سے راضی ہو ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھکو عدی بن ثابت نے انہوں نے

سمع البراء رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لحسان اهجهم أو هاجهم

براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر جبریل

وجبريل معك وزاد إبراهيم بن طهمان عن الشيباني عن عدي بن ثابت

تیری مدد پر ہیں ابراہیم بن طہمان نے شیبانی سے انہوں نے عدی بن ثابت سے

عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة

انہوں نے براء بن عازب سے اتنا بڑھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے دن حسان بن ثابت

لحسان بن ثابت اهج المشركين فإن جبريل معك باب غزوة ذات

سے یوں فرمایا مشرکوں کی ہجو کر جبریل تیری مدد پر ہیں

باب ذات الرقاع

الرِّقَاعِ وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ فَنَزَلَ نَخْلًا

کی جنگ کا بیان ف یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ کی اولاد تھے اور یہ خصفہ بنی ثعلبہ کی اولاد میں سے تھا جو غطفان قبیلہ

وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا

یہ لڑائی جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ ابوموسیٰ اشعری جنگ خیبر کے بعد (حبش سے) آئے تھے اور عبداللہ بن رجاء نے کہا ف ہم کو عمران

عِمْرَانُ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

عطار نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو خوف کی نماز ساتویں غزوہ ذات الرقاع میں پڑھائی

غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِي

اور ابن عباس رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوف کی) نماز ذی قرد میں پڑھی ف

قَرَدٍ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا

اور بکر بن سوادہ نے کہا ف مجھ سے زیاد بن نافع نے بیان کیا انہوں نے ابوموسیٰ (علی بن رباح) سے آن سے جابر رضہ نے

حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ

بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب اور ثعلبہ کی لڑائی میں صحابہ کو (خوف کی) نماز پڑھائی

إِسْحٰقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابن اسحاق نے کہا میں نے وہب بن کیسان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر رضہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ وَأَخَافَ

نخل میں سے ذات الرقاع کی لڑائی میں گئے وہاں غطفان کے لوگ ملے مگر لڑائی نہیں ہوئی ہر ایک نے دوسرے

النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ وَقَالَ

کو ڈرایا مسلمانوں نے کافروں کو کافروں نے مسلمانوں کو آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی ف اور یزید بن ابی

يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ حَدَّثَنَا

عبید نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرد کے دن جہاد کیا ف ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے

عَنْ أَبِي مُوسَى رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ

انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں نکلے ہم چھ آدمی

بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي فَ

ہم چھ آدمیوں میں سواری کے لیے ایک ہی اونٹ تھا باری باری اس پر سوار ہوا کرتے آخر (پیدل چلتے چلتے) ہمارے پاؤں پھٹ گئے اور میرے

كُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ

ہم کیا کرتے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (چندیاں) لپیٹ لیتے اسی سے اس لڑائی کا نام ذات الرقاع ہوا (یعنی چیتھڑے والی لڑائی) کیونکہ پاؤں پر

عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ

ہم چیتھڑوں کی وجہ سے چیتھڑے باندھتے اور ابوموسیٰ اشعری نے پہلے یہ حدیث بیان کی پھر اس کو بیان کرنا برا سمجھا انہوں نے کہا

كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ

انکو اپنے نیک عمل ظاہر کرنا برا معلوم ہوا ف۱ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے اس شخص سے ف۲ جو غزوہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلاَةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ

کے ساتھ موجود تھا خوف کی نماز پڑھی تھی اس نے کہا ایک گروہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز میں) صف باندھی اور ایک

وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ

گروہ دشمن کے مقابل رہا آپ نے اس گروہ کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھا ایک رکعت پڑھی پھر آپ (چپ چاپ) کھڑے رہے اور مقتدیوں نے اپنی ایک رکعت

انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ

اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کر کے لوٹ گئے دشمن کے مقابل صف باندھی اب دوسرا گروہ آیا (جو دشمن کے مقابل تھا) آپ نے انکو ایک رکعت پڑھائی

الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلاَتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ

جو آپ کی نماز میں باقی رہی تھی پھر آپ (چپ چاپ) بیٹھے رہے اور مقتدیوں نے ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کی پھر ان کے ساتھ آپ نے

مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

بن ہشام نے کہا ف۳ ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا ہم نخل میں آنحضرت صلی اللہ

سَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلاَةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلاَةِ

علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر خوف کی نماز کا ذکر کیا (جیسے اوپر گذرا) ف۴ امام مالک نے کہا خوف کی نماز میں سب سے عمدہ یہی روایت میں نے سنی

الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ

معاذ بن ہشام کے ساتھ اس حدیث کو لیث بن سعد نے بھی ہشام بن سعد مدنی سے انہوں نے زید بن اسلم سے روایت کیا ان سے قاسم بن محمد نے

صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز غزوہ بنی انمار میں پڑھی ف۵ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ

ابن سعيد القطان عن يحيى بن سعيد الانصاري عن القاسم بن محمد عن صالح بن
ابن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری کو انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح بن خوات
خوات عن سهل بن ابي حثمة قال يقوم الامام مستقبل القبلة وطائفة
سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا (خوف کی نماز میں) امام قبلے کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور ایک گروہ مسلمانوں کا امام کے
منهم معه وطائفة من قبل العدو وجوههم الى العدو فيصلي بالذين معه
پیچھے ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کیے کھڑا ہو جو لوگ امام کے پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اب امام جیسا کھڑا رہے
ركعة ثم يقومون فيركعون لانفسهم ركعة ويسجدون سجدتين في مكانهم
مقتدی کھڑے ہو کر اپنے لیے ایک رکعت اور پڑھ لیں اسی جگہ دو سجدے کرکے ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جو دشمن کے روبرو کھڑے ہیں
ثم يذهب هؤلاء الى مقام اولئك فيركع بهم ركعة فله ثنتان ثم يركعون
اب وہ لوگ آئیں ایک رکعت ان کے ساتھ امام پڑھے تو امام کی دو رکعتیں ہو گئیں یہ لوگ ایک رکعت اور اپنے لیے پڑھیں اور دو سجدے
ويسجدون سجدتين حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة عن عبد الرحمن
کریں (پھر امام اور یہ لوگ سب سلام پھیریں) ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے
ابن القاسم عن ابيه عن صالح بن خوات عن سهل بن ابي حثمة عن النبي صلى
انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے
الله عليه وسلم حدثني محمد بن عبيد الله قال حدثني ابن ابي حازم عن يحيى
آنحضرت صلعم سے ایسی ہی حدیث مجھ سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں
سمع القاسم اخبرني صالح بن خوات عن سهل حدثه قوله حدثنا ابو اليمان
قاسم بن محمد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو صالح بن خوات نے خبر دی انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے ان کا قول بیان کیا ہم سے ابوالیمان نے
اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سالم ان ابن عمر رض قال غزوت مع
بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کے والد عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ
رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو فصاففنا لهم
علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف (غطفان پر) جہاد کیا ہم لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہوئے اور صف باندھی
حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا معمر عن الزهري عن سالم
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم
ابن عبد الله بن عمر عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى باحدى
ابن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پہلے ایک گروہ کے ساتھ

الطائفتين والطائفة الأخرى مواجهة العدو ثم انصرفوا فقاموا في مقام أصحـ

پھر دو گروہ کی ... دوسرا گروہ دشمن کی طرف منہ کیے ہوئے کھڑا رہا ایک رکعت پڑھ کر یہ گروہ لوٹ گیا اور دوسرے گروہ کی جگہ پر جو دشمن کے

فجاء أولئك فصلى بهم ركعة ثم سلم عليهم ثم قام هؤلاء فقضوا ركعتهم وقام هؤلاء فقضوا

مقابل تھا کھڑا ہو گیا اب وہ دوسرے گروہ کے ساتھ بھی آنحضرت نے ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام پھیر دیا اور ایک گروہ کھڑا ہوا اور

ركعتهم حدثنا أبو اليمان حدثنا شعيب عن الزهري قال حدثني سنان و

اپنی ... ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سنان بن ابی

أبو سلمة أن جابرا أخبر أنه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد

سنان اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ جابر رض نے خبر دی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا

حدثنا إسمعيل قال حدثني أخي عن سليمن عن محمد بن أبي عتيق عن ابن

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق

شهاب عن سنان بن أبي سنان الدؤلي عن جابر بن عبد الله رض أخبره أنه غزا

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فلما قفل رسول الله صلى الله عليه

کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا جب آپ وہاں سے لوٹے تو یہ بھی آپ کے ساتھ لوٹا

وسلم قفل معه فأدركتهم القائلة في واد كثير العضاه فنزل رسول الله صلى الله

القائلہ سے دوپہر دن کو ایسے مقام میں پہنچے جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اتر

عليه وسلم وتفرق الناس في العضاه يستظلون بالشجر ونزل رسول الله صلى

پڑے اور آپ کے ساتھی لوگ جدا جدا درختوں کے سایہ میں ٹھیرے آپ ایک کیکر کے درخت کے تلے

الله عليه وسلم تحت سمرة فعلق بها سيفه قال جابر فنمنا نومة ثم إذا رسول

ٹھیرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی آپ سو گئے جابر رض کہتے ہیں ہم لوگ بھی ذرا سو رہے ایک ہی بارگی

الله صلى الله عليه وسلم يدعونا فجئناه فإذا عنده أعرابي جالس فقال رسو

دیکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو بلا رہے ہیں ہم آئے دیکھا تو آپ کے پاس ایک گنوار بیٹھا ہے (ابتد) آپ نے فرمایا

الله صلى الله عليه وسلم إن هذا اخترط سيفي وأنا نائم فاستيقظت و

ابھی اس گنوار نے کیا کیا میں سو رہا تھا میری تلوار سونت لی میں جاگا تو ننگی تلوار

هو في يده صلتا فقال لي من يمنعك مني قلت الله فها هو ذا جالس ثم

اس کے ہاتھ میں دیکھی کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے تمکو کون بچا سکتا ہے میں نے کہا اللہ بچائیگا دیکھو وہ گنوار یہ بیٹھا ہے

لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

آنحضرت نے اس کو کوئی سزا نہ دی ف اور ابان بن یزید نے کہا ف۲ ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ

انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا ہم غزوہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ

اتنے میں ایک درخت بہت سایہ دار نظر آیا ہم نے وہ درخت آپ کے آرام لینے کے لیے چھوڑ دیا ف۳ اتنے میں ایک مشرک

الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ

مرد آیا اور آپ کی تلوار درخت سے لٹکی تھی اس نے لے کر سونت لی کہنے لگا

تَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آپ مجھ سے ڈرتے ہیں یا نہیں آپ نے فرمایا نہیں ڈرتا کہنے لگا آپ کو کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ بچانے والا ہے آخر آپ کے صحابہ نے اسکو دھمکایا

وَسَلَّمَ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ

اور نماز کی تکبیر ہوئی آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں ف۴ پھر وہ ہٹ گئے دشمن کے سامنے چلے گئے اب آپ نے دوسرے گروہ کے

الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ وَ

ساتھ دو رکعتیں پڑھیں ف۵ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں دو فرض دو نفل اور لوگوں نے دو دو رکعتیں پڑھیں

قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ

ف۶ اور مسدد نے ابوعوانہ سے روایت کی ف انہوں نے ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ سے اس شخص کا نام ف۷ غورث بن حارث تھا اور

فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلعم نے اس جنگ میں محارب خصفہ کے لوگوں سے لڑائی کی تھی اور ابوالزبیر نے جابر سے یوں روایت کی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ

کے ساتھ تھے نخل میں جو ایک مقام کا نام ہے آپ نے خوف کی نماز پڑھی اور ابوہریرہ رض نے کہا ف۸ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

نَجْدٍ صَلَاةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ

نجد کے جہاد میں خوف کی نماز پڑھی حالانکہ ابوہریرہ رض خیبر کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تھے

خَيْبَرَ بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ قَالَ ابْنُ

باب بنی مصطلق جو خزاعہ کی ایک شاخ ہیں انکی لڑائی کا قصہ اس کو غزوہ مریسیع بھی کہتے ہیں ف۹ ابن اسحاق نے کہا

إِسْحَاقَ وَذَلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ

یہ جنگ سنہ ۶ ہجری میں ہوئی اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا سنہ ۴ ہجری میں ف اور نعمان بن راشد نے

ابن راشد عن الزهري كان حديث الافك في غزوة المريسيع حدثنا قتيبة

زہری سے روایت کی تہمت کا واقعہ جو حضرت عائشہ رض پر لگائی گئی اسی جنگ میں ہوا ف۱ ہم سے قتیبہ بن سعید نے

ابن سعيد اخبرنا اسمعيل بن جعفر عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن محمد بن

بیان کیا کہا ہمکو اسمعیل بن جعفر نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انہوں نے محمد بن یحیےٰ بن حبان سے

يحيى بن حبان عن ابن محيريز انه قال دخلت المسجد فرايت ابا سعيد الخدري

انہوں نے ابن محیریز سے انہوں نے کہا میں مسجد نبوی میں گیا دیکھا تو وہاں ابو سعید خدری بیٹھے ہیں

فجلست اليه فسالته عن العزل قال ابو سعيد خرجنا مع رسول الله صلى الله

میں بھی ان کے پاس جا بیٹھا اور ان سے عزل کا مسئلہ پوچھا ف۲ انہوں نے کہا ہم غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے

عليه وسلم في غزوة بني المصطلق فاصبنا سبيا من سبي العرب فاشتهينا

وہاں ہم نے عرب لوگوں کو قید کیا عورتوں کی ہمکو بہت

النساء واشتدت علينا العزبة واحببنا العزل فاردنا ان نعزل وقلنا نعزل

خواہش ہوئی بے عورت رہنا مشکل ہو گیا ہمنے چاہا عزل کریں پھر ہمنے یہ کہا کہ عزل کیسے کریں

ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا قبل ان نساله فسالناه عن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں آپ سے پوچھ لیں تو عزل کریں آخر ہمنے پوچھا

ذلك فقال ما عليكم ان لا تفعلوا ما من نسمة كائنة الى يوم القيمة الا و

آپ نے فرمایا عزل کرنے میں کیا برائی ہے کیوں نہیں کرتے اللہ کے علم میں قیامت تک جو جان (دنیا میں) آنیوالی ہے وہ ضرور

هي كائنة حدثنا محمود حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن

آئیگی ف۳ ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے

ابي سلمة عن جابر بن عبد الله قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہمنے نجد کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا

غزوة نجد فلما ادركته القائلة وهو في واد كثير العضاه فنزل تحت شجرة

اتفاق سے دوپہر کا وقت ایسے جنگل میں آیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے آپ ایک درخت کے سایہ میں اترے

واستظل بها وعلق سيفه فتفرق الناس في الشجر يستظلون وبينا نحن كذلك

اور تلوار درخت سے لٹکا دی (لوگ آپکے ہمراہی) جدا جدا درختوں کے سایہ میں اترے اسی اثنا میں ہم کیا دیکھتے ہیں

اذ دعانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئنا فاذا اعرابي قاعد بين يديه

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو بلا رہے ہیں ہم گئے دیکھا تو ایک گنوار آپ کے سامنے بیٹھا ہے آپ نے

ف۲ [illegible] عزل کا بیان [illegible]
[illegible] عزل [illegible] وقت [illegible] انزال
ف۳ قریب ہو تو ذکر باہر نکال [illegible]
[illegible] اس کا [illegible] ہوگا [illegible]

فَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي

فرمایا یہی گنوار میرے پاس آیا میں سو رہا تھا اس نے کیا کیا میری تلوار سونت لی میں جاگا تو کیا دیکھتا ہوں ننگی تلوار لیے میرے

مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ

سر پر کھڑا ہے کہنے لگا اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائیگا میں نے کہا اللہ بچانے والا ہے یہ سنتے ہی اس نے تلوار نیام میں کر لی اور بیٹھ گیا دیکھو یہ بیٹھا ہے

وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ حَدَّثَنَا آدَمُ

جابر رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہ دی ف۱ باب بنی انمار کی لڑائی کا قصہ (جو ایک قبیلہ ہے) ہم سے آدم بن

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے عثمان بن عبد اللہ بن سراقہ نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے

اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى

انہوں نے کہا میں نے غزوہ انمار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے دیکھا آپ کا

رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ وَالْأَفَكُ

منہ پورب کی طرف تھا آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے باب حضرت عائشہ رض پر جو افک (یعنی طوفان) لگایا گیا اس کا قصہ

بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ إِفْكُهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

افک کا لفظ نجس اور نجس کی طرح ہے کہا جاتا ہے افکہم ف۲ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ

ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر اور سعید بن

ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود (چاروں)

عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ

نے حضرت عائشہ رض سے طوفان کا قصہ روایت کیا

مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعٰى لِحَدِيثِهَا مِنْ

اور ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا ان میں سے کوئی دوسرے سے

بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي

زیادہ یاد رکھنے والا تھا اور عمدگی سے یہ قصہ بیان کرتا تھا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی روایت یاد رکھی جو اس نے

حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعٰى لَهُ

حضرت عائشہ رض سے نقل کی اور ایک کی روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ ایک دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والا

مِنْ بَعْضٍ قَالُوْا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ

نے لوگوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا آپ جب سفر میں جاتے تو اپنی بی بیوں

بَيْنَ اَزْوَاجِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ

پر قرعہ ڈالتے جسکا نام اُس کو سفر میں ساتھ لیجاتے ایک بار ایسا ہوا ایک لڑائی میں (غزوہ مریسیع میں)

قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ

آپ نے ہم پر قرعہ ڈالا میرا نام نکلا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِيْ وَاُنْزَلُ

وسلم کے ساتھ گئی اسوقت پردے کا حکم اتر چکا تہا تو میں ایک ہودج میں بیٹھا کر (اونٹ پر) چڑہائی جاتی اور اسی میں رہ کر اتاری

فِيْهِ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْكَ وَقَفَلَ

جاتی خیر ہم اسی طرح سفر کرتے رہے جب آپ اس جہاد سے لوٹے اور ہم مدینہ کے

دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَافِلِيْنَ اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ

نزدیک پہونچے تو ایک رات آپ نے کوچ کا حکم دیا جب کوچ پکارا گیا تو میں اٹھی (اور حاجت کے لیے اکیلی)

فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلٰى رَحْلِيْ فَلَمَسْتُ

چلی لشکر سے پرے نکل گئی جب حاجت سے فارغ ہوئی تو اپنی جگہ پر آئی اپنا سینہ

صَدْرِيْ فَاِذَا عِقْدٌ لِيْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ

چہوا تو معلوم ہوا میرا ہار جو ظفار ملک کے نگینوں کا تہا وہ ٹوٹ کر گر گیا ہے میں پہر لوٹی اور ہار ڈہونڈنے لگی اس کے

فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهٗ قَالَتْ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرْحَلُوْنِيْ فَاحْتَمَلُوْا

ڈہونڈنے میں مجھکو دیر ہو گئی ادہر وہ لوگ آن پہونچے جو میرا ہودہ اٹہایا کرتے تہے وہ سمجھے میں ہودے میں بیٹھی ہوں انہوں نے

هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ وَ

ہودہ اٹہا کر میرے اونٹ پر رکہدیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تہی اُس زمانہ میں

كَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ

عورتیں ہلکی پہلکی تہیں ایسی موٹی پر گوشت نہیں ذرا سا تو کہانا کہاتی تہیں۔

مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَفَعُوْهُ وَحَمَلُوْهُ وَكُنْتُ

اس لیے ہودہ اٹہانیوالوں نے جب ہودہ اٹہایا انہوں نے اُس کے ہلکے پنے پر خیال نہیں کیا اور یہ بہی تہا کہ میں

جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوْا وَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا

اُس وقت کم سن چہوکری تہی (میرا بوجہ ہی کیا تہا) غرض انہوں نے اونٹ اٹہایا اور چلتے ہوئے جب سارا لشکر چلا گیا اُس وقت میرا

اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَّلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي

مین جو اُن کے ٹھکانون مین آئی دیکھتی کیا ہون آدمی کا نام نہین نہ کوئی بات کرنیوالا نہ کوئی جواب دینیوالا آخر مجبور ہو کر مین

الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِّي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ

اُس مقام پر چلی گئی جہان مین ٹھیری تھی سینے یہ خیال کیا کہ جب قافلہ والے مجھکو ہودہ مین نہ پائینگے تو مین ڈھونڈنے

فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ

آئینگے میں یہین اسی جگہ بیٹھی تھی اتنے مین میری آنکھ لگ گئی مین سو گئی ایک شخص تھا صفوان بن معطل سلمی ذکوانی

مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَّائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي

لشکر کے پیچھے رہا کرتا اگر گرا پڑا اٹھا لیتا وہ جو میری ٹھکانے پر آیا اُس نے دیکھا کوئی شخص سو رہا ہے اُس نے دیکھتے ہی مجھکو پہچان لیا

وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي

کیونکہ پردہ کا حکم اترنے سے پہلے اُس نے مجھکو دیکھا تھا اُس نے مجھکو پہچان کر جو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی میں اور میں نے

بِجِلْبَابِي وَوَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنَا بِكَلِمَةٍ وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ وَ

سے منہ ڈھانپ لیا خدا کی قسم نہ ہم دونوں نے کوئی بات کی نہ مین نے اُسکی کوئی بات سنی ایک انا للہ وانا الیہ راجعون کہا تو سنا

هَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ

خیر وہ اونٹ پر سے اترا اُس نے اونٹ بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھ پر پاؤن رکھا مین کھڑی ہوئی اونٹ پر چڑھ گئی وہ بیچارہ پیدل

بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ قَالَتْ

چلتا رہا یہانتک کہ ہم دونون سخت گرمی کے وقت ٹھیک دوپہر کو لشکر مین پہونچے اُس وقت لشکر کے لوگ آرام کے لیے اُترے

فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ

تھے حضرت عائشہؓ کہتی ہین پھر جو لوگ تباہ ہونیوالے تھے وہ (اس مقدمہ مین طوفان لگا کر) تباہ ہوئے اور اس طوفان والون کا سرغنہ

قَالَ عُرْوَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ

عروہ نے کہا مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ اس طوفان کا اُس کے پاس چرچہ ہوتا لوگ بیان کرتے تو وہ اسکو تسلیم کرتا کان لگا کر سنتا کھود کر

وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ

خواہ مخواہ اسکو پوچھتا اور اسی سند سے عروہ سے منقول ہے کہ ان طوفان جوڑنیوالون مین انہی لوگون کا نام لیا گیا حسان بن

ابْنُ ثَابِتٍ وَّمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ لَا عِلْمَ

ثابت مسطح بن اثاثہ　　　حمنہ بنت جحش　　　باقی لوگون کے نام معلوم نہین ہوسکے

لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَإِنَّ كِبْرَ ذٰلِكَ يُقَالُ عَبْدُ اللّٰهِ

مگر اُن کی ایک جماعت تھی جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور مین) فرمایا ان سب مین بڑا (دیکھئے شرا) عبداللہ بن ابی بن سلول

ابن أبي ابن سلول قال عروة كانت عائشة تكره أن يسب عندها حسان

تھا اسی سند سے عروہ نے کہا حضرت عائشہ باوجود اس کے کہ حسان نے تہمت لگائی تھی مگر وہ حسان کو برا کہنا پسند نہیں کرتی تھیں

وتقول إنه الذي قال ؎

اور کہتی تھیں کہ حسان ہی نے یہ شعر کہی ہے ؎

فإن أبي ووالده وعرضي | لعرض محمد منكم وقاء

میرا باپ دادا میری آبرو محمد کی عزت کا ہیں بچاؤ

قالت عائشة فقدمنا المدينة فاشتكيت حين قدمت شهرا والناس

حضرت عائشہ نے کہا یہ بات تو یہیں رہ گئی خیر ہم سفر سے مدینہ میں آئی تو میں ایک مہینے تک بیمار ہی رہی اور لوگ طوفان والوں

يفيضون في قول أصحاب الإفك لا أشعر بشيء من ذلك وهو يريبني في

کی باتوں میں بہت غور کرتے رہے مجھ کو کچھ خبر ہی نہیں ہوئی ایک ذرا میرے دل میں اس وجہ سے آتا کہ جیسی

وجعي أني لا أعرف من رسول الله صلى الله عليه وسلم اللطف الذي كنت

مہربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر پہلے کرتے تھے ویسی میں نے اس بیماری میں نہ

أرى منه حين أشتكي إنما يدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم

پائی آپ اندر آکر سلام کرتے

فيسلم ثم يقول كيف تيكم ثم ينصرف فذلك يريبني ولا أشعر بالشر

اور صرف یہ پوچھ کر چلے جاتے اب کیسی ہے اس سے مجھ کو شک ہوتا کہ آپ کچھ ناراض ہیں مگر اس طوفان کی مجھ کو خبر نہ تھی

حتى خرجت حين نقهت فخرجت مع أم مسطح قبل المناصع وكان

خیر جب میں بیماری سے ذرا اچھی ہوئی تو مسطح کی ماں کے ساتھ مناصع کی طرف گئی وہاں ہم لوگ راتوں

متبرزنا وكنا لا نخرج إلا ليلا إلى ليل وذلك قبل أن نتخذ الكنف قريبا

کو پاخانہ کو جایا کرتے ایک رات کو جاتے پھر دوسری رات کو اس زمانہ میں ہمارے گھروں کے پاس پاخانے نہیں بنے تھے

من بيوتنا قالت وأمرنا أمر العرب الأول في البرية قبل الغائط وكنا نتأذى

اور ہم اگلے زمانہ کے عربوں کی طرح جنگل میں پاخانہ پھرنے کو جایا کرتے گھروں میں

بالكنف أن نتخذها عند بيوتنا قالت فانطلقت أنا وأم مسطح وهي ابنة أبي

پاخانے بنانے سے ہم کو تکلیف ہوتی میں اور مسطح کی ماں (سلمی) جو ابو رہم

رهم بن المطلب بن عبد مناف وأمها بنت صخر بن عامر خالة أبي بكر الصديق

بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی ابوبکر رضی اللہ عنہ (میرے والد) کی خالہ تھی

وابنها مسطح بن اثاثة بن عباد بن المطلب فاقبلت انا وام مسطح قبل بيتي

مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب اُس کا بیٹا تھا ف۱ ساتھ ساتھ گئے جب میں اور وہ دونوں پاخانے سے فراغت پاکر

حين فرغنا من شأننا فعثرت ام مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت

گھر لوٹے آرہے تھے اُس وقت اُس کا پاؤں چادر میں اُلجھا وہ گر پڑی کہنے لگی مسطح ہوا نگوڑا میں نے کہا

لها بئس ما قلت اتسبين رجلا شهد بدرا فقالت اي هنتاه ولم تسمعي ما

اُس نے بری بات کہی مسطح بدر کی جنگ میں شریک تھا تو اُس کو برا کہتی ہے اُس نے کہا ارے بھولی تو نے مسطح کی بات نہیں سنی

قال قالت وقلت ما قال فاخبرتني بقول اهل الافك قالت فازددت مرضا

میں نے پوچھا کیا بات ہے اس نے بیان کی جب تو اور رنج کے میری بیماری اور دونی ہو گئی ف۲

على مرضي فلما رجعت الى بيتي دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم

جب میں گھر پہونچی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے

فسلم ثم قال كيف تيكم فقلت له اتأذن لي ان آتي ابوي قالت واريد

آپ نے (دور ہی سے) سلام کیا پوچھا اب کیسی ہے میں نے عرض کیا مجھے اپنے ماں باپ پاس جانے کی پروانگی دیجیے میری نیت یہ تھی کہ

ان استيقن الخبر من قبلهما قالت فاذن لي رسول الله صلى الله عليه

اُن کے پاس جاکر اس خبر کی تحقیق کروں (شاید مسطح کی ماں نے غلط کہا ہو) آپ نے اجازت دی (میں گئی)

وسلم فقلت لامي يا امتاه ماذا يتحدث الناس قالت يا بنية هوني عليك

میں نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں اُنہوں نے کہا بیٹا تو اتنا رنج نہ کر خدا

فوالله لقلما كانت امرأة قط وضيئة عند رجل يحبها لها ضرائر الا كثرن

کی قسم یہ تو اکثر ہوتا آیا ہے جب کسی خوبصورت کی سوکنیں ہوں اور خاوند اُسکو چاہتا ہو تو وہ ایسے بہت چلتر کرتی ہیں

عليها قالت فقلت سبحان الله اولقد تحدث الناس بهذا قالت فبكيت

ف۳ میں نے کہا سبحان اللہ کیا لوگ ایسی (جھوٹی) بات منہ سے نکالنے لگے (اُسکا چرچا کرنے لگے) میری ساری رات روتے دھوتے

تلك الليلة حتى اصبحت لا يرقأ لي دمع ولا اكتحل بنوم ثم اصبحت ابكي

گذری صبح تک نہ آنسو تھمے نہ نیند آئی ف۴ صبح کو بھی میں رو ہی رہی تھی

قالت ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب واسامة بن زيد

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وحی اترنے میں دیر ہوئی تو حضرت علیؓ اور اسامہ بن زید کو بلوایا

حين استلبث الوحي يسألهما ويستشيرهما في فراق اهله قالت فاما

اُن سے پوچھا مشورہ لیا کیا میں اس عورت کو (اپنے حضرت عائشہؓ کو) چھوڑ دوں اسامہ نے

ف۱ مسطح ابوبکر کا بھانجا تھا [illegible]

ف۲ [illegible] طوفان [illegible]

ف۳ [illegible]

ف۴ [illegible]

أُسامة فأشار على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذي يعلم من براءة أهله

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے وہ جانتے تھے کہ وہ عورت ایسی باتوں سے پاک ہے اور

وبالذي يعلم لهم في نفسه فقال أسامة أهلك ولا نعلم إلا خيرا وأما علي فقال

جیسے وہ ہمارے لوگوں سے دلی محبت رکھتے تھے یہی مشورہ دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہیں ہم تو انکو نیک ہی جانتے ہیں

يا رسول الله لم يضيق الله عليك والنساء سواها كثير وسل الجارية

یا رسول اللہ نے آپ پر عورتوں کی تنگی نہیں رکھی ان کے سوا بہت سی عورتیں ہیں ف آپ ذرا بریرہ اسکی چھوکری سے تو

تصدقك قالت فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بريرة فقال أي بريرة

پوچھیے وہ سچ سچ اسکا حال بتلا دیگی حضرت عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رض کو بلایا اور پوچھا بریرہ تجھکو

هل رأيت من شيء يريبك قالت بريرة والذي بعثك بالحق ما رأيت عليها

کبھی تو نے عائشہ سے کچھ کوئی بات دیکھی ہے جس سے تجکو ان کی پاکدامنی میں شک پیدا ہو بریرہ رض نے کہا قسم اس خدا کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر

أمرا قط أغمصه غير أنها جارية حديثة السن تنام عن عجين أهلها

اسمیں عیب کی نہیں دیکھی اتنی بات ہے وہ کم عمر لڑکی ہے ایسی بھولی بھالی ہے گھر میں آٹا گندھا ہوا ہے وہ سو جاتی

فتأتي الداجن فتأكله قالت فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من يومه

ہے بکری آکر آٹا کھا لیتی ہے ف۳ حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر اسی دن کھڑے ہوئے اور

فاستعذر من عبد الله بن أبي وهو على المنبر فقال يا معشر المسلمين من

منبر پر عبداللہ بن ابی (مردود) کی شکایت کرنے لگے آپ نے فرمایا مسلمانو اس شخص سے

يعذرني من رجل قد بلغني عنه أذاه في أهلي فوالله ما علمت على أهلي إلا

کون میرا بدلہ لیتا ہے جس نے میری بی بی کی بدنامی مجھ تک پہنچائی خدا کی قسم میں تو اپنی بی بی کو نیک ہی جانتا ہوں اور

خيرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت عليه إلا خيرا وما يدخل على أهلي إلا معي

نیک سمجھتا ہوں اور جس (بیچارے) سے تہمت لگاتے ہیں اس کو بھی بھلا آدمی جانتا ہوں وہ کبھی میری بی بی پاس نہیں گیا جب تک میں

قالت فقام سعد بن معاذ أخو بني عبد الأشهل فقال أنا يا رسول الله أعذرك

یہ سنتے ہی سعد بن معاذ بنی عبدالاشہل (اوس قبیلے) میں سے کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں

فإن كان من الأوس ضربت عنقه وإن كان من إخواننا من الخزرج أمرتنا

اگر یہ تہمت لگانیوالا اسی قبیلے اوس میں سے ہے تو ابھی اسکی گردن مارتا ہوں اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج میں کا ہے تو آپ حکم

ففعلنا أمرك قالت فقام رجل من الخزرج وكانت أم حسان بنت عمه من

دو ہم بجا لائینگے حضرت عائشہ رض نے کہا یہ سنکر خزرج کا ایک مرد کھڑا ہوا حسان (تہمت کرنے والے) کی ماں اسکی چچازاد بہن ہوتی تھی

فَخِذِهٖ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا

اُسکے قبیلے کی تھی اسکا نام سعد بن عبادہ تھا وہ خزرج کا سردار تھا ۔ پہلے تو وہ اچھا نیک آدمی تھا

صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا

مگر اس کو (سعد بن معاذ کے کلام پر) اپنی قوم کی پچ آگئی وہ سعد بن معاذ سے کہنے لگا پروردگار کے بقا کی قسم تو جھوٹا ہے تو اسکو نہیں

تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَّهْطِكَ مَا اَحْبَبْتَ اَنْ يُّقْتَلَ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ

مار سکتا تیری کیا مجال ہے اے اگر وہ (تہمت لگانیوالا) تیری قوم کا ہوتا تو کبھی اسکا قتل گوارا نہ کرتا ۔ یہ سنکر اسید بن حضیر کھڑے

وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَاِنَّكَ

ہوئے جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے انہوں نے سعد بن عبادہ سے کہا تو جھوٹا ہے قسم اللہ کے بقا کی ہم تو ضرور اُس کو قتل کرینگے

مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ قَالَتْ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا

تو منافق ہے جب تو منافقوں کی پچ کرتا ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں (اس گفتگو پر) دونوں قبیلوں اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ

اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ

کھڑے ہوئے اور لڑنے پر مستعد ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے آپ انکو چپ کراتے (سمجھاتے) رہے یہاں تک کہ وہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ

خاموش ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو رہے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں برابر

يَوْمِيْ ذٰلِكَ كُلَّهٗ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ

سارے دن روتی رہی نہ تو میرے آنسو تھمتے تھے نہ مجھ کو نیند آتی تھی میرے ماں باپ بھی میرے پاس رہے

وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَظُنُّ اَنَّ

میں دو رات اور ایک دن سے برابر رو رہی تھی نہ تو میرا آنسو تھمتا تھا نہ مجھکو نیند آتی تھی یہاں تک کہ میں سمجھی میرا کلیجہ پھٹ

الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ فَبَيْنَا اَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ فَاسْتَاْذَنَتْ

روتے روتے پھٹ جائیگا اسی حال میں میرے ماں باپ بھی میرے پاس تھے میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے (جسکا نام معلوم نہیں

عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى

ہوا) اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اُس کو اجازت دی وہ بھی بیٹھکر میرے ساتھ رونے لگی خیر ہم اسی حال میں تھے اتنے میں

ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے سلام کیا پھر بیٹھ گئے اور جب سے

يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَاْنِيْ

مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے تہمت کے بعد ایک مہینہ تک آپ ٹھہرے رہے میرے باب میں

بشیٔ قالت فتشھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین جلس ثم قال اما
کوئی وحی آپ پر نہیں آئی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آپ نے بیٹھ کر شہادت پڑھی پھر فرمایا امّا بعد

بعد یا عائشۃ انہ بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئک اللہ و
عائشہ مجھکو تیری طرف سے ایسی ایسی خبر پہونچی ہے اگر تو بے گناہ ہے تو اللہ عنقریب تیری پاکدامنی بیان کر دیگا اور اگر

ان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف ثم
بالفرض تو کسی گناہ میں آلودہ ہوگئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ توبہ کر کیونکہ بندہ اگر اپنے گناہ کا اقرار کرے پھر

تاب تاب اللہ علیہ قالت فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقالتہ
توبہ کرے تو اللہ معاف کر دیتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تقریر ختم کر چکے

قلص دمعی حتی ما احس منہ قطرۃ فقلت لابی اجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ایکبارگی میرے آنسو بند ہوگئے ایسے بند ہوئے کہ ایک قطرہ بھی بہتے نہیں پایا تب میں نے اپنے والد سے کہا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم عنی فیما قال فقال لی واللہ ما ادری ما اقول لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو میری طرف سے جواب دو آپ کیا کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آپ کی بات کا کیا جواب دوں

وسلم فقلت لامی اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما قال قالت امی
تب میں نے اپنی والدہ سے کہا تم تو ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا کچھ جواب دو انہوں نے بھی یہی کہا خدا کی قسم میری

واللہ ما ادری ما اقول لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت وانا جاریۃ
سمجھ میں نہیں آتا میں آپ کو کیا جواب دوں جب میں نے دیکھا میری ماں باپ بھی عاجز ہو گئے کچھ نہیں کہہ سکتے تو میں نے خود ہی کہنا شروع کیا

حدیثۃ السن لا اقرأ من القرآن کثیرا انی واللہ لقد علمت لقد سمعتم
اس وقت میں ایک کم سن لڑکی تھی قرآن بھی میں نے بہت نہیں پڑھا تھا میں نے کہا قسم خدا کی تم نے تو یہ بات سن لی اور

ھذا الحدیث حتی استقر فی انفسکم وصدقتم بہ فلئن قلت لکم انی بریئۃ
وہ تمہارے دلوں میں جم گئی تم نے اس کو سچ سمجھا (جب تو میری طرف سے تم کو شبہ ہو گیا) اب اگر میں یہ کہوں میں بے گناہ ہوں

لا تصدقونی ولئن اعترفت لکم بامر واللہ یعلم انی منہ بریئۃ لتصدقنی
جب بھی تم مجھکو سچا نہیں سمجھو گے ہاں اگر میں (جھوٹ) ایک گناہ کا اقرار کر لوں اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ

واللہ لا اجد لی ولکم مثلا الا ابا یوسف حین قال فصبر جمیل واللہ المستعان
خدا کی قسم اب میری اور تمہاری وہی کیفیت ہے جو یوسف کے والد کی تھی انہوں نے کہا تھا اب اچھی طرح صبر کرنا بہتر ہے اور تم جو

علی ما تصفون ثم تحولت واضطجعت علی فراشی واللہ یعلم انی حینئذ بریئۃ
کہتے ہو اللہ میری مدد کرنیوالا ہے یہ کہہ کر میں نے اپنا منہ پھیر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ رہی مجھے معلوم تھا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے

[illegible handwritten marginal notes in Urdu]

وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا

اور وہ ضرور میری پاکدامنی بیان کریگا مگر مجھکو یہ گمان نہ تھا کہ میرے باب میں قرآن اتریگا جو (قیامت تک)

يُتْلَى لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ

پڑھا جائیگا کیونکہ میں اپنی حیثیت اتنی نہیں سمجھتی تھی کہ اللہ تعالی (اتنا بڑا شہنشاہ) میرے باب میں کچھ کلام کرے ف مجھکو یہ امید

يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ

تھی کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے مقدمہ میں کوئی خواب پڑجائیگا جس کے ذریعے سے اللہ میری پاکی کھولدیگا پھر خدا کی قسم

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے جہاں بیٹھے تھے سرکے بھی نہیں نہ کوئی گھر کا آدمی باہر گیا اتنے میں آپ پر وحی کی حالت

أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ

ہوئی جیسے سختی وحی کے وقت آپ پر ہوا کرتی تھی وہ ہونے لگی یہ سختی اس کلام کے بوجھ سے جو آپ پر اترتا تھا ایسی ہوتی تھی کہ سردی کے دنوں میں آپکے موتی کی طرح

مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَسُرِّيَ

پسینا ٹپکنے لگتا — خیر جب وحی کی حالت گذر چکی — تو آپ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا

(خوشی سے) ہنسنے لگے پہلی بات جو آپ نے منہ سے نکالی

أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ قَالَتْ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ

وہ یہ تھی عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ نے تیری پاکدامنی بیان فرمادی اس وقت میری والدہ کہنے لگیں اٹھ آنحضرت کا شکریہ کر میں نے

وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کہا خدا کی قسم میں تو کبھی آنحضرت آپکا شکریہ نہیں کرنے کی میں تو بس اپنے مالک پروردگار کا شکریہ کرونگی ف اللہ تعالی نے

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ

یہ دس آیتیں اتاریں جن لوگوں نے تم میں یہ بہتان اٹھایا اخیر تک اور اللہ تعالی نے میری بے گناہی صاف بیان فرمادی ف

أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَ

اور ابوبکر صدیق جو رشتہ داری اور محتاجی کی وجہ سے مسطح سے کچھ سلوک کیا کرتے تھے انہوں نے کہا

اللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ

میں مسطح سے کبھی کوئی سلوک نہیں کرونگا اس نے ایسی شرارت کی عائشہ رضی پر ایسی تہمت لگائی تب اللہ تعالی نے (اسی سورۂ نور میں)

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلٰى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَلٰى

یہ آیت اتاری جو لوگ تم میں بزرگی اور مقدور والے ہیں وہ یوں قسم کھائیں اخیر آیت غفور رحیم تک اس وقت ابوبکر کہنے لگے کیوں

وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لِیْ فَرَجَعَ اِلٰی مِسْطَحٍ النَّفَقَۃَ الَّتِیْ کَانَ یُنْفِقُ عَلَیْہِ وَ

نہیں میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھکو بخشے اور انہوں نے مسطح کو جو دیا کرتے تھے پھر دینا شروع کر دیا کہنے لگے خدا

قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَنْزِعُھَا مِنْہُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَۃُ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

کی قسم میں یہ معمول کبھی بند نہیں کرنیکا حضرت عائشہ رض کہتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تہمت کے دنوں میں

سَلَّمَ سَاَلَ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِیْ فَقَالَ لِزَیْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ اَوْ رَاَیْتِ فَقَالَتْ

ام المومنین زینب سے (جو میری سوکن تھیں) میرا حال پوچھا آپ نے دریافت کیا تم عائشہ رض کو کیسا سمجھتی ہو تم نے اسکو کیسا دیکھا انہوں نے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ عَائِشَۃُ وَھِیَ الَّتِیْ

کہا یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کو بچاتی ہوں خدا کی قسم میں تو عائشہ کو اچھا ہی سمجھتی ہوں حضرت عائشہ رض کہتی ہیں

کَانَتْ تُسَامِیْنِیْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَھَا اللّٰہُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں زینب ہی میرے برابر کی تھیں اللہ نے اُن کی پرہیزگاری کی وجہ سے انکو بچائے رکھا اور

طَفِقَتْ اُخْتُھَا حَمْنَۃُ تُحَارِبُ لَھَا فَھَلَکَتْ فِیْمَنْ ھَلَکَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَھٰذَا

لیکن اُن کی بہن حمنہ اپنی بہن کے خیال سے لڑنا شروع کیا وہ بھی تہمت لگانے والوں کے ساتھ تباہ ہوئیں ابن شہاب نے

الَّذِیْ بَلَغَنِیْ مِنْ حَدِیْثِ ھٰؤُلَاءِ الرَّھْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَۃُ قَالَتْ عَائِشَۃُ وَاللّٰہِ

کہا یہ وہ حدیث ہے جو ان چاروں شخصوں (عروہ سعید علقمہ عبید اللہ) سے مجھکو پہونچی عروہ نے یہ بھی کہا حضرت عائشہ کہتی تہیں خدا کی

اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ قِیْلَ لَہٗ مَا قِیْلَ لَیَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا کَشَفْتُ

قسم جس مرد سے مجھکو تہمت لگائی تھی (صفوان بن معطل) وہ بیچارہ یہ تہمتیں سنکر (تعجب سے) کہتا سبحان اللہ قسم اُس پروردگار کی جس کے

مِنْ کَنَفِ اُنْثٰی قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ

تو کسی عورت کا ستر تک کبھی نہیں کھولا (جماع کیا) حضرت عائشہ رض کہتی ہیں اُس کے بعد وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا مجھ سے عبد اللہ بن محمد

ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَمْلٰی عَلَیَّ ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ مِنْ حِفْظِہٖ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ

مسندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہشام بن یوسف نے اپنی یاد سے مجھکو لکھوایا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے

قَالَ قَالَ لِیَ الْوَلِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ اَبَلَغَکَ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ فِیْمَنْ قَذَفَ عَائِشَۃَ

انہوں نے کہا مجھ سے ولید بن عبد الملک بن مروان (خلیفہ) نے پوچھا کیا تم کو یہ خبر پہونچی ہے کہ حضرت علی رض بھی اُن لوگوں میں تھے

قُلْتُ لَا وَلٰکِنْ قَدْ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِکَ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ

میں نے کہا نہیں ف مگر تمہاری قوم (قریش) کے دو آدمیوں ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ابوبکر

بَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ لَھُمَا کَانَ عَلِیٌّ مُسَلِّمًا فِیْ شَاْنِھَا

بن عبد الرحمن بن حارث نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رض کہتی تھیں حضرت علی رض انکے باب میں خاموش رہے ریا خطا پر تھے ف

حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا ابو عوانة عن حصين عن ابي وائل

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انھوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انھوں نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے

قال حدثني مسروق بن الاجدع قال حدثتني ام رومان وهي ام عائشة رض

کہا مجھ سے مسروق بن اجدع نے بیان کیا کہا مجھ سے ام رومان نے جو حضرت عائشہ رض کی والدہ تھیں انھوں نے

قالت بينا انا قاعدة انا وعائشة اذ ولجت امرأة من الانصار فقالت فعل الله

کہا میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ایک انصاری عورت آ گئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلانے

بفلان وفعل فقالت ام رومان وما ذاك قالت ابني فيمن حدث الحديث

کو تباہ کرے فلانے کو تباہ کرے میں نے پوچھا سبب کیا کہنے لگی میرا بیٹا بھی اس بات کے بیان کرنے میں شریک ہے

قالت وما ذاك قالت كذا وكذا قالت عائشة سمع رسول الله صلى الله عليه

ام رومان نے کہا کون سی بات اس وقت اس نے بہتان کا حال بیان کیا عائشہ رض نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس

وسلم قالت نعم قالت وابو بكر قالت نعم فخرت مغشيا عليها فما افاقت الا

بات کی خبر ہو گئی اس نے کہا ہاں پھر پوچھا ابو بکر رض کو اس نے کہا ہاں یہ سنتے ہی عائشہ بیہوش ہو کر گر پڑی ہوش آیا تو لرزہ بخار

وعليها حمى بنافض فطرحت عليها ثيابها فغطيتها فجاء النبي صلى الله عليه

چڑھا ہوا تھا میں نے اس کے کپڑے اس پر ڈال دیے اور چھپا دیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

وسلم فقال ما شان هذه قلت يا رسول الله اخذتها الحمى بنافض قال فلعل

پوچھا عائشہ کو کیا ہوا میں نے عرض کیا لرزے سے بخار چڑھا ہے آپ نے فرمایا شاید اس نے وہ

في حديث تحدث به قالت نعم فقعدت عائشة فقالت والله لئن حلفت

(طوفان کی) بات سن پائی میں نے عرض کیا جی ہاں پھر عائشہ اٹھ کر بیٹھی کہنے لگی خدا کی قسم اگر میں قسم کھا کر بھی کہوں میں بیگناہ ہوں

لا تصدقوني ولئن قلت لا تعذروني مثلي ومثلكم كيعقوب وبنيه والله

جب بھی تم لوگ مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور میں بیان کروں تب بھی میرا عذر نہیں ماننے کے میری اور تمہاری کہاوت وہی

المستعان على ما تصفون قالت وانصرف ولم يقل شيئا فانزل الله عذرها

اللہ ان باتوں پر جو تم بناتے ہو مدد کرنیوالا ہے ام رومان کہتی ہیں آنحضرت صلعم عائشہ رض کی یہ تقریر سنکر لوٹ گئے کچھ جواب نہیں دیا آخر اللہ نے

قالت بحمد الله لا بحمد احد ولا بحمدك حدثني يحيى حدثنا وكيع عن نافع

خود عائشہ کی پاکدامنی اتاری وہ آنحضرت صلعم سے کہنے لگی بس میں اللہ ہی کا شکر کرتی ہوں نہ تمہارا نہ اور کسی کا مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا

ابن عمر عن ابن ابي مليكة عن عائشة رض كانت تقرأ اذ تلقونه بالسنتكم

بن عمر سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے وہ (سورہ نور میں) اس آیت کو یوں پڑھتی تھیں اذ تلقونہ بکسر لام

وَتَقُولُ لَوْلَا الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ

اور کہتی تھیں یہ وہی نکلا جو دل کے سچے جھوٹ و اور عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عائشہ ان باتوں کو اوروں سے زیادہ جانتی تھیں کیونکہ

لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

وہ خاص انہی کے بارے میں اتری تھیں ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدۃ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے

قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ

انہوں نے کہا میں حسان بن ثابت کو حضرت عائشہ رضہ کے سامنے برا کہنے لگا انہوں نے کہا حسان کو برا مت کہہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کیا کرتا تھا حضرت عائشہ رضہ نے کہا حسان رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی میں

وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي قَالَ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ

قریش کے کافروں کی ہجو کرتا ہوں آپ نے فرمایا میرا بھی تو خاندان قریش ہی میں ہے حسان نے کہا میں آپ کو ان میں سے ایسا نکال لونگا

الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ

جیسے بال آٹے میں سے (صاف) نکال لیا جاتا ہے اور محمد بن عقبہ (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے عثمان بن فرقد نے بیان کیا کہا میں نے

أَبِيهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ

اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا میں نے حسان کو برا کہا انہوں نے حضرت عائشہ کو بہت بدنام کیا تھا مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو الضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا

دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رض وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ

ہم حضرت عائشہ رضہ پاس گئے دیکھا تو وہاں حسان بن ثابت شعر ان کو سنا رہے ہیں (جن میں حضرت عائشہ رضہ کی تعریف تھی) اور تشبیب

بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ ؎

کے طور پر یہ بیتیں پڑھ رہے ہیں ف جب انہوں نے یہ بیت پڑھی ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ ۔ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

وہ سنجیدہ اور پاکدامن کبھی اس پہ تہمت نہ ہوئی ۔ وہ ہر صبح بھوکی نہیں کھاتی نادان بہنوں کا گوشت کچھ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِي لَهُ

تو حضرت عائشہ رضہ نے کہا مگر تو تو ایسا نہیں ہے ف مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا آپ اسکو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں

أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ

اور اللہ نے تو (سورۂ نور میں اس کے حق میں) فرمایا اور جس نے ان میں سے طوفان کا بڑا حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا ف

عَظِيمٍ فَقَالَتْ وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي
حضرت عائشہ رضہ نے کہا بھلا اندھے ہونے سے بڑھ کر اور کیا عذاب ہوگا (اخیر عمر میں حسان اندھے ہو گئے تھے) یہ بھی کہا کہ حسان آنحضرت

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ
صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا یا یوں کہا کہ آپ کی طرف سے مشرکوں کی ہجو کیا کرتا۔ باب جنگ حدیبیہ کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ حَدَّثَنَا
(فتح میں) فرمایا اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہو چکا جب وہ درخت کے تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے ہم سے

خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ
خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے صالح بن کیسان نے انہوں نے

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے سال (سنہ ۶ ہجری) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ
کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ایک رات ایسا ہوا برسات آئی اس کی صبح کو آپ نے نماز پڑھائی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ
پھر ہماری طرف منہ کیا فرمایا تم جانتے ہو تمہارے پروردگار جل جلالہ نے کیا ارشاد کیا

قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي
انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے کہا اللہ فرماتا ہے (آج) میرے دو طرح کے بندوں نے صبح کی کچھ تو مومن ہیں کچھ کافر

فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَبِرِزْقِ اللّٰهِ وَبِفَضْلِ اللّٰهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ
جس نے یوں کہا اللہ نے رحم و کرم کیا روزی اس کے فضل سے پانی پڑا اس نے تو مجھ پر ایمان رکھا ستاروں کا منکر ہوا

بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ كَافِرٌ بِي حَدَّثَنَا
اور جس نے یوں کہا فلانے ستارے کی وجہ سے پانی پڑا اس نے ستاروں پر ایمان رکھا میرا انکار کیا ہم سے

هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ
ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس رضہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ
کل چار عمرے کیے سب ذیقعدہ میں مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا (وہ ذی الحجہ میں کیا تھا)

حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي
حدیبیہ کا عمرہ ذی قعدہ میں تھا اسی طرح دوسرے سال کا وہ بھی ذیقعدہ میں (جس کو عمرہ قضا کہتے) ہیں

ف ان کی بینائی جاتی رہی حسان بن ثابت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرنے کی وجہ سے حسان کی ایسی قدر کرتی تھیں حالانکہ حسان بھی تہمت میں شریک تھے لیکن حضرت عائشہ رضہ نے اپنے ذاتی رنج کا کچھ خیال نہ کیا اور حسان سے احسان کرتی رہیں۔

[illegible]

ذی القعدۃ وعمرۃ من الجعرانۃ حیث قسم غنائم حنین فی ذی القعدۃ و

اور جعرانہ کا عمرہ جہاں آپ نے حنین کی لوٹ بانٹی تھی وہ بھی ذیقعدہ میں تھا چوتھا

عمرۃ مع حجتہ حدثنا سعید بن الربیع حدثنا علی بن المبارک عن یحیی

عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا (جو ذی الحجہ میں تھا) ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے

عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ ان اباہ حدثہ قال انطلقنا مع النبی صلی اللہ

انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے ان سے انکے والد ابو قتادہ حارث بن ربعی صحابی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے سال آنحضرت

علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فاحرم اصحابہ ولم احرم حدثنا عبید اللہ بن

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے آپکے سب اصحاب احرام باندھے ہوئے تھے میں احرام میں باندھا تھا ہم سے عبیداللہ بن موسے نے

موسی عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء رض قال تعدون انتم الفتح فتح مکۃ

بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا لوگو تم سورۂ انا فتحنا میں فتح سے

وقد کان فتح مکۃ فتحا ونحن نعد الفتح بیعۃ الرضوان یوم الحدیبیۃ کنا

بیشک مکہ کی فتح بھی ایک فتح تھی اور ہم تو بیعۃ الرضوان کو جو حدیبیہ میں ہوئی فتح سمجھتے ہیں ف۲ ہوا یہ

مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع عشرۃ مائۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناہا فلم

کہ ہم چودہ سو آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حدیبیہ ایک کنواں تھا ہمنے اس میں سے پانی لینا

نترک فیہا قطرۃ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہا فجلس علی شفیرہا

شروع کیا ایک قطرہ نہ چھوڑا لوگ پیاسے ہوئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے

ثم دعا باناء من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعا ثم صبہ فیہا فترکناہا غیر بعید

پانی کا برتن منگوایا وضو کیا کلی کی اور اللہ سے دعا کی پھر یہ پانی جس سے آپ نے وضو کیا تھا کنوئیں میں ڈالدیا تھوڑی دیر

ثم انہا اصدرتنا ما شئنا نحن ورکابنا حدثنی فضل بن یعقوب حدثنا

ہم خاموش رہے اس کے بعد اس کنوئیں نے ہمکو اور ہمارے جانوروں کو جتنا ہمنے چاہا پانی پلاکر لوٹایا مجھ سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا

الحسن بن محمد بن اعین ابو علی الحرانی حدثنا زہیر حدثنا ابو اسحق

حسن بن محمد بن اعین ابو علی حرانی نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق سبیعی نے

قال انبانا البراء بن عازب رض انہم کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہا ہمکو براء بن عازب نے خبر دی انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ او اکثر فنزلوا علی بئر فنزحوہا فاتوا رسول

چودہ سو یا زیادہ آدمی تھے ف۳ ایک کنوئیں پر اترے اسکا سارا پانی کھینچ ڈالا پھر آنحضرت صلی

اللهِ صلى الله عليه وسلم فأتى البئر وقعد على شفيرها ثم قال ائتوني بدلو من

اللہ علیہ وسلم پاس آئے (آپ سے عرض کیا پانی نہیں رہا اب کیا کریں) آپ کنوئیں پر تشریف لا کر اسکے مینڈھ پر بیٹھے فرمایا اُس کے پانی کا ایک

مائها فأتي به فبصق فدعا ثم قال دعوها ساعة فأرووا أنفسهم وركابهم حتى

ڈول لاؤ لوگ لائے آپ نے اپنا لب اُس میں ڈالدیا اور اللہ سے دعا کی پھر فرمایا ایک گھڑی خاموش رہو اسکے بعد اُس کنوئیں کے پانی سے آدمیوں

ارتحلوا حدثنا يوسف بن عيسى حدثنا ابن فضيل حدثنا حصين

پھر وہاں سے چل کھڑے ہوئے ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبد الرحمٰن نے

عن سالم عن جابر رضـ قال عطش الناس يوم الحديبية ورسول الله صلى الله

انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر رضـ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک

عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضأ منها ثم أقبل الناس نحوه فقال رسول

چھاگل تھی آپ نے اُس میں سے وضو کیا پھر لوگ آپ پاس آئے آپ نے پوچھا

الله صلى الله عليه وسلم ما لكم قالوا يا رسول الله ليس عندنا ماء نتوضأ به و

کیوں خیر تو ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس نہ وضو کے لیے پانی ہے نہ پینے کے لیے

لا نشرب إلا ما في ركوتك قال فوضع النبي صلى الله عليه وسلم يده في الركوة

بس اتنا ہی پانی ہے جو آپ کی چھاگل میں ہے آپ نے یہ سُنکر اپنا ہاتھ اُس چھاگل میں رکھ دیا

فجعل الماء يفور من بين أصابعه كأمثال العيون قال فشربنا وتوضأنا فقلت

آپ کی انگلیوں سے پانی چشموں کی طرح پھوٹنے لگا جابر کہتے ہیں ہم سب لوگوں نے پیا وضو کیا سالم نے کہا میں نے

لجابر كم كنتم يومئذ قال لو كنا مائة ألف لكفانا كنا خمس عشرة مائة

جابر سے پوچھا اُس دن تم کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے تو بھی وہ پانی ہمکو کفایت کرتا ہم تو پندرہ سو آدمی تھے

حدثنا الصلت بن محمد حدثنا يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة قلت

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں

لسعيد بن المسيب بلغني أن جابر بن عبد الله كان يقول كانوا أربع عشرة

نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جابر بن عبد اللہ اُن لوگوں کا شمار (جو حدیبیہ میں آپ کے ساتھ تھے) چودہ سو بیان

مائة فقال لي سعيد حدثني جابر كانوا خمس عشرة مائة الذين بايعوا

کرتے ابن سعید نے کہا مجھ سے تو جابر رضـ نے یہ بیان کیا کہ جن لوگوں نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال أبو داود حدثنا قرة عن قتادة

بیعت کی وہ پندرہ سو آدمی تھے ابوداؤد طیالسی نے کہا ف ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا انہوں نے قتادہ

تابعہ محمد بن بشار حدثنا علی حدثنا سفین قال عمرو سمعت جابر بن

اور محمد بن بشار نے بھی ابوداود طیالسی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

عبداللہ رض قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ انتم

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن (صحابہ سے) فرمایا (آج) تم ساری زمین

خیر اہل الارض وکنا الفا واربعمائۃ ولو کنت ابصر الیوم لاریتکم مکان

والوں میں افضل ہو جابر رض کہتے ہیں اس دن ہم چودہ سو آدمی تھے اور اگر آج مجھ میں بینائی ہوتی تو تمہیں تم کو وہ جگہ دکھا دیتا جہاں درخت کی

الشجرۃ تابعہ الاعمش سمع سالما سمع جابرا الفا واربعمائۃ وقال عبیداللہ

جگہ بتلا دیتا سفیان کے ساتھ اس حدیث کو اعمش نے بھی روایت کیا انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا انہوں نے جابر رض سے اس میں چودہ

بن معاذ حدثنا ابی حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ حدثنی عبداللہ بن ابی

بن معاذ نے کہا ہم سے والد (معاذ بن معاذ) نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا مجھ سے عبداللہ بن

اوفی رض کان اصحاب الشجرۃ الفا وثلثمائۃ وکانت اسلم ثمن المھاجرین تابعہ

ابی اوفی نے بیان کیا انہوں نے کہا جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے تلے بیعت کی انکی تعداد تیرہ سو آدمی کی تھی اور اسلم قبیلے کے

محمد بن بشار حدثنا ابوداود حدثنا شعبۃ حدثنا ابراھیم بن موسی اخبرنا

عبیداللہ بن معاذ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کیا کہا ہم سے ابوداود طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے ہم سے ابراہیم بن موسی

عیسی عن اسمعیل عن قیس انہ سمع مرداسا الاسلمی یقول وکان من اصحاب

کہا ہم کو عیسی بن یونس نے خبر دی انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس بن مالک اسلمی سے سنا وہ ان

الشجرۃ یقبض الصالحون الاول فالاول وتبقی حفالۃ کحفالۃ التمر و

لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتے تھے (قیامت کے قریب) نیک لوگ ایک ایک کرکے اٹھ جائیں گے اور

الشعیر لایعبأ اللہ بھم شیئا حدثنا علی بن عبداللہ حدثنا سفین عن

جو اسکی کیا ان کی کچھ پرواہ نہ ہوگی ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

الزھری عن عروۃ عن مروان والمسور بن مخرمۃ قالا خرج النبی صلی اللہ علیہ

زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ

وسلم عام الحدیبیۃ فی بضع عشرۃ مائۃ من اصحابہ فلما کان بذی الحلیفۃ

کے سال اپنے اصحاب میں سے کئی سو آدمی ہمراہ لیکر نکلے جب ذی الحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے

قلد الھدی واشعر واحرم منھا لا احصی کم سمعتہ من سفین حتی سمعتہ

قربانی کے جانور کو ہار پہنایا اشعار کیا خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھا علی بن مدینی کہتے ہیں میں گن نہیں سکتا

يَقُولُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْإِشْعَارِ

یعنی یہ حدیث سفیان کو سنی (یعنے بہت بار سنی) یہاں تک کہ میں سفیان سے سنا وہ کہتے تھے مجھکو زہری سے کوہان چیرنا اور ہار ڈالنا یاد نہیں رہا اب

وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

یا ساری حدیث یاد نہیں رہی ہم سے حسن بن خلف ابو علی واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف نے

يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

انہوں نے ابو بشر ورقاء بن عمر سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن ابی لیلے

ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ

نے بیان کیا انہوں نے کعب بن عجرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دیکھا اُن کے سر کی جوئیں (اتنی بہت ہو گئی تھیں)

عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

منہ پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا ان کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے اُن کو حکم دیا

أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا

سر منڈا ڈالو اور اُس وقت وہ حدیبیہ میں تھے اُن کو یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ وہ (عمرہ) سے روکے جاوینگے (حدیبیہ ہی میں انکو احرام کھولنا ہو گا) بلکہ اُن کو

مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا

یہ امید تھی کہ مکہ میں جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ کی) فدیہ کی آیت اتاری (فمن کان منکم مریضا او به اذی) اس وقت آپ نے کعب کو یہ حکم دیا کہ ایک فرق کھانا

بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ

(سولہ رطل) چھ مسکینوں کو دے یا ایک بکری قربانی کرے یا تین روزے رکھے ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ

نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ

الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ

بازار کو گیا وہاں اُن کو ایک جوان عورت ملی (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی امیر المومنین میرا خاوند مر گیا اور چھوٹے

زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا وَاللّٰهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ

چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے خدا کی قسم اُن کو بکری کے پائے تک بھی نہیں ملتے جن کو پکا کر کھائیں نہ کھیتی ہے نہ دودھ کے جانور

وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ

میں ڈرتی ہوں کہیں قحط سالی میں وہ بھوک کے مارے مر نہ جائیں میں خفاف بن ایما غفاری کی بیٹی ہوں میرا باپ

إِلَى الْحُدَيْبِيَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ

حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا حضرت عمرؓ یہ سنکر کھڑے ہو گئے آگے نہیں بڑھے کہنے لگے

مرحبًا بنسب قريب ثم انصرف إلى بعير ظهير كان مربوطا في الدار فحمل عليه
مرحبا تیرا خاندان تو ہمارے خاندان (قریش) سے قریب ہے پھر ایک مضبوط زور آور اونٹ کی طرف جو گھر میں بندھا ہوا تھا اس پر

غرارتين ملأهما طعاما وحمل بينهما نفقة وثيابا ثم ناولها بخطامه ثم قال
اناج کی دو گونیں بھر کر لادیں اور بیچ میں روپیہ اور کپڑے رکھ اور اونٹ کی نکیل اُس عورت کے ہاتھ میں دیدی کہا اس کو لے جا

اقتاديه فلن يفنى حتى يأتيكم الله بخير فقال رجل يا أمير المؤمنين أكثرت
یہ ختم نہ ہو گا اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ تجھ کو اس سے بہتر دیگا ف اس وقت ایک شخص عمر سے کہنے لگا امیر المؤمنین آپ نے اس عورت

لها قال عمر ثكلتك أمك والله إني لأرى أبا هذه وأخاها قد حاصرا حصنا
کو بہت دیدیا انہوں نے کہا ارے کمبخت تیری ماں تجھ پر روئے خدا کی قسم میں نے اس عورت کے باپ اور بھائی کو دیکھا ف دونوں

زمانا فافتتحاه ثم أصبحنا نستفيء سهمانهما فيه حدثني محمد بن رافع
ایک قلعہ کو گھیرے رہے یہاں تک کہ اسکو فتح کر لیا ف پھر ہم صبح کو ان دونوں کا حصہ لوٹ کے مال میں سے وصول کر رہے

حدثنا شبابة بن سوار أبو عمرو الفزاري حدثنا شعبة عن قتادة عن سعيد
کہا ہم سے شبابہ بن سوار ابو عمرو فزاری نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن

ابن المسيب عن أبيه قال لقد رأيت الشجرة ثم أتيتها بعد فلم أعرفها قال
مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے اس درخت کو دیکھا جس کے تلے بیعۃ الرضوان ہوئی تھی پھر دوسری بار جو میں وہاں گیا

محمود ثم أنسيتها بعد حدثنا محمود حدثنا عبيد الله عن إسرائيل عن
محمود بن غیلان نے اپنی روایت میں یوں نقل کیا پھر وہ درخت میں بھول گیا ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ

طارق بن عبد الرحمن قال انطلقت حاجا فمررت بقوم يصلون قلت ما
طارق بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا میں حج کی نیت سے چلا راستے میں کچھ لوگوں کو دیکھا نماز پڑھ رہے ہیں میں نے پوچھا یہ مسجد کیسی ہے بیابان جنگل

هذا المسجد قالوا هذه الشجرة حيث بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم بيعة
میں کس نے بنائی لوگوں نے کہا یہی وہ درخت ہے جس کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعۃ الرضوان لی تھی (اُسی کے پیچھے لوگوں نے نماز کے لیے

الرضوان فأتيت سعيد بن المسيب فأخبرته فقال سعيد حدثني أبي أنه
مسجد بنالی تھی) یہ سنکر میں سعید بن مسیب پاس آیا میں نے اُن سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد (مسیب بن حزن) نے بیان

كان فيمن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت الشجرة قال فلما خرجنا
وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے جب ہم دوسرے سال وہاں

من العام المقبل نسيناها فلم نقدر عليها فقال سعيد إن أصحاب محمد صلى
گئے تو اس درخت کو بھول گئے پہچان نہ سکے سعید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو پہچان نہ سکے

اللهِ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَم يَعلَمُوهَا وَعَلِمتُمُوهَا انتم فَانتم اعلم حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُو

نے لوگوں نے کیسے پہچان لیا اس کے تلے مسجد بنالی اتم اُن سے زیادہ علم والے ٹھیرے ف ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَن سَعِيدِ بنِ المُسَيَّبِ عَن اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ مِمَّن بَايَعَ تَحتَ الشَّجَرَةِ

ابو عوانہ نے کہا ہم سے طارق بن عبدالرحمن نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے وہ اُن صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے بیعت کی

فَرَجَعنَا اِلَيهَا العَامَ المُقبِلَ فَعَمِيَت عَلَينَا حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن

تھی کہتے تھے جب ہم دوسرے سال آ (ادھر گئے) تو پہچان نہ سکے وہ کونسا درخت تھا ف ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَت عِندَ سَعِيدِ بنِ المُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ اَخبَرَنِي اَبِي

انہوں نے طارق بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر آیا ف وہ ہنس دیے کہنے لگے میرے باپ نے مجھ سے

وَكَانَ شَهِدَهَا حَدَّثَنَا آدَمُ بنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَن عَمرِو بنِ مُرَّةَ

بیعت میں شریک تھے ف ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے

قَالَ سَمِعتُ عَبدَ اللهِ بنَ اَبِي اَوفَى وَكَانَ مِن اَصحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ اُن صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت

اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَومٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيهِم فَاَتَاهُ اَبِي بِصَدَقَتِهِ

کی تھی کہتے تھے آنحضرت کے پاس جب کسی قوم کی زکوٰۃ آتی تو آپ یوں دعا کرتے یا اللہ اُن پر رحمت کر تو میرے والد ف اپنی زکوٰۃ لیکر آئے

فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ اَبِي اَوفَى حَدَّثَنَا اِسمٰعِيلُ عَن اَخِيهِ عَن سُلَيمَانَ عَن

آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ابو اوفیٰ کی اولاد پر رحمت کر ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید سے انہوں نے سلیمان

عَمرِو بنِ يَحيَى عَن عَبَّادِ بنِ تَمِيمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَومُ الحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ

عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے کہا جب حرہ کا دن ہوا اور لوگ (مدینہ والے یزید پلید کی بیعت توڑ کر) عبداللہ بن

لِعَبدِ اللهِ بنِ حَنظَلَةَ فَقَالَ ابنُ زَيدٍ عَلَى مَا يُبَايِعُ ابنُ حَنظَلَةَ النَّاسَ قِيلَ لَهُ

حنظلہ سے بیعت کرنے لگے ف تو عبداللہ بن زید صحابی انصاری مازنی نے پوچھا عبداللہ بن حنظلہ کس اقرار پر لوگوں سے بیعت لیتے ہیں

عَلَى المَوتِ قَالَ لَا اُبَايِعُ عَلَى ذٰلِكَ اَحَدًا بَعدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ

لوگوں نے کہا موت پر (یعنی اُنکے ساتھ ہو کر لڑینگے مر جائینگے) عبداللہ بن زید نے کہا اس شرط پر تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کسی کی بیعت

وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الحُدَيبِيَةَ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ يَعلَى المُحَارِبِيُّ

نہیں کرنے کا عبداللہ بن زید حدیبیہ میں آنحضرت صلعم کے ساتھ موجود تھے ف ہم سے یحییٰ بن یعلی محاربی نے بیان کیا کہا مجھ سے

قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا اِيَاسُ بنُ سَلَمَةَ بنِ الاَكوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي وَكَانَ

میرے والد یعلیٰ نے کہا ہم سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ اُن

مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ

لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت سے بیعت کی تھی کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھا کرتے پھر نماز سے فارغ ہو کر

وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ

جب لوٹتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا جس میں ہم سایہ لیتے ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمعیل نے انہوں نے

يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ

نے یزید بن ابی عبید سے میں نے سلمہ بن اکوع سے کہا تم نے صلح حدیبیہ کے دن کس اقرار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

بیعت کی تھی انہوں نے کہا موت پر مجھ سے احمد بن اشکاب نے بیان

إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ

کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے علاء بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں براء بن عازب

بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ

سے ملا میں نے کہا اللہ مبارک کرے تم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور درخت کے تلے آپ سے بیعت

الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

کی انہوں نے کہا میرے بھتیجے (یہ تو سب صحیح ہے) مگر تو کیا جانے ہم لوگوں نے آنحضرت کے بعد کیا کیا نئے کام کیے ف ہم سے اسحاق

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي

بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو قلابہ

قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ

(عبداللہ بن زید جرمی) سے ان سے ثابت بن ضحاک نے بیان کیا انہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی

الشَّجَرَةِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ قَالَ

قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رض سے اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا انا فتحنا لک فتحا مبینا اس سے مراد حدیبیہ کی صلح ہے ف

أَصْحَابُهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ

صحابہ نے کہا مبارک مبارک یا رسول اللہ مگر ہمارے لیے کیا ہے اس وقت یہ آیت اتری تاکہ اللہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسے باغوں

قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ

شعبہ نے کہا میں کوفہ میں آیا تو میں نے یہ ساری حدیث قتادہ سے نقل کی پھر لوٹ کر قتادہ پاس آیا

فذکرت لہ فقال امّا انا فتحنا لک فعن انس واما ھنیئا مریئا فعن عکرمۃ

اُن سے بیان کیا تو وہ کہنے لگے انا فتحنا کی تفسیر تو انس سے منقول ہے اور ہنیئا مریئا کی عکرمہ سے منقول ہے

حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا اسرائیل عن مجزاۃ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے مجزاہ بن

ابن زاھر الاسلمی عن ابیہ وکان ممن شھد الشجرۃ قال انی لاوقد تحت

زاہر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد زاہر بن اسود سے وہ درخت کی بیعت میں شریک تھے کہتے ہیں (خیبر کی جنگ میں) ہانڈیوں میں

القدر بلحوم الحمر اذ نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول

گدھوں کا گوشت پکا رہا تھا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں آواز دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھاکم عن لحوم الحمر وعن مجزاۃ عن رجل منھم

گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں اور (اسی سند سے) مجزاہ سے روایت ہے اُس نے ایک شخص سے

من اصحاب الشجرۃ اسمہ اھبان بن اوس وکان اشتکی رکبتہ

جو درخت والی بیعت میں شریک تھا اُس کا نام اہبان بن اوس تھا اُس کے گھٹنے میں بیماری تھی جب وہ سجدہ کرتا

وکان اذا سجد جعل تحت رکبتہ وسادۃ حدثنی

تو گھٹنے کے تلے ایک (نرم) تکیہ رکھ لیتا مجھ سے

محمد بن بشار حدثنا ابن ابی عدی عن شعبۃ عن یحیی

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے

ابن سعید عن بشیر بن یسار عن سوید بن النعمان وکان من اصحاب الشجرۃ

بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے وہ اُن صحابہ میں تھے جنہوں نے

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اتوا بسویق فلاکوہ تابعہ معاذ

درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پاس (جنگ خیبر میں) صرف ستو (کھانے کو) لائے انہوں نے

عن شعبۃ حدثنا محمد بن حاتم بن بزیع حدثنا شاذان عن شعبۃ عن ابی

سے روایت کیا ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان (اسود بن عامر) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے

جمرۃ قال سالت عائذ بن عمرو وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من

ابوجمرہ سے انہوں نے کہا میں نے عائذ بن عمرو سے پوچھا وہ اُن صحابہ میں سے تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت

اصحاب الشجرۃ ھل ینقض الوتر قال اذا اوترت من اولہ فلا توتر من آخرہ

کی تھی کیا وتر کا توڑ ڈالنا (ایک رکعت اور پڑھ کر) درست ہے انہوں نے کہا جب تو شروع رات میں وتر پڑھ لے تو اخیر رات میں مت پڑھ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ

مجھ سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد اسلم سے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے (حدیبیہ کو) حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ

يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تھے رات کا وقت تھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ

پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا (اس وقت آپ وحی میں مشغول تھے حضرت عمرؓ کو خبر نہ تھی) آخر حضرت عمرؓ اپنے دل

أُمُّكَ يَا عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ

میں کہنے لگے خدا کرے (تو مر جائے) تیری ماں تجھ پر روئے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار اس قدر عاجزی سے عرض کیا اور آپ نے

لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ

جواب نہیں دیا حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور مسلمانوں سے آگے بڑھ گیا اور میں ڈرا

أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ

کہیں میرے باب میں قرآن نہ اترے (اللہ تعالیٰ کا مجھ پر عتاب ہو) تھوڑی ہی دیر میں ٹھیرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھ کو

خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شاید میرے باب میں کچھ قرآن اترا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ

میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا مجھ پر رات کو ایک سورت اتری جو ان تمام چیزوں سے مجھ کو زیادہ پسند ہے جن پر

عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

سورج نکلا پھر آپ نے یہ سورت پڑھی انا فتحنا لک فتحا مبینا ہم سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَ هَذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا جب زہری نے یہ حدیث بیان کی (جو آگے مذکور ہوتی ہے) تو اس میں سے کچھ مجھ نے

بَعْضَهُ وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ

یاد رکھی اور معمر نے اس کو اچھی طرح یاد دلا دیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم

الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ

سے ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے کچھ بڑھاتا ہے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال کئی

الحُدَيبِيَةِ فِي بِضعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ أَصحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الحُلَيفَةِ قَلَّدَ الهَدْيَ

سو اصحاب کو ساتھ لیکر (مکہ کو) چلے جب ذوالحلیفہ میں آئے تو قربانی کے گلے میں ہار ڈالا

وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ

اُسکو نشان کیا (خون بہایا) وہیں سے عمرے کا احرام باندھا اور خزاعہ قوم کا ایک جاسوس (بسر بن سفیان) کو روانہ کیا کہ قریش کی

وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَ

خبر لائے اور آپ چلے جب غدیر الاشطاط میں پہونچے (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں آپکا جاسوس آیا کہنے لگا قریش کے لوگوں نے تو فوجیں

قَدْ جَمَعُوا لَكَ الأَحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ البَيتِ وَمَانِعُوكَ فَقَالَ

اکٹھا کی ہیں اور یہ فوجیں متفرق قبیلوں میں سے لی ہیں وہ آپ سے لڑینگے اور بیت اللہ میں نہیں آنے دینگے روکینگے اُس وقت آنحضرت نے صحابہ

أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ أَتَرَونَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ

سے فرمایا لوگو مجھکو صلاح دو اب میں کیا ان کافروں کے بال بچوں پر جھک پڑوں (انکو قید کر لوں) جو ہم کو خانہ خدا

أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ البَيتِ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ المُشْرِكِينَ

سے روکنے آئے ہیں اگر وہ ہم سے لڑنے آئے (اپنے بال بچوں کو بچانے) تو اللہ نے مشرکوں سے ہمارے جاسوس کو بچا دیا ان کی جماعت کم کر دی

وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِهٰذَا البَيتِ

اگر نہ آئے تو ہم ان کو مفلس بنا کر چھوڑ دینگے ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو (گھر سے) بیت اللہ کا عزم (قصد) کرکے نکلے تھے

لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ

نہ آپ کسی کو مارنے نکلے تھے نہ کسی سے لڑنے کے لیے تو وہیں (یعنی بیت اللہ کی طرف) چلیے جو کوئی ہمکو بیت اللہ سے روکے گا ہم اس سے لڑینگے

امْضُوا عَلَى اسْمِ اللهِ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ

آپ نے فرمایا چلو بسم اللہ۔ مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہمکو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا مجھ سے ابن شہاب کے بھتیجے

عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

نے انہوں نے اپنے چچا محمد بن مسلم بن شہاب سے انہوں نے کہا مجھکو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے سنا

يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الحُدَيبِيَةِ

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ حدیبیہ کا قصہ بیان کرتے تھے

فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

محمد بن مسلم نے کہا عروہ نے جو ان دونوں سے سنکر مجھ سے بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدیبیہ

سُهَيلَ بْنَ عَمْرٍو يَومَ الحُدَيبِيَةِ عَلَى قَضِيَّةِ المُدَّةِ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيلُ

کے دن سہیل بن عمرو سے (جو قریش کا وکیل تھا) صلح کی اور صلحنامہ لکھوایا گیا اس میں سہیل نے یہ شرط بھی لکھوائی

ابْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا

کہ اگر ہمارے یہاں کا کوئی آدمی آپ پاس آ جائے گو وہ مسلمان ہو گیا ہو تو آپ اُس کو ہماری طرف پھیر دیجیے

وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم جیسا چاہیں اُس کے ساتھ کریں سہیل نے کہا میں تو اسی شرط پر صلح کروں گا اور

إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ

مسلمانوں نے اس شرط کو برا جانا ناراض ہوئے اُنہوں نے گفتگو کی (کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسلمان کو کافر کے سپرد کریں) سہیل نے

أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ

کہا نہیں ہو سکتا تو صلح ہی نہیں ہو سکتی آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط منظور کر لی اور صلحنامہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ سُهَيْلٍ

لکھوا دیا اسی شرط کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جندل بن سہیل کو (جو مسلمان ہو گیا تھا)

يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ

اُس کے باپ سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا تھا اور مدت صلح کے اندر جو کوئی مرد گو مسلمان ہو کر آیا آپ نے

مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ

اُس کو قریش والوں کے حوالے کر دیا عورتیں بھی مسلمان ہو کر اس صلح کے زمانہ میں آئیں

مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ

اُنہوں نے ہجرت کی ان میں ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی بھی تھی جو جوان (یا جوانی کے قریب) ہو گئی تھی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

وہ بھی (مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ گئی اُس کے عزیز آپ پاس آئے اس لیے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ

کہ آپ اُس کو لوٹا دیں (کافروں کو دیدیں) اُس وقت (سورہ ممتحنہ کی) وہ آیت اتری جو مسلمان عورتوں کے باب میں ہے اسی سند

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ رضہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ

تھیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کو جو مسلمان ہو کر ہجرت کر آتیں جانچتے ان کا امتحان لیتے

مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وَعَنْ عَمِّهِ

اس آیت کے رو سے اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں تیرے پاس آئیں اخیر آیت تک اور ابن شہاب کے بھتیجے نے اسی سند

قَالَ بَلَغَنَا حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرُدَّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا

ہمکو یہ پہونچا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ مشرکوں نے اپنی بی بیوں پر جو خرچ کیا

اَنْفَقُوْا مَنْ هَاجَرَ مِنْ اَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَهٗ بِطُوْلِهٖ حَدَّثَنَا

جب وہ بی بیاں ہجرت کر کے مسلمانوں پاس چلی آئیں تو انکا خرچہ پھیر دیا جائے اور ابوبصیر کا قصہ طول کے ساتھ بیان کیا ف ہم سے

قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِى الْفِتْنَةِ فَقَالَ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رض فتنے اور فساد کے زمانہ میں عمرے کی نیت سے نکلے اور

اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہنے لگے اگر میں خانہ کعبہ جانے سے روکا گیا تو ویسا ہی کرونگا جیسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا یعنے حدیبیہ کے زمانہ میں

فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ

خیر انہوں نے عمرے کا احرام باندھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے زمانہ میں عمرے کا احرام باندھا

الْحُدَيْبِيَةِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

تھا ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ

اَنَّهٗ اَهَلَّ وَقَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمر رض سے انہوں نے احرام باندھا اور کہنے لگے اگر لوگ مجھکو کعبے جانے سے روکینگے تو میں وہی کرونگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

اُس وقت کیا تھا جب قریش کے کافروں نے آپکو روک دیا تھا اور یہ آیت پڑھی تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ

ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے اُن کو عبید اللہ بن عبد اللہ

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا

اور سالم بن عبد اللہ دونوں نے خبر دی اُن دونوں نے (اپنے والد) عبد اللہ بن عمر رض سے گفتگو کی دوسری سند امام بخاری

مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِىْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهٗ

نے کہا اور ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رض کے بعضے بیٹوں نے

لَوْ اَقَمْتَ الْعَامَ فَاِنِّىْ اَخَافُ اَنْ لَّا تَصِلَ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى

اُن سے کہا اس سال تم رہ جاؤ (عمرے کو نہ جاؤ) تو اچھا ہے کیونکہ ہمکو ڈر ہے شاید تم بیت اللہ تک نہ پہونچ سکو انہوں نے کہا ہم آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرے کی نیت سے) نکلے قریش کے کافروں نے آپکو بیت اللہ تک جانے نہ دیا حائل ہوئے آخر آپ نے (حدیبیہ میں)

ف جاننا چاہیے یہ قصہ اوپر تفصیل سے گذر چکا ہے خود ... جو شرط لکھوائی تھی وہ ... آخر ...

ش ... عبد اللہ بن عمر ...

هديه وحلق وقصر اصحابه وقال اشهدكم اني اوجبت عمرة فان خلي

یعنی قربانیاں کاٹ ڈالیں اور سر منڈایا آپ کے اصحاب نے بھی بال کترائے (احرام کھول ڈالا) پھر عبداللہ بن عمرؓ کہنے لگے میں تمکو گواہ

بيني وبين البيت طفت وان حيل بيني وبين البيت صنعت كما صنع رسول

بیت اللہ تک مجھکو جانے دیا تو میں طواف کرونگا (عمرہ بجالاؤنگا) اور اگر میں روکا گیا تو ویسا ہی کرونگا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الله صلى الله عليه وسلم فسار ساعة ثم قال ما ارى شانهما الا واحدا

کیا تھا تھوڑی دور تک یہی کہکر چلے پھر کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں اور دونوں میں احصار یعنی روکے جانے کا ایک ہی حکم

اشهدكم اني قد اوجبت حجة مع عمرتي فطاف طوافا واحدا وسعيا

ہے) میں تمکو گواہ کرتا ہوں میں نے عمرے کے ساتھ اپنے اوپر حج بھی واجب کر لیا پھر انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف

واحدا حتى حل منهما جميعا حدثني شجاع بن الوليد سمع النضر بن محمد

کیا اور ایک ہی سعی کی اور دونوں کا احرام (ساتھ ہی دسویں تاریخ) کھولا مجھ سے شجاع بن ولید نے بیان کیا انہوں نے نضر بن محمد سے

حدثنا صخر عن نافع قال ان الناس يتحدثون ان ابن عمر اسلم قبل عمر

سنا کہا ہمسے صخر بن جویریہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان

ليس كذلك ولكن عمر يوم الحديبية ارسل عبد الله الى فرس له عند

ہوئے یہ صحیح نہیں ہے ہوا یہ کہ حدیبیہ کے دن حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ایک انصاری پاس ف۱ اپنا گھوڑا

رجل من الانصار ياتي به ليقاتل عليه ورسول الله صلى الله عليه وسلم

لانے کے لیے بھیجا تاکہ اس پر سوار ہوکر جہاد کریں اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت

يبايع عند الشجرة وعمر لا يدري بذلك فبايعه عبد الله ثم ذهب الى

کے پاس صحابہ سے بیعت لے رہے تھے حضرت عمرؓ کو اس کی خبر نہ تھی تو عبداللہ نے آنحضرتؐ سے بیعت کر لی پھر گھوڑا لینے

الفرس فجاء به الى عمر وعمر يستلئم للقتال فاخبره ان رسول الله صلى

گئے اور اسکو لیے ہوئے حضرت عمرؓ پاس پہنچے حضرت عمرؓ لڑائی کے لیے اُس وقت زرہ پہن رہے تھے انکو یہ خبر دی کہ آنحضرت

الله عليه وسلم يبايع تحت الشجرة قال فانطلق فذهب معه حتى بايع

صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے تلے بیعت لے رہے ہیں یہ خبر سنتے ہی حضرت عمرؓ روانہ ہوئے عبداللہ بھی ساتھ گئے اور حضرت عمرؓ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فهي التي يتحدث الناس ان ابن عمر اسلم قبل

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی بس بات اتنی ہے جس کی وجہ سے لوگ یوں کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ سے

عمر وقال هشام بن عمار حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا عمر بن محمد العمري

پہلے مسلمان ہوئے اور ہشام بن عمار نے کہا ف۲ ہمسے ولید بن مسلم نے بیان کیا کہا ہمسے عمر بن محمد عمری

نے

أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رضہ سے کہا حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے

الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
وہ جدا جدا درختوں کے سایہ میں ٹھہرے تھے ایکا یک دیکھا لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اگرد جمع ہیں حضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
عمر رضہ نے (اپنے بیٹے) عبد اللہ سے کہا دیکھ تو سہی یہ لوگ کیوں جمع ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں گھیرے ہیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ
انہوں نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا وہ آپ سے بیعت کر رہے ہیں عبد اللہ نے بھی بیعت کی پھر لوٹ کر حضرت عمر رضہ پاس آئے وہ بھی نکلے

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعلے بن عبید نے کہا ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ

أَبِي أَوْفَى رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ
سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ (قضا) کیا تو ہم بھی آپ کے ساتھ تھے آپ نے طواف

فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ
کیا ہمنے بھی آپکے ساتھ طواف کیا آپ نے نماز پڑھی ہمنے بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی آپ صفا مروہ کے بیچ میں چلے ہم آپ پر آڑ کیے ہوئے

أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
تھے ایسا نہ ہو کہ مکہ کا کوئی مشرک آپ پر حملہ کرے ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے

سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا
کہا ہم سے مالک بن مغول نے کہا میں نے ابو حصین سے سنا انہوں نے کہا ابو وائل شقیق بن سلمہ نے کہا جب

قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ
سہل بن حنیف انصاری صفین سے لوٹ کر آئے ف ہم ان کے پاس خبر پوچھنے کو گئے انہوں نے کہا (بھلے آدمیو) اپنی رائے

رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
ف ایک وہ دن تھا ابو جندل کا ف۳ اس دن میں نے اپنے تئیں دیکھا اگر مجھ سے ہو سکتا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ سنتا

وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ
(ابو جندل کو پھرانے نہ ہونے دیتا) لیکن اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے ف اور ہم نے تو اس جنگ سے پہلے جب کبھی کسی کام کے لیے تلواریں

يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هٰذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا
(لڑائی شروع کی) تو اس کا نتیجہ ایسا ہوا جس کو ہم اچھا سمجھتے تھے ف مگر اس جنگ کا کچھ عجیب حال ہے ف ہم فساد کا ایک کونا بند کرتے

إِلَّا أَنْفُوا عَلَيْنَا خَصْمًا مَا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ہمیں تو ہر سرا کھل جاتا ہے ہم نہیں جانتے کیا تدبیر ہمکو کرنا چاہیئے ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض قَالَ أَتَى

حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا حدیبیہ

عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي

کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے منہ پر جوئیں گر رہی تھیں

فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ

آپ نے فرمایا کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھکو تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو ایسا کر سر منڈا ڈال اور تین روزے رکھ لے یا چھ

سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ حَدَّثَنِي

مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری قربانی کر ایوب سختیانی نے کہا مجھکو یاد نہیں آنحضرت صلعم نے ان تین باتوں میں سے پہلے کونسی بات

مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

محمد بن ہشام ابو عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ

ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ

(عمرے کا) احرام باندھے تھے اور مشرکوں نے ہمکو (کعبہ میں جانے سے) روک دیا تھا کعب کہتے ہیں میرے سر پر بال تھے

فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

جوئیں میرے منہ پر گرنے لگیں (اس کثرت سے ہو گئیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گذرے آپ نے پوچھا

أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتری جو کوئی تم میں بیمار ہو

مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ بَابُ

یا اس کے سر میں (جوؤں وغیرہ کی) تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے روزے رکھے یا صدقہ نکالے یا قربانی کرے باب

قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

عکل اور عرینہ والوں کا قصہ ف۲ مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع

زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رض حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَ

نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس رضا نے بیان کیا کہ عکل اور عرینہ

ابن اسحاق نے کہا یہ واقعہ ذی قرد کے غزوہ کے بعد ہوا

عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ

کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینہ میں آئے اسلام کا کلمہ پڑھنے لگے

فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ

انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ دودھیل جانور والے تھے ف کھیت والے نہیں تھے انکو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی

فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ

آخر آپ نے انکو چند اونٹ دیکر ایک چرواہا ساتھ کرکے یہ حکم دیا تم ان کو لیکر (جنگل میں) چلے جاؤ ان کا دودھ

فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا

اور موت پیتے رہو وہ گئے جب حرہ کے ایک طرف پہونچے ف۲ تو اسلام سے پھر کر کافر ہوگئے اور

بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ

آپکے چرواہے کو جس کا نام یسار تھا مار ڈالا اور اونٹ بھگا لے گئے یہ خبر آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا

صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے انکے پکڑنے کو لوگ روانہ کیے (جب وہ پکڑ کر لائے) آپ نے حکم دیا انکی آنکھوں میں گرم سلائیاں

أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ

کاٹے گئے اور حرہ کے ایک کونے میں ڈالدیے گئے اسی حال میں ف مر گئے قتادہ نے کہا ہم کو یہ خبر پہونچی کہ اس واقعہ کے بعد آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ وَ

صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خیرات کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ (ناک کان کاٹنا آنکھ پھوڑنا اس) سے منع کرتے تھے

قَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَيُّوبُ

اور شعبہ اور ابان اور حماد نے قتادہ سے صرف عرینہ کا لفظ نقل کیا ہے (عکل کا لفظ نہیں کہا) اور یحییٰ بن ابی کثیر اور ایوب

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا

اور ابو قلابہ نے انس سے یوں روایت کیا ہے کہ عکل کے کچھ لوگ آئے ف مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے

حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْحَجَّاجُ

حفص بن عمر ابو عمر حوضی نے کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب اور حجاج صواف

الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ أَنَّ عُمَرَ

نے کہا مجھ سے ابو رجاء نے جو ابو قلابہ کے غلام تھے اور شام کے ملک میں ابو قلابہ کے ساتھ تھے کہ عمر

ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوا

بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ایک دن لوگوں سے مشورہ لیا پوچھا قسامت کے باب میں تم کیا کہتے ہو ف انھوں نے

حَقٌّ قَضَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ

کہا قسامت حق ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلیفون نے اسکا حکم دیا ہے جو تم سے پہلے گذر چکا ہیں

وَأَبُو قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيرِهِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَأَيْنَ حَدِيثُ أَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّينَ

جس وقت ابوقلابہ عمر بن عبد العزیز کے تخت کے پیچھے کھڑے تھے آخر عنبسہ بن سعید نے کہا انس رضی اللہ عنہ نے جو عرینہ والون کی

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ إِيَّايَ حَدَّثَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ

ابوقلابہ نے کہا یہ حدیث تو انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ہی بیان کی ہے عبد العزیز بن صہیب نے اس حدیث کو انس سے

أَنَسٍ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ

روایت کیا اس میں صرف عرینہ کا ذکر کیا اور ابوقلابہ کی روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے عکل کا لفظ مذکور ہے اور یہی قصہ فقط

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسَ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّابِعَ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ کا شکر ہے سولھوان پارہ اُس کے فضل سے پورا ہوا اب سترہوان پارہ شروع ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالی

فہرست مضامین پارہ سولھواں تیسیر الباری شرح اردو صحیح بخاری

مَن یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَد اَطَاعَ اللہ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت نصاب اکمل مقدس حدیث یعنی صحیح بخاری کا ہمارے ہر شرح و قاری سے

۱۳۳۳

تیسیر الباری

مطلب خیز ترجمہ

صحیح البخاری

از عمدہ افادات و زبدہ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب بنواب وقار نواز جنگ بہادر

در مطبع احمدی واقع لاہور شیخ احمد تاجر کتب طبع شد

نیاز مند کے کارخانہ سے ہر ایک قسم کی کتاب بہ کفایت سے مل سکتی ہے۔ المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب الکتب مطبع احمدی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الْقَرَدِ وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا عَلَى

باب ذات القرد کی لڑائی کا قصہ۔ یہ وہ غزوہ ہے جس میں غطفان قبیلے کے لوگ آنحضرت صلی

لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ

اللہ علیہ وسلم کی دودھیل (دینی) اونٹنیاں ہنکا لے گئے تھے یہ خیبر کی لڑائی سے تین رات پہلے کا واقعہ ہے ہم سے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے

عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ

کہا میں نے سلمہ بن اکوعؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں صبح کی اذان سے پہلے (مدینہ سے) نکلکر غابہ

يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کی طرف گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں ذی قرد

وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ

میں چر رہی تھیں وہ رستہ میں مجھکو عبدالرحمن بن عوفؓ کا غلام ملا

بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(اس کا نام نامعلوم) وہ کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑ لیں

وسلم قلت من أخذها قال غطفان قال فصرخت ثلث صرخات يا صباحاه

پہنچے پوچھا کون پکڑ لے گیا اُنہوں نے کہا غطفان کے لوگ پکڑ لے گئے ف یہ سنتے ہی میں نے تین آوازیں کیں یا صباحاہ

قال فأسمعت ما بين لابتي المدينة ثم اندفعت على وجهي حتى أدركتهم و

اور مدینہ کے دونوں کناروں میں آواز سنا دی ف پھر میں سیدھا اُن لٹیروں کی طرف چلا یہاں تک کہ اُن کو پکڑ پایا وہ

قد أخذوا يستقون من الماء فجعلت أرميهم بنبلي وكنت راميا وأقول أنا

جانوروں کو پانی پلانا چاہتے تھے میں نے تیر مارنا شروع کیے اور میں تیر انداز آدمی تھا یہ شعر پڑھتا جاتا تھا میں ہوں

ابن الأكوع اليوم يوم الرضع وأرتجز حتى استنقذت اللقاح منهم واستلبت

سلمہ ابن اکوع جان لو آج مرنے میں کمینے مار لو آخر میں نے سب دودھیل اونٹنیاں جنکو وہ لوٹ لے چلے تھے اُن سے چھڑا لیں اور

منهم ثلثين بردة قال وجاء النبي صلى الله عليه وسلم والناس فقلت يا نبي

تیس چادریں اُن کی چھین لیں سلمہ کہتے ہیں میں اسی حال میں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سمیت آن پہنچے ف میں نے عرض

الله قد حميت القوم الماء وهم عطاش فابعث إليهم الساعة فقال يا ابن

کیا یا رسول اللہ میں نے اِن لٹیروں کو تیر مار مار کر پانی نہیں پینے دیا ہے وہ پیاسے ہیں آپ اسی وقت اُن کے تعاقب میں فوج روانہ کیجئے

الأكوع ملكت فأسجح قال ثم رجعنا ويردفني رسول الله صلى الله عليه و

جب وہ تیرے قابو میں آ گئے تو اب نرمی کر ف اور آپ نے مجھ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا

سلم على ناقته حتى دخلنا المدينة باب غزوة خيبر حدثنا عبد

مدینہ تک ہم اسی پر آئے ف باب خیبر کی جنگ کا قصہ ف ہم سے عبداللہ بن

الله بن مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار أن سويد بن

مسلمہ قعنبی نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے بشیر بن یسار سے اُن سے سوید بن نعمان

النعمان أخبره أنه خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم عام خيبر حتى إذا كنا

نے بیان کیا وہ جس سال خیبر کی جنگ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا میں ف

بالصهباء وهي من أدنى خيبر صلى العصر ثم دعا بالأزواد فلم يؤت إلا

جو خیبر کے نزدیک ہے پہنچے آپ نے وہاں عصر کی نماز پڑھی پھر توشے منگوائے تو فقط ستو آیا اور کچھ کھانا نہ تھا

بالسويق فأمر به فثري فأكل وأكلنا ثم قام إلى المغرب فمضمض ومضمضنا

آپ نے حکم دیا وہ بھگویا گیا آپ نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا پھر آپ مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی

ثم صلى ولم يتوضأ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا حاتم بن إسمعيل عن

نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمعیل نے اُنہوں نے

یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ و

یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں رات کو آنحضرت کے ساتھ نکلے

سلم الی خیبر فسرنا لیلا فقال رجل من القوم لعامر یا عامر الا تسمعنا من ھنیھاتک

ایک شخص (اسید بن حضیر) عامر سے کہنے لگا (جو سلمہ کے چچا تھے) عامر تم ہمکو اپنی شعر نہیں سناتے عامر

وکان عامر رجلا شاعرا فنزل یحدو بالقوم یقول ؎

شاعر تھے یہ سنکر عامر (سواری سے) اترے یہ شعر پڑھنے لگے

اللھم لولا انت ما اھتدینا	ولا تصدقنا ولا صلینا
گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شہ عالی صفات	تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکات
فاغفر فداء لک ما ابقینا	وثبت الاقدام ان لاقینا
تجھ پہ صدقے جب تک دنیا میں ہم زندہ رہیں	بخشدے ہمکو لڑائی میں عطا فرما ثبات
والقین سکینۃ علینا	انا اذا صیح بنا ابینا
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات	جب وہ ناحق چیخیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

وبالصیاح عولوا علینا

چیخ چلا کر انہوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا السائق قالوا عامر بن الاکوع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون گا رہا ہے لوگوں نے عرض کیا عامر بن اکوع

قال یرحمہ اللہ قال رجل من القوم وجبت یا نبی اللہ لولا امتعتنا بہ فاتینا

آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے ف ایک شخص (حضرت عمر رض) یہ سنکر کہنے لگے اب تو عامر کے لیے شہادت لازم ہوگئی یا رسول اللہ آپ نے

خیبر فحاصرناھم حتی اصابتنا مخمصۃ شدیدۃ ثم ان اللہ تعالی فتحھا علیھم

خیبر ہم خیبر میں پہنچے اور خیبر والوں کو گھیر لیا ہمکو بہت شدت سے بھوک لگی پھر اللہ تعالی نے خیبر فتح کرا دیا جب

فلما امسی الناس مساء الیوم الذی فتحت علیھم اوقدوا نیرانا کثیرۃ فقال

اس دن کی شام ہوئی جس دن خیبر فتح ہوا تھا تو لوگوں نے بہت آگ سلگائی (ہر ایک کھانا پکانے لگا) آنحضرت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ النیران علی ای شیء توقدون قالوا علی لحم

صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ آگیں کیسی روشن ہیں کیا پکا رہے ہیں انہوں نے کہا گوشت پکا رہے ہیں

قال علی ای لحم قالوا لحم حمر الانسیۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھریقوھا

آپ نے پوچھا کس جانور کا گوشت انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا گوشت آپ نے فرمایا یہ گوشت بہا دو

وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا

ہانڈیاں توڑ کر پھینک دو ایک شخص (امام یا سلمہ یا حضرت عمرؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ گوشت بہادیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں فرمایا اچھا یوں ہی

تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ

جب دشمنوں کے مقابل صف بندی ہوئی تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ یہودی کے پاؤں پر مارنے لگے اس کی اُلٹی (نوک یا دھار)

وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا

خود ان کے　لگ گئی گھٹنے کے اوپر زخم آیا عامر اسی زخم سے مر گئے　جب لوگ خیبر سے لوٹے

قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا　میرا ہاتھ پکڑ لیا　پوچھا کیوں سُست کیا

لَكَ قُلْتُ لَهُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حال ہے میں نے عرض کیا میری ماں باپ آپ پر قربان لوگ یوں کہتے ہیں کہ عامر کی نیکیاں بیکار گئیں آپ نے فرمایا کون

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ

کہتا ہے جھوٹا ہے عامر کو تو دوہرا ثواب ملیگا　آپ نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا　فرمایا وہ تو جاہد

مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا حَدَّثَنَا

مجاہد ہے کوئی عرب ایسے ہیں یہ دنیا مدینہ میں عامر کی طرح نہیں چلا قتیبہ کی روایت حاتم سے یوں ہے کوئی عرب مدینہ میں عامر کی طرح پیدا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے حمید طویل سے انھوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ

خیبر میں رات کو پہونچے　اور آپ کا قاعدہ تھا جب کسی قوم پر رات کو پہونچتے تو جب تک صبح نہ ہولی ان کو نہ لوٹتے

فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ

خیر جب صبح ہوئی تو یہودی لوگ پھاوڑے ٹوکری رسیتی کے سامان لیکر نکلے ان کو کچھ خبر ہی نہ تھی جب آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد

وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ

لشکر سمیت آن پہونچے آپ نے فرمایا خیبر خراب ہوا　ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر جا اترے تو

فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا

جو لوگ ڈرائے گئے تھے انکی صبح منحوس ہوتی ہے　ہم سے صدقہ بن الفضل نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم

أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ

سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا ہم صبح سویرے خیبر میں پہونچے

أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ

دیکھا تو وہاں کے لوگ پھاوڑے اور کدالیں لیکر نکلے ہیں جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے محمد ہیں خدا کی قسم محمد

مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا

فوج سمیت آن پہونچے آپ نے فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر

بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَأَصَبْنَا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ

اترتے ہیں پھر کیا ہی برا ہو جو لوگ ڈرائے گئے انکی صبح منحوس ہوگی۔ خیبر میں ہمکو گدہوں کا گوشت ملا ہم اسکو پکانے لگے اتنے میں آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ حَدَّثَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں منادی کی اللہ اور رسول تم کو گدہوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں وہ پلید ہے ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے

مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ

انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (جنگ خیبر میں) ایک آنیوالا آیا کہنے لگا گدہوں کو تو لوگ چٹ کر گئے آپ

ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ أُفْنِيَتِ

پھر دوسری بار آیا کہنے لگا گدہے چٹ ہوگئے پھر تیسری بار آیا کہنے لگا گدہے فنا ہوگئے

الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ

آخر آپ نے ایک منادی کو حکم دیا اس نے لوگوں میں یہ منادی کی دیکھو اللہ اور رسول پلید گدہوں کے گوشت سے

الْأَهْلِيَّةِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

تم کو منع کرتے ہیں اس وقت ہانڈیاں الٹ دی گئیں ان میں (گدہوں کا) گوشت ابل رہا تھا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيبًا

سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے قریب پہونچکر صبح

مِنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ

کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر اترے پھر کیا ہی جنکو ڈرایا

صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

تھا ان کی صبح منحوس ہوگئی خیبر والے پریشان ہوکر گلیوں میں دوڑنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں جو

سَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ

لڑنے والے تھے (جوان مضبوط) انکو تو قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کرلیا ان قیدیوں میں ایک عورت تھیں صفیہ (بنت حیی) وہ (پہلے)

ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو لے لیا اور اُنکی آزادی مہر قرار پائی (آپ نے اُن سے نکاح کر لیا) عبد العزیز بن صہیب نے

ابْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ آنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا فَحَرَّكَ ثَابِتٌ

ثابت سے پوچھا ابو محمد (یہ ثابت کی کنیت ہے) کیا تُنے انس سے پوچھا تھا کہ صفیہ رض کا مہر آنحضرت ہو نے کیا دیا اُنھوں نے اپنا سر ہلایا

رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ

یعنے ہاں میں نے پوچھا تھا　　ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے اُنھوں نے عبد العزیز بن صہیب سے

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا

اُنھوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہ کو قید کیا پھر اُن کو آزاد کر کے

وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا

اُن سے نکاح کر لیا ثابت نے انس سے پوچھا اُنکا مہر کیا قرار دیا اُنھوں نے کہا خود اُن کی ذات قرار پائی آپ نے اُن کو آزاد کر دیا

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے اُنھوں نے ابو حازم سے اُنھوں نے سہل بن سعد ساعدی رض سے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ

اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافر (ان کا خیبر کے دن) مقابلہ ہوا دونوں طرف کے لوگ لڑے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ

وسلم اپنی فوج کی طرف لوٹے اور کافر اپنی فوج کی طرف　　تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا

اصحاب میں ایک شخص دکھائی دیا (قزمان ابو الغیداق) وہ کیا کرتا جہاں کسی کافر کو اکّا دکّا اکیلا پاتا اُس کو پیچھے سے جا کر تلوار

يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ

سے مار لیتا لوگوں نے کہا اس نے تو آج وہ کام کیا ہے جو ہم میں سے کوئی نہ کر سکا (بہت سے کافروں کو مار ڈالا) یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا

علیہ وسلم نے فرمایا (ہے تو ایسا ہی) مگر یہ دوزخی ہے مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکثم بن ابی الجون) نے کہا میں اسکے

صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ

ساتھ رہونگا سہل نے کہا خیر وہ شخص اُس کے ساتھ ہوا جہاں وہ ٹھیر جاتا یہ بھی ٹھیر جاتا اور جہاں وہ دوڑتا یہ بھی اُس کے ساتھ دوڑ کر جاتا راوی

فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ

نے کہا پھر ایسا ہوا کہ وہ شخص (قزمان) بہت زخمی ہو گیا اور جلد مر جانے کے لیے اُس نے اپنی تلوار زمین پر ٹیکی　　اور اُس کی

بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

(اپنے سینے کے بیچ مین رکھا) اپنے سینے پر دبا کر اپنے تئین آپ مار لیا اُس وقت وہ دوسرا شخص (اکثم) جو اُس کا نگران بنا تھا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون آپ بیشک اللہ کے پیغمبر ہین آپ نے پوچھا کہ کیا کیفیت ہے اُس نے

ذَكَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ

عرض کیا یا رسول اللہ ابھی آپ نے جس شخص کو دوزخی فرمایا تھا اور لوگون پر آپ کا فرمانا شاق گذرا تھا مین نے کہا مین اُس کا حال دیکھونگا

فِيْ طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ فِي الْاَرْضِ

پیچھے پیچھے نکلا اخیر اُس کا حال یہ گذرا سب وہ بہت زخمی ہو گیا تو جلد مر جانے کے لیے اُس نے کیا اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا

وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اور نوک اپنی چھاتی سے لگائی اُس پر بوجھ ڈالا اس طرح اپنے تئین مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سُنا تو فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ

یہی تو ہے ایک آدمی لوگون کے نظر مین بہشتیون کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ (اللہ کے نزدیک)

وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ

دوزخی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگون کی نظر مین دوزخیون کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک

اَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

بہشتی ہوتا ہے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی اُنھون نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن

سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رض نے کہا ہم خیبر کی جنگ مین موجود تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ

ایک ساتھی کے حق مین فرمایا جو (بظاہر) اسلام کا دعوی کرتا تھا (لیکن دل مین منافق تھا) یہ دوزخی ہے جب لڑائی شروع

الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ اَشَدَّ الْقِتَالِ حَتّٰى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ

ہوئی تو یہ شخص خوب لڑا بہت زخمی ہو گیا اب بعضے لوگون کو آنحضرت کے ارشاد

يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ

مین شک پیدا ہونے کو تھی حتی کہ ایسا ہوا زخمون کی تکلیف اُس کو معلوم ہوئی تو اُس نے ترکش مین ہاتھ ڈالا ایک تیر نکالا یا کئی

مِنْهَا اَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهٗ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

تیر نکالے) وہ اپنی دگہدگی مین چبھو لیے (اپنے تئین مار ڈالا) یہ حال دیکھتے ہی کئی مسلمان دوڑتے ہوئے آنحضرت کے پاس آئے عرض کرنے لگے یا

خیبر کا لفظ مذکور ہے بعضوں نے کہا وہی صحیح ہے

صدق اللہ حدیثک انتحر فلان فقتل نفسہ فقال قم یا فلان فاذن انہ

اللہ نے آپ کی بات سچی کی اس شخص نے خودکشی کی یعنی اپنے تئیں آپ مار ڈالا آپ نے فرمایا اٹھ اور لوگوں میں منادی کر دے

لا یدخل الجنۃ الا مؤمن ان اللہ لیؤید الدین بالرجل الفاجر تابعہ معمر

بہشت میں وہی جائیگا جو مومن ہو گا اور اللہ (کی یہ قدرت ہے وہ) بدکار آدمی سے اس دین کی مدد کرا تا ہے شعیب کے ساتھ اس حدیث

عن الزہری وقال شبیب عن یونس عن ابن شہاب اخبرنی ابن المسیب و

کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا اور شبیب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے یوں نقل کیا مجھ کو سعید بن مسیب اور

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب ان ابا ہریرۃ قال شہدنا مع النبی صلی اللہ

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رض نے کہا ہم جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے (اخیر تک)

علیہ وسلم حنینا وقال ابن المبارک عن یونس عن الزہری عن سعید عن النبی

کیا حدیث کو اخیر تک اور عبد اللہ بن مبارک نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم تابعہ صالح عن الزہری وقال الزبیدی اخبرنی الزہری

صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا اور عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ اس کو صالح بن کیسان نے بھی زہری سے روایت کیا اور محمد بن ولید زبیدی نے

ان عبد الرحمن بن کعب اخبرہ ان عبید اللہ بن کعب قال اخبرنی من شہد

کہا مجھ کو زہری نے خبر دی ان کو عبد الرحمن بن کعب نے انہوں نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن کعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اس شخص نے جو جنگ خیبر میں

مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر قال الزہری واخبرنی عبید اللہ بن عبد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا اور زہری نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ

اللہ وسعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا

اور سعید بن مسیب نے بیان کیا ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الواحد عن عاصم عن ابی عثمن عن ابی موسی الاشعری رض قال لما

عبد الواحد بن زیاد نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا جب آنحضرت

غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر او قال لما توجہ رسول اللہ صلی

صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جہاد کیا یا خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تو (راستے میں) لوگ

اللہ علیہ وسلم اشرف الناس علی واد فرفعوا اصواتہم بالتکبیر اللہ اکبر

ایک بلند جگہ پر چڑھ گئے انہوں نے پکار کر (چلا کر) تکبیر کہی اللہ اکبر

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعوا

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ آپ نے فرمایا اپنے اوپر آسانی کرو (زور سے چلانے کی تکلیف نہ اٹھاؤ)

عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ

کیا اُس کو پکارتے ہو جو بہرا ہے یا تم کو نہیں دیکھتا تم تو ایسے (خدا) کو پکارتے ہو جو (سب کی) سنتا ہے اور نزدیک ہے

مَعَكُمْ وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ

تو تمہارے ساتھ ہے میں اُس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے ہی تھا آپ نے میری آواز سن لی میں یہ کہہ رہا تھا لاحول

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

ولا قوۃ الا باللہ آپ نے پکارا عبداللہ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِدَاكَ أَبِي

میں تجھ کو ایک کلمہ نہ بتلاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں بتلایئے یا رسول اللہ آپ پر میری ماں

وَأُمِّي قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

باپ قربان آپ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن

بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ

ابی عبید نے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوع رض کی پنڈلی میں ایک مار کا نشان دیکھا میں نے پوچھا ابومسلم (سلمہ کی کنیت ہے) یہ

الضَّرْبَةُ فَقَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ

نشان کیسا انہوں نے کہا یہ مار مجھ کو خیبر کے دن لگی تھی لوگ کہنے لگے سلمہ مارے گئے (ایسی سخت مار لگی تھی)

فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا

پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے تین بار اُس پر پھونک ماردی مجھے آج تک کوئی تکلیف اُس مار کی

حَتَّى السَّاعَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ

نہیں ہوئی ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن

عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ

دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا ایک لڑائی میں مقابلہ ہوا لڑائی

فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَىٰ عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

شروع ہوئی دونوں طرف کے لوگ اپنی اپنی فوج میں چلے مسلمانوں میں ایک شخص تھا (قزمان نامی) وہ جب

شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَجْزَأَ

کسی کافر کو اکّا دکّا اکیلا پاتا پیچھے سے جاکر ایک تلوار اُس کو مار دیتا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس شخص نے تو آج ایسا

أَحَدُهُمْ مَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ

کام کیا ہے کوئی ویسا کسی نے نہیں کیا آپ نے فرمایا وہ تو دوزخی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ دوزخی ہے تو پھر

كَانَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَاَتَّبِعَنَّهُ فَاِذَا اَسْرَعَ وَاَبْطَاَ كُنْتُ

مَعَهُ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهُ

بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اِنَّ

الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ

اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ

الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ اَنَسٌ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ فَرَاَى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَاَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُوْدُ خَيْبَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رض قَالَ كَانَ

عَلِيٌّ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا

اَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِيْ فُتِحَتْ

قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا اَوْ لَيَاْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ

يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوْهَا فَقِيْلَ هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا

قتیبۃ بن سعید حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن ابی حازم قال اخبرنی

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انھوں نے ابو حازم سے کہا مجھ کو سہل بن سعد نے

سہل بن سعد رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین

خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن یوں فرمایا میں کل ایسے

ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ و

شخص کو جھنڈا دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ (خیبر) فتح کرا دیگا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت

رسولہ قال فبات الناس یدوکون لیلتھم ایھم یعطاھا فلما اصبح الناس غدوا

رکھتے ہیں آپ کا یہ فرمانا سنکر لوگ رات بھر کسمساتے رہے دیکھیے کس کو جھنڈا ملتا ہے صبح ہوتے ہی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یرجو ان یعطاھا فقال این علی بن

پاس آئے ہر ایک کو یہ امید تھی شاید مجھکو جھنڈا ملے آپ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں

ابی طالب فقیل ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُن کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ نے فرمایا اُن کو لا بھیجو خیر اُنکو لیکر آئے

بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ ودعا لہ فبرا حتی کان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا اور اُن کے لیے دعا کی پھر تو وہ ایسے تندرست ہو گئے

لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلھم حتی یکونوا

جیسے کوئی شکوہ ہی نہ تھا آپ نے جھنڈا اُن کے حوالہ کیا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ میں یہودیوں سے اُس وقت تک لڑوں جب تک

مثلنا فقال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام و

وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا تو ایسا کر جیسکا چلا جا جب اُن کی زمین پر پہونچے تو پہلے اُنکو اسلام کی دعوت دے

اخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا

اللہ کے جو حق اُن پر واجب ہیں (نماز روزہ وغیرہ) وہ اُنکو بتلا خدا کی قسم اگر تیری وجہ سے اللہ ایک شخص کو راہ پر لے آئے تو وہ تیرے حق میں

خیر لک من ان یکون لک حمر النعم حدثنا عبد الغفار بن داود حدثنا

لال لال اونٹوں سے بہتر ہے ف ہم سے عبد الغفار بن داود نے بیان کیا کہا ہم سے

یعقوب بن عبد الرحمن ح وحدثنی احمد حدثنا ابن وھب قال اخبرنی

یعقوب بن عبد الرحمن نے دوسری سند اور مجھ کو احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو

یعقوب بن عبد الرحمن الزھری عن عمرو مولی المطلب عن انس بن مالک

یعقوب بن عبد الرحمن زہری نے خبر دی انھوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبد اللہ کے غلام تھے انھوں نے انس بن مالک سے

قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ

انہوں نے کہا ہم خیبر پہونچے جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ فتح کرا دیا تو کسی نے حضرت صفیہ رض کے حسن وجمال کا حال بیان کیا جو حیی بن اخطب

ابْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کی بیٹی تھیں اُن کا خاوند مارا گیا تھا وہ ابھی دلہن تھیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو خاص اپنے لیے چن لیا

وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا رَسُولُ

ف اور اُن کو ساتھ لیکر خیبر سے نکلے جب ہم لوگ سد الصہبا میں پہونچے (یہ خیبر سے ایک منزل ہے مدینہ کی طرف) تو وہ حیض سے پاک

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي اٰذِنْ مَنْ

ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے صحبت کی پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر حیس بنا کر رکھا ف۲ اور مجھ سے فرمایا جو لوگ تیرے

حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ

گرد پیش ہیں اُن کو بلا لے بس صفیہ کا یہی ولیمہ تھا جو آپ نے کیا پھر ہم مدینہ کی طرف روانہ ہوئے میں نے دیکھا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لیے اپنے پیچھے (اونٹ پر) کمل کا گول گردہ بناتے پھر اونٹ کے پاس آپ بیٹھ جاتے اور اپنا

رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ

گھٹنا کھول دیتے صفیہ اُس پر پاؤں رکھے اونٹ پر چڑھ جاتیں ف۳ ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض أَنَّ

کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحیی بن سعید انصاری سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلٰثَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کو لیکر خیبر کے رستے میں تین دن ٹھیرے رہے

أَيَّامٍ حَتّٰى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

اُن سے صحبت کی اور وہ اُن عورتوں میں شریک ہو گئیں جنکو پردے کا حکم تھا ف۴ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان

أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا

کیا کہا ہمکو محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید نے انہوں نے انس رض سے سنا

يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے بیچ میں تین رات (رستے میں) ٹھیرے رہے آپ نے ام المومنین

بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ

صفیہ سے صحبت کی اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا اُس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا صرف یہ تھا

فَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ

کہ آپ نے بلال کو فرمایا دسترخوان بچھاؤ پھر آپ نے اس پر کھجور پنیر گھی ڈالا اب

فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا

مسلمان کہنے لگے صفیہ رض مسلمانوں کی ماں ہیں (آزاد ہیں) یا لونڈی (حرم) ہیں پھر خود ہی کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا

نے ان کو چھپایا تب تو وہ مسلمانوں کی ماں ہیں ورنہ لونڈی ہیں جب آپ نے کوچ کیا

ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

تو صفیہ کے لیے (اونٹ پر) اپنے پیچھے جگہ درست کی اور پردہ لٹکایا ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے

وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ

کہا دوسری سند اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رض قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ

انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا ہم لوگ خیبر کو گھیرے ہوئے تھے اتنے میں ایک آدمی (نام نامعلوم) نے ایک تھیلی چربی کی

فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ حَدَّثَنِي

بھری پھینکی میں اس کے اٹھانے کو دوڑا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں مجھ کو شرم آگئی ف مجھ سے

عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع اور سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَعَنْ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن لہسن اور پلیر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع

لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ۔ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ وَلُحُومِ الْحُمُرِ

کیا لہسن کھانے کی ممانعت صرف نافع نے نقل کی (سالم نے نہیں نقل کی) اور گدھوں کا

الْأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

گوشت کھانے کی ممانعت سالم نے نقل کی (نافع نے نہیں نقل کی) مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

شہاب سے انہوں نے عبد اللہ اور حسن سے جو محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ

نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور گدھوں کا گوشت

الحمر الانسية حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله حدثنا عبيد الله بن عمر

کھانے سے منع فرمایا ف ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عبید اللہ بن عمر نے بیان

عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن لحوم الحمر الاهلية

کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بلیرو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا

حدثني اسحق بن نصر حدثنا محمد بن عبيد حدثنا عبيد الله عن

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے عبید اللہ نے انہوں نے

نافع وسالم عن ابن عمر رضي الله عنهما قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم

نافع اور سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلیرو گدھوں سے

عن اكل لحوم الحمر الاهلية حدثنا سليمن بن حرب حدثنا حماد بن زيد

گوشت کھانے سے منع فرمایا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

عن عمرو عن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله رض قال نهى رسول الله صلى الله

انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے امام محمد باقر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر ورخص في الخيل حدثنا سعيد بن سليمن

علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کھانے کی اجازت دی ف ہم سے سعید بن

حدثنا عباد عن الشيباني قال سمعت ابن ابي اوفى رض اصابتنا مجاعة

سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عوام نے انہوں نے ابو اسحاق شیبانی سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رض سے سنا انہوں نے

يوم خيبر فان القدور لتغلي قال وبعضها نضجت فجاء منادي النبي صلى

کہا خیبر کے دن ہم لوگ بھوکے تھے اور ہانڈیاں آگ پر گوشت کی ابل رہی تھیں بعضی ہانڈیوں کا گوشت پک بھی گیا تھا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

الله عليه وسلم لا تاكلوا من لحوم الحمر شيئا واهريقوها قال ابن ابي اوفى

منادی آن پہنچا کہنے لگا گدھوں کا گوشت مت کھاؤ اور ہانڈیاں اونڈیل دو عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا

فتحدثنا انه انما نهى عنها لانها لم تخمس وقال بعضهم نهى عنها البتة لانها

پھر ہم لوگ آپس میں یوں کہنے لگے کہ آنحضرت نے اس گوشت سے اسلئے منع فرمایا کہ ابھی لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ نہیں نکالا

كانت تاكل العذرة حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال اخبرني

اور گدھا نجاست کھاتا ہے ف ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت

عدي بن ثابت عن البراء وعبد الله بن ابي اوفى رض انهم كانوا مع النبي صلى

نے خبر دی انہوں نے براء اور عبداللہ بن ابی اوفی سے وہ جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

الله عليه وسلم فأصابوا حمرا فطبخوها فنادى منادي النبي صلى الله عليه وسلم

ساتھ تھے انہوں نے گدھے لوٹے انکا گوشت پکایا دیگچوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (ابو طلحہ) نے منادی کی

أكفئوا القدور وحدثني إسحق حدثنا عبد الصمد حدثنا شعبة حدثنا

ہانڈیاں الٹ دو (گوشت پھینک دو) مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا ہم سے شعبہ نے

عدي بن ثابت سمعت البراء وابن أبي أوفى رض يحدثان عن النبي صلى الله

کہا ہم سے عدی بن ثابت نے میں نے براء بن عازب اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

عليه وسلم أنه قال يوم خيبر وقد نصبوا القدور أكفئوا القدور وحدثنا

وسلم نے خیبر کے دن جب وہ گدھوں کے گوشت کی ہانڈیاں چڑھا چکے تھے یہ فرمایا ہانڈیاں الٹ دو (جو کچھ ان میں ہے سب پھینک دو) ہم سے

مسلم حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن البراء قال غزونا مع النبي صلى

مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے ایسی

الله عليه وسلم نحوه حدثني إبراهيم بن موسى أخبرنا ابن أبي زائدة

ہی حدیث نقل کی مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی

أخبرنا عاصم عن عامر عن البراء بن عازب رض قال أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم

کہا ہمکو عاصم احول نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

في غزوة خيبر أن نلقي الحمر الأهلية نيئة ونضيجة ثم لم يأمرنا بأكله بعد

خیبر کی جنگ میں ہمکو یہ حکم دیا کہ ہم گدھوں کا گوشت پھینک دیں پکا ہو یا کچا پھر آپ نے اس کے کھانے کی ہمکو اجازت نہیں دی (تو منع ہی رہا)

حدثني محمد بن أبي الحسين حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي عن عاصم عن

مجھ سے محمد بن ابی الحسین نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن حفص نے کہا ہم سے والد (حفص بن غیاث) نے انہوں نے عاصم بن

عامر عن ابن عباس رض قال لا أدري أنهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم

عامر شعبی سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پالتو گدھوں کا

من أجل أنه كان حمولة الناس فكره أن تذهب حمولتهم أو حرمه في

گوشت کھانے سے منع کیا تو اس وجہ سے منع کیا کہ گدھا بار برداری کے کام آتا ہے آپ نے بار برداری کے جانوروں کا تلف کرنا برا

يوم خيبر لحم الحمر الأهلية حدثنا الحسن بن إسحق حدثنا محمد بن

سمجھا یا یہ کہ اس کو حرام کر دیا ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن

سابق حدثنا زائدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رض قال قسم

سابق نے کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر للفرس سہمین وللراجل سہما قال

صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھوڑے کے دو حصے رکھے اور پیدل آدمی کا ایک حصہ عبید اللہ نے

فسرہ نافع فقال اذا کان مع الرجل فرس فلہ ثلثۃ اسہم فان لم یکن لہ

کہا نافع نے اس کا مطلب بیان کیا کہ جس شخص کے پاس گھوڑا ہو اس کو تین حصے دیے جائیں (ایک اس کا دو گھوڑے کے) جس کے پاس

فرس فلہ سہم حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن

گھوڑا نہ ہو اس کو ایک ہی حصہ دیا جائے ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس بن یزید سے

شہاب عن سعید بن المسیب ان جبیر بن مطعم اخبرہ قال مشیت انا و

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اُن کو جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے کہا میں اور

عثمان بن عفان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا اعطیت بنی المطلب

حضرت عثمان رض دونوں ملکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہم دونوں نے عرض کیا کہ آپ نے خیبر کے پانچویں

من خمس خیبر وترکتنا ونحن بمنزلۃ واحدۃ منک فقال انما بنو ہاشم

حصے میں سے مطلب بن عبد مناف کی اولاد کو دیا اور ہمکو نہیں دیا حالانکہ ہمارا اور اُن کا رشتہ آپ کے ساتھ برابر ہے ف آپ نے فرمایا

وبنو المطلب شیء واحد قال جبیر ولم یقسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ہاشم اور مطلب کی اولاد (ہمیشہ) ایک ہی رہے چلے (غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوی القربے کے حصے میں سے) عبد شمس

لبنی عبد شمس وبنی نوفل شیئا حدثنی محمد بن العلاء حدثنا ابو

اور نوفل کی اولاد کو کچھ نہ دیا ف۲ مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ

اسامۃ حدثنا برید بن عبد اللہ عن ابی بردۃ عن ابی موسی رض قال بلغنا

کہا ہم سے برید بن عبد اللہ نے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسی اشعری رض سے انہوں نے کہا ہم (اپنے

مخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بالیمن فخرجنا مہاجرین الیہ انا واخوان لی انا

ملک) یمن ہی میں تھے جب ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے نکلکر مدینہ کو) روانہ ہونے کی خبر پہونچی ہم بھی ہجرت کی

اصغرہم احدہما ابو بردۃ والآخر ابو رہم اما قال بضع واما قال فی ثلثۃ

نیت نکلا میرے ساتھ میرے دو بھائی بھی تھے ابو بردہ اور ابو رہم میں تینوں بھائیوں میں چھوٹا تھا راوی کہتا ہے مجھکو یاد نہیں رہا ابو موسی

وخمسین او اثنین وخمسین رجلا من قومی فرکبنا سفینۃ فالقتنا

نے پچاس پر کئی آدمی یا ترپن یا باون آدمی اپنی قوم کے بیان کیے جو اُن کے ساتھ نکلے تھے خیر ابو موسی کہتے ہیں ہم اُن سب

سفینتنا الی النجاشی بالحبشۃ فوافقنا جعفر بن ابی طالب فاقمنا معہ

لوگوں کے ساتھ ایک جہاز میں سوار ہوئے اتفاق سے یہ جہاز حبش کے ملک میں نجاشی بادشاہ پاس پہونچا (ہوا اُدھر لے گئی) وہاں

ف۱ کیونکہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم اور مطلب اور عبد شمس اور نوفل ہاشم کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور نوفل کی اولاد میں جبیر اور عبد شمس کی اولاد میں حضرت عثمان

حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أُنَاسٌ

برا ایک مدت بعد جعفر کے ساتھ ہم سب لوگ چلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس وقت پہونچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے بعضے لوگ

مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ

(مسلمانوں میں سے) یوں کہنے لگے ان جہاز والوں سے ہماری ہجرت پہلے ہوئی اور ہمارے ساتھ والوں میں سے (جو جہاز میں آئے تھے) اسماء

بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بنت عمیس جعفر کی بی بی ام المومنین حفصہ کے پاس ملنے گئیں انہوں نے

زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَ

بھی اور صحابہ کے ساتھ نجاشی کے ملک میں ہجرت کی تھی وہاں حضرت عمر رضی بھی آن پہونچے اسماء رضی

أَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ

انہیں کے پاس بیٹھی تھیں تو حضرت عمر رضی نے اسماء کو دیکھ کر پوچھا یہ کون عورت ہے حفصہ رضی نے کہا یہ اسماء ہے عمیس کی بیٹی حضرت عمر رضی

عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ

نے کہا اچھا وہ اسماء جو حبش کے ملک کو گئی تھیں سمندر کا سفر کر کے آئی ہے اسماء نے کہا ہاں میں وہی اسماء ہوں حضرت عمر رضی کہنے

أَحَقُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تم سے زیادہ ہمارا حق ہے یہ سنکر اسماء کو غصہ آگیا وہ کہنے لگیں واہ واہ خدا کی قسم تم ہم سے بڑھ کر

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ

نہیں ہوسکتے تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے جو تم میں بھوکا ہوتا آپ اس کو کھانا کھلاتے اور جو جاہل ہوتا اسکو (دین کی بات)

أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور ہم تو کٹھن بلکر گھر سے دور دراز دشمنوں کے ملک یعنی حبش میں آخر وہاں جو گئے تھے تو محض اللہ اور رسول کی رضا مندی کے لیے (کچھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ

اپنا ذاتی فائدہ نہ تھا) خدا کی قسم مجھ پر دانہ پانی حرام ہے جب تک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہ کروں آپ سے نہ پوچھوں ہم لوگوں کو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

تو بڑی تکلیف اور ڈر کا سامنا رہا (اور تم کہتے ہو کہ ہمنے اخیر میں ہجرت کی) حد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللّٰهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ

کی قسم میں جھوٹ نہیں بولنے کی نہ غلط کہنے کی نہ اپنی طرف سے کوئی بات بڑھانے کی خیر جب آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء نے عرض کیا یا رسول اللہ عمر ایسا ایسا کہتے ہیں آپ نے پوچھا تو نے

لَہٗ قَالَتْ قُلْتُ لَہٗ کَذَا وَکَذَا قَالَ لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْکُمْ وَلَہٗ وَلِاَصْحَابِہٖ ھِجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ

کہ یہ جواب دیا۔ میں نے کہا میں نے ایسا ایسا جواب دیا آپ نے فرمایا تم سے زیادہ کسیکا حق نہیں ہے عمر اور اُن کے ساتھیوں کی تو ایک

وَلَکُمْ اَنْتُمْ اَھْلَ السَّفِیْنَۃِ ھِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَبَا مُوْسٰی وَاَصْحَابَ

ہی ہجرت ہوئی اور تم جہاز والوں کی تو دو ہجرتیں ہوئیں ف اسماء کہتی ہیں میں نے دیکھا ابو موسے اور دوسرے جہاز والے لوگ گروہ

السَّفِیْنَۃِ یَاْتُوْنِیْ اَرْسَالًا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَا مِنَ الدُّنْیَا شَیْءٌ ھُمْ بِہٖ

میرے پاس آتے تھے اور مجھ سے اس حدیث کو پوچھتے تھے ساری دنیا میں اُن کو کسی چیز سے ایسی خوشی نہیں ہوئی

اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِیْ اَنْفُسِھِمْ مِمَّا قَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ

جتنی عظمت ان کی معلوم ہوتی جتنی یہ حدیث معلوم ہوئی ابو بردہ رضہ نے کہا

قَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَبَا مُوْسٰی وَاِنَّہٗ لَیَسْتَعِیْدُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنِّیْ قَالَ اَبُوْ

اسماء نے کہا میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا وہ بار بار یہ حدیث مجھ سے سنتے ابو بردہ رحمہ نے کہا

بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَۃِ

ابو موسیٰ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اشعری لوگوں کی آواز پہچانتا ہوں

الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَھُمْ مِنْ اَصْوَاتِھِمْ

جب وہ رات کو مدینہ میں آکر اپنے گھروں میں قرآن پڑھا کرتے ہیں اور میں اُنکے قرآن کی آواز سے اُن کے ٹھکانے پہچان لیتا ہوں

بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ وَاِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَھُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّھَارِ وَمِنْھُمْ حَکِیْمٌ اِذَا لَقِیَ

گو دن کو جب وہ اُترے تھے میں نے اُنکے ٹھکانے نہ دیکھے ہوں اور ان اشعریوں میں ایک شخص حکیم ہے (یعنی حکیم اُسکا نام ہے یا وہ

الْخَیْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَھُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ یَاْمُرُوْنَکُمْ اَنْ تَنْظُرُوْھُمْ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ

حکمت والا ہے) جب وہ کافروں کے سواروں یا دشمنوں سے ملتا ہے تو اُن سے کہتا ہے ہمارے ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ تم ذرا ٹھیر جاؤ یا ذری سی مہلت دو

بْنُ اِبْرَاھِیْمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ

اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے حفص بن غیاث سے سنا کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے

اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنِ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَقَسَمَ

ابو موسی اشعری رض سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (حبش کے ملک سے) اُسوقت پہونچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے

لَنَا وَلَمْ یَقْسِمْ لِاَحَدٍ لَمْ یَشْھَدِ الْفَتْحَ غَیْرَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَۃُ

آپ نے ہمکو بھی حصہ دلایا اور ہمارے سوا اور کسیکو نہیں دلایا جو خیبر کی فتح میں شریک نہ تھا ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ

معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد فزاری نے انہوں نے امام مالک سے کہا مجھ سے ثور بن زید نے بیان کیا کہا مجھ سے سالم

مولى ابن مطيع أنه سمع أبا هريرة رض يقول افتتحنا خيبر ولم نغنم ذهبا ولا فضة

ابو الغیث نے جو عبد اللہ ابن مطیع کا غلام تھا اس نے ابو ہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے خیبر فتح کیا اور لوٹ میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ

إنما غنمنا البقر والإبل والمتاع والحوائط ثم انصرفنا مع رسول الله صلى الله

گائے بیل اونٹ اسباب باغات ہاتھ آئے پھر وہاں سے لوٹ کر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عليه وسلم إلى وادي القرى ومعه عبد له يقال له مدعم أهداه له أحد

وادی القریٰ میں آئے (ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے قریب) آپ کے ساتھ ایک غلام تھا جس کو مدعم کہتے تھے یہ غلام آپ کو

بني الضباب فبينما هو يحط رحل رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ جاءه سهم

بنی ضباب کے ایک شخص (رفاعہ بن زید بن وہب) نے تحفہ بھیجا تھا یہ غلام آپ کا کجاوہ اتار رہا تھا اتنے میں ایک ناگہانی تیر

عائر حتى أصاب ذلك العبد فقال الناس هنيئا له الشهادة فقال رسول

معلوم نہیں کس نے مارا وہ شہید ہو گیا لوگ کہنے لگے اس کو مبارک ہو شہید ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الله صلى الله عليه وسلم بلى والذي نفسي بيده إن الشملة التي أصابها

فرمایا نہیں نہیں اس نے ایک چادر جو خیبر کے دن تقسیم سے پہلے لوٹ

يوم خيبر من المغانم لم تصبها المقاسم لتشتعل عليه نارا فجاء رجل حين

کے مال میں سے چرا لی تھی وہ آگ ہو کر اس کو جلا رہی ہے یہ حدیث سنکر ایک شخص (نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ

سمع ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم بشراك أو بشراكين فقال هذا شيء

علیہ وسلم پاس جوتی کا ایک تسمہ یا دو تسمے لیکر آیا اور کہنے لگا میں نے یہ لوٹ کے مال

كنت أصبته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم شراك أو شراكان من

میں سے لے لیے تھے آپ نے فرمایا اگر تو داخل نہ کرتا تو یہ ایک تسمہ یا دو تسمے آگ کے بنجاتے (قیامت میں تجھ کو جلاتے)

نار حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد عن

ہمسے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہمکو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے

أبيه أنه سمع عمر بن الخطاب رض يقول أما والذي نفسي بيده لولا أن

اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے سن لو قسم اس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا

أترك آخر الناس ببانا ليس لهم شيء ما فتحت علي قرية إلا قسمتها كما

کہ آیندہ جو لوگ مسلمان ہونگے وہ مفلس اور محتاج رہینگے ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بستی فتح ہوتی اسکو میں مسلمانوں میں اس طرح

قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر ولكني أتركها خزانة لهم يقتسمونها

تقسیم کر دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر تقسیم کر دیا تھا لیکن میں یہ چاہتا ہوں ان مسلمانوں کے لیے خزانہ رہنے دوں

حدثني محمد بن المثنى حدثنا ابن مهدي عن مالك بن انس عن زيد بن

مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے

اسلم عن ابيه عن عمر رض قال لولا اخر المسلمين ما فتحت عليهم قرية الا

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رض سے انہوں نے کہا اگر پچھلے مسلمانوں (جو آئندہ اسلام لائیں گے) کا خیال نہ ہوتا تو میں جو بستی فتح ہوتی اس کو

قسمتها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر حدثنا علي بن عبد الله

اس طرح (موجودہ) مسلمانوں میں بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلی نے خیبر کو بانٹ دیا تھا ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا

حدثنا سفين قال سمعت الزهري وسأله اسمعيل بن امية قال اخبرني

ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا اُن سے اسمعیل بن امیہ نے پوچھا تھا زہری نے کہا مجھکو عنبسہ

عنبسة بن سعيد ان اباهريرة رض اتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله قال له

بن سعید نے خبر دی کہ ابوہریرہ رض (مسلمان ہوکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (خیبر میں) آئے ف سعید بن عاص

بعض بني سعيد بن العاص لا تعطه فقال ابوهريرة هذا قاتل ابن قوقل

اموی کے ایک بیٹے (ابان) نے کہا یا رسول اللہ ابوہریرہ رض کو کچھ نہ دیجئے (اس کا کوئی حق نہیں ہے) ابوہریرہ رض نے کہا اسی ابان نے

فقال واعجباه لوبر تدلى من قدوم الضان ويذكر عن الزبيدي عن الزهري

ابان یہ سنکر (غصہ ہوا) کہنے لگا واہ واہ کیا خوب ایک بلا ضان کے جنگل سے ابھی اترا ہے ف اور محمد بن ولید زبیدی سے روایت کی گئی

قال اخبرني عنبسة بن سعيد انه سمع اباهريرة يخبر سعيد بن العاص

کہا مجھ کو عنبسہ بن سعید نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا وہ سعید بن عاص سے بیان کر رہے تھے

قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابان على سرية من المدينة قبل

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کو ایک فوج کا سردار بنا کر مدینہ سے نجد کی طرف بھیجا

نجد قال ابوهريرة فقدم ابان واصحابه على النبي صلى الله عليه وسلم

ابوہریرہ رض نے کہا پھر ابان اور اُن کے ساتھی (اس سفر سے) اُس وقت لوٹ کر آئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر

بخيبر بعد ما فتحها وان حزم خيلهم لليف قال ابوهريرة قلت يا رسول

فتح کر چکے تھے وہیں تشریف رکھتے تھے اُس زمانہ میں مسلمان ایسے مفلس تھے ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے

الله لا تقسم لهم قال ابان وانت بهذا يا وبر تحدر من رأس ضان فقال النبي

عرض کیا یا رسول اللہ ابان اور اس کے ساتھیوں کا خیبر کی لوٹ میں حصہ نہ لگایئے ابان کہنے لگا واہ واہ تو بھی اس درجہ کو پہنچ گیا ف ارے بلے ابھی

صلى الله عليه وسلم يا ابان اجلس فلم يقسم لهم حدثنا موسى بن اسمعيل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان سے فرمایا اجی بیٹھو اور اُن کو حصہ نہیں دلایا ف ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى

کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو میرے دادا سعید بن عمرو نے خبر دی کہ ابان بن سعید آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ

علیہ وسلم پاس (خیبر میں) آئے (جب خیبر فتح ہو چکا تھا) آپ کو سلام کیا ابوہریرہ رضی نے کہا یا رسول اللہ نعمان بن قوقل (صحابی) کو

ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ

(احد کے دن) اسی نے قتل کیا تھا۔ ابان نے کہا واہ رے بلے ابھی تو ضان کے جنگل سے لڑھکتا ہوا آیا ہے (ابھی سے یہ باتیں) میرے

يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

اوپر ایسے شخص کا عیب دھرتا ہے جسکو میرے ہاتھ سے اللہ نے شہادت کا رتبہ دیا اور مجھ کو اس کے ہاتھ سے ذلیل ہونے دیا۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر

بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ

نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے کہ حضرت

عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ

فاطمہ زہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے کسی کو ابوبکر صدیق پاس بھیجا وہ آنحضرت صلی

مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَ

اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگتی تھیں ان مالوں میں سے جو اللہ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں

فَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنایت فرمائے تھے اور خیبر کے پانچویں حصہ میں سے جو کچھ رہا تھا ابوبکر رضی نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں

قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا

فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم مال اسباب چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے البتہ اس میں شک نہیں کہ حضرت

الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور میں تو آنحضرت صلعم کی خیرات اسی حال پر رکھونگا

عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ

جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تھی اور جیسا آنحضرت

فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى

صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں بھی ویسا ہی کرتا رہونگا جس جس کو آپ دیتے تھے میں بھی انہی کو دیتا رہونگا غرض ابوبکر صدیق رضی

فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ

نے حضرت فاطمہ کو اس میں سے کچھ بھی دینا منظور نہ کیا اور حضرت فاطمہ رضی کو ابوبکر رضی پر غصہ آیا انہوں نے ان کی ملاقات ترک کر دی اور مرتے تک

حَتّٰی تُوُفِّیَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃَ اَشْھُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّیَتْ

اُن سے بات نہ کی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں جب اُن کی وفات

دَفَنَھَا زَوْجُھَا عَلِیٌّ لَیْلًا وَلَمْ یُؤْذِنْ بِھَا اَبَا بَکْرٍ وَصَلّٰی عَلَیْھَا وَکَانَ لِعَلِیٍّ مِّنَ النَّاسِ

ہوئی اُن کے خاوند حضرت علی رضہ نے رات ہی کو اُن کو دفن کر دیا ف اور ابوبکر صدیق رضہ کو اُن کی وفات کی خبر نہ دی اور حضرت علی نے

وَجْہٌ حَیَاۃَ فَاطِمَۃَ فَلَمَّا تُوُفِّیَتْ اسْتَنْکَرَ عَلِیٌّ وُجُوْہَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَۃَ

زندہ تھیں تو لوگ حضرت علی پر بہت توجہ رکھتے تھے (حضرت فاطمہ کے خیال سے) جب اُنکی وفات ہو گئی تو حضرت علی رضہ نے دیکھا لوگوں کے منہ اُنکی

اَبِیْ بَکْرٍ وَّمُبَایَعَتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ یُّبَایِعُ تِلْکَ الْاَشْھُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنِ ائْتِنَا

صلح کر لینا اور اُن سے بیعت کر لینا چاہا اس سے پہلے چھ مہینے تک انہوں نے ابوبکر رضہ سے بیعت نہیں کی تھی ف پھر انہوں نے ابوبکر کو بلا بھیجا اور

وَلَا یَاْتِنَا اَحَدٌ مَّعَکَ کَرَاھِیَۃً لِّمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللّٰہِ لَا تَدْخُلُ عَلَیْھِمْ

یہ کہلا بھیجا کہ تم اکیلے آؤ اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لاؤ اُن کو یہ منظور نہ تھا کہ حضرت عمر رضہ اُنکے ساتھ آئیں ف حضرت عمر رضہ نے ابوبکر رضہ سے کہا خدا کی قسم

وَحْدَکَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّمَا عَسَیْتَھُمْ اَنْ یَّفْعَلُوْا بِیْ وَاللّٰہِ لَاٰتِیَنَّھُمْ فَدَخَلَ عَلَیْھِمْ

تم اکیلے اُن کے پاس نہ جاؤ ف ابوبکر رضہ نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کرینگے میں تو خدا کی قسم ضرور اُنکے پاس جاؤنگا آخر ابوبکر رضہ اُن کے پاس گئے

اَبُوْ بَکْرٍ فَتَشَھَّدَ عَلِیٌّ فَقَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَکَ وَمَا اَعْطَاکَ اللّٰہُ وَلَمْ نَنْفَسْ

تو حضرت علی رضہ نے خدا کو گواہ کیا اور کہنے لگے ابوبکر رضہ ہم کو تمہاری فضیلت اور بزرگی معلوم ہے جو اللہ نے تمکو عنایت فرمائی اور اللہ نے جو عزت تمکو دی

عَلَیْکَ خَیْرًا سَاقَہُ اللّٰہُ اِلَیْکَ وَلٰکِنَّکَ اسْتَبْدَدْتَّ عَلَیْنَا بِالْاَمْرِ وَکُنَّا نَرٰی

(مسلمانوں کا حاکم بنایا) اُس پر ہم کچھ حسد نہیں کرتے مگر ہمکو صرف یہی برا معلوم ہوا کہ تمنے اکیلے ہی اکیلے خلافت اڑا لی رہم سے صلاح نہ لی)

لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَصِیْبًا حَتّٰی فَاضَتْ عَیْنَا اَبِیْ بَکْرٍ

کیونکہ ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری اور قرابت تھی (حضرت علی برابر ایسی ہی باتیں کرتے رہے) یہانتک کہ ابوبکر رضہ کی آنکھیں بھر آئیں

فَلَمَّا تَکَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

(آنسو بہنے لگے) پھر ابوبکر رضہ نے گفتگو شروع کی انہوں نے کہا قسم اُس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ وَاَمَّا الَّذِیْ شَجَرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ

خیال تو مجھکو اپنی قرابت سے بھی زیادہ ہے ف ان چند مالوں (فدک بنی نضیر خیبر وغیرہ) کی وجہ سے جو مجھ میں اور تم لوگوں میں جھگڑا ہو گیا

مِنْ ھٰذِہِ الْاَمْوَالِ فَلَمْ اٰلُ فِیْھَا عَنِ الْخَیْرِ وَلَمْ اَتْرُکْ اَمْرًا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

تو میں نے اس مقدمہ میں بھی وہی کیا جو بہتر تھا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو جو کیا کرتے تھے وہی کیا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُہٗ فِیْھَا اِلَّا صَنَعْتُہٗ فَقَالَ عَلِیٌّ لِاَبِیْ بَکْرٍ مَّوْعِدُکَ

کسی کام میں فرق نہیں کیا اُس وقت حضرت علی رضہ نے کہا اچھا آج شام کو ہم تم سے

العشیۃ للبیعۃ فلما صلی ابوبکر الظہر رقی علی المنبر فتشہد وذکر شان

بیعت کرینگے جب ابوبکر رضنے ظہر کی نماز پڑھی تو منبر پر چڑھے تشہد پڑھا پھر حضرت علی رضہ کا حال بیان کیا

علی وتخلفہ عن البیعۃ وعذرہ بالذی اعتذر الیہ ثم استغفر وتشہد علی

کہ انہوں نے اب تک بیعت نہ کرنے سے یہ عذر پیش آیا اور ان کا عذر قبول کیا اور ان کے لیے بخشش کی دعا کی اسکے بعد حضرت علی رضہ نے

فعظم حق ابی بکر وحدث انہ لم یحملہ علی الذی صنع نفاسۃ علی ابی بکر و

تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر رضہ کے فضائل بیان کیے ان کے حقوق جتلائے لے کہنے لگے میں نے جو اب تک ابوبکر رضہ سے بیعت نہیں کی

لا انکارا للذی فضلہ اللہ بہ ولکنا نری لنا فی ہذا الامر نصیبا فاستبد

تھی تو اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ مجھکو ابوبکر رضہ کی خلافت پر کوئی حسد یا ان کی فضیلت اور بزرگی سے کچھ انکار تھا صرف بات یہ تھی ہم لوگوں کو یہ خیال تھا

علینا فوجدنا فی انفسنا فسر بذلک المسلمون وقالوا اصبت وکان المسلمون

اور ہم سے نہ لی آپ ہی آپ اس مقدمہ کو طے کر لیا اسکا ہمکو رنج ہوا مسلمان اس سے جب حضرت علی رضہ کی یہ گفتگو سنی ف۲ تو خوش ہوئے اور حضرت علی رضہ سے اور

الی علی قریبا حین راجع الامر المعروف حدثنی محمد بن بشار حدثنا حرمی

زیادہ محبت کرنے لگے جب یکہ انھوں نے اچھی بات اختیار کی ف۳ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے

حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عمارۃ عن عکرمۃ عن عائشۃ رض قالت لما فتحت

کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو عمارہ بن ابی حفصہ نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہوا

خیبر قلنا الآن نشبع من التمر حدثنا الحسن حدثنا قرۃ بن حبیب حدثنا

تو ہم نے کہا اب تو ہم لوگ کھجور سے سیر ہو جاوینگے ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن حبیب نے کہا ہم سے

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار عن ابیہ عن ابن عمر رض قال ما شبعنا حتی

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا ہم تو کبھی سیر نہ ہوئے اس وقت سیر ہوئے

فتحنا خیبر باب استعمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اہل خیبر حدثنا

جب خیبر کو فتح کیا باب خیبر کا حاکم ایک شخص کو مقرر کرنا ہم سے

اسمعیل قال حدثنی مالک عن عبد المجید بن سہیل عن سعید بن المسیب

اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبد المجید بن سہیل سے انہوں نے سعید بن مسیب سے

عن ابی سعید الخدری رض وابی ہریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انہوں نے ابو سعید خدری رض اور ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سواد بن

استعمل رجلا علی خیبر فجاءہ بتمر جنیب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

غزیہ کو خیبر کا تحصیلدار مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لیکر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا

تیسیر الباری

كُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا
کیا خیبر کی ساری کھجور ایسی ہی ہوتی ہے اُس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم (بری قسم کی) کھجور دو یا تین صاع دیکر اس کا

بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ
ایک صاع لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کر بلکہ بری قسم کی کھجور نقد پیسے کے بدل بیچ ڈال پھر اُس پیسے سے یہ کھجور خرید لے

جَنِيبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا
اور عبد العزیز بن محمد نے عبد المجید سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے سعید سے یوں روایت کی ہے ف۱ کہ ابو سعید خدری اور

هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ
ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے جو انصاریوں سے

الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ
تھے ایک شخص (سواد بن غزیہ) کو خیبر کی طرف بھیجا اُن کو وہاں کا حاکم مقرر کیا اور اسی سند سے عبد المجید سے منقول ہے انہوں نے ابو صالح

أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ
سے روایت کی انہوں نے ابوہریرہ اور ابو سعید سے ایسی ہی حدیث باب خیبر والوں سے بٹائی

خَيْبَرَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
کرنا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے

قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَ
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین خیبر کے یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں زراعت محنت مشقت

لَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کریں اور آدھی پیداوار وہ لیں (آدھی آنحضرت کو دیں) باب خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زہر آلود بکری رکھنا

بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
اس باب میں عروہ نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ف۲ ہم سے عبد اللہ بن یوسف

بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ
تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا

أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ بَابُ غَزْوَةِ زَيْدِ
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلود بکری تحفہ بھیجی گئی ف۳ باب زید بن حارثہ کا غزوہ

بْنِ حَارِثَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
ف۴ ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے

سعید حدثنا عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر رض قال امّر رسول اللہ صلی
کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ علیہ وسلم اسامة علی قوم فطعنوا فی امارته فقال ان تطعنوا فی امارته
اسامہ بن زید کو ایک فوج کا سردار مقرر کیا ف بعضوں نے اسامہ کی سرداری پر طعن کیا ف آپ نے فرمایا اگر تم اسامہ کی سرداری
فقد طعنتم فی امارة ابیه من قبله وایم اللہ لقد کان خلیقا للامارة وان
پر کوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے تم اس کے باپ زید بن حارثہ کی سرداری پر طعن کر چکے ہو حالانکہ قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا اور
کان من احب الناس الیّ وان ھذا لمن احب الناس الیّ بعده باب
ان لوگوں میں سے تھا جنکو میں بہت چاہتا ہوں اب اسکا بیٹا یہ اسامہ ان لوگوں میں سے ہے جن کو اس کے بعد میں بہت چاہتا ہوں ف باب
عمرة القضاء ذکره انس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم حدثنی عبید
عمرۂ قضا کا بیان ف اس کو انس رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ف مجھ سے عبید اللہ بن موسی
اللہ بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء رضی اللہ عنه قال لما
نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رض سے انہوں نے کہا جب
اعتمر النبی صلی اللہ علیه وسلم فی ذی القعدة فابی اھل مکة ان یدعوه
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا (سنہ ۷ ہجری میں) تو مکہ کے کافروں نے آپ کو روکا مکہ میں جانے نہ دیا
یدخل مکة حتی قاضاھم علی ان یقیم بھا ثلثة ایام فلما کتبوا الکتاب
آخر آپ نے ان سے اس شرط پر فیصلہ کیا کہ (سال آئندہ عمرے کو آئیں اور) مکہ میں تین دن سے زیادہ نہ رہیں جب صلحنامہ لکھا جانا شروع
کتبوا ھذا ما قاضی علیه محمد رسول اللہ قالوا لا نقر بھذا لو نعلم انک رسول
ہوا اور حضرت علی لکھ رہے تھے انہوں نے یوں لکھا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر اللہ کے رسول محمد نے فیصلہ کیا مکہ کے کافروں نے کہا ہم اسکو نہیں
اللہ ما منعناک شیئا ولکن انت محمد بن عبد اللہ فقال انا رسول اللہ وانا
مانتے اگر ہم جانتے کہ تم اللہ کے رسول ہو تو آپ کو روکتے ہی کاہیکو یوں لکھو جس پر محمد عبد اللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا آپ نے یہ سنکر فرمایا میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور
محمد بن عبد اللہ ثم قال لعلی امح رسول اللہ قال علی لا واللہ لا امحوک
محمد عبد اللہ کا بیٹا بھی ہوں آپ نے حضرت علی رض سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ میٹ دے انہوں نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اسکو نہیں
ابدا فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الکتاب ولیس یحسن یکتب
مٹاؤنگا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا آپ اچھی طرح لکھنا بھی نہیں جانتے تھے
فکتب ھذا ما قاضی محمد بن عبد اللہ لا یدخل مکة السلاح الا السیف
لیکن آپ نے (معجزے کے طور پر) یوں لکھدیا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد عبد اللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا ف کہ آپ مکہ میں ہتیار نہیں لائینگے مگر صرف تلواریں

فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ

غلاف میں بند کر کے آئینگے اور مکہ والوں میں سے کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے تب بھی اس کو اپنے ساتھ نہیں لیجا سکینگے اور اگر آپ کے ساتھیوں

أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا

میں سے کوئی مکہ میں رہنا چاہے تو اس کو منع نہیں کرینگے خیر اس صلحنامہ کے بموجب جب آپ (سال آئندہ) مکہ میں داخل ہوئے اور تین

فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور کہنے لگے اپنے صاحب (یعنی آنحضرت) سے کہو اب یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت گذر چلی (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا) آپ یہاں سے روانہ

وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ

ہوئے حمزہ کی بیٹی (عمارہ یا فاطمہ یا امامہ یا امۃ اللہ سلمی) آپ کے پیچھے چلی چچا چچا پکار رہی تھی ف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فاطمہ

لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ

زہرا رضی اللہ عنہا سے کہا لیو اپنے چچا کی بیٹی لیو انہوں نے اپنے کجاوے میں اس کو بٹھا لیا اب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور (زید بن حارثہ) اور

وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا

جعفر بن ابی طالب تینوں اس کے مقدمہ میں جھگڑنے لگے حضرت علی نے کہا میں نے اس کو اٹھایا ہے یہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر نے کہا یہ میرے چچا

تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا

زید نے کہا یہ میری بھتیجی ہے ف آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی اس کی خالہ کو دلا دی (جعفر کے پاس رہی) آپ نے

وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ

فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (ان کو تسلی دینے کو) فرمایا تو میرا ہے میں تیرا ہوں اور جعفر سے فرمایا تو

أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَا

صورت اور سیرت میں میری مشابہ ہے ف اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولیٰ (آزاد کیا ہوا) ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی

تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

عرض کیا آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر لیجیے فرمایا (وہ کیسے ہو سکتا ہے) وہ تو میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے ہم سے محمد بن

رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ

کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَ

صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے مکہ کو روانہ ہوئے قریش کے کافر آڑے آئے آپ کو خانہ کعبہ تک

وبين البيت فنحر هديه وحلق رأسه بالحديبية وقاضاهم على أن يعتمر

جانے دیا آخر آپ نے حدیبیہ ہی میں اپنی قربانی کا نحر کیا اور سر منڈا ڈالا اور کافروں سے یہ ٹھیرا کہ سال آیندہ

العام المقبل ولا يحمل سلاحا عليهم إلا سيوفا ولا يقيم بها إلا ما أحبوا

آپ عمرے کے لیے آئیں اور کسی قسم کے ہتھیار تلواروں کے سوا اپنے ساتھ نہ لائیں اور مکہ میں اتنے ہی دن ٹھیریں جتنے دن یہ کافر لوگ پسند

فاعتمر من العام المقبل فدخلها كما كان صالحهم فلما أن أقام بها ثلثا

کریں آپ نے اسی شرط کے موافق آیندہ سال عمرہ کیا اور صلح کے طور پر مکہ میں داخل ہوئے جب وہاں تین روز ٹھیر چکے تو کافروں

أمروه أن يخرج فخرج حدثني عثمن بن أبي شيبة حدثنا جرير عن

نے کہا اب جائیے آپ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انھوں نے منصور

منصور عن مجاهد قال دخلت أنا وعروة بن الزبير المسجد فإذا عبد الله بن

ابن معتمر سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں گئے دیکھا تو عبداللہ بن عمر رض حضرت

عمر رض جالس إلى حجرة عائشة ثم قال كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم

عائشہ رض کے حجرے پاس بیٹھے ہیں عروہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کتنے عمرے کیے انھوں نے کہا چار

قال أربعا ثم سمعنا استنان عائشة قال عروة يا أم المؤمنين ألا تسمعين

عمرے (ایک عمرہ رجب میں تھا) پھر ہمنے آواز سنی حضرت عائشہ رض مسواک کر رہی ہیں عروہ نے ان سے کہا ام المومنین آپنے سنا ابو عبدالرحمن

ما يقول أبو عبد الرحمن إن النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر أربع عمر فقالت

(یعنے ابن عمر رض) کیا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں حضرت عائشہ رض نے

ما اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم عمرة إلا وهو شاهده وما اعتمر في رجب

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عمرہ کیا اُس میں ابن عمر رض شریک تھے مگر آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں

قط حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين عن إسمعيل بن أبي خالد

کیا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے

سمع ابن أبي أوفى يقول لما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم سترناه من

انھوں نے عبداللہ بن ابی اوفے سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم آپ پر آڑ کیے ہوئے

غلمان المشركين ومنهم أن يؤذوا رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا

تھے ایسا نہ ہو مشرک یا ان کے لونڈے آپ کو ستائیں ہم سے

سليمن بن حرب حدثنا حماد هو ابن زيد عن أيوب عن سعيد بن جبير

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے سعید بن جبیر سے

عن ابن عباس رض قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه فقال المشركون

انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (عمرے کے لیے مکہ میں) آئے یہ مشرک آپس میں کہنے

انه يقدم عليكم وفد وهنهم حمى يثرب وامرهم النبي صلى الله عليه وسلم

لگے کچھ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں جنکو مدینہ کے بخار نے ناتوان کر دیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ (طواف)

ان يرملوا الاشواط الثلاثة وان يمشوا ما بين الركنين ولم يمنعه ان يامرهم

کے پہلے تین پھیروں میں رمل کریں ف اور رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں معمولی چال چلیں کیونکہ وہاں مشرکوں کی نظر نہیں پڑتی

ان يرملوا الاشواط كلها الا الابقاء عليهم وزاد ابن سلمة عن ايوب عن سعيد

تھی) اور ساری پھیروں میں آپ نے رمل کا حکم نہیں دیا اس لیے کہ ان کو تکلیف نہ ہو حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا

ابن جبير عن ابن عباس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم لعامه الذي

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اس میں اتنا زیادہ ہے جب آپ اس سال مکہ میں تشریف لائے جس سال

استامن قال ارملوا ليرى المشركون قوتهم والمشركون من قبل قعيقعان

کافروں سے امان لی تھی تو آپ نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا رمل کرو اس سے یہ غرض تھی کہ مشرک لوگ مسلمانوں کی قوت دیکھیں اس وقت مشرک

حدثني محمد عن سفين بن عيينة عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس رض

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس

قال انما سعى النبي صلى الله عليه وسلم بالبيت وبين الصفا والمروة ليرى

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف میں اور صفا اور مروہ کے درمیان اس لیے دوڑے کہ مشرک لوگ آپ کی قوت

المشركين قوته حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا وهيب حدثنا ايوب عن

دیکھ لیں ف ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے

عكرمة عن ابن عباس قال تزوج النبي صلى الله عليه وسلم ميمونة وهو محرم

عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین میمونہ سے احرام کی حالت

وبنى بها وهو حلال وماتت بسرف وزاد ابن اسحق حدثني ابن ابي نجيح و

میں نکاح کیا اور جب ان سے صحبت کی اس وقت آپ احرام کھول چکے تھے اور میمونہ سرف میں مریں ف (امام بخاری نے کہا) اور محمد بن اسحق

ابان بن صالح عن عطاء ومجاهد عن ابن عباس قال تزوج النبي صلى الله

اور ابان بن صالح نے انہوں نے عطا اور مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام

عليه وسلم ميمونة في عمرة القضاء باب غزوة موتة من ارض الشام

المؤمنین میمونہ سے عمرہ قضا میں نکاح کیا ف باب غزوہ موتہ کا بیان جو شام کے ملک میں بلقا کے قریب ایک مقام ہے

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ قَالَ وَ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے عمرو بن حارث انصاری سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے اور کہا

اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَقَفَ عَلٰی جَعْفَرٍ یَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِیْلٌ

مجھ کو نافع نے خبر دی اُن سے ابن عمرؓ نے بیان کیا جس دن جعفر (غزوہ موتہ میں) شہید ہوئے، تو میں اُن کی لاش پر کھڑا ہوا

فَعَدَدْتُ بِهٖ خَمْسِیْنَ بَیْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَیْسَ مِنْهَا شَیْءٌ فِیْ دُبُرِهٖ یَعْنِیْ فِیْ

میں نے گنا تھا کہ پچاس زخم بھالے اور تلوار کے اُن پر لگے تھے اور کوئی زخم اُن کی پشت پر

ظَهْرِهٖ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم کو احمد بن ابی بکر نے خبر دی کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سعد سے

بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ

سَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ مُوْتَةَ زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

میں زید بن حارثہ کو سردار بنایا اور فرمایا

اِنْ قُتِلَ زَیْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ کُنْتُ

اگر زید شہید ہوں تو جعفر سردار ہوں اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہوں (اتفاق سے تینوں شہید ہوئے) عبداللہ بن عمرؓ

فِیْهِمْ فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِی الْقَتْلٰی وَ

نے کہا میں اس لڑائی میں موجود تھا ہم نے (لڑائی کے بعد) جعفر کی لاش ڈھونڈھی دیکھا تو لاشوں میں پڑی ہوئی ہے

وَجَدْنَا مَا فِیْ جَسَدِهٖ بِضْعًا وَّتِسْعِیْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَّرَمْیَةٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

اور اُن کے بدن پر نوّد (٩٠) پر کئی زخم بھالے اور تیر کے تھے ہم سے احمد بن واقد

بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انسؓ سے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی زَیْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مارے جانے کی خبر لوگوں کو سنا دی

اَنْ یَّاْتِیَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ

اور ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی تھی آپ نے فرمایا پہلے زید نے (سرداری کا) جھنڈا سنبھالا وہ شہید ہوگئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید

ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَةَ سَیْفٌ

ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا وہ شہید ہوگئے آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا اس کے بعد اللہ کی

ف ۱ ابن عمر کے زخم ان لوگوں کے دیکھے جو اور زیادہ

ف ٢ ...

ف ٣ ...

ف ٤ ...

ف ٥ ...

صحیح بخاری

صفحہ دل پر جا بجا سب طرف نقش رنگین ... جعفر کے زخم کھائے اور زبان حال سے یوں گویا ہے ... تیرے عشق میں ...

مِنْ سُیُوفِ اللّٰہِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

تلوارون مین سے ایک تلوار نے ف۱ جھنڈا سنبھالا اللہ نے اُس کے ہاتھ پر فتح دی ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن

قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِی عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض

عبدالمجید نے کہا مینے یحییٰ بن سعید انصاری سے سُنا کہا مجھکو عمرہ بنت عبدالرحمن نے خبر دی کہا مینے حضرت عائشہ رض سے سُنا

تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِی طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَوَاحَةَ

وہ کہتی تھیں جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی

جَلَسَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ فِیہِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ

خبر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھ رہے آپ کے چہرے پر رنج معلوم ہوتا تھا حضرت عائشہ رض کہتی ہین مین

وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِی مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَیْ رَسُولَ

دروازے کی دراڑ سے جھانک رہی تھی اتنے مین ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ جعفر

اللّٰہِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَکَرَ بُکَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ یَنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ

کی عورتین (چلا کر) رو رہی ہین آپ نے فرمایا اُن کو منع کر وہ گیا پھر

الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَی فَقَالَ قَدْ نَهَیْتُهُنَّ وَذَکَرَ أَنَّهُ لَمْ یُطِعْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَیْضًا

آیا اور کہنے لگا مینے اُن کو منع کیا لیکن وہ نہین مانتین آپ نے فرمایا پھر جا منع کر

فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَی فَقَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

وہ گیا پھر آیا کہنے لگا خدا کی قسم ان عورتون نے ہمکو عاجز کر دیا ہمارا کہنا نہین سنتین حضرت عائشہ کہتی ہین

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِی أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ

آخر آپ نے فرمایا جا اُن کے منہ پر مٹی ڈال مینے اُس شخص سے کہا ارے تجھ سے ملے ماٹی

اللّٰہُ أَنْفَکَ فَوَاللّٰہِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَکْتَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پر خدا کی سنوار نہ تو تو عورتون کو روک سکا نہ تونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا چھوڑا

مِنَ الْعَنَاءِ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی بَکْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ

مجھ سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے اُنہون نے اسمعیل بن ابی خالد

أَبِی خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَیَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ

سے اُنہون نے عامر شعبی سے اُنہون نے کہا عبداللہ بن عمر رض جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یون کہتے دو پنکھ والون کے

یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ إِسْمَاعِیلَ عَنْ

بیٹے تم پر سلام ف۲ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہون نے اسمعیل بن ابی خالد سے

قیس بن ابی حازم قال سمعت خالد بن الولید یقول لقد انقطعت فی یدی

انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے خالد بن الولید سے سنا وہ کہتے تھے غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ میں

یوم موتۃ تسعۃ اسیاف فما بقی فی یدی الا صفیحۃ یمانیۃ حدثنی

نو تلواریں (لڑتے لڑتے) ٹوٹ گئیں ایک یمنی تیغہ رہ گیا مجھ سے

محمد بن المثنی حدثنا یحیی عن اسمعیل قال حدثنی قیس قال سمعت خالد

محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان

بن الولید یقول لقد دق فی یدی یوم موتۃ تسعۃ اسیاف وصبرت

خالد بن ولید سے سنا وہ کہتے تھے غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹ گئیں ایک یمنی تیغہ

فی یدی صفیحۃ لی یمانیۃ حدثنی عمران بن میسرۃ حدثنا محمد بن

میرے ہاتھ میں رہ گیا وہ نہیں ٹوٹا ف مجھ سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل

فضیل عن حصین عن عامر عن النعمن بن بشیر رض قال اغمی علی عبد اللہ

نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ

بن رواحۃ فجعلت اختہ عمرۃ تبکی واجبلاہ واکذا واکذا تعدد

(ایک بار بیماری سے) بیہوش ہو گئے ان کی بہن عمرہ (جو نعمان بن بشیر کی والدہ تھیں) پکار کر رونے لگیں ہائے میرا پہاڑ سا بھائی

علیہ فقال حین افاق ما قلت شیئا الا قیل لی آنت کذلک حدثنا

جب ان کو ہوش آیا تو انہوں نے (اپنی بہن سے) کہا جب تو میری کوئی صفت بیان کرتی تھی تو فرشتے مجھ کو دھمکاتے کیا تو ایسا ہی تھا ہم سے

قتیبۃ حدثنا عبثر عن حصین عن الشعبی عن النعمن بن بشیر قال اغمی

قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبثر بن قاسم کوفی نے انہوں نے حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا عبداللہ

علی عبد اللہ بن رواحۃ بہذا فلما مات لم تبک علیہ باب بعث النبی

بن رواحہ بیہوش ہو گئے پھر یہی حدیث بیان کی جب (غزوہ موتہ میں) عبداللہ شہید ہوئے تو ان کی بہن نے ان پر ماتم نہیں کیا باب آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم اسامۃ بن زید الی الحرقات من جہینۃ حدثنی عمرو

صلے اللہ علیہ وسلم کا حرقات قبیلے کی طرف جو جہینہ کی ایک شاخ تھا اسامہ بن زید کو بھیجنا مجھ سے عمرو بن

بن محمد حدثنا ہشیم اخبرنا حصین اخبرنا ابو ظبیان قال سمعت

محمد بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو حصین نے خبر دی کہا ہم کو ابوظبیان (حصین بن جندب) نے کہا میں نے

اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسامہ بن زید سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حرقہ قبیلے والوں

اِلَی الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا

پر بہیجا ہم نے صبح سویرے اُن پر حملہ کیا اُن کو شکست دی اور ایسا ہوا کہ مین اور ایک انصاری مرد نام نامعلوم

مِّنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي

حرقہ کے ایک شخص (مرداس بن عمرو) سے بھڑ گئے جب ہم نے اُس کو گھیر لیا تو (مجبور ہو کر) وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا یہ سنتے ہی انصاری نے

حَتّٰى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ

اُس کو مار ڈالا جب ہم اس جہاد سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی آپ نے فرمایا اسامہ تو نے

أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا

یہ کیا کیا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اُس کو مار ڈالا مینے عرض کیا یا رسول اللہ (وہ دل سے نہیں کہتا تھا) اپنے بچانے کے لیے کہتا تھا

حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

آپ وہی فرماتے رہے بار بار ف مین نے آرزو کی کاش مین اسی دن مسلمان ہوا ہوتا ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ

کہا ہم سے حاتم بن اسمعیل نے اُنہوں نے یزید بن ابی عبید سے کہا مینے سلمہ بن اکوع سے سنا وہ کہتے تھے

غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ

مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جن فوجون کو آپ نے روانہ کیا لیکن آپ

مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ

خود اُن کے ساتھ تشریف نہیں لے گئے ایسی نو فوجون مین مین گیا کبھی ابوبکر صدیق رض ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ بن زید اور عمر

بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ

ابن حفص بن غیاث نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہین) ف ہم سے والد نے بیان کیا اُنہون نے یزید بن ابی عبید سے اُنہون نے کہا مینے

يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا

سلمہ بن اکوع سے سنا وہ کہتے تھے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور نو فوجون مین

يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا مَرَّةً أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً أُسَامَةُ حَدَّثَنَا

شریک رہا جنکو آپ نے بھیجا لیکن آپ خود اُن مین تشریف نہین لے گئے کبھی ابوبکر رض ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ ہم سے

أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض قَالَ

ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے اُنہون نے سلمہ بن اکوع سے اُنہون نے کہا مینے

غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور اسامہ بن زید بن حارثہ کے ساتھ بھی جہاد کیا جن کو آنحضرت

ف یعنی لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد تو نے اس کو مار ڈالا

حارثة استعمله علينا حدثنا محمد بن عبد الله حدثنا حماد بن مسعدة

نے ہمارا افسر بنایا تھا ف ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن مسعدہ نے

عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع قال غزوت مع النبي صلى الله

انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات

عليه وسلم سبع غزوات فذكر خيبر والحديبية ويوم حنين ويوم

جہاد کیے پھر انہوں نے بیان کیا خیبر اور حدیبیہ اور حنین اور یوم القرد

القرد قال يزيد ونسيت بقيتهم باب غزوة الفتح وما بعث حاطب

یزید نے کہا باقی جہادوں کے نام میں بھول گیا باب فتح مکہ کا بیان اور حاطب بن ابی بلتعہ

ابن أبي بلتعة إلى أهل مكة يخبرهم بغزو النبي صلى الله عليه وسلم

نے جو مکہ کے کافروں کو خط بھیجا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے لڑنے آتے ہیں اس کا ذکر

حدثنا قتيبة حدثنا سفين عن عمرو بن دينار قال أخبرني الحسن

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا مجھ کو حسن بن محمد بن علی نے خبر دی

ابن محمد أنه سمع عبيد الله بن أبي رافع يقول سمعت عليا رضي الله عنه يقول بعثني

انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا والزبير والمقداد فقال انطلقوا حتى

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو بھیجا آپ نے فرمایا تم تینوں روضہ خاخ تک جاؤ

تأتوا روضة خاخ فإن بها ظعينة معها كتاب فخذوا منها قال فانطلقنا

(جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں تم کو ایک عورت ہودے پر سوار ملے گی (اسکا نام سارا یا کنود تھا) اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے

تعادى بنا خيلنا حتى أتينا الروضة فإذا نحن بالظعينة قلنا لها

گھوڑے دوڑاتے چلے جب روضہ خاخ پر پہونچے تو واقعی وہاں ایک عورت دیکھی جو ہودے پر سوار تھی ہم نے

أخرجي الكتاب قالت ما معي كتاب فقلنا لتخرجن الكتاب أو لنلقين

اس سے کہا لا خط نکال وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا لا خط دیتی ہے یا ہم تیرے کپڑے اتار کر ننگا

الثياب قال فأخرجته من عقاصها فأتينا به رسول الله صلى الله عليه

کریں آخر مجبور ہو کر اس نے اپنے جوڑے میں سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

وسلم فإذا فيه من حاطب بن أبي بلتعة إلى ناس بمكة من المشركين

اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے چند مشرکوں صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ

عہ شاید قسطلانی کے نسخہ میں تسع کا لفظ ہے جیسے حاشیہ میں ہے لیکن نسخہ مولانا احمد علی صاحب اور نسخہ صحیحہ استنبولی میں سبع کا لفظ ہے

يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
ابن ابی بلتعہ کو کسلو ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ خبرین لکھین تھین ف ۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو بلا کر ان سے پوچھا
وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا
اے حاطب تونے یہ کیا کیا انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمایئے (مین اسکی وجہ عرض کرتا ہون) بات یہ ہے کہ مین (دوسرے مہاجرین کی طرح
فِي قُرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
قریش کے خاندان کا) تو ہون نہین صرف انکا حلیف بنکر ان سے جڑ گیا ہون اور دوسرے مہاجرین کے وہان عزیز و اقربا
مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ
ہین جو انکے گھر بار مال اسباب کی نگہبانی کرتے ہین مینے یہ چاہا کہ جب مین خاندان کے رو سے انکا شریک نہین ہون
فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَ
تو کچھ احسان ہی ان پر ایسا کردون جسکے خیال سے وہ میرے کنبے والون کو نہ ستائین باقی خدا نخواستہ مین کچھ اپنے دین سے پھر کر
لَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا
یا مسلمان ہونے کے بعد کفر کو پسند کرتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان سنکر فرمایا حاطب
إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ
سچ کہتا ہے حضرت عمر رضنے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اس منافق کی گردن اڑانے دیجیے آپ نے فرمایا
إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ
واہ وہ تو بدر کی لڑائی مین شریک تھا اور تجھے کیا معلوم اللہ تعالے نے (عرش پرسے) بدر والون کو دیکھا اور فرمایا اب تم جو چاہو
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
کرو مین تو تمکو بخش چکا اس وقت اللہ تعالے نے (سورہ ممتحنہ کی) یہ آیت اتاری مسلمانو تم میرے اور اپنے دشمن (یعنے کافرون)
تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ
کو دوست نہ بناؤ ان سے دوستی کی خط و کتابت نہ کرو حالانکہ وہ اس سچے دین کا انکار کر چکے جو تمہارے پاس آیا اخیر آیت فقد ضل سواء
ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
السبیل تک ف ۲ باب غزوہ فتح کا رمضان (سنہ ہجری) مین ہونا ہم سے عبد اللہ بن یوسف
ابْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انھون نے ابن شہاب سے کہا مجھکو
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو ابن عباس نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کا

ف ۲ حضرت عمر کی رائے ظاہری قانون کے مطابق درست تھی ... قتل کے لائق ...

الله عليه وسلم غزا غزوة الفتح في رمضان قال وسمعت ابن المسيب يقول

جہاد رمضان میں کیا　زہری نے اسی سند سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے بھی یہی سنا زہری نے عبید اللہ

مثل ذلك وعن عبيد الله ان ابن عباس رض قال صام رسول الله صلى الله

سے روایت کی　کہ ابن عباس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ روانہ ہوئے) تو

عليه وسلم حتى اذا بلغ الكديد الماء الذي بين قديد وعسفان افطر

کدید تک روزے رکھتے رہے کدید وہ چشمہ جو قدید اور عسفان کے بیچ میں ہے جب کدید پہونچے تو آپ

فلم يزل مفطرا حتى انسلخ الشهر حدثني محمود اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا

نے روزہ افطار کر ڈالا پھر مہینہ ختم ہونے تک روزہ نہیں رکھا ف مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی

معمر قال اخبرني الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رض ان

کہا ہم کو معمر نے خبر دی کہا مجھ کو زہری نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم خرج في رمضان من المدينة ومعه عشرة

صلے اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ میں) رمضان کے مہینے میں مدینہ سے روانہ ہوئے　آپ کے ساتھ دس (یا بارہ) ہزار

الاف وذلك على راس ثمان سنين ونصف من مقدمه المدينة فسار

آدمی تھے اس وقت آپ کو مدینہ میں تشریف لا کر ساڑھے آٹھ برس پورے ہونے والے تھے ف　خیر آپ اور

هو ومن معه من المسلمين الى مكة يصوم ويصومون حتى بلغ الكديد

آپ کے ساتھ جو مسلمان تھے مکہ کو چلے　اور رستے میں کدید تک روزے رکھتے رہے جب کدید پہونچے

وهو ماء بين عسفان وقديد افطر وافطروا قال الزهري وانما يوخذ

(وہ ایک چشمہ ہے عسفان اور قدید کے درمیان) وہاں آپ نے افطار کیا صحابہ نے بھی افطار کیا زہری نے کہا چاہیے کہ آنحضرت

من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاخر فالاخر حدثني عياش

صلے اللہ علیہ وسلم کا جو آخری فعل ہو　وہ لیا جائے　ف　مجھ سے　عیاش بن ولید نے

ابن الوليد حدثنا عبد الاعلى حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس

بیان کیا　کہا ہم سے عبد الاعلی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے

قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في رمضان الى حنين والناس

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں　حنین کی طرف روانہ ہوئے　اور آپ کے ہمراہی

مختلفون فصائم ومفطر فلما استوى على راحلته دعا باناء من لبن

لوگوں کا ایک حال نہ تھا کوئی تو روزہ دار تھا کوئی بے روزہ جب آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو دودھ یا پانی کا ایک

ف آپ کا یہ ہوا کہ آپ نے سفر میں افطار کیا تو رمضان ختم ہونے ... بعضوں نے اس کے خلاف کیا ہے

أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ

برتن منگوایا اور دودھ یا پانی ہتھیلی پر رکھا (اس کو پیا) لوگوں نے آپ کو دیکھا یا آپ نے لوگوں کو دیکھا تو جو لوگ بے روزہ تھے

لِلصُّوَّامِ أَفْطِرُوا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ

انہوں نے روزہ داروں سے کہا اب روزہ کھولڈالو اور عبدالرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ حَمَّادُ

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا آپ (مدینہ سے) نکلے یہی حدیث بیان کی اور

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا

حماد بن زید نے اس کو ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس

عَبَّاسٍ رض قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ فتح میں) رمضان میں سفر کیا اور روزے رکھتے رہے

حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَأَفْطَرَ

جب عسفان میں پہونچے تو پانی کا برتن منگوایا اور علانیہ دن دہاڑے پی لیا تاکہ لوگ دیکھیں پھر مکہ پہونچے

حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ

تک آپ نے روزہ نہیں رکھا ابن عباس رض کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

روزہ بھی رکھا ہے افطار بھی کیا ہے جس کا جی چاہے روزہ رکھے جس کا جی چاہے افطار کرے

بَابُ أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

حَدَّثَنَا

باب فتح مکہ کے دن آپ نے جھنڈا کہاں گاڑا ہم سے

عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ

عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا جب

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے تو یہ خبر قریش کو پہونچی ان میں سے ابوسفیان بن حرب اور

حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا آپ کی خبر لینے کو نکلے چلتے چلتے

صلى الله عليه وسلم فأقبلوا يسيرون حتى أتوا مر الظهران فإذا هم بنيران

جب مر الظہران ف میں پہونچے تو انہوں نے عرفات

كأنها نيران عرفة فقال أبو سفين ما هذه لكأنها نيران عرفة فقال بديل

کی طرح بہت سی آگین روشن دیکھیں ف۲ ابوسفیان نے کہا یہ آگین کیسی بالکل عرفات کی آگین معلوم ہوتی ہیں بدیل بن

ابن ورقاء نيران بني عمرو فقال أبو سفين عمرو أقل من ذلك فرآهم ناس

ورقا نے کہا بنی عمرو یعنی خزاعہ قبیلے کی آگین معلوم ہوتی ہیں ابوسفیان نے کہا خزاعہ قبیلہ والے اتنے بہت کہاں سے آئے

من حرس رسول الله صلى الله عليه وسلم فأدركوهم فأخذوهم فأتوا بهم رسول الله صلى الله عليه

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چوکیداروں نے (جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے) ان تینوں کو گرفتار کر لیا اور پکڑ کر

فأسلم أبو سفيان فلما سار قال للعباس احبس أبا سفيان عند حطم

مسلمان ہو گیا ف۳ جب سواری مبارک آگے چلی تو آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا ابوسفیان کو وہاں کھڑا کرو جہاں گھوڑوں

الخيل حتى ينظر إلى المسلمين فحبسه العباس فجعلت القبائل تمر مع النبي

کا ہجوم ہے (یا پہاڑ کی گھاٹی پر) تاکہ مسلمانوں کی فوج دیکھے ف۴ حضرت عباسؓ نے اس کو کھڑا کر لیا اب عرب کے ایک ایک

صلى الله عليه وسلم تمر كتيبة كتيبة على أبي سفين فمرت كتيبة

قبیلے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے گزرنے لگے ایک لشکر ابوسفیان کے سامنے سے نکلا پھر دوسرا لشکر ایک لشکر گذرا

قال يا عباس من هذه قال هذه غفار قال ما لي ولغفار ثم مرت جهينة قال مثل

تو ابوسفیان نے کہا عباسؓ یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ غفار کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا مجھ کو ان سے کوئی غرض نہیں ف۵

ذلك ثم مرت سعد بن هذيم فقال مثل ذلك ومرت سليم فقال مثل

پھر سعد بن ہذیم کا تب بھی اس نے یہی کہا پھر سلیم کا تب بھی اس نے یہی کہا اخیر میں

ذلك حتى أقبلت كتيبة لم ير مثلها قال من هذه قال هؤلاء الأنصار عليهم

ایک لشکر ایسا آیا کہ ابوسفیان نے ویسا (انبوہ) لشکر کبھی نہیں دیکھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں ان کا

سعد بن عبادة معه الراية فقال سعد بن عبادة يا أبا سفين اليوم يوم

سردار سعد بن عبادہ ہے جو جھنڈا لیے ہوئے ہے سعد بن عبادہ نے ابوسفیان کو پکارا کہا ابوسفیان آج تو قتل کا دن ہے آج

الملحمة اليوم تستحل الكعبة فقال أبو سفين يا عباس حبذا يوم الذمار

کعبے میں لڑنا درست ہوگا ابوسفیان حضرت عباسؓ سے کہنے لگا عباسؓ تباہی کا دن اچھا ف۶ آگیا

ثم جاءت كتيبة وهي أقل الكتائب فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم

پھر ایک اور لشکر آیا جو سب لشکروں میں چھوٹا تھا اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وَاَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ

اور اپنے اصحاب (مہاجرین) تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زبیر بن عوام کے ہاتھ میں تھا جب آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان کے سامنے سے گذرے تو اس نے عرض کیا آپ نے سعد بن عبادہ کا کہنا سنا انہوں نے تو ایسا

قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ

ایسا کہا کہ آپ قریش کا کام تمام کر دینگے سب کو قتل کر ڈالینگے آپ نے فرمایا نہیں سعد نے غلط کہا یہ تو وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کعبہ کو بڑا

فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کریگا اس کو کپڑا اڑھایا جائیگا عروہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ آپ کا

وَسَلَّمَ اَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُوْنِ قَالَ عُرْوَةُ وَاَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ

جھنڈا حجون میں گاڑا جاوے (جو جنۃ المعلی کے پاس ہے) اور اسی سند سے عروہ نے کہا مجھ کو نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہا

سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ هٰهُنَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

میں نے عباس سے سنا وہ زبیر سے کہہ رہے تھے ابو عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اسی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جگہ جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا ہے اور آپ نے اس دن خالد

يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَآءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ

بن ولید کو یہ حکم دیا کہ کدا کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہوں اور آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ

علیہ وسلم کدے کے ف (نشیبی) جانب سے داخل ہوئے اس دن خالد کے سواروں میں سے دو شخص مارے گئے حبیش

بْنُ الْاَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

ابن اشعر اور کرز بن جابر فہری ف ۲ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

مُعٰوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

معاویہ بن قرہ سے کہا میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ

فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے سورہ انا فتحنا خوش آوازی کے ساتھ ف ۳

وَقَالَ لَوْلَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِيْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

پڑھ رہے تھے معاویہ بن قرہ نے کہا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ میرے گرد اکٹھا ہو جائینگے تو میں اسی طرح پڑھ کر سناتا جیسے عبداللہ بن مغفل نے پڑھ کر سنایا

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ عَنِ

عبد الرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے سعدان بن یحیی نے کہا ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے انہوں نے

الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمٰنَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ قَالَ

زہری سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے

زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ

فتح مکہ کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کل (مکہ پہونچکر) کہاں ٹھیریے گا آپ نے فرمایا عقیل

لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ

نے کوئی مکان ہمارے لیے باقی بھی چھوڑا ہے (سب بیچ باچ کر برابر کیے) بعد اس کے آپ نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث

قِيْلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ قَالَ مَعْمَرٌ

زہری سے کسی نے پوچھا ابو طالب (جو مشرک رہکر مرے تھے) کون وارث ہوا انہوں نے کہا عقیل اور طالب **ف** معمر نے اس حدیث کو زہری

عَنِ الزُّهْرِيِّ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يُوْنُسُ حَجَّتِهِ وَلَا زَمَنَ

سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ حج کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کل کہاں اتریے گا **ف۲** اور یونس نے اپنی

الْفَتْحِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

فتح مکہ کا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے عبد الرحمن بن ہرمز سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے سفر میں) فرمایا خدا چاہے تو ہم کل اگر اللہ نے فتح دی

اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ

خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش نے کفر پر قائم رہنے کی **ف۳** قسم کھائی تھی ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہمکو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے سفر میں فرمایا ہم کل ان شاء اللہ

اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ قَزَعَةَ

خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر پر قسم کھائی تھی ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح

دخل مكة يوم الفتح وعلى رأسه المغفر فلما نزعه جاء رجل فقال ابن خطل

فتح مکہ کے دن سر پر خود رکھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا یا رسول اللہ

متعلق بأستار الكعبة فقال اقتله قال مالك ولم يكن النبي صلى الله عليه

ابن خطل ف۱ کعبے کے پردے پکڑے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اس کو مار ڈال ف۲ امام مالک نے کہا ہم تو یہ سمجھتے ہیں

وسلم فيما نرى والله أعلم يومئذ محرما حدثنا صدقة بن الفضل أخبرنا

آگے اللہ جانے کہ آنحضرت اس دن احرام نہیں باندھے تھے ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان

ابن عيينة عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن أبي معمر عن عبد الله رض قال دخل

بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے

النبي صلى الله عليه وسلم مكة يوم الفتح وحول البيت ستون وثلثمائة

کہا جس دن مکہ فتح ہوا آپ مکہ میں داخل ہوئے اس وقت خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے

نصب فجعل يطعنها بعود في يده ويقول جاء الحق وزهق الباطل جاء

آپ ہاتھ کی چھڑی سے ایک ایک کو ٹھونسا دیتے اور فرماتے حق آیا باطل مٹ گیا حق آیا اور

الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد حدثني إسحق حدثنا عبد الصمد قال

باطل نے شروع میں کچھ ہو سکتا ہے نہ آیندہ کچھ ہو سکتا ہے ف۳ مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے

حدثني أبي حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس رض أن رسول الله صلى

کہا مجھ سے والد (عبدالوارث) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

الله عليه وسلم لما قدم مكة أبى أن يدخل البيت وفيه الآلهة فأمر

صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو کعبے میں بت ہونے کی وجہ سے آپ نے اس کے اندر جانے سے انکار کیا پھر آپ نے حکم دیا

بها فأخرجت فأخرج صورة إبراهيم وإسمعيل في أيديهما من الأزلام

وہ بت نکالے گئے ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کی مورتیں بھی نکلیں ان کے ہاتھوں میں (فال کے) پانسے تھے

فقال النبي صلى الله عليه وسلم قاتلهم الله لقد علموا ما استقسما بها قط ثم

آپ نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو غارت کرے (کمبخت) یہ خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں بزرگوں نے کبھی فال نہیں کھولی اس کے بعد

دخل البيت فكبر في نواحي البيت وخرج ولم يصل فيه تابعه معمر

آپ کعبے کے اندر تشریف لے گئے (داخل ہوئے) اور چاروں کونوں میں تکبیر کہی پھر باہر نکلے وہاں نماز نہیں پڑھی عبدالصمد کے ساتھ اس

عن أيوب وقال وهيب حدثنا أيوب عن عكرمة عن النبي صلى الله

ایوب سے روایت کیا اور وہیب بن خالد نے یوں کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من أعلى مكة وقال

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکے کے بلند جانب سے داخل ہونا　اور لیث بن سعد

الليث حدثني يونس قال أخبرني نافع عن عبد الله بن عمر رضہ أن رسول

نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم أقبل يوم الفتح من أعلى مكة على راحلته مردفا

علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کی بلند جانب سے اونٹنی پر سوار تشریف لائے اسامہ بن زید

أسامة بن زيد ومعه بلال ومعه عثمن بن طلحة من الحجبة حتى أناخ

کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی (کلید بردار) بھی تھے آپ نے مسجد حرام

في المسجد فأمره أن يأتي بمفتاح البيت فدخل رسول الله صلى الله

میں اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان سے فرمایا کنجی لاؤ کعبہ کھولو (انہوں نے کھولا) آپ بلال اور

عليه وسلم ومعه أسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة فمكث فيه

اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ کو لیے ہوئے اندر تشریف لے گئے وہاں بڑی دیر

نهارا طويلا ثم خرج فاستبق الناس فكان عبد الله بن عمر أول من دخل

تک ٹھہرے رہے پھر باہر نکلے تو دوسرے لوگ (اندر جانے کے لیے) لپکے عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں میں سب سے پہلے اندر

فوجد بلالا وراء الباب قائما فسأله أين صلى رسول الله صلى الله

پہنچا میں نے بلال کو دیکھا دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں میں نے اُن سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی

عليه وسلم فأشار له إلى المكان الذي صلى فيه قال عبد الله فنسيت

انہوں نے وہ جگہ بتلائی جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی عبد اللہ نے کہا میں اُن سے یہ پوچھنا بھول گیا

أن أسأله كم صلى من سجدة حدثنا الهيثم بن خارجة حدثنا حفص

آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں ہم سے ہیثم بن خارجہ نے بیان کیا کہا ہم سے حفص بن

ابن ميسرة عن هشام بن عروة عن أبيه أن عائشة رضہ أخبرته أن النبي صلى

میسرہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے اُن کو حضرت عائشہ رضہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ

الله عليه وسلم دخل عام الفتح من كداء التي بأعلى مكة تابعه أبو أسامة

علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا کداء کی جانب سے جو بلند جانب ہے مکہ میں داخل ہوئے حفص بن میسرہ کے ساتھ

ووهيب في كداء حدثنا عبيد بن إسمعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام

وہیب اور ابو اسامہ نے بھی بلند جانب (یعنی کداء) سے داخل ہونا نقل کیا ہے ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام کو

عَنْ اَبِيْهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ

انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کدا بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے

بَابُ مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا

باب فتح مکہ میں آپ کہاں ٹھیرے تھے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے انہوں نے کہا ہم سے تو کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس نے آنحضرت

يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ اُمِّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِيْ بَيْتِهَا ثُمَّ

صلعم کو اشراق کی نماز پڑھتے دیکھا البتہ ام ہانی نے بیان کیا کہ آپ نے فتح مکہ کے دن انکے گھر میں غسل کیا اور اشراق کی

صَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ اَرَهُ صَلّٰى صَلٰوةً اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهُ يُتِمُّ

آٹھ رکعتیں پڑھیں ام ہانی کہتی ہیں میں نے آپ کو اتنی ہلکی نماز کبھی پڑھتے نہیں دیکھا یہ تو تھا کہ آپ رکوع اور سجدہ

الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ بَابٌ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

پوری طرح ادا کرتے رہے (یعنی قرارت بہت مختصر کی) باب مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ

شعبہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابوالضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ

اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں یوں فرماتے سبحانک اللہم ربنا وبحمدک

بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ

اللہم اغفرلی ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِيْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض اُن بوڑھے صحابہ کے ساتھ جو بدر کی جنگ میں

بَعْضُهُمْ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا الْفَتٰى مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِّثْلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ

ان میں سے بعض لوگ کہنے لگے آپ اس جوان کو ہم لوگوں کے ساتھ کیوں بلا لیتے ہیں اسکی برابر تو ہمارے بیٹے ہیں انہوں نے کہا یہ ان لوگوں

قَالَ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِيْ مَعَهُمْ قَالَ وَمَا رُئِيْتُهٗ دَعَانِيْ يَوْمَئِذٍ

خیر ایک دن ایسا ہوا حضرت عمر نے ان لوگوں کو یعنی بوڑھے صحابہ کو بلایا مجھکو بھی ان کے ساتھ بلایا میں سمجھتا تھا کہ حضرت عمر نے مجھکو بلایا

اِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّيْ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ

اسلیے مجھکو ان کے ساتھ بلایا ہے آخر انہوں نے ان بوڑھے صحابہ سے پوچھا یہ جو سورت ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس

يَدْخُلُونَ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا

یدخلون اخیر تک پڑھ ڈالی اس کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب ہم کو اسکی طرف سے مدد ملے اور فتح ہو تو ہم اسکی تعریف

نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَدْرِي أَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِي

کریں اس سے بخشش چاہیں بعضوں نے کہا ہم نہیں جانتے کیا مطلب ہے بعضوں نے کچھ جواب ہی نہیں دیا (سکوت کیا) اس وقت انہوں

يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَذَاكَ تَقُولُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ

نے کہا ابن عباس تو کیا کہتا ہے کیا یہی مطلب ہے میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو پھر کیا مطلب ہے میں نے کہا اس سورت میں اجل جلالہ نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللّٰهُ لَهُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ

اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جتلایا کہ اب تمہاری وفات کا زمانہ آن پہونچا فتح سے مکہ کی فتح مراد ہے

فَذَاكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا قَالَ عُمَرُ

یہ مکہ کا فتح ہونا تمہاری عمر کے تمام ہونے کی نشانی ہے اب تم اللہ کی تعریف اور پاکی بیان کرو اس سے بخشش مانگو وہ بڑا معاف کرنیوالا ہے

مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ

ہاں بیشک میں بھی یہی مطلب سمجھتا ہوں ہم سے سعید بن شرحبیل نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ

انہوں نے ابو شریح عدوی سے انہوں نے عمرو بن سعید سے (جو یزید پلید کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا) کہا وہ مکہ پر فوجیں روانہ کر رہا تھا ف

ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ

اے امیر میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا اس کی صبح کو ارشاد فرمائی تھی

مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ

میرے کانوں نے خود اس کو سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا میں نے آپ کو یہ حدیث فرماتے وقت اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ نے

حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ لَا يَحِلُّ

اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا (لوگو) مکہ کو اللہ نے حرم کیا ہے لوگوں نے نہیں کیا جو کوئی اللہ

لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا

اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہو اس کو وہاں خون بہانا یا وہاں کا درخت کاٹنا درست

فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ

نہیں اگر کوئی (میرے بعد) یہ دلیل پکڑے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو مکہ میں لڑے اس کو یوں جواب دو

إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ

کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کو اسکی اجازت دی ف ۳ تمکو تو اجازت نہیں دی اور دیکھو مجھ کو بھی جو وہاں لڑنے کی اجازت ہوئی تو دن کو ایک

وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

کے پیچھے پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی ہوگئی جیسے کل تھی جو لوگ حاضر ہیں وہ اس کی خبر ان کو کر دیں جو حاضر نہیں ہیں

فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا

لوگوں نے ابو شریح سے پوچھا پھر تم کو عمرو بن سعید (مردود) نے جواب کیا دیا انہوں نے کہا یوں کہنے لگا ابو شریح میں

شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ أَبُو عَبْد

تجھ سے زیادہ یہ مسئلہ جانتا ہوں حرم اس شخص کو پناہ نہیں دیتا جو مجرم ہو یا خون یا خرابہ کر کے بھاگ آیا ہو امام بخاری نے کہا خربہ

اللَّهِ الْخَرْبَةُ الْبَلِيَّةُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

میں جو خربہ کا لفظ ہے اس کا معنے بلا (یا چوری) ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب

حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ

سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ

سنا آپ جس سال مکہ فتح ہوا فرماتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب بیچنا حرام کیا

الْخَمْرِ بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ حَدَّثَنَا

باب جب مکہ فتح ہوا تو آپ کا وہاں ٹھیرنا (اقامت کرنا) ہم سے

أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے دوسری سند ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں

عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ

انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا ہم (مکہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس دن ٹھیرے رہے اور نماز کا قصر کرتے رہے

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن

عَبَّاسٍ رض قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا

عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انیس دن تک مکہ میں رہے دو دو رکعتیں پڑھتے رہے

يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ

(یعنے قصر کرتے رہے) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب (عبد ربہ بن نافع) نے انہوں نے عاصم

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

احول سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر (فتح مکہ) میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

تسع عشرة نقصر الصلوة وقال ابن عباس ونحن نقصر ما بيننا وبين تسع

انیس دن تک ٹھیرے رہتے نماز کا قصر کرتے رہے ابن عباسؓ نے کہا ہم انیس دن تک جب کہیں ٹھیرتے ہیں تو قصر کرتے رہتے ہیں

عشرة فاذا ازدنا اتممنا باب وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب

انیس دن سے زیادہ ٹھیریں تو نماز پوری پڑھتے ہیں باب اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن

اخبرني عبد الله بن ثعلبة بن صعير وكان النبي صلى الله عليه وسلم قد

کہا مجھ کو عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے خبر دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا انکے منہ

مسح وجهه عام الفتح حدثني ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام

پر شفقت کی راہ سے ہاتھ پھیرا تھا ف مجھ سے ابراہیم بن موسے نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی

عن معمر عن الزهري عن سنين ابي جميلة قال اخبرنا ونحن مع ابن

انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سنین ابو جمیلہ سے زہری نے کہا ابو جمیلہ نے یہ حدیث ہم سے اس وقت بیان

المسيب قال وزعم ابو جميلة انه ادرك النبي صلى الله عليه وسلم وخرج

کی جب ہم سعید بن مسیب کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے ابو جمیلہ کہتے تھے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا جس سال مکہ فتح ہوا آپ

معه عام الفتح حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة

کے ساتھ گئے تھے ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے

عن عمرو بن سلمة قال قال لي ابو قلابة الا تلقاه فتسأله قال فلقيته فسألته فقال كنا بماء

انہوں نے عمرو بن سلمہ سے ایوب نے کہا مجھ سے ابو قلابہ نے کہا عمرو بن سلمہ سے ملو ان سے (یہ قصہ) پوچھو ایوب نے کہا میں عمرو بن سلمہ سے ملا ان سے پوچھا

ممر الناس وكان يمر بنا الركبان فنسألهم ما للناس ما للناس ما هذا الرجل

ادھر سے مسافر سوار گذرا کرتے تھے ہم ان سے پوچھتے رہتے کہو لوگوں کا کیا حال ہے لوگوں کا کیا حال ہے اس شخص (یعنی پیغمبر صاحب)

فيقولون يزعم ان الله ارسله اوحى اليه او اوحى الله بكذا فكنت احفظ

کی کیا کیفیت ہے وہ کہتے یہ شخص تو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اس کو بھیجا ہے اللہ اس پر وحی اتارتا ہے یا یوں کہا کہ اللہ نے اس پر یہ

ذلك الكلام وكانما يغرى في صدري وكانت العرب تلوم باسلامهم

وحی بھیجی ہے (قرآن کی آیتیں سناتے) میں اس کو یاد کر لیتا جیسے کوئی میرے سینے میں جما دیتا ف عرب لوگ مسلمان ہو جانے میں مکہ کی فتح

الفتح فيقولون اتركوه وقومه فانه ان ظهر عليهم فهو نبي صادق فلما

کے منتظر تھے وہ کہتے تھے ابھی (خاموش رہو) دیکھو اس شخص کی اپنی قوم قریش سے کیسے گذرتی ہے اگر آپ غالب آ گیا تب تو وہ سچا پیغمبر ہے پھر جب

كانت وقعة اهل الفتح بادر كل قوم باسلامهم وبدر ابي قومي باسلامهم

مکہ فتح ہو گیا (قریش مغلوب ہو گئے) تو ہر ایک قوم نے یہ چاہا پہلے وہ مسلمان ہو جائے میرے باپ نے بھی اپنی قوم سمیت مسلمان ہونے میں جلدی کی

فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ

کی جب وہ آنحضرت کے پاس سے ہو کر آیا تو کہنے لگا خدا کی قسم میں سچے پیغمبر کے پاس سے تمہارے پاس آ رہا ہوں آپ نے یہ فرمایا ہے

كَذَا وَصَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ

فلاں نماز فلاں وقت پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت پر اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جسکو زیادہ قرآن

قُرْاٰنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ

یاد ہو وہ نماز پڑھائے امام بنے اسیری قوم والوں نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہ تھا کیونکہ میں سواروں سے سن سن کر بہت یاد کر

فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ

آخر انہوں نے مجھ ہی کو امام بنایا اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی ایسا ہوا اس وقت میرے تن پر صرف ایک چادر تھی وہ ذرا چھوٹی

إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ أَلَا تُغَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ

جب میں سجدہ کرتا تو سمٹ کر میرا ستر کھل جاتا ہماری قوم کی ایک عورت یہ حال دیکھکر لوگوں سے کہنے لگی اپنے امام کے چوتڑ تو ڈھانکو

فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذٰلِكَ الْقَمِيصِ

انہوں نے ایک کرتہ میرے لیے خریدا قطع کرایا میں اس سے اتنا خوش ہوا ویسا کسی چیز سے خوش نہیں ہوا

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے

عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ

انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي

انہوں نے ابن شہاب سے مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی حضرت عائشہ رض نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے (جو کافر مرا تھا) اپنے

وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ

بھائی سعد بن ابی وقاص کو (مرتے وقت) یہ وصیت کی کہ زمعہ بن قیس کی لونڈی کا جو بچہ ہے اس کو لے لینا وہ میرا بیٹا ہے

ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں تشریف لائے تو سعد اس

ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بچے کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ أَخِي

ان کے ساتھ عبد بن زمعہ بھی آیا سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی (عتبہ) کا بیٹا ہے

عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ زَمْعَةَ

وہ وصیت کر گیا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ زمعہ کا بیٹا ہے

وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ

ان کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے آپ نے اس بچہ کو دیکھا تو سب لوگوں میں اُس کی صورت

فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عتبہ بن ابی وقاص سے بہت ملتی جلتی پائی جس سے یہ گمان ہوا کہ عتبہ کا نطفہ ہے مگر آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا

هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ

تو ہی اس بچہ کو رکھ وہ تیرا بھائی ہے تیرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے لیکن چونکہ اُس کی صورت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ

عتبہ سے ملتی تھی تو آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا تو اس سے پردہ رکھنا حالانکہ وہ اُن کا بھائی ہوا

ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ابن شہاب نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ

لڑکا اسی کا ہوتا ہے جس کی جورو یا لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا اور حرامکار کی سزا پتھروں سے مار ڈالنا ہے ابن شہاب نے کہا ابوہریرہؓ اس

يَصِيحُ بِذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ

حدیث کو پکار پکار کر بیان کرتے تھے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یونس نے انہوں

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ

نے زہری سے کہا مجھکو عروہ بن زبیر نے خبر دی ایک عورت (فاطمہ مخزومیہ) نے غزوہ فتح میں (زیور کی) چوری کی آنحضرت صلی اللہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

علیہ وسلم کے زمانہ میں اُس کی قوم والے اسامہ بن زید پاس گئے چاہتے تھے وہ

يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ

آنحضرت سے سفارش کریں (اسکا ہاتھ نہ کاٹا جائے) عروہ نے کہا جب اسامہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سفارش کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ قَالَ أُسَامَةُ

تو غصہ سے آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا (اسامہ) تو اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے عرض کیا

اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یا رسول اللہ میرے لیے دعا کیجیے اللہ مجھکو بخشدے (میری خطا معاف کرے) جب شام ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے لیے

وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ

کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے تباہ ہوگئے

النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ

جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے (سزا نہ دیتے) اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا

الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ

اس کو (فوراً) سزا دیتے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی

مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ

بھی چوری کرے تو میں اسکا ہاتھ کاٹ ڈالوں آخر آپ نے حکم دیا اس عورت (فاطمہ مخزومیہ) کا

الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ

ہاتھ کاٹا گیا اس کے بعد اس نے اچھی طرح توبہ کی اور (بنی سلیم کے ایک شخص سے) نکاح کر لیا حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں

فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

پھر وہ عورت اس کے بعد (میرے پاس) آیا کرتی میں اسکا جو کام ہوتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی

سَلَّمَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان نہدی

قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ

سے انہوں نے کہا مجھ سے مجاشع بن مسعود نے بیان کیا انہوں نے کہا میں اپنے بھائی (مجالد) کو فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلعم پاس لیکر آیا

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے بھائی کو اس لیے لایا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لیجیے آپ نے فرمایا ہجرت کا تو ثواب ہجرت والے

بِمَا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ

لے گئے (یعنی اب ہجرت کا زمانہ گذر گیا) میں نے عرض کیا پھر آپ کس بات پر اس سے بیعت لینگے آپ نے فرمایا اسلام اور ایمان اور

وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ

جہاد پر ابو عثمان نہدی نے کہا جب میں مجاشع سے یہ حدیث سن چکا تو اس کے بعد ابو معبد (مجالد) سے ملا وہ دونوں بھائیوں میں

مُجَاشِعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

سچ کہتا ہے ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے

عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ

عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے مجاشع بن مسعود سے انہوں نے کہا میں (اپنے بھائی) ابو معبد کو

إلى النبي صلى الله عليه وسلم ليبايعه على الهجرة قال مضت الهجرة

ہجرت پر بیعت کرانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو مہاجرین کے لیے گذر چکا

لأهلها أبايعه على الإسلام والجهاد فلقيت أبا معبد فسألته فقال

البتہ میں اسلام اور جہاد پر اس سے بیعت لونگا ابو عثمان کہتے ہیں اس کے بعد میں ابو معبد سے ملا ان سے پوچھا تو

صدق مجاشع وقال خالد عن أبي عثمان عن مجاشع أنه جاء بأخيه مجالد

انہوں نے کہا مجاشع سچ کہتا ہے اور خالد الحذاء نے بھی یہ حدیث ابو عثمان سے روایت کیا انہوں نے مجاشع سے وہ اپنے بھائی مجالد کو لیکر

حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن أبي بشر عن مجاهد

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے مجاہد سے

قلت لابن عمر رض إني أريد أن أهاجر إلى الشام قال لا هجرة ولكن جهاد

انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہا میں شام کے ملک کو ہجرت کرنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں رہی البتہ جہاد باقی

فانطلق فاعرض نفسك فإن وجدت شيئا وإلا رجعت وقال النضر

ہے جا کوشش کر اگر جہاد مل گیا بہتر ورنہ لوٹ آ اور نضر بن شمیل نے کہا

أخبرنا شعبة أخبرنا أبو بشر سمعت مجاهدا قلت لابن عمر فقال لا

ہمکو شعبہ نے خبر دی کہا ہمکو ابو بشر نے میں نے مجاہد سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہا میں شام کے ملک کو ہجرت کرنا چاہتا

هجرة اليوم أو بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله حدثني

ہوں) انہوں نے کہا آج کے دن ہجرت کہاں ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر ہجرت کہاں رہی اگلی روایت کی طرح بیان کیا مجھ

إسحق بن يزيد حدثنا يحيى بن حمزة قال حدثني أبو عمرو الأوزاعي عن

سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن حمزہ نے کہا مجھ سے امام ابو عمرو اوزاعی نے انہوں نے عبدہ

عبدة بن أبي لبابة عن مجاهد بن جبر المكي أن عبد الله بن عمر رض كان

ابن ابی لبابہ سے انہوں نے مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ فتح ہوئے بعد

يقول لا هجرة بعد الفتح حدثنا إسحق بن يزيد حدثنا يحيى بن حمزة قال

پھر ہجرت نہیں رہی ہم سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن حمزہ نے کہا

حدثني الأوزاعي عن عطاء بن أبي رباح قال زرت عائشة مع عبيد

مجھ سے امام اوزاعی نے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رض

بن عمير فسألها عن الهجرة فقالت لا هجرة اليوم كان المؤمن يفر أحدهم

پاس گیا عبید نے حضرت عائشہ سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا اب ہجرت نہیں رہی ہجرت تو یہ تھی کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے

بِنِيَّتِهِ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ

آنحضرت پاس بھاگ آتا اُس کو یہ ڈر ہوتا کہیں آفت میں نہ پڑ جائے (کافر اُس کو نہ ستائیں)

فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ

اب آج تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور مسلمان جہاں چاہے رہ (وہاں رہکر) اپنے پروردگار کی عبادت کر سکتا ہے

جِهَادٌ وَنِيَّةٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

البتہ جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب باقی ہے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے انہوں نے ابن جریج سے کہا

حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ

کہا مجھ کو حسن بن مسلم نے خبر دی انہوں نے مجاہد بن جبر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے

الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ

ف فرمایا اللہ نے جس دن آسمان اور زمین پیدا کیے اُسی دن سے مکہ کو حرمت والا کیا وہ

اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحْلِلْ

اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرمت والا رہیگا مجھ سے پہلے بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا ف اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا

لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلٰى

اور میرے لیے بھی جو حلال ہوا تو ایک گھڑی کے لیے وہاں کا جانور نہ چھیڑا جائے وہاں کا کانٹا (درخت) نہ کاٹا جائے وہاں کی گھاس

خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا

نہ چھیلی جائے وہاں کی پڑی ہوئی چیز کوئی نہ اٹھائے وہ اٹھائے جو اُس کے مالک کو ڈھونڈھتا رہے اُسوقت حضرت عباس نے یہ عرض کیا

الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ

یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجیے وہ لوہاروں اور گھروں کے لیے ضرور ہے آپ خاموش ہو رہے پھر فرمایا

إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ

اذخر کی اجازت ہے (اُس کا کاٹنا درست ہے) دوسری روایت ابن جریج سے (اسی سند سے) ایسی ہی ہے انہوں نے عبدالکریم بن مالک سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هٰذَا أَوْ نَحْوِ هٰذَا رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے ابن عباس سے اور ابو ہریرہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ

ف باب جنگ حنین کا بیان ف اللہ تعالیٰ کا (سورہ توبہ میں) فرمانا اور خاص کر حنین کے دن جب تم اپنی تعداد

فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ

بہت ہونے پر اترا گئے تھے پھر یہ بہت ہونا کچھ تمہارے کام نہ آیا (بھاگ کھڑے ہوئے) اور زمین باوجود کشادہ ہونے کے تم پر تنگ ہو گئی

مُدْبِرِيْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

پھر تم پیٹھ موڑ کر بھاگ نکلے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تسلی اتاری اخیر آیت غفور رحیم تک ہم سے محمد بن عبد اللہ بن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ رَاَيْتُ بِيَدِ ابْنِ

نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی

اَبِيْ اَوْفٰى ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ

اوفیٰ (صحابی) کے ہاتھ پر مار کا نشان دیکھا وہ کہنے لگے یہ مار مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن لگی میں نے پوچھا

شَهِدْتَ حُنَيْنًا قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

حنین کی جنگ میں تم شریک تھے انہوں نے کہا میں اس سے پہلے بھی (لڑائیوں میں) شریک تھا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عُمَارَةَ اَتَوَلَّيْتَ

ثوری نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء سے سنا ان کے پاس ایک شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا ابو عمارہ (یہ براء کی کنیت ہے) کیا

يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ يُوَلِّ وَلٰكِنْ

انہوں نے کہا میں تو یہ گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ایسا ہوا کہ سپاہیوں میں جو جلد باز لوگ (لوٹ کا مال

عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَاَبُوْ سُفْيٰنَ بْنُ الْحٰرِثِ اٰخِذٌ بِرَاْسِ

لینے کے لیے) بڑھے ہوازن کے لوگوں نے ان پر تیروں کی بوچھار کی (وہ بڑے تیر انداز تھے) ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ کے

بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ حَدَّثَنَا

نقرہ خچر کی باگ تھامے رہے آپ یہ فرماتے جاتے تھے میں تو عبد المطلب کا ہوں پسر * اور پیغمبر بلا خوف و خطر * ہم سے

اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قِيْلَ لِلْبَرَاءِ وَاَنَا اَسْمَعُ اَوَلَّيْتُمْ مَعَ

ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے سنا لوگوں نے ان سے پوچھا کیا تم

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے

سَلَّمَ فَلَا كَانُوْا رُمَاةً فَقَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

جھوٹ یہ تھا کہ ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز لوگ تھے آنحضرت فرما رہے تھے میں تو عبد المطلب کا ہوں پسر * میں ہوں پیغمبر بلا خوف و خطر

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے

سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے براء بن عازب سے سنا ان سے قیس قبیلے کے ایک شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا کیا تم حنین کے دن آنحضرت صلعم

يوم حنين فقال لكن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يفر كانت هوازن

علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہم تو (خیر) بھاگے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ف ہوا یہ کہ ہوازن کے لوگ بڑے

رماة وإنا لما حملنا عليهم انكشفوا فأكببنا على الغنائم فاستقبلنا بالسهام

تیر انداز تھے پہلے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو انکو شکست ہوئی ہم لوگ لوٹ کے مال پر جھک پڑے ہوازن کے لوگوں نے سامنے آکر تیروں

ولقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته البيضاء وإن أبا

اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نقرہ خچر پر سوار تھے ابوسفیان بن حارث

سفيان آخذ بزمامها وهو يقول أنا النبي لا كذب قال إسرائيل وزهير

کی باگ تھامے ہوئے تھے آپ فرما رہے تھے میں ہوں پیغمبر نہیں کچھ جھوٹ ہے اسرائیل اور زہیر کی روایت میں یوں ہے

نزل النبي صلى الله عليه وسلم عن بغلته حدثنا سعيد بن عفير قال

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سے اتر پڑے (اور دعا مانگی) ف۳ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے

حدثني ليث حدثني عقيل عن ابن شهاب ح وحدثني إسحق حدثنا

لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم

يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن أخي ابن شهاب قال محمد بن شهاب وزعم

سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن شہاب) نے محمد بن شہاب نے کہا عروہ بن زبیر نے

عروة بن الزبير أن مروان والمسور بن مخرمة أخبراه أن رسول الله صلى

بیان کیا ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے انہوں نے کہا جب ہوازن کے ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم قام حين جاءه وفد هوازن مسلمين فسألوه أن يرد

وسلم پاس آئے وہ مسلمان ہو گئے تھے (جنگ حنین کے بعد) اور انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ ان

إليهم أموالهم وسبيهم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم معي

کے مال اور قیدی واپس کر دیے جائیں تو آپ (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ کتنے

من ترون وأحب الحديث إلي أصدقه فاختاروا إحدى الطائفتين

لوگ ہیں اور دیکھو مجھ کو سچی بات بہت پسند ہے تم ایک چیز اختیار کر لو یا

إما السبي وإما المال وقد كنت استأنيت بكم وكان أنظرهم رسول الله

تو اپنے قیدی لے لو یا مال لے لو اور میں نے اسی خیال سے ف دیر کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتوں تک

صلى الله عليه وسلم بضع عشرة ليلة حين قفل من الطائف فلما تبين

ان لوگوں کے منتظر رہے جب طائف سے لوٹے (مال غنیمت تقسیم نہیں کیا) خیر جب ان کو معلوم ہو گیا

كم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير رادٍّ إليهم إلا أحد الطائفتين

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دونوں چیزیں واپس نہیں دینے کے ایک ہی چیز دینگے

قالوا فإنا نختار سبينا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسلمين

کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی واپس کر دیجیے (مال گیا تو گیا) اس وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سنانے اٹھے ہوئے پہلے

فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإن إخوانكم قد جاءونا تائبين

جیسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد تمہارے بھائی ہوازن کے لوگ توبہ کر کے آئے ہیں (مسلمان ہو کر) میں

وإني قد رأيت أن أرد إليهم سبيهم فمن أحب منكم أن يطيب ذلك فليفعل

مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی واپس کر دوں جو کوئی خوشی سے ایسا کرے بہتر ہے اور جس

ومن أحب منكم أن يكون على حظه حتى نعطيه إياه من أول ما يفيء الله

کو یہ پسند ہو اسکا حق قائم رہیگا اور سب سے پہلی لوٹ جو اللہ ہمکو دیگا ہم اس میں سے اسکا معاوضہ کر دینگے

علينا فليفعل فقال الناس قد طيبنا ذلك يا رسول الله فقال رسول الله

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے اس پر راضی ہیں آپ نے فرمایا (تم لوگ بہت ہو) معلوم

صلى الله عليه وسلم إنا لا ندري من أذن منكم في ذلك ممن لم يأذن

نہیں کون راضی ہے کون راضی نہیں ایسا کرو

فارجعوا حتى يرفع إلينا عرفاؤكم أمركم فرجع الناس فكلمهم عرفاؤهم

اس وقت تو جاؤ اور تمہارے نقیب اپنے اپنے لوگوں سے دریافت کر کے ان کی رضامندی کا حال ہم سے بیان کریں یہ سنکر

ثم رجعوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبروه أنهم قد طيبوا

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر آپ سے بیان کیا کہ وہ خوشی سے (قیدی پھیر دینے پر) راضی ہیں انہوں نے

وأذنوا هذا الذي بلغني عن سبي هوازن حدثنا أبو النعمان حدثنا

اجازت دی ابن شہاب نے کہا ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال ہمکو پہنچا ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا

حماد بن زيد عن أيوب عن نافع أن عمر قال يا رسول الله ح وحدثني محمد بن

ہمسے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے حضرت عمر رض نے عرض کیا یا رسول اللہ دوسری سند مجھ سے محمد بن

مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن أيوب عن نافع عن ابن عمر رض

مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض

قال لما قفلنا من حنين سأل عمر النبي صلى الله عليه وسلم عن نذر

انہوں نے کہا جب ہم جنگ حنین سے لوٹ کر آئے تو حضرت عمر رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جاہلیت کے

كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ

زمانہ میں ایک اعتکاف کی منت مانی تھی (کیا اسکا پورا کرنا ضرور ہے) آپ نے فرمایا (بیشک) پورا کرو

وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

بعضوں نے (احمد بن عبدہ نے) اس حدیث کو حماد بن زید سے یوں روایت کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے اور

وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے (موصولاً) روایت کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمر بن کثیر سے

كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

انہوں نے ابو محمد (نافع بن عباس) سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے کہا جس سال حنین کی لڑائی

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ

ہوئی ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کافروں سے مڈبھیڑ ہوئی تو مسلمان ذرا ڈگمگا گئے (آگے پیچھے ہو گئے)

فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى

میں نے ایک مشرک کو دیکھا (نام نامعلوم) جو ایک مسلمان پر غالب ہو گیا تھا (نام نامعلوم) میں (یہ حال دیکھکر) پیچھے سے گیا اور

حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ

مشرک کے مونڈھے کی رگ پر ایک تلوار لگائی اس کی زرہ کاٹ ڈالی وہ اس نے کیا کیا اس مسلمان کو چھوڑ کر مجھکو آ دبایا مجھے

مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ

نے ایسا دبایا گویا موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی پھر مجھ کو چھوڑ کر) خود ہی مر گیا میں حضرت عمر رضہ سے ملا ان سے پوچھا مسلمانوں

قَالَ أَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کو کیا ہو گیا (بھاگ کیوں نکلے) انہوں نے کہا اللہ کا حکم ف بعد اس کے مسلمان لوٹے ف پھر (جنگ کے بعد) آنحضرت صلعم بیٹھے اور فرمایا

مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ

جس نے کسی کافر کو مارا ہو اسکا سامان اسی کو ملیگا میں نے (اپنے دل میں) کہا میری گواہی کون دیگا (کہ میں نے اس کافر کو مارا) یہ کہہ کر

قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي

بیٹھ رہا (میں نے آنحضرت کے سامنے اپنا حق بیان نہیں کیا) پھر آپ نے دوبارہ یہی فرمایا میں کھڑا ہوا اور (دل میں) کہنے لگا ف

ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ

یہ سمجھ کر میں بیٹھ رہا پھر آپ نے (تیسری بار) یہی فرمایا (مجھ کو ولولہ آیا) میں کھڑا ہو گیا اسوقت آنحضرت صلعم نے (میرا بار بار کھڑا ہونا دیکھ کر)

يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ

مجھ سے پوچھا ارے ابوقتادہ کیا حال ہے میں نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص (اسود بن خزاعی سلمی) کہنے لگا یا رسول اللہ ابوقتادہ سچ کہتا

أَبُو بَكْرٍ لَاهَا اللَّهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

واہ واہ خدا کی قسم آنحضرتؐ کبھی ایسا نہیں کرنے کے خدا کے شیروں میں ہوا ایک شیر کا جو اللہ و رسول کی طرف سے لڑتا ہے حق دبا کر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تجھ کو دلا دیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَدَقَ فَأَعْطِهِ فَأَعْطَانِيهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ

ابوبکر سچ کہتے ہیں (ایسا کبھی نہیں ہو سکتا) وہ سامان ابوقتادہ کے حوالے کر خیر اس نے وہ سامان مجھ کو دیدیا میں نے اس کے بدل بنی سلمہ کے

مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

جو میں نے اسلام کے زمانہ میں پیدا کیا اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا انہوں نے عمر بن کثیر بن

كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ

افلح سے انہوں نے ابومحمد سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے کہا ابوقتادہ کہتے تھے حنین کے دن ایسا ہوا میں نے ایک

نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

مسلمان کو دیکھا جو ایک مشرک سے لڑ رہا تھا پیچھے سے ایک دوسرا مشرک آیا دہوکہ دیکر یہ چاہتا تھا

يَخْتِلُهُ مِنْ وَرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَخْتِلُهُ فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي

کہ اس مسلمان کو مارے میں یہ حال دیکھ کر اس دوسرے مشرک کی طرف جو دھوکا دینا چاہتا تھا جھپٹا اس نے مجھکو مارنے کیلیے ہاتھ اٹھایا

وَأَضْرِبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ

لیکن میں نے اس کے ہاتھ پر وار کیا اور ہاتھ ہی صاف کر دیا کاٹ ڈالا اس نے کیا کیا مجھکو دبا کر ایسا بھینچا میں ڈر گیا (اب مرتا ہوں) پھر

تَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ فَإِذَا

اس نے مجھکو چھوڑ دیا ڈھیلا ہو کر بیٹھ گیا (اسکا زور کم ہو گیا کیونکہ خون بہ رہا تھا) میں نے اسکو دھکیل دیا پھر مار ڈالا اور پھر یہ حال گذرا کہ

بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ تَرَاجَعَ

حضرت عمرؓ لوگوں میں (اچھے تھے) میں نے پوچھا مسلمانوں کو کیا ہو گیا انہوں نے کہا اللہ کی مرضی اس کے بعد (حضرت عباسؓ کے آواز دینے پر)

النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

مسلمان لوٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ گئے آپ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ

جو شخص گواہی سے یہ ثابت کر دے کہ اس نے فلاں کافر کو مارا ہے تو اسکا سامان وہی لے میں نے جس کافر کو مارا تھا اس کے مارنے

بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ

کے گواہ ڈھونڈھتا تھا میں کھڑا ہوا اپنے دیکھا تو کوئی گواہ نہ ملا آخر میں پھر بیٹھ گیا پھر میرے دل میں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هَذَا الْقَتِيلِ الَّذِي

کرو میں نے سارا حال آپ سے بیان کیا یہ سنکر جو لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے اُن میں سے ایک شخص کہنے لگا ابو قتادہ جس کافر کا مارنا بیان کرتے

يَذْكُرُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَ

ہیں اُس کا سامان میرے پاس ہے آپ ابو قتادہ کو راضی کرو (مجھے وہ سامان مجھکو دلا دیجیے) ابو بکر صدیق نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا آپ

يَدَعُ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور خدا کے شیروں میں سے ایک شیر کو محروم کر دیں جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں لڑتا ہے عرض

فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور وہ سامان مجھکو دلا دیا میں نے اُس کو بیچکر ایک باغ خریدا یہ

فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

پہلی جائداد ہے جو اسلام کے زمانہ میں میں نے حاصل کی

بَابُ غَزَاةِ أَوْطَاسٍ

باب غزوہ اوطاس کا بیان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے

أَبِي مُوسَى رض قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ

ابو موسیٰ اشعری رض سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی جنگ سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر اشعری

عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ

(عبید بن سلیم) کو جو ابو موسیٰ اشعری کے چچا تھے سردار کر کے ایک لشکر دیکر اوطاس کی طرف بھیجا وہاں درید بن صمہ کافروں کے سردار

قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ

ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں آنحضرت نے مجھکو بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا اتفاق سے اُن کے گھٹنے پر زخم آیا ایک جشمی شخص نے اُن کو

فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى

تیر مارا تیر اُنکے گھٹنے میں کھسا رہا میں اُنکے پاس گیا پوچھا چچا جان یہ تیر کس نے مارا انہوں نے اُس جشمی شخص کو اشارے سے بتلایا

فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى فَاتَّبَعْتُهُ

اور کہنے لگا یہی شخص میرا قاتل ہے میں چلا اور اُس کے پیچھے لگا اُس نے جب مجھکو دیکھا تو بھاگا میں اُس کے پیچھے ہوا میں

وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ

یہ کہتا جاتا تھا ارے نامردی ہے حیا ٹھیرتا کیوں نہیں آخر وہ ٹھیر گیا اور مجھ میں اُس میں تلوار کے دو وار ہو سکے

فقتلته ثم قلت لأبي عامر قتل الله صاحبك قال فانزع هذا السهم فنزعته

پھر اس کو مار ڈالا پھر ابو عامر پاس آیا اور میں نے کہا اللہ نے تمہارے مارنے والے کو قتل کرا دیا انہوں نے کہا اب یہ تیر تو نکال میں نے وہ تیر نکالا

فنزا منه الماء قال يا ابن أخي أقرئ النبي صلى الله عليه وسلم السلام و

تو زخم سے پانی بہ نکلا ابو عامر کہنے لگے میرے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کرنا

قل له استغفر لي واستخلفني أبو عامر على الناس فمكث يسيرا ثم مات

اور کہنا میرے لیے دعا فرمایے اور ابو عامر نے اپنا قائم مقام مجھکو کر دیا اور تھوڑی دیر زندہ رہے پھر انتقال کیا

فرجعت فدخلت على النبي صلى الله عليه وسلم في بيته على سرير مرمل وعليه

میں جب جنگ سے لوٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا دیکھا تو آپ گھر میں ایک بان کی چارپائی پر تشریف رکھتے ہیں

فراش قد أثر رمال السرير بظهره وجنبيه فأخبرته بخبرنا وخبر أبي عامر و

اس پر بستر بھی نہیں ہے ف بان کے نشان آپ کی پشت مبارک اور پہلوؤں میں پڑ گئے ہیں میں نے اپنا حال اور ابو عامر کا حال

قال قل له استغفر لي فدعا بماء فتوضأ ثم رفع يديه فقال اللهم اغفر

سب بیان کیا یہ بھی عرض کیا کہ ابو عامر نے آپ سے دعا کی درخواست کی ہے آپ نے پانی منگوایا وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی

لعبيد أبي عامر ورأيت بياض إبطيه ثم قال اللهم اجعله يوم القيامة فوق

یا اللہ عبید بن عامر کو بخش دے آپ نے اتنے ہاتھ اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی پھر یوں دعا کی یا اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنے

كثير من خلقك من الناس فقلت ولي فاستغفر فقال اللهم اغفر لعبد الله

بہت بندوں سے بڑھ کر (یعنے زیادہ مرتبے والا) کیجیو میں نے عرض کیا میرے لیے بھی تو دعا فرمایے آپ نے فرمایا یا اللہ عبد اللہ بن قیس (یعنے ابو موسیٰ)

بن قيس ذنبه وأدخله يوم القيامة مدخلا كريما قال أبو بردة إحداهما

کے گناہ بخش دے اور قیامت کے دن اس کو عزت کی جگہ (بہشت میں) لیجا ابو بردہ کہتے ہیں آپ نے دو دعائیں کیں ایک

لأبي عامر والأخرى لأبي موسى باب غزوة الطائف في شوال سنة

ابو عامر کے لیے دوسری ابو موسیٰ کے لیے باب غزوہ طائف کا بیان جو شوال سنہ ۸ ہجری میں ہوا ف

ثمان قاله موسى بن عقبة حدثنا الحميدي سمع سفيان حدثنا

یہ موسیٰ بن عقبہ نے اپنے مغازی میں (کہا) ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے سنا کہا ہم کو

هشام عن أبيه عن زينب ابنة أبي سلمة عن أمها أم سلمة رض دخل علي

ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام المومنین ام سلمہ سے انہوں نے

النبي صلى الله عليه وسلم وعندي مخنث فسمعته يقول لعبد الله بن أمية

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا وہ عبد اللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا عبد اللہ

يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ

اگر کل اللہ تعالیٰ نے تم کو طائف فتح کرا دیا تو تم غیلان کی بیٹی (بادیہ) کو لے لینا کیا سڈول گدی عورت ہے سامنے

فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ

آتی ہے تو پیٹ پر چار بٹیں اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں دکھلائی دیتی ہیں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہیجڑے

هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمُخَنَّثُ هِيتٌ حَدَّثَنَا

آئندہ سے تمہارے پاس نہ آنے پائیں ابن عیینہ نے کہا اور ابن جریج نے کہا اس ہیجڑے کا نام ہیت تھا ہم سے

مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ

محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے یہی حدیث اتنا زیادہ کیا کہ آپ ان دنوں طائف کو گھیرے ہوئے تھے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو العباس شاعر سے

الْأَعْمٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جو اندھا تھا اس کا نام سائب بن فروخ تھا انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ

وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ

کیا تو دشمن کا کچھ نقصان نہیں کیا آخر آپ نے فرمایا ہم کل یہاں سے لوٹ جائینگے یہ امر مسلمانوں پر شاق گذرا

وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا

کہنے لگے واہ واہ ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں اور طائف کو فتح نہ کریں ایک بار راوی نے یوں کہا ہم یہاں سے لوٹ جائیں اور طائف نہ لیں

فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہوئی اور مسلمان لڑنے گئے تو زخمی ہوئے آپ نے فرمایا اچھا اب تو کل ہم یہاں سے لوٹ جائینگے یہ سنکر لوگ خوش ہوئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرَ

آنحضرت ہنس دیے ایک بار سفیان نے یوں کہا آپ مسکرا دیے امام بخاری نے کہا حمیدی نے کہا ہم سے یہ ساری حدیث سفیان بن

كُلَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ

عیینہ نے بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان

سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

سے کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ شخص تھے جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر

وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

چلایا اور میں نے ابو بکرہ سے بھی سنا وہ طائف کے قلعہ کی دیوار پر کئی آدمیوں کے ساتھ چڑھ گئے تھے (پھر لٹک کر اتر آئے) اور آنحضرت صلی اللہ

وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے یہ دونوں صاحب (یعنی سعد اور ابوبکرہ رض) کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَقَالَ هِشَامٌ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي

جان بوجھ کر اور کسی کا بیٹا بنے تو اس پر بہشت حرام ہے اور ہشام بن یوسف نے کہا ہمکو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے عاصم بن سلیمان سے

الْعَالِيَةِ أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ابوالعالیہ یا ابو عثمان نہدی سے (راوی کو شک ہے) انہوں نے کہا میں نے سعد اور ابوبکرہ صحابیوں سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ

وسلم سے عاصم نے کہا میں نے ابوالعالیہ یا عثمان کو کہا تمہارے سامنے تو دو شخصوں نے اس حدیث کی گواہی دی اور کیسے دو شخص صحابی

بِهِمَا قَالَ أَجَلْ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْآخَرُ

یہ گواہی تو بالکل کافی ہے انہوں نے کہا ہاں ان دونوں میں ایک تو وہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا اور دوسرا (یعنی ابوبکرہ)

فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ

وہ ہیں جو تئیس آدمی تھے ان لوگوں میں جو طائف کے قلعے سے اتر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ

بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رض قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ

نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

جعرانہ میں اترے ہوئے تھے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے بلال آپ کے ساتھ تھے اس وقت ایک گنوار (نام نامعلوم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ

آپ پاس آیا کہنے لگا آپ نے جو مجھ سے وعدہ فرمایا تھا وہ پورا کیجئے آپ نے فرمایا خوش ہو جا اس نے کہا یہ کیا بات آپ اکثر یہی فرماتے

عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ

رہتے ہیں خوش ہو جا یہ سنکر ایسا معلوم ہوا جیسے آپ غصے میں ابو موسیٰ اور بلال کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا اس گنوار نے

الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَ

خوشخبری نہیں قبول کی تم قبول کرو ان دونوں نے کہا ہم کو قبول ہے پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ

وَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا

اس میں دھوئے اور کلی بھی کی پھر (بلال اور ابو موسیٰ سے) فرمایا دونوں یہ پانی پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو

وَاَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا

اور خوش ہو جاؤ دونوں نے پیالہ لیکر ایسا ہی کیا اتنے میں ام المومنین ام سلمہ رضہ نے پردے کے پیچھے سے پکارا تھوڑا پانی اپنی ماں

لِاُمِّكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا

کے لیے بھی چھوڑو انہوں نے کچھ پانی بچا کر ان کو بھی دیا ف ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے

اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ

اسمعیل بن ابراہیم بن علیہ نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھکو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی ان سے صفوان بن یعلی بن امیہ نے

اَخْبَرَ اَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُوْلُ لَيْتَنِيْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ

بیان کیا کہ انکے والد یعلی کہتے تھے مجھکو آرزو تھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی اتر رہی ہو

عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ

پھر ایسا اتفاق ہوا آپ جعرانہ میں تھے اور ایک کپڑے کا سایہ آپ پر کر دیا گیا

اُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ اِذْ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُّتَضَمِّخٌ

اس میں آپ کے ساتھ کئی صحابہ بھی تھے اتنے میں ایک گنوار اپنے جبے میں خوشبو لیتھڑے ہوئے آیا

بِطِيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ

آپ سے پوچھنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص عمرے کا احرام ایسے جبے میں باندھے جس میں وہ خوشبو

مَا تَضَمَّخَ بِالطِّيْبِ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلَى بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَاَدْخَلَ

(احرام سے پہلے) لتھیڑ چکا تھا حضرت عمر رضہ نے یعلی کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آؤ آپ پر وحی اتر رہی دیکھو یعلی آئے اور اپنا سر

رَاْسَهٗ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ

اس کپڑے کے اندر ڈال دیا (خود باہر کھڑے رہے) دیکھا تو آنحضرت صلعم کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں ایک

سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَاُتِيَ

گھڑی تک یہی حال رہا اس کے بعد یہ حالت موقوف ہوئی آپ نے پوچھا وہ گنوار کہاں گیا جس نے عمرے کا مسئلہ مجھ سے ابھی پوچھا

بِهٖ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا

آپ نے فرمایا تو ایسا کر جو خوشبو تیرے کپڑے میں لگی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور جبہ اتار کر پھینک دے پھر

ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ

عمرے میں وہی کام کر بارہ جو تو حج میں کرتا ہے (یعنی طواف سعی وغیرہ) ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن

زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

زید بن عاصم (مازنی) سے انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے حنین کی جنگ میں آپ کو لوٹ کا مال عنایت فرمایا تو آپ نے وہ مال

قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا

اُن لوگوں کو بانٹا جن کا دل ملانا منظور تھا اور انصار کو کچھ نہیں دیا تو انصار کو رنج ہوا کیا اور

إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ

لوگوں کو مال ملا اُن کو نہیں ملا آپ نے اُن کو خطبہ سنایا فرمایا انصار لوگو کیا تم بھٹکے گمراہ نہیں تھے

ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ

پھر اللہ نے میری وجہ سے تم کو ہدایت کی اور تم میں پھوٹ نہیں تھی اللہ نے میری وجہ سے تمہارے دل ملا دیے اور تم محتاج تھے

اللّٰهُ بِي كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمَنُّ قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا

مالدار کر دیا جب آپ کوئی فقرہ فرماتے تو انصار کہتے اللہ اور رسول کا ہم پر بہت احسان ہے آپ نے فرمایا کہو تم اللہ کے رسول کو جواب کیوں نہیں

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمَنُّ

دیتے آپ جب کچھ فرماتے تو انصار یہی کہتے اللہ اور رسول کا احسان (ہم پر) بہت ہے

قَالَ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ

آپ نے فرمایا نہیں تم بھی یہ کہہ سکتے ہو اپنا احسان جتا سکتے ہو کہ آپ ہمارے پاس اس حال میں آئے تھے اس حال میں ایسے تھے بھلا تم کو یہ پسند نہیں کہ دوسرے

وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رِحَالِكُمْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ

اونٹ بکری لیکر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھروں میں جاؤ دیکھو اگر مدینے ہجرت نہ کی ہوتی

لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ

(یعنی مکہ کا رہنے والا نہ ہوتا) تو میں بھی ایک انصاری آدمی ہوتا اور (انصار سے مجھکو اتنی الفت ہے) اگر دوسرے لوگ ایک نالے یا رستے میں

الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً

(سب کہیں) چلیں تو میں انصار کے نالے یا رستے میں چلوں انصار میری استر ہیں اور دوسرے لوگ ابرہ ہیں دیکھو انصار تم میرے بعد تمہاری حق تلفی

فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ہوگی تو تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو صبر کیے رہنا مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے

هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ

ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو انس بن مالک نے خبر دی انہوں نے کہا جب

نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِينَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ

اللہ تعالیٰ نے ہوازن کے مال اپنے پیغمبر کو (جنگ حنین میں) عطا فرمائے (قریش کو) تو آپ نے

مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ

الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا

وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ

فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ

فَقَالَ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا

حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي

قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ

بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ فَوَاللّٰهِ لَمَا

تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ رَضِينَا فَقَالَ لَهُمُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُونَ أُثْرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَ

رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوا

حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن أبي التياح عن أنس قال

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح (یزید بن حمید) سے انہوں نے انس سے

لما كان يوم فتح مكة قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائم بين

انہوں نے کہا جب (یعنی) مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی) لوٹ قریش لوگوں میں بانٹی

قريش فغضبت الأنصار قال النبي صلى الله عليه وسلم أما ترضون أن

انصار کو غصہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُن کا غصہ فرو کرنے کے لیے) فرمایا کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ

تذهب الناس بالدنيا وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا

لوگ دنیا کا مال (و اسباب) لیکر اپنے گھروں کو جائیں اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر جاؤ انہوں نے عرض کیا

بلى قال لو سلك الناس واديا أو شعبا لسلكت وادي الأنصار أو

بیشک ہم اسکو پسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر (دوسرے) لوگ ایک نالے یا ایک گھاٹی کی طرف جائیں ف تو میں انصار ہی کے نالے یا گھاٹی

شعبهم حدثنا علي بن عبد الله حدثنا أزهر عن ابن عون أنبأنا هشام

کی طرف چلوں ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد سمان نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے کہا ہمکو

ابن زيد بن أنس عن أنس قال لما كان يوم حنين التقى هوازن ومع

ہشام بن زید بن انس نے خبر دی انہوں نے اپنے دادا انس سے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا اور ہوازن کی قوم سے مقابلہ ہوا تو

النبي صلى الله عليه وسلم عشرة آلاف والطلقاء فأدبروا قال يا معشر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار (مہاجرین اور انصار وغیرہ) تھے اور وہ لوگ جنکو آپ نے احسان کر کے چھوڑ دیا تھا ف یہ سب

الأنصار قالوا لبيك يا رسول الله وسعديك لبيك نحن بين يديك

پکارا انصار انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ حاضر مستعد آپ کے سامنے موجود ہیں آپ (حکم دیجیے)

فنزل النبي صلى الله عليه وسلم فقال أنا عبد الله ورسوله فانهزم

اترے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اسکا بھیجا ہوا ہوں اس کے بعد

المشركون فأعطى الطلقاء والمهاجرين ولم يعط الأنصار شيئا فقالوا فدعاهم

کافروں کو شکست ہوئی (مسلمانوں نے دوبارہ ان پر حملہ کیا) لوٹ کا مال آپ نے مہاجرین اور ان لوگوں کو دیا جنکو احسان کر کے

فأدخلهم في قبة فقال أما ترضون أن يذهب الناس بالشاة والبعير

آنحضرت نے انکو بلا بھیجا اور (چمڑے کے) ایک ڈیرے میں لیگئے فرمایا کیا تم کو پسند نہیں ہے کہ لوگ بکریاں اونٹ وغیرہ لیکر اپنے گھروں کو جائیں

وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم

اور تم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ لیجاؤ پھر فرمایا اگر

لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ

(دوسرے لوگ کسی میدان کی طرف جائیں اور انصار ایک رستے پر تو میں انصار کا رستہ اختیار کروں (انہی کے ساتھ رہوں)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سُنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ

اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ لوگوں کو اکٹھا کیا

فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَّاِنِّي اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ

اور فرمایا بات یہ ہے کہ قریش کے لوگ ابھی ابھی جاہلیت اور (قتل و قید کی) مصیبت سے نکلے ہیں میرا مطلب یہ تھا انکو نقصان

وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اُن کا دل ملاؤں بھلا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا کا مال اسباب لیکر لوٹ جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر کو لیکر اپنے گھر وں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ

کو لوٹو وہ اُنہوں نے کہا ہم تو اس پر راضی ہیں (اس سے زیادہ کیا شرف ہوگا) آپ نے فرمایا (مجھکو تو تم لوگوں سے اتنی الفت ہے کہ) اگر لوگ

شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَ الْاَنْصَارِ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا

تو میں انصار ہی کے میدان یا رستے کو اختیار کروں (دوسرے لوگ جہٹ جائیں تو جہٹ جائیں) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم کو

سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے اُنہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَا اَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ

حنین کی لوٹ بانٹی تو انصار میں سے ایک شخص (معتب بن قشیر جو منافق تھا) بولا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے (معاذ اللہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى مُوْسٰى

ابن مسعود کہتے ہیں میں یہ سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصہ آگیا) پھر فرمایا اللہ موسیٰ

لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

پر رحم کرے اُنکو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی پر اُنہوں نے صبر کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِيُّ

اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے اُنہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا اور لوٹ کے جانور ملے) تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا اَعْطَى الْاَقْرَعَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو بہت بہت جانور دیے جیسے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اور عیینہ بن حصن کو بھی

مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ مَا أُرِيدَ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللّٰهِ

اتنے ہی اونٹ دیئے اور چند لوگون کو بھی اسی طرح ایک شخص (منافق) یہ حال دیکھکر بولا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے

فَقُلْتُ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ

ابن مسعود کہتے ہیں میں نے (اُس منافق کی) یہ بات سنکر (اپنے دل میں) کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اسکی خبر کردونگا آپ نے فرمایا اللہ موسیٰ

بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا

پر (اُنھون نے) صبر کیا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے

ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا كَانَ

عبداللہ بن عون نے انھون نے ہشام بن زید بن انس بن مالک سے انھون نے (اپنے دادا) انس رضی اللہ عنہ سے انھون نے کہا جب

يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ

حنین کا دن ہوا تو ہوازن اور غطفان قبیلے کے لوگ اپنے مویشی اور بال بچے سب ساتھ لیکر لڑنے آئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ مِنَ الطُّلَقَاءِ فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار (صحابہ) سے اور کچھ وہ لوگ جنکو آپ نے احسان رکھکر چھوڑ دیا تھا آخر یہ لوگ بھاگ نکلے آنحضرت

فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ

اس دن آپ نے دو آوازین دین الگ الگ پہلے داہنے طرف نگاہ پھیری اور پکارا انصاریو

الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ

اُنھون نے جواب دیا یا رسول اللہ خوش ہو جایئے ہم آپ کے ساتھ (لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں پھر بائین طرف نگاہ پھیری

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ

پکارا انصاریو اُنھون نے کہا یا رسول اللہ خوش ہو جایئے ہم آپ کے ساتھ (لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں آپ

عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ

ایک نقرہ خچر پر سوار تھے آخر آپ اتر پڑے اور فرمانے لگے میں اللہ کا بندہ اور اُسکا پیغمبر ہوں پھر کافر بھاگ نکلے اُن کو

فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ

شکست ہوئی اور لوٹ کا مال بہت سا ہاتھ آیا آپ نے وہ مال مہاجرین اور اُن لوگون کو جنکو احسان رکھکر چھوڑ دیا تھا

يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَيُعْطَى

بانٹ دیا انصار کو کچھ نہیں دیا اُس وقت انصار کہنے لگے جب سخت وقت آتا ہے تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال

الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ

اوروں کو دیا جاتا ہے یہ خبر آنحضرت کو پہونچی آپ نے سب انصاریوں کو ایک ڈیرے میں جمع کیا پھر فرمایا انصاریو یہ کیا بات ہے

بلغني عنكم فسكتوا فقال يا معشر الأنصار ألا ترضون أن يذهب الناس

جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچی ہے وہ خاموش ہو رہے (شرمندہ ہوگئے) آپ نے فرمایا دیکھو تم انصاری کیا تم خوش نہیں ہو لوگ دنیا کا

بالدنيا وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم تحوزونه إلى بيوتكم

مال اسباب لیکر جائیں تم اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھروں میں پیغمبر کو لیجاؤ (سبحان اللہ اس شرف پر ساری دنیا تصدق)

قالوا بلى فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو سلك الناس واديا وسلكت

انہوں نے کہا ہم خوش ہیں آپ نے فرمایا ف اگر لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار

الأنصار شعبا لأخذت شعب الأنصار فقال هشام يا أبا حمزة وأنت

دوسرے رستے چلیں تو میں انصار کے رستے پر چلوں ہشام نے (اپنے دادا انس رض سے) کہا ابوحمزہ تم بھی اس وقت موجود تھے انہوں

شاهد ذاك قال وأين أغيب عنه باب السرية التي قبل نجد حدثنا

نے کہا موجود نہیں تو غائب کہاں ہو گیا تھا باب نجد کی طرف جو لشکر آنحضرت صلعم نے روانہ کیا اس کا بیان ف ہم سے

أبو النعمان حدثنا حماد حدثنا أيوب عن نافع عن ابن عمر رض قال بعث

ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے

النبي صلى الله عليه وسلم سرية قبل نجد فكنت فيها فبلغت سهامنا

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا میں اس میں شریک تھا ہم لوگوں کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ

اثني عشر بعيرا ونفلنا بعيرا بعيرا فرجعنا بثلاثة عشر بعيرا باب

آئے اور ایک ایک اونٹ اور زیادہ انعام کے طور پر ملا باب

بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى بني جذيمة حدثني

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خالد بن ولید کو بنی جذیمہ قبیلہ کی طرف بھیجنا ف مجھ سے

محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر ح وحدثني نعيم أخبرنا عبد الله

محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی دوسری سند اور مجھ سے نعیم بن حماد نے بیان کیا

أخبرنا معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال بعث النبي صلى الله عليه

کہا ہمکو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد

وسلم خالد بن الوليد إلى بني جذيمة فدعاهم إلى الإسلام فلم يحسنوا

ابن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا انہوں نے ان کو اسلام کی دعوت دی وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکے

أن يقولوا أسلمنا فجعلوا يقولون صبأنا صبأنا فجعل خالد يقتل منهم و

ہم اسلام لائے (گھبراہٹ میں) کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل ڈالا دین بدل ڈالا خالد نے ان کو [illegible] قتل کرنا شروع کیا

بِأَسِيرِهِ فَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ

اور ہر ایک مسلمان کا قیدی (حفاظت کے لیے) اسی کے سپرد کر دیا ایک دن خالد نے یہ حکم دیا کہ ہر ایک مسلمان اپنے قیدی کو

كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي

مار ڈالے میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اپنے قیدی کو نہیں مارنے کا نہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی مارے گا

أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ

جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچے تو آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا (یا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ

دونوں ہاتھ اٹھائے) اور دعا کی یا اللہ میں خالد کے کام سے الگ ہوں دو بار یہ فرمایا

بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَ

باب عبد اللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے ساتھ جو

يُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا

لشکر بھیجا گیا اس کا بیان اس کو سریہ انصار بھی کہتے ہیں ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے

الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ

کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے سعد بن عبیدہ نے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے کہا

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کی ٹکڑی بھیجی اس کا سردار ایک انصاری مرد (عبد اللہ بن حذافہ سہمی) کو کیا

أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي

اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کرو ایک بار ایسا ہوا کہ اس انصاری مرد کو غصہ آیا وہ لوگوں سے کہنے لگا کیا آنحضرت نے تم کو میری اطاعت کرنے

قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوهَا

لوگوں نے کہا کیوں نہیں بیشک دیا ہے تب اس نے کہا اچھا جلانے کی لکڑیاں جمع کرو تو لوگوں نے جمع کیں اس نے کہا آگ روشن کرو آگ روشن کی

فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَرْنَا إِلَى

اس نے کہا اب اس میں گھس جاؤ لوگوں نے قصد کیا اس میں گھس جائیں مگر ایک دوسرے کو روکنے لگا اور کہنے لگا ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ

اسی لیے بھاگ کر آئے کہ (قیامت کے دن) آگ سے بچیں خیر وہ یہی کہتے رہے یہاں تک کہ آگ بجھ گئی اور اس انصاری سردار کا غصہ فرو ہو گیا

غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا

یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا ف۳ اگر گھس جاتے تو قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے

اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ

دوزخ میں جا کر رہ جانے یا خودکشی کی سزا میں جلتے رہتے (اطاعت اسی کام میں ضروری ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو **ف**

بَابُ بَعْثِ اَبِیْ مُوْسٰی وَ مُعَاذٍ اِلَی الْیَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنے کا بیان

حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا مُوْسٰی وَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا ہر ایک کو ایک

مِّنْهُمَا عَلٰی مِخْلَافٍ قَالَ وَالْیَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا

حصہ پر یمن کے دو حصے ہیں **ف** پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا دیکھو لوگوں پر آسانی کرنا انکو مشکل میں نہ

تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰی عَمَلِهٖ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِذَا سَارَ فِیْ

ڈالنا انکو خوش رکھنا دین سے نفرت نہ دلانا اخیر آپ سے ہر ایک شخص اپنے اپنے کام پر روانہ ہوا دونوں میں سے جو کوئی اپنے

اَرْضِهٖ كَانَ قَرِیْبًا مِّنْ صَاحِبِهٖ اَحْدَثَ بِهٖ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِیْ

علاقہ کا دورہ کرتے کرتے اپنے ساتھی کے قریب آجاتا تو اس سے تازی ملاقات کر لیتا اس کو سلام کرتا **ف** ایک بار ایسا ہوا

اَرْضِهٖ قَرِیْبًا مِّنْ صَاحِبِهٖ اَبِیْ مُوْسٰی فَجَآءَ یَسِیْرُ عَلٰی بَغْلَتِهٖ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیْهِ

معاذ اپنے علاقہ کا دورہ کرتے کرتے ابوموسیٰ کے قریب پہنچ گئے ایک خچر پر سوار ابوموسیٰ کے پاس آئے

وَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَّقَدِ اجْتَمَعَ اِلَیْهِ النَّاسُ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ قَدْ جُمِعَتْ یَدَاهُ

بیٹھے ہوئے تھے لوگ ان کے پاس جمع تھے وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہیں

اِلٰی عُنُقِهٖ فَقَالَ لَهٗ مُعَاذٌ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ اَیُّمَ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ

(مشکیں کسی ہیں) معاذ نے کہا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) یہ کون شخص ہے (اسکی مشکیں کیوں کسی ہیں) ابوموسیٰ

كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ قَالَ لَا اَنْزِلُ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ اِنَّمَا جِیْءَ بِهٖ لِذٰلِكَ فَانْزِلْ

نے کہا یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو گیا (اسلام سے پھر گیا ہے) معاذ نے کہا میں خچر سے نہیں اتروں گا جب تک وہ قتل نہیں کیا جائیگا ابوموسیٰ

قَالَ مَا اَنْزِلُ حَتّٰی یُقْتَلَ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ كَیْفَ تَقْرَاُ

انہوں نے کہا میں نہیں اترنے کا جبتک وہ قتل نہ کیا جائے آخر ابوموسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا اسوقت معاذ خچر پر سے اترے اور ابوموسیٰ سے پوچھا

الْقُرْاٰنَ قَالَ اَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَیْفَ تَقْرَاُ اَنْتَ یَا مُعَاذُ قَالَ اَنَامُ اَوَّلَ

قرآن کی تلاوت کس طرح کرتے ہو انہوں نے کہا میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں **ف** ابوموسیٰ نے کہا معاذ تم کس طرح تلاوت کرتے ہو انہوں نے کہا

اللیل فاقوم وقد قضیت جزئی من النوم فاقرأ ما کتب اللہ لی فاحتسب نومتی

پھر نیند لیکر اُٹھتا ہوں اور جتنا قرآن اللہ نے میری قسمت میں لکھا ہے اُسکی تلاوت کرتا ہوں میں سونا بھی ثواب کی نیت سے ہوں

کما احتسب قومتی حدثنی اسحٰق حدثنا خالد عن الشیبانی عن سعید

جیسے اُٹھنا بھی ثواب کی نیت سے ہوں ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا یا اسحاق بن شاہین نے کہا ہم سے خالد بن عبداللہ

ابن ابی بردة عن ابیہ عن ابی موسی الاشعری رض ان النبی صلی اللہ علیہ و

ابن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن کی طرف

سلم بعثہ الی الیمن فسالہ عن اشربة تصنع بہا فقال وما ھی قال البتع

(حاکم بناکر) بھیجا انہوں نے آپ سے یمن کے شرابوں کو پوچھا جو وہاں طیار ہوتے ہیں آپ نے فرمایا کون سی شراب انہوں نے کہا تبع

والمزر فقلت لابی بردة ما البتع قال نبیذ العسل والمزر نبیذ الشعیر

اور مزر سعید نے کہا میں نے ابوبردہ سے پوچھا تبع کیا ہے انہوں نے کہا شہد کا شراب اور مزر جو کی شراب

فقال کل مسکر حرام رواہ جریر وعبد الواحد عن الشیبانی عن ابی بردة

آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (جو کا ہو یا جوار کا) اس حدیث کو جریر اور عبدالواحد نے بھی سلیمان شیبانی سے

حدثنا مسلم حدثنا شعبة حدثنا سعید بن ابی بردة عن ابیہ قال

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا

بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جدہ ابا موسی ومعاذا الی الیمن فقال یسرا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید کے دادا ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا آپ نے ان دونوں سے فرمایا دیکھو

ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا فقال ابو موسی یا نبی اللہ ان ارضنا

ان کو مشکل میں نہ ڈالنا خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اور دونوں مل جلکر رہنا اتفاق ابوموسیٰ نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے ملک (یمن) میں

بہا شراب من الشعیر المزر وشراب من العسل البتع فقال کل مسکر حرام

مزر بنتے جو کی شراب اور تبع یعنی شہد کی شراب طیار ہوتی ہے (اسکا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام

فانطلقا فقال معاذ لابی موسی کیف تقرأ القرآن قال قائما وقاعدا

ہے خیر معاذ اور ابوموسیٰ دونوں روانہ ہوئے معاذ نے ابوموسیٰ سے پوچھا تم قرآن کس طرح پڑھا کرتے ہو انہوں نے کہا کھڑے بیٹھے

وعلی راحلتہ واتفوقہ تفوقا قال اما انا فانام واقوم فاحتسب نومتی

اونٹ پر سوار رہ کر میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت (جب فرصت ہوتی ہے) پڑھا کرتا ہوں معاذ نے کہا میں تو یہ کرتا ہوں رات کو سو رہتا

کما احتسب قومتی وضرب فسطاطا فجعلا یتزاوران فزار معاذ ابا موسی

اُٹھتا ہوں مجھے سونے میں بھی اسی طرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز کے لیے کھڑے ہونے میں اور ابوموسیٰ نے ایک خیمہ کھڑا کیا تھا دونوں ایک دوسرے کی ملاقات

فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ أَبُو مُوسٰى يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ

دیکھا تو ایک شخص بندھا ہوا ہے پوچھا یہ کون ہے ابو موسیٰ نے کہا یہ ایک یہودی ہے جو مسلمان ہو گیا تھا اب پھر اسلام سے پھر گیا

مُعَاذٌ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ

تب معاذ نے کہا میں تو اسکی گردن مارونگا مسلم بن ابراہیم کے ساتھ اس حدیث کو عبدالملک بن عمرو عقدی اور وہب بن جریر نے بھی شعبہ

وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اور ابوداؤد نے اسکو شعبہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے باپ ابو بردہ سے انہوں نے سعید کے دادا ابو موسیٰ سے انہوں نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور جریر بن عبدالحمید نے اس کو شیبانی سے روایت کیا انہوں نے ابو بردہ سے

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ

مجھ سے عباس بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے ایوب بن عائذ سے

حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو

کہا ہم سے قیس بن مسلم نے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو

مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رض قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي

موسیٰ اشعری رضہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے ملک (یعنی یمن کا) حاکم کر کے بھیجا

فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ يَا

میں جب وہاں سے لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابطح (یعنی محصب) میں اترے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کیا عبداللہ بن

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ

قیس تو نے حج کی نیت کی میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو نے احرام باندھتے وقت کیا کہا میں نے کہا

لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِكَ قَالَ فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ

لبیک اسی احرام کے ساتھ جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے پوچھا کیا تو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے میں نے عرض کیا نہیں

قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطَتْ

آپ نے فرمایا تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر لے پھر احرام کھول ڈال میں نے ایسا ہی کیا بنی قیس کی ایک

لِي امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ وَمَكَثْنَا بِذٰلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ حَدَّثَنِي حِبَّانُ

عورت (نام نامعلوم) نے میرے بالوں میں کنگھی کی اور اسی قاعدہ پر ہم اس وقت تک چلتے رہے جبتک حضرت عمر خلیفہ ہوئے مجھ سے حبان

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ

ابن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے زکریا بن اسحاق سے انہوں نے یحیی بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے

ف عقدی کی روایت کو امام بخاری نے احکام میں اور وہب کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ... ف وکیع کی روایت کو امام بخاری نے جہاد میں اور ابو داؤد طیالسی کی روایت کو امام نسائی نے اور نضر کی روایت کو امام بخاری نے وصل کیا ...

أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ابو معبد (نافذ) سے جو عبداللہ بن عباس کے غلام تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ

معاذ بن جبل سے جب اُن کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) روانہ کیا یہ فرمایا تم کچھ ایسے لوگوں میں جاؤ گے جو اہل کتاب ہیں (یہودی نصرانی وغیرہ)

الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا

جب تو اُن کے پاس پہونچے تو (پہلے) اُنکو یہ کہہ دو اس بات کی گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول

رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ

ہیں اگر وہ یہ مان لیں تب اُن سے کہہ اللہ نے اُن پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں

صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ

اگر وہ یہ بھی مان لیں تب اُن سے کہہ اللہ نے

فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ

اُن کے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن سے لیکر اُن ہی کے محتاجوں کو دیجائیگی اگر وہ یہ بھی مان لیں تب

بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ

ایسا کر (زکوٰۃ میں) اُن کے عمدہ عمدہ مال مت لے (بیچ کا مال لے) اور دیکھ مظلوم کی بددعا سے بچے رہیو مظلوم کی دعا سیدھی

حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ طَوَّعَتْ طَاعَتْ وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ طِعْتُ وَطُعْتُ وَ

امام بخاری نے کہا (سورۂ مائدہ میں) جو طوّعت کا لفظ آیا ہے اسکا معنے وہی ہے جو طاعت اور اطاعت کا ہے جیسے کہتے ہیں طِعت طُعت

أَطَعْتُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ

سب کا معنے ایک ہی ہے۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُعَاذًا رضـ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ

سعید بن جبیر سے انہوں نے عمرو بن میمون سے کہ معاذ رضـ جب یمن میں آئے تو انہوں نے صبح کی نماز پڑھائی

الصُّبْحَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ

اور یہ آیت پڑھی واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا ایک شخص (جو نماز میں تھا معلوم ہوتا ہے نماز میں) بول اٹھا ابراہیم کی ماں کی آنکھ تو خوب

عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ

ٹھنڈی ہوئی معاذ بن معاذ بصری نے شعبہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے سعید سے انہوں نے عمرو بن میمون سے اس حدیث

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

میں اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا معاذ نے صبح کی نماز پڑھائی

سورۃ النساء فلما قال واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا قال رجل خلفہ

اس میں سورۂ نساء پڑھی جب اس آیت پر پہونچے واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا تو ایک شخص ان کے پیچھے بول اٹھا ابراہیم

قرت عین ام ابراھیم

کی والدہ کی تو آنکھ خوب ٹھنڈی ہوئی

باب بعث علی بن ابی طالب علیہ السلام وخالد

باب حضرت علی رض اور خالد

ابن الولید رضی اللہ عنہ الی الیمن قبل حجۃ الوداع

ابن ولید رض کو یمن کی طرف حجۃ وداع سے پہلے بھیجنا

حدثنی احمد بن عثمن حدثنا شریح بن مسلمۃ حدثنا ابراھیم بن یوسف

مجھ سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف

ابن اسحق بن ابی اسحق حدثنی ابی عن ابی اسحق سمعت البراء رض بعثنا

ابن اسحاق بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے ابو اسحق سے کہا میں نے براء بن عازب رض سے سنا وہ کہتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع خالد بن الولید الی الیمن قال ثم

تھے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا پھر خالد کی

بعث علیا بعد ذلک مکانہ فقال مر اصحاب خالد من شاء منھم ان یعقب معک

جگہ حضرت علی کو مقرر کیا اور فرمایا خالد کے ساتھ جو لوگ گئے تھے ان سے کہدیا اگر وہ چاہیں تو تمہارے ساتھ ہو کر

فلیعقب ومن شاء فلیقبل فکنت فیمن عقب معہ قال فغنمت اواق ذوات

یمن کو لوٹ جائیں ۱ اور اگر چاہیں تو چلے آئیں براء کہتے ہیں میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی کے ساتھ پھر یمن کو لوٹ گئے مجھ کو کئی اوقیہ چاندی کے

عدد حدثنی محمد بن بشار حدثنا روح بن عبادۃ حدثنا علی بن

لوٹ میں ملے ۲ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے علی بن سوید

سوید بن منجوف عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ رض قال بعث النبی صلی اللہ

بن منجوف نے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد (بریدہ بن حصیب رض) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

علیہ وسلم علیا الی خالد لیقبض الخمس وکنت ابغض علیا وقد اغتسل

اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خالد بن ولید پاس بھیجا کہ لوٹ کے مال کا پانچواں حصہ لے آئیں میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے حضرت

فقلت لخالد الا تری الی ھذا فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے خالد سے کہا تم دیکھتے ہو علی نے کیا کیا خیر جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ

تو میں نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا بریدہ کیا تو علی سے دشمنی رکھتا ہے میں عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا علی سے دشمنی

فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ

اسکا تو خمس میں اس سے زیادہ حصہ ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عمارہ بن

ابْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ

قعقاع سے کہا ہم سے عبدالرحمن بن ابی نعم نے بیان کیا کہا میں نے

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى

ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے حضرت علی رضا نے یمن سے ایک سونے کا

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ

ٹکڑا اسباب کیکے ہوئے چمڑے میں لپیٹا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ابھی وہ

تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَ

سونا مٹی سے جدا نہیں کیا گیا تھا آنحضرت نے وہ سونا چار آدمیوں میں بانٹ دیا عیینہ بن بدر اور

أَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ

اقرع بن حابس اور زید خیل بن مہلہل میں چوتھا آدمی علقمہ بن علاثہ تھا یا عامر بن طفیل ف یہ حال دیکھکر آپ کے

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ

اصحاب میں سے ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا ہم تو ان لوگوں سے زیادہ اس سونے کے حقدار تھے یہ خبر آنحضرت صلے اللہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ

علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا تم لوگ میرا اعتبار نہیں کرتے اور اس پروردگار کو میرا اعتبار ہے جو آسمان پر

يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ

ہے ف صبح اور شام آسمان پر سے مجھکو خبر آتی رہتی ہے راوی نے کہا اس وقت ایک اور شخص کھڑا ہوا جسکی آنکھیں اندر کو دھنسی

الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا

ہوئی تھیں دونوں گال پھولے ہوئے پیشانی بلند داڑھی گھنی ہوئی سر منڈا ہوا تہ بند اٹھائے ہوئے ف کہنے لگا یا رسول اللہ

رَسُولَ اللهِ اتَّقِ اللهَ قَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ

اللہ سے ڈرو آپ نے فرمایا کم بخت تیری خرابی کیا میں ساری زمین والوں میں اللہ سے ڈرنے کے لیے زیادہ لائق نہیں ہوں ف

قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَضْرِبُ

جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو خالد بن ولید نے عرض کیا ف یا رسول اللہ میں اسکی گردن

عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ

اڑا دون تب آپ نے فرمایا نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو خالد نے عرض کیا یا رسول اللہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جو منہ کی زبان اور دل

بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُؤْمَرْ

اور (یعنی منافق ہیں) آپ نے فرمایا (یہ تو صحیح ہے) مگر مجھ کو یہ حکم نہیں ملا کہ لوگوں کے دل کی بات کھود کر نکالوں یا اُن کے پیٹ چیروں

أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ

راوی نے کہا وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو دیکھا فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ

مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا

پیدا ہونگے جو قرآن کو مزے سے یا ہر وقت پڑھتے رہینگے مگر

لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

وہ اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترنے کا (یعنی) زبان سے طوطے کی طرح رٹینگے (فہم نہ ہو گا) وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائینگے جیسے تیر جانور سے

وَأَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ

راوی کہتا ہے میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلعم نے یہ بھی فرمایا اگر میں ایسے اُن لوگوں کو پا لیا تو ثمود کی قوم کی طرح بالکل قتل کر ڈالونگا ہم سے

إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہ عطا بن ابی رباح نے کہا جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

علی کو (جب وہ یمن سے لوٹ کر آئے) یہ حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہیں ف محمد بن بکر نے ابن جریج سے اتنا بڑھایا کہ عطا نے کہا

عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهِ

جابر رض نے کہا حضرت علی اپنی حکومت پر یمن سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت

قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا علی تم نے کا ہیکا احرام باندھا (حج یا عمرے کا) انہوں نے کہا جس نیت کا بھی آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَ

احرام آپ نے باندھا ہو آپ نے فرمایا پھر تو قربانی کا جانور رکھ چھوڑ دو جیسے احرام باندھے ہے اسی حال میں رہ حضرت

أَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ

علی رض آنحضرت صلعم کے لیے بھی قربانی کے جانور لائے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے

حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ

حمید طویل سے کہا ہم سے بکر بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے بیان کیا کہ انس رض نے اُن سے یہ حدیث بیان کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کا احرام باندھا
سَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ
ہمنے بھی حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ میں پہونچے تو آپ نے فرمایا جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو وہ
فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا
حج کو عمرہ کر ڈالے (طواف اور سعی کرکے احرام کھولدے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے پھر اسکے
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ
بعد حضرت علی یمن سے (لوٹ کر) آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے
أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کاہیکا احرام باندھا تھا تمہاری بی بی بھی ہمارے ساتھ ہیں یعنے حضرت فاطمہ انہوں نے کہا میں نے تو وہی احرام باندھا جو آپ نے
قَالَ فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا ۞
باندھا آپ نے فرمایا پھر تو ٹھیرا رہ کیونکہ ہمارے ساتھ قربانی کا جانور ہے

بَابُ غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ

باب ذی الخلصہ کے غزوہ کا بیان

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ
ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے قیس بن ابی
قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ
سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں ایک بتخانہ تھا جس کو ذو الخلصہ کہتے تھے (اب وہاں جامع مسجد بنگئی ہے) اور کعبہ یمانی
وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي
اور کعبہ شامی بھی اسکا نام تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو ذو الخلصہ کو
مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا
تباہ کرکے مجھکو بے فکر نہیں کرتا میں ڈیڑھ سو سوار (اپنی قوم احمس کے) لیکر گیا اور ذی الخلصہ کو توڑ پھوڑ کر
مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا
وہاں جس کو پایا قتل کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس واپس آیا آپ سے خبر کی اور احمس والوں کے لیے دعا
وَلِأَحْمَسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ
فرمائی ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے

حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه
کہا ہمسے قیس بن ابی حازم نے کہا مجھسے جریر بن عبداللہ بجلی نے بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ارے جریر
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ
ذی الخلصہ کی طرف سے مجھ کو بے فکر نہیں کرتا ذی الخلصہ خثعم قبیلے مین ایک بت خانہ تھا اُسکو کعبہ یمانی بھی کہا کرتے تھے
الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ
آپ کے ارشاد پر مین ڈیڑہ سو سوار احمس قبیلے کے لیکر وہان گیا وہ سب لوگ اچھے سوار تھے
خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ
ایک مین گھوڑے پر اچھی طرح نہین جمتا تھا آپ نے میرے سینے پر ایک مار لگائی یہانتک کہ مین نے آپکی انگلیون کا
أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا
اثر اپنے سینے مین پایا اور دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جمادے اور اس کو رستہ بتلانے والا اور رستہ پایا ہوا کردے
فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غرض جریر ذی الخلصہ کی طرف گئے اُسکو توڑ کر سب جلا دیا پھر ایک شخص کو ایلچی بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا
فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ
جریر کا ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا قسم اُس پروردگار کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا مین آپ پاس اس وقت
أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ
آیا جب ذی الخلصہ کو ایک خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر چھوڑا ف آپ نے یہ خبر سنکر احمس کے گھوڑون اور لوگون کو برکت کی دعا دی پانچبار دعا
بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ
بن موسی نے بیان کیا کہا ہمکو ابو اسامہ نے خبر دی اُنھوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُنھون نے قیس بن ابی حازم سے
عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي
اُنھون نے جریر بن عبداللہ بجلی سے اُنھون نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مجھکو ذو الخلصہ اُجاڑ کر بیفکر نہین
الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ
کرتا مینے عرض کیا ضرور (ابھی جاتا ہون) مین احمس کے ڈیڑہ سو سوار لیکر چلا سب کے سب اچھے
وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ
سوار تھے ایک میری ران پٹری زین پر نہین جمتی تھی مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي
آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا یہانتک کہ مینے آپ کے ہاتھ کا نشان اپنے سینے پر پایا اور

ف خارشتی وہ ... قرآن وغیرہ ... کالے ... اسی طرح ذی الخلصہ کا حال ... ہوگیا تھا ۱۲ منہ
ف ... ایک روایت مین یون ہے ...

کتاب المغازی

صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ

دعا فرمائی یا اللہ اسکو گھوڑے پر جما دے اور راہ بتلانے والا راہ پایا ہوا کر دے جریر کہتے ہیں آپ کی اس دعا کے بعد میں

عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ

گھوڑے پر سے کبھی نہیں گرا ف جریر نے کہا ذوالخلصہ یمن میں خثعم اور بجیلہ قبیلوں کا بت خانہ تھا وہاں بت

نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ قَالَ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا قَالَ

رکھے تھے جن کو پوجتے تھے ف اس کو کعبہ کہا کرتے تھے غرض جریر وہان پہونچے اسکو آگ سے جلایا توڑ پھوڑ ڈالا اور

وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ

جب جریر یمن پہونچے تو وہان ایک شخص تھا جو یہ دن پر فال کھولتا تھا لوگون نے اس سے کہا آنحضرت صلی اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ قَالَ

علیہ وسلم کا ایلچی یہان آگیا ہے اگر تجھ کو پالیگا تو تیری گردن اڑادیگا پھر ایسا ہوا کہ وہ

فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ

فال کھول رہا تھا اتنے میں جریر وہان پہونچ گئے انہون نے کہا یہ فال کے تیر توڑ کر پھینکدے اور لا الہ الا اللہ کی

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ

گواہی دے ورنہ ابھی تیری گردن مارتا ہون اُس نے وہ تیر توڑ ڈالے اور ایمان کے کلمے کی گواہی دی پھر جریر نے اُس

رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ

قبیلے کے ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی آپ کو خوشخبری دینے کے لیے

بِذٰلِكَ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي

(کہ ذوالخلصہ جلا دیا گیا) جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ف۳ تو کہنے لگا یا رسول اللہ اُس پروردگار کی

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَرَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى

قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا مین اُس وقت تک نہیں نکلا جبتک ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر نہین چھوڑا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑون اور سوارون کے لیے پانچبار برکت کی دعا فرمائی

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

باب غزوہ ذات السلاسل کا بیان ف۵

وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَجُذَامَ قَالَهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ

اس کو غزوہ لخم اور جذام بھی کہتے ہیں ف یہ اسمعیل بن ابی خالد نے کہا اور محمد بن اسحاق نے

ف۵ [illegible] ذات السلاسل اسلیے کہتے ہیں کہ کافرون نے اس میں ہم [illegible] اپنے تئین زنجیرون سے باندھ لیا تھا بعضون نے کہا سلاسل وہان ایک پانی کا چشمہ تھا لخم اور جذام دونون قبیلون کے نام ہیں ۱۲

عَنْ يَزِيدَ عَنْ عُرْوَةَ هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ

یزید بن رومان سے نقل کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ ذات السلاسل کا غزوہ بلی اور عذرہ اور بنی قین کی بستیوں میں ہوا

أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ہم سے اسحٰق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہمکو خالد بن عبداللہ طحان نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے کہ آنحضرت صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ

اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو ذات السلاسل کے لشکر کا سردار کر کے بھیجا عمرو کہتے ہیں جب میں (لوٹ کر) آپ کے پاس آیا میں نے

فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا

پوچھا یا رسول اللہ آپ سب لوگوں میں کس سے زیادہ محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا عائشہ سے میں نے پوچھا مردوں میں فرمایا ان کے باپ سے

قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ

میں نے پوچھا پھر کس سے آپ نے فرمایا عمر سے اسی طرح آپ نے (ایک کے بعد ایک) کئی شخصوں کا نام لیا میں اس ڈر سے خاموش ہو رہا

بَابُ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ

باب جریر بن عبداللہ بجلی کا یمن کی طرف جانا

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ

مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ (حافظ مشہور) نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے

إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقِيتُ

اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا میں یمن کے ملک میں تھا

رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ

وہاں دو شخصوں سے جو یمن والے تھے ملا یعنے ذی کلاع اور ذی عمرو سے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات اُن سے بیان

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ

کرنے لگا ذو عمرو نے کہا تم جن صاحب کے یہ حالات بیان کرتے ہو اگر یہ سچ ہیں تو اُن کو

صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلٰى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَأَقْبَلَا مَعِي حَتّٰى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ

مرے تین دن گذر چکے خیر وہ دونوں شخص میرے ساتھ (مدینہ کی طرف) چلے رستہ میں

الطَّرِيقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا قُبِضَ

کچھ سوار مدینہ کی طرف سے آتے ملے ہم نے اُن سے حال پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ

اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ابو بکر رض آپ کے خلیفہ ہوئے باقی سب خیریت ہے

فقال لاخبر صاحبك أنا قد جئنا ولعلنا سنعود إن شاء الله ورجعا

یہ سنکر ذوالکلاع اور ذو عمرو نے کہا تم ابو بکرؓ کو خبر دینا کہ ہم یہاں تک آئے تھے اور خدا نے چاہا تو ہم پھر آئینگے یہ کہکر وہ دونوں

إلى اليمن فأخبرت أبا بكر بحديثهم قال أفلا جئت بهم فلما كان بعد

یمن کی طرف لوٹ گئے میں نے ابو بکرؓ کو ان کا قصہ سنایا انہوں نے کہا تم ان کو میرے پاس کیوں نہ لائے پھر ایک مدت بعد

قال لي ذو عمرو يا جرير إن بك علي كرامة وإني مخبرك خبرا إنكم معشر

عمرؓ کی خلافت میں ایسا ہوا ذو عمرو مجھ سے ملا کہنے لگا جریر تمہارا مجھ پر احسان ہے اور میں تم کو ایک بات بتلاتا ہوں دیکھو عرب لوگو تم

العرب لن تزالوا بخير ما كنتم إذا هلك أمير تأمرتم في آخر فإذا كانت

ہمیشہ اچھے رہو گے (تمہاری حکومت قائم رہیگی) جب تک تم ایسا کرتے رہو گے ایک امیر کے مرنے کے بعد مشورہ سے دوسرے کو امیر بنا لو گے

بالسيف كانوا ملوكا يغضبون غضب الملوك ويرضون رضا الملوك

لیکن جب تلوار کے زور سے بادشاہت ہونے لگی تو پھر وہ دوسرے بادشاہوں کی طرح غصہ کرینگے انہی کی طرح خوش ہونگے

باب غزوة سيف البحر

باب غزوہ سیف البحر کا بیان

وهم يتلقون عيرا لقريش وأميرهم أبو عبيدة حدثنا إسمعيل قال

اس لڑائی کا مقصد یہ تھا کہ قریش کا قافلہ لوٹیں اس کے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

حدثني مالك عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله رضي الله

کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے

عنهما أنه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا قبل الساحل

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر سمندر کے کنارے بھیجا

وأمر عليهم أبا عبيدة بن الجراح وهم ثلثمائة فخرجنا وكنا ببعض الطريق

اس کا سردار ابو عبیدہ بن جراح کو بنایا اس میں تین سو آدمی تھے خیر ہم لوگ (مدینہ سے) نکلے ابھی رستے ہی میں تھے

فني الزاد فأمر أبو عبيدة بأزواد الجيش فجمع فكان مزودي تمر فكان يقوتنا كل يوم

توشہ تمام ہو گیا ابو عبیدہ نے یہ حکم دیا سب لوگ اپنے اپنے توشے ایک جگہ کر دیں ایسا ہی کیا گیا تو سارا توشہ کھجور کے دو تھیلے تھے

قليل قليل حتى فني فلم يكن يصيبنا إلا تمرة تمرة فقلت ما تغني عنكم تمرة فقال لقد وجدنا

ابو عبیدہ اس میں سے ہر روز تھوڑا تھوڑا ہمکو کھانے کے لیے دیتے رہے حتی وہ بھی تمام ہو گیا پھر ہمکو ہر روز ایک ایک کھجور ملا کرتی

فقدها حين فنيت ثم انتهينا إلى البحر فإذا حوت مثل الظرب

جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی پھر ہم سمندر پر پہونچے وہاں کیا دیکھتے ہیں بڑے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی (پڑی ہے)

فَاَکَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلْعَيْنِ مِنْ

بڑی سے سارے لشکر والے اسی کا گوشت اٹھارہ راتوں تک کھاتے رہے جب چلنے لگے تو ابو عبیدہ نے حکم دیا اُس کی دو پسلیاں

اَضْلَاعِهٖ فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

کھڑی کی گئیں وہ اتنی اونچی تھیں کہ اونٹ پر کجاوہ کسا گیا وہ اُنکے تلے سے نکل گیا بالکل نہیں لگا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث یاد رکھی

ابْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَمِائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ

تین سو سواروں کے ساتھ روانہ کیا ہمارے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے ہم لوگ قریش کا قافلہ

قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا

تاک رہے تھے کہ وہ ہر آئے تو اسکو لوٹیں خیر ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور بھوک کی شدت سے پتے جھاڑ کر کھا گئے

الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا

یہی سبب تھا کہ اس فوج کا نام پتوں کی فوج ہو گیا آخر (خدا کا کرنا) ایسا ہوا کہ سمندر نے ایک جانور نکال کر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں

الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَّادَّهَنَّا مِنْ وَّدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ اِلَيْنَا

ف ہم آدھے مہینے تک اسی کا گوشت کھاتے رہے اور اسکی چربی بدن پر لگاتے رہے ہم جیسے موٹے تازے پہلے تھے ویسے ہی ہو گئے

اَجْسَامُنَا فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَعَمَدَ اِلٰى اَطْوَلِ

ف ابو عبیدہ نے چلتے وقت اُسکی ایک پسلی لی اُس کو کھڑا کیا اور سارے لشکر میں جو سب سے لمبا آدمی تھا

رَجُلٍ مَّعَهٗ قَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً ضِلْعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ وَاَخَذَ رَجُلًا وَّبَعِيْرًا

اُس کو ایک بار سفیان بن عیینہ نے یوں کہا اُس کی ایک پسلی لی اُس کو کھڑا کیا اور ایک آدمی اور ایک

فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ جَابِرٌ وَّكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ

اونٹ لیا وہ اُس کے تلے سے نکل گیا جابر نے کہا لشکر میں ایک آدمی تھا اس نے (لوگوں کے کھانے کیلیے) تین اونٹ

اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَّقُوْلُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ

ابو عبیدہ نے اسکو (اونٹ کاٹنے سے) منع کر دیا (ایسا نہ ہو سواریاں نہ رہیں اور چل نہ سکیں) عمرو بن دینار کہتے تھے ہم کو ابو صالح ذکوان نے خبر دی قیس بن سعد نے

قَالَ لِاَبِيْهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا

اپنے باپ (سعد بن عبادہ) سے کہا میں بھی اس لشکر میں تھا لوگوں کو بھوک لگی ابو عبیدہ نے کہا اونٹ کاٹ لے میں نے کاٹا پھر بھوک لگی تو انہوں نے کہا

قال نحر قال نحرت ثم جاءوا فقال نحر قال نحرت ثم جاءوا فقال نحر قال

اٹ نے بیٹے کاٹ پھر بھوک لگی انھون نے کہا کاٹ دے بیٹے کاٹ پھر بھوک لگی انھون نے کہا کاٹ اُسپر قیس نے کہا مجھکو اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا

نُهيت حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج قال اخبرني عمرو انه

گیا ہے مسدد نے بیان کیا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے اُنھون نے ابن جریج سے اُنھون نے کہا مجھکو عمرو بن دینار نے خبر دی اُنھون نے

سمع جابرا رض يقول غزونا جيش الخبط وامر ابو عبيدة فجعنا جوعا شديدا

جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم پتون کی فوج مین شریک تھے ابو عبیدہ سردار تھے ہمکو شدت سے بھوک لگی پھر ایسا ہوا کہ سمندر نے

فالقى البحر حوتا ميتا لم نر مثله يقال له العنبر فاكلنا منه نصف شهر

ایک مری مچھلی کنارے پر پھینکی ویسی مچھلی ہمنے کبھی نہین دیکھی تھی اُسکو عنبر کہتے ہین آدھے مہینے برابر اُس مین سے کھاتے رہے

فاخذ ابو عبيدة عظما من عظامه فمر الراكب تحته فاخبرني ابو الزبير

پھر ابو عبیدہ نے اُس کی ایک ہڈی لی اکڑی کرائی تو اونٹ کا سوار اُسکے تلے سے نکل گیا ابن جریج نے کہا مجھکو ابو الزبیر نے خبر دی

انه سمع جابرا يقول قال ابو عبيدة كلوا فلما قدمنا المدينة ذكرنا ذلك

اُنھون نے جابر رض سے سنا وہ کہتے تھے ابو عبیدہ نے لشکر والون سے کہا اسکا گوشت کھاؤ جب ہم مدینہ لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ

للنبي صلى الله عليه وسلم فقال كلوا رزقا اخرجه الله اطعمونا ان كان معكم

وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا اللہ نے جو روزی تمہارے لیے نکالی اُس کو کھاؤ اگر کچھ تمہارے پاس ہو تو ہمکو بھی کھلاؤ پس لشکر

فاتاه بعضهم فاكله

بعضے لوگ اُسکا بچا ہوا گوشت لیکر آئے آپ نے بھی کھایا

باب حج ابي بكر بالناس في سنة تسع

باب سنہ ۹ ہجری مین ابوبکر صدیق کا لوگون کے ساتھ حج کرنا

حدثنا سليمان بن داود ابو الربيع حدثنا فليح عن الزهري عن حميد بن عبد

ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے اُنھون نے زہری سے اُنھون نے حمید بن عبد الرحمن

الرحمن عن ابي هريرة ان ابا بكر الصديق رض بعثه في الحجة التي امره النبي

سے اُنھون نے ابو ہریرہ رض سے ابوبکر صدیق نے اُن کو کئی آدمیون کے ساتھ اُس حج مین جو حجۃ الوداع سے پہلے تھا اور آنحضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم قبل حجة الوداع يوم النحر في رهط يؤذن في الناس

علیہ وسلم نے انکو بھیجا تھا دسوین ذی الحجہ کو یہ منادی کرنے کے لیے مقرر کیا لوگون مین

لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان حدثني عبد الله

منادی کر دین اب اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے جیسے مشرکون کی رسم تھی مجھ سے

ابن رجاء حدثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء رض قال آخر سورة نزلت

ابن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا سب سے آخری سورة جو پوری کی پوری اتری

کاملة براءة وآخر سورة نزلت خاتمة سورة النساء یستفتونك قل الله

سورہ برارة تھی اور اخیر آیت جو اتری وہ سورہ نساء کی یہ آیت ہے یستفتونك قل الله

یفتیکم فی الکلالة

یفتیکم فی الکلالة

باب وفد بنی تمیم

باب بنی تمیم کے ایلچیوں کا قصہ

حدثنا ابو نعیم حدثنا سفین عن ابی صخرة عن صفوان بن محرز المازنی

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو صخرہ (جامع بن شداد) سے انہوں نے صفوان

عن عمران بن حصین رض قال اتی نفر من بنی تمیم النبی صلی الله علیه و

انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا بنی تمیم کے کئی آدمی (سنہ ہجری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

سلم فقال اقبلوا البشری یا بنی تمیم قالوا یا رسول الله قد بشرتنا فاعطنا

آپ نے فرمایا اے بنی تمیم (بہشت کی) خوشخبری قبول کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ خوشخبری دیتے ہیں تو کچھ (دنیا کا مال) بھی

فرئی ذلك فی وجهه فجاء نفر من الیمن فقال اقبلوا البشری اذ لم یقبلها

دلوایئے یہ سنتے ہی آپ کے مبارک چہرے پر ناراضی معلوم ہوئی اس کے بعد یمن کے چند آدمی آئے (اشعر قبیلے کے) آپ نے فرمایا بنی تمیم

بنو تمیم قالوا قد قبلنا یا رسول الله باب قال ابن اسحق غزوة عیینة بن حصن

نے تو یہ خوشخبری قبول نہ کی تم قبول کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے قبول کی باب محمد بن اسحاق نے کہا عیینہ بن حصن

ابن حذیفة بن بدر بنی العنبر من بنی تمیم بعثه النبی صلی الله علیه

ابن حذیفہ بن بدر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عنبر پر بھیجا جو بنی تمیم کی شاخ میں

وسلم الیهم فاغاروا واصاب منهم ناسا وسبی منهم نساء حدثنی زهیر

اس نے ان کو لوٹا اور کئی آدمی مار ڈالے کئی عورتیں پکڑ لیں مجھ سے زہیر بن حرب

ابن حرب حدثنا جریر عن عمارة بن القعقاع عن ابی زرعة عن ابی هریرة رض

نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے

قال لا ازال احب بنی تمیم بعد ثلث سمعته من رسول الله صلی الله علیه

انہوں نے کہا میں بنی تمیم سے اس وقت سے برابر محبت کرنے لگا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی تین باتیں سنیں

يقولها فيهم هم اشد امتي على الدجال وكانت فيهم سبية عند عائشة فقال

آپ فرماتے تھے بنی تمیم میری ساری امت میں دجال کے ٹرے مخالف ہونگے، جب وہ مردود نکلیگا) اور ایسا ہوا بنی تمیم کی ایک عورت حضرت

اعتقيها فانها من ولد اسمعيل وجاءت صدقاتهم فقال هذه صدقات قوم

فرمایا اُس کو آزاد کردو بنی تمیم حضرت اسمعیل کی اولاد میں اور ایسا ہوا کہ سب قوموں کی زکوۃ جب آنحضرت کے پاس آئیں بنی تمیم کی زکوۃ آئی تو آپ نے

او قومي حدثني ابراهيم بن موسى حدثنا هشام بن يوسف ان ابن جريج

کہا یہ کوہ ہے میری قوم کی ف مجھ سے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے ان کو ابن جریج نے خبر دی

اخبرهم عن ابن ابي مليكة ان عبد الله بن الزبير اخبرهم انه قدم ركب من

انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے ان سے عبد اللہ بن زبیر نے بیان کیا بنی تمیم کے چند سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے درخواست

بني تميم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر امر القعقاع بن معبد بن

کی ہم پر کسی کو سردار بنا دیجئے) ابو بکر صدیق رض نے عرض کیا قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا سردار

زرارة قال عمر بل امر الاقرع بن حابس قال ابو بكر ما اردت الا خلافي قال

کردیجئے حضرت عمر رض نے کہا نہیں اقرع بن حابس کو بنا دیجئے حضرت ابو بکر رض نے اس پر حضرت عمر رض سے کہا تم تو میری مخالفت کرنا

عمر ما اردت خلافك فتماريا حتى ارتفعت اصواتهما فنزل في ذلك يا ايها

چاہتے ہو اور کوئی غرض نہیں) حضرت عمر رض نے کہا نہیں میری غرض مخالفت کی نہیں ہے ف دونوں اتنا جھگڑے کہ آوازیں بلند ہوئیں آخر سورۃ

الذين امنوا لا تقدموا حتى انقضت باب وفد عبد القيس حدثني

مسلمانو اللہ اور اُس کے رسول کے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بناؤ اخیر تک ف باب عبد القیس کے ایلچیوں کا بیان ف مجھ سے

اسحق اخبرنا ابو عامر العقدي حدثنا قرة عن ابي جمرة قلت لابن عباس

اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عامر عقدی نے خبر دی کہا ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابو جمرہ سے کہا میں نے ابن عباس

ان لي جرة ينتبذ لي نبيذ فاشربه حلوا في جر ان اكثرت منه فجالست

سے کہا میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں نبیذ (کھجور کا شربت) بنایا جاتا ہے میں میٹھا میٹھا اُسکو پیا کرتا ہوں اگر بہت پی لیتا ہوں

القوم فاطلت الجلوس خشيت ان افتضح فقال قدم وفد عبد القيس على

اور لوگوں کے پاس دیر تک بیٹھتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہیں فضیحت نہ ہو (لوگ کہیں یہ نشہ میں ہے) ابن عباس رض نے کہا عبد القیس قبیلے کے لوگ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا بالقوم غير خزايا ولا الندامى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ف آپ نے فرمایا اچھے آئے نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (خوشی سے مسلمان ہوگئے لڑکر ہوتے تو ذلت)

فقالوا يا رسول الله ان بيننا وبينك المشركين من مضر وانا لا نصل اليك

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافر بستے ہیں ہم آپ تک صرف حرام مہینوں میں پہنچ سکتے ہیں

إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو

(حرمت کے) مہینوں میں (کیونکہ) ہمیں لوٹ کھسوٹ سے باز رہتے ہیں تو ہم سے خلاصہ طور پر دین کی تمام باتیں بیان کر دیجیے ہم خود بھی اگر ان پر عمل کریں تو

بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ هَلْ تَدْرُونَ

بھی انہیں عمل کرنے کو کہیں آپ نے فرمایا میں تمکو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں چار باتوں سے منع کرتا ہوں پہلے اللہ پر ایمان لانا تم جانتے ہو اللہ

مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَ

پر ایمان لانا کیا ہے اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں دوسرے نماز پڑھنا تیسرے زکوٰۃ دینا چوتھے رمضان

صَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ مَا انْتُبِذَ فِي

کے روزے رکھنا ف اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ (اللہ اور رسول کا) ادا کرنا ف اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں کدو کے

الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

تونبے اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن میں اور سبز لاکھی گھڑی یا مرتبان میں اور روغنی برتن میں نبیذ بھگونے سے ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ

کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابو جمرہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رض سے سنا وہ کہتے تھے عبد القیس کے ایلچی آنحضرت

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ربیعہ قوم کی ایک شاخ ہیں

وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ

اور مضر کے کافر ہمارے اور آپ کے بیچ میں حائل ہیں وہ ہمکو آپ تک آنے نہیں دیتے بس حرام مہینوں میں آپ تک آ سکتے

فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ

ہیں تو ہمکو دین کی چند (ضروری) باتیں بتلا دیجیے جن پر ہم خود بھی عمل کریں دوسروں کو بھی کہیں آپ نے فرمایا میں تمکو چار باتوں کا حکم

عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً وَإِقَامِ

دیتا ہوں چار باتوں سے منع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لانا یعنے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے آپ نے ایک انگلی

الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ

درستی سے ادا کرنا زکوٰۃ دینا لوٹ کا مال جو کماؤ اس میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا اور جن باتوں سے منع کرتا ہوں وہ یہ ہیں کدو

وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ

تونبا اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن میں اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن میں نبیذ بھگونے سے ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن

أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ كُرَيْبًا

وہب نے کہا مجھکو عمرو بن حارث نے خبر دی بکر بن مضر نے یوں کہا عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے روایت کی ف انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے

قول ابن عباس حدثنه ان ابن عباس وعبد الرحمن بن ازهر والمسور بن مخرمة

نے بیان کیا جو ابن عباس کے غلام تھے کہ ابن عباس رضا اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ تینوں نے

ارسلوه الى عائشة رض فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين

کریب کو حضرت عائشہ رضا پاس بھیجا کہا ان کو ہمارے سب کی طرف سے سلام کہو اور یہ پوچھو کہ حضرت ع نے عصر کے بعد کیا دو رکعتیں

بعد العصر وانا اخبرنا انك تصليها وقد بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم

سنت کی پڑھی ہیں ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تم یہ سنتیں پڑھا کرتی ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر پہونچی ہے کہ آپ ان سے

نهى عنها قال ابن عباس وكنت اضرب مع عمر الناس عنهما قال كريب فدخلت

منع کرتے ہے زمانہ عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے سے ۔ ابن عباس رض نے کہا میں تو حضرت عمر کے ساتھ ملکر لوگوں کو اس بات پر مارا کرتا ف کریب کہتے ہیں

عليها وبلغتها ما ارسلوني فقالت سل ام سلمة فاخبرتهم فردوني الى ام

میں گیا اور عائشہ رض کو ان تینوں کا پیغام پہنچایا انہوں نے کہا ام المومنین ام سلمہ سے پوچھ میں لوٹ کر ان لوگوں پاس آیا ان سے بیان کیا انہوں

سلمة بمثل ما ارسلوني الى عائشة فقالت ام سلمة سمعت النبي صلى الله

نے کہا اچھا ام المومنین ام سلمہ پاس جا ان سے پوچھو جو حضرت عائشہ کو کہلا بھیجا تھا ام المومنین ام سلمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم ينهى عنهما وانه صلى العصر ثم دخل علي وعندي نسوة من بني

علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے منع کرتے تھے پھر ایک دن ایسا ہوا آپ عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس آئے اس وقت انصار بنی حرام کی کئی

حرام من الانصار فصلاهما فارسلت اليه الخادم فقلت قومي الى جنبه

عورتیں میرے پاس بیٹھی تھیں آپ نے یہ دوگانہ پڑھا میں نے لونڈی کو آپ پاس بھیجا (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) اس سے کہدیا تو آپ کے پاس جاکر کھڑی

فقولي تقول ام سلمة يا رسول الله الم اسمعك تنهى عن هاتين الركعتين

ہو اور کہ ام سلمہ پوچھتی ہیں میں نے تو آپ کو ان رکعتوں کے پڑھنے سے منع کرتے سنا اور اب

فاراك تصليهما فان اشار بيده فاستاخري ففعلت الجارية فاشار بيده

آپ خود ہی ان کو پڑھ رہے ہیں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو سرک جا پیچھے لونڈی گئی اس نے ایسا ہی کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ پیچھے

فاستاخرت عنه فلما انصرف قال يا بنت ابي امية سالت عن الركعتين

آپ نماز میں تھے وہ سرک گئی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابو امیہ کی بیٹی ف تو نے عصر کے بعد دوگانہ کو پوچھا بات

بعد العصر انه اتاني اناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني

یہ ہے کہ عبد القیس ف۳ قبیلے کے چند لوگ مسلمان ہو کر اپنی قوم کا پیغام لیکر میرے پاس آئے میں ان سے باتیں کرنے میں

عن الركعتين اللتين بعد الظهر فهما هاتان حدثني عبد الله بن محمد

پھنس گیا ظہر کا دوگانہ نہ پڑھ سکا تو میں نے اب اسکو پڑھ لیا ف۴ مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا

الجعفی حدثنا ابو عامر عبد الملک حدثنا ابراهیم هو ابن طهمان عن ابی

کہا ہم سے ابو عامر عبد الملک عقدی نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے ابو جمرہ سے

جمرۃ عن ابن عباس قال اول جمعۃ جمعت بعد جمعۃ جمعت فی مسجد

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد نبوی کے بعد پہلا جمعہ جو اور کہیں پڑھا گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد عبد القیس بجواثی یعنی قریۃ من

عبد القیس کی مسجد میں تھا جو جواثی میں تھی جواثی بحرین کی ایک بستی

البحرین

باب وفد بنی حنیفۃ وحدیث ثمامۃ بن اثال

باب بنی حنیفہ کے ایلچیوں اور ثمامہ بن اثال کا قصہ

حدثنا عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث قال حدثنی سعید بن ابی سعید انہ سمع ابا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہ رض

ہریرۃ رض قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل

سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف روانہ کیے وہ بنی حنیفہ کے

من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد

ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور مسجد کے ایک ستون سے اسکو باندھ دیا

فخرج الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما عندک یا ثمامۃ فقال عندی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لے گئے پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے (میں تیرے ساتھ کیا کرونگا) اُس نے کہا اچھا ہے

خیر یا محمد ان تقتلنی تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت ترید

اچھا اگر آپ مجھکو مار ڈالیں تو بھی کوئی قباحت نہیں کیونکہ میں خونی ہوں اپنے ہی جنگ میں مسلمانوں کو مارا ہی اور اگر آپ احسان

المال فسل منہ ما شئت حتی کان الغد ثم قال لہ ما عندک یا ثمامۃ قال

تو وہ بھی حاضر ہے آپ جتنا مانگیں پھر آپ نے ثمامہ کو ویسا ہی بندھا رہنے دیا پھر دوسرے دن آپ اُس کے پاس تشریف لائے پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا

ما قلت لک ان تنعم تنعم علی شاکر فترکہ حتی کان بعد الغد فقال ما

ہے اُس نے کہا میں تو عرض کر چکا اگر آپ احسان رکھکر چھوڑ دیں تو میں شکر گذار رہونگا آپ نے اسکو ویسا ہی بندھا رہنے دیا جب تیسرا دن ہوا

عندک یا ثمامۃ فقال عندی ما قلت لک فقال اطلقوا ثمامۃ فانطلق

ثمامہ کیا حال ہے اُس نے کہا میں عرض کر چکا آپ نے فرمایا اچھا ثمامہ کو چھوڑ دو (لوگوں نے اسکو چھوڑ دیا) وہ مسجد کے قریب

الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشہد ان لا الہ

ایک پانی پر (یا) کھجور کے درخت کے پاس گیا اُس نے غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی

ف بنی حنیفہ قبیلہ ہے جو مکہ اور یمن کے درمیان یمامہ میں رہتا تھا۔ بنی حنیفہ کے لوگ ۹ھ میں آئے تھے واقدی نے کہا وہ سترہ آدمی تھے ان میں مسیلمہ کذاب بھی آیا تھا اور ثمامہ بن اثال

لا الله واشهد ان محمدا رسول الله يا محمد والله ما كان على الارض وجه ابغض

معبود نہیں ہے اور بیشک محمد اسکے رسول ہین اے محمد خدا کی قسم ساری زمین پر کسی کا مونہ دیکھکر مجھکو اتنا غصہ نہین آتا تھا جتنا آپ کا

الي من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه الي والله ما كان من دين ابغض

مونہ دیکھکر اب آج کے دن آپ کا مونہ سب مونہون سے زیادہ مجھکو محبوب ہے خدا کی قسم آپ کے دین سے زیادہ مجھکو کسی دین سے

الي من دينك فاصبح دينك احب الدين الي والله ما كان من بلد ابغض الي

نفرت نہین تھی اب آپ کا دین سب دینون سے زیادہ مجھکو پسند ہے خدا کی قسم آپ کے شہر سے زیادہ مجھکو کسی شہر سے نفرت

من بلدك فاصبح بلدك احب البلاد الي وان خيلك اخذتني وانا اريد

نہین تھی اب آپ کا شہر مجھکو سب شہرون سے زیادہ محبوب ہے آپ کے سوارون نے مجھکو اُس حال مین پکڑ لیا جب مین عمرے کی نیت سے

العمرة فماذا ترى فبشره رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره ان يعتمر

جا رہا تھا اب آپ کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا ثمامہ خوش ہو جا اور عمرہ ادا کر

فلما قدم مكة قال له قائل صبوت قال لا ولكن اسلمت مع محمد رسول الله

جب ثمامہ (عمرہ کرنے کو) مکہ پہونچا تو کوئی کافر (نام نامعلوم) کہنے لگا ثمامہ تو نے دین بدل ڈالا اُس نے کہا نہین تو مین تو حضرت محمد صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم ولا والله لا ياتيكم من اليمامة حبة حنطة حتى ياذن

علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان ہو گیا ہون اور تم (مکے کے کافرو) یہ سمجھ لو کہ یمامہ کے ملک سے تمکو گیہون کا ایک دانہ بھی نہین آنیکا جب تک آنحضرت

فيها النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن عبد الله

صلے اللہ علیہ وسلم حکم نہ دیکے ف ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے عبد اللہ بن

ابن ابي حسين حدثنا نافع بن جبير عن ابن عباس رض قال قدم مسيلمة

ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انھون نے ابن عباس رض سے انھون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

الكذاب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يقول ان جعل لي

وسلم کے زمانہ مین مسیلمہ کذاب (مدینہ مین) آیا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد مجھکو اپنا جانشین کرین تو

محمد من بعده تبعته وقدمها في بشر كثير من قومه فاقبل اليه رسول الله

مین اُن کی تابعداری کرتا ہون (مسلمان ہو جاتا ہون) مسیلمہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت لوگون کو لایا تھا ف آنحضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم ومعه ثابت بن قيس بن شماس وفي يد رسول الله

علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لے گئے (اُسکو سمجھانے کو اسلام کی دعوت دینے کو) آپکے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے (انصار کے خطیب)

صلى الله عليه وسلم قطعة جريد حتى وقف على مسيلمة في اصحابه فقال

اور آپ کے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی (کھجور کی) آپ مسیلمہ اور اُسکے ساتھیون کے سامنے کھڑے ہوئے اُس نے کہا آپ مجھکو اپنا شریک کر لیجیے آپ نے

وَسَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ

فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تب بھی میں نہیں دونگا اور اللہ نے جو تیری تقدیر میں لکھدیا ہے تو اُس سے بچ نہیں سکتا اور اگر تو اسلام سے پھرا

لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ

تو اللہ تجھ کو تباہ کریگا اور میں تو سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جس کا حال اللہ تعالے نے مجھکو (خواب میں) دکھلا چکا ہے اور میری طرف سے یہ

عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ثابت بن قیس تجھ سے گفتگو کریگا۔ یہ فرما کر آپ لوٹ آئے ابن عباسؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ

دریافت کیا تو وہی شخص ہے جس کا حال خواب میں مجھ سے بیان کیا گیا تو ابوہریرہؓ نے مجھ سے بیان

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ

کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں سونے

مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا

کے دو کنگن ہیں تو مجھکو فکر پیدا ہوئی (یہ دونوں کا زیور میرے ہاتھ میں کیسا) پھر خواب ہی میں مجھکو حکم ہوا اُنپر پھونک مارو میں نے پھونک

كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ

کہ میرے بعد دو جھوٹے شخص پیغمبری کا دعویٰ کرینگے ایک تو مسیلمہ کذاب دوسرے اسود عنسی ہم سے اسحاق بن نصر نے

ابْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ

بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے ہمام سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا میں سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانے لائے گئے میرے ہاتھ میں سونے کے

فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا

دو کنگن رکھدیے گئے وہ مجھکو بھاری معلوم ہوئے (گران گزرے) پھر مجھکو حکم ہوا ان کو پھونک دو میں نے پھونک دیا وہ دونوں کنگن

فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ

(اڑ کر) چلدیے میں نے اس خواب کی تعبیر یہ سمجھی ہے کہ ان کنگنوں سے وہ دونوں جھوٹے مراد ہیں جنکے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعاء والا

حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا میں نے مہدی بن میمون سے سنا اُنہوں نے کہا میں نے ابو رجاء

رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ

عطاردی سے سنا وہ کہتے تھے ہم (شرک کے زمانہ میں) پتھروں کی پوجا کیا کرتے تھے جب ایک پتھر پہلے پتھر سے اچھا نظر آتا تو پہلا

أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ
پتھر کو پھینک دیتے دوسرا رکھ لیتے اگر کوئی پتھر نہ ملتا تو کیا کرتے مٹی کا ایک ڈھیر (ٹیلہ) بنا لیتے اور بکری لا کر اس پر

فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ
دودھ دوہتے پھر اس کے گرد طواف کرتے جب رجب کا مہینا آتا تو ہم کہتے اب (تیروں اور برچھوں کے) پھل اتار ڈالنے کا مہینا آیا ہم کوئی

رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ
برچھا یا تیر جس میں لوہے کا پھل لگا ہوتا نہ چھوڑتے اس کا پھل نکال پھینکتے ... مہدی بن میمون نے کہا

سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْعَى
میں نے ابو رجاء سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی اس وقت میں بچہ تھا اپنے گھر والوں

الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ
کے اونٹ چرایا کرتا جب ہم تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غالب آنے کی خبر پہنچی تو ہم (آپ کو چھوڑ کر) دوزخ کی طرف چل دیئے یعنی مسیلمہ کذاب کے تابعدار ہو گئے

بَابُ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ
باب اسود عنسی کا قصہ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي
ہم سے سعید بن محمد جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے

عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ
انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عبیدہ بن نشیط کے بیٹے سے اس بیٹے کا نام عبداللہ تھا

أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ
کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہا ہم کو خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) مدینہ آیا تھا اور

فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ
وہاں آنکر (اپنی جورو) حارث بن کریز کی بیٹی (کیسہ) کے گھر میں اترا تھا یہ کیسہ عبداللہ بن

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ
ابن عامر کی ماں تھی خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس بن شماس کو ہمراہ

قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
لیکر اس کے پاس آئے یہ ثابت وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب کہلاتا تھا

وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ
اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی آپ مسیلمہ کے سامنے ٹھیر گئے اس سے باتیں کیں

فقال له مسيلمة إن شئت خليت بيننا وبين الأمر ثم جعلته لنا بعدك

(اسلام کی دعوت دی) انہوں نے کہا میں اس شرط سے مسلمان ہوتا ہوں کہ آپ کے بعد مجھکو حکومت ملے

فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو سألتني هذا القضيب ما أعطيتكه وإني لأراك

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خلافت اور حکومت کجا) اگر تو یہ چھڑی بھی مجھ سے مانگے تو میں نہ دوں (تو اتنا حقیر ہے) اور میں تو

الذي أريت فيه ما أريت وهذا ثابت بن قيس وسيجيبك عني فانصرف

سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جو خواب میں مجھکو بتلایا گیا میری طرف سے ثابت بن قیس تجھ سے گفتگو کریگا یہ فرما کر آپ لوٹ گئے

النبي صلى الله عليه وسلم قال عبيد الله بن عبد الله سألت عبد الله بن عباس

عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رض سے پوچھا آنحضرت

عن رؤيا رسول الله صلى الله عليه وسلم التي ذكر فقال ابن عباس ذكر لي أن

صلے اللہ علیہ وسلم نے جس خواب کا ذکر کیا تھا وہ کیا تھا انہوں نے کہا لوگوں نے مجھ سے بیان کیا

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم أريت أنه وضع في

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں سونے کے

يدي سواران من ذهب ففظعتهما وكرهتهما فأذن لي فنفختهما فطارا

دو کنگن پہنا دیے گئے میں گھبرایا مجھے برے معلوم ہوئے پھر مجھ سے کہا گیا ان کو پھونک دو میں نے پھونک ماری تو دونوں

فأولتهما كذابين يخرجان فقال عبيد الله أحدهما العنسي الذي قتله

اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ کنگنوں سے مراد دو جھوٹے شخص ہیں جو پیدا ہونگے ف عبید اللہ نے کہا یہ دونوں شخص اسود عنسی تھے

فيروز باليمن والآخر مسيلمة الكذاب باب قصة أهل نجران حدثني

اور مسیلمہ کذاب اسود عنسی کو فیروز نے یمن میں مار ڈالا ف باب نجران کے نصاریٰ کا قصہ مجھ سے

عباس بن الحسين حدثنا يحيى بن آدم عن إسرائيل عن أبي إسحق عن صلة

عباس بن حسین نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن آدم نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے صلہ بن زفر

ابن زفر عن حذيفة قال جاء العاقب والسيد صاحبا نجران إلى رسول

سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا عاقب (عبد المسیح) اور سید (ایہم) نصاریٰ کے دو رئیس نجران سے آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله صلى الله عليه وسلم يريدان أن يلاعناه قال فقال أحدهما لصاحبه

وسلم پاس آئے ان کے ساتھ ابو الحارث بن علقمہ پادری بھی تھا ف آپ سے یہ چاہتے تھے کہ وہ آپ سے مباہلہ کریں ان میں ایک دوسرے

لا تفعل فوالله لئن كان نبيا فلاعنا لا نفلح نحن ولا عقبنا من بعدنا قالا

(اولاد سب کی خرابی ہوگی) قیامت تک ہم نہ پنپینگے آخر وہ دونوں کہنے لگے (ہم مباہلہ نہیں کرتے)

إنّا نعطيك ما سألتنا وابعث معنا رجلًا أمينًا ولا تبعث معنا إلا أمينًا

آپ جو مانگیں وہ حاضر ہے (جزیہ پر راضی ہو گئے) اور انہوں نے یہ درخواست کی کہ ایک ایماندار شخص ہمارے ساتھ کر دیجیے امانتدار شخص ہو بے ایمان نہ ہو

فقال لأبعثن معكم رجلًا أمينًا حق أمين فاستشرف له أصحاب رسول

تو آپ نے فرمایا ہاں میں تمہارے ساتھ ایک ایماندار شخص کو بھیجتا ہوں ایماندار بھی کیسا پکا ایماندار یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

الله صلى الله عليه وسلم فقال قم يا أبا عبيدة بن الجراح فلما قام قال

صحابہ اس انتظار کرنے لگے (دیکھیں آنحضرت کس کو بھیجتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح اٹھو (ان کے ساتھ جاؤ) جب وہ کھڑے ہوئے

رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا أمين هذه الأمة حدثنا محمد بن بشار

تو آپ نے فرمایا اس امت کا ایماندار (امانت دار) یہ شخص ہے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا

حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة قال سمعت أبا إسحق عن صلة بن زفر عن

ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ابو اسحاق سے سنا انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے

حذيفة رض قال جاء أهل نجران إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا ابعث لنا

حذیفہ سے انہوں نے کہا نجران کے نصاریٰ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے عرض کیا ایک ایماندار

رجلًا أمينًا فقال لأبعثن إليكم رجلًا أمينًا حق أمين فاستشرف له الناس

شخص ہمارے ساتھ کر دیجیے آپ نے فرمایا اچھا میں ایک ایماندار شخص تمہارے ساتھ بھیجتا ہوں ایماندار بھی کیسا پکا ایماندار یہ سنکر لوگ

فبعث أبا عبيدة بن الجراح حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن خالد

انتظار میں رہے (دیکھیں آپ کس کو بھیجتے ہیں) پھر ابو عبیدہ بن جراح کو آپ نے بھیجا ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

عن أبي قلابة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكل أمة أمين

خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر امت میں ایک امانت دار (معتمد) ہوتا

وأمين هذه الأمة أبو عبيدة بن الجراح

ہے اس امت کا امانت دار ابو عبیدہ ہے

باب قصة عمان والبحرين

باب عمان اور بحرین کا قصہ

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفين سمع ابن المنكدر جابر بن عبد

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے سنا انہوں نے جابر بن عبد

الله رض يقول قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قد جاء مال البحرين لقد

اللہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا جب بحرین سے محصول کا روپیہ آئیگا تو میں

أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلٰثًا فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

تجھ کو اتنا اتنا تین لپ بھر کر روپیہ دونگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس روپیہ آنے سے پہلے ہی ہو گئی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ

ابو بکر صدیق کے پاس یہ روپیہ آیا انہوں نے منادی کرائی دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کا کچھ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ

قرض آتا ہو یا آپ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آئے (اپنا حق لے لے) جابر کہتے ہیں میں یہ منادی سنکر

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا

ابو بکر کے پاس گیا اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا اگر بحرین کا روپیہ آئیگا تو میں تجھ کو اتنا اتنا

ثَلٰثًا قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي

تین لپ بھر کر دونگا ابو بکر نے مجھ کو اتنا روپیہ دیا جابر کہتے ہیں اس کے بعد میں ابو بکر سے ملا اور میں نے روپیہ مانگا تو انہوں نے نہ دیا

ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ

پھر میں گیا اور مانگا جب بھی نہ دیا پھر تیسری بار گیا مانگا جب بھی نہ دیا آخر لاچار ہو کر میں نے کہا ایک بار میں آیا میں نے مانگا تو تو نے

تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ

نہ دیا دوسری بار آیا مانگا جب بھی تو نے نہ دیا پھر تیسری بار آیا مانگا جب بھی تم نے نہ دیا اس سے فائدہ اگر تم کو دینا ہے تو دو نہیں تو

تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلٰثًا مَا

(صاف) کہدو کہ میرا دل دینے کو نہیں چاہتا میں بخیل ہوں ابو بکر نے کہا جابر تو مجھکو بخیل بناتا ہے بخیلی سے بڑھکر کونسا عیب ہے تین بار

مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ ٭ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ

انہوں نے یہی کہا بات یہ ہے کہ میں نے جو ایک بار تجھ کو نہیں دیا تو میری نیت دینے کی تھی ف اور اسی سند سے عمرو بن دینار سے مروی ہے ف

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا

انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے میں ابو بکر صدیق رض پاس گیا تو انہوں نے ایک لپ بھر کر روپیہ دیئے اور کہا انکو گن میں نے گنا

خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ

تو وہ پانسو روپیہ تھے انہوں نے کہا ایسے ہی دو اور لے لے (تین لپ ہو گئے)

بَابُ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

باب اشعری لوگوں اور یمن والوں کا آنحضرت کے پاس آنا ف

وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ حَدَّثَنِي

اور ابو موسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اشعری لوگ میرے ہیں میں ان کا ہوں ف مجھ سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

عبد اللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن آدم نے کہا ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ

زَائِدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي مُوسٰى رض قَالَ قَدِمْتُ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رض سے انہوں

اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِينًا مَا نُرٰى ابْنَ مَسْعُودٍ وَاُمَّهُ اِلَّا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ

نے کہا مین اور میرا بھائی (ابو رہم یا ابو بردہ) دونوں ملک یمن سے آئے تو ہم ایک مدت تک یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اور انکی والدہ (ام عبد)

كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ

کیونکہ (رات دن) وہ آنحضرت صلعم کے پاس بہت آتے جاتے آپکے ساتھ رہتے تھے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالسلام بن حرب نے انہوں نے

اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ اَبُو مُوسٰى اَكْرَمَ هٰذَا الْحَيَّ

نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے زہدم سے انہوں نے کہا جب ابو موسیٰ آئے تو انہوں نے جرم قبیلے کی بہت خاطر کی

مِنْ جَرْمٍ وَاِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَغَدّٰى دَجَاجًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ

خیر زہدم کہتے ہیں ہم ابو موسیٰ کے پاس بیٹھے تھے وہ ایک مرغی کا ناشتہ کر رہے تھے ایک شخص اور لوگوں میں بیٹھا تھا اسکا نام معلوم

فَدَعَاهُ اِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُهُ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّي رَاَيْتُ

نہیں ہوا ابو موسیٰ نے اسکو بھی کھانے کے لیے بلایا وہ کہنے لگا مین مرغی نہین کھاتا مینے دیکھا وہ نجاست کھاتی ہے تو مجھکو اُس سے کراہت

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهُ فَقَالَ اِنِّي حَلَفْتُ لَا اٰكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے وہ کہنے لگا مینے تو قسم کھالی ہے مرغی کبھی نہین کھاؤنگا ابو موسیٰ نے کہا آ ادھر آ مین قسم کا بھی

عَنْ يَمِينِكَ اِنَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الْاَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ

علاج بتلاتا ہون ہوا یہ کہ ہم چند اشعری لوگون کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ہمنے آپ سے سواری مانگی

فَاَبٰى اَنْ يَحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

آپ نے فرمایا سواری نہین ہے پھر ہمنے مانگی تو آپنے قسم کھالی کہ ہمکو سواری نہین دینے کے تھوڑی دیر بعد ایسا ہوا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُتِيَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا تَغَفَّلْنَا

لوٹ کے کچھ اونٹ آپ پاس آئے آپ نے پانچ اونٹ ہمکو دلائے جب ہم اونٹ لے چکے تو ہم نے کہا یہ تو ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا اَبَدًا فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

وسلم کو دھوکا دیا آپ کو غفلت مین رکھا قسم یاد نہین دلائی ایسی حالت مین ہماری بھلائی کبھی نہین ہونیکی آخر مین آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ

آپ نے تو قسم کھالی تھی کہ ہمکو سواری نہین دینے کے اور پھر آپنے سواری دی آپنے فرمایا مجھے قسم یاد تھی مگر میرا قاعدہ ہے اگر کسی بات

فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

پر قسم کھا لیتا ہون پھر اسکے خلاف کرنا اچھا سمجھتا ہون تو خلاف کرتا ہون (قسم کا کفارہ دیدیتا ہون) مجھ سے عمرو بن علی فلاس

عَلِیٌّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَخْرَۃَ جَامِعُ ابْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا

نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے ابو صخرہ جامع بن شداد نے کہا ہم سے

صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِیُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُوْ تَمِیْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ

صفوان بن محرز نے کہا ہم سے عمران بن حصین نے انہوں نے کہا تمیم کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَا بَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا اَمَّا اِذْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَتَغَیَّرَ

پاس آئے آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ بنی تمیم وہ کہنے لگے جب آپ نے ہمکو خوشخبری دی تو کچھ روپیہ پیسہ بھی دلوائیے یہ سنتے ہی آپ کا چہرہ

وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ النَّبِیُّ

بدل گیا اس کے بعد کچھ یمن کے لوگ (اشعری) آئے آپ نے فرمایا یمن والو

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذْ لَمْ یَقْبَلْھَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا یَا

تم تو یہی خوشخبری قبول کرو کیونکہ بنی تمیم نے قبول نہیں کی انہوں نے کہا ہمنے یا رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ

قبول کی مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا

حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ

ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعود

مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ ھٰھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی الْیَمَنِ

سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان اس طرف ہے اور آپ نے یمن کی طرف اشارہ کیا

وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ مِنْ حَیْثُ

اور اجڈپنا دل کی سختی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دموں پاس چلاتے رہتے ہیں جہاں سے

یَطْلُعُ قَرْنَا الشَّیْطَانِ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

شیطان کے سر کے کونے نمود ہونگے یعنے ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی

اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ ذَکْوَانَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ

نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَّاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یمن کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں اُنکے دل کے پردے باریک دل نرم ایمان یمن ہی کا (عمدہ)

یَمَانٍ وَّالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَّالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَۃُ وَالْوَقَارُ

ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی (اچھی) ہے فخر اور تکبر اونٹ والوں میں ہے اور اطمینان اور سہولت بکری والوں میں

فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور غندر نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے روایت کیا کہا میں نے ذکوان سے سنا انہوں نے ابوھریرہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں

عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث سالم سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان

الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا هٰهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

یمن کا ہے اور فتنہ (دین کی خرابی) ادھر ہے ادھر سے ہی شیطان کے سر کا کونا نمود ہوگا ہم سے ابوالیمان نے بیان

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کیا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ

وسلم سے آپ نے فرمایا یمن والے تمہارے پاس آئے ہیں ان کے دل نرم اور دل کے پردے باریک دین کی سمجھ

يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی ہے ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ محمد بن میمون سے انہوں نے اعمش سے

إِبْرٰهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا أَبَا

انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود رض کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں خباب بن ارت (مشہور صحابی)

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَؤُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ

ابوعبدالرحمن کیا یہ جوان لوگ (جو تمہارے شاگرد ہیں) تمہاری طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں انہوں نے کہا ہاں اگر تم

لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ

چاہو تو میں ان میں کسی کو کہدوں وہ قرآن سنائے خباب نے کہا کہو ابن مسعود نے علقمہ سے کہا قرآن پڑھو اس پر زید بن حدیر

حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا قَالَ أَمَا إِنَّكَ

جو زیاد بن حدیر کے بھائی تھے بولے تم علقمہ سے قرآن سنانے کو کہتے ہو وہ ہم سے بڑھکر قاری نہیں ہے ابن مسعود نے کہا خیر اگر تو چاہے

إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ

تو میں وہ بیان کردوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری قوم (بنی اسد) کے حق میں اور جو علقمہ کی قوم کے حق میں فرمایا ہے

فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كَيْفَ تَرٰى قَالَ قَدْ أَحْسَنَ

خیر علقمہ کہتے ہیں میں نے سورہ مریم کی پچاس آیتیں سنائیں عبداللہ نے خباب سے پوچھا کہو کیسا پڑھتا ہے

قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَا اَقْرَأُ شَیْئًا اِلَّا وَهُوَ یَقْرَؤُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی خَبَّابٍ وَّعَلَیْهِ خَاتَمٌ
انہوں نے کہا بہت خوب عبداللہ نے کہا جو میں پڑھتا ہوں وہ علقمہ بھی پڑھ لیتا ہے پھر انہوں نے خباب کو دیکھا سونے کی انگوٹھی پہنے

مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَلَمْ یَاْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ اَنْ یُّلْقٰی قَالَ اَمَا اِنَّکَ لَنْ تَرَاهُ عَلَیَّ بَعْدَ
ہوئے تو کہا کیا ابھی تک اس انگوٹھی کے اتار ڈالنے کا وقت نہیں آیا حالانکہ آنحضرت صلعم نے مردوں کو سونا پہننے سے منع کیا ہے خباب نے

الْیَوْمِ فَاَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ
یہ سنتے ہی وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور کہنے لگا اب تم میرے ہاتھ میں یہ انگوٹھی کبھی نہیں دیکھو گے اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے روایت کیا انہوں نے اعمش سے

بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ وَّالطُّفَیْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِیِّ

باب دوس قبیلے اور طفیل بن عمرو دوسی کا بیان

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ ابْنِ ذَکْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے عبدالرحمن اعرج سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا طفیل بن عمرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے عرض کیا دوس تو

اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَکَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰہَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا
نہ تو وہ تباہ ہوئے انہوں نے نافرمانی کی ان کے لیے بد دعا فرمایئے آپ نے فرمایا یا اللہ دوس کو ہدایت کر ان کو میرے

وَّاْتِ بِهِمْ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ
پاس لے آ مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے

عَنْ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
انہوں نے قیس سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا جب میں (اپنے ملک سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آرہا تھا

وَسَلَّمَ قُلْتُ فِی الطَّرِیْقِ ؎
تو رستے میں میں نے یہ شعر پڑھی

یَا لَیْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا ... عَلٰی اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْکُفْرِ نَجَّتِ
کیسی ہے تکلیف کی لمبی یہ رات ... خیر اس نے کفر سے دی ہے نجات

وَاَبَقَ غُلَامٌ لِّیْ فِی الطَّرِیْقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْتُهٗ
میرا ایک غلام تھا (نام نامعلوم) وہ رستے سے بھاگ گیا جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیعت کی

فَبَیْنَا اَنَا عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ
میں آپ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں وہی غلام آنکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہ

هٰذا غُلَامٌ فَقُلْتُ هُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَاَعْتَقْتُهٗ بَابُ قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ

دیکھو تیرا غلام آن پہونچا ہے ۔ میں نے کہا وہ اللہ کے لیے ہے میں نے اُس کو آزاد کر دیا باب بنی طے کے ایلچیوں اور

وَحَدِيْثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ

عدی بن حاتم کا قصہ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْنَا

کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا ہم حضرت عمرؓ کی

عُمَرَ فِيْ وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُوْ رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيْهِمْ فَقُلْتُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

خلافت میں آئے پاس اور بنی طے کے ایلچیوں کے ساتھ آئے وہ ایک ایک آدمی کو نام لے لے کر بلاتے جاتے (پہلے مجھکو نہیں بلایا) آخر

قَالَ بَلٰى اَسْلَمْتَ اِذْ كَفَرُوْا وَاَقْبَلْتَ اِذْ اَدْبَرُوْا وَوَفَيْتَ اِذْ غَدَرُوْا وَعَرَفْتَ

انہوں نے کہا کیوں نہیں (خوب) پہچانتا ہوں تم تو اُس وقت اسلام لائے تھے جب یہ لوگ سب کافر تھے اور تم نے اس وقت رُخ کیا جب انہوں نے پیٹھ

اِذْ اَنْكَرُوْا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا اُبَالِيْ اِذًا

جب انہوں نے حق بات سے انکار کیا یہ سنکر عدی نے کہا بس کیا ہے اب مجھکو کچھ پرواہ نہیں

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعَ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّامِنَ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ کے فضل و کرم سے سترہواں پارہ تمام ہوا۔ اب اٹھارہواں پارہ شروع ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالےٰ

ف بنی طے کے ایلچی ۹ ہجری میں آئے ... (حاشیہ: [illegible])

ف کوئی رنج نہیں ہے کہ تم نے پہلے اور لوگوں کو بلایا مجھکو نہیں بلایا عدی بن حاتم نصرانی تھے ان کی بہن کو گرفتار کر کے لائے آپ نے ان کو مفت احسان رکھکر چھوڑ دیا اس کے بعد عدی بن حاتم آنحضرت کے پاس حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے

فہرست ابواب پارہ ہفدہم تیسیر الباری اردو ترجمہ صحیح البخاری

تمت

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
الحمد للہ کہ کتاب احادیث نصاب اہل حق شریعت کے لیے چشمہ جاری ہو اور سامان فتح قاری مسمی بہ
تیسیر الباری ۱۳۲۳
مطلب خیز ترجمہ
صحیح البخاری
از عمدہ افادات و زبدہ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر سلمہ
در مطبع احمدی لاہور شیخ احمد دین طبع نمود
نیاز مند کے کارخانہ سے ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے ملسکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

باب حجۃ الوداع کے بیان میں ق ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ام المومنین

عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رض سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

نکلے ہم نے عمرے کا احرام باندھا جب مکہ میں پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ

جو کوئی قربانی کا جانور اپنے ساتھ لایا ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرے

الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ

پھر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک حج اور عمرہ دونوں سے فراغت نہ کرے خیر میں جب آپ کے ساتھ مکہ

مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا

پہونچی تو مجھ کو حیض آرہا تھا میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا مروہ دوڑی

۲

وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَاْسَكِ وَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ نے فرمایا سر کھول ڈال

امْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِي

کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ لے عمرہ چھوڑ دے میں نے ایسا ہی کیا جب ہم حج ادا کر چکے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ

اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانَ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ

بھیجا وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا آپ نے فرمایا یہ عمرہ اس کے بدل ہو گیا عائشہ کہتی ہیں پھر

اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا

لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی پھر احرام کھول ڈالا اسکے بعد جب حج کرکے

اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا

منیٰ سے لوٹے تو پھر ایک دوسرا طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی انہوں نے

طَوَافًا وَّاحِدًا حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم

ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ

ابن جریج نے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب عمرہ کرنے والا بیت اللہ کا طواف کر لے

فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ قَالَ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى

ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا ابن عباس نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا انہوں نے کہا سورۂ حج میں اللہ کے اس قول سے

الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَمِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّحِلُّوْا فِي

پھر انکا حلال ہونا پرانے گھر یعنی خانہ کعبہ کے پاس ہے دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں احرام کھول ڈالنے کا

حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حکم دیا ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا یہ احرام کھول ڈالنا تو اس وقت ہے جب عرفات میں ٹھیر چکا ہو انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ مذہب تھا

يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ حَدَّثَنِيْ بَيَانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

کہ عرفات میں ٹھیرنے سے پہلے اور بعد ہر حال میں (جب طواف کر لے) تو احرام کھول ڈالنا درست ہے مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم کو

قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى

قیس بن مسلم نے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبطحاء فقال احججت قلت نعم قال کیف اھللت

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ گئے ... آپ نے پوچھا کیا تو نے حج کا احرام باندھا ہے میں نے عرض کیا ہاں آپ نے پوچھا

قلت لبیک باھلال کاھلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال طف

میں نے کہا لبیک باہلال کاہلال رسول اللہ یعنی وہی احرام ... جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... آپ نے فرمایا تو

بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم حل فطفت بالبیت وبالصفا والمروۃ و

بیت اللہ کا طواف کر کے صفا مروہ ... احرام کھول ڈال ... میں

اتیت امراۃ من قیس ففلت راسی حدثنی ابراھیم بن المنذر اخبرنا

قبیلے کی ایک عورت (نام نامعلوم) پاس آئی ... میرے سر کی جوئیں نکالیں مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس

انس بن عیاض حدثنا موسی بن عقبۃ عن نافع ان ابن عمر اخبرہ ان

ابن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے ... ان کو ابن عمر رض نے خبر دی ... ان کو ام المومنین حضرت

حفصۃ رض زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر ازواجہ ان یحللن عام

حفصہ رض نے ... جس سال حج وداع ہوا آپ نے اپنی بیبیوں کو یہ حکم دیا کہ طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالیں

حجۃ الوداع فقالت حفصۃ فما یمنعک فقال لبدت راسی وقلدت

اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں نہیں احرام کھولتے آپ نے فرمایا میں نے تو سر کے بال جما لیے ہیں اور قربانی کے گلے میں ہار ڈال کر

ھدیی فلست احل حتی انحر ھدیی حدثنا ابو الیمان قال حدثنی

ساتھ لایا ہوں میں جب تک یعنی قربانی نہ کاٹوں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے

شعیب عن الزھری وقال محمد بن یوسف حدثنا الاوزاعی قال اخبرنی

شعیب نے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور محمد بن یوسف فریابی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ کو ابن شہاب

ابن شھاب عن سلیمن بن یسار عن ابن عباس رض ان امراۃ من خثعم استفتت

نے خبر دی انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رض سے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... حج وداع میں اونٹ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع والفضل بن عباس رض

پر) سوار تھے ... فضل بن عباس رض (آپ کے چچا زاد بھائی) خواصی میں بیٹھے تھے

ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ

اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت (نام نامعلوم) نے سامنے آ کر آپ سے مسئلہ پوچھا کہنے لگی یا رسول اللہ حج جو اللہ کا فرض ہے اس

اللہ علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یستوی علی الراحلۃ

کے بندوں پر اس وقت فرض ہوا جب میرا باپ ایسا بوڑھا (پھونس) ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا

فهل يقضى ان احج عنه قال نعم حدثني محمد حدثنا سريج بن النعمان

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں انکی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں ادا ہو سکتا ہے۔ مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے

حدثنا فليح عن نافع عن ابن عمر رض قال اقبل النبي صلى الله عليه وسلم عام

کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آپ قصواء اونٹنی پر سوار

الفتح وهو مردف اسامة على القصواء ومعه بلال وعثمان بن طلحة

اسامہ بن زید کو جو اسی پر بٹھا سے ہوئے تشریف لائے آپ کے ساتھ بلال (موذن) اور عثمان بن طلحہ بھی (کعبہ کے کلید بردار) تھے

حتى اناخ عند البيت ثم قال لعثمان ائتنا بالمفتاح فجاءه بالمفتاح

آپ نے کعبے کے پاس اونٹنی کو بٹھایا پھر عثمان سے فرمایا کنجی لاؤ وہ کنجی لائے کعبے کا

ففتح له الباب فدخل النبي صلى الله عليه وسلم واسامة وبلال وعثمن

دروازہ کھولا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ اور بلال رض اور عثمان سمیت اندر

ثم اغلقوا عليهم الباب فمكث نهارا طويلا ثم خرج وابتدر الناس

گئے اور اندر سے دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک ان کو وہاں ٹھہرے رہے پھر باہر آمد ہوئے تو دوسرے لوگ داخل ہونے کے لیے لپکے

الدخول فسبقتهم فوجدت بلالا قائما من وراء الباب فقلت له اين

ابن عمر رض کہتے ہیں میں اور لوگوں سے آگے ہو گیا میں نے دیکھا بلال رض دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں میں نے اُن سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ

صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلى بين ذينك العمودين

علیہ وسلم نے کعبہ میں کس جگہ نماز پڑھی انہوں نے کہا ان دونوں آگے کے ستونوں کے بیچ میں

المقدمين وكان البيت على ستة اعمدة سطرين صلى بين العمودين

ان دونوں کعبے کے چھ ستون سے تین تین ستون کے دو حصے آپ نے پہلے

من السطر المقدم وجعل باب البيت خلف ظهره واستقبل بوجهه الذى

حصے کے دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھی کعبے کا دروازہ پیٹھ کی طرف کیا اور دیوار کی طرف منہ کیا

يستقبلك حين تلج البيت بينه وبين الجدار قال ونسيت ان اسأله

جو اندر گھستے ہی سامنے ہوتی ہے نماز پڑھتے وقت آنحضرت اور اُس دیوار میں تین ہاتھ کے قریب فاصلہ رہتا ابن عمر رض نے کہا

كم صلى وعند المكان الذى صلى فيه مرمرة حمراء حدثنا ابو اليمان

کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں آپ نے جہاں نماز پڑھی اُس کے پاس ہی سرخ سنگ مرمر بچھا ہوا تھا ف ۲ ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع)

اخبرنا شعيب عن الزهرى حدثني عروة بن الزبير وابو سلمة بن عبد الرحمن

نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا

هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ

ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ

پھر مسیح دجال کا خوب لمبا ذکر کیا فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح اور ان

أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ

کے بعد والے پیغمبروں نے بھی ڈرایا آپ نے فرمایا وہ (قیامت کے قریب) ضرور نکلیگا اگر تم کو اور کوئی دلیل (اسکے جھوٹے ہونے کی)

شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلٰثًا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ

معلوم ہو تو یہی دلیل کافی ہے کہ وہ (ایک آنکھ) کا نا ہوگا تمہارا پروردگار (جل شانہ) کانا نہیں

بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے) دجال دہنی آنکھ کا کانا ہوگا ف۳ اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا انگور سن لو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے

دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ

خون اور مال حرام کیے ہیں جیسے اس دن کو حرام کیا ہے یعنی عرفہ کے دن کو اس شہر میں اس مہینے میں دیکھو میں نے خدا کا حکم تمکو

بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي

پہونچا دیا لوگوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو تین بار یہی فرمایا دیکھو تمہاری خرابی یا میرا افسوس ایسا نہ کرنا میرے بعد

كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

اسلام سے پھر کر کافر ہو جاؤ مسلمانوں کی گردن مارنے لگو ف۴ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا

حدثنا ابو اسحق قال حدثني زيد بن ارقم ان النبي صلى الله عليه وسلم

کہا ہم سے ابو اسحاق سبیعی نے کہا مجھ سے زید بن ارقم نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

غزا تسع عشرة غزوة وانه حج بعد ما هاجر حجة واحدة لم يحج بعدها

انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک ہی حج کیا یعنے حجۃ الوداع اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا

حجة الوداع قال ابو اسحق وبمكة اخرى حدثنا حفص بن عمر حدثنا

ابو اسحاق نے کہا آپ نے ایک حج اس وقت بھی کیا جب آپ مکہ میں تھے (مدینہ کو ہجرت نہیں کی تھی) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم

شعبة عن علي بن مدرك عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير عن جرير ان

سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ابو زرعہ ہرم بن عمرو بن جریر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع

النبي صلى الله عليه وسلم قال في حجة الوداع لجرير استنصت الناس فقال

میں جریر بن عبداللہ بجلی سے فرمایا لوگوں کو خاموش کر دے تاکہ میری بات سنیں) پھر فرمایا لوگو میرے

لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض حدثني محمد بن

بعد ایسا نہ کرنا ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ ہم سے محمد بن مثنے نے

المثنى حدثنا عبد الوهاب حدثنا ايوب عن محمد عن ابن ابي بكرة عن

بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے

ابي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزمان قد استدار كهيئته يوم

انہوں نے ابو بکرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (حجۃ الوداع میں) فرمایا زمانہ پھر گھوم کر اسی حال پر آگیا جس حال

خلق السموت والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلثة

پر اس دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنائے تھے ف ۲ دیکھو بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے ان میں ہیں درپے تین

متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى

یعنے حرام ہیں ذی قعدہ ذی الحجہ محرم جو تہا مہینہ مضر کا رجب ہے ف ۳ جو جمادی الاخرے اور

وشعبان اي شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسكت حتى ظننا انه سيسميه

شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے پھر آپ نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپ خاموش ہو رہے

بغير اسمه قال اليس ذو الحجة قلنا بلى قال فاي بلد هذا قلنا الله ورسوله

نام بیان کرینگے پھر فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہم نے عرض کیا بیشک ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا اچھا یہ کونسا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ

اعلم فسكت حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه قال اليس البلدة قلنا بلى

اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے شاید آپ اس شہر کا اور کوئی نام بیان کرینگے پھر فرمایا کیا یہ وہی شہر (مکہ) نہیں

قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ

پھر فرمایا اچھا یہ دن کونسا دن ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ کے بعد خاموش ہو رہے ہم سمجھے شاید آپ اس

اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ

دن کا اور کوئی نام رکھینگے یہ فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے عرض کیا بیشک یہ یوم النحر (قربانی کا دن) ہے پھر آپ نے فرمایا تو اب سن لو

قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ

جان کر رہے یہ بھی کہا تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اس مہینے میں اور

هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا

دیکھو تم کو ایک دن خدا سے پروردگار کے پاس جانا ہے وہ تمہارے اعمال کی بازپرس کریگا تو دیکھو ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ

مار کر گمراہ بنجاؤ سن لو جو لوگ تم میں یہاں موجود ہیں وہ یہ حدیث ان لوگوں کو بھی پہونچا دیں جو یہاں موجود نہیں

يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُوْنَ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُوْلُ

جانتا ہے وہ پہونچانے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھتا ہے محمد بن سیرین جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے تھے پیغمبر صاحب

صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ حَدَّثَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو میں خدا کا حکم تم کو پہونچا دیا دوبارہ یہ فرمایا ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ

محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب

شِهَابٍ أَنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالُوْا لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ

سے انہوں نے کہا بعضے یہودی یوں کہنے لگے اگر (سورہ مائدہ کی) یہ آیت ہم لوگوں پر اترتی تو ہم لوگ اس دن کو عید (خوشی) کا

الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ أَيَّةُ آيَةٍ فَقَالُوا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ

دن ٹھہرا لیتے حضرت عمر نے پوچھا کونسی آیت انہوں نے کہا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ

نعمتی حضرت عمر نے کہا (عید کا دن تو وہ ہم لوگوں میں بھی ہے) میں جانتا ہوں جہاں یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

اتری یہ آیت اس وقت اتری جب آپ عرفہ کے دن عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے یعنی حجۃ الوداع میں) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ہم حجۃ

کتاب المغازی

خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل

الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے ہم میں کسی نے تو عمرہ کی نیت کی کسی نے حج کی

بحجۃ ومنا من اھل بالحج والعمرۃ واھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج

کسی نے دونوں کی (قران کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی نیت لی تھی پھر

فاما من اھل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی یوم النحر حدثنا

جس نے صرف حج کی نیت کی تھی یا حج اور عمرہ دونوں کی (ایک ساتھ) اس نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک دسویں تاریخ (حج کی) نہ آئی ہم

عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک وقال مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فی حجۃ الوداع حدثنا اسمعیل حدثنا مالک مثلہ حدثنا احمد

کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے یہی حدیث نقل کی ہم سے احمد بن یونس

بن یونس حدثنا ابراھیم ھو ابن سعد حدثنا ابن شھاب عن عامر بن سعد

نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص

عن ابیہ قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع من وجع

سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں (میں) بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو پوچھنے کے لیے تشریف لائے میں ایسا

اشفیت منہ علی الموت فقلت یا رسول اللہ بلغ بی من الوجع ما تری

بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہیں میری بیماری کس درجہ بڑھ گئی ہے (اب جینے کی امید نہیں رہی)

وانا ذو مال ولا یرثنی الا ابنۃ لی واحدۃ افاتصدق بثلثی مالی قال لا

میں بہت مالدار ہوں اور ایک بیٹی (ام حکم) کے سوا اور کوئی میرا وارث نہیں ہے میں اپنا دو تہائی مال (اللہ کی راہ میں) خیرات کر جاؤں آپ نے

قلت افاتصدق بشطرہ قال لا قلت فالثلث قال والثلث کثیر انک ان

فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا ہاں تہائی خیرات کر سکتا ہے تہائی بہت ہے اگر

تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس ولست تنفق

تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ بہتر ہے بایں کہ انکو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اصل حقیقت تو

نفقۃ تبتغی بھا وجہ اللہ الا اجرت بھا حتی اللقمۃ تجعلھا فی فی امراتک

یہ ہے جو کچھ تو اللہ کی رضامندی کے لیے خرچ کرے اس پر تجھے ثواب ملیگا یہانتک کہ اس لقمے پر بھی جو تو اللہ کے حکم پر چلنے کی نیت

قلت یا رسول اللہ اخلف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھی (دوسرے مہاجرین) تو آپ کے ساتھ مدینے چلے جائینگے اور میں پیچھے (مکہ میں) رہ جاؤنگا آپ نے

تبتغي به وجه الله الا ازددت به درجة ورفعة ولعلك تخلف

اللہ کی رضامندی کے لیے کریگا اس پر تجھ کو ایک درجہ ملیگا اور درجہ بلند ہوگا اور عجب نہیں کہ تیری عمر دراز ہو اور

حتى ينتفع بك اقوام ويضر بك آخرون اللهم امض لاصحابي هجرتهم

تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمانوں کو) فائدہ ہو اور کچھ لوگوں (کافروں کو) نقصان ہو پھر کہا یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری کردے

ولا تردهم على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة رثى له رسول الله صلى

اور ان کو ایڑیوں کے بل پیچھے مت لوٹا (انکی ہجرت نہ توڑ) مصیبت تو سعد بن خولہ پر پڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس

الله عليه وسلم ان توفي بمكة حدثني ابراهيم بن المنذر حدثنا

پر رنج کرتے تھے کیونکہ وہ مکہ میں مر گیا تھا ف مجھ سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے

ابو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع ان ابن عمر رضي الله عنهما

ابو ضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انکو ابن عمر رضا نے خبر دی کہ

اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق راسه في

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر

حجة الوداع حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا محمد بن بكر حدثنا ابن

منڈایا ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم سے ابن

جريج اخبرني موسى بن عقبة عن نافع اخبره ابن عمر ان النبي صلى

جریج نے کہا مجھکو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انکو ابن عمر رضا نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم حلق في حجة الوداع واناس من اصحابه وقصر بعضهم

وسلم اور آپ کے اصحاب نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور بعض اصحاب نے قصر کیا (بال کترائے)

حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب وقال الليث

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور لیث بن

حدثني يونس عن ابن شهاب حدثني عبيد الله بن عبد الله ان عبد الله

سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا انکو عبد اللہ بن

ابن عباس اخبره انه اقبل يسير على حمار ورسول الله صلى الله عليه

عباس نے خبر دی انہوں نے کہا میں ایک گدھے پر سوار اس وقت آرہا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع

وسلم قائم بمنى في حجة الوداع يصلي بالناس فسار الحمار بين يدي

میں منیٰ میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے میرا گدھا تھوڑی صف کے آگے سے ہو کر گیا

بعض الصف ثم نزل عنه فصف مع الناس حدثنا مسدد حدثنا

گیا یہاں تک کہ سب سے آخر کر صف میں شریک ہوگیا ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم کو

يحيى عن هشام قال حدثني أبي قال سئل أسامة وأنا شاهد عن سير النبي

یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے والد عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے کسی نے پوچھا

صلى الله عليه وسلم في حجته فقال العنق فإذا وجد فجوة نص حدثنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ (الوداع) میں اپنی سواری کیونکر چلاتے تھے انہوں نے کہا بیچ کی چال جب رستہ کشادہ پاتے تو دوڑاتے ہم سے

عبد الله بن مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن عدي بن ثابت عن

عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عدی بن ثابت انصاری سے انہوں

عبد الله بن يزيد الخطمي أن أبا أيوب أخبره أنه صلى مع رسول الله

نے عبد اللہ بن یزید خطمی سے ان کو ابو ایوب خالد بن زید انصاری نے خبر دی انہوں نے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع المغرب والعشاء جميعا باب

کے ساتھ مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی باب

غزوة تبوك وهي غزوة العسرة حدثني محمد بن العلاء حدثنا

جنگ تبوک کا بیان جس کو غزوہ عسرت بھی کہتے ہیں ف ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

أبو أسامة عن بريد بن عبد الله بن أبي بردة عن أبي موسى

ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے (اپنے دادا) ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد

قال أرسلني أصحابي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أسأله الحملان

ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرے ساتھیوں نے جو غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جانے والے تھے سواریاں مانگنے کے

لهم إذ هم معه في جيش العسرة وهي غزوة تبوك فقلت يا نبي الله إن

لیے مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھیوں

أصحابي أرسلوني إليك لتحملهم فقال والله لا أحملكم على شيء ووافقته

نے سواریاں مانگنے کے لیے مجھ کو آپ پاس بھیجا ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تم کو کوئی سواری دینے والا نہیں اتفاق سے آپ

وهو غضبان ولا أشعر ورجعت حزينا من منع النبي صلى الله عليه

اس وقت غصہ میں تھے مجھے معلوم نہیں تھا خیر میں بہت رنجیدہ ہو کر لوٹا مجھ کو ایک رنج تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری

وسلم ومن مخافة أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم وجد في نفسه علي

نہیں دی دوسرا یہ رنج تھا کہیں میری سواری مانگنے سے آپ ناراض نہ ہوگئے ہوں ف ۲

ف یہ غزوہ سخت تنگی اور تکلیف میں ہوا جنگ میں صحابہ بہت محتاج تھے سواری اور سامان رستے کی تکلیف تھی یہ جنگ ۹ ہجری رجب میں ہوئی حجۃ الوداع سے پہلے یہ تھا کہ پہلے یہ باب لاتے پھر باب حجۃ الوداع اور شاید امام بخاری نے ایسا ہی کیا ہو لیکن کاتبوں نے مقدم مؤخر کر دیا ۱۲ منہ

ف ۲ سواری نہ ملنے کا اتنا رنج

سبحان اللہ صحابہ کی جان اور محبت رضی اللہ

فرجعت الى اصحابي فاخبرتهم الذي قال النبي صلى الله عليه وسلم فلم

میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ کہہ دیا تھوڑی

البث الا سويعة اذ سمعت بلالا ينادي اي عبد الله بن قيس فاجبته

ہی دیر گذری تھی اتنے میں بلال کی آواز سنی وہ مجھ کو پکار رہے ہیں عبداللہ بن قیس میں گیا

فقال اجب رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعوك فلما اتيته قال

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یاد فرمایا ہے جاؤ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا

خذ هذين القرينين وهذين القرينين لستة ابعرة ابتاعهن حينئذ

یہ دو اونٹ کا جوڑا لے یہ جوڑا لے یہ چھ اونٹ ف۱ عنایت فرمائے آپ نے یہ اونٹ اسی وقت سعد بن

من سعد فانطلق بهن الى اصحابك فقل ان الله او قال ان رسول الله

عبادہ سے مول لیے تھے فرمایا یہ (چھوں) اونٹ اپنے ساتھیوں پاس لیجا ان سے کہہ کہ اللہ یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم يحملكم على هؤلاء فاركبوهن فانطلقت اليهم بهن

تم کو یہ اونٹ سواری کے لیے دیے ہیں ان پر سوار ہو میں ان اونٹوں کو لیکر اپنے ساتھیوں پاس آیا

فقلت ان النبي صلى الله عليه وسلم يحملكم على هؤلاء ولكني والله لا

اور ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اونٹ سواری کے لیے تم کو دیے ہیں مگر میں تم کو چھوڑنے والا نہیں

ادعكم حتى ينطلق معي بعضكم الى من سمع مقالة رسول الله صلى الله عليه

تم میں سے چند آدمی میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا ارشاد (کہ میں تم کو سواری دینے والا نہیں)

وسلم لا تظنوا اني حدثتكم شيئا لم يقله رسول الله صلى الله عليه وسلم

سنا ہو تم یہ نہ سمجھو کہ میں نے اپنے دل سے ایک بات تم سے کہہ دی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی تھی وہ

فقالوا لي انك عندنا لمصدق ولنفعلن ما احببت فانطلق ابو موسى

انہوں نے کہا نہیں ہم کو ضرورت نہیں ہم تجھ کو سچا سمجھتے ہیں مگر خیر تیرے کہنے سے ہم چند آدمی بھی تیرے ساتھ چلتے ہیں ابو موسیٰ

بنفر منهم حتى اتوا الذين سمعوا قول رسول الله صلى الله عليه منعه

ان میں سے کئی آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر چلے اور ان لوگوں پاس آئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا ارشاد سنا تھا کہ اول

اياهم ثم اعطاءهم بعد فحدثوهم بمثل ما حدثهم به ابو موسى حدثنا

آپ نے سواری دینے سے انکار کیا تھا پھر اس کے بعد سواری عنایت فرمائی ان لوگوں نے وہی بیان کیا جو ابو موسیٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا

مسدد حدثنا يحيى عن شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد عن ابيه

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي

(سعد بن ابی وقاص نے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو تشریف لیجانے لگے ف آپ نے (مدینہ میں) حضرت علی کو اپنا جانشین مقرر کیا

فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

انہوں نے عرض کیا آپ مجھکو بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں ف آپ نے فرمایا علی کیا اس بات پر خوش نہیں کہ میرے پاس تیرا وہ درجہ ہو جو موسیٰ کے پاس

إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا

صرف اتنا فرق ہو کہ میرے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہیں ابو داؤد طیالسی نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم کو شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حکم بن عتیبہ سے کہا میں نے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہمکو ابن جریج نے خبر دی کہا میں نے

سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

عطا بن ابی رباح سے سنا وہ کہتے تھے مجھکو صفوان بن یعلی بن امیہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ

کہا میں جنگ عسرت (یعنے غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور یعلی کہتے تھے میں اپنے سب نیک عملوں میں اس عمل

الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى فَكَانَ لِي

کو (عمدہ) زیادہ بھروسے کے لائق سمجھتا ہوں عطا نے کہا صفوان نے مجھکو خبر دی یعلی نے کہا اس لڑائی میں میرے ایک شخص کو

أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ

نوکر کیا تھا (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) اس نے کیا ایک آدمی سے لڑا دونوں میں ایک نے دوسرے کا ہاتھ (دانتوں سے) کاٹا عطا نے کہا صفوان

أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَنَسِيتُهُ قَالَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ

کہتے تھے میں یہ بھول گیا کہ ان دونوں میں کس نے ہاتھ کاٹا خیر جس کا ہاتھ دانت سے پکڑا گیا تھا اس نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو

فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ

دوسرے کا دانت نکل پڑا اب یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (قضیہ چکانے کو) آئے آپ نے دانت والے کو کوئی دیت نہیں دلائی

قَالَ عَطَاءٌ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَيَدَعُ يَدَهُ

عطا نے کہا میں سمجھتا ہوں صفوان نے یہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا

فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَأَنَّهَا فِي فِي فَحْلٍ يَقْضَمُهَا

تو اونٹ کی طرح اس کو چبا ڈالتا

بَابٌ

باب

حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا

کعب بن مالک کا قصہ (جو جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے) اور (سورہ براءۃ میں) اللہ تعالیٰ کا فرمانا وعلی الثلثۃ الذین خلفوا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ

بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن کعب سے جو اپنے باپ کعب کو اندھے ہو جانے کے بعد پکڑ کر چلایا کرتے

كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ

انہوں نے کہا میں نے کعب سے سنا وہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کرتے تھے

عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی لڑائی میں چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا صرف

غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ

غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گیا اور جنگ بدر میں بھی میں پیچھے رہ گیا تھا مگر جنگ بدر سے پیچھے رہ

أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ

جانے پر اللہ تعالیٰ نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا تھا جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے تشریف

حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ

لے گئے تھے لڑائی کا ارادہ نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کو اچانک بن وعدہ اور بن ٹھہراؤ بھڑ دیا لڑائی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ

ہو گئی اور میں لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تھا جہاں ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا اور آنحضرت کی مدد کرنے کا

أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي

مضبوط قول قرار کیا تھا مجھکو تو جنگ بدر اس رات سے بڑھ کر محبوب نہیں ہے اگرچہ بدر کا شہرہ لوگوں میں اس رات سے زیادہ ہے خیر میرا حال یہ گزرا

أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللّٰهِ مَا

کہ غزوہ تبوک کے وقت میں خوب چاق و چست اور مالدار تھا جب آنحضرت کو چھوڑ کر پیچھے رہ گیا تھا میرے پاس

اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ

سواری کی دو اونٹنیاں کبھی اکٹھا نہیں ہوئی تھیں اس جنگ کے وقت میرے پاس ایک جوڑ دو اونٹنیاں سواری کے لیے موجود تھیں

وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا جب کہیں جنگ پر جانے والے ہوتے تو اس کو صاف نہیں بیان کرتے گول مول ایسا

تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ

جب اس جنگ کا وقت آیا تو اتفاق سے اس وقت سخت گرمی تھی اور سفر بھی دور دراز

۱۴

سفرا بعيدا ومفازا وعدوا كثيرا فجلى للمسلمين أمرهم ليتأهبوا أهبة

مہم میں ناآباد جنگل (بے آب وگیاہ) دشمن بے شمار (روم کے نصاریٰ عرب کے نصاریٰ) اس لیے آپ نے مسلمانوں سے صاف صاف بیان کر دیا کہ ہم تبوک

غزوهم فأخبرهم بوجهه الذي يريد والمسلمون مع رسول الله صلى الله

کو جانا چاہتے ہیں (آپ کی غرض یہ تھی کہ وہ اچھی طرح لڑائی اور سفر کا سامان درست کر لیں) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف تبوک کا

عليه وسلم كثير ولا يجمعهم كتاب حافظ يريد الديوان قال كعب فما رجل

ارادہ مسلمانوں سے بیان کر دیا اس وقت مسلمانوں کا شمار بہت تھا اور کوئی دفتر وغیرہ نہ تھا جس میں اُن کے نام محفوظ ہوتے ف کعب نے کہا کوئی مسلمان

يريد أن يتغيب إلا ظن أن سيخفى له ما لم ينزل فيه وحي الله وغزا رسول

ایسا نہ تھا جو اس لڑائی میں غیر حاضر رہنا چاہتا مگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اُس کا غیر حاضر رہنا آنحضرت کو اُس وقت تک معلوم نہ ہوگا جب تک اُس کے باب میں

الله صلى الله عليه وسلم تلك الغزوة حين طابت الثمار والظلال وتجهز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑائی کا اُس وقت قصد کیا جب درختوں کا میوہ پک گیا تھا اور سایہ میں رہنا آدمی کو بہت پسند تھا (یعنی سخت گرمی تھی)

رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون معه فطفقت أغدو لكي أتجهز

خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی سفر کا سامان طیار کرنا شروع کیا میں بھی ہر صبح کو جاتا کہ سفر کا سامان طیار کروں

معهم فأرجع ولم أقض شيئا فأقول في نفسي أنا قادر عليه فلم يزل يتمادى

پھر خالی لوٹ آتا کچھ طیاری نہ کرتا میں اپنے دل میں کہتا میں جس وقت سامان طیار کر سکتا ہوں (جلدی کیا ہے) اسی طرح دن گزرتے رہے یہاں تک

بي حتى اشتد بالناس الجد فأصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون

کہ لوگوں نے محنت مشقت اٹھا کر اپنا اپنا سامان طیار کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان ایک صبح کو روانہ ہو گئے

معه ولم أقض من جهازي شيئا فقلت أتجهز بعده بيوم أو يومين ثم ألحقهم

اُس وقت تک بھی میں نے کوئی طیاری نہیں کی تھی لیکن میں نے اپنے دل میں کہا (آپ کو جانے دو) میں ایک یا دو دن میں سب طیاری کر کے آپ سے مل

فغدوت بعد أن فصلوا لأتجهز فرجعت ولم أقض شيئا ثم غدوت ثم

جاؤنگا جب وہ روانہ ہو گئے تو دوسری صبح کو میں نے سامان طیار کرنا چاہا لیکن اس دن بھی خالی پھر آیا کوئی طیاری نہ کی پھر تیسری صبح کو بھی ایسا ہی ہوا

رجعت ولم أقض شيئا فلم يزل بي حتى أسرعوا وتفارط الغزو وهممت أن أرتحل

خالی لوٹ آیا کوئی طیاری نہ کی میرا برابر یہی حال رہا کہ آج نکلتا ہوں کل نکلتا ہوں) اُدھر سب لوگ جلدی جلدی سفر کرتے دور نکل گئے ف لڑائی کا وقت گزر گیا میرا

فأدركهم وليتني فعلت فلم يقدر لي ذلك فكنت إذا خرجت في الناس

قصد ہوا میں بھی کوچ کروں اور اُن سے مل جاؤں کاش میں ایسا کرتا مگر تقدیر میں نہ تھا ف اب ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے

بعد خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم فطفت فيهم أحزنني أني لا أرى

کے بعد میں (مدینہ میں) نکلتا اور پھر کر دیکھتا تو وہی لوگ نظر آتے جو منافق کہلاتے تھے یا معذور تھے ضعیف ناتوان اس سے مجھ کو

إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ

بہت رنج — ہوتا — اور — آنحضرت

يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک پہونچنے تک مجھکو یاد نہیں فرمایا جب تبوک پہونچے تو ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ وہان بیٹھے تھے

فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَبَسَهُ

اتنے مین فرمایا کعب بن مالک کہاں رہے بنی سلمہ کے ایک آدمی (عبد اللہ بن انیس) نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اپنی حسن و جمال (یا لباس کی خوبی)

بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا

پر اترا کر رہ گیا (آپکے ساتھ نہیں آیا) یہ سنکر معاذ بن جبل نے کہا تونے بری بات کہی خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم تو اُس کو اچھا

عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ

آدمی (اچھا مسلمان) سمجھتے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے کعب بن مالک کہتے ہین

فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ

جب یہ خبر آئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے آرہے ہین تو میرا غم تازہ ہوگیا ف جھوٹے جھوٹے خیال دل مین آنے لگے (یہ عذر کرون وہ عذر

بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي

کرون) مجھکو فکر ہوئی کہ اب کل آپ کے غصے سے تو کیونکر بچیگا میں اپنے عزیزون مین جو جو عقل والے تھے اُن سب سے مشورہ لیا — جب

فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ

یہ خبر آئی کہ آپ مدینہ کے قریب آن پہونچے اُس وقت سارے جھوٹے خیالات میرے دل سے مٹ گئے

وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَ

اور مین نے یہ سمجھ لیا کہ جھوٹی باتین بنا کر مین آپ کے غصے سے نہ بچنے والا نہیں ف اب مین نے یہ ٹھان لیا (جو ہونا ہو وہ ہو) مین تو سچ سچ کہہ

أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ

دونگا خیر صبح کے وقت آپ مدینہ مین داخل ہوئے آپ کی عادت تھی جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد مین جاتے

فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ

وہان ایک دوگانہ ادا فرماتے (آپنے مسجد مین دوگانہ ادا کیا) پھر لوگون کے ملنے کے لیے بیٹھے اب جو جو منافق لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہون

فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا

نے آنا شروع کیا اور لگا اپنے اپنے عذر بیان کرنے قسمین کھانے ایسے لوگ اسی (۸۰) پر کئی آدمی تھے

فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ

آپ نے ظاہر مین اُن کا عذر مان لیا اُن سے بیعت لی اُن کے واسطے دعا کی

ف [illegible]

وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ

اُن کے دلوں کے بھید کو خدا پر رکھا کعب کہتے ہیں میں بھی آیا جب آپ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے مگر جیسے غصہ میں کوئی آدمی مسکراتا ہے

قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ

پھر فرمایا آ میں گیا آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے پوچھا کعب تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی

قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ

میں نے عرض کیا بیشک اگر کسی دنیادار شخص کے سامنے میں اس وقت بیٹھا ہوتا

الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَ

تو باتیں بنا کر اس کے غصے سے بچ جاتا میں خوش تقریر بھی ہوں مگر خدا کی

اللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ

قسم میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں جھوٹ بولکر آپ کو خوش کر لوں تو کل اللہ تعالی (اصل حقیقت کھولکر) پھر آپ کو مجھ پر

اللهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي

غصے کر دیگا (اس سے فائدہ ہی کیا ہے) میں سچ ہی کیوں نہ بولوں گو آپ اس وقت سچ بولنے کی وجہ سے مجھ پر غصہ کریں گے مگر آئندہ

لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللهِ لَا وَاللهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَ

اللہ تعالی کی مغفرت کی مجھ کو امید تو رہیگی خدا کی قسم (میں سراسر قصوروار ہوں) زور طاقت قوت دولت سب میں کوئی میرے

لَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا

برابر نہ تھا اور میں یہ سب چیزیں ہوتے ہوئے پیچھے رہ گیا یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب نے

هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي

سچ سچ کہدیا کعب اب ایسا کر تو چلا جا جب تک اللہ تعالے تیرے باب میں کوئی حکم نہ اتارے میں چلا بنی سلمہ کے کچھ لوگ اٹھکر میرے پیچھے

سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا

ہوئے اور کہنے لگے خدا کی قسم ہمکو تو معلوم نہیں کہ تو نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو تو نے اور لوگوں کی طرح جو پیچھے رہ گئے تھے

وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بہانہ کیوں نہ کر دیا

بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ

اگر تو بھی کوئی بہانہ کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تیرے قصور کے لیے کافی ہو جاتی

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ

وہ برابر مجھ کو لعنت ملامت کرتے رہے قسم خدا کی انکی باتوں سے پھر میرے دل میں آیا آنحضرت صلعم پاس لوٹ کر چلوں

فَاُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي اَحَدٌ قَالُوا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا

اور اپنی اگلی بات رکھ کے جھٹلا کر کوئی بہانہ نکالوں پھر میں نے ان سے پوچھا اچھا اور بھی کوئی ہے جس نے میری طرح قصور کا اقرار کیا ہو انہوں

مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ

نے کہا ہاں دو شخص اور ہیں انہوں نے بھی تیری طرح گناہ کا اقرار کیا ہے ان سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے جو تجھ سے فرمایا ہے پھر میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں

الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ

انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی ف۳ غرض انہوں نے ایسے دو نیک شخصوں کا بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے

شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا اُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور جن کے ساتھ رہنا مجھکو اچھا معلوم ہوا ف۴ غرض جب انہوں نے ان دو شخصوں کا بھی نام لیا تو مجھکو تسلی ہو گئی میں چل دیا حضرت صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ

اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو منع کر دیا خاص کر ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے اور دوسرے لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے ان سے نہ روکا

فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي

لوگوں نے ہم سے پرہیز کیا اور ہم سے بدل گئے یہاں تک کہ زمین بھی میرے لیے اوپری ہو گئی جیسے کوئی اور زمین ہے یہ وہ نہیں جس کو میں

اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا

جانتا تھا پچاس راتیں اسی پریشان حالی میں گذریں میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو رہے اور اپنے گھروں میں روتے بیٹھے

فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ

رہتے اور میں جوان اور مضبوط تھا تو (مصیبت پر صبر کر کے) باہر نکلتا نماز کی جماعت میں

فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَاَطُوفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي اَحَدٌ

شریک ہوتا بازاروں میں گھومتا رہتا مگر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا

وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھی آتا آپ نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے ہوتے میں آپ کو سلام

الصَّلٰوةِ فَاَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّي

کرتا پھر مجھے شبہ رہتا آپ نے اپنے (مبارک) ہونٹ ہلا کر مجھ کو سلام کا جواب بھی دیا یا نہیں پھر میں آپ کے قریب

قَرِيبًا مِنْهُ فَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِي اَقْبَلَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ

کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہتا اور دزدیدہ نظر سے آپ کو دیکھتا آپ کیا کرتے جب میں نماز میں ہوتا تو مجھ کو دیکھتے اور جب میں آپ کو دیکھتا تو

نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ

آپ منہ پھیر لیتے جب اسی طرح ایک مدت گذری اور لوگوں کی بدگردانی دوبھر ہو گئی تو میں چلا اور ابو قتادہ

جدار حائط أبي قتادة وهو ابن عمي وأحب الناس إلي فسلمت عليه

فوالله ما رد علي السلام فقلت يا أبا قتادة أنشدك بالله هل تعلمني أحب

الله ورسوله فسكت فعدت له فنشدته فسكت فعدت له فنشدته

فقال الله ورسوله أعلم ففاضت عيناي وتوليت حتى تسورت الجدار قال

فبينا أنا أمشي بسوق المدينة إذا نبطي من أنباط أهل الشام ممن قدم

بالطعام يبيعه بالمدينة يقول من يدل على كعب بن مالك فطفق الناس

يشيرون له حتى إذا جاءني دفع إلي كتابا من ملك غسان فإذا فيه أما

بعد فإنه قد بلغني أن صاحبك قد جفاك ولم يجعلك الله بدار هوان ولا

مضيعة فالحق بنا نواسك فقلت لما قرأتها وهذا أيضا من البلاء

فتيممت بها التنور فسجرته بها حتى إذا مضت أربعون ليلة من الخمسين

إذا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني فقال إن رسول الله صلى الله

عليه وسلم يأمرك أن تعتزل امرأتك فقلت أطلقها أم ماذا أفعل قال لا

بل اعتزلها ولا تقربها وأرسل إلى صاحبي مثل ذلك فقلت لامرأتي الحقي

بِأَهْلِكِ فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتْ

تب اپنے والوں میں چلی جا وہیں رہ جب تک اللہ تیرا فیصلہ نہ کرے (وہ چلی گئی) کعب نے کہا ہلال بن امیہ کی جورو

امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ

(خولہ بنت عاصم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہلال

اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ

بن امیہ میرا (خاوند) بوڑھا بیوقوف ہے اگر میں اس کا کام کاج کرتی رہوں تو کیا آپ اس کو برا سمجھتے ہیں آپ نے

قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ

فرمایا نہیں (کام کاج کرنے میں قباحت نہیں) پر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے اس نے کہا خدا کی قسم وہ تو کسی چیز کی طرف ہلتا بھی نہیں ہے جب سے

يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ

یہ ہوا ہے برابر روتا رہتا ہے آج تک وہ اسی حال میں ہے کعب نے کہا مجھ سے بھی میرے بعض عزیزوں نے کہا تم بھی اگر

اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ

اپنی جورو کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگو کہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہے تو مناسب ہے جیسے آنحضرت نے

هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ہلال بن امیہ کی جورو کو خدمت کی اجازت دی تمکو بھی اجازت دیں گے کعب نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

اجازت نہیں مانگنے کا کیونکہ مجھکو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمائیں (اجازت دیں یا نہ دیں) میں جوان آدمی ہوں

اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمَلَتْ

(ہلال کی طرح ضعیف اور ناتوان نہیں ہوں) خیر اسکے بعد دس راتیں اور گذریں اب پچاس راتیں پوری ہو گئیں اس

لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا

وقت سے جب سے آپ نے لوگوں کو ہم سے سلام کلام کی ممانعت فرما دی تھی پچاسویں رات کی صبح کو

فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا

جب میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا

فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ

تو جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (وضاقت علیہم انفسہم) میرا دل تنگ (زندگی تبنگ) ہو رہا تھا اور زمین

الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ

اتنی کشادہ ہونے پر بھی مجھ پر تنگ ہو گئی تھی اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر پکار رہا تھا

يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَآذَنَ

ابوبکر صدیق تھے اے کعب بن مالک خوش ہو جا یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھ کو یقین ہو گیا اب میری مشکل دور ہوئی اور

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَوٰةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو خبر کر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا قصور معاف کر دیا اب لوگ خوشخبری دینے کو میرے

يُبَشِّرُونَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ

پاس اور میرے دونوں ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کے پاس جانے لگے ایک شخص (زبیر بن عوام) گھوڑا دوڑاتے ہوئے میری طرف

مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي

اسلم قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا (حمزہ بن عمرو اسلمی) اور پہاڑ پر سے پکارا اور گھوڑے سے جلدی آواز پہنچ گئی

سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ

پھر جب یہ خوشخبری کی آواز مجھ کو پہنچی تب میں نے (خوشی میں آکر) اپنے دو کپڑے جو میرے پاس تھے وہ اتار کر اس کو پہنا دیئے قسم

غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

خدا کی کپڑوں کی قسم سے میرے پاس یہی دو کپڑے تھے اور میں نے (ابو قتادہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ

رستے میں فوج فوج لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے اور مجھ کو مبارکباد دیتے جاتے تھے اور کہتے تھے خدا کی معافی تم کو مبارک ہو

تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کعب کہتے ہیں جب میں مسجد میں پہنچا دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى

ہیں لوگ آپ کے گرد ہیں طلحہ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھ کر دوڑ کر اٹھے اور مصافحہ

صَافَحَنِي وَهَنَّانِي وَاللَّهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا

کیا مبارکباد دی خدا کی قسم مہاجرین میں سے اور کسی نے اٹھ کر مجھ کو مبارکباد نہیں دی میں طلحہ کا یہ احسان کبھی بھولنے

لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

والا نہیں کعب کہتے ہیں جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تب دیکھا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ

آپ کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا آپ نے فرمایا کعب وہ دن تجھ کو مبارک

يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ

جو ان سب دنوں میں بہتر ہے جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی اللہ کی طرف سے ہوئی

أَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

یا اللہ کی طرف سے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب

سَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ

خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہو جاتا ہم لوگ یہ پہچان لیتے پھر جب

فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ

میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ یہ ہے کہ اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں دے دوں

مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ

اللہ اور اس کے رسول کے لیے آپ نے فرمایا تھوڑا

عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا

مال اپنے پاس رکھ لے یہ تیرے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کیا اچھا خیبر کا حصہ رکھ لیتا ہوں پھر میں نے کہا یا رسول اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا

اللہ نے مجھ کو سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ جب تک جیتا رہوں ہمیشہ سچ ہی بولوں

صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ

کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ اللہ نے سچ بولنے کی وجہ سے کسی مسلمان پر اتنا فضل کیا ہو

مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ

جتنا مجھ پر فضل کیا ہے جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ میں سچ سچ عرض کر دیا اس وقت سے

مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا وَإِنِّي

آج کے دن تک میں نے کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا اور مجھ کو امید ہے

لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيتُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ اللہ تعالیٰ جیتے جی مجھ کو جھوٹ سے محفوظ رکھے گا اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ کی یہ آیت اتاری لقد

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلٰى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ فَوَاللّٰهِ

تاب اللہ علی النبی والمہاجرین وکونوا مع الصدقین تک خدا کی قسم میں

مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي

تو اسلام کی ہدایت کے بعد اللہ تعالیٰ کا کوئی احسان اپنے اوپر اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا کہ

مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ

اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجھ کو سچ بولنے کی توفیق دی اور جھوٹ سے بچایا اگر میں جھوٹ بولتا تو

کتاب المغازی

كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ

دوسرے لوگوں منافقوں کی طرح تباہ ہوجاتا جیسے وہ تباہ ہوئے اللہ تعالی نے اُن جھوٹوں کے لیے بہت برا لفظ اُتارا اور ایسا برا

لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ

کسی کے لیے نہیں اُتارا فرمایا اب جب تم لوٹ کر آؤ گے تو یہ لوگ اللہ کی (جھوٹی) قسمیں کھا ینگے اخیر آیت　فان اللہ

اللّٰهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ

لا یرضی عن القوم الفاسقین تک کعب نے کہا ہم تینوں آدمیوں کا حکم ملتوی رکھا گیا　اور اُن لوگوں کا مقدمہ

أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ

جنہوں نے جھوٹی قسمیں کھائیں تھیں فیصل ہو گیا　آنحضرت صلی اللہ علیہ

فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى

وسلم نے ان کی بیعت لی اُن کے واسطے دعا کی اور ہمارے مقدمہ کو ڈھیل میں ڈالدیا　اُس وقت تک کہ

قَضَى اللّٰهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي

اللہ تعالی نے ہمارے معاملہ کا حکم اتارا اور اس آیت وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا میں خلفوا سے یہی مراد ہے کہ ہمارا مقدمہ ملتوی

ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ

رکھا گیا اور ہم ڈھیل میں ڈالدیے گئے یہ نہیں مراد ہے کہ جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مطلب یہ کہ اُن لوگوں سے پیچھے رہے جنہوں نے

لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

قسمیں کھا کر اپنے عذر بیان کیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے عذر قبول کر لیے

بَابُ
نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

باب　آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حجر میں اترنا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا　کہا ہم سے عبدالرزاق نے　کہا ہمکو معمر نے خبر دی

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اُنھوں نے زہری سے انھوں نے سالم بن عبداللہ سے انھوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انھوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر

سَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا

پر سے گذرے (آپ تبوک کو جا رہے تھے) تو (لوگوں سے) فرمایا ان ظالموں کی (جو حجر میں) رہا کرتے تھے اُن کے گھر بار میں تم مت جاؤ ایسا نہ ہو اُن کی طرح

أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِيَ

تم پر بھی عذاب اترے اگر ایسے ہی جاتے ہو تو (خدا کے خوف سے) روتے ہوئے جاؤ پھر آپ نے اپنا سر چھپا لیا اور جلدی سے اس وادی سے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ

اللہ علیہ وسلم نے حجر والوں (یعنی قوم ثمود) کے حق میں فرمایا ان ظالموں کے گھروں پر مت جاؤ مگر

إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ بَابٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

روتے ہوئے جاؤ تو خیر ایسا نہ ہو تم پر بھی (وہی) عذاب اترے جو ان پر اترا تھا باب ہم سے یحییٰ بن بکیر نے

ابْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ

بیان کیا انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے نافع بن

ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى

جبیر سے انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي

ضروری کے لیے گئے میں آپ پر پانی ڈالنے کے لیے کھڑا ہوا عروہ نے کہا میں سمجھتا ہوں مغیرہ نے یہ قصہ جنگ تبوک کا بیان

غَزْوَةِ تَبُوكَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَهُمَا

کیا خیر آپ نے منہ دھویا اور باہیں دھونا چاہیں تو جبہ کی آستینیں تنگ تھیں آپ نے جبے کے

مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

تلے سے اپنے دونوں ہاتھ باہر نکال لیے پھر ان کو دھویا پھر موزوں پر مسح کیا ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے

سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے

قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى

انہوں نے کہا ہم غزوہ تبوک سے لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے جب مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپ نے

الْمَدِينَةِ قَالَ هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ حَدَّثَنَا

فرمایا یہ طابہ (مدینہ کا نام ہے) آن پہنچا اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ہم سے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض

احمد بن محمد سمسار نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک رض سے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے لوٹ کر آئے جب مدینہ کے قریب ہوئے

فقال إن بالمدينة أقواما ما سرتم مسيرا ولا قطعتم واديا إلا كانوا معكم

تو فرمایا بعض لوگ مدینہ میں ایسے ہیں جو جس رستے اور جس وادی میں تم چلے تمہارے ساتھ رہے (اُن کے دل تمہارے ساتھ تھے)

قالوا يا رسول الله وهم بالمدينة فقال وهم بالمدينة حبسهم العذر

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مدینے میں رہ کر آپ نے فرمایا ہاں مدینہ میں رہ کر وہ عذر سے رہ گئے تھے

باب كتاب النبي صلى الله عليه وسلم إلى كسرى وقيصر

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسریٰ (شاہ ایران) اور قیصر (شاہ روم) کو خط لکھنا

حدثنا إسحق حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا أبي عن صالح عن ابن

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح

شهاب قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله أن ابن عباس أخبره أن رسول الله

ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم بعث بكتابه إلى كسرى مع عبد الله بن حذافة السهمي

نے ایک خط دے کر کسریٰ کے پاس عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو بھیجا آپ

فأمره أن يدفعه إلى عظيم البحرين فدفعه عظيم البحرين إلى كسرى فلما

نے عبد اللہ بن حذافہ سے فرمایا یہ خط بحرین کے رئیس (منذر بن ساوی) کو دینا وہ کسریٰ کو دے گا خیر بحرین کے رئیس نے وہ خط کسریٰ کو دیا اس نے

قرأه مزقه فحسبت أن ابن المسيب قال فدعا عليهم رسول الله صلى الله عليه

جب پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا زہری کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم أن يمزقوا كل ممزق حدثنا عثمان بن الهيثم حدثنا عوف عن الحسن

ایران والوں کے لیے بددعا کی آپ نے فرمایا یا اللہ ایران والوں کو بالکل پھاڑ دے ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا

عن أبي بكرة قال لقد نفعني الله بكلمة سمعتها من رسول الله صلى الله

انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے کہا اللہ نے جنگ جمل کے دن مجھ کو اس بات سے فائدہ دیا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی

عليه وسلم أيام الجمل بعد ما كدت أن ألحق بأصحاب الجمل فأقاتل

ورنہ میں قریب تھا کہ جمل والوں کے ساتھ (یعنی حضرت عائشہ رض کے لشکر میں شریک ہو کر) مسلمانوں

معهم قال لما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أهل فارس قد ملكوا

سے لڑتا ابوبکرہ نے کہا وہ بات یہ تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی (بوران

عليهم بنت كسرى قال لن يفلح قوم ولوا أمرهم امرأة حدثنا علي بن

بنت شیرویہ) کو تخت پر بٹھایا تو فرمایا وہ قوم کبھی نہیں پنپ سکتی جو اپنا کام ایک (نادان) عورت کے سپرد کرے ہم سے علی بن

۲۵

عبد اللہ حدثنا سفین قال سمعت الزھری عن السائب بن یزید یقول
عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا

اذکر انی خرجت مع الغلمان الی ثنیۃ الوداع نتلقی رسول اللہ صلی اللہ
مجھ کو اب تک یاد ہے کہ میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے

علیہ وسلم وقال سفیان مرۃ مع الصبیان حدثنا عبد اللہ بن محمد
لیے (جب آپ غزوہ تبوک سے لوٹ کر آ رہے تھے) اور ایک بار سفیان بن عیینہ نے غلمان کے بدلے صبیان کا لفظ کہا

حدثنا سفین عن الزھری عن السائب اذکر انی خرجت مع الصبیان
ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے کہا مجھ کو یاد ہے میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک

نتلقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ثنیۃ الوداع مقدمہ من غزوۃ تبوک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے گیا تھا جب آپ تبوک سے تشریف لا رہے تھے

باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ وقول اللہ تعالی انک

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور وفات کا بیان اور اللہ تعالی کا (سورۂ زمر میں) یہ فرمانا اے پیغمبر تو

میت وانھم میتون ثم انکم یوم القیمۃ عند ربکم تختصمون وقال
بھی مرنا ہے وہ بھی مرنے والے ہیں پھر تم سب (قیامت کے دن) اپنے مالک کے سامنے جھگڑو گے اور یونس نے

یونس عن الزھری قال عروۃ قالت عائشۃ رض کان النبی صلی اللہ علیہ
زہری سے روایت کی عروہ نے کہا حضرت عائشہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ یا عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام
موت کی بیماری میں یوں فرماتے تھے عائشہ مجھ کو اب تک اس زہرآلود بکری کا گوشت (کھانے) کی تکلیف معلوم ہوتی ہے

الذی اکلت بخیبر فھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم
جو خیبر میں میں نے کھایا تھا اب مجھ کو معلوم ہوا اس زہر کے اثر سے میری زندگی کی رگ کٹ گئی

حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن عبید
ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

اللہ بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عباس رض عن ام الفضل بنت الحرث قالت
عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے ام الفضل بنت حارث سے انہوں نے کہا

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالمرسلات عرفا ثم ما صلی
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا پھر اس کے بعد وفات

لنا بعدها حتى قبضه الله حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن

تک آپ پر کوئی سورۃ ہم کو نہیں پڑھائی ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

ابي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان عمر بن الخطاب يدني

ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ مجھ کو اپنے پاس بٹھلایا کرتے

ابن عباس فقال له عبد الرحمن بن عوف ان لنا ابناء مثله فقال انه من

عبدالرحمن بن عوف کہنے لگے اس کے برابر تو ہمارے بیٹے ہیں (انکو بھی اپنے پاس بٹھلاؤ) حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کی وجہ جانتے

حيث تعلم فسأل عمر ابن عباس عن هذه الاية اذا جاء نصر الله والفتح

ہو (کہ میں ابن عباس کی کیوں تعظیم کرتا ہوں) پھر انہوں نے مجھ سے اس آیت کو پوچھا اذا جاء نصر الله والفتح

فقال اجل رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلمه اياه فقال ما اعلم منها الا

میں نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اشارہ ہے اللہ تعالیٰ نے (اس سورت میں) آپ کو خبر کر دی (کہ اب آپ کی وفات کا وقت آن پہنچا) حضرت عمرؓ نے کہا

ما تعلم حدثنا قتيبة حدثنا سفين عن سليمن الاحول عن سعيد بن

جو تم سمجھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے سعید بن

جبير قال قال ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس اشتد برسول الله صلى الله عليه

جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباس کہتے تھے جمعرات کا دن (ہائے) جمعرات کا دن اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری

وسلم وجعه فقال ائتوني اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا فتنازعوا

سخت ہو گئی آپ نے فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تم کو ایک کتاب (وصیت نامہ) لکھوا جاؤں تم اس پر چلو تو کبھی گمراہ نہ ہو پھر لوگ جھگڑنے لگے

ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا ما شانه اهجر استفهموه فذهبوا يردون

حالانکہ پیغمبر کے سامنے جھگڑا کرنا درست نہیں کوئی کہنے لگا کیا آپ (بیماری کی شدت سے) بڑبڑا رہے ہیں پھر پوچھو اور آپ سے پوچھنے

عليه فقال دعوني فالذي انا فيه خير مما تدعوني اليه واوصاهم بثلث

آپ نے فرمایا جاؤ مجھ کو چھوڑ دو میں جس کام میں مشغول ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہتے ہو اور آپ نے زبانی تین باتوں کی وصیت کی

قال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم

فرمایا مشرکوں کو عرب کے جزیرے سے باہر کر دینا کوئی مشرک عرب میں رہنے نہ پائے اور ایلچی لوگوں کی اسی طرح خاطر کیا کرنا جیسے میں کیا کرتا تھا

وسكت عن الثالثة او قال فنسيتها حدثنا علي بن عبد الله حدثنا عبد

اور تیسری بات ابن عباس نے (یا سعید نے) بیان نہیں کی یا سعید بن جبیر نے (یا سلیمان نے) کہا میں تیسری بات بھول گیا ہم سے علی بن عبداللہ نے

الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن

عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے

ابن عباسؓ قال لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي البيت رجال فقال

ابن عباس سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہونے لگی اس وقت گھر میں کئی صحابہ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا

النبي صلى الله عليه وسلم هلموا اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقال بعضهم

ادھر آؤ میں تمکو ایک کتاب (وصیت نامہ) لکھوائے دیتا ہوں تم اس پر چلتے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے یہ سنکر کوئی (حضرت عمرؓ)

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد غلبه الوجع وعندكم القرآن حسبنا

کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو بیماری کی سختی ہو رہی ہے اور تم لوگوں کے پاس قرآن اللہ کی کتاب موجود ہے وہ ہمکو

كتاب الله فاختلف اهل البيت واختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم

بس کافی ہے اس پر گھر والوں میں جھگڑا ہونے لگا کوئی کہتا تھا سینے کا سامان لاؤ اور کتاب لکھوا لو اچھا ہے تم

كتابا لا تضلوا بعده ومنهم من يقول غير ذلك فلما اكثروا اللغو والاختلاف

اس پر چلکر گمراہ نہ ہوگے کوئی اور کچھ کہتا تھا (کہ کتاب لکھوانے کی ضرورت نہیں) جب جھگڑا بہت ہو گیا اور غل ہونے لگی تو آپ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا قال عبيد الله فكان يقول ابن

نے فرمایا اٹھو چلو عبیداللہ نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے ہائے

عباس ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى الله عليه وسلم

مصیبت ہائے مصیبت واقع ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے

وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب لاختلافهم ولغطهم حدثنا يسرة

اختلاف کرکے یہ کتاب نہ لکھوانے دی ہم سے یسرہ

ابن صفوان بن جميل اللخمي حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عروة

بن صفوان بن جمیل لخمی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے انہوں

عن عائشة رضؓ قالت دعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة عليها السلام في

نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری میں جس میں آپ

شكواه الذي قبض فيه فسارها بشيء فبكت ثم دعاها فسارها بشيء

کی وفات ہوئی حضرت فاطمہ زہرا کو بلایا ان کے کان میں بات کی وہ رونے لگیں پھر بلایا اور کان میں بات کی تو

فضحكت فسألنا عن ذلك فقالت سارني النبي صلى الله عليه وسلم انه

وہ ہنسیں ہم نے حضرت فاطمہؓ سے (جب آپ کی وفات ہو گئی) اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے

يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني فاخبرني اني

کان میں یہ فرمایا تھا کہ میں اس بیماری سے جانبر نہیں ہونے کا یہ سنکر میں رو دی پھر کان میں مجھ سے فرمایا کہ میں آپ کے

۲۸

اوّل اهله يتبعه فضحكت حدّثني محمّد بن بشّار حدّثنا غندر
گھر والوں میں سب سے پہلے آپ سے ملونگی تو میں ہنس دی ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے

حدّثنا شعبة عن سعد عن عروة عن عائشة قالت كنت اسمع انّه لا يموت
کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں یہ سنا کرتی تھی

نبيّ حتّى يخيّر بين الدّنيا والاخرة فسمعت النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم يقول
کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اسکو (پروردگار کی طرف سے) یہ اختیار نہیں دیا جاتا کہ دنیا اختیار کرے یا دنیا میں اور رہنا یا

في مرضه الّذي مات فيه واخذته بحّة يقول مع الّذين انعم الله عليهم
آپکی وفات کی بیماری میں سنا آپ کو ٹھسکا لگا (اچھو ہوا) فرماتے تھے یا ان لوگوں کے ساتھ رکھ جن پر تو نے اپنا فضل کیا اخیر آیت

الاية فظننت انّه خيّر حدّثنا مسلم حدّثنا شعبة عن سعد عن
تک تب میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی اختیار ملا ف۳ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے

عروة عن عائشة قالت لمّا مرض النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم المرض الّذي
نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موت کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو

مات فيه جعل يقول في الرّفيق الاعلى حدّثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب
فرماتے تھے یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ (یعنے پیغمبروں میں) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

عن الزّهريّ قال عروة بن الزّبير انّ عائشة قالت كان رسول الله صلّى الله عليه
انہوں نے زہری سے کہ عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اچھے تندرست

وسلّم وهو صحيح يقول انّه لم يقبض نبيّ قطّ حتّى يرى مقعده من الجنّة
تھے تو فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا جب تک بہشت میں اسکا مقام اس کو نہیں دکھلایا گیا

ثمّ يحيّا او يخيّر فلمّا اشتكى وحضره القبض وراسه على فخذ عائشة
پھر اسکو اختیار نہیں دیا گیا چاہے (دنیا میں) زندہ رہے چاہے آخرت کو اختیار کرے جب آنحضرت صلعم بیمار ہوئے آپ کا وقت آن ہوا آپکا سر

غشي عليه فلمّا افاق شخص بصره نحو سقف البيت ثمّ قال اللّهمّ في
تو آپ کو غش آگیا جب ہوش آیا تو نگاہ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ (جبرئیل

الرّفيق الاعلى فقلت اذا لا يجاورنا فعرفت انّه حديثه الّذي كان
اور میکائیل اور اسرافیل کے ساتھ) اس وقت میں نے اپنے دل میں کہا اب آپ ہم لوگوں پاس رہنا گوارا نہیں کرینگے اور میں سمجھ گئی کہ آپ نے

يحدّثنا وهو صحيح حدّثنا محمّد حدّثنا عفّان عن صخر بن جويرية عن
جو حدیث صحت کی حالت میں فرمائی تھی اُسی کا ظہور ہوا ف۴ ہم سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے انہوں نے صخر بن جویریہ

عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة دخل عبد الرحمن بن ابى بكر

عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

على النبى صلى الله عليه وسلم وانا مسندته الى صدرى ومع عبد الرحمن

وسلم کو (مرض موت میں) میں اپنے سینے پر ٹیکا دیے تھی اتنے میں عبد الرحمن بن ابی بکر ایک

سواك رطب يستن به فابده رسول الله صلى الله عليه وسلم بصره

ہری مسواک لیے ہوئے آئے جس سے وہ مسواک کیا کرتے تھے آپ نے اپنی نگاہ اس مسواک پر لگا دی

فاخذت السواك فقصمته ونفضته وطيبته ثم دفعته الى النبى

میں نے وہ مسواک عبد الرحمن سے لیکر کاٹ کر (یا) اس کو چبا کر (نرم کر کے) جھٹک کر پانی سے پاک صاف کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم فاستن به فما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم

کو دی آپ نے مسواک کی اور ایسی خوبی کے ساتھ کی کہ اس سے اچھی مسواک کرتے میں نے آپ

استن استنانا قط احسن منه فما عدا ان فرغ رسول الله صلى الله عليه

کو کبھی نہیں دیکھا پھر مسواک سے فارغ ہوتے ہی کچھ دیر نہیں گزری

وسلم رفع يده او اصبعه ثم قال فى الرفيق الاعلى ثلاثا ثم قضى وكانت

کہ آپ نے اپنے ہاتھ یا انگلی کو اٹھایا پھر تین بار یہ فرمایا بلند رفیقوں کا ساتھ عنایت فرما اس کے بعد تمام

تقول مات بين حاقنتى وذاقنتى حدثنى حبان اخبرنا عبد الله

ہو گئے (انتقال فرمایا) حضرت عائشہ کہتی تھیں آنحضرت نے میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے بیچ میں انتقال فرمایا مجھ سے حبان بن موسیٰ مروزی

اخبرنا يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى عروة ان عائشة رض اخبرته

کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے ان کو حضرت عائشہ صدیقہ رض نے انہوں نے کہا آنحضرت

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اشتكى نفث على نفسه

صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں (سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر

بالمعوذات ومسح عنه بيده فلما اشتكى وجعه الذى توفى فيه

دم کرتے ۲؎ اور ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے جب آپ موت کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو میں نے

طفقت انفث على نفسه بالمعوذات التى كان ينفث وامسح بيد النبى

یہ سورتیں پڑھ کر آپ پر دم کرنا شروع کیا اور آپ کا ہاتھ لیکر آپ کے بدن پر پھیرتی (اس امید

صلى الله عليه وسلم عنه حدثنا معلى بن اسد حدثنا عبد العزيز

سے کہ شاید آپ اچھے ہو جائیں) ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مختار نے

ابن مختار حدثنا هشام بن عروة عن عباد بن عبد الله بن الزبير ان عائشة رض

کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر بن عوام سے ان سے حضرت عائشہ رضہ نے

اخبرته انها سمعت النبي صلى الله عليه وسلم واصغت اليه قبل ان يموت

انہوں نے کہا وفات سے پہلے میں نے کان لگا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی آپ ابھی پیٹھ کا

وهو مسند الى ظهره يقول اللهم اغفر لي وارحمني والحقني بالرفيق ۵

ٹیکا مجھ پر دیے ہوئے تھے اور یہ فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر مجھکو بلند رفیقوں سے ملا دے

ف

حدثنا الصلت بن محمد حدثنا ابو عوانة عن هلال الوزان عن عروة

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح لشکری) نے انہوں نے ہلال بن ابی حمید وزان سے انہوں نے عروہ بن

ابن الزبير عن عائشة رض قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي

زبیر بن عوام سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری میں جس سے (اچھے ہوکر) نہیں اٹھے

لم يقم منه لعن الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد قالت عائشة

فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا حضرت عائشہ رضہ نے کہا اگر یہ ڈر

لولا ذلك لابرز قبره خشي ان يتخذ مسجدا حدثنا سعيد بن عفير

نہ ہوتا کہ لوگ آپ کی قبر کو مسجد بنا لیں گے تو آپ کی قبر کھولدی جاتی ف۲ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا

قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عبيد

کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ

الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه

بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم واشتد به وجعه

(ام المومنین میمونہ کے گھر میں) بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہو گئی

استاذن ازواجه ان يمرض في بيتي فاذن له فخرج وهو بين الرجلين

تو آپ نے اپنی (دوسری) بی بیوں سے اجازت لی کہ بیماری میں میرے گھر میں رہیں انہوں نے اجازت دی

تخط رجلاه في الارض بين عباس بن عبد المطلب وبين رجل اخر

آپ دو آدمیوں پر ایک عباس رض اور ایک دوسرے شخص پر ٹیکا دیے ہوئے اس طرح سے باہر نکلے کہ آپ کے دونوں پاؤں (ضعف اور ناتوانی

قال عبيد الله فاخبرت عبد الله بالذي قالت عائشة فقال لي عبد الله

عبیداللہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض کی یہ حدیث عبداللہ بن عباس رض سے بیان کی انہوں نے کہا

ابن عباس هل تدري من الرجل الآخر الذي لم تسم عائشة قال قلت لا

تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون ہے جن کا نام حضرت عائشہ رضہ نے نہیں لیا میں نے کہا میں نہیں جانتا انہوں نے

قال ابن عباس هو علي وكانت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تحدث

کہا وہ حضرت علی تھے حضرت عائشہ یہ بیان کرتی تھیں

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما دخل بيتي واشتد به وجعه قال

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر میں تشریف لائے اور آپ کی بیماری سخت ہو گئی تو آپ نے یہ

هريقوا علي من سبع قرب لم تحلل أوكيتهن لعلي أعهد إلى الناس فأجلسناه

حکم دیا سات مشکیں پانی کی لاؤ جن کے منہ کھولے گئے ہوں اور میرے اوپر بہاؤ شاید (مجھکو کچھ خفیف ہو) اور میں لوگوں کو وصیت کر سکوں

في مخضب لحفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ثم طفقنا نصب عليه

حضرت حفصہ کے ایک لگن میں بٹھایا اور مشکیں آپ پر چھوڑنا شروع کیں

من تلك القرب حتى طفق يشير إلينا بيده أن قد فعلتن قالت ثم خرج

یہاں تک کہ آپ نے اشارے سے فرمایا بس کرو بس پھر آپ لوگوں کی طرف برآمد ہوئے

إلى الناس فصلى لهم وخطبهم وأخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة

انکو نماز پڑھائی اور وعظ سنایا ف زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ

أن عائشة وعبد الله بن عباس قالا لما نزل برسول الله صلى الله عليه

حضرت عائشہ رضہ اور عبد اللہ بن عباس رضہ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری اتری

وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فإذا اغتم كشفها عن وجهه

تو آپ منہ کو چادر سے چھپانے لگے جب دم گھبراتے تو منہ کو کھول دیتے اور

وهو كذلك يقول لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم

اسی حالت میں یوں فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا آپ

مساجد يحذر ما صنعوا أخبرني عبيد الله أن عائشة قالت لقد راجعت

لوگوں کو اس (برے) کام سے ڈراتے تھے ف زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی

رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وما حملني على كثرة مراجعته

اللہ علیہ وسلم سے اس امر میں (یعنی ابوبکر صدیق رضہ کی امامت میں) جو تکرار کی کئی بار معروضہ کیا اس کی

إلا أنه لم يقع في قلبي أن يحب الناس بعده رجلا قام مقامه أبدا ولا

وجہ یہ تھی میں یہ نہیں سمجھی کہ آنحضرت صلعم کے بعد جو کوئی آپ کا جانشین ہو گا لوگ اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھینگے بلکہ

انہوں نے بزرگوں اور درویشوں کی قبر کی ایسی تعظیم شروع کر دی ہے کہ ... سجدہ کرتے ہیں اس کا گرد طواف کرتے ہیں اس پر چراغاں لگاتے ہیں اس کی منت مانتے ہیں اس پر چادر چڑھاتے ہیں لاحول ولا قوة الا باللہ اس قسم کے مسلمان یہود اور نصاریٰ سے کئی درجہ زیادہ مستحق لعنت ہیں

كنت أرى أنه لن يقوم أحد مقامه إلا تشاءم الناس به فأردت أن
میں یہ سمجھی کہ جو کوئی آپ کا جانشین ہوگا لوگ اس کو نحوس قدم سمجھیں گے اس لیے میں نے یہ چاہا کہ

يعدل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أبي بكر رواه ابن عمر وأبو موسى
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضؓ کو اس کام سے (یعنے امامت سے) معاف رکھیں اس حدیث کو عبداللہ بن عمر اور ابو موسیٰ

وابن عباس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا عبد الله بن يوسف
اشعری اور ابن عباس رض نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا

حدثنا الليث قال حدثني ابن الهاد عن عبد الرحمن بن القسم عن
کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم

أبيه عن عائشة قالت مات النبي صلى الله عليه وسلم وإنه لبين حاقنتي
ابن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہنسلی اور ٹھڈی

وذاقنتي فلا أكره شدة الموت لأحد أبدا بعد النبي صلى الله عليه وسلم
کے بیچ میں انتقال فرمایا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی سختی دیکھی اسکے بعد کسی پر موت کی سختی کو برا نہیں سمجھتی

حدثني إسحق أخبرنا بشر بن شعيب بن أبي حمزة قال حدثني أبي
مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا مجھ کو والد نے

عن الزهري قال أخبرني عبد الله بن كعب بن مالك الأنصاري وكان
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ بن کعب انصاری نے خبر دی ان کے والد کعب بن

كعب بن مالك أحد الثلثة الذين تيب عليهم أن عبد الله بن عباس
مالک اُن تین شخصوں میں تھے جنکو اللہ تعالیٰ نے (غزوہ تبوک سے بیٹھ رہنے کا گناہ) معاف کردیا تھا (یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے) انکو عبداللہ بن

أخبره أن علي بن أبي طالب خرج من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
عباس رضؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی بیماری میں حضرت علی رضؓ آپ کے پاس سے

في وجعه الذي توفي فيه فقال الناس يا أبا حسن كيف أصبح رسول
باہر نکلے لوگوں نے اُن سے پوچھا ابو الحسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

الله صلى الله عليه وسلم فقال أصبح بحمد الله بارئا فأخذ بيده عباس
آج مزاج کیسا ہے انہوں نے کہا اللہ کا شکر آج تو مزاج بحال ہے یہ سنکر عباس رضؓ نے

ابن عبد المطلب فقال له أنت والله بعد ثلث عبد العصا وإني
حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے خدا کی قسم تم تین دن کے بعد غلام ہوگے اور میں تو

۳۳

قال والله لأرى رسول الله صلى الله عليه وسلم سوف يتوفى من وجعه هذا إني

قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بیماری میں عنقریب گذر جانے والے ہیں

لأعرف وجوه بني عبد المطلب عند الموت اذهب بنا إلى رسول الله صلى

عبد المطلب کی اولاد کا منہ دیکھکر پہچان لیتا ہوں جب وہ مرنے والے ہوتے ہیں (چلو) ہم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم فلنسأله فيمن هذا الأمر إن كان فينا علمنا ذلك وإن كان

پاس چلیں (ابھی آپ زندہ ہیں) آپ سے پوچھ لیں آپ کے بعد کون آپ کا خلیفہ ہوگا اگر آپ ہم لوگوں کو [illegible] خلافت دیں تب

في غيرنا علمناه فأوصى بنا فقال علي إنا والله لئن سألناها رسول الله

[illegible] حضرت علی نے کہا [illegible] ہم آپ سے پوچھیں

صلى الله عليه وسلم فمنعناها لا يعطيناها الناس بعده وإني والله لا

آپ ہم لوگوں کو خلافت نہ دیں تو لوگ (قیامت تک) آپ کے بعد کبھی ہم کو خلیفہ نہیں بنانے کے اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

أسألها رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني

وسلم سے خلافت کا سوال نہیں کرنے کا ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث

الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال حدثني أنس بن مالك أن

بن سعد نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب نے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا پیر کے

المسلمين بينا هم في صلاة الفجر من يوم الاثنين وأبو بكر يصلي لهم لم

دن مسلمان صبح کی نماز ابوبکر صدیقؓ ان کو پڑھا رہے تھے اتنے میں وہ جو نک

يفجأهم إلا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كشف ستر حجرة عائشة فنظر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا مسلمانوں کو دیکھا

إليهم وهم في صفوف الصلاة ثم تبسم يضحك فنكص أبو بكر على عقبيه

وہ نماز میں صفیں باندھے (کھڑے) ہیں آپ مسکرا کر ہنس دیے (خوش ہوئے کہ مسلمان نماز پر قائم ہیں) یہ حال دیکھکر ابوبکر الٹے پاؤں پیچھے ہٹ

ليصل الصف وظن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد أن يخرج إلى

پیچھے سرکے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں وہ یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے برآمد ہونا چاہتے ہیں

الصلاة فقال أنس وهم المسلمون أن يفتتنوا في صلاتهم فرحا برسول

انس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر مسلمانوں کو اتنی خوشی ہوئی کہ نماز توڑ دینے ہی

الله صلى الله عليه وسلم فأشار إليهم بيده رسول الله صلى الله عليه وسلم أن

کو تھے لیکن آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی نماز پوری

أتموا صلاتكم ثم دخل الحجرة وأرخى الستر حدثني محمد بن عبيد

پورا کرو پھر حجرے کے اندر ہو گئے پردہ ڈال لیا مجھ سے محمد بن عبید نے بیان کیا

حدثنا عيسى بن يونس عن عمر بن سعيد قال أخبرني ابن أبي مليكة أن

کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے عمر بن سعید سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ

أبا عمرو ذكوان مولى عائشة أخبره أن عائشة كانت تقول إن من نعم الله

ابو عمرو ذکوان نے جو حضرت عائشہ کا غلام تھا انہوں نے بیان کیا حضرت عائشہ کہتی تھیں اللہ کے انعاموں میں سے ایک انعام

علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي في بيتي وفي يومي وبين سحري

مجھ پر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری باری کے دن میرے گھر میں وفات پائی وفات کے وقت آپ کا

ونحري وأن الله جمع بين ريقي وريقه عند موته دخل علي عبد الرحمن

سر میرے سینے اور گلے کے بیچ میں تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے وقت میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا ہوا یہ کہ عبدالرحمن بن ابی

وبيده السواك وأنا مسندة رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته ينظر

(بکر) مسواک لیے ہوئے آئے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر ٹیکا دیے ہوئے تھی میں نے دیکھا آپ مسواک کو دیکھ رہے ہیں

إليه وعرفت أنه يحب السواك فقلت آخذه لك فأشار برأسه أن نعم

اور مجھ کو معلوم تھا آپ مسواک کو پسند کرتے تھے میں نے عرض کیا یہ مسواک آپ کے لیے لوں آپ نے اشارے سے فرمایا ہاں لیتی

فتناولته فاشتد عليه وقلت ألينه لك فأشار برأسه أن نعم فلينته

وہ مسواک (عبدالرحمن سے) لے لی آپ کو دی لیکن آپ پر بیماری کی سختی تھی میں نے کہا میں نرم کر دوں آپ نے سر سے اشارہ فرمایا ہاں میں نے اس کو

وبين يديه ركوة أو علبة يشك عمر فيها ماء فجعل يدخل يديه في الماء

نرم کر دی آپ نے وہ مسواک دانتوں پر پھیری آپ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی تھی آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور

فيمسح بهما وجهه يقول لا إله إلا الله إن للموت سكرات ثم نصب

منہ پر پھیرتے فرماتے لا الہ الا اللہ موت میں (بڑی) سختیاں ہوتی ہیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا

يده فجعل يقول في الرفيق الأعلى حتى قبض ومالت يده حدثنا إسماعيل

اور فرمانے لگے بلند رفیقوں میں (رکھ) یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک نکل گئی آپ کا ہاتھ گر گیا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے

قال حدثني سليمان بن بلال حدثنا هشام بن عروة أخبرني أبي عن عائشة

بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسأل في مرضه الذي مات فيه

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بیماری میں انتقال فرمایا اس میں یوں پوچھتے

يَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ

شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ

الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي

وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ

اور اسنے آپکا اور میرا تھوک ملا دیا ہوا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر میرے بھائی ایک مسواک لیے ہوئے

يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي

هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ

میں نے اسکو تراش کر دانتوں سے چبایا اور نرم کیا پھر وہ مسواک

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے میرے سینے پر ٹیکا لگائے ہوئے دانتوں پر پھیری

حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی

مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَ

ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں میری باری

فِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ

کے دن میرے سینے اور گردن کے بیچ میں وفات پائی اور ہم لوگوں کا قاعدہ تھا جب آپ بیمار ہوتے تو دعا پڑھ کر آپ کے واسطے پناہ مانگتے

فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى وَمَرَّ عَبْدُ

میں آپکے لیے پناہ مانگنے لگی (معوذات پڑھنے لگی) آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا بلند رفیقوں میں (رکھ)

الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبدالرحمن بن ابی بکر ادھر آ نکلے ان کے ہاتھ میں ایک تازی ٹہنی تھی آپ نے اودھر نگاہ ڈالی (یا میری طرف نگاہ کی)

وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا

میں سمجھ گئی کہ آپ اس سے مسواک کرنا چاہتے ہیں میں نے اس کو لے لیا اور چبا کر جھاڑ کر

فَدَفَعَتْهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ

انہوں نے دے دی آپ نے بہت اچھی طرح سے اس کو دانتوں پر پھیرا پھر وہ مسواک مجھکو دینے لگے اتنے میں آپ کا ہاتھ گر گیا

أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ

یا مسواک آپ کے ہاتھ سے گر پڑی اللہ تعالیٰ (کا فضل دیکھو) اس نے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں میرا اور آپ کا

يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ

تھوک ملا دیا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن

شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ

شہاب سے کہا مجھکو ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ نے (جب آنحضرت کی وفات ہوگئی) ابوبکرؓ ایک گھوڑے

مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ

پر سوار اپنے گھر سے جو سنح میں تھا آئے اترے اور مسجد میں گئے کسی سے بات نہیں کی میرے حجرے میں آئے

عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (نعش کی) طرف گئے آپ کو ایک یمنی کپڑے سے ڈھانپ دیا تھا

فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَ

انہوں نے کپڑا اٹھایا پھر آپ کے اوپر اوندھے گر کر روئے بوسہ دیا کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر صدقے

أُمِّي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ

اللہ تعالیٰ دوبارہ آپ کو نہیں مارنے کا بس ایک موت جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے لکھدی تھی (وہ آپکی

مُتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض

میت) وہ ہو چکی۔ زہری نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے عبداللہ بن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی کہ ابوبکرؓ

خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ

(آنحضرت کو دیکھکر) آپ کے پاس سے باہر نکلے اس وقت حضرت عمرؓ (باہر کھڑے ہوئے) لوگوں سے باتیں کر رہے تھے (آنحضرت نہیں مرے)

إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ

کے پاس جمع ہو گئے عمرؓ کو چھوڑ دیا ابوبکرؓ نے یہ کہا (سنو لوگو) اما بعد تم میں جو کوئی (اگر) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجا کرتا تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا

(یہ سمجھتا تھا کہ وہ پروردگار کی طرح ہمیشہ رہیں گے) تو محمد تو مر گئے (اس کا خیال غلط ٹھیرا) اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو پوجتا تھا تو اللہ ہمیشہ زندہ ہے

يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ

کبھی مرنے والا نہیں اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں (سورۂ آل عمران میں) فرمایا ہے محمد اور کچھ نہیں وہ اللہ کے ایک بھیجے ہوئے ہیں جن سے پہلے

الشَّاكِرِينَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى تَلَاهَا

(سمجھی یا اللہ شاکرین تک) ابن عباس کہتے تھے (جب ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی) ایسا معلوم ہوا جیسے لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

أَبُو بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي

ہے ابوبکرؓ کے پڑھنے سے معلوم ہوا پھر تو سب نے یہ آیت ابوبکرؓ سے سیکھ لی اور جس کو دیکھو وہی یہ آیت پڑھ رہا تھا ابن شہاب زہری نے کہا مجھ سے

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ

سعید بن مسیب نے بیان کیا حضرت عمرؓ کہتے تھے ایسا معلوم ہوا جیسے یہ آیت سنی ہی نہ تھی جب ابوبکرؓ سے میں نے یہ سنی تو اس وقت میں سہم گیا

حَتّٰى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتّٰى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ

دہشت کے مارے میرے پاؤں بھی نہیں اٹھتے تھے میں زمین پر گر گیا جب میں نے ابوبکرؓ سے یہ آیت سنی اور مجھ کو معلوم ہو گیا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ف۱ مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسٰى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے انہوں نے عبیداللہ

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى

بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ

وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے یہی حدیث نقل کی

لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ

ہم نے آپ کے منہ میں دوا ڈالی جب آپ بیمار تھے آپ اشارہ سے منع کرنے لگے کہ میرے منہ میں دوا مت لگاؤ ہم سمجھے کہ آپ کا منع کرنا ایسا

لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ

ہے پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں تم کو منع کرتا رہا کہ میرے منہ میں دوا مت لگاؤ (لیکن تم نے نہ سنا) ہم نے کہا ہم یہ سمجھے کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہی ہے

فَقَالَ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

آپ نے فرمایا اچھا تو اب تم لوگوں کی سزا یہی ہے کہ گھر میں کوئی آدمی باقی نہ رہے سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے ایک عباسؓ کو چھوڑ دو وہ ف۲ موجود نہ تھے

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے بھی ہشام سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

سے روایت کیا ہے ف۳ ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو ازہر بن سعد سمان نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے

عن الأسود قال ذكر عند عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم أوصى إلى علي

انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وفات کے

فقالت من قاله لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وإني لمسندته إلى

انہوں نے کہا کون کہتا ہے میں نے تو خود دیکھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے ٹیکا دیے ہوئی تھی

صدري فدعا بالطست فانخنث فمات فما شعرت فكيف أوصى إلى

آپ نے طشت منگوایا پھر ایک طرف جھک گئے اور انتقال فرمایا مجھ تک کو خبر نہ ہوئی علی کو کب وصی بنایا

علي حدثنا أبو نعيم حدثنا مالك بن مغول عن طلحة قال سألت عبد الله

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مالک بن مغول نے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن

ابن أبي أوفى رض أوصى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا فقلت كيف كتب

ابی اوفیٰ رض (صحابی) سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو وصی بنایا تھا انہوں نے کہا نہیں میں نے پوچھا پھر لوگوں

على الناس الوصية أو أمروا بها قال أوصى بكتاب الله حدثنا قتيبة

پر وصیت کرنا کیسے فرض ہے یا وصیت کرنے کا کیسے حکم ہے انہوں نے کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی ہم سے قتیبہ

حدثنا أبو الأحوص عن أبي إسحق عن عمرو بن الحرث قال ما ترك رسول

نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا عبدا ولا أمة إلا بغلته

نہ اشرفیاں چھوڑیں نہ روپیہ نہ غلام نہ لونڈی ایک خچر تو

البيضاء التي كان يركبها وسلاحه وأرضا جعلها لابن السبيل صدقة

چھوڑا جس پر سوار ہوا کرتے تھے اور ہتیار چھوڑے اور کچھ زمین (خیبر اور فدک میں) چھوڑی جس کو آپ اپنی زندگی میں مسافروں کے لیے وقف کر چکے تھے

حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن أنس قال لما

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا جب

ثقل النبي صلى الله عليه وسلم جعل يتغشاه فقالت فاطمة عليها السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ پر غشی طاری ہونے لگی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی نے

واكرب أباه فقال لها ليس على أبيك كرب بعد اليوم فلما مات قالت

یہ حال دیکھ کر کہا ہائے میرے باپ پر کیسی سختی ہو رہی ہے آپ نے فرمایا بس آج ہی کے دن تک تیرے باپ پر کوئی سختی نہ ہوگی جب آپ کی وفات

يا أبتاه أجاب ربا دعاه يا أبتاه من جنة الفردوس مأواه يا أبتاه إلى

ہوگئی تو حضرت فاطمہ یوں کہہ کر رونے لگیں ہائے باوا آپ نے اپنے پروردگار کا بلاوا منظور کیا ہائے باوا آپ نے جنۃ الفردوس میں ٹھکانا بنایا ہائے باوا

جبريل ننعاه فلما دفن قالت فاطمة عليها السلام يا انس اطابت انفسكم

ان تحثوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم التراب باب آخر ما تكلم

النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بشر بن محمد حدثنا عبد الله قال يونس

قال الزهري اخبرني سعيد بن المسيب في رجال من اهل العلم ان عائشة

قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول وهو صحيح انه لم يقبض نبي

حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير فلما نزل به ورأسه على فخذي غشي

عليه ثم افاق فاشخص بصره الى سقف البيت ثم قال اللهم الرفيق

الاعلى فقلت اذا لا يختارنا وعرفت انه الحديث الذي كان يحدثنا

وهو صحيح قالت فكانت آخر كلمة تكلم بها اللهم الرفيق الاعلى باب

وفاة النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو نعيم حدثنا شيبان عن

يحيى عن ابي سلمة عن عائشة وابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم

لبث بمكة عشر سنين ينزل عليه القرآن وبالمدينة عشرا حدثنا

عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن

الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ
انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا

وَسِتِّيْنَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ بَابٌ حَدَّثَنَا
ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی نقل کیا باب ہم سے

قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ
قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے

قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی (ابوالشحم) کے پاس تیس صاع اناج کے بدل رہن تھی

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رضـ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ
باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض موت میں اسامہ بن زید کو جہاد کے لیے روانہ کرنا

تُوُفِّيَ فِيْهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ
ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے فضیل بن سلیمان سے

حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

أُسَامَةَ فَقَالُوْا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِيْ
اسامہ کو لشکر کا سردار کیا اس پر لوگوں نے باتیں بنائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا میں نے سنا تم لوگ جو باتیں اسامہ کے باب میں

أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
کرتے ہو دیکھو اسامہ مجھکو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ

ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا
ابن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (روم کی طرف) ایک لشکر روانہ کیا

وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اور اسامہ بن زید کو اس سردار مقرر کیا حالانکہ اس لشکر میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی شریک تھے) لوگوں نے اسامہ کے سردار ہونے پر طعنہ مارا یہ سنکر آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ
صلے اللہ علیہ وسلم (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے فرمایا اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو تو کچھ تعجب نہیں اس سے پہلے تم اسکے باپ کی سرداری میں بھی

مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ
طعنہ کر چکے ہو اور قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو پیارا تھا

إلى وإن هذا لمن أحب الناس إلي بعده باب حدثنا أصبغ قال

اُن کے بعد یہ اسامہ اُسکا بیٹا سب لوگوں سے زیادہ مجھکو پیارا ہے ف باب ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان

أخبرني ابن وهب قال أخبرني عمرو عن ابن أبي حبيب عن أبي الخير عن

کیا کہا مجھکو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد سے انہوں نے

الصنابحي أنه قال له متى هاجرت قال خرجنا من اليمن مهاجرين

عبدالرحمن بن عسیلہ صنابحی رض سے ابوالخیر نے صنابحی سے پوچھا تم نے ہجرت کب کی انہوں نے کہا ہم یمن سے ہجرت کی نیت سے

فقدمنا الجحفة فأقبل راكب فقلت له الخبر فقال دفنا النبي صلى الله

نکلے جب جحفہ میں پہونچے تو ایک سوار (نامعلوم) ادھر سے آتا ہوا ملا میں نے اس سے پوچھا کیا خبر ہے اس نے کہا پانچ روز ہوئے

عليه وسلم منذ خمس قلت هل سمعت في ليلة القدر شيئا قال نعم

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے ابوالخیر نے کہا میں نے صنابحی سے پوچھا تم نے شب قدر کے باب میں بھی کچھ سنا ہے انہوں نے

أخبرني بلال مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم أنه في السبع في العشر

کہا ہاں بلال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے وہ کہتے تھے شب قدر رمضان کے اخیر دہے کی ساتویں (ستائیسویں) رات ہے

الأواخر باب كم غزا النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا عبد الله

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے ہم سے عبداللہ بن رجاء نے

بن رجاء حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق قال سألت زيد بن أرقم رض

بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے زید بن ارقم رض سے پوچھا تم نے

كم غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سبع عشرة قلت كم غزا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہ کر کتنے جہاد کیے انہوں نے کہا سترہ میں نے پوچھا آنحضرت صلے اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم قال تسع عشرة حدثنا عبد الله بن رجاء

علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے انہوں نے کہا انیس ف ۲ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا

حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق حدثنا البراء رض قال غزوت مع النبي

کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا ہم سے براء بن عازب رض نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم خمس عشرة حدثني أحمد بن الحسن حدثنا

وسلم کے ساتھ پندرہ جہاد کیے مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا کہا ہم سے

أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال حدثنا معتمر بن سليمان عن كهمس

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے کہمس سے

عن ابن بريدة عن ابيه قال غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ست عشرة غزوة

انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد بریدہ بن حصیب اسلمی سے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے

كتاب التفسير

کتاب قرآن کی تفسیر کی

بسم الله الرحمن الرحيم

الرحمن الرحيم اسمان من الرحمة الرحيم والراحم بمعنى واحد كالعليم

رحمن اور رحیم دونوں رحمت سے نکلے ہیں اور دونوں کا معنے ایک ہے یعنے مہربان رحم کرنے والا جیسے علیم اور عالم دونوں کا معنے ایک

والعالم باب ما جاء في فاتحة الكتاب وسميت ام الكتاب انه يبدأ بكتابتها

یعنے جاننے والا باب سورۂ فاتحہ کی تفسیر اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ مصحف میں سب سورتوں سے پہلے یہی لکھی جاتی

في المصاحف ويبدأ بقراءتها في الصلوة والدين الجزاء في الخير والشر كما

ہے اور نماز میں بھی قرأت اسی سے شروع کی جاتی ہے الدین کا معنے بدلہ خواہ اچھا ہو یا برا جیسے مثل مشہور ہے جیسا

تدين تدان وقال مجاهد بالدين بالحساب مدينين محاسبين حدثنا

تدین تدان یعنے جیسا کریگا ویسا بھریگا اور مجاہد نے کہا سورۂ انفطار میں کلا بل تکذبون بالدین میں دین کا معنے حساب ہے

مسدد حدثنا يحيى عن شعبة قال حدثني خبيب بن عبد الرحمن عن حفص

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ کو خبیب بن عبدالرحمن نے خبر دی انہوں نے حفص بن عاصم

ابن عاصم عن ابي سعيد بن المعلى قال كنت اصلي في المسجد فدعاني رسول

بن عمر بن خطاب سے انہوں نے ابو سعید بن معلی سے انہوں نے کہا میں (مسجد نبوی) میں نماز پڑھ رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

الله صلى الله عليه وسلم فلم اجبه فقلت يا رسول الله اني كنت اصلي

کو بلایا میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا جب نماز پڑھ چکا اس وقت آیا میں نے کہا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے

فقال الم يقل الله استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم ثم قال لي لاعلمنك

فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے (سورۂ انفال میں) اللہ کا اور رسول کا حکم مانو جب رسول تم کو بلائے پھر آپ نے فرمایا مسجد کے باہر

سورة هي اعظم السور في القرآن قبل ان تخرج من المسجد ثم اخذ

جانے سے پہلے میں تجھ کو ایک سورت بتلاؤنگا جو ساری سورتوں سے اجر اور ثواب میں بڑھ کر ہے اور میرا ہاتھ

بيدي فلما اراد ان يخرج قلت له الم تقل لاعلمنك سورة هي اعظم

تھام لیا جب آپ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا میں تجھ کو ایک سورت بتلا دونگا جو قرآن میں سب سورتوں

سورة في القرآن قال الحمد لله رب العالمين هي السبع المثاني والقرآن العظيم

سے بڑھ کر ہے آپ نے فرمایا وہ الحمد کی سورۃ ہے اس میں سات آیتیں ہیں جو ہر رکعت میں دوبارہ پڑھی جاتی ہیں اور وہی سورۃ وہ بڑا قرآن ہے

الذي أوتيته باب غير المغضوب عليهم ولا الضالين حدثنا عبد الله

مجھکو دیا گیا باب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان ہم سے عبداللہ بن

بن يوسف أخبرنا مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة رض أن رسول

یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم قال إذا قال الإمام غير المغضوب عليهم ولا الضالين

علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم

فقولوا آمين فمن وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه

آمین کہو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے مل جائیگا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائینگے

سورة البقرة

باب قول الله

سورۃ بقرہ کی تفسیر باب

وعلم آدم الأسماء كلها حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا

وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے

قتادة عن أنس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال لي خليفة حدثنا

قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا

يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس رض عن النبي صلى الله

ہمسے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہمسے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

عليه وسلم قال يجتمع المؤمنون يوم القيمة فيقولون لو استشفعنا

آپ نے فرمایا قیامت کے دن ایماندار (پریشان ہوکر) جمع ہونگے اور صلاح مشورہ کرکے کہینگے بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے پروردگار

إلى ربنا فيأتون آدم فيقولون أنت أبو الناس خلقك الله بيده وأسجد

کے حضور میں کسی کی سفارش پہنچائیں تو سب ملکر آدم علیہ السلام کے پاس آئینگے ان سے کہینگے آپ سب آدمیوں کے باپ ہیں اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کو بنایا اور اپنے

لك ملئكته وعلمك أسماء كل شيء فاشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من

فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا ہر چیز کا نام آپ کو بتلایا پروردگار کے پاس ہماری کچھ سفارش کیجیے ہمکو اس جگہ سے آرام دے وہ کہینگے میں

مكاننا هذا فيقول لست هناكم ويذكر ذنبه فيستحيي ائتوا نوحا فإنه أول

اس لائق نہیں اور اپنا قصور یاد کرکے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے سے شرم کریگا کہینگے تم لوگ نوح پیغمبر کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں

رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
ہو زمین والوں کی طرف بھیجے یہ لوگ نوح کے پاس جا پہنچینگے اُن سے عرض کرینگے وہ کہینگے میرا یہ مونہ نہیں اور اپنا یہ قصور بیان کرینگا

سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَحْيِي فَيَقُولُ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُونَهُ
سے وہ بات مانگی جس کا علم نہیں یاد کرکے شرمندہ ہونگے کہینگے تم اللہ کے خلیل ابراہیم پیغمبر پاس جاؤ یہ لوگ انکے پاس جا پہنچینگے

فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰةَ
اُن سے عرض کرینگے وہ کہینگے بھلا میں اس لائق کہاں ہوں تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ ایسے (عزت والے) بندے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا

فَيَاْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّهِ
آخر یہ لوگ اُن کے پاس جا پہنچینگے اُن سے عرض کرینگے وہ کہینگے (بھائی) میں اس لائق نہیں اور دنیا میں جو ایک ناحق خون ہو گیا تھا اسکو یاد

فَيَقُولُ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوحَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ
اور کہینگے تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اُس کے رسول اُسکا کلمہ اُس کی روح ہیں یہ لوگ انکے پاس جا پہنچینگے اُن سے عرض کرینگے وہ کہینگے میں

هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
اس لائق نہیں تم ایسا کرو محمد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ وہ ایسے عزت والے بندے ہیں جن کے اگلے اور پچھلے قصور اللہ نے سب معاف

وَمَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُونِي فَاَنْطَلِقُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّي
کر دیے ہیں آخر یہ سب لوگ (مجبور ہو کر) میرے پاس آئینگے وہاں سے چلکر پروردگار کے حضور میں حاضر ہونیکی اجازت چاہونگا مجھکو اجازت

وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهُ وَقُلْ
ہی سجدہ میں گر پڑونگا پروردگار جب تک چاہیگا مجھکو سجدہ میں پڑا رہنے دیگا پھر ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھا اور مانگ جو مانگیگا ملیگا کہہ ہم

يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِي فَاَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ
تیرا عرض سنینگے تیری سفارش ہم قبول کرینگے میں سر اٹھا کر پہلے اپنے مالک کی ایسی تعریف کرونگا جو وہ اس وقت مجھکو سکھلا دیگا پھر

لِي حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُودُ اِلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّي مِثْلَهُ ثُمَّ اَشْفَعُ
سفارش کی ایک حد مقرر کر دیجائیگی میں اُن لوگوں کو بہشت میں پہنچا دونگا پھر لوٹ کر اپنے مالک پاس آؤنگا مالک کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑونگا

فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُودُ الرَّابِعَةَ فَاَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا
حد مقرر کر دیجائیگی میں اُن لوگوں کو بھی بہشت میں پہنچا دونگا پھر چوتھی بار اپنے مالک پاس حاضر ہونگا ... عرض کرونگا

مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ
جو قرآن کی رو سے دوزخ میں قید رہنے کے لائق ہیں اور جنکو ہمیشہ دوزخ میں رہنا چاہیے امام بخاری نے کہا قرآن کی رو سے دوزخ میں قید رہنے سے

الْقُرْاٰنُ يَعْنِي قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَالِدِينَ فِيهَا بَابٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اِلٰى شَيَاطِينِهِمْ
یہ مراد ہے جن کی شان میں خالدین فیہا آیا ہے
باب واذا خلوا الی شیاطینہم کی تفسیر مجاہد نے کہا

أصحابهم من المنفقين والمشركين محيط بالكافرين الله جامعهم على الخاشعين على المؤمنين حقا

قال مجاهد بقوة يعمل بما فيه وقال أبو العالية مرض شك صبغة دين وما خلفها عبرة لمن

بقي لا شية فيها لا بياض وقال غيره يسومونكم يولونكم الولاية مفتوحة مصدر الولاء

وهي الربوبية وإذا كسرت الواو فهي الإمارة وقال بعضهم الحبوب التي تؤكل كلها فوم فادارأتم

اختلفتم وقال قتادة فباءوا فانقلبوا وقال غيره يستفتحون يستنصرون شروا باعوا راعنا

من الرعونة إذا أرادوا أن يحمقوا إنسانا قالوا راعنا لا تجزي لا تغني ابتلى اختبر خطوات

من الخطو والمعنى آثاره باب قوله تعالى فلا تجعلوا لله أندادا وأنتم تعلمون حدثني

عثمان بن أبي شيبة قال حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن عمرو بن شرحبيل عن عبد

الله قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم أي الذنب أعظم عند الله قال أن تجعل لله ندا وهو

خلقك قلت إن ذلك لعظيم قلت ثم أي قال وأن تقتل ولدك تخاف أن يطعم معك قلت ثم

أي قال أن تزاني حليلة جارك باب قوله تعالى وظللنا عليكم الغمام وأنزلنا عليكم

المن والسلوى كلوا من طيبات ما رزقناكم وما ظلمونا ولكن كانوا أنفسهم يظلمون وقال

مجاهد المن صمغة والسلوى الطير حدثنا أبو نعيم قال حدثنا سفيان عن عبد الملك

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ

انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی (جو خودرو ہوتی ہے) من کی قسم میں سے ہے اور

وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَ

اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے باب وإذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم رغدا و

ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ رَغَدًا وَاسِعٌ كَثِيرٌ

ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لكم خطاياكم وسنزيد المحسنين کی تفسیر رغدا کا معنے اچھی طرح فراغت سے

حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ

مجھ سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا

نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا شہر کے دروازے میں جھک کر گھسو اور زبان سے کہو

حِطَّةٌ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ بَابُ قَوْلِهِ مَنْ

حطہ یعنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں انہوں نے کیا کیا چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے گئے اور حطہ کے بدلے حبۃ فی شعرۃ (دانہ بال کے اندر) کہنے لگے باب

كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرَ وَمِيكَ وَسَرَافِ عَبْدٌ إِيلُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ

من كان عدوا لجبريل کی تفسیر عکرمہ نے کہا جبر اور میک اور سراف ان تینوں لفظوں کے معنے بندہ اور ایل (عبری زبان میں) اللہ کو کہتے ہیں ہم سے

اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام

سَلَامٍ بِقُدُومِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

عالم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینہ میں) تشریف لانے کی اس وقت خبر سنی جب وہ باغ کا میوہ چن رہے تھے وہ اسی وقت آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا

علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے میں آپ سے تین باتیں ایسی پوچھتا ہوں جن کو پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں بتلا سکتا بھلا بتلائیے قیامت کی پہلی نشانی

أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا

کیا ہے اور بہشتی اول بہشت میں جاکر سیر کیا کھانا کھائیں گے اور بچہ اپنے باپ یا ماں کی صورت میں کیوں ملتا ہے آنحضرت نے فرمایا ابھی یہی باتیں مجھ کو جبرئیل نے

قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا

مجھکو بتلا دیں عبداللہ بن سلام کہنے لگے جبرئیل نے آنحضرت نے فرمایا ہاں عبداللہ بن سلام نے کہا وہ تو سب فرشتوں میں یہودیوں کا دشمن ہے پھر آنحضرت نے

لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ

لجبریل فانہ نزلہ علی قلبک پھر فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم کو

إلى المغرب وأما أول طعام أهل الجنة فزيادة كبد حوت وإذا سبق ماء الرجل

ہانکتی لے جائیگی اور پہلا کھانا جو بہشتیوں کو ملیگا وہ مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا (جو بہت لذیذ ہوتا ہے) اور جب مرد کا پانی عورت

ماء المرأة نزع الولد وإذا سبق ماء المرأة نزعت قال أشهد أن لا إله إلا

کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ کو اپنی صورت پر کر لیتا ہے جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ عورت کی صورت پر ہو جاتا

الله وأشهد أنك رسول الله يا رسول الله إن اليهود قوم بهت وإنهم إن

اور میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں یا رسول اللہ یہودی بہت مفتری لوگ ہیں اگر ان کو میرے مسلمان ہونے کی خبر

يعلموا بإسلامي قبل أن تسألهم يبهتوني فجاءت اليهود فقال النبي صلى

آپ کے پوچھنے سے پہلے معلوم ہو جائیگی کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو مجھ پر بہتان لگانے لگیں گے اور یہودی لوگ آنحضرت کے پاس آئے آپ نے

الله عليه وسلم أي رجل عبد الله فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وسيدنا

ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم لوگوں میں کیسا شخص ہے انہوں نے کہا بہت اچھا اچھے کا بیٹا ہمارا سردار اور

وابن سيدنا قال أرأيتم إن أسلم عبد الله بن سلام فقالوا أعاذه الله من ذلك

سردار کا بیٹا آپ نے فرمایا دیکھو تو سہی اگر عبداللہ مسلمان ہو جائے تو تم بھی اسلام قبول کرو گے وہ کہنے لگے خدا کی پناہ وہ کا ہیکو

فخرج عبد الله فقال أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فقالوا

مسلمان ہونے لگا اس وقت عبداللہ باہر نکلے اور کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہ سنتے ہی یہودی لوگوں سے

شرنا وابن شرنا وانتقصوه قال فهذا الذي كنت أخاف يا رسول الله

(پلٹی) کہنے لگے عبداللہ تو ہم لوگوں میں ایک ذلیل آدمی ہے ذلیل کا بیٹا خدائی خوار اس کی برائی کرنے لگے عبداللہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

باب قوله ما ننسخ من آية أو ننسها حدثنا عمرو بن علي حدثنا

باب ما ننسخ من آیۃ او ننسہا کی تفسیر ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے

يحيى حدثنا سفيان عن حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال عمر

یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے

أقرؤنا أبي وأقضانا علي وإنا لندع من قول أبي وذاك أن أبيا يقول لا

ہم لوگوں میں ابی بن کعب بڑے قاری ہیں اور علی مرتضیٰ سب سے عمدہ قاضی (ہیں) اس پر بھی ہم ابی بن کعب کی ایک بات نہیں مانتے وہ کہتے ہیں

أدع شيئا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد قال الله تعالى

میں تو قرآن کی کسی آیت کی تلاوت نہ چھوڑونگا جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حالانکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے ہم جو

ما ننسخ من آية أو ننسها باب قوله وقالوا اتخذ الله ولدا سبحانه حدثنا

آیت منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں (آخر تک) باب وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحنہ کی تفسیر ہم سے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے اُنہوں نے کہا ہمسے نافع بن جبیر نے بیان کیا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ

اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدمی نے مجھکو جھٹلایا اور

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لَا

یہ اُسکو نہیں چاہیے تھا اور آدمی نے مجھکو گالی دی اور یہ اُسکو نہیں چاہیے تھا جھٹلانا تو یہ ہے کہ کہتا ہے میں اُسکو مرے بعد دوبارہ

أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ

زندہ نہیں کر سکتا گالی دینا یہ ہے وہ کہتا ہے میری اولاد ہے ف اور میں اس سے پاک ہوں کہ کسی کو جورو یا بیٹا بناؤں

صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا بَابُ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى مَثَابَةً

دست سیر بندے اور غلام ہیں۔ باب واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کی تفسیر اسی سورت میں مثابۃ کا جو لفظ ہے اُسکا

يَثُوبُونَ يَرْجِعُونَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

معنے مرجع یعنی لوٹنے کی جگہ ف اسی لیے یثوبون یعنے لوٹتے ہیں ہمسے مسدد نے بیان کیا اُنہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انسؓ

قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللّٰهَ فِي ثَلٰثٍ أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ

سے اُنہوں نے کہا حضرت عمرؓ کہتے تھے میری تین باتوں میں اللہ کے حکم کے موافق پڑی یا اللہ تعالیٰ تین باتوں میں میرا اتفاق کیا پہلی یہ کہ میں نے

اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ

اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دیجیے تو بہت اچھا ہو اُس وقت اللہ تعالیٰ یہ آیت اتاری واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اور دوسری یہ کہ میں نے عرض کیا

الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ

اگر آپ مسلمانوں کی ماؤں یعنے اپنی بی بیوں کو پردہ کرنے کا حکم دیجیے تو مناسب ہوگا اُس وقت اللہ جل شانہ نے پردہ کی آیت اتاری تیسری یہ

قَالَ وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ

مجھکو خبر پہونچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی پر غصے ہیں میں ان بی بیوں پاس گیا

عَلَيْهِنَّ قُلْتُ إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اُن سے کہا دیکھو تم آنحضرت کو ناراض کرنے سے باز آؤ نہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو تمہارے بدل تم سے بہتر

خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتَّى أَتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بی بیاں دیگا جب میں آپ کی ایک بی بی پاس گیا تو وہ بول اُٹھیں عمر تمکو کیا ہو گیا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ

علیہ وسلم ہمکو نصیحت نہیں کر سکتے جو تم نصیحت کرنے آئے چلو اپنی نصیحت رہنے دو اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری عجب نہیں کہ اگر پیغمبر

أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ الْآيَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

اللہ تمہارے بدل تم سے بہتر بی بیاں ... ابن ابی مریم نے کہا ہم کو

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُمَرَ بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ يَرْفَعُ

یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید نے بیان ... انہوں نے حضرت عمرؓ ... حدیث بیان کی ... باب

إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

... ابراہیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کی تفسیر

الْقَوَاعِدُ أَسَاسُهُ وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاحِدُهَا قَاعِدٌ

قواعد سے بنیادیں ... اور ... القواعد من النساء ... اسکا مفرد قاعد

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ

عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے حضرت عائشہ ... سے نقل ... یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تجھے کیا معلوم ... تیری قوم

بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا

(قریش) نے جب کعبہ کو (اپنے وقت میں) بنایا تو ابراہیم کے بنیاد ... اس کو چھوٹا کر دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو ابراہیم

عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

کی بنیادوں پر ... کیوں نہیں کر دیتے آپ نے فرمایا میں ایسا کرتا اگر تیری قوم نے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گذرا ہے عبداللہ بن عمرؓ نے

عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث سنکر کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میں

مَا أُرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ

سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کونوں کو جو حطیم سے پاس ہیں بوسہ نہیں لیتے تھے

يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ بَابُ قُولُوا آمَنَّا

کیونکہ وہ کونے اس مقام پر ... جہاں ابراہیم ... بنیاد رکھی تھی باب قولوا آمنا باللہ

بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا

وما انزل الینا کی تفسیر ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو

عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ

علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا اہل کتاب

أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ

یہودی لوگ، تو اۃ شریف کو عبری زبان میں پڑھتے　اور اس کا ترجمہ عربی زبان میں مسلمانوں کو سمجھاتے (معلوم نہیں ترجمہ

الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا

میں کیا کیا تصرف کرتے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا تم اہل کتاب کو سچا کہو　نہ جھوٹا

تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ بَابُ قَوْلِهِ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ

یوں کہو　آمنا باللہ وما انزل الینا اخیر آیت تک　ف　باب　سیقول السفہاء　من الناس

النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي

ما ولاہم　عن قبلتہم　التی　کانوا علیہا قل للہ المشرق والمغرب　یہدی

مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ

من یشاء الی صراط مستقیم کی تفسیر　ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا انہوں نے زہیر سے سنا انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں

الْبَرَاءِ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ

نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں آکر) بیت المقدس کی طرف　سولہ　یا

شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ

سترہ مہینے تک نماز پڑھی لیکن آپ کو یہ پسند تھا کہ آپ کا قبلہ خانہ کعبہ کی طرف ہو جائے (حکم الٰہی کے منتظر تھے) ایک بار ایسا

صَلَّى أَوْ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى

ہوا (قبلہ بدلتے ہی) آپ نے عصر کی نماز (خانہ کعبہ کی طرف) پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ (اسی طرف) نماز پڑھی ان میں سے ایک شخص

مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ قَالَ أَشْهَدُ بِاللهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ

دوسری مسجد والوں پر سے گذرا وہ (بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے اس شخص نے (نماز ہی میں) ان سے کہا خدا گواہ ہے میں نے ابھی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِي مَاتَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نماز پڑھی سنتے ہی وہ لوگ نماز ہی میں کعبے کی طرف گھوم گئے (نماز کا اعادہ نہیں کیا) اور ایسا

عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ

ہوا کہ قبلہ بدلنے سے پہلے بہت لوگ شہید ہو چکے تھے　ف　ہم لوگوں کو ان کے باب میں شبہ ہوا کہ ان کی نماز قبول ہوئی یا نہیں (اس وقت

فَأَنْزَلَ اللهُ وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ٥

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وما کان اللہ لیضیع　ایمانکم　ان اللہ بالناس　لرؤف رحیم　　ف٣

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

باب وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم

عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ وَ

شہیدا کی تفسیر ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے جریر اور ابواسامہ نے اس روایت میں

اللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ

جریر کے الفاظ نقل کیے گئے ہیں بیان کیا ان دونوں نے اعمش سے روایت کی انہوں نے ابو صالح سے اور ابواسامہ نے کہا ہم سے ابو صالح نے بیان کیا

اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ

ابو سعید خدری سے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوح پیغمبر بلائے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ

جائینگے وہ عرض کرینگے اے پروردگار حاضر ہوں ارشاد ہوگا تو نے میرا حکم پہنچا دیا تھا وہ عرض کرینگے ہاں پروردگار فرمائیگا تو نے میرا حکم اپنی امت

فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ

کو پہنچا دیا پھر ان کی امت والوں سے پوچھا جائیگا نوح نے تم کو میرا حکم پہنچایا یا نہیں وہ کہینگے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر آیا ہی نہیں تب اللہ تعالیٰ نوح

لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ

تیرا گواہ کون ہے وہ کہینگے محمد اور انکی امت کے لوگ گواہ ہیں پھر اس امت کے لوگ گواہی دینگے کہ بیشک نوح نے اللہ کا پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا اور محمد

شَهِيْدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا

یعنی حضرت محمد تم پر گواہ بنیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ

علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا وسط کے معنے عادل (بہتر)

بَابُ قَوْلِهٖ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ

باب وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیہا الا لنعلم من یتبع الرسول

مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا

ممن ینقلب علی عقبیہ وان کانت لکبیرۃ الا علی الذین ہدی اللہ وما

كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ حَدَّثَنَا

کان اللہ لیضیع ایمانکم ان اللہ بالناس لرؤف رحیم کی تفسیر ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی

بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ أُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ

لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

میں حکم اتارا کہ آپ کعبے کی طرف منہ کریں تم بھی کعبے کی طرف منہ کرو یہ سنتے ہی وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف پھر گئے

بَابٌ قَوْلِهِ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ إِلَى عَمَّا تَعْمَلُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

باب قد نرى تقلب وجهك في السماء الآية کی تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ مدینی

عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ

نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا اب کوئی صحابی میرے سوا باقی

غَيْرِي بَابُ قَوْلِهِ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ

نہیں باب ولئن اتیت الذین اوتوا الکتب بکل آیة ما تبعوا قبلتك

إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

الآیة کی تفسیر ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ

کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے

رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ

اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا اور کہنے لگا آج رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا اور یہ حکم ہوا کہ

قُرْآنٌ وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى

آپ نماز میں کعبے کی طرف منہ کریں تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کرو اس وقت لوگوں کے منہ شام کی طرف

الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ إِلَى الْكَعْبَةِ بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ

تھے انہوں نے گھوم کر کعبے کی طرف منہ کر لیا باب الذین اتینھم الکتب

كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُمْتَرِينَ

یعرفونه کما یعرفون ابناءھم وان فریقا منھم لیکتمون الحق الآیة کی تفسیر

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے

ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ

عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا کہنے لگا

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات کو قرآن اترا آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا

الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کر لو اس وقت اُن کے منہ شام کی طرف تھے وہ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف گھوم گئے

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللهُ

باب ولکل وجهة هو مولیها فاستبقوا الخیرات اینما تکونوا یات بکم الله

جَمِيعًا إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

جمیعا ان الله علی کل شیء قدیر کی تفسیر ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

انھوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے براء بن عازب رض سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے (مدینہ میں)

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر آپ

صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا باب ومن حیث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام

وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ شَطْرُهُ تِلْقَاؤُهُ حَدَّثَنَا

وانہ للحق من ربك وما الله بغافل عما تعملون کی تفسیر شطر کے معنے طرف ہم سے

مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ

کہا میں نے عبداللہ بن عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے ایسا ہوا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (عباد بن

فَقَالَ أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدَارُوا

بشر) آیا کہنے لگا آج رات کو قرآن اترا اور کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو گیا تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کر لو یہ سنتے ہی وہ لوگ

كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ بَابُ قَوْلِهِ وَ

اسی حالت سے (یعنی نماز ہی میں) گھوم گئے اور کعبے کی طرف منہ کر لیا اس وقت ان لوگوں کا منہ شام کی طرف تھا باب و

مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ

من حیث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وحیثما کنتم الآیة

وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

کی تفسیر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ

اور کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو گیا

الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ

تم بھی کعبہ کی طرف منہ کر لو اس وقت ان کے منہ شام کی طرف تھے یہ سنتے ہی وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

باب ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح

عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ شَعَائِرُ عَلَامَاتٌ

علیہ ان یطوف بہما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم کی تفسیر شعائر شعیرۃ کی جمع

وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِي

ہے یعنی نشانیاں ف ابن عباسؓ نے کہا صفوان کا لفظ اس سورت میں ہے اس کا معنے پتھر ف بعضوں نے کہا صفوان سپاٹ

لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ حَدَّثَنَا

چکنے پتھر جن پر کچھ نہیں اگتا اسکا مفرد صفوانہ ہے جیسے صفا یہ بھی جمع ہے اس کا مفرد صفاۃ ہے۔ ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے

لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ

حضرت عائشہؓ ام المومنین سے پوچھا اس وقت میں لڑکا کم سن تھا

قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ

جو قرآن شریف میں ہے کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی حج یا عمرہ کرے تو

اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ

ان کا طواف کر لینے میں کوئی گناہ نہیں اس پر تو یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی صفا مروے کا طواف نہ کرے تب

بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ

بھی کوئی قباحت نہیں حضرت عائشہؓ نے کہا نہیں یہ نہیں نکلتا اگر یہ مطلب ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں

بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ

کچھ گناہ نہیں ہی ہوا یہ کہ یہ آیت انصار کے باب میں اتری وہ احرام میں مناۃ (بت) کا نام لیکارتے　　یہ بت　　قدید

مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ

کے برابر رکھا ہوا تھا اور انصاری لوگ صفا مروہ کا پھیرا برا سمجھتے تھے　　جب اسلام کا زمانہ آیا

الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ

تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا　　اس وقت یہ آیت اتری　　ان

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ

الصفا والمروۃ من شعائر اللہ　　فمن حج　　البیت او اعتمر فلا جناح　　علیہ　　ان یطوف

بِهِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ

بہما ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عاصم　بن سلیمان سے انہوں نے کہا

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

میں نے انس بن مالک سے پوچھا صفا مروہ کا پھیرا انہوں نے کہا ہم لوگ (شروع اسلام) میں یہ سمجھے صفا مروہ کا پھیر کرنا

فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ

اور ہم نے اس کو چھوڑ دیا　　اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ان الصفا　　والمروۃ　　الآیۃ

أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا بَابُ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا أَضْدَادًا

اخیر تک　　باب　　ومن الناس　　من یتخذ　　من دون اللہ کی تفسیر انداد کے معنی ہیں

وَاحِدُهَا نِدٌّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ

یعنے مقابل والا (ہمسر) ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ

عبد اللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی اور میں (اپنی طرف سے) ایک بات اور کہتا ہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی (مقابل والے) شریک کو پکارتا

وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اور میں یہ کہتا ہوں جو کوئی ایسی حالت میں مرے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی شریک کو نہ پکارتا ہو (یعنی توحید پر) وہ بہشت میں جائیگا　باب

آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ عُفِيَ

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر　عذاب الیم تک کی تفسیر

ترك حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے مجاہد سے

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ

سُنا کہا میں نے ابن عباس سے سُنا وہ کہتے تھے بنی اسرائیل (یعنے یہودیوں) میں قصاص کا رواج تھا لیکن دیت کا دستور

الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى

نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے یہ ارشاد فرمایا مسلمانو تمہیں جو لوگ مارے جائیں اُن میں جان کے بدل جان کا حکم دیا جاتا

الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ

ہے آزاد کے بدل آزاد قتل کیا جائے اور غلام کے بدل غلام اور عورت کے بدل عورت پھر جس کو اُس کے بھائی کی طرف سے کچھ چھوڑ دیا

فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

جاوے یعنے قتل عمد میں مقتول کے وارث قصاص چھوڑ کر دیت پر راضی ہو جائیں تو اُن کو دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کرنا چاہیے

يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُؤَدِّيْ بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا

اور قاتل کو اچھی طرح دیت ادا کرنا چاہیے یہ دیت کا حکم اللہ کی ایک تخفیف اور رحمت ہے یعنے اگلی اُمتوں پر صرف قصاص کا حکم

كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ أَلِيْمٌ قَتَلَ بَعْدَ

تھا اور تمہارے لیے دیت بھی جائز رکھی گئی اب اس کے بعد جو کوئی زیادتی کرے یعنے دیت قبول کر لینے پر بھی قاتل کو قتل کرے اُس کو

قَبُوْلِ الدِّيَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ

تکلیف کا عذاب ہوگا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے حمید نے اُن سے انس نے

أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ حَدَّثَنِيْ

بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم کرتی ہے ف ۲ ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ

عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بکر سہمی سے سُنا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس رض سے اُن کی پھوپھی

عَمَّتَهٗ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا

ربیع بنت النضر نے ایک جوان لڑکی کا دانت توڑ ڈالا ربیع کے لوگوں نے اُس سے معافی چاہی لیکن لڑکی کے لوگوں نے معافی نہیں

فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے قصاص کی درخواست کی آپ نے قصاص کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُكْسَرُ

حکم دیدیا اس پر ربیع کے بھائی انس بن نضر کہنے لگے یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑا جائیگا

ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ایسا تو کبھی نہیں ہونے کا کہ ربیع کا دانت توڑا جائے آپ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

انس یہ کیا بات ہے اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے (قصاص ہونا ضرور ہے) پھر خدا کی قدرت ہی ایسا ہوا کہ جس لڑکی کے عزیز

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں اگر اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ انکی قسم سچی کر دیتا ہے باب یا ایہا

آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ط

الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون کی تفسیر

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض سے

قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ

انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اب

صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ

رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ

زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورے کا روزہ

رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

فرض ہوئے تو یہ حکم ہوا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبید اللہ بن موسیٰ نے

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ

خبر دی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ اشعث بن قیس

الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمُ عَاشُورَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ

ان کے پاس گئے وہ کھانا کھا رہے تھے (۲) اشعث نے کہا یہ دن تو عاشورے کا ہے عبد اللہ نے کہا رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے اس دن

رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

کا روزہ رکھتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا آؤ کھانا کھاؤ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ يَوْمُ

کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا عاشورے کے

عَاشُوْرَآءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ

دن قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں روزہ رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُس دن روزہ رکھا کرتے تھے

فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ

جب مدینہ میں آپ تشریف لائے تو عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اُس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے

الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَآءُ فَكَانَ مَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ لَمْ يَصُمْهُ بَابُ قَوْلِهٖ

اور عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا اب قرار یہ پایا کہ جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی نہ چاہے وہ نہ رکھے باب

اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَ

ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر و

عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ

علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهٖ

و ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون کی تفسیر عطا بن ابی رباح نے کہا ہر بیماری میں افطار کرنا (یعنے روزہ نہ رکھنا)

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ اِذَا خَافَتَا عَلٰى

درست ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کسی بیماری کو خاص نہیں کیا اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا دودھ پلانے والی یا پیٹ والی

اَنْفُسِهِمَا اَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَاَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ اِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ

یا اپنے بچے کی جان کا ڈر ہو تو وہ افطار کریں پھر قضا کر لیں ف۳ لیکن بوڑھا ضعیف شخص جب روزہ نہ رکھ سکے تو وہ فدیہ دے

فَقَدْ اَطْعَمَ اَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا اَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاَفْطَرَ

انس بن مالک جب بہت بوڑھے ہو گئے تھے تو اُنھوں نے ایک سال یا دو سال (اپنی اخیر عمر میں) ہر دن ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلایا اور

قِرَآءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيْقُوْنَهٗ وَهُوَ اَكْثَرُ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا

روزہ نہیں رکھا ف۴ اکثر لوگوں نے اس آیت میں یطیقونہ پڑھا ہے (اطاق یطیق سے) ف۵ مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو

زَكَرِيَّآءُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَاُ وَعَلَى

زکریا بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے انھوں نے ابن عباس سے سُنا وہ یوں پڑھتے

الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ

تھے وعلی الذین یطوقونہ فدیہ طعام مسکین ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے

هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْمَرْاَةُ الْكَبِيْرَةُ لَا يَسْتَطِيْعَانِ اَنْ يَّصُوْمَا فَلْيُطْعِمَانِ مَكَانَ

یطوقونہ کا معنے طاقت نہیں رکھتے اُن کو روزے سے سخت تکلیف ہوتی ہے یعنے بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت جو روزہ نہیں رکھ سکتے

كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ

ہر دن ایک مسکین کو باب فمن شہد منکم الشھر فلیصمہ کی تفسیر ہم سے عیاش بن ولید

ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ

نے بیان کیا ہم سے عبد الاعلیٰ نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے

قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ

یہ آیت یوں پڑھی فدیۃ طعام مساکین اور کہا یہ آیت منسوخ ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم کو

ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ

بکر بن مضر نے خبر دی انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر بن عبد اللہ سے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے جو سلمہ بن اکوع رض کے غلام

الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

تھے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین تو

كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا مَاتَ

جس کا جی چاہتا وہ روزہ نہ رکھتا فدیہ دیدیتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت (فمن شہد منکم الشھر فلیصمہ) اتری اور یہ آیت منسوخ

بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ بَابُ قَوْلِهِ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ

ہوئی امام بخاری نے کہا بکیر (جو یزید کے شاگرد تھے) یزید سے پہلے ہجری میں مر گئے باب احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ھن

لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ

لباس لکم وانتم لباس لھن علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب

عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ حَدَّثَنَا

علیکم وعفا عنکم فالان باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم تک کی تفسیر ہم سے

عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ

عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے دوسری سند اور ہم سے احمد بن عثمان

حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ

ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو (شروع زمانہ میں) لوگ

رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ

نہیں جاتے تھے اب بعض مرد (عمر اور کعب) چوری چوری رات کو جماع کیا کرتے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری علم اللہ انکم کنتم

تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم باب قوله وکلوا واشربوا حتی

تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم باب وکلوا واشربوا حتی

یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام

یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام

الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد الی قوله تتقون العاکف

الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد - یتقون تک کی تفسیر عاکف کا معنے اقامت

المقیم حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا ابو عوانة عن حصین عن الشعبی

کرنیوالا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے عامر شعبی سے

عن عدی قال اخذ عدی عقالا ابیض وعقالا اسود حتی کان بعض اللیل

انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے دو ڈوریاں لے لیں ایک سفید ایک کالی اور رات کو ان کو دیکھا دونوں

نظر فلم یستبینا فلما اصبح قال یا رسول الله جعلت تحت وسادتی قال ان

میں تمیز نہیں ہوئی جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنے تکیے کے نیچے دو ڈوریاں رکھی تھیں

وسادك اذا لعریض ان کان الخیط الابیض والاسود تحت وسادتك ف۳

آپ نے (بطور مزاح) فرمایا تیرا تکیہ تو بہت بڑا ہے کہ صبح کی سفید دھاری اور کالی دھاری اس کے تلے آ گئی

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا جریر عن مطرف عن الشعبی عن عدی

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم

ابن حاتم رض قال قلت یا رسول الله ما الخیط الابیض من الخیط الاسود

سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت سے پوچھا آیت میں خیط ابیض اور خیط اسود سے کیا کالے اور

اھما الخیطان قال انك لعریض القفا ان ابصرت الخیطین ثم قال لا

سفید دھاگے مراد ہیں آپ نے فرمایا تو بھی (عجب) بیوقوف آدمی ہے ف۴ اگر رات کو یہ دھاگے دیکھا کرتا ہے پھر آپ نے فرمایا دھاگے

بل ھو سواد اللیل وبیاض النهار حدثنا ابن ابی مریم حدثنا ابو

مراد نہیں ہیں بلکہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان

غسان محمد بن مطرف حدثنی ابو حازم عن سهل بن سعد قال وانزلت

محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابوحازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا پہلے یہ آیت اتری

وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود

یعنی کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود

ولم ينزل من الفجر وكان رجال اذا ارادوا الصوم ربط احدهم في رجليه
اور من الفجر کا لفظ نہیں اترا تھا تو کئی لوگ جب روزہ رکھنا چاہتے اپنے پاؤں میں ایک سفید

الخيط الابيض والخيط الاسود ولا يزال يأكل حتى يتبين له رؤيتهما
ایک کالا دھاگا باندھ لیتے اور رات کو برابر کھاتے پیتے رہتے جب تک ان دھاگوں میں تمیز نہ ہو لی اب

فانزل الله بعده من الفجر فعلموا انما يعني الليل من النهار باب قوله وليس البر
اللہ تعالیٰ نے لفظ من الفجر اتارا تب انکو معلوم ہوا کہ کالے دھاگے سے رات اور سفید دھاگے سے دن مراد ہے باب ولیس البر

بان تاتوا البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى واتوا البيوت من ابوابها و
بان تاتوا البیوت من ظہورہا ولکن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابہا

اتقوا الله لعلكم تفلحون حدثنا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن ابي
واتقوا اللہ لعلکم تفلحون کی تفسیر ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحق

اسحق عن البراء قال كانوا اذا احرموا في الجاهلية اتوا البيت من ظهره
سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں جب لوگ احرام باندھتے تو گھروں میں پشت کی طرف سے (چھت پر چڑھ کر)

فانزل الله وليس البر بان تاتوا البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى
آتے تب اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورہا ولکن البر من اتقی

واتوا البيوت من ابوابها باب قوله وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين
واتوا البیوت من ابوابہا باب وقاتلوہم حتی لا تکون فتنہ ویکون الدین

لله فان انتهوا فلا عدوان الا على الظالمين حدثنا محمد بن بشار حدثنا
للہ فان انتہوا فلا عدوان الا علی الظالمین کی تفسیر ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الوهاب حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رض اتاه رجلان في فتنة
عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے جب عبداللہ بن زبیر کا فتنہ ہوا (اور حجاج

ابن الزبير فقالا ان الناس صنعوا وانت ابن عمر وصاحب النبي صلى الله عليه
ظالم نے حملہ کیا مکہ کا محاصرہ کیا) تو دو شخص (علاء بن عرار اور حبان سلمی) انکے پاس آئے کہنے لگے تم دیکھتے ہو لوگ (آپس کی لڑائیوں سے) تباہ ہو گئے

وسلم فما يمنعك ان تخرج فقال يمنعني ان الله حرم دم اخي فقالا الم يقل
ایسے وقت میں نکلتے کیوں نہیں (اس فساد کو دفع کرو) انہوں نے کہا میں اس وجہ سے نہیں نکلتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بھائی مسلمان کا خون کرنا حرام کیا ہے

الله وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة فقال قاتلنا حتى لم تكن فتنة وكان الدين
فرمایا ہے ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے انہوں نے کہا ہم لوگ تو یہاں تک لڑے کہ فتنہ یعنے شرک اور کفر باقی نہ رہا اور اللہ ہی کا سچا دین رہ گیا

لِلّٰہِ وَاَنْتُمْ تُرِيدُونَ اَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللّٰهِ

اور تم لوگ اسلیے لڑتے ہو کہ فتنہ اور فساد پیدا ہو (اسلام ضعیف ہو کافروں کو قوت ہو) اور خدا کے برخلاف دوسروں کا حکم سنا جائے

وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ

عثمان بن صالح نے عبداللہ بن وہب سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے انہوں نے کہا مجھ سے فلاں شخص (عبداللہ بن لہیعہ) اور حیوہ بن شریح

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا

نے بیان کیا انہوں نے بکر بن عمرو معافری سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ایک شخص (حکیم)

اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ تَحُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَ

عبداللہ بن عمر کے پاس آیا کہنے لگا ابو عبدالرحمن تم کو کیا ہو گیا ہے ایک سال حج کرتے ہو ایک سال عمرہ اور

تَتْرُكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللّٰهُ فِيهِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِي

اللہ کی راہ میں جہاد کرنا تم نے بالکل چھوڑ دیا اور تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے جہاد کی کیسی فضیلت بیان کر کے اسکی رغبت دلائی ہے انہوں نے

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ اِيمَانٍ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ

کہا میرے بھتیجے اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے اللہ اور رسول پر ایمان لانا پانچوں نمازیں ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا

وَاَدَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ

زکوٰۃ دینا خانہ کعبہ کا حج کرنا ف ۲ وہ کہنے لگا ابو عبدالرحمن تم نے (سورۂ حجرات کی) یہ آیت نہیں سنی

وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا

اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل جول کرا دو اگر ایک گروہ نہ مانے دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے

تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْاِسْلَامُ

والے گروہ سے اس وقت تک لڑو جب تک وہ اللہ کا حکم مانے اور سورۂ بقرہ کی یہ آیت ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے عبداللہ بن عمر نے کہا ہم لوگ آنحضرت کے

قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ اِمَّا قَتَلُوهُ وَاِمَّا يُعَذِّبُوهُ حَتّٰى كَثُرَ الْاِسْلَامُ

تو کافر لوگ مسلمانوں کا دین خراب کرتے تھے کہیں مسلمانوں کو مار ڈالتے تھے کہیں تکلیف دیتے تھے ف ۳ یہاں تک کہ مسلمان بہت ہو گئے

فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمٰنَ قَالَ اَمَّا عُثْمٰنُ فَكَانَ اللّٰهُ عَفَا

فتنہ جاتا رہا پھر اس شخص نے پوچھا اچھا یہ تو کہو علی اور عثمان کے باب میں تمہارا کیا اعتقاد ہے ف ۴ انہوں نے کہا عثمان کا قصور

عَنْهُ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ اَنْ تَعْفُوا عَنْهُ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ نے تو معاف کر دیا ف ۵ لیکن تم اس معافی کو اچھا نہیں سمجھتے ف ۶ اب رہے حضرت علی رضہ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَاَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ هٰذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ بَابُ قَوْلِهِ

آپ کے داماد تھے اور ہاتھ کے اشارے سے بتلایا یہ دیکھو ان کا گھر (آنحضرت کے گھر سے ملا ہوا) ف ۸

وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب

الْمُحْسِنِينَ التَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا

المحسنین کی تفسیر تہلکہ اور ہلاک دونوں کے ایک معنے ہیں یعنے تباہی ہم سے اسحاق نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا

شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا

ہم کو شعبہ نے بیان کیا انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا یہ آیت وانفقوا فی سبیل اللہ

تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ بَابُ قَوْلِهٖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اللہ کی راہ پر خرچ کرنے کے باب میں اتری ہے باب فمن کان منکم

مَرِيضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

مریضا او بہ اذی من راسہ کی تفسیر ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الرحمن بن

بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ

اصبہانی سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن معقل سے سنا انہوں نے کہا میں اس مسجد میں یعنے کوفہ

عُجْرَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ فَقَالَ

کی مسجد میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا تھا میں نے ان سے یہ آیت پوچھی ففدیۃ من صیام انہوں نے کہا لوگ

حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا

مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے ف۲ اس وقت میرے سر میں اتنی جوئیں ہو گئی تھیں) منہ پر جوئیں گر رہی تھیں آپ نے فرمایا

كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ

میں یہ نہیں سمجھا تھا کہ تجھ کو ایسی سخت تکلیف ہو اچھا تجھ کو ایک بکری کا مقدور ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو تین روزے

ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِّصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ

رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے ہر مسکین کو آدھا صاع میوے یا اناج کا دے

وَاحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً بَابُ قَوْلِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ

اور اپنا سر منڈا ڈال کعب نے کہا یہ آیت خاص میرے باب میں اتری مگر اس کا حکم تم سب لوگوں کے لیے عام ہے ف۳ باب فمن تمتع

بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا

بالعمرۃ الی الحج کی تفسیر ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابو بکر عمران سے کہا ہم سے

أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللهِ

ابو رجاء نے بیان کیا انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا تمتع کی آیت اللہ کی کتاب میں اتری

فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَلَمْ يَنْهَ

اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا (عمرہ کر کے احرام کھولا پھر حج کیا) اور اس کے بعد کوئی آیت قرآن کی ایسی نہیں اتری

عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ بَابُ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا

منع کیا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی اب ایک شخص (حضرت عمرؓ) اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہہ گئے باب لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ

من ربکم کی تفسیر مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو سے انہوں نے ابن

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

عباس سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازار تھے جب (مسلمانوں نے) حج کے

فَتَأَثَّمُوْا أَنْ يَتَّجِرُوْا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا

موسم میں سوداگری کرنا برا سمجھا اس وقت یہ آیت اتری لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم یعنی

مِّنْ رَّبِّكُمْ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ بَابُ قَوْلِهِ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ حَدَّثَنَا

حج کے موسم میں اپنے مالک کا فضل (روزی) ڈھونڈنے (تجارت کرنے) میں کوئی گناہ نہیں باب ثم افیضوا من حیث افاض الناس کی تفسیر ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن خازم نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ

انہوں نے کہا قریش کے لوگ اور جو ان کے طریق پر چلتے تھے عرفات کے بدل مزدلفہ میں وقوف کرتے ٹھہرا کرتے اُن لوگوں کو حمس کہتے تھے

وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى

باقی عرب لوگ عرفات کا وقوف کرتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ

وسلم کو یہ حکم دیا کہ عرفات جائیں وہاں ٹھیریں پھر وہاں سے لوٹ کر (مزدلفہ میں آئیں) ثم افیضوا من حیث

تَعَالَى ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ

افاض الناس سے یہی مراد ہے ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنْ

کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی انہوں نے

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَطُوْفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتَّى يُهِلَّ بِالْحَجِّ

ابن عباس سے انہوں نے کہا جو کوئی تمتع کرے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے وہ جب تک حج کا احرام نہ باندھے بیت اللہ کا (نفل) طواف کرتا رہے

فَاِذَا رَكِبَ اِلٰى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهٗ هَدِيَّةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ

لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ اَیَّ ذٰلِكَ شَاءَ غَيْرَ اَنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ فَعَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فِی الْحَجِّ وَ

ذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ كَانَ اٰخِرُ يَوْمٍ مِّنَ الْاَيَّامِ الثَّلٰثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ

عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتّٰى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ الظَّلَامُ

ثُمَّ لِيَدْفَعُوْا مِنْ عَرَفَاتٍ اِذَا اَفَاضُوْا مِنْهَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا جَمْعًا الَّذِیْ يَبِيْتُوْنَ بِهٖ

ثُمَّ لِيَذْكُرِ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّاَكْثِرُوا التَّكْبِيْرَ وَالتَّهْلِيْلَ قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا ثُمَّ اَفِيْضُوْا

فَاِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُفِيْضُوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ

النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ بَابُ وَ

مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

النَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ

قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً

وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بَابٌ وَّهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ وَقَالَ

عَطَاءٌ النَّسْلُ الْحَيَوَانُ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عن ابن ابی ملیکة عن عائشة ترفعه قال ابغض الرجال الی الله الالد الخصم

انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے مرفوعاً روایت کی سب لوگوں میں اللہ کو وہ شخص بہت زیادہ ناپسند ہے جو بڑا جھگڑالو ہو

وقال عبد الله حدثنا سفیان حدثنی ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن عائشة

عبد اللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن جریج نے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے

عن النبی صلی الله علیه وسلم باب قوله ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی حدیث نقل کی) باب ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل

مثل الذین خلوا من قبلکم مستهم الباساء والضراء الی قریب حدثنا

الذین خلوا من قبلکم مستهم الباساء والضراء کی تفسیر ہم سے

ابراهیم بن موسی اخبرنا هشام عن ابن جریج قال سمعت ابن ابی ملیکة

ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا

یقول قال ابن عباس رض حتی اذا استیاس الرسل وظنوا انهم قد کذبوا

وہ کہتے تھے ابن عباس نے (سورۂ یوسف میں) یوں پڑھا حتی اذا استیاس الرسل وظنوا انهم قد کذبوا

خفیفة ذهب بها هناک وتلا حتی یقول الرسول والذین امنوا معه متی

تخفیف کے ساتھ اور اس کا مطلب وہی سمجھے جو اس آیت کا ہے یہ آیت (سورۂ بقرہ کی) پڑھی حتی یقول الرسول والذین امنوا معه متی

نصر الله الا ان نصر الله قریب فلقیت عروة بن الزبیر فذکرت له ذلک

نصر الله الا ان نصر الله قریب ف ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں پھر میں عروہ بن زبیر سے ملا میں نے ان سے ابن عباس کی یہ تفسیر بیان کی

فقال قالت عائشة معاذ الله والله ما وعد الله رسوله من شیء قط الا علم

انھوں نے کہا حضرت عائشہ تو کہتی تھیں اللہ کی پناہ پیغمبر تو جو وعدہ اللہ نے ان سے کیا ہو اس کو سمجھتے ہیں کہ وہ

انه کائن قبل ان یموت ولکن لم یزل البلاء بالرسل حتی خافوا ان یکون

مرنے سے پہلے پورا ہوگا بات یہ ہے کہ پیغمبروں کی آزمائش برابر ہوتی رہی ہے (مدد آنے میں دیر ہوئی) کہ پیغمبر ڈر گئے ایسا نہ ہو کہ

من معهم یکذبونهم فکانت تقرؤها وظنوا انهم قد کذبوا مثقلة باب قوله

امت کے لوگ ان کو جھٹلا دیں تو حضرت عائشہ اس آیت کو (سورۂ یوسف کی) یوں پڑھتی تھیں وظنوا انهم قد کذبوا تشدید سے باب

نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم الایة حدثنا

نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم کی تفسیر ہم سے

اسحق اخبرنا النضر بن شمیل اخبرنا ابن عون عن نافع قال کان ابن عمر رض

اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عبد اللہ بن عون نے انھوں نے نافع سے انھوں نے کہا ابن عمر جب

إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ

قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے ایک دن قرآن میں نے لیا وہ سورۂ بقرہ یاد سے پڑھ رہے تھے

حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا

وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي + رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رض قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ

وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى

شِئْتُمْ بَابُ قَوْلِهِ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ

باب وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ اَنْ

يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ

ینکحن ازواجھن کی تفسیر ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ

ہم سے عباد بن راشد نے کہا ہم سے حسن نے کہا مجھ سے معقل بن یسار نے انہوں نے کہا

كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي

میری ایک بہن تھی اس کو اسکی اگلے خاوند نے نکاح کا پیغام دیا دوسری سند اور ابراہیم بن طہمان نے یونس سے روایت کی انہوں نے

مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ

معقل بن یسار نے بیان کیا تیسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے

الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ

امام حسن بصری سے کہ معقل بن یسار کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دیا اور عدت گذر نے تک اسکو چھوڑ رکھا رجعت نہیں کی جب

حافظ نے کہا عموم لفظ کا اعتبار ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا تو آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلے گا مگر بہت سی حدیثیں اسکی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں ان سے آیت کا عموم

عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ

گذر گئی اور طلاق بائن ہو گیا) تو پھر اُس نے نکاح کا پیغام دیا لیکن معقل نے منظور نہ کیا گو عورت چاہتی تھی اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری فلا تعضلوھن

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ

باب والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِلَى بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ يَعْفُونَ يَهَبْنَ حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ

اشھر وعشرا الآیۃ کی تفسیر یعفون کا معنے معاف کر دیں یعنی ہبہ کر دیں بخشدیں ہم سے امیہ بن

ابْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ

بسطام نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ عبداللہ بن زبیر کہتے

الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا

تھے میں نے حضرت عثمان سے کہا والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا الآیۃ

قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا أَوْ تَدَعُهَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ

یہ آیت تو دوسری آیت سے منسوخ ہو چکی ہے پھر تم نے اسکو مصحف میں کیوں لکھایا چھوڑ کیوں نہ دیا حضرت عثمان نے کہا بھتیجے

شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ

میں قرآن کی کسی آیت کو اس کے مقام سے ہٹانے والا نہیں اگرچہ وہ منسوخ ہو گئی ہو) ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے شبل بن عباد

أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ

نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا یہ آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا الآیۃ اس وقت اتری جب

هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ

(جاہلیت کے زمانہ کی طرح) یہ عدت خواہ مخواہ خاوند کے گھر میں گذارنا ضروری تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ اتارا والذین یتوفون

مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ

منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ

اگر عورتیں (چار مہینے دس دن کے بعد) اپنے خاوند کے گھر سے نکل جائیں تو خاوند کے وارثو تم کو کوئی گناہ نہ ہوگا اگر وہ دستور کے موافق اپنے لیے کوئی

اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ

اس آیت میں ایک سال پورا کرنے کے لیے سات مہینے اور بیس دن زیادہ خاوند کے گھر میں رہنا وصیت پر موقوف رکھا ہے مگر عورت کو

فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ

اختیار ہے چاہے خاوند کی وصیت کے موافق خاوند کے گھر میں (ایک سال پورا ہونے تک) رہے چاہے چار مہینے دس دن کے بعد نکل جائے کہ اللہ تعالیٰ

فلا جناح عليكم فالعدة كما هي واجب عليها زعم ذلك عن مجاهد وقال

فلا جناح علیکم سے یہی مراد ہے تو اصل عدت یعنی چار مہینے دس دن سب حال میں عورت پر واجب ہے شبل نے کہا ابن ابی نجیح نے مجاہد سے ایسا ہی

عطاء قال ابن عباس نسخت هذه الآية عدتها عند أهلها فتعتد حيث

ابن ابی نجیح نے کہا عطا نے ابن عباس سے نقل کیا اس آیت نے اس حکم کو منسوخ کر دیا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر والوں کے پاس عدت کرے اس آیت کی رو سے

شاءت وهو قول الله تعالى غير إخراج قال عطاء إن شاءت اعتدت

عورت کو اختیار ملا جہاں چاہے وہاں عدت کرے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول غیر اخراج کا یہی مطلب ہے عطا نے کہا عورت اگر چاہے تو اپنے خاوند کے گھر

عند أهله وسكنت في وصيتها وإن شاءت خرجت لقول الله تعالى فلا

والوں میں عدت کرے اور وصیت کی رو سے اسی کے گھر میں رہے اور اگر چاہے تو وہاں سے نکل جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

جناح عليكم فيما فعلن قال عطاء ثم جاء الميراث فنسخ السكنى فتعتد

کہ وہ نکل جائیں تو دستور کے موافق اپنے حق میں جو بات کریں اس میں کوئی گناہ تم پر نہ ہوگا عطا نے کہا اس کے بعد میراث کی آیت اتری تو رہنے

حيث شاءت ولا سكنى لها وعن محمد بن يوسف حدثنا ورقاء عن ابن

سے سکنیٰ کا حکم منسوخ ہو گیا عورت کو اختیار ملا جہاں چاہے وہاں عدت پوری کرے مکان کا خرچہ اس کو نہیں ملنے کا

أبي نجيح عن مجاهد بهذا وعن ابن أبي نجيح عن عطاء عن ابن عباس

اور محمد بن یوسف نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے یہی قول بیان کیا جو اوپر گذرا اور ورقا نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے

قال نسخت هذه الآية عدتها في أهلها فتعتد حيث شاءت لقول الله

سے یہ روایت کی کہ اس آیت نے عورت کا خاوند کے گھر میں عدت کرنے کا حکم منسوخ کر دیا اب اسکو اختیار ملا جہاں چاہے وہاں عدت کرے

غير إخراج نحوه حدثنا حبان حدثنا عبد الله أخبرنا عبد الله بن

فرمایا غیر اخراج ہم سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہمکو عبداللہ بن

عون عن محمد بن سيرين قال جلست إلى مجلس فيه عظم من الأنصار و

عون نے خبر دی انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا جس میں انصار کے بڑے بڑے لوگ موجود تھے

فيهم عبد الرحمن بن أبي ليلى فذكرت حديث عبد الله بن عتبة في شأن

اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بھی تھے میں نے عبداللہ بن عتبہ کی حدیث جو سبیعہ بنت

سبيعة بنت الحارث فقال عبد الرحمن ولكن عمه كان لا يقول ذلك

حارث کے باب میں ہے نقل کی اس پر عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہنے لگے کہ عبداللہ بن عتبہ کے چچا (عبداللہ بن مسعود) تو اس کے قائل

فقلت إني لجريء إن كذبت على رجل في جانب الكوفة ورفع صوته قال

نہ تھے میں نے خوب بلند آواز سے یہ کہا پھر تو میں جھوٹ بولنے میں بڑا دلیر ٹھہرا اگر میں کوفہ میں جو شخص رہتا ہے (یعنی عبداللہ بن عتبہ) اس پر

ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ

میں باہر نکل گیا مجھکو دیکھتے ہیں، مالک بن عامر یا مالک بن عوف سے (راوی کو شک ہے) یہ عبداللہ بن مسعود رضہ کے رفیقوں میں تھے) میں نے

قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ

ان سے پوچھا عبداللہ بن مسعود اس حاملہ کی عدت کیا کہتے تھے جس کا خاوند مر جائے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رضہ تو یوں کہتے تھے لوگو تم

عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ

حاملہ پر سختی کرتے ہو اس پر آسانی نہیں کرتے (اسکو لمبی عدت کا حکم دیتے ہو) حالانکہ چھوٹی سورۃ نسا (یعنی سورۃ طلاق) لمبی سورۃ نسا

الطُّولَى وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ بَابُ قَوْلِهِ حَافِظُوا

کے بعد اتری ہے **ف** اور ایوب سختیانی نے محمد بن سیرین سے یوں نقل کیا ہے میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا **ف۲** باب حافظوا

عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

علی الصلوات والصلوۃ الوسطی کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے

أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہمکو ہشام بن حسان نے خبر دی انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبیدہ بن عمرو سے انہوں نے حضرت علی سے کہ آنحضرت نے فرمایا

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَالَ

دوسری سند اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ

محمد بن سیرین نے انہوں نے عبیدہ بن عمرو سلمانی سے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن

الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ

فرمایا ان کافروں نے ہمکو بیچ والی نماز نہ پڑھنے دی سورج ڈوب گیا اللہ تعالیٰ ان کی قبروں گھروں

وَبُيُوتَهُمْ أَوْ أَجْوَافَهُمْ شَكَّ يَحْيَى نَارًا بَابُ قَوْلِهِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ مُطِيعِينَ

یا ان کے پیٹوں کو انگاروں سے بھر دے **ف۳** یحییٰ راوی کو شک ہے **ف۴** باب وقوموا للہ قانتین کی تفسیر قانتین کے معنی تابعداری

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے حارث بن شبیل

شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ

سے انہوں نے ابو عمرو سعد بن ایاس شیبانی سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا پہلے ہم نماز پڑھتے میں بات کیا کرتے تھے

يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ

ہم میں سے کسیکو اپنے بھائی سے بات کرنے کی ضرورت ہوتی تو نماز ہی میں بات کر لیتا یہاں تک کہ یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوات

وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ بَابُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنْ خِفْتُمْ

فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ وَ

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيُّهُ عِلْمُهُ يُقَالُ بَسْطَةً زِيَادَةً وَّفَضْلًا اَفْرِغْ اَنْزِلْ وَلَا

يَؤُدُهُ لَا يُثْقِلُهُ اٰدَنِي اَثْقَلَنِي وَالْاٰدُ وَالْاَيْدُ الْقُوَّةُ اَلسِّنَةُ نُعَاسٌ يَتَسَنَّهْ

يَتَغَيَّرْ فَبُهِتَ ذَهَبَتْ حُجَّتُهُ خَاوِيَةٌ لَا اَنِيْسَ فِيْهَا عُرُوْشُهَا اَبْنِيَتُهَا اَلسِّنَةُ

نُعَاسٌ نُنْشِزُهَا نُخْرِجُهَا اِعْصَارٌ رِيْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَآءِ

كَعَمُوْدٍ فِيْهِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ

مَطَرٌ شَدِيْدٌ اَلطَّلُّ النَّدٰى وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ اِذَا

سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ

الْاِمَامُ رَكْعَةً وَّتَكُوْنُ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا فَاِذَا صَلُّوا

الَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً اسْتَاْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ وَيَتَقَدَّمُ

الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْاِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ
اور امام کے فارغ ہونے کے بعد یہ دونوں گروہ کھڑے ہوکر ایک ایک رکعت اپنی پوری کر لیں

الْإِمَامُ فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدَّ
ہر گروہ کی دو دو رکعتیں پوری ہو گئیں اگر اس سے زیادہ خوف ہو

مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ
(صف باندھنے کا بھی موقع نہ ہو تلوار چل رہی ہو) تو پاؤں پر کھڑے کھڑے پیدل یا سواری پر پڑھ کر نماز پڑھ لیں قبلے کی طرف منہ ہو یا

مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا أُرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا
اور طرف امام مالک کہتے ہیں نافع نے کہا میں سمجھتا ہوں عبداللہ بن عمر نے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا باب والذین یتوفون منکم و

يَذَرُونَ أَزْوَاجًا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ
یذرون ازواجا الآیۃ کی تفسیر مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن

الْأَسْوَدِ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
اسود اور یزید بن زریع نے دونوں نے کہا ہم سے حبیب بن شہید نے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے

قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِينَ
کہ عبداللہ بن زبیر کہتے تھے میں نے حضرت عثمان رض سے کہا یہ آیت سورۂ بقرہ کی والذین

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْأُخْرَى
یتوفون منکم ویذرون ازواجا غیر اخراج تک تو دوسری آیت سے منسوخ ہے اسکو تم

فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ
(مصحف میں) کاہیکو لکھوایا چھوڑ کیوں نہیں دی انھوں نے کہا میرے بھتیجے میں کسی آیت کو اس کے ٹھکانے سے بدلنے والا نہیں حمید نے

نَحْوَ هٰذَا بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
کہا یا ایسا ہی جواب دیا باب واذ قال ابراہیم رب ارنی کیف تحی الموتی کی تفسیر ہم سے احمد بن

بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھکو یونس نے خبر دی انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے ابو سلمہ اور

وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ
سعید بن مسیب سے انھوں نے ابو ہریرہ رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم کو اللہ کی قدرت میں شک

بالشك من ابراهيم اذ قال رب ارني كيف تحي الموتى قال اولم تؤمن قال

بلى ولكن ليطمئن قلبي باب قوله ايود احدكم ان تكون له جنة

الى قوله تتفكرون حدثنا ابراهيم اخبرنا هشام عن ابن جريج سمعت

عبد الله بن ابي مليكة يحدث عن ابن عباس قال وسمعت اخاه ابا بكر

ابن ابي مليكة يحدث عن عبيد بن عمير قال قال عمر يوما لاصحاب

النبي صلى الله عليه وسلم فيم ترون هذه الاية نزلت ايود احدكم ان

تكون له جنة قالوا الله اعلم فغضب عمر فقال قولوا نعلم او لا نعلم فقال ابن

عباس في نفسي منها شيء يا امير المؤمنين قال عمر يا ابن اخي قل ولا تحقر

نفسك قال ابن عباس ضربت مثلا لعمل قال عمر اي عمل قال ابن عباس

لعمل قال عمر لرجل غني يعمل بطاعة الله عز وجل ثم بعث الله له الشيطان

فعمل بالمعاصي حتى اغرق اعماله باب قوله لا يسئلون

الناس الحافا يقال الحف علي والح علي واحفاني بالمسئلة فيحفكم

يجهدكم حدثنا ابن ابي مريم حدثنا محمد بن جعفر قال حدثني شريك

ابن ابی نمر ان عطاء بن یسار وعبد الرحمن بن ابی عمرة الانصاری قالا

عطاء بن یسار اور عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری دونوں کہتے تھے

سمعنا ابا ھریرة رض یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین الذی

ہمنے ابو ہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک

تردہ التمرة والتمرتان ولا اللقمة ولا اللقمتان انما المسکین الذی

کھجور یا دو کھجور یا ایک لقمہ دو لقمے لیکر چلدیتا ہے مسکین (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وہ ہے جو سوال سے بچتا ہو

یتعفف واقرؤا ان شئتم یعنی قولہ لا یسئلون الناس الحافا باب قول اللہ

سمجھنا چاہو تو یہ آیت پڑھو لا یسألون الناس الحافا باب

واحل اللہ البیع وحرم الربوا المس الجنون حدثنا عمر بن حفص بن

واحل اللہ البیع وحرم الربوا کی تفسیر یتخبطہ الشیطان من المس مس کے معنے دیوانگی (جنون) کے ہم سے عمر بن حفص بن

غیاث حدثنا ابی حدثنا الاعمش حدثنا مسلم عن مسروق عن عائشة رض

غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض

قالت لما نزلت الآیات من آخر سورة البقرة فی الربا قرأھا رسول اللہ

انہوں نے کہا جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں سود کے باب میں اتریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس ثم حرم التجارة فی الخمر باب قولہ یمحق اللہ

نے لوگوں کو سنا دیں اس کے بعد شراب کی سوداگری بھی حرام کی باب یمحق اللہ الربو کی تفسیر

الربا یذھبہ حدثنا بشر بن خالد اخبرنا محمد بن جعفر عن شعبة

یمحق کا معنے مٹا دیتا ہے دور کردیتا ہے ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے

عن سلیمن سمعت ابا الضحی یحدث عن مسروق عن عائشة انھا قالت لما

انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے کہا میں نے ابو الضحیٰ سے سنا وہ مسروق سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا

انزلت الآیات الاواخر من سورة البقرة خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ

جب سورہ بقرہ کے اخیر کی آیتیں (سود کے باب میں) اتریں تو آپ باہر برآمد ہوئے

وسلم فتلاھن فی المسجد فحرم التجارة فی الخمر باب قولہ فاذنوا بحرب

اور مسجد میں جا کر ان آیتوں کو پڑھ کر سنایا پھر شراب کی سوداگری بھی حرام کی باب فاذنوا بحرب کی تفسیر

فاعلموا حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن منصور

یعنے جان رکھو خبردار ہو جاؤ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے

عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت لما انزلت الآیات من اخر
سورة البقرة قرأهن النبی صلی الله علیه وسلم فی المسجد وحرم التجارة
فی الخمر باب قوله وان كان ذو عسرة فنظرة الی میسرة وان تصدقوا
خیر لكم ان كنتم تعلمون وقال لنا محمد بن یوسف عن سفین عن منصور
والاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت لما انزلت الآیات
من اخر سورة البقرة قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقرأهن علینا ثم
حرم التجارة فی الخمر باب قوله واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله حدثنا
قبیصة بن عقبة حدثنا سفین عن عاصم عن الشعبی عن ابن عباس رض
قال اخر آیة نزلت علی النبی صلی الله علیه وسلم آیة الربا باب قوله وان
تبدوا ما فی انفسكم او تخفوه یحاسبكم به الله فیغفر لمن یشاء ویعذب
من یشاء والله علی كل شیء قدیر حدثنا محمد حدثنا النفیلی حدثنا
مسكین عن شعبة عن خالد الحذاء عن مروان الاصفر عن رجل من
اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وهو ابن عمر انها قد نسخت وان تبدوا

مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ الْآيَةَ بَابُ قَوْلِهِ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ

مافی انفسکم او تخفوہ منسوخ ہو گئی باب آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ کی

رَبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِصْرًا عَهْدًا وَيُقَالُ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ فَاغْفِرْ لَنَا

تفسیر ابن عباس نے کہا اصرا کا معنے عہد غفرانک کا معنے مغفرت یعنے ہمکو بخش دے

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہمکو شعبہ نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے

مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مروان اصفر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے مروان نے کہا میں

أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ قَالَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ

سمجھتا ہوں وہ عبداللہ بن عمرؓ تھے انہوں نے کہا یہ آیت ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ اس آیت سے منسوخ ہو گئی جو اس کے بعد ہے (یعنی لا

الَّتِي بَعْدَهَا +

یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے)

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

سورۂ آل عمران کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم والا

تُقَاةٌ وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ صِرٌّ بَرْدٌ شَفَا حُفْرَةٍ مِثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهَا

تقاۃ و تقیۃ دونوں کا معنے ایک ہے یعنے بچاؤ کرنا صر کا معنے سردی (پالا) شفا حفرۃ گڑھے کا کنارہ جیسے کچے کنوئیں کا کنارہ ہوتا ہے

تُبَوِّئُ تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا الْمُسَوَّمُ الَّذِي لَهُ سِيمَاءٌ بِعَلَامَةٍ أَوْ بِصُوفَةٍ أَوْ بِمَا

تبوئ یعنے لشکر کے مقامات تجویز کرتا تھا مورچہ (مسومین مسوم اسکو کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی ہو مثلاً پشم یا اور کوئی نشانی

كَانَ رِبِّيُّونَ الْجَمِيعُ وَالْوَاحِدُ رِبِّيٌّ تَحُسُّونَهُمْ تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا غُزًّى

ربیون جمع ہے اسکا مفرد ربی ہے یعنے اللہ والا تحسونهم ان کو قتل کر کے جڑ پیڑ سے اکھاڑتے ہو غزا

وَاحِدُهَا غَازٍ سَنَكْتُبُ سَنَحْفَظُ نُزُلًا ثَوَابًا وَيَجُوزُ وَمُنْزَلٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ كَقَوْلِكَ

جمع ہے غازی کی یعنے جہاد کرنے والا سنکتب کا معنے ہمکو یاد رہیگا نزلا کا معنے ثواب ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نزل اسم مفعول

أَنْزَلْتُهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَالْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْحِسَانُ وَقَالَ ابْنُ

کے معنوں میں ہو یعنے اللہ کی طرف سے اتارا گیا جیسے کہتے ہیں انزلتہ یعنے میں نے اسکو اتارا مجاہد نے کہا والخیل المسومۃ کا معنے موٹے ہوئے

جُبَيْرٍ وَحَصُورًا لَا يَأْتِي النِّسَاءَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِنْ فَوْرِهِمْ مِنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ

سعید بن جبیر نے کہا حصورا اس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں کی طرف مائل نہ ہو عکرمہ نے کہا من فورهم کا معنے بدر کے دن

بدر. وقال مجاهد تخرج الحي النطفة تخرج ميتة ويخرج منها الحي

اور جو شریک ہے۔ مجاہد نے کہا یخرج الحی من المیت یعنی نطفہ بے جان ہوتا ہے اس سے جاندار پیدا ہوتا ہے

الابكار اول الفجر والعشي ميل الشمس اراه الى ان تغرب باب منه آيات

ابکار صبح سویرے عشی سورج ڈھلے سے ڈوبے تک جو وقت ہوتا ہے باب منه آیات محکمات

محكمات وقال مجاهد الحلال والحرام واخر متشابهات يصدق بعضه

مجاہد نے کہا محکمات حلال حرام کی آیتیں مراد ہیں واخر متشابہات کا مطلب ہے ایک دوسری آیتیں جو ایک

بعضا كقوله تعالى وما يضل به الا الفاسقين وكقوله جل ذكره و

دوسری کی مثل جلتی ہیں ایک کی ایک تصدیق کرتی ہے جیسے یہ آیتیں ہیں وما یضل به الا الفاسقین

يجعل الرجس على الذين لا يعقلون وكقوله والذين اهتدوا زادهم

یجعل الرجس علی الذین لا یعقلون والذین اهتدوا زادهم هدی

هدى زيغ شك ابتغاء الفتنة المشتبهات والراسخون يعلمون يقولون

ان تینوں آیتوں میں سے حلال حرام کا بیان نہیں ہے تو متشابہ ہیں) زیغ کا معنی شک ابتغاء الفتنة میں فتنہ سے مراد مشابہات

آمنا به حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا يزيد بن ابراهيم التستري

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم تستری نے

عن ابن ابي مليكة عن القاسم بن محمد عن عائشة رض قالت تلا رسول

انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية هو الذي انزل عليك الكتاب

علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی هو الذی انزل علیک الکتاب

منه آيات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذين في

منه آیت محکمات هن ام الکتاب واخر متشابهات فاما الذین فی

قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله الى

قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله اخیر آیت

قوله اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رايت

اولوا الالباب تک پھر فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ

الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سمى الله فاحذروهم

آیتوں کے پیچھے لگتے ہیں تو سمجھ لو کہ اللہ تعالی نے قرآن میں انہی لوگوں کا ذکر کیا ہے ان کی صحبت سے بچے رہو

باب قوله وإني أعيذها بك وذريتها من الشيطن الرجيم حدثني عبد
باب وانی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطن الرجیم کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن

الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن سعيد بن
محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے

المسيب عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مولود
انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے

يولد إلا والشيطان يمسه حين يولد فيستهل صارخا من مس الشيطان
اُس کے پیدا ہوتے وقت شیطان چھوتا ہے وہ شیطان کے چھونے سے چلا کر رونے لگتا ہے ایک

إياه إلا مريم وابنها ثم يقول أبو هريرة واقرؤا إن شئتم وإني أعيذها
مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کو شیطان نے نہیں چھوا ابوہریرہ یہ حدیث روایت کر کے کہتے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو

بك وذريتها من الشيطان الرجيم باب قوله إن الذين يشترون بعهد الله و
وانی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم باب ان الذین یشترون بعھد اللہ و

أيمانهم ثمنا قليلا أولئك لا خلاق لهم لا خير أليم مؤلم موجع من الألم
ایمانہم ثمنا قلیلا اولئک لاخلاق لہم کی تفسیر لاخلاق لہم کا معنے یعنی ان کو آخرت میں بھلائی نہ ہوگی الیم دکھ کا عذاب

وهو في موضع مفعل حدثنا حجاج بن منهال حدثنا أبو عوانة عن
یہ فعیل بمعنے مفعل ہے (جو کلام عرب میں کم آیا ہے) ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی انہوں نے

الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله بن مسعود رض قال قال رسول الله
اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم من حلف يمين صبر ليقتطع بها مال امرئ مسلم لقي
نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لیے خواہ مخواہ (جھوٹی) قسم کھائے تو وہ قیامت کے دن

الله وهو عليه غضبان فأنزل الله تصديق ذلك إن الذين يشترون
(جب) اللہ سے ملیگا اور اُس پر غصے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے یہی مضمون قرآن میں اتار فرمایا ان الذین یشترون

بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا أولئك لا خلاق لهم في الآخرة إلى
بعھد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا اولئک لاخلاق لھم فی الآخرہ اخیر آیت

آخر الآية قال فدخل الأشعث بن قيس وقال ما يحدثكم أبو عبد الرحمن
تک ابووائل نے کہا پھر ایسا ہوا کہ اشعث بن قیس کندی (ہم لوگوں کے پاس) آئے کہنے لگے ابوعبدالرحمن (عبداللہ بن مسعود)

قلنا كذا وكذا قال فيّ أنزلت كانت لي بئر في أرض ابن عمّ لي قال النبي

یعنی کہا ایسی حدیث انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے ہی باب میں اتری ہے میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں [illegible]

صلى الله عليه وسلم بيّنتك أو يمينه فقلت إذاً يحلف يا رسول الله فقال

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ گواہ لا ورنہ اس کی قسم پر فیصلہ ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تب تو وہ قسم کھا لے گا

النبي صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين صبر يقتطع بها مال امرئ

حضرت نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال لینے کی نیت سے جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے

مسلم وهو فيها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان حدثنا علي هو ابن أبي

وہ اللہ سے ملے گا اس حال میں کہ اللہ اس پر غصے ہوگا ہم سے علی بن ابی ہاشم نے بیان

هاشم سمع هشيماً أخبرنا العوام بن حوشب عن إبراهيم بن عبد الرحمن عن

کیا انہوں نے ہشیم سے سنا کہا ہم کو عوام بن حوشب نے خبر دی انہوں نے ابراہیم بن عبد الرحمن سے انہوں نے

عبد الله بن أبي أوفى أنّ رجلاً أقام سلعة في السوق فحلف فيها لقد

عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے بازار میں مال رکھا اور ایک مسلمان کو پھانسنے کے لیے جھوٹی

أعطى بها ما لم يعطه ليوقع فيها رجلاً من المسلمين فنزلت إنّ الذين

قسم کھا کر یہ کہنے لگا مجھ کو اس مال کا اتنا مول ملتا تھا حالانکہ اتنا مول کسی نے نہیں لگایا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمناً قليلاً إلى آخر الآية حدثنا نصر

ان الذین یشترون بعہد اللہ و ایمانہم ثمنا قلیلا اخیر تک ہم سے نصر بن

ابن علي بن نصر حدثنا عبد الله بن داود عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة

علی بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن داؤد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے

أنّ امرأتين كانتا تخرزان في بيت أو في الحجرة فخرجت إحداهما وقد

انہوں نے کہا دو عورتیں ایک گھر یا کوٹھڑی میں بیٹھی موزہ سی رہی تھیں ان میں سے ایک باہر نکلی اس

أنفذ بإشفى في كفها فادّعت على الأخرى فرفع إلى ابن عباس فقال ابن

کی ہتھیلی میں موزہ سینے کا سوا آر پار ہو گیا تھا اس نے دوسری عورت پر دعویٰ کیا یہ مقدمہ ابن عباس کے پاس آیا انہوں

عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعطى الناس بدعواهم

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر لوگوں کو دعوے کرنے پر دلا دیا جاتا (جو دعویٰ

لذهب دماء قوم وأموالهم ذكّروها بالله واقرؤا عليها إنّ الذين يشترون

کرتے) تو کتنوں کے خون اور مال تلف ہو جاتے ایسا کرو اس دوسری عورت (یعنی مدعی علیہا) کو اللہ سے ڈراؤ اور یہ آیت سناؤ ان الذین

بعهد الله فذكروها فاعترفت فقال ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم

بعهد الله اخیر تک جب لوگوں نے ایسا کیا تو وہ ڈر گئی اُس نے جرم کا اقرار کیا ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اليمين على المدعى عليه باب قل يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا

فرمایا قسم مدعی علیہ پر ہے باب قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا

وبينكم الا نعبد الا الله سواء قصد حدثني ابراهيم بن موسى عن هشام

وبینکم الا نعبد الا اللہ کی تفسیر ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا اُنہوں نے ہشام بن یوسف

عن معمر ح وحدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر

سے انہوں نے معمر سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا

عن الزهري قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال حدثني ابن

اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن عباس نے

عباس قال حدثني ابو سفيان من فيه الى في قال انطلقت في المدة

کہا مجھ سے ابوسفیان نے منہ در منہ بیان کیا وہ کہتے تھے جس زمانہ میں مجھ میں اور آنحضرت

التي كانت بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبينا انا

صلی اللہ علیہ وسلم میں صلح تھی (یعنی صلح حدیبیہ کے زمانہ میں) میں شام کے ملک میں تھا اتنے میں

بالشام اذ جيء بكتاب من النبي صلى الله عليه وسلم الى هرقل قال وكان

معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خط ہرقل (بادشاہ روم) کے نام آیا ہے یہ خط دحیہ

دحية الكلبي جاء به فدفعه الى عظيم بصرى فدفعه عظيم بصرى الى

کلبی لایا تھا اُس نے لا کر بصرے کے رئیس کو دیا اُس نے ہرقل کو دیا تب

هرقل قال فقال هرقل هل ههنا احد من قوم هذا الرجل الذي يزعم

ہرقل کہنے لگا دیکھو تو یہاں اُس قوم کا بھی کوئی شخص ہے (یعنی قریش کا) جس قوم میں یہ صاحب پیدا ہوئے ہیں جو

انه نبي فقالوا نعم قال فدعيت في نفر من قريش فدخلنا على هرقل

پیغمبری کا دعوی کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا ہاں ہے ابوسفیان کہتے ہیں پھر میں اور قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا

فاجلسنا بين يديه فقال ايكم اقرب نسبا من هذا الرجل الذي

اُس نے اپنے روبرو ہم کو بٹھایا اور پوچھنے لگا تم لوگوں میں اُن صاحب کا قریبی رشتہ دار کون ہے جو اپنے تئیں

يزعم انه نبي فقال ابو سفيان فقلت انا فاجلسوني بين يديه واجلسوا

پیغمبر کہتے ہیں میں نے کہا میں اُن کا قریبی رشتہ دار ہوں اُس وقت ہرقل نے مجھ کو اپنے سامنے کر لیا اور میرے ساتھیوں

أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا

کو میرے پیچھے پھر اپنے مترجم کو بلایا اور اُن سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ کہ جو اس کے پیچھے بیٹھے ہیں میں اس سے یعنے ابوسفیان سے ان

الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ

صاحب کا کچھ حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں اگر یہ جھوٹ بیان کرے تو تم کہہ دینا جھوٹا ہے اگر سچ بیان کرے تو خاموش

اللهِ لَوْلَا أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ

اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے ساتھی (اگر میں غلط بیان کروں گا) مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو میں ضرور جھوٹ بولدیتا خیر پھر ہرقل نے اپنے مترجم سے کہا

حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ

ان صاحب کا خاندان کیسا ہے میں نے کہا اُن کا خاندان تو بہت عمدہ ہے (شریف گھرانے کے) پھر کہنے لگا اچھا ان صاحب کے باپ دادوں

قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ

میں کوئی بادشاہ گذرا ہے میں نے کہا نہیں پھر کہنے لگا اچھا پیغمبری کا دعویٰ کرنے سے پہلے کبھی تم نے اُن کو جھوٹ بولتے دیکھا میں نے کہا نہیں (کبھی جھوٹ بولتے نہیں

لَا قَالَ أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ

دیکھا) پھر کہنے لگا اچھا اُن کی پیروی بڑے آدمیوں (امیروں) نے کی ہے یا غریبوں نے میں نے کہا غریبوں نے پھر کہنے لگا اچھا

أَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ

اُن کے تابعدار لوگ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں میں نے کہا بڑھ رہے ہیں پھر کہنے لگا اچھا اُن کے دین میں کوئی آکر پھر اُس کو

عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ

برا سمجھ کر چھوڑ بھی دیتا ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا تم سے اُن سے کبھی لڑائی بھی ہوئی

قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا

میں نے کہا ہاں کہنے لگا لڑائی کا انجام کیا ہوا میں نے کہا ہماری اُن کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے کبھی

وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَ

اُن کی فتح ہوتی ہے کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کہنے لگا اچھا وہ عہد شکنی کرتے ہیں میں نے کہا نہیں لیکن

نَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللهِ مَا أَمْكَنَنِي

اب ایک مدت کے لیے ہماری اُن میں صلح ہوئی ہے دیکھیے وہ اس مدت میں کیا کرتے ہیں (شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے

مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ

کہا بس اسی بات میں اتنا کہنے کا مجھکو موقع ملا کہنے لگا اچھا اُن سے پہلے بھی کسی شخص نے (عرب لوگوں میں) پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے

قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ

میں نے کہا نہیں بس جب یہ گفتگو ہو چکی تو ہرقل اپنے مترجم سے کہنے لگا اس شخص (یعنے ابوسفیان) سے کہہ میں نے تجھ سے اُن کا خاندان پوچھا

أنه فيكم ذو حسب وكذلك الرسل تبعث في أحساب قومها وسألتك هل
تو کہتا ہو انکا خاندان بہت عمدہ ہے اور پیغمبرون کا یہی قاعدہ چلا آیا ہے ہمیشہ شریف خاندانون سے پیدا ہوتے ہین پھر مینے تجھ سے پوچھا
كان في آبائه ملك فزعمت أن لا فقلت لو كان من آبائه ملك قلت رجل
اُن کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ گذرا ہے تونے کہا نہین یہ مینے اسلیے پوچھا کہ اگر اُن کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ گذرا ہوتا
يطلب ملك آبائه وسألتك عن أتباعه أضعفاؤهم أم أشرافهم فقلت بل
تو مین خیال کرتا وہ اپنی گئی گذری بادشاہت کو لینا چاہتے ہین (جو ہتکاری ہے) پھر مینے تجھ سے پوچھا اُس کے تابعدار غریب لوگ ہین یا بڑے آدمی تونے
ضعفاؤهم وهم أتباع الرسل وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن
کہا غریب لوگ تو پیغمبرون کے تابعدار (شروع شروع مین) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں پھر مینے پوچھا اُنہنے نبوت کا دعوی کرنے سے پہلے کبھی انکو
يقول ما قال فزعمت أن لا فعرفت أنه لم يكن ليدع الكذب على الناس ثم
جھوٹ بولتے دیکھا تونے کہا نہین اس سے مینے یہ بات نکالی کہ جب وہ آدمیون کی نسبت جھوٹ نہین بولتے تو اللہ جل جلالہ پر کیون
يذهب فيكذب على الله وسألتك هل يرتد أحد منهم عن دينه بعد أن
جھوٹ باندھنے لگے اگر پیغمبر نہ ہون اور پھر مینے تجھ سے پوچھا انکو دین مین کوئی داخل ہوکر پھر اُس کو برا سمجھ کر پھر
يدخل فيه سخطة له فزعمت أن لا وكذلك الإيمان إذا خالط بشاشة
جاتا ہے تونے کہا نہین ایمان کا یہی حال ہے جب اُسکی خوشی دل مین سما جاتی ہے تو پھر نہین نکلتی
القلوب وسألتك هل يزيدون أم ينقصون فزعمت أنهم يزيدون و
پھر مینے تجھ سے پوچھا اُن کے تابعدار لوگ بڑھ رہے ہین یا گھٹ رہے ہین تونے کہا بڑھ رہے ہین ایمان
كذلك الإيمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه فزعمت أنكم قاتلتموه
کا حال یہی رہتا ہے (اپنی حد پوری ہوئے تک اس مین گھٹاؤ نہین ہوتا) پھر مینے تجھ سے پوچھا تمہاری اُنکی لڑائی ہوئی ہے تونے کہا ہان
فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك
ہوئی ہے اور لڑائی کا انجام ڈولون کی طرح ہوتا ہے کبھی اُن کیطرف فتح کبھی تمہاری طرف پیغمبرون کی یہی کیفیت
الرسل تبتلى ثم تكون لهم العاقبة وسألتك هل يغدر فزعمت أنه
رہتی ہے انکا امتحان ہوتا رہتا ہے اخیر مین اُنہی کو غلبہ ہوتا ہے پھر مینے تجھ سے پوچھا کیا وہ عہد شکنی کرتے ہین تونے کہا
لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسألتك هل قال أحد هذا القول قبله
کہ نہین اور پیغمبرون کی یہی صفت ہوتی ہے وہ عہد شکنی نہین کیا کرتے پھر مینے تجھ سے پوچھا اُن سے پہلے بھی کسی نے پیغمبری کا دعوی کیا تھا تونے
فزعمت أن لا فقلت لو كان قال هذا القول أحد قبله قلت رجل ائتم بقول
کہا نہین اس سے میرا مطلب یہ تھا اگر اُن سے پہلے کسی نے ایسا دعوی کیا ہوتا تو مین کہتا یہ بھی اُسی شخص کی چال چلنا چاہتے ہین

قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ

اس کے بعد ہرقل نے پوچھا اچھا یہ بتلا وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں نماز پڑھو زکوٰۃ دو ناتے والوں سے اچھا سلوک

وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ

کرو بدکاری سے بچے رہو تب ہرقل کہنے لگا اگر تو سچ کہتا ہے تو بیشک وہ اللہ کے پیغمبر ہیں اور میں (اگلی کتابوں کے رو سے) یہ جانتا تھا کہ وہ پیدا ہونے والے ہیں

وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ

لیکن مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں سے پیدا ہوں گے اگر میں یہ سمجھوں کہ ان تک پہنچ جاؤں گا تو مجھکو ان سے ملنے کی بڑی آرزو ہوتی اور اگر میں

عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ

ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور دیکھو ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے ان کی سلطنت یہاں تک آجائیگی جہاں میرے پاؤں ہیں ف

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ

اس کے بعد ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہرقل روم کے

مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ

بادشاہ کو معلوم ہو جو شخص سیدھے رستے کی پیروی کرے اس پر سلام اما بعد میں

فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ

تجھ کو اسلام کے کلمے (لا الہ الا اللہ) کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جا تو بچ رہیگا مسلمان ہو جا اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دیگا ف اگر

تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا

تو نے نہ مانا تو یہ سمجھ لے کہ تیری رعایا کا بھی وبال تجھ ہی پر پڑیگا اس کے بعد یہ آیت تھی یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا

وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ إِلَى قَوْلِهِ اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ

وبینکم ان لا نعبد الا اللہ اخیر آیت فقولوا اشہدوا بانا مسلمون تک جب ہرقل یہ خط پڑھ چکا ف

قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأُمِرْنَا فَأُخْرِجْنَا

تو شور غل مچ گیا بک بک ہونے لگی اور ہم کو باہر جانیکا حکم دیا گیا ہم باہر نکالے گئے

قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ

اس وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا تو بڑا درجہ ہو گیا ف بنی اصفر (زرد لوگوں) کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے

مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

ف ابو سفیان کہتے ہیں اس روز سے مجھکو برابر یقین رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) غالب

سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ

ہونگے یہاں تک کہ اللہ نے خود مجھ کو اسلام کی توفیق دی زہری نے کہا ہرقل نے روم کے سرداروں کو بلوا بھیجا انکو

الرُّوْمِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ دَارٍ لَهٗ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشَدِ اٰخِرَ

ایک محل میں جمع کیا اور دروازے بند کرا دیے کہنے لگا روم کے لوگو تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ کے لیے خوش اور خورم رہو اور

الْاَبَدِ وَاَنْ يَّثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ

تمہاری سلطنت قائم رہے (اگر یہ چاہتے ہو تو مسلمان ہو جاؤ) یہ سنتے ہی وہ گورخروں کی طرح (اس کلام سے نفرت کر کے) بھاگے دیکھا تو

فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ اِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ

دروازے بند ہیں (اب کدھر جا سکتے ہیں) آخر ہرقل نے ان کو بلایا اور کہنے لگا سنئے تمہارے دین کی سختی آزمانے کے لیے تم سے یہ کہا تھا

عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِيْ اَحْبَبْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ بَابُ قَوْلِهٖ

(کہ مسلمان ہو جاؤ) اب میں خوش ہوا جو میں چاہتا تھا کہ تم اپنے دین پر مضبوط رہو وہ میری آنکھوں نے دیکھ لیا یہ سنتے ہی سب سرداروں نے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اِلٰى بِهٖ عَلِيْمٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اخیر آیت بہ علیم تک کی تفسیر ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے

حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انھوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے انس بن مالک سے سنا

يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ نَخْلًا وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ

وہ کہتے تھے ابوطلحہ سب انصاریوں سے زیادہ کھجور کے درخت رکھتے تھے ان کو اپنی ساری جائداد میں بیرحا کا باغ بہت

بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

پیارا تھا وہ مسجد کے سامنے ہی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں جایا کرتے

سَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى

اور وہاں کا عمدہ شیریں پانی پیا کرتے جب یہ آیت اتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما

تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا

تحبون تو ابوطلحہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میری ساری جائداد میں بیرحا باغ مجھکو زیادہ پیارا

الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ

ہے سنئے اللہ کی راہ میں اسکو تصدق کر دیا اس کو میں اللہ کے پاس اپنا ذخیرہ رکھتا ہوں اسکا

اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ

ثواب اللہ سے چاہتا ہوں اب آپ جس کام میں چاہیں اس باغ کو صرف کریں آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ وَقَدْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا واہ واہ شاباش یہ مال تو آخر فنا ہونے والا ہے فنا ہونے والا ہے میں نے

ف۱ معلوم ہوا کہ ہرقل مسلمان نہیں ہوا تھا گو اس کے دل میں تصدیق پیدا ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیر یہی تھی۔ فرمایا وہ نفع اٹھانے والے نہ تھے یہ سب اور بدگمان کے دل میں

ف۲ یعنی ان کی ریاست کا فرق نہیں ہوتا اور نیک آدمی مسلمان ہوتا ہے۔

ف۳ یعنی یہ آخر فنا ہونے والا ہے دنیا سے جو فنا کیا وہی باقی ہے اللہ کی راہ میں خرچ کیا سعادت کی بات ہے۔

سمعت ما قلت وإني أرى أن تجعلها في الأقربين قال أبو طلحة أفعل يا

میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ مال اپنے غریب ناتے والوں کو بانٹ دے ابوطلحہ نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ

رسول الله فقسمها أبو طلحة في أقاربه وبني عمه قال عبد الله بن يوسف

پھر انہوں نے بیرحاء اپنے ناتے والوں اور چچا کی اولاد کو تقسیم کر دیا عبداللہ بن یوسف اور

وروح بن عبادة ذلك مال رابح حدثني يحيى بن يحيى قال قرأت

روح بن عبادہ نے اس حدیث میں بجائے رائح کے رابح کہا ہے یہ مال فائدہ دینے والا ہے مجھ سے یحیی بن یحیی نے بیان کیا

على مالك قال رائح حدثنا محمد بن عبد الله حدثنا الأنصاري قال

مالک رائح (رائح) ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے

حدثني أبي عن ثمامة عن أنس رضي قال فجعلها لحسان وأبي وأنا أقرب إليه

ثمامہ بن عبداللہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جب آنحضرت نے ابوطلحہ سے یہ فرمایا تو ابوطلحہ نے وہ باغ حسان اور ابی

ولم يجعل لي منها شيئا باب قل فأتوا بالتوراة فاتلوها إن كنتم صادقين

رشتہ دار تھا مگر انہوں نے اس باغ میں سے مجھ کو کچھ نہیں دیا باب قل فأتوا بالتوراة فاتلوها ان کنتم صادقین کی تفسیر

حدثني إبراهيم بن المنذر حدثنا أبو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسی بن عقبہ نے

عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي أن اليهود جاءوا إلى النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا یہودی لوگ ایک مرد ایک عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر

برجل منهم وامرأة قد زنيا فقال لهم كيف تفعلون بمن زنى منكم قالوا

آئے جنہوں نے زنا کی تھی آپ نے ان سے پوچھا تم زنا کرنے والوں کو کیا سزا دیتے ہو انہوں نے کہا ہم

نحممهما ونضربهما فقال لا تجدون في التوراة الرجم فقالوا لا نجد فيها

ان کا منہ کالا کرتے ہیں اور ان کو پیٹتے ہیں آپ نے پوچھا کیا توراۃ میں تم کو سنگسار کرنے کا حکم نہیں ملا انہوں نے کہا نہیں

شيئا فقال لهم عبد الله بن سلام كذبتم فأتوا بالتوراة فاتلوها إن كنتم

ہم کو تو نہیں ملا یہ سنکر عبداللہ بن سلام (جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے) کہنے لگے ارے یہودیو تم جھوٹے ہو بھلا اگر سچے ہو تو توراۃ لاؤ پڑھو

صادقين فوضع مدراسها الذي يدرسها منهم كفه على آية الرجم

وہ توراۃ لائے پڑھتے پڑھانے والے (عبداللہ بن صوریا) نے کیا کیا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا

فطفق يقرأ ما دون يده وما وراءها ولا يقرأ آية الرجم فنزع يده عن آية

اور آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا رجم کی آیت نہیں پڑھی عبداللہ بن سلام نے یہ حال دیکھکر اس پڑھنے والے کا ہاتھ ہٹا دیا

الرجم فقال ما هذه فلما راوا ذلك قالوا هي اية الرجم فامر بهما فرجما

اور کہنے لگے یہ کیا ہے اس کو تیرہ جب تو شرمندہ ہو کر یہودی کہنے لگے بیشک یہ رجم کی آیت ہے اس وقت آنحضرت صلعم نے حکم دیا

قريبا من حيث موضع الجنائز عند المسجد فرايت صاحبها يجنا عليها

وہ دونوں یہودا اور عورت مسجد کے قریب جہاں پر جنازے رکھے جاتے ہیں سنگسار کیے گئے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں سنگسار ہوتے وقت

يقيها الحجارة باب قوله كنتم خير امة اخرجت للناس حدثنا محمد

میں نے مرد کو دیکھا عورت پر جھکا جاتا تھا پتھروں کی مار سے اسکو بچاتا تھا باب کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی تفسیر ہم سے محمد بن یو

بن يوسف عن سفين عن ميسرة عن ابي حازم عن ابي هريرة رض كنتم خير امة

فریابی نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے میسرہ بن عمار اشجعی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے اس آیت کی

اخرجت للناس قال خير الناس للناس تاتون بهم في السلاسل في اعناقهم

تفسیر میں کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یوں کہا تم لوگوں کے لیے سب لوگوں سے بہتر ہو انکو گردنوں میں زنجیریں ڈال کر (لڑائی میں گرفتار

حتى يدخلوا في الاسلام باب قوله اذ همت طائفتن منكم ان تفشلا حدثنا

کرکے) لاتے ہو وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں باب اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا کی تفسیر ہم سے

علي بن عبد الله حدثنا سفين قال قال عمرو سمعت جابر بن عبد الله رض

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رض سے سنا

يقول فينا نزلت اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما قال

وہ کہتے تھے یہ آیت اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیہما ہم انصاریوں کے

نحن الطائفتان بنو حارثة وبنو سلمة وما نحب وقال سفين مرة وما يسرني

دو قبیلوں بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے باب میں اتری حالانکہ اس آیت میں ہمارے بودے پن کا ذکر ہے مگر ہمکو یہ پسند نہیں (یا خوشی نہیں) کہ یہ آیت نہ

انها لم تنزل لقول الله والله وليهما باب قوله ليس لك من الامر شيء حدثنا

اترتی کیونکہ اس میں یہ مذکور ہے کہ اللہ ان دونوں گروہوں کا مددگار (سرپرست) ہے باب لیس لک من الامر شیء کی تفسیر ہم سے

حبان بن موسى اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن الزهري قال حدثني

حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم نے بیان

سالم عن ابيه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع راسه من

کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صبح کی نماز میں اخیر رکعت

الركوع في الركعة الاخرة من الفجر يقول اللهم العن فلانا وفلانا وفلانا

کے رکوع سے جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد یوں بددعا فرماتے یا اللہ فلاں کافر فلاں کافر فلاں کافر پر

بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ

(آن کا نام لیکر) لعنت کر اُس وقت یہ آیت اُتری لیس لک من الامر شیء آیت

شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا

آیت فانہم ظالمون تک اس حدیث کو اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے ف ل ہم سے

مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب

الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ

کسی کے لیے دعا یا بد دعا کرنا چاہتے تو اکثر رکوع کے بعد جب سمع

فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ

اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد کہہ لیتے قنوت پڑھتے فرماتے یا اللہ ولید

ابْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ

ابن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو (کافروں کے پنجہ سے) نجات دلوا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب

عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي

سزا دے حضرت یوسف کے زمانہ کی طرح اُن پر قحط پڑیں آپ بلند آواز سے یہ دعا کرتے اور بعض وقت ایسا ہوتا

بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ

آپ فجر کی نماز میں یوں فرماتے یا اللہ عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر لعنت کر یہاں تک کہ

حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ بَابُ قَوْلِهِ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي

اللہ نے یہ آیت اُتاری لیس لک من الامر شیء باب والرسول یدعوکم فی اخراکم

أُخْرَاكُمْ وَهُوَ تَأْنِيثُ آخِرِكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فَتْحًا أَوْ شَهَادَةً حَدَّثَنَا عَمْرُو

اخریٰ مؤنث ہے آخر کی ابن عباس نے کہا احدی الحسنیین سے مراد فتح ہے یا شہادت ف ۲ ہم سے عمرو بن

بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض قَالَ

خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے کہا

جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن پیدل لوگوں کا سردار عبد اللہ بن جبیر کو کیا تھا

فاقبلوا منهزمين فذلك اذ يدعوهم الرسول في اخراهم ولم يبق مع النبي صلى

وہ شکست کھا کر بھاگنے لگے اس آیت سے یہی مراد ہے اذ یدعوہم الرسول فی اخراہم یعنی جب پیغمبر ان کو پچھلی طرف بلا رہا

الله عليه وسلم غير اثني عشر رجلا باب قوله امنة نعاسا حدثنا اسحٰق بن

تھا اس وقت آنحضرت کے پاس بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا باب امنۃ نعاسا کی تفسیر ہم سے اسحاق بن ابراہیم

ابراهيم بن عبد الرحمن ابو يعقوب حدثنا حسين بن محمد حدثنا شيبان

بن عبد الرحمن ابو یعقوب بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے

عن قتادة حدثنا انس ان ابا طلحة قال غشينا النعاس ونحن في مصافنا

انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا کہ ابو طلحہ کہتے تھے احد کے دن عین جنگ میں ہم کو اونگھ نے آدبایا

يوم احد قال فجعل سيفي يسقط من يدي واخذه ويسقط واخذه باب قوله

میری تلوار ہاتھ سے گرنے کو ہوتی میں تھام لیتا پھر گرنے لگتی پھر تھام لیتا باب

الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح للذين احسنوا منهم و

الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح للذین احسنوا منہم و

اتقوا اجر عظيم القرح الجراح استجابوا اجابوا يستجيب يجيب باب

اتقوا اجر عظیم کی تفسیر قرح کہتے ہیں زخم کو استجابوا اور اجابوا کا ایک معنی ہے یعنی حکم سنا مان لیا جیسے یستجیب اور یجیب

ان الناس قد جمعوا لكم الاية حدثنا احمد بن يونس اراه قال حدثنا

ان الناس قد جمعوا لکم کی تفسیر ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ کہا کہ ہم سے

ابو بكر عن ابي حصين عن ابي الضحى عن ابن عباس حسبنا الله ونعم الوكيل

ابوبکر بن عیاش نے بیان کیا انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے

قالها ابراهيم عليه السلام حين القي في النار وقالها محمد صلى الله عليه و

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ کلمہ کہا تھا

سلم حين قالوا ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا

جب لوگوں نے ان سے کہا کہ قریش کے کافروں نے آپ سے لڑنے کے لیے بہت جماؤ کیا ہے ان سے ڈرتے رہنا صحابہ کا یہ خبر سنکر ایمان بڑھ

الله ونعم الوكيل حدثنا مالك بن اسمعيل حدثنا اسرائيل عن ابي حصين

اللہ ونعم الوکیل (اللہ بس ہے وہ اچھا کام بنانے والا ہے) ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو حصین

عن ابي الضحى عن ابن عباس قال كان اخر قول ابراهيم حين القي في النار

سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو اخیر کلمہ انہوں نے یہی کہا تھی

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ بَابُ قَوْلِهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ
حسبی اللہ ونعم الوکیل باب ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتیہم اللہ من فضلہ

مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ سَيُطَوَّقُونَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهُ بِطَوْقٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ
الایہ کی تفسیر اس آیت میں جو سیطوقون کا لفظ ہے وہ طوقتہ بطوق سے ہے یعنی طوق پہنا دیا جائیگا ہم سے عبد اللہ بن

اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ
منیر نے بیان کیا انہوں نے ابو النضر (ہاشم بن قاسم) سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

سَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ
شخص کو اللہ تعالی (زکوٰۃ کا) مال عنایت فرمائے اور وہ زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں

يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا
جس کی آنکھوں پر دو کالے نقطے ہونگے بنکر اس کے گلے کا طوق ہو جائیگا اسکی دونوں باچھیں پکڑ کر کہیگا دیکھ مجھ کو میں بچاتا تا میں

كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ
تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں ناف ۲ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتیہم اللہ

مِنْ فَضْلِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ بَابُ قَوْلِهِ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ
من فضلہ اخیر تک باب ولتسمعن من الذین اوتوا الکتب من قبلکم

وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا کی تفسیر ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ
نے زہری سے انہوں نے کہا مجھکو عروہ بن زبیر نے خبر دی اُن کو اسامہ بن زید نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ
گدھے پر سوار ہوئے (جس پر فدک ف۳ کی بنی ہوئی چادر پڑی تھی) اور اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے

زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ
بٹھا لیا آپ سعد بن عبادہ کو پوچھنے گئے (جو بیمار تھے) بنی حارث بن خزرج کے محلے میں یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا

بَدْرٍ قَالَ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ
ہے رستے میں ایک مجلس پر سے گزرے جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول مشہور منافق بیٹھا تھا اس وقت تک عبد اللہ بن ابی

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ

(اڑا رہے ہیں ہی) مسلمان اور یہودی ملا جلا تھا اُس مجلس میں سب قسم کے لوگ تھے کچھ مسلمان کچھ مشرک بت پرست

الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ

کچھ یہودی کچھ مسلمان اور اُس مجلس میں عبداللہ بن رواحہ (صحابی مشہور) بھی تھے جب گدھے کے پاؤں کی گرد مجلس والوں

الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا

پر پڑنے لگی (یعنی سواری مبارک قریب آن پہنچی) تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا ہم پر گرد مت

تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ

اڑاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا اور ٹھیر گئے پھر گدھے سے اُترے

فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا

ان مجلس والوں کو اللہ کی طرف بلایا (اسلام کی دعوت دی) انکو قرآن پڑھ کر سنایا اُس وقت عبداللہ بن ابی کہنے لگا بھلے آدمی تیرا

الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِينَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ

کلام بہت اچھا ہے اگر سچ ہے تو بھی ہم کو ہماری مجلسوں میں مت ستا اپنے ٹھکانے

إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا

جا اور جو تیرے پاس آئے اُس کو یہ قصے سنا عبداللہ بن رواحہ کہنے لگے کیوں نہیں یا

رَسُولَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَ

رسول اللہ ہمیں ہماری ہر ایک مجلس میں آپ تشریف لایا کیجیے ہم بہت اچھا سمجھتے ہیں اس گفتگو پر مسلمان اور مشرک اور

الْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہودی لوگوں میں گالی گلوچ شروع ہوئی قریب تھا ایک دوسرے پر اٹھ کھڑے ہوں (حملہ کر بیٹھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو دبیا

يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى

کرتے رہے (سمجھاتے رہے لڑو نہیں) آخر وہ خاموش ہو گئے اُس وقت آپ اپنے گدھے پر سوار ہو کر چلے سعد بن عبادہ

دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ

پاس ہو پہنچے اور سعد سے فرمایا تم نے ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی کی گفتگو نہیں سنی

تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ

اُس نے مجھ سے ایسی ایسی (سخت) باتیں کہیں سعد نے عرض کیا

عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

یا رسول اللہ آپ معاف کر دیجیے درگزر فرمایے بات یہ ہے قسم اُس پروردگار کی جس نے آپ پر قرآن اتارا

لقد جاء الله بالحق الذی انزل علیک لقد اصطلح اھل ھذہ البحیرۃ علی

قرآن بے شک سچا کلام ہے جو اللہ نے آپ پر اتارا اس بستی والوں (یعنی مدینہ والوں) نے آپ کے تشریف لانے سے پہلے یہ ٹھیرا لیا تھا کہ

ان یتوجوہ فیعصبونہ بالعصابۃ فلما ابی اللہ ذلک بالحق الذی اعطاک

عبد اللہ بن ابی کو سردار کا تاج پہنا کر عمامہ شاہی کا اس کے سر پر لپیٹیں گے (یعنی سلطنت کا رئیس بنائیں گے) جب اللہ کو منظور نہ ہوا اس کو اور آپ کو

اللہ شرق بذلک فذلک فعل بہ ما رایت فعفا عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اپنا سچا کلام دے کر سردار بنانا منظور ہوا (اس کے بخشنے) اور حسد سے جل گیا یہی قصور اس حسد کی وجہ سے جو آپ نے ایسی بات اس نے کی یہ سن کر آپ نے اس کو معاف

وسلم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ یعفون عن المشرکین واھل

کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (جب تک جہاد کا حکم نہیں اترا تھا) برابر مشرک اور اہل کتاب لوگوں کی سخت کلامی کو

الکتاب کما امرھم اللہ ویصبرون علی الاذی قال اللہ عز وجل لتسمعن

در گذر اور ان کی ایذا دہی پر صبر کرتے رہتے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا فرمایا ولتسمعن

من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا الایۃ

من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا آخر آیت تک

وقال اللہ ود کثیر من اھل الکتب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسدا

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ود کثیر من اھل الکتب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسدا

من عند انفسھم الی اخر الایۃ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتاول العفو

من عند انفسھم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی ایذا دہی پر وہی طریقہ اختیار کرتے تھے جس کا

ما امرہ اللہ بہ حتی اذن اللہ فیھم فلما غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا (یعنی صبر اور شکر کا جادہ) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے باب میں جہاد کی اجازت دی جب آنحضرت صلی اللہ

بدرا فقتل اللہ بہ صنادید کفار قریش قال ابن ابی ابن سلول ومن

علیہ وسلم نے بدر کا جہاد کیا اور اس جہاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قریش کے بڑے بڑے کافر رئیسوں کو قتل کرا دیا تو عبد اللہ بن ابی اور

معہ من المشرکین وعبدۃ الاوثان ھذا امر قد توجہ فبایعوا الرسول

(وقت ڈر کر) اپنے ساتھ والوں مشرک بت پرستوں سے یہ کہنے لگا اب تو اس دین میں شریک ہونے کا موقع آن پہنچا (اس کا غلبہ ہو گیا)

صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسلام فاسلموا باب قولہ لا یحسبن الذین

تو اسلام لا کر پیغمبر صاحب سے بیعت کر لو اس پر وہ مسلمان ہو گئے باب لا یحسبن الذین

یفرحون بما اتوا حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر قال

یفرحون بما اتوا کی تفسیر ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا

حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ
مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے　انہوں نے کہا آنحضرت صلی

رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چند منافق لوگ ایسے تھے　کہ آپ جب جہاد کو جاتے　تو وہ مدینہ میں

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْہُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِہِمْ
پیچھے رہ جاتے اور　پیچھے رہ جانے　پر خوش　ہوتے

خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
پھر جب　آنحضرت صلی اللہ علیہ　و آلہ وسلم　جہاد سے لوٹ کر　آتے

وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَیْہِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَا
تو وہ طرح طرح کے بہانے بناتے قسمیں کھاتے (ان وجہوں سے ہم نہ جا سکے) انکو ایسے کام پر تعریف ہونا　پسند

تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ الْاٰیَۃَ حَدَّثَنِیْ اِبْرٰہِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا ہِشَامٌ
آتا جس کو انہوں نے نہ کیا ہوتا　ہم سے　ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی

اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَہُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ عَلْقَمَۃَ بْنَ وَقَّاصٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ
ان کو ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے　ان کو علقمہ بن وقاص نے خبر دی　مروان

مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِہٖ اذْہَبْ یَا رَافِعُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ کَانَ کُلُّ امْرِئٍ
نے اپنے دربان (رافع) سے کہا رافع تو ابن عباس کے پاس جا ان سے پوچھ اس آیت کی رو سے لا تحسبن الذین یہ جو ہر ایک

فَرِحَ بِمَا اُوْتِیَ وَاَحَبَّ اَنْ یُّحْمَدَ بِمَا لَمْ یَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ
اتوا　تو ہم سب کو عذاب ہونا　چاہیے کیونکہ ہر ایک آدمی ان نعمتوں پر جو اس کو ملی ہیں خوش ہے اور یہ چاہتا ہے کہ جو کام اس

ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَکُمْ وَلِہٰذِہٖ اِنَّمَا دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَہُوْدَ فَسَاَلَہُمْ
انہوں نے کہا اس آیت سے تم مسلمانوں کو کیا تعلق تھا یہ تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلوا بھیجا ان سے دین کی

عَنْ شَیْءٍ فَکَتَمُوْہُ اِیَّاہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِغَیْرِہٖ فَاَرَوْہُ اَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوْا اِلَیْہِ بِمَا
کوئی بات پوچھی انہوں نے (ٹھیک بات) چھپائی اور غلط بات بتلا دی پھر یہ سمجھے کہ ہم آپ کے نزدیک تعریف کے لائق ٹھیرے

اَخْبَرُوْہُ عَنْہُ فِیْمَا سَاَلَہُمْ وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ کِتْمَانِہِمْ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ
آپ نے جو بات پوچھی وہ بتلا دی اور حق بات چھپا رکھنے پر خوش ہوئے اس کے بعد ابن عباس نے یہ آیت　پڑھی

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ کَذٰلِکَ حَتّٰی قَوْلِہٖ یَفْرَحُوْنَ بِمَا
و اذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتب (جو اس آیت سے پہلے ہے) یفرحون　بما

أُوتُوا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

اوتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا تک ہشام بن یوسف کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی ابن جریج سے روایت

حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو حجاج بن محمد نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھکو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بِهٰذَا بَابُ قَوْلِهِ

انہوں نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے مروان سے رافع سے کہا پھر یہی حدیث بیان کی　باب

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْآيَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

ان فی خلق السموٰت والارض الآیۃ کی تفسیر　ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا　کہا ہم کو محمد

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ

ابن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن

عَبَّاسٍ رض قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عباس رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ کے پاس رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو

مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ

تھوڑی دیر اپنی بی بی ام المومنین میمونہ سے باتیں کرتے رہے پھر سو گئے جب رات کا آخری تیسرا حصہ شروع ہوا تو اٹھ بیٹھے

فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي

یہ آیت پڑھی ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف اللیل والنہار لآیت لاولی

الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلَّى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ

الالباب یہ کہتے ہوئے وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعتیں (تہجد، وتر) پڑھیں اس کے بعد بلال رض نے

بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ

صبح کی اذان دی آپ نے فجر کی دو رکعت سنت پڑھی پھر باہر نکلے صبح کی نماز پڑھائی　باب　الذین یذکرون اللہ

قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَدَّثَنَا

قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموٰت والارض کی تفسیر　ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے

مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ

مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ

لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَوٰةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

آج رات تو میں دیکھوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کی) نماز کیونکر پڑھتے ہیں میری خالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُوْلِهَا

کے آرام فرمانے کے لیے ایک گدا بچھایا آپ اس کے لمباؤ میں لیٹ کر سو رہے

فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ

جب آدھی رات گذری تو آپ جاگے اور منہ پر سے نیند کا خمار پونچھنے لگے پھر سورہ آل عمران کی اخیر کی دس آیتیں پڑھنا شروع

حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ أَتٰى شَنًّا مُعَلَّقًا فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ

کیں سورہ ختم کر دی اس کے بعد ایک پرانی مشک کی طرف جو لٹک رہی تھی تشریف لے گئے اس میں سے پانی لیا وضو کیا پھر کھڑے

مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِيْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ویسے ہی کیا (یعنی وضو طہارت وغیرہ) پھر آیا تو آپ کے بازو کھڑا ہو گیا آپ نے دہنا ہاتھ

فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى

ملنے لگا آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ بَابُ قَوْلِهٖ رَبَّنَا إِنَّكَ

رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں) پھر وتر پڑھا باب ربنا انک

مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظالمین من انصار کی تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ مدینی

عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ

نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے

كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ

کریب سے جو عبداللہ بن عباسؓ کے غلام تھے ان کو عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی وہ ایک رات کو ام المومنین

مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ

میمونہؓ کے پاس رہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور ان کی خالہ تھیں ابن عباسؓ کہتے ہیں میں تو مشک کے عرض میں

الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ

لیٹ رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی آپ کے لمباؤ میں لیٹے آپ سو گئے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ

جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد

بقليل ثم استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يمسح النوم عن وجهه
تو آپ بیدار ہوئے اور دونوں ہاتھوں سے نیند کا خمار منہ پر سے پونچھنے لگے

بيديه ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام الى شن
پھر سورہ آل عمران کی اخیر کی دس آیتیں پڑھیں اور ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو

معلقة فتوضأ منها فأحسن وضوءه ثم قام يصلي فصنعت مثل ما صنع
لٹک رہی تھی اس میں سے پانی لیکر اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں نے بھی وہی کیا جو آپ نے کیا

ثم ذهبت فقمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى
اور جا کر آپ کے بازو کھڑا ہو گیا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا

على رأسي وأخذ بأذني بيده اليمنى يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم
اور داہنے ہاتھ سے میرا کان (شفقت سے) ملنے لگے پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر

ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاءه
دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں) پھر وتر پڑھا پھر لیٹ رہے یہاں تک

المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح باب قوله ربنا
مؤذن آیا (آپ کو نماز کے لیے بلایا) اس وقت آپ اٹھے اور ہلکی ہلکی دو رکعتیں (فجر کی سنت کی) ادا کیں پھر باہر نکلے اور صبح کی

إننا سمعنا مناديا ينادي للإيمان الآية حدثنا قتيبة بن سعيد عن
ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان الآیۃ اخیر تک کی تفسیر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام

مالك عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس أن ابن عباس رض
مالک سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے ان سے ابن عباسؓ نے بیان کیا

أخبره أنه بات عند ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته قال
وہ ایک شب اپنی خالہ ام المومنین میمونہ کے پاس رہ گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں ابن عباسؓ کہتے

فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم و
میں نے تو تکیہ کے عرض میں لیٹا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی اس کے

أهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا انتصف الليل
طول (لمبائی) میں لیٹے آپ سو گئے آدھی رات ہوئی یا اس

أو قبله بقليل أو بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم
سے کچھ پہلے یا کچھ بعد آپ جاگے اور بیٹھ کر

فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ
نیند کا خمار منہ پر سے ہاتھ سے پونچھنے لگے پھر سورۂ آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں

آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي
پڑھیں اس کے بعد ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی اس میں سے (پانی لیکر) اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ
ابن عباس کہتے ہیں جو جو آنحضرت نے کیا میں نے بھی کیا اور جا کر آپ کے بازو کھڑا ہو گیا پڑھنے

فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي
میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کے داہنا ہاتھ اپنا

الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ
(پیار سے) اس کو ملنے لگے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ
پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں) پھر وتر پڑھا پھر مؤذن کے آنے تک لیٹے رہے جب مؤذن آیا تو کھڑے ہو کر ہلکی پھلکی دو فجر

ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ٭
باہر تشریف لائے صبح کی نماز پڑھائی

سُورَةُ النِّسَاءِ
سورۂ نساء کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَكْبِرُ قِوَامًا قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ لَهُنَّ سَبِيلًا
ابن عباس رض نے کہا یستنکف کا معنے غرور کرے گا ف قواما کا معنے معاش جس سے گزران ہوتی ہے ف۲ لھن سبیلا

يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَثْنَى وَثُلَاثَ يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا وَلَا تُجَاوِزُ
میں سبیل سے مراد بیاہی عورت کا سنگسار کرنا ہے اور بن بیاہی کو کوڑے مارنا ف۳ ابن عباس کے سوا اور دوسروں نے کہا آیت مثنی وثلاث وربع

الْعَرَبُ رُبَاعَ بَابُ قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
میں تین تین چار چار اور عرب لوگ رباع سے آگے نہیں بڑھتے باب وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمیٰ کی تفسیر ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا ہم کو ہشام

هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
بن یوسف نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا ہمکو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَنَكَحَهَا وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ
کہ انہوں نے کہا ایک شخص ف ایک یتیم لڑکی کی پرورش کرتا تھا اس نے اس سے نکاح کر لیا وہ لڑکی ایک کھجور کے درخت کی مالک تھی

وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى أَحْسِبُهُ

باقی اسکے وال مین اس لڑکی کی کوئی الفت نہ تھی اسی باب مین یہ آیت اتری وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی ہشام بن

قَالَ كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ

یوسف نے کہا مین سمجھتا ہون ابن جریج نے یون کہا یہ لڑکی اس درخت اور دوسرے مال اسباب مین اس مرد کی حصہ دار تھی ہم سے عبد العزیز بن

اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہون نے صالح بن کیسان سے انہون نے ابن شہاب سے کہا انہون نے کہ مجھ کو عروہ بن

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا

زبیر نے خبر دی انہون نے حضرت عائشہ رض سے یہ آیت پوچھی　وان خفتم　ان لا

تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا

تقسطوا فی الیتامی یعنے اسکا مطلب کیا ہے انہون نے کہا بیٹا بھانجے اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش

تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ

مین ہو اسکی جایداد کی حصہ دار ہو (ترکے سے رو سے اسکا حصہ ہو) اب اس ولی کو اس کی مالداری خوبصورتی پسند آئی اس سے نکاح کرنا

يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ

پر انصاف کے ساتھ پورا مہر جتنا مہر اسکو دوسرے لوگ دیتے ہیں نہ دینا چاہے تو اللہ تعالی نے اس آیت مین لوگون کو ایسی یتیم لڑکیون کے ساتھ جبتک انکا

إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا

پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دین نکاح کرنے سے منع فرمایا اور انکو یہ حکم دیا کہ تم دوسری عورتون سے جو تم کو بھلی لگین نکاح کر لو　اور یتیم

مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا

لڑکی کا نقصان نہ کرو　　عروہ نے کہا حضرت عائشہ رض کہتی تھین اس آیت کے اترنے کے بعد لوگون نے پھر

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی باب مین مسئلہ پوچھا اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری　ویستفتونک فی النساء

النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ

حضرت عائشہ رض نے کہا دوسری آیت مین (اسی آیت مین) یہ جو فرمایا　وترغبون ان تنکحوهن یعنے وہ

رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوا

یتیم لڑکیان جن کا مال اور جمال کم ہو　اور تم انکے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت کرو اسکا مطلب یہ ہے کہ جب تم ان یتیم لڑکیون

أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ

سے جنکا مال اور جمال کم ہو نکاح کرنا نہین چاہتے تو مال اور جمال والی یتیم لڑکیون سے بھی جن سے تم کو نکاح کرنے کی رغبت ہو نکاح نہ کرو

رَغِبَتْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ بَابُ قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا
فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمُ الْآيَةَ وَبِدَارًا
مُبَادَرَةً أَعْتَدْنَا أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ
غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي مَالِ
الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ بَابُ قَوْلِهِ
وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينُ الْآيَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
ابْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينُ قَالَ
هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَابُ قَوْلِهِ يُوصِيكُمُ
اللّٰهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو
بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَعَا

(ترجمہ بین السطور:) اگر جب انکا مال کم ہو اور خوبصورت بھی نہ ہوں ... باب ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف ... فاذا دفعتم الیہم اموالہم فاشہدوا علیہم الآیۃ کی تفسیر۔ بدارا کا معنے جلدی جلدی۔ اعتدنا ہمنے تیار کر رکھا ہے یہ عتاد سے نکلا ہے اس کو باب افعال بن لے گئے۔ مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا یہ آیت ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف یتیم کے مال میں اتری ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یتیم کا متولی اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق اپنی محنت کے بدل یتیم کے مال میں سے کھا سکتا ہے۔ باب واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتامیٰ والمساکین کی تفسیر۔ ہم سے احمد بن حمید نے بیان کیا کہا ہم کو عبیداللہ اشجعی نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق شیبانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا یہ آیت واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتامیٰ والمساکین محکم ہے منسوخ نہیں ہے۔ عکرمہ کے ساتھ اس حدیث کو سعید بن جبیر نے بھی ابن عباس رض سے روایت کیا۔ باب یوصیکم اللہ کی تفسیر۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے انہوں نے ابن جریج نے کہا مجھ کو محمد بن منکدر نے خبر دی انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض دونوں پیدل چلتے ہوئے بنی سلمہ کے محلہ میں میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے آپ نے دیکھا میں (بالکل) بیہوش ہوں تو

(حاشیہ:) یہ آیت منسوخ ہے ابن عباس کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ اسکو منسوخ سمجھتے ہیں ... اور بعض محکم ...

بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي

پانی منگوایا اس سے وضو کیا پھر وضو کا مستعمل پانی مجھ پر چھڑکا مجھے ہوش آگیا میں نے پوچھا یا رسول اللہ میرے مال جائیداد کو میں کس طرح

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ بَابُ قَوْلِهِ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

بانٹوں اس وقت یہ آیت اتری یوصیکم اللہ فی اولادکم اخیر تک ف۲ باب ولکم نصف ما ترک

أَزْوَاجُكُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ

ازواجکم کی تفسیر ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے ورقاء بن عمر یشکری سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عطاء

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ

سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا شروع اسلام میں میت کا سارا مال اولاد کو ملا کرتا اور ماں باپ کو وہ ملتا جو میت انکو

اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ

اس میں سے جو چاہا وہ منسوخ کر دیا اور مرد کو عورت کا دوہرا حصہ دلایا اور ماں اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ

وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ

اور تہائی حصہ اور جورو کو آٹھواں یا چوتھائی حصہ اور خاوند کو آدھا

وَالرُّبُعَ بَابُ قَوْلِهِ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا

یا پاؤ حصہ باب لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا کی تفسیر

الْآيَةَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْضُلُوهُنَّ لَا تَقْهَرُوهُنَّ حُوبًا إِثْمًا تَعُولُوا

ابن عباس سے منقول ہے لا تعضلوھن کا معنے ان پر جبر نہ کرو ف۳ حوبا کا معنے گناہ تعولوا کا معنے

تَمِيلُوا نِحْلَةً النِّحْلَةُ الْمَهْرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ

جھک جاؤ نحلۃ کا معنے مہر ف۴ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے اسباط بن محمد نے

حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ

کہا ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے شیبانی نے کہا اس روایت کو ابو الحسن (عطاء)

السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ

سوائی نے بھی نقل کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے بھی ابن عباس ہی سے روایت کی ف۵ انہوں نے کہا یہ آیت جو ہے یا ایھا

لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ

الذین امنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن اس وقت اتری

قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ

جب عرب لوگوں کا یہ قاعدہ تھا ان میں کوئی مرجاتا تو اس کی بی بی پر میت کے وارثوں کا اختیار رہتا چاہیے تو خود

تزوجها وان شاء زوجها وان شاء لم يزوجوها فهم احق بها من اهلها

اُس سے نکاح کر لیتے چاہتے اور کسی سے نکاح کر دیتے چاہتے اُسکو یوں ہی رکھتے غرض عورت کے وارثوں کا اُس پر زور چلتا تھا

فنزلت هذه الآية في ذلك باب قوله ولكل جعلنا موالي مما ترك الوالدان

یہ آیت اُتری (عورتوں کو زبردستی میراث میں لینا حلال نہیں) باب ولكل جعلنا موالي مما ترك الوالدان والاقربون

والاقربون الآية موالي اولياء ورثة عاقدت هو مولى اليمين وهو

کی تفسیر معمر نے کہا موالی سے مراد اولیاء اور وارث ہیں والذین عقدت ایمانکم سے وہ لوگ مراد ہیں جنکو قسم کھا کر

الحليف والمولى ايضا ابن العم والمولى المنعم المعتق والمولى المعتق والمولى المليك والمولى

اپنا وارث بناتے تھے یعنی حلیف اور مولی کے کئی معنے آئے ہیں چچا کا بیٹا غلام لونڈی کا مالک جو اُسپر احسان کرے اسکو آزاد کرے

مولى في الدين حدثني الصلت بن محمد حدثنا ابو اسامة عن ادريس

آزاد کیا گیا دین کا پیشوا ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ادریس سے

عن طلحة بن مصرف عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض ولكل جعلنا موالي

انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا یہ جو آیت ہے ہم نے ہر ایک

قال ورثة والذين عاقدت ايمانكم كان المهاجرون لما قدموا المدينة

شخص کے مولی رکھے ہیں مولی کے معنے وارث ہیں اور والذین عقدت ایمانکم کی تفسیر یہ ہے کہ شروع اسلام میں جب مہاجرین مدینہ

يرث المهاجر الانصاري دون ذوي رحمه للاخوة التي آخى النبي صلى

میں آئے تھے تو مہاجر اپنے بھائی انصاری کا وارث ہوتا اُس انصاری کے ناطے والوں کو ترکہ نہ ملتا اسکی وجہ یہی تھی

الله عليه وسلم بينهم فلما نزلت ولكل جعلنا موالي نسخت ثم قال والذين

کہ آنحضرت صلعم نے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ کرا دیا تھا جب یہ آیت اُتری ولکل جعلنا موالی تو اسلامی بھائیوں کو ترکہ ملنا موقوف

عاقدت ايمانكم من النصر والرفادة والنصيحة وقد ذهب الميراث ويوصى

ہو گیا اب والذین عاقدت ایمانکم یعنے جن سے دوستی اور مدد اور خیر خواہی کا قسم کھا کر عہد کیا جائے انکو یہ ترکہ تو نہ رہا مگر وصیت کا

له سمع ابو اسامة ادريس وسمع ادريس طلحة باب قوله ان الله لا يظلم مثقال

حکم رہ گیا اس اسناد میں ابو اسامہ نے ادریس سے اور ادریس نے طلحہ بن مصرف سے سنا ہے باب ان الله لا يظلم مثقال ذرة

ذرة يعني زنة ذرة حدثني محمد بن عبد العزيز حدثنا ابو عمر حفص بن

کی تفسیر مثقال سے مراد وزن ہے ہم سے محمد بن عبد العزیز نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے

ميسرة عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري رض ان اناسا

انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت

فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چند لوگوں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھینگے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ بِالظَّهِیْرَۃِ

آپ نے فرمایا ہاں (بیشک دیکھوگے) دوپہر دن کو　جب ابر وغیرہ کچھ نہ ہو صاف روشنی ہو سورج دیکھنے میں

ضَوْءٌ لَیْسَ فِیْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ

کیا تمہیں کچھ تکلیف ہوتی ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا چودھویں رات کو جب ابر وغیرہ کچھ نہ ہو صاف روشنی ہو چاند

ضَوْءٌ لَیْسَ فِیْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ

دیکھنے میں تمکو کچھ تکلیف ہوتی ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا بس اسی طرح تمکو قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیکھنے

رُؤْیَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اَحَدِهِمَا اِذَا

میں کوئی تکلیف نہ ہوگی　جیسے سورج اور چاند کے دیکھنے میں　نہیں ہوتی　قیامت کے

کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ تَتْبَعُ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی مَنْ

دن ایسا ہوگا ایک پکارنے والا یوں پکاریگا لوگو جو جس کو پوجتا تھا اسی کے ساتھ چلا جائے اب اللہ کے سوا دوسری

کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا

چیزوں کو پوجنے والوں میں سے کوئی باقی نہ رہیگا سب اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ جیسے بت تھان وغیرہ ہیں دوزخ میں جا کر گر جائینگے

لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ بَرٌّ اَوْ فَاجِرٌ وَغُبَّرَاتُ اَهْلِ الْکِتَابِ فَیُدْعَی الْیَهُوْدُ

یہی لوگ رہ جائینگے جو خدا کو پوجتے تھے ان میں اچھے برے (سب طرح کے مسلمان) ہونگے اور اہل کتاب کے کچھ باقیماندہ لوگ پہلے یہودی

فَیُقَالُ لَهُمْ مَنْ کُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَعْبُدُ عُزَیْرَ ابْنَ اللّٰہِ فَیُقَالُ لَهُمْ

بلائے جائینگے ان سے پوچھا جائیگا تم (اللہ کے سوا) اور کسی کو بھی پوجتے تھے وہ کہینگے ہاں ہم عزیر پیغمبر کو بھی پوجتے تھے وہ اللہ کے بیٹے تھے

کَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ مِنْ صَاحِبَۃٍ وَّلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُوْنَ فَقَالُوْا عَطِشْنَا رَبَّنَا

جھوٹے ہو اللہ کے تو نہ کوئی جورو ہے نہ اس کی اولاد ہے اچھا اب تم کیا چاہتے ہو وہ کہینگے پروردگار ہم پیاسے ہیں

فَاسْقِنَا فَیُشَارُ اَلَا تَرِدُوْنَ فَیُحْشَرُوْنَ اِلَی النَّارِ کَاَنَّهَا سَرَابٌ یَحْطِمُ بَعْضُهَا

ہمکو پانی پلا ان کو (دوزخ کی طرف) سے چمکتی ہوئی ریتی بتلائی جائیگی (وہ پانی معلوم ہوگی) ان سے کہا جائیگا وہاں جاؤ درحقیقت وہ دوزخ

بَعْضًا فَیَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ ثُمَّ یُدْعَی النَّصَارٰی فَیُقَالُ لَهُمْ مَنْ کُنْتُمْ

ہوگی ف وہ اسی میں جا کر گر پڑینگے اس کے بعد نصاری بلائے جائینگے ان سے پوچھا جائیگا تم بتلاؤ (اللہ کے سوا) کس کو پوجتے تھے

تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِیْحَ ابْنَ اللّٰہِ فَیُقَالُ لَهُمْ کَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ مِنْ

وہ کہینگے ہم خداوند یسوع مسیح کو پوجتے تھے جو اللہ کے بیٹے تھے ان سے کہا جائیگا تم جھوٹے ہو بھلا اللہ کو جورو یا اولاد کہاں سے

صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُونَ فَكَذٰلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ حَتّٰى إِذَا لَمْ
يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فِيْ أَدْنٰى صُوْرَةٍ
مِّنَ الَّتِيْ رَأَوْهُ فِيْهَا فَيُقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا
فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا
الَّذِيْ كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَّرَّتَيْنِ أَوْ
ثَلَاثًا۔ بَابُ قَوْلِهٖ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا
الْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ نَّطْمِسَ نُسَوِّيَهَا حَتّٰى تَعُوْدَ كَأَقْفَائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ
مَحَاهُ سَعِيْرًا وُّقُوْدًا۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيٰى بَعْضُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ
أُنْزِلَ قَالَ فَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ
حَتّٰى بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا
قَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ بَابُ قَوْلِهٖ وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ

جَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ صَعِيْدًا وَجْهَ الْاَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيْتُ

جاء احد منكم من الغائط کی تفسیر صعید کہتے ہیں روئے زمین کو جابر نے کہا طاغوت وہ لوگ جن کے پاس

الَّتِيْ يَتَحَاكَمُوْنَ اِلَيْهَا فِيْ جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَفِيْ اَسْلَمَ وَاحِدٌ وَفِيْ كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ

لوگ اپنے مقدمے لیجاتے تھے جہینہ قبیلے میں ایک طاغوت تھا اسلم قبیلے میں ایک تھا اسی طرح ہر قبیلے میں ایک ایک یہ لوگ

كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوْتُ الشَّيْطَانُ

کاہن تھے ان پر شیطان اترا کرتا تھا اور حضرت عمر رضہ نے کہا جبت کہتے ہیں جادو کو اور طاغوت شیطان

وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانٌ وَالطَّاغُوْتُ الْكَاهِنُ حَدَّثَنَا

اور عکرمہ نے کہا جبت حبشی زبان میں شیطان کو کہتے ہیں اور طاغوت کا معنے کاہن ہم سے

مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ

محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمکو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

لِاَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ

کہ اسماء کا ہار گم ہو گیا تھا آنحضرت صلعم اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اس کے ڈھونڈنے کے لیے بھیجا نماز کا وقت آ گیا وہاں

وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَعْنِيْ

پانی نہ تھا نہ لوگ باوضو تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری (وان کنتم مرضی او علی سفر)

اٰيَةَ التَّيَمُّمِ بَابُ قَوْلِهٖ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْاَمْرِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ

اخیر تک) باب اولی الامر منکم کی تفسیر اولوا الامر سے صاحب حکومت لوگ مراد ہیں ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان

الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ

کیا کہا ہمکو حجاج بن محمد نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یعلی بن مسلم سے انہوں نے سعید بن جبیر

ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا یہ آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اخیر تک

قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ اِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک فوج کا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ بَابُ قَوْلِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ

سردار کر کے بھیجا تھا باب فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم کی تفسیر

بَيْنَهُمْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے

الزهري عن عروة قال خاصم الزبير رجلا من الانصار في شريج من الحرة

زہری کو انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا زبیر رض اور ایک انصاری (ثابت بن قیس) میں حرہ کی ایک نالی میں جھگڑا ہوا

فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فقال

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ) حکم دیا زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسایہ کے باغ میں پانی جانے دے

الانصاري يا رسول الله ان كان ابن عمتك فتلون وجهه ثم قال اسق

یہ سنکر انصاری کہنے لگا ہاں کیوں نہیں آخر زبیر آپ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں آپ کے چہرہ کا رنگ (غصہ سے) بدل گیا آپ نے (دوسرا

يا زبير ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر ثم ارسل الماء الى جارك و

حکم دیا جو قاعدہ کا تھا) زبیر ایسا کر اپنے درختوں کو پانی پلا اور پانی کو روک رکھ جب تک مینڈھوں تک بھر جائے پھر پانی اپنے ہمسایہ کی

استوعى النبي صلى الله عليه وسلم للزبير حقه في صريح الحكم حين احفظه

طرف چھوڑ دے (جب) انصاری نے آپ کو غصہ دلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا حکم دیکر زبیر کو ان کا پورا حق دلایا پہلے جو حکم آپ نے دیا تھا

الانصاري كان اشار عليهما بامر لهما فيه سعة قال الزبير فما احسب

اس میں دونوں کی رعایت تھی (انصاری کا فائدہ تھا) زبیر رض نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ آیتیں

هذه الآيات الا نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم اخیر تک اسی مقدمہ میں

فيما شجر بينهم باب قوله فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين

اتری ہیں۔ باب فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الآیۃ کی تفسیر

حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم)

عروة عن عائشة رض قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من نبي

سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے انہوں نے کہا میں نے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو پیغمبر

يمرض الا خير بين الدنيا والآخرة وكان في شكواه الذي قبض فيه

بیمار ہوتا ہے اس کو مرنے سے پہلے اختیار ملتا ہے چاہے دنیا میں اور رہے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے موت کی بیماری میں آنحضرت

اخذته بحة شديدة فسمعته يقول مع الذين انعم الله عليهم من النبيين

کو ایک زور کا ٹسکا لگا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین

والصديقين والشهداء والصالحين فعلمت انه خير باب قوله وما

والصدیقین والشہداء والصالحین میں سمجھ گئی آپ کو بھی اختیار ملا اور آپ نے سفر آخرت اختیار فرمایا۔ باب قولہ وما

والمجاهدون في سبيل الله حدثنا إسمعيل بن عبد الله قال حدثني

المجاہدون فی سبیل اللہ کی تفسیر ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

إبراهيم بن سعد عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب قال حدثني سهل بن سعد

ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے سہل بن سعد ساعدی نے

الساعدي أنه رأى مروان بن الحكم في المسجد فأقبلت حتى جلست إلى

بیان کیا انہوں نے کہا میں نے مروان بن حکم کو (جو مدینہ کا حاکم تھا) مسجد میں بیٹھا دیکھا میں اس کے بازو جا بیٹھا وہ

جنبه فأخبرنا أن زيد بن ثابت أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہنے لگا ہم کو زید بن ثابت نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ آیت یوں لکھوائی

أملى عليه لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله

لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ (بہ راہ خدا)

فجاءه ابن أم مكتوم وهو يملها علي قال يا رسول الله والله لو أستطيع

ابن ام مکتوم آپ پاس آئے آپ یہی آیت لکھوا رہے تھے انہوں نے عرض کیا وہ آنکھوں سے معذور تھے یا رسول اللہ اگر مجھ کو

الجهاد لجاهدت وكان أعمى فأنزل الله على رسوله صلى الله عليه وسلم

جہاد کی طاقت ہوتی (میں معذور نہ ہوتا) تو ضرور جہاد کرتا اس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی

وفخذه على فخذي فثقلت علي حتى خفت أن ترض فخذي ثم سري عنه

آپ کی ران میری ران پر تھی (وحی آنے سے) آپ کی ران اتنی بھاری ہو گئی میں ڈرا کہیں میری ران (بوجھ سے) ٹوٹ جائے پھر یہ حالت موقوف

فأنزل الله غير أولي الضرر حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن أبي

ہوئی اللہ نے لفظ اتارا غیر اولی الضرر ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے

إسحق عن البراء رض قال لما نزلت لا يستوي القاعدون من المؤمنين دعا

انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا جب آیت اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم زيدا فكتبها فجاء ابن أم مكتوم فشكا ضرارته

صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو بلایا انہوں نے یہ آیت لکھی پھر ام مکتوم کا بیٹا آیا اس نے یہ شکوہ کیا کہ میں اندھا ہوں

فأنزل الله غير أولي الضرر حدثنا محمد بن يوسف عن إسرائيل عن أبي

جہاد نہیں کر سکتا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اتارا غیر اولی الضرر ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل بن یونس سے

إسحق عن البراء قال لما نزلت لا يستوي القاعدون من المؤمنين قال النبي صلى الله

سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا جب آیت اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم ادعوا فلانا فجاءه ومعه الدواة واللوح او الكتف فقال اكتب لا يستوي

فلاں شخص (یعنے زید بن ثابت) کو بلاؤ وہ دوات تختی یا شانہ کی ہڈی لیے ہوئے آئے آپ نے فرمایا لکھو لا یستوی

القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله وخلف النبي صلى

القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله اس وقت ابن ام مکتوم آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم ابن ام مكتوم فقال يا رسول الله انا ضرير فنزلت مكانها

وسلم کے پیچھے بیٹھے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آنکھوں کا معذور ہوں اسکا کیا قصور جو مجاہدین کا درجہ نہ پاوے تب اسی وقت

لا يستوي القاعدون من المؤمنين غير اولي الضرر والمجاهدون في سبيل

یہ آیت یوں اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون في سبيل الله

الله حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام ان ابن جريج اخبرهم ح وحدثني

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان کو ابن جریج نے ح دوسری سند امام بخاری

اسحق اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جريج اخبرني عبد الكريم ان

نے کہا مجھ کو اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھکو عبد الکریم جزری نے ان سے

مقسما مولى عبد الله بن الحارث اخبره ان ابن عباس رض اخبره لا

مقسم نے بیان کیا جو عبداللہ بن حارث کے غلام تھے ان سے ابن عباس رض نے لا یستوی القاعدون کا یہ مطلب

يستوي القاعدون من المؤمنين عن بدر والخارجون الى بدر باب قوله

ہے کہ بدر کی لڑائی میں جو مسلمان نہیں گئے اور جو بدر کی لڑائی میں گئے دونوں برابر نہیں ہو سکتے باب

ان الذين توفاهم الملئكة ظالمي انفسهم قالوا فيم كنتم قالوا كنا

ان الذين توفاهم الملئكة ظالمي انفسهم قالوا فيم كنتم قالوا كنا

مستضعفين في الارض قالوا الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها

مستضعفين في الارض قالوا الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها الآية

الآية حدثنا عبد الله بن يزيد المقرئ حدثنا حيوة وغيره قالا حدثنا

کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن یزید مقری نے بیان کیا کہا ہم سے حیوہ بن شریح وغیرہ نے بیان کیا ف کہا ہم سے

محمد بن عبد الرحمن ابو الاسود قال قطع على اهل المدينة بعث فاكتتبت

محمد بن عبد الرحمن ابو الاسود نے انہوں نے کہا مدینہ والوں کو ایک فوج نکالنے کا حکم دیا گیا ف اس فوج میں میرا

فيه فلقيت عكرمة مولى ابن عباس فاخبرته فنهاني عن ذلك اشد

نام بھی لکھا گیا پھر میں عکرمہ سے ملا جو ابن عباس کے غلام تھے اور ان سے اسکا ذکر کیا ف انہوں نے مجھکو سخت منع کیا ف

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلُهَا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ

مالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ اخیر آیت تک کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان

ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا

کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید مکی سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے

وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

ایسے ہی لوگوں میں شریک تھے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ

انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ ابن عباسؓ نے یہ آیت پڑھی الا المستضعفین من الرجال

الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ وَيُذْكَرُ

والنساء والولدان اور کہا میں اور میری ماں دونوں اُن لوگوں میں تھے جنکو اللہ نے معذور رکھا اور ابن عباس

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَصِرَتْ ضَاقَتْ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ

سے منقول ہے حصرت صدورهم کا معنے اُن کے دل تنگ ہیں (۲) تلووا السنتکم یعنے زبان ایرپھیر کر بات بناکر گواہی دو

غَيْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ هَاجَرْتُ قَوْمِي مَوْقُوتًا مُوَقَّتًا وَقْتَهُ عَلَيْهِمْ

ابن عباسؓ کے سوا دوسرے شخص (ابوعبیدہ) نے کہا مراغم کا معنے ہجرت کا مقام عرب لوگ کہتے ہیں راغمت قومی یعنے میں نے اپنی قوم

بَابُ قَوْلِهِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللهُ أَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّدَهُمْ

باب فما لکم فی المنافقین فئتین واللہ ارکسہم کی تفسیر ابن عباسؓ نے کہا ارکسہم کا معنے اُنکو تو بیوڑ ڈالا

فِئَةٌ جَمَاعَةٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا

(جیسے تنبیہ کردیا) فئۃ کا معنے گروہ (۲) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر اور عبدالرحمن نے اُن دونوں نے کہا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ

ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن یزید خطمی سے انہوں نے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے کہا فما لکم

فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُحُدٍ وَ

فی المنافقین فئتین اُس وقت اُتری جب جنگ احد میں کچھ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلکر پھر آپ کو چھوڑ کر مدینہ

كَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقٌ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ

لوٹ گئے اب مسلمان انکے مقدمہ میں دو گروہ ہوگئے ایک گروہ کہتا تھا ہم تو (مدینہ جاکر) انکو قتل کرینگے دوسرا کہتا تھا نہیں ہم تو قتل نہیں

فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ

فی المنافقین فئتین اور آنحضرت صلعم نے فرمایا مدینہ کا نام طیبہ ہے (پاک کرنیوالا) یہ پلیدی کو ایسے دور کردیتا ہے جیسے آگ چاندی کے

الفضۃ باب قولہ واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ افشوہ یستنبطونہ یستخرجونہ

سیل کو باب واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ کی تفسیر اذاعوا کا معنے مشہور کر دیتے ہیں یستنبطونہ کا معنے نکال لیتے ہیں

حسیبا کافیا الا اناثا الموات حجرا ومدرا وما اشبھہ مریدا متمردا فلیبتکن بتکہ قطعہ قیلا

حسیبا کا معنے کافی ہے الا اناثا سے بیجان چیزیں مراد ہیں پتھر مٹی وغیرہ مریدا کے معنے شریر فلیبتکن بتکہ سے نکالا ہے یعنے کاٹ ڈالیں

وقولا واحد طبع ختم باب قولہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم

قیلا اور قول دونوں کا ایک معنے ہیں طبع کا معنے مہر کر دی باب ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم کی تفسیر

حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبۃ حدثنا مغیرۃ بن النعمن

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے

قال سمعت سعید بن جبیر قال اختلف فیھا اھل الکوفۃ فرحلت فیھا

کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے قرآن کی اس آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا میں کوفہ کے لوگوں

الی ابن عباس فسالتہ عنھا فقال نزلت ھذہ الایۃ ومن یقتل مؤمنا

نے اختلاف کیا بعضے کچھ کہتے تھے بعضے کچھ آخر میں سفر کر کے ابن عباس کے پاس گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا

متعمدا فجزاؤہ جھنم ھی آخر ما نزل وما نسخھا شیء باب قولہ ولا تقولوا لمن القی

یہ آیت تو اخیر زمانہ میں اتری ہے منسوخ کہاں سے ہوئی ف باب ولا تقولوا لمن القی الیکم

الیکم السلام لست مؤمنا السلم والسلم والسلام واحد حدثنی

السلام لست مؤمنا کی تفسیر سلم اور سلم اور سلام سب کے ایک معنے ہیں ہم سے

علی بن عبد اللہ حدثنا سفین عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس رض ولا

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس

تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا قال قال ابن عباس کان رجل

سے اس آیت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا کے بارے میں ابن عطا کہتے ہیں ابن عباس نے کہا ایسا ہوا ایک شخص (مرداس

فی غنیمۃ لہ فلحقہ المسلمون فقال السلام علیکم فقتلوہ واخذوا

ابن نہیک) اپنی تھوڑی سی بکریاں لیے ہوئے مسلمانوں کو ملا اس نے اپنا اسلام ظاہر کرنے کیلیے السلام علیکم کہا مسلمانوں نے اسکو دہانہ

غنیمتہ فانزل اللہ فی ذلک الی قولہ عرض الحیوۃ الدنیا تلک الغنیمۃ

خور سمجھ کر مار ڈالا اسکی بکریاں لے لیں اسامہ بن زید نے اسکو قتل کیا تھا ف اسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری ولا تقولوا لمن القی الیکم

قال قرأ ابن عباس السلام باب لا یستوی القاعدون من المؤمنین

ابن عباس نے اس آیت میں السلام پڑھا ہے ف باب لا یستوی القاعدون من المؤمنین

حاشیہ:

ف یہ ابن عباس کا قول ہے ابن منذر نے نقل کیا ...

[illegible]

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْاَةُ

انہوں نے کہا وان امرأۃ خافت من بعلها نشوزا او اعراضا کا یہ مطلب ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک عورت ہو جس سے وہ محبت

لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيْدُ اَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ اَجْعَلُكَ مِنْ شَاْنِيْ فِيْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ

نہ رکھتا ہو اس کو چھوڑ دینا چاہے عورت کہے اچھا میں تجھ کو اپنی باری یا نان نفقہ حق معاف کیے دیتی ہوں مگر مجھکو طلاق

هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ وَقَالَ ابْنُ

دے) یہ آیت اسی باب میں اتری۔ باب ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار کی تفسیر ابن عباس نے کہا دوزخ

عَبَّاسٍ اَسْفَلَ النَّارِ نَفَقًا سَرَبًا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا

کا نیچے کا طبقہ درک اسفل ہے یہی مراد ہے اور سورۂ انعام میں نفقا کے معنی سرنگ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا

الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِيْ حَلْقَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَاءَ

اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں کے حلقے میں بیٹھے

حُذَيْفَةُ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ خَيْرٍ مِّنْكُمْ

تھے اتنے میں حذیفہ بن یمان (صحابی) آئے انہوں نے کھڑے رہ کر ہمکو سلام کیا پھر کہنے لگے نفاق تو ایسی بلا ہے جو تم سے بہتر لوگوں

قَالَ الْاَسْوَدُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ

پر آچکی ہے اسود نے یہ سنکر (تعجب سے) کہا سبحان اللہ اللہ تو فرماتا ہے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں رہینگے

مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ

عبداللہ بن مسعودؓ مسکرا دیئے اور حذیفہ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گئے پھر عبداللہ بن مسعودؓ اپنے شاگردوں کو تعلیم دیکر

فَتَفَرَّقَ اَصْحَابُهٗ فَرَمَانِيْ بِالْحَصَا فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ حُذَيْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهٖ وَ

اٹھے اُن کے شاگرد سب چلدیے حذیفہ نے کنکریاں پھینک کر (اشارے سے) مجھکو بلایا میں انکے پاس گیا وہ کہنے لگے مجھکو تعجب

قَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ كَانُوْا خَيْرًا مِّنْكُمْ ثُمَّ تَابُوْا

ہوا عبداللہ بن مسعود کے ہنسنے سے حالانکہ وہ میری بات خوب جانتے ہیں بیشک نفاق اُن لوگوں پر آیا جو تم سے بہتر تھے (اسلام سے پہلے) پھر انہوں نے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے

فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ

اُن کا قصور معاف کر دیا۔ باب انا اوحینا الیک سے اخیر آیت ویونس وھارون وسلیمن تک کی تفسیر

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا

ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی کو ایسا کہنا درست نہیں میں

خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ

یونس بن متی سے بہتر ہوں ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی یوں کہے

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ بَابُ قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ

میں یونس بن متی سے اچھا ہوں تو اس نے جھوٹ کہا باب يستفتونك قل الله

يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ

يفتيكم في الكلالة ان امرؤ هلك ليس له ولد وله اخت فلها نصف

مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَّمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوِ ابْنٌ وَ

ما ترك وهو يرثها ان لم يكن لها ولد کی تفسیر کلالہ اسکو کہتے ہیں جس کا باپ دریٹا نہ ہو

هُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

یہ لفظ تکلله النسب کلالہ یعنی نسب نے اس کے دونوں کنارے خراب کر دیئے ہم سے سلیمان بن حرب

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض قَالَ آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ وَآخِرُ آيَةٍ

انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے اخیر سورت جو اتری وہ سورہ براءت ہے اور اخیر آیت جو اتری

نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

وہ یہ آیت ہے یستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

الْمَائِدَةُ

سورہ مائدہ کی تفسیر

حُرُمٌ وَاحِدُهَا حَرَامٌ فِيمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمْ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوءُ

حرم جمع ہے حرام کی یعنی احرام باندھے ہوں فبما نقضهم میثاقهم سے یہ مراد ہے کہ ہم نے ان کو حکم دیا تھا بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ وہ

تَحْمِلُ دَائِرَةٌ دَوْلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ الْإِغْرَاءُ التَّسْلِيطُ أُجُورَهُنَّ مُهُورَهُنَّ

یعنی تو سر اٹھائے اٹھائیگا دائرہ کا معنے زمانہ کی گردش ہے اور دوسرے لوگوں نے کہا اغرا کا معنے ہے مسلط کرنا اغرینا اجورهن یعنی ان کے مہر

الْمُهَيْمِنُ الْأَمِينُ الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ قَالَ سُفْيٰنُ مَا فِي

المهيمن کا معنے امانت دار یعنی قرآن گویا اگلی آسمانی کتابوں کا محافظ ہے سفیان ثوری نے کہا سارے قرآن

النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ

پھر کہنے لگے مجھکو ابن عباس نے خبر دی کچھ مسلمان لوگ مشرکوں کے ساتھ

يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى

انکی گنتی بڑھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں پھر ایک تیر آتا ان میں سے کوئی مارا

بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَأَنْزَلَ اللهُ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ

جاتا یا تلوار سے کوئی قتل کیا جاتا اس وقت یہ آیت اتری

الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا

الملائکۃ ظالمی انفسہم الآیۃ اخیر آیت تک اس حدیث کو لیث بن سعد نے بھی ابوالاسود سے روایت کیا باب الا

الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا

المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلۃ ولا یہتدون

يَهْتَدُونَ سَبِيلًا حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

سبیلا الآیۃ کی تفسیر ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ قَالَ كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ بَابُ قَوْلِهِ فَعَسَى اللهُ

ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا میری ماں الا المستضعفین یعنی معذور لوگوں میں تھی باب فعسی اللہ

أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللهُ عَفُوًّا غَفُورًا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

ان یعفو عنہم وکان اللہ عفوا غفورا کی تفسیر ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے

يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا

يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ

کی نماز پڑھ رہے تھے آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد سجدہ کرنے سے پہلے یوں دعا کی یا اللہ عیاش بن ابی

ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ

ربیعہ کو کافروں کے پنجے سے چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے یا اللہ

نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا

اور بے بس مسلمانوں کو نجات دلوا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب سزا دے ان پر حضرت یوسف کے زمانہ کے سے

سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ بَابُ قَوْلِهِ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ

ایسے کئی سال قحط بھیج باب ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر

کتاب التفسیر

أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
اوکنتم مرضیٰ ان تضعوا اسلحتکم کی تفسیر ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
کہا ہمکو حجاج بن محمد اعور نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھکو یعلی بن مسلم نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے

إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ
انہوں نے کہا یہ آیت ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضیٰ عبدالرحمن بن عوف کے باب میں اتری وہ زخمی

جَرِيحًا بَابُ قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ
تھے باب ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی علیکم

فِي الْكِتٰبِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا
فی الکتب فی یتامی النساء کی تفسیر ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ
ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم

فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ
فیھن اخیر آیت وترغبون ان تنکحوھن کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو جس کی

الْيَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا فَأَشْرَكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ أَنْ
وہ پرورش کر رہا ہو اسکا ولی اور وارث بھی وہی ہو اور یہ لڑکی اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی شرکت رکھتی ہو اب

يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا
وہ شخص اس لڑکی سے خود نکاح کر لینا چاہے دوسرے کسی سے اسکا نکاح کر دینا اس خیال سے پسند نہ کرے کہ وہ اسکے مال میں شریک ہو جائیگا جیسے

فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ بَابُ قَوْلِهِ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا
(اس کا نکاح نہ ہونے دے) ف باب وان امرأۃ خافت من بعلها نشوزا او اعراضا کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ
ابن عباس نے کہا شقاق بینهما میں شقاق سے مراد جھگڑا اور فساد ہے ف واحضرت الانفس الشح میں شح سے مراد حرص خواہش

يَحْرِصُ عَلَيْهِ كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِيَ أَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُوزًا بُغْضًا حَدَّثَنَا
نفسانی بخیل ف معلقہ کا معنے بیچ ادھڑ نہ تو بیوہ نہ خاوند والی ف نشوز کا معنے بغض ف (عداوت یا شرارت) ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا

مین اس سے زیادہ کوئی آیت مجھ پر سخت نہین ہے لستم علی شیء حتی تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم

أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ مَنْ أَحْيَاهَا يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ

من ربکم ف مخمصۃ کا معنے بھوک من احیاھا یعنے جس نے ناحق آدمی کا مارنا حرام سمجھا

حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا سَبِيلًا وَسُنَّةً بَابُ قَوْلِهِ الْيَوْمَ

گویا سب آدمی اُس سے جئے شرعۃ و منھاجا یعنے راہ اور طریقہ باب الیوم

أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

اکملت لکم دینکم کی تفسیر ابن عباس نے کہا مخمصۃ سے مراد بھوک ہے ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ الْيَهُودُ

عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا یہودی لوگ

لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ

(یعنی احبار) حضرت عمرؓ سے کہنے لگے تم (اپنے قرآن میں) ایک ایسی آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر اُترتی تو ہم تو اُس دن کو عید (خوشی)

حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ

ہون یہ آیت کب اُتری اور کہان اُتری اور جس وقت یہ آیت اُتری اُس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہان تشریف رکھتے تھے یہ آیت

يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللَّهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا الْيَوْمَ

عرفہ کے دن اُتری اُس وقت خدا کی قسم ہم عرفات میں تھے سفیان نے کہا مجھکو شک ہے اُس دن جمعہ تھا یا اور کوئی دن ف

أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ بَابُ قَوْلِهِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوا

باب فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا کی تفسیر تیمموا الاسی

تَعَمَّدُوا آمِّينَ عَامِدِينَ أَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَسْتُمْ

قصد کرو آمین البیت الحرام یعنے بیت اللہ کا قصد کرنے والے اممت اور تیممت دونوں کا معنے ایک ہی ہے اور ابن عباسؓ نے کہا قرآن

وَتَمَسُّوهُنَّ وَاللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْإِفْضَاءُ النِّكَاحُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

تمسوھن اسی طرح دخلتم بھن اسیطرح افضی بعضکم الی بعض تو ان چاروں لفظوں سے جماع مراد ہے ف ہم سے اسمٰعیل بن ابی

قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین انہون نے کہا ہم ایک سفر (غزوۂ بنی مصطلق ۵ھ ہجری) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے

فِی بَعْضِ اَسْفَارِہٖ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَیْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّی فَاَقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْتِمَاسِہٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ وَلَیْسُوْا عَلٰی
مَاءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ فَاَتَی النَّاسُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰی مَا
صَنَعَتْ عَائِشَۃُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَیْسُوْا
عَلٰی مَاءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ
رَاْسَہٗ عَلٰی فَخِذِیْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
النَّاسَ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَعَاتَبَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّقَالَ
مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ وَجَعَلَ یَطْعُنُنِیْ بِیَدِہٖ فِیْ خَاصِرَتِیْ وَلَا یَمْنَعُنِیْ مِنَ
التَّحَرُّکِ اِلَّا مَکَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِیْ فَقَامَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ عَلٰی غَیْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ فَقَالَ
اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ مَّاھِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ
الَّذِیْ کُنْتُ عَلَیْہِ فَاِذَا الْعِقْدُ تَحْتَہٗ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ
ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقٰسِمِ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ

جب بیدا یا ذات الجیش میں پہونچے تو میرے (گلے کا) ہار ٹوٹ کر گر گیا — آپ اور آپ کے ساتھ لوگ بھی اسکے ڈھونڈھنے کے لیے ٹھیرے رہے اور کوچ نہیں کیا وہاں پانی نہ تھا — لوگوں کے ساتھ کچھ پانی نہ تھا یہ حال دیکھکر لوگ ابوبکر صدیق پاس گئے اُن سے شکایت کی تم نے دیکھا عائشہ نے کیا کر رکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ساتھ والوں کو ایسے مقام میں روک دیا ہے جہاں پانی میں نہ اُنکے ساتھ کچھ پانی ہے ابوبکر یہ شکوہ سنکر میرے پاس آئے اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے آرام فرما رہے تھے ابوبکر رض کہنے لگے ایسے تو نے (یہ کیا کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والوں کو ایسی جگہہ اٹکا دیا جہاں پانی میسر نہیں نہ لوگوں کے ہمراہ کچھ پانی ہے (آگے اسی طرح کا کچھ کام جتا) حضرت عائشہ کہتی ہیں ابوبکر رض نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اُنکو اللہ کو منظور تھا وہ اُنہوں نے منہ سے نکالا ف ۲ (کہ کیا کیا اپنے) ہاتھ سے میری کوکھ میں ٹھونسے دینے لگے میں ذرا بھی نہ ہلتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا اس خیال سے کہ آپ جاگ اٹھینگے میں ہل نہ سکتی تھی خیر آپ اُس وقت سو رہے جب صبح ہوگئی تھی پانی بالکل نہ تھا اُس وقت اللہ تعالےٰ نے تیمم کی آیت اُتاری اُسید بن حضیر انصاری (بے اختیار) کہنے لگے ابوبکر کے خاندان والو یہ کچھ تمہاری پہلی برکت تھوڑی ہے ف ۳ حضرت عائشہ کہتی ہیں تو ہار اُسکے تلے سے نکلا (اللہ نے ہار بھی دلا دیا اور تیمم کی رخصت بھی ملی) ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھکو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے والد سے

باب (اِذْ یَاْتِ اِلٰی) فی تفسیر ...

ف ۱ ... دونوں مقاموں کا نام ... روایت ... ابوبکر ...

ف ۲ ... عائشہ ...

ف ۳ ...

عَنْ عَائِشَةَ رض سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ

انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میرا ایک ہار بیدا میں گر گیا اس وقت ہم مدینہ کو داخل ہو رہے تھے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَثَنَى رَأْسَهُ فِي حَجْرِي رَاقِدًا أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ

علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا اور اترے اور سر میری گود میں رکھ کر سو گئے اتنے میں ابوبکر آئے

فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ

انہوں نے زور سے ایک مکا مجھ کو مارا اور کہنے لگے (ارے) تو نے ایک ہار کے لیے سارے لوگوں کو روک دیا میں موت کی طرح

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاموش رہی [illegible] کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری گود میں تھا [illegible] آپ جاگ اٹھے

اسْتَيْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

[illegible] صبح کی نماز کا وقت آگیا لوگوں نے پانی ڈھونڈا تو نہیں ملا اس وقت یہ آیت اتری یا ایہا الذین آمنوا

إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَوةِ الْآيَةَ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ بَارَكَ اللهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ

اذا قمتم الی الصلوۃ اخیر آیت تک اسید بن حضیر انصاری یہ حال دیکھ کر بے ساختہ کہنے لگے ابوبکر کے گھر والو تمہارے

يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ بَابُ قَوْلِهِ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا

سبب سے اللہ نے لوگوں کو یہ آسانی دی تمہارا وجود لوگوں کے لیے باعث برکت ہے باب فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا

إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ

قاعدون کی تفسیر ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مخارق سے انہوں نے طارق

ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ ح وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ

ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود رض سے سنا انہوں نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب مقداد بن اسود نے دوسری

ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ

بن [illegible] بیان کیا کہا ہم سے ابوالنضر (ہاشم بن قاسم) نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عبدالرحمن اشجعی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے مخارق

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ

انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا بدر کے دن مقداد بن اسود (صحابی) نے کہا یا رسول اللہ ہم کبھی آپ کو وہ جواب دینگے جو

كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا

بنی اسرائیل نے موسیٰ پیغمبر کو دیا تھا کہ تم جاؤ اور تمہارا خدا دونوں جا کر لڑو ہم تو یہیں بیٹھے

قَاعِدُونَ وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

رہیں گے نہیں آپ چلیے ہم آپ کے ساتھ (جان دینے کو حاضر) ہیں یہ سنتے ہی آپ کی فکریں دور ہو گئیں

عليه وسلم ورواه وكيع عن سفيان عن مخارق عن طارق عن المقداد قال

اس حدیث کو وکیع نے بھی سفیان ثوری سے انہوں نے مخارق سے انہوں نے طارق سے روایت کیا ہے کہ مقداد نے آنحضرت

ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم باب قوله إنما جزاء الذين يحاربون الله و

صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا جیسے اوپر گذر چکا ف باب انما جزاء الذین یحاربون اللہ و

رسوله ويسعون في الأرض فسادا أن يقتلوا أو يصلبوا إلى قوله أو ينفوا

رسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا آخر آیت وینفوا

من الأرض المحاربة لله الكفر به حدثنا علي بن عبد الله حدثنا محمد بن

من الارض تک یحاربون اللہ ورسولہ سے کفر کرنا مراد ہے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ

عبد الله الأنصاري حدثنا ابن عون قال حدثني سلمان أبو رجاء مولى أبي قلابة

انصاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے کہا مجھ سے سلمان ابو رجاء نے جو ابو قلابہ کے غلام تھے

عن أبي قلابة أنه كان جالسا خلف عمر بن عبد العزيز فذكروا وذكروا فقالوا و

انہوں نے ابو قلابہ سے وہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ کے پیچھے بیٹھے تھے قسامت کا ذکر آیا لوگوں نے گفتگو کی ف۳

قالوا قد أقادت بها الخلفاء فالتفت إلى أبي قلابة وهو خلف ظهره

کہنے لگے قسامت میں (قصاص لازم ہوگا) اگلے خلیفوں نے اس میں قصاص لیا ہے عمر بن عبدالعزیز نے ابو قلابہ کی طرف دیکھا وہ ان

فقال ما تقول يا عبد الله بن زيد أو قال ما تقول يا أبا قلابة قلت ما علمت

کہنے لگے عبداللہ بن زید تم کیا کہتے ہو یا یوں کہا ابو قلابہ تم کیا کہتے ہو میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں

نفسا حل قتلها في الإسلام إلا رجل زنى بعد إحصان أو قتل نفسا

ہماری شرع یعنے اسلام میں کسی کا خون کرنا درست نہیں مگر جو محصن ہوکر زنا کرے یا کسی کو ناحق مار ڈالے

بغير نفس أو حارب الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فقال عنبسة حدثنا

یا اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑے (بگاڑ کرے) ف یہ سنکر عنبسہ بن سعید کہنے لگے

أنس بكذا وكذا قلت إياي حدث أنس قال قدم قوم على النبي صلى الله

ہم کو انس بن مالک نے ایسی ایسی حدیث بیان کی میں نے کہا مجھ سے تو انس نے یہ بیان کیا کہ کچھ لوگ (عکل یا عرینہ کے) آنحضرت

عليه وسلم فكلموه فقالوا قد استوخمنا هذه الأرض فقال هذه نعم

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپ سے عرض کیا ہم کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی (ہم بیمار ہوگئے ہیں) آپ نے فرمایا اچھا یہ

لنا تخرج فاخرجوا فيها فاشربوا من ألبانها وأبوالها فخرجوا فيها فشربوا من

اونٹ چرنے کے لیے باہر جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ جاؤ ان کا دودھ موت پیو مزاج درست ہو جائیگا وہ گئے اونٹوں کا دودھ

أبوالها وألبانها واستصحوا ومالوا على الراعي فقتلوه واطردوا النعم فما

موت پیا اور اچھے تندرست ہو کر یہ کیا چرواہے پر پل پڑے اسکو مار کر اونٹ ہنکا لے گئے ایسے بدمعاشوں کی سزا

يستبطأ من هؤلاء قتلوا النفس وحاربوا الله ورسوله وخوفوا رسول الله صلى

میں کیا تامل ہو سکتا ہے انہوں نے چرواہے کا خون کیا اللہ اور اسکے رسول سے لڑے اسلام سے مرتد ہو گئے اور آنحضرت صلی

الله عليه وسلم فقال سبحان الله فقلت تتهمني قال حدثنا بهذا أنس قال

اللہ علیہ وسلم کو ڈرایا عنبسہ نے یہ حدیث سنکر تعجب سے سبحان اللہ کہا میں نے کہا عنبسہ تم مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو انہوں نے کہا نہیں

وقال يا أهل كذا إنكم لن تزالوا بخير ما أبقي هذا فيكم ومثل هذا باب قوله

پھر عنبسہ کہنے لگے شام والو تم ہمیشہ اچھے رہو گے جب تک ابو قلابہ یا ابو قلابہ کے سے عالم کو اللہ تعالی تم میں زندہ رکھیگا باب

والجروح قصاص حدثني محمد بن سلام أخبرنا الفزاري عن حميد عن

والجروح قصاص الخ کی تفسیر مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو مروان بن معاویہ فزاری نے خبر دی انہوں نے حمید طویل

أنس رض قال كسرت الربيع وهي عمة أنس بن مالك ثنية جارية من الأنصار

سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میری پھوپھی ربیع نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ ڈالا اسکا نام معلوم

فطلب القوم القصاص فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فأمر النبي صلى الله عليه

نہیں ہوا لڑکی کے وارثوں نے قصاص چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد لائے آپ نے قصاص کا حکم دیدیا

وسلم بالقصاص فقال أنس بن النضر عم أنس بن مالك لا والله لا تكسر سنها يا

انس بن نضر جو انس بن مالک کے چچا تھے اور ربیع کے بھائی وہ کہنے لگے خدا کی قسم یا رسول اللہ یہ تو کبھی نہیں ہوگا کہ ربیع کا دانت

رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أنس كتاب الله القصاص

توڑا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس (یہ تو کیا کہتا ہے) اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے

فرضي القوم وقبلوا الأرش فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من عباد

پھر (خدا کی قدرت) ایسا ہوا کہ لڑکی کے وارث قصاص کی معافی اور دیت لینے پر راضی ہو گئے اس وقت آنحضرت صلعم نے فرمایا

الله من لو أقسم على الله لأبره باب قوله يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من

اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں اگر اللہ کے فضل پر بھروسا کر کے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ انکی قسم سچی کر دیگا باب یا ایہا الرسول بلغ ما

ربك حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفين عن إسمعيل عن الشعبي عن

کی تفسیر ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر

مسروق عن عائشة رض قالت من حدثك أن محمدا صلى الله عليه وسلم كتم

مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا مسروق جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا کوئی

شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهُ يَقُولُ يٰأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

کلام اتارا ہوا چھپا رکھا تو وہ جھوٹا ہے اللہ تو یہ فرماتا ہے اے پیغمبر جو کچھ تجھ پر تیرے مالک کیطرف سے اترا وہ لوگوں کو پہنچا دے آخر آیت تک

الْآيَةَ بَابُ قَوْلِهِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ

باب لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم کی تفسیر ہم سے علی بن سلمہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أُنْزِلَتْ هٰذِهِ

کہا ہم سے مالک بن سعیر نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یہ آیت لا یؤاخذکم

الْآيَةَ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ

اللہ باللغو فی ایمانکم میں لغو قسموں سے یہ مراد ہے جیسے آدمی تکیہ کلام کے طور پر نہ قسم کی نیت سے لا واللہ بلی واللہ کہتا ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو والد نے خبر دی انہوں

عَائِشَةَ رض أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ

نے حضرت عائشہ سے انکے والد ابو بکر صدیق کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے قسم کا کفارہ اتارا اس وقت

قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى يَمِينًا أُرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللّٰهِ وَ

ابو بکر کہنے لگے میں اب جب کوئی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا اچھا سمجھتا ہوں تو اللہ کی رخصت کو منظور کر کے وہ کام کر لیتا

فَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ بَابُ قَوْلِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبٰتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ حَدَّثَنَا

ہوں جسکو اچھا سمجھتا ہوں (کفارہ دیدیتا ہوں) باب لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم کی تفسیر ہم سے

عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا نَغْزُو

عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ طحان نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَخْتَصِي فَنَهَانَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں (جن سے اپنی خواہش بجھاتے) ہم نے آپ سے

عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ يٰأَيُّهَا

(خصی ہو جانے کی اجازت چاہی) آپ نے منع کیا پھر (اسی سفر میں) آپ نے ہمکو یہ اجازت دی کہ ایک کپڑا دیکر بھی ہم عورت سے نکاح کر سکتے ہیں یعنی متعہ

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبٰتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

اسکے بعد عبد اللہ بن مسعود نے یہ آیت پڑھی یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبت ما احل اللہ لکم باب انما الخمر والمیسر و

وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَزْلَامُ الْقِدَاحُ

الانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان کی تفسیر ابن عباس نے کہا ازلام سے فال کھولنے کے تیر مراد ہیں

يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ وَالنُّصُبُ أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ الزَّلَمُ

کافر لوگ ان سے اپنی قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے اور نصب تھان مراد ہیں جن پر کافر لوگ قربانیاں کیا کرتے تھے اور

الْقِدْحُ لَا رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَزْلَامِ وَالِاسْتِقْسَامُ أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحَ

دوسرے لوگوں نے کہا ہے ازلام زلم کی جمع ہے زلم کہتے ہیں بے پر کے تیر کو استقسام سے ان تیروں کا پھرانا مراد ہے اگر

فَإِنْ نَهَتْهُ انْتَهَى وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحَ أَعْلَامًا بِضُرُوبٍ

منع کی فال نکلتی تو وہ کام نہ کرتے اگر حکم کی فال نکلتی تو اس کام کو کرتے ان تیروں پر مشرکوں نے قسم قسم کی نشانیاں بنا رکھی تھیں

يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَالْقُسُومُ الْمَصْدَرُ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ

ان سے قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے ف استقسام سے فعل متکلم تو قسمت ہے اور قسوم مصدر ہے ہم سے

بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن بشر نے خبر دی کہا ہم سے عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ

کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا جب شراب کی حرمت اتری اس وقت مدینہ میں پانچ طرح کے

يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ مَا فِيهَا شَرَابُ الْعِنَبِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

شراب رائج تھے انگور کے شراب کا بالکل رواج نہ تھا ف ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان

حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض

کیا کہا ہم سے ابن علیہ اسمعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے انہوں نے کہا انس بن مالک رض نے کہا

مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي

ہم لوگوں کا تو شراب فضیخ کے سوا اور کچھ نہ تھا یہی شراب جس کو تم فضیخ کہتے ہو ف میں کھڑا ہوا ابو طلحہ اور

أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوا وَمَا

فلاں فلاں (ابو دجانہ سہیل بن بیضا ابو عبیدہ ابی بن کعب معاذ بن جبل ابو ایوب) کو پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم)

ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوا أَهْرِقْ هَذِهِ الْقِلَالَ يَا أَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا

کہنے لگا شراب حرام ہو گیا تب ان لوگوں نے کہا انس ان گھڑوں کو بہا دے اس کے بعد سے جب سے اس آدمی نے یہ

عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

خبر دی کبھی نہ شراب کو پوچھا نہ اس کو پیا ف ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ أُنَاسٌ غَدَاةَ أُحُدٍ الْخَمْرَ فَقُتِلُوا

بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا احد کے دن بعضے لوگ صبح کو شراب پیے ہوئے تھے

مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شُهَدَاءَ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رض عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ

إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ

وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ بَابُ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ

فِيمَا طَعِمُوا إِلَى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ الْخَمْرَ الَّتِي أُهْرِيقَتِ الْفَضِيخُ وَزَادَنِي

مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ

الْخَمْرِ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالَ

فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هٰذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا

قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَقَالَ بَعْضُ

الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَ

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا بَابُ قَوْلِهِ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ

تسؤكم حدثنا منذر بن الوليد بن عبد الرحمن الجارودي حدثنا ابي

کی تفسیر ہم سے منذر بن ولید بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا

حدثنا شعبة عن موسى بن انس عن انس رض قال خطب رسول الله صلى الله

ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے موسیٰ بن انس سے انہوں نے (اپنے والد) انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم خطبة ما سمعت مثلها قط قال لو تعلمون ما اعلم لضحكتم

نے ایک خطبہ سنایا ویسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا آپ نے فرمایا اگر تم وہ باتیں معلوم ہوں جو مجھ کو معلوم ہیں تو تم بہت کم

قليلا ولبكيتم كثيرا قال فغطى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوههم لهم

ہنسو اور اکثر روتے رہو انس نے کہا یہ سنکر آپ کے اصحاب نے منہ ڈھانپ لیا جیبیں رونے کی آواز نکلنے لگی

خنين فقال رجل من ابي قال فلان فنزلت هذه الاية لا تسألوا عن اشياء

اتنے میں ایک شخص (عبد اللہ بن حذافہ) نے پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا اس پر یہ آیت اتری لا تسألوا

ان تبد لكم تسؤكم رواه النضر وروح بن عبادة عن شعبة حدثنا

عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم اس حدیث کو نضر بن شمیل اور روح بن عبادہ نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے ہم سے

الفضل بن سهل حدثنا ابو النضر حدثنا ابو خيثمة حدثنا ابو الجويرية

فضل بن سہل بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو النضر نے کہا ہم سے ابو خیثمہ نے کہا ہم سے ابو الجویریہ نے

عن ابن عباس رض قال كان قوم يسألون رسول الله صلى الله عليه و

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کچھ لوگ (خواہ مخواہ) ٹھٹھے کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیا

سلم استهزاء فيقول الرجل من ابي ويقول الرجل تضل ناقته اين

کرتے کوئی پوچھتا میرا باپ کون تھا کوئی کہتا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے وہ کہاں بتلایئے

ناقتي فانزل الله فيهم هذه الاية يا ايها الذين امنوا لا تسألوا عن اشياء

ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یا ایہا الذین امنوا لا تسألوا عن اشیاء

ان تبد لكم تسؤكم حتى فرغ من الاية كلها باب قوله ما جعل الله من بحيرة

ان تبد لکم تسؤکم اخیر تک پوری آیت پڑھی باب ما جعل اللہ من بحیرۃ

ولا سائبة ولا وصيلة ولا حام واذ قال الله يقول قال الله واذ ههنا

ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام کی تفسیر واذ قال اللہ یعیسی بن مریم میں قال (جو ماضی کا صیغہ ہے) یقول (مستقبل)

صلة المائدة اصلها مفعولة كعيشة راضية وتطليقة بائنة والمعنى

مائدہ اصل میں مفعول کے معنوں میں ہے گو صیغہ فاعل کا ہے جیسے عیشۃ راضیۃ راضیۃ مرضیۃ کے معنوں میں ہے اور بائنۃ

بِمُدِّهَا صَالِحُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَا دَنِي يَمِيدُنِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيكَ

تو مائدہ کا تشنہ صمیدہ یعنے خیر اور بھلائی جو کسی کو دی گئی ہے مادنی یمیدنی ف ابن عباس رض نے کہا متوفیک کا معنے میں تجھ کو

مُمِيتُكَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ

مارنے والا ہوں ف ہمسے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے

كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا بحیرہ وہ دودھیل جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے

لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ

نام پر روک لیا جائے یعنے کوئی اسکا دودھ نہ دوہے اور سائبہ وہ جانور جس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اس

لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر کوئی بوجھ نہ لادتا (نہ سواری کرتا یعنے سانڈ) سعید نے کہا ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ

میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے سانڈ کی رسم اسی نے سب سے پہلے نکالی تھی

وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى

سعید نے کہا وصیلہ وہ جوان اونٹنی ہے جو پہلے پہل اونٹنی جنے پھر دوسری بار بھی اونٹنی جنے (نر اونٹ نہ جنے) ایسی

وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ

اونٹنی کو وہ اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے جب وہ برابر دو مادہ جنتی نر نہ جنتی

وَالْحَامِ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ

اور حام وہ نر اونٹ ہے جو مادہ پر شمار کی گنتی جستیں کرتا (اس کے نطفے سے دس بچے پیدا ہو جاتے) جب وہ اتنی جستیں کر

لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ

چکتا تو بتوں کے نام پر اسکو رخصت کر دیتے اور بوجھ لادنے سے معاف کر دیتے اب اس پر بوجھ نہ لادتے (نہ سواری کرتے) اسکا

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهٰذَا قَالَ

اور ابوالیمان (حکم بن نافع) نے کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے یہی حدیث سنی جو اوپر گذری سعید نے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ

کہا ابوہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (وہی عمرو بن عامر خزاعی کا قصہ) جو اوپر گذرا اور یزید بن عبداللہ بن ہاد نے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ف

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ

مجھ سے محمد بن ابی یعقوب ابو عبداللہ کرمانی نے بیان کیا کہا ہم سے حسان بن

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ

ابراہیم نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہ رضی نے کہا آنحضرت صلی اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ

علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دوزخ کو دیکھا وہ اپنے آپ کو آپ کچل رہی تھی (اس قدر تیز ہو رہی تھی) اور میں نے عمرو بن عامر کو (وہاں) اپنی

عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بَابُ قَوْلِهِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ

آنتیں کھینچتے دیکھا اسی نے پہلے بجار سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی باب ولکنت علیہم

شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ

شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

علی کل شیء شہید کی تفسیر ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

شعبہ نے کہا ہم کو مغیرہ بن نعمان نے خبر دی کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباس رضی

عَبَّاسٍ رض قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا فرمایا لوگو تم اللہ کے سامنے

إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ

ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کما بدأنا اول خلق

نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ

نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین پھر فرمایا سن لو قیامت کے دن ساری خلقت میں

الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي

پہلے ابراہیم پیغمبر کو کپڑے پہنائے جائینگے اور میری امت کے کچھ لوگ حاضر کیے جائینگے انکو

فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي

بائیں جانب (دوزخ کی طرف) لے چلینگے میں عرض کرونگا پروردگار یہ تو میرے ساتھ والے ہیں جواب ملیگا تم نہیں جانتے تمہارے

مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

بعد جو انہوں نے نئی نئی باتیں (بدعتیں) نکالیں اس وقت میں وہی کہونگا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ ع) نے کہا میں جب تک ان لوگوں

مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيُقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا

میں رہا اُن کا حال دیکھتا رہا جب تونے مجھکو دنیا سے اُٹھا لیا اُس کے بعد تجھی کو اُن کی خبر ہے جواب ملیگا جب تم ان سے جدا ہوے

مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ بَابُ قَوْلِهِ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ

اسی وقت سے برابر یہ لوگ ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر گئے ف باب ان تعذبهم فانهم عبادك وان

تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم کی تفسیر ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (قیامت کے دن) تمہارا حشر ہوگا اور کچھ لوگوں کو بائیں جانب دوزخ کی طرف لیجا ئینگے

فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى

ف۲ میں اس وقت وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ) نے کہا وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم اخیر آیت

قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ * سُورَةُ الْأَنْعَامِ

العزیز الحکیم تک سورۂ انعام کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِتْنَتُهُمْ مَعْذِرَتُهُمْ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ

ابن عباس نے ف۳ کہا ثم لم تكن فتنتهم کا معنے پھر اُن کا اور کوئی عذر نہ ہوگا معروشات کا معنے ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے جیسے انگور وغیرہ

ذَلِكَ حَمُولَةً مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا وَلَلَبَسْنَا لَشَبَّهْنَا يَنْأَوْنَ يَتَبَاعَدُونَ تُبْسَلُ

(جن کی بیل ہوتی ہے) حمولة کا معنے لدو یعنے بوجھ لادنے کے جانور وللبسنا کا معنے ہم شبہ ڈالدینگے ینأون کا معنے دور ہو جاتے ہیں

تُفْضَحُ أُبْسِلُوا أُفْضِحُوا بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ الْبَسْطُ الضَّرْبُ اسْتَكْثَرْتُمْ أَضْلَلْتُمْ

تبسل کا معنے رسوا کیا جائے أبسلوا رسوا کیے گئے باسطوا ايديهم میں بسط کے معنے مارنا استكثرتم یعنے تم نے بہتوں کو گمراہ

كَثِيرًا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوا لِلَّهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَ

کیا وجعلوا لله مما ذرأ من الحرث والانعام نصيبا یعنے انھوں نے اپنے پھلوں (میووں) اور مالوں میں اللہ کا ایک حصہ اور

الْأَوْثَانِ نَصِيبًا أَكِنَّةً وَاحِدُهَا كِنَانٌ أَمَّا اشْتَمَلَتْ يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا

اور بتوں کا ایک حصہ ٹھیرایا اکنة کنان کی جمع ہے یعنے پردہ اما اشتملت عليه ارحام الانثيين یعنے کیا مادون کی پیٹ میں نر یا مادہ

ف۱ قسطلانی نے کہا مراد وہ گنوار لوگ ہیں جو دنیا کی رغبت سے مسلمان ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ...

ف۲ ...

ف۳ ...

عَلٰی ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی فَلِمَ تُحَرِّمُوْنَ بَعْضًا وَتُحِلُّوْنَ بَعْضًا مَسْفُوْحًا مُهْرَاقًا صَدَفَ

اَعْرَضَ اُبْلِسُوْا اُوْیِسُوْا وَاُبْسِلُوْا اُسْلِمُوْا سَرْمَدًا دَائِمًا اسْتَهْوَتْهُ اَضَلَّتْهُ تَمْتَرُوْنَ

تَشُكُّوْنَ وَقْرٌ صَمَمٌ وَاَمَّا الْوِقْرُ الْحِمْلُ اَسَاطِیْرُ وَاحِدُهَا اُسْطُوْرَةٌ وَاِسْطَارَةٌ وَهِیَ التُّرَّهَاتُ

الْبَاْسَاءُ مِنَ الْبَاْسِ وَیَكُوْنُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مُعَایَنَةً الصُّوَرُ جَمَاعَةُ صُوْرَةٍ

كَقَوْلِهٖ سُوْرَةٌ وَسُوَرٌ مَلَكُوْتٌ مُلْكٌ مِثْلُ رَهَبُوْتٍ خَیْرٌ مِّنْ رَحَمُوْتٍ وَ

یَقُوْلُ تُرْهَبُ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تُرْحَمَ جَنَّ اَظْلَمَ یُقَالُ عَلَی اللّٰهِ حُسْبَانُهٗ اَیْ حِسَابُهٗ وَیُقَالُ

حُسْبَانًا مَرَامِیَ وَرُجُوْمًا لِلشَّیَاطِیْنِ مُسْتَقَرٌّ فِی الصُّلْبِ وَمُسْتَوْدَعٌ فِی

الرَّحِمِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَیْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ

وَصِنْوَانٍ بَابُ قَوْلِهٖ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ اِنَّ

اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ

مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمُ الآيَةَ يَلْبِسَكُمْ

باب قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم الآیہ یلبسکم کا معنی

يَخْلِطَكُمْ مِنَ الاِلْتِبَاسِ يَلْبِسُوا يَخْلِطُوا شِيَعًا فِرَقًا حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ

ملا دے خلط کر دے یہ الباس سے نکلا ہے شیعا گروہ گروہ فرقے فرقے ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ

کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ

یا اللہ میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر یہ اترا او من تحت ارجلکم آپ نے فرمایا یا اللہ میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں

شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا

پھر یہ اترا او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پچھلے عذابوں سے

أَهْوَنُ أَوْ هَذَا أَيْسَرُ بَابُ قَوْلِهِ وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

تو ہلکا یا آسان ہے باب ولم یلبسوا ایمانھم بظلم کی تفسیر مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ

کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے

اللَّهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُهُ وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ

انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ولم یلبسوا ایمانھم بظلم تو آنحضرت کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

فَنَزَلَتْ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ بَابُ قَوْلِهِ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى

اس وقت یہ آیت اتری ان الشرک لظلم عظیم (معلوم ہوا ظلم سے شرک مراد ہے) باب ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العالمین

الْعَالَمِينَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

کی تفسیر ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے شعبہ نے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رض

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے کہا تمہارے پیغمبر کے چچازاد بھائی ابن عباس رض نے مجھ سے بیان کیا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے میں یونس بن متی پیغمبر سے بہتر ہوں

ابن متى حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا شعبة أخبرنا سعد بن إبراهيم

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو سعد بن ابراہیم نے خبر دی

قال سمعت حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن أبي هريرة رضي عن النبي صلى الله عليه

کہا میں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم قال لا ينبغي لعبد أن يقول أنا خير من يونس بن متى باب قوله

سے آپ نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے میں یونس بن متی پیغمبر سے بہتر ہوں باب

أولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده حدثني إبراهيم بن موسى

اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده کی تفسیر مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا

أخبرنا هشام أن ابن جريج أخبرهم قال أخبرني سليمان الأحول أن مجاهدا

کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انکو ابن جریج نے کہا مجھ کو سلیمان احول نے ان کو مجاہد نے

أخبره أنه سأل ابن عباس أفي ص سجدة فقال نعم ثم تلا ووهبنا إلى قوله

انہوں نے ابن عباس سے پوچھا کیا سورۂ ص میں سجدہ ہے انہوں نے کہا ہاں ہے پھر یہ آیت پڑھی ووهبنا له اسحاق اخیر

فبهداهم اقتده ثم قال هو منهم زاد يزيد بن هارون ومحمد بن عبيد و

فبهداهم اقتده تک پھر کہا داؤد بھی انہی پیغمبروں میں سے ہیں ف ٢ یزید بن ہارون اور محمد بن عبید اور

سهل بن يوسف عن العوام عن مجاهد قلت لابن عباس فقال نبيكم

سہل بن یوسف نے عوام بن حوشب سے انہوں نے مجاہد سے یوں روایت کیا ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے کہا تمہارے

صلى الله عليه وسلم ممن أمر أن يقتدي بهم باب قوله وعلى الذين هادوا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا ف ٣ باب وعلى الذين هادوا

حرمنا كل ذي ظفر ومن البقر والغنم حرمنا عليهم شحومهما الآية وقال

حرمنا كل ذي ظفر ومن البقر والغنم حرمنا عليهم شحومهما اخیر آیت تک کی تفسیر ابن

ابن عباس كل ذي ظفر البعير والنعامة الحوايا المبعر وقال غيره هادوا

عباس نے کہا ذی ظفر سے اونٹ شتر مرغ مراد ہے ف ٤ حوایا سے مراد مینگنی کی آنتیں اور لوگوں نے کہا هادوا کا معنے

صاروا يهودا وأما قوله هدنا تبنا هائد تائب حدثنا عمرو بن خالد

یہودی ہو گئے اور (سورۂ اعراف میں) جو هدنا الیك آیا ہے اس کا معنے ہے توبہ کی ہائد کے معنے ہیں توبہ کرنیوالے کو ہم سے عمرو بن

حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب قال عطاء سمعت جابر بن عبد الله

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے کہا عطاء بن ابی رباح نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ یہود یوں کا ستیاناس کرے جب اللہ نے اُن پر چربی حرام کی

جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوهَا وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

تو اُنہوں نے کیا کیا چربی گلا کر اُس کو بیچا اُس کے دام کھائے کھاوے اور ابوعاصم نبیل نے اس حدیث کو یوں روایت کیا کہا ہم

كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِهِ وَلَا

اُن سے بیان کیا عطا بن ابی رباح نے مجھکو یہ لکھا میں نے جابرؓ سے سنا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث باب ولا تقربوا

تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

الفواحش ما ظهر منها وما بطن کی تفسیر ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ

شعبہ نے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے اُنہوں نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنہوں نے کہا اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت

مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ

مند نہیں ہے اسی لیے اُس نے چھپی اور کھلی بے شرمی کی باتوں کو حرام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں

الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ

ہے یہاں تک کہ اُس نے اپنی آپ خود تعریف کی عمرو بن مرہ نے کہا میں نے ابووائل سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ سے خود

قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَكِيلٌ حَفِيظٌ وَمُحِيطٌ بِهِ قُبُلًا جَمْعُ قَبِيلٍ وَالْمَعْنَى

سنی کہا عبداللہ بن مسعود نے یہ آنحضرت صلعم کا قول بیان کیا اُنہوں نے کہا ہاں وکیل کا معنے نگہبان گھیر لینے والا قبلاً قبیل کی جمع ہے یعنے

أَنَّهُ ضُرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ زُخْرُفٌ كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ

عذاب کی قسمیں قبیل ایک ایک قسم زخرف لغو اور بیکار چیز یا بات جسکو ظاہر

وَوَشَّيْتَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ

میں آراستہ پیراستہ کریں از زخرف القول چکنی چپڑی باتیں حرث حجر یعنے روکی گئی کھیتی حجر کہتے ہیں حرام اور

حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ

ممنوع کو اسی سے ہے حجر محجور اور حجر عمارت کو بھی کہتے ہیں اور مادیان گھوڑی کو بھی اور

وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ

عقل کو بھی حجر اور حجے کہتے ہیں اور اصحاب الحجر میں حجر سے ثمود کی بستی مراد ہے اور جس زمین کو تو روک دے اُس میں کوئی

فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ

آنے یا چرانے نہ پائے اسکو بھی حجر کہینگے اسی سے خانہ کعبہ کے حطیم کو حجر کہتے ہیں حطیم محطوم کے معنوں میں ہے جیسے قتیل مقتول

مِنْ مَقْتُولٍ وَّاَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ بَابُ قَوْلِهِ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ لُغَةُ اَهْلِ الْحِجَازِ

هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا

اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ

وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَاَ الْاٰيَةَ

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ الْمُعْتَدِيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ

عَفَوْا كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ اَمْوَالُهُمْ اَلْفَتَّاحُ الْقَاضِيْ اِفْتَحْ بَيْنَنَا اقْضِ بَيْنَنَا

نَتَقْنَا رَفَعْنَا انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ اٰسٰى اَحْزَنُ تَاْسَ تَحْزَنْ وَ

قَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ يَقُولُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ أَخَذَا الْخِصَافَ

نے کہا مامنعک ان لا تسجد میں لا زائد ہے یعنے تجھے سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا یخصفان من ورق الجنۃ انہوں نے بہشت

مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ سَوْآتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا

کے پتوں کا دونا بنا لیا یعنے بہشت کے پتے اپنے اوپر جوڑ لیے (تا کہ ستر نظر نہ آئے) سوآتھما سے شرمگاہ مراد ہے

وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ هُهُنَا إِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا

متاع الی حین میں حین سے قیامت مراد ہے عرب کے محاورے میں حین ایک ساعت سے لیکر بے انتہا مدت کو کہہ

يُحْصَى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ قَبِيلُهُ جِيلُهُ

سکتے ہیں ریاش اور ریش کے معنے ایک ہیں یعنے ظاہری لباس قبیلہ اس کی ذات والے

الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ ادَّارَكُوا اجْتَمَعُوا وَمَشَاقُّ الْإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهُمْ يُسَمَّى

شیطان جن میں سے وہ خود بھی ہے اداركوا اکٹھا ہو جاینگے آدمی اور جانور سب کے سوراخ (ایا مسامون) کو

سُمُومًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيلُهُ

سموم کہتے ہیں اسکا مفرد سم ہے یعنے آنکھ کے سوراخ نتھنے منہ کان پاخانہ کا مقام پیشاب کا مقام

غَوَاشٍ مَا غُشُّوا بِهِ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا قَلِيلًا يَغْنَوْا يَعِيشُوا حَقِيقٌ حَقٌّ

غواش غلاف جس سے ڈھانپے جائیں نشرا متفرق نکدا تھوڑا یغنوا جیے یا بسے حقیق حق واجب

اسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ تَلَقَّفُ تَلْقَمُ طَائِرُهُمْ حَظُّهُمْ طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ وَ

استرھبوھم رہبت سے نکلا ہے یعنے ڈرایا تلقف لقمہ کرنے لگا (نگلنے لگا) طائرھم ان کا نصیبہ طوفان سیلاب بہاؤ کا

يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ الطُّوفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ عُرُوشٌ

کبھی موت کی کثرت کو بھی طوفان کہتے ہیں قمل چچڑیاں چھوٹے جوؤں کی طرح عروش اور

وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي

عریش عمارت سقط جب کوئی شرمندہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سقط فی یدہ — اسباط بنی اسرائیل کے خاندان

إِسْرَائِيلَ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ لَهُ يُجَاوِزُونَ تَعْدُ تُجَاوِزْ شُرَّعًا

قبیلے یعدون فی السبت ہفتہ کے دن حد سے بڑھ جاتے تھے اسی سے ہے تعد یعنے حد سے بڑھ جائے شرعا پانی کے اوپر

شَوَارِعَ بَئِيسٍ شَدِيدٍ أَخْلَدَ قَعَدَ وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَأْتِيهِمْ

تیرتے ہوئے بئیس سخت اخلد بیٹھ رہا پیچھے ہٹ گیا سنستدرجھم یعنے جہاں سے ان کو ڈر نہ ہوگا

مِنْ مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا مِنْ جِنَّةٍ مِنْ

ادھر سے ہم آئینگے جیسے اس آیت میں ہے فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا یعنے ان کا عذاب ادھر سے آن پہنچا جدھر گمان

جُنُونٍ فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ يَنْزَغَنَّكَ يَسْتَخِفَّنَّكَ طَيْفٌ مُلِمٌّ
جنون دیوانگی فمرت به یعنی پیٹ میں اس کے پیٹ کی مدت پوری کی ینزغنک کے معنی یستخفنک طیف اور طائف (۱)

بِهِ لَمَمٌ وَيُقَالُ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمُدُّونَهُمْ يُزَيِّنُونَ وَخِيفَةً خَوْفًا وَخُفْيَةً
شیطان کی طرف سے ... یعنی وسوسہ ... یمدونہم کا معنے ... خیفۃ کا معنے خوف و خفیۃ

مِنَ الْإِخْفَاءِ وَالْآصَالُ وَاحِدُهَا أَصِيلٌ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِهِ بُكْرَةً وَ
... الاصال اصیل کی جمع ہے وہ وقت جو عصر سے مغرب تک ہوتا ہے

أَصِيلًا بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ حَدَّثَنَا
بکرۃ و اصیلا　باب　انما حرم ربی الفواحش　ما ظہر منہا وما بطن کی تفسیر ہم سے

سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن

قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ
مسعود سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے ابو وائل سے پوچھا تم نے یہ حدیث عبداللہ بن مسعود سے سنی انہوں نے کہا ہاں عبداللہ بن مسعود کہتے تھے

مِنَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے بڑھکر کوئی غیرت والا نہیں ہے اور اسی لیے اس نے فحش اور بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا ہے کھلی

الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ بَابٌ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا
تعریف ہونا پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے آپ اپنی تعریف کی ۲ باب ولما جاء موسی لمیقاتنا و کلمہ ربہ

وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى
قال　رب ارنی　انظر الیک　قال لن ترانی　ولکن انظر　الی الجبل

الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَ
فان استقر　مکانہ فسوف ترانی　فلما تجلی ربہ للجبل　جعلہ دکا و

خَرَّ مُوسَى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ
خر موسی صعقا　فلما افاق　قال سبحانک　تبت الیک　وانا اول المومنین کی

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرِنِي أَعْطِنِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
تفسیر ابن عباس نے کہا ارنی انظر الیک کا معنے یہ ہے مجھکو اپنے دیدار کا مرتبہ سرفراز کر ۳ ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ
عمرو بن یحیی سے انہوں نے اپنے والد (یحیی بن عمارہ) سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے کہا

جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا
ایک یہودی (فنحاص) یا اور کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اس کو کسی (مسلمان) نے ایک طمانچہ (تھپڑ) رسید کیا تھا وہ کہنے

مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ
لگا محمد صاحب آپ کے ایک انصاری صحابی نے میرے منہ پر طمانچہ مارا آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ لوگ بلا لائے وہ حاضر

قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ
آپ نے پوچھا کیوں تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا کہنے لگا یا رسول اللہ میں (رستہ میں) یہودیوں پر گزرا اتنے میں یہ بھی

يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَأَخَذَتْنِي
یہ کیا کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے موسیٰ پیغمبر کو سارے آدمیوں میں چن لیا میں نے کہا کیا وہ محمد سے بھی بڑھ کر ہیں اور مجھے غصہ آیا

غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ
میں نے ایک طمانچہ لگا دیا یہ سنکر آنحضرت صلعم نے فرمایا دیکھو دوسرے پیغمبروں پر مجھ کو فضیلت نہ دو ایسا ہوگا قیامت کے دن لوگ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ
(ایسے ہی) بیکار بیہوش ہو جائنگے میں سب سے پہلے ہوش میں آؤنگا کیا دیکھونگا موسیٰ پیغمبر مجھ سے بھی پہلے عرش کا پایہ تھامے

الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ بَابُ الْمَنِّ وَ
کھڑے ہیں اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کو مجھ سے پہلے ہی ہوش آجائیگا یا وہ بیہوش ہی نہ ہونگے چونکہ (دنیا میں) کوہ طور پر بیہوش ہو چکے

السَّلْوٰى حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
سلویٰ کا بیان ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عمرو بن حریث

حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ
سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کھنبی من کی قسم سے ہے (خود بخود اگتی

الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ بَابُ قَوْلِهِ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ
ہے) اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے باب قل یا ایها الناس انی رسول اللہ الیکم

إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَ
جمیعا الذی له ملک السموات والارض لا اله الا هو یحیی و

يُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ
یمیت فامنوا بالله ورسوله النبی الامی الذی یومن بالله وکلماته

وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
واتبعوه لعلکم تهتدون کی تفسیر ہم سے عبداللہ (ابن حماد آملی) نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن

عبد الرحمن وموسى بن هارون قالا حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا

عبد الرحمن اور موسیٰ بن ہارون نے دونوں نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے

عبد الله بن العلاء بن زبر قال حدثني بسر بن عبيد الله قال حدثني أبو

عبداللہ بن علاء بن زبر نے کہا مجھ سے بسر بن عبیداللہ نے کہا مجھ سے ابو ادریس خولانی

إدريس الخولاني قال سمعت أبا الدرداء يقول كانت بين أبي بكر وعمر

نے کہا میں نے ابوالدرداء سے سنا وہ کہتے تھے ابوبکر اور عمر میں کچھ بات پر تکرار ہو گئی

محاورة فأغضب أبو بكر عمر فانصرف عنه عمر مغضبا فاتبعه أبو بكر يسأله

عمر غصے میں آ کر لوٹ گئے ابوبکر ان کے پیچھے پیچھے گئے یہ چاہتے تھے عمر ان کی بھائی معاف

أن يستغفر له فلم يفعل حتى أغلق بابه في وجهه فأقبل أبو بكر إلى رسول

کر دیں انھوں نے معاف نہیں کیا اور گھر میں جا کر دروازہ منہ پر بند کر لیا آخر ابوبکر آنحضرت صلی

الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو الدرداء ونحن عنده فقال رسول الله

اللہ علیہ وسلم پاس آئے ابوالدرداء کہتے ہیں اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے آپ نے ابو

صلى الله عليه وسلم أما صاحبكم هذا فقد غامر قال وندم عمر على ما

بکر کی صورت دیکھتے ہی فرمایا تمہارے یہ صاحب کسی سے لڑ کر آئے ہیں اس کے بعد ایسا ہوا عمر بھی شرمندہ ہوئے اور آنحضرت

كان منه فأقبل حتى سلم وجلس إلى النبي صلى الله عليه وسلم وقص على

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے سلام کر کے بیٹھے اور سارا قصہ بیان کیا (کہ ابوبکر مجھ سے معافی مانگتے تھے میں نے نہیں مانا)

رسول الله صلى الله عليه وسلم الخبر قال أبو الدرداء وغضب رسول الله

ابوالدرداء کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ قصہ سنتے ہی

صلى الله عليه وسلم وجعل أبو بكر يقول والله يا رسول الله لأنا كنت أظلم

کو غصہ آیا ابوبکر رضی آپ کا غصہ فرو کرنے لگے کہنے لگے یا رسول اللہ خدا کی قسم اس معاملہ میں میں قصوروار تھا عمر کی

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل أنتم تاركو لي صاحبي هل أنتم تاركو لي صاحبي إني قلت

کی زیادتی نہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دو بار) فرمایا تم کو کیا ہو گیا ہے تم کو میرا ہی لحاظ نہیں ہے میرا تو لحاظ کرو

يا أيها الناس إني رسول الله إليكم جميعا فقلتم كذبت وقال أبو بكر

یایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا تو تم لوگوں نے میری بات جھٹلائی اور ابوبکر رضی نے کہا

صدقت قال أبو عبد الله غامر سبق بالخير باب وقولوا حطة حدثنا

آپ سچ کہتے ہیں امام بخاری نے کہا غامر کا معنی حدیث میں یہ ہے کہ ابوبکر نے بھلائی میں سبقت کی باب وقولوا حطۃ کی تفسیر ہم سے

إسحٰق أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام بن منبه أنه سمع أبا هريرة

اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا ہمکو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے

يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قيل لبني إسرائيل ادخلوا الباب

سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے (یعنی جھک کر) بیت المقدس کے

سجدا وقولوا حطة نغفر لكم خطاياكم فبدلوا فدخلوا يزحفون على

دروازے میں جاؤ اور یوں کہو حطۃ یعنے اللہ ہمارے گناہ بخش دے تو ہم تمہارے گناہ بخش دینگے انہوں نے کیا کیا اللہ کا حکم بدل ڈالا دھڑ

أستاههم وقالوا حبة في شعرة باب قوله خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض

اور حطۃ کے بدل حبۃ فی شعرۃ (دانہ بالی میں) کہنے لگے باب خذ العفو وامر بالعرف واعرض

عن الجاهلين العرف المعروف حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن

عن الجاہلین کی تفسیر عرف کا معنے معروف (یعنے اچھا کام) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی

الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن ابن عباس رض

انہوں نے زہری سے کہا مجھکو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبداللہ بن عباس رض نے کہا

قال قدم عيينة بن حصن بن حذيفة فنزل على ابن أخيه الحر بن قيس

عیینہ بن حصن بن حذیفہ (مدینہ میں) آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس اترے

وكان من النفر الذين يدنيهم عمر وكان القراء أصحاب مجالس عمر

حر بن قیس ان لوگوں میں تھے جو حضرت عمر رض کے مقرب (پاس بیٹھنے والے) تھے حضرت عمر رض کی عادت تھی وہ اپنا مقرب

ومشاورته كهولا كانوا أو شبانا فقال عيينة لابن أخيه يا ابن أخي

اسی شخص کو بناتے جو قرآن کا قاری (عالم) ہوتا ایسے ہی لوگ انکی مجلس اور مشورے میں شریک رہتے بوڑھے ہوں اور جوان کی کوئی قید نہ تھی

لك وجه عند هذا الأمير فاستأذن لي عليه قال سأستأذن لك

بھتیجے تمہاری تو امیرالمؤمنین کے پاس رسائی ہے مجھے بھی اجازت لیکر ان کے پاس لے چلو حر بن قیس نے کہا اچھا میں اجازت لونگا

عليه قال ابن عباس فاستأذن الحر لعيينة فأذن له عمر فلما دخل عليه

ابن عباس کہتے ہیں حر نے حضرت عمر رض سے عیینہ کو لانیکی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دی جب عیینہ حضرت عمر رض پاس گئے

قال هي يا ابن الخطاب فوالله ما تعطينا الجزل ولا تحكم بيننا بالعدل

تو کہنے لگے غضب ہے غضب لیو سنو خطاب کے بیٹے نہ تو تم (میں سخاوت ہے) ہم کو بہت داد دہش کرتے ہو نہ عدل اور انصاف

فغضب عمر حتى هم به فقال له الحر يا أمير المؤمنين إن الله تعالى قال

یہ سنکر حضرت عمر رض غصے ہوئے قریب تھا کہ عیینہ کو مار بیٹھیں اس وقت حر نے عرض کیا امیرالمؤمنین اللہ تعالیٰ اپنے

لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین یہ شخص

وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجٰهِلِيْنَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا

(عیینہ) بھی جاہل ہے (آپ درگذر کیجیے) قسم خدا کی حضرت عمر نے اس آیت کے سنتے ہی اس پر عمل کیا اور حد سے آگے

عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

کے خلاف نہ کرتے ہم سے یحییٰ بن موسیٰ یا یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

ابْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا فِيْ أَخْلَاقِ النَّاسِ

انہوں نے کہا یہ آیت جو اللہ تعالیٰ نے اتاری خذ العفو وامر بالعرف تو اخلاق کے باب میں اتاری یعنی لوگوں کے اخلاق سیم

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ

اور کہا امام بخاری نے اور عبداللہ بن براد نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے

اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ

عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اخلاق (عادات) میں سے اپنے پیغمبر کو معاف

أَخْلَاقِ النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ

کر دینے کا حکم دیا یا کچھ ایسا ہی کہا

سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ

سورۂ انفال کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

قَوْلُهُ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

یسألونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول فاتقوا اللہ واصلحوا

أَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمُ

ذات بینکم کی تفسیر ابن عباس نے کہا انفال سے لوٹ کے مال مراد ہیں اور قتادہ نے کہا ریحکم

الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ

یعنی تمہاری لڑائی مراد ہے اور نافلۃ (جس کی جمع انفال ہے) اس کا معنے عطیہ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو

ابْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ

سعید بن سلیمان نے کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے

لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ الشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدِفِيْنَ

کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا سورۂ انفال کس باب میں اتری انہوں نے کہا بدر کے باب میں شوکہ کا معنے دھار نوک مردفین

فوجاً بعد فوج ردفنی واردفنی جاء بعدی ذوقوا باشروا وجربوا

کا معنے فوج در فوج کہتے ہیں ردفنی واردفنی یعنے پیرے بعد آیا ذوقوا کا معنے دیکھو

ولیس ھذا من ذوق الفم فیرکمہ یجمعہ تشرد فرق وان جنحوا طلبوا یثخن

یغلب وقال مجاھد مکاء ادخال اصابعھم فی افواھھم وتصدیۃ الصفیر

یثبتوک یحبسوک باب ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین

لیثبتوک کا معنی قید کرلیں باب ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین

لا یعقلون حدثنا محمد بن یوسف حدثنا ورقاء عن ابن ابی نجیح عن

لا یعقلون کی تفسیر ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ورقاء بن عمر نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں

مجاھد عن ابن عباس ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا

نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون

یعقلون قال ھم نفر من بنی عبد الدار باب قولہ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا

مراد بنی عبد الدار کے لوگ ہیں باب یا ایھا الذین امنوا استجیبوا

للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ

للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ

وانہ الیہ تحشرون استجیبوا اجیبوا لما یحییکم یصلحکم حدثنی اسحق

وانہ الیہ تحشرون کی تفسیر استجیبوا کا معنے جواب دو قبول کرو لما یحییکم جو تمکو درست کرے مجھ سے اسحق

اخبرنا روح حدثنا شعبۃ عن خبیب بن عبد الرحمن سمعت حفص

بن راہویہ یا اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے خبیب بن

ابن عاصم یحدث عن ابی سعید بن المعلی رض قال کنت اصلی فمر بی رسول

ابن عاصم سے سنا وہ ابو سعید بن معلی رض سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آنحضرت صلی اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعانی فلم اتہ حتی صلیت ثم اتیتہ فقال ما منعک

علیہ وسلم میرے سامنے سے گذرے مجھکو بلایا میں (چونکہ نماز میں تھا فوراً) نہیں گیا جب نماز پڑھ چکا تو آپ پاس حاضر ہوا

ان تاتی الم یقل اللہ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم

کیوں نہیں آیا اللہ تعالی کا یہ فرمانا تو نے نہیں سنا یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم

ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُولُ
پھر آپ نے فرمایا میں مسجد سے باہر جانے سے پہلے تجھ کو قرآن کی بڑی سورت بتلاؤنگا جب آپ جانے لگے تو میں نے آپ کو
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
یاد دلایا کہ آپ نے ایک بڑی سورت بتلانے کا مجھ سے وعدہ فرمایا تھا معاذ بن ابی معاذ عنبری نے اس حدیث کو یوں روایت
خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
خبیب نے انہوں نے حفص سے سنا انہوں نے ابو سعید بن معلیٰ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں ایک شخص نے خیر ایسا
سَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي بَابُ قَوْلِهٖ وَإِذْ قَالُوا
بیان کیا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے اس میں سات آیتیں ہیں جو ہر نماز میں (مکرر) پڑھی جاتی ہیں باب واذ قالوا
اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ
اللّٰہم ان کان ھذا ھو الحق   من عندک   فامطر علینا حجارۃ   من السماء او ائتنا
ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَّى اللهُ تَعَالَى مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا
بعذاب الیم کی تفسیر سفیان بن عیینہ نے کہا ف۳ قرآن شریف میں جہاں مطر کا لفظ آیا ہے اس سے عذاب کی بارش مراد
وَتُسَمِّيهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا
ہے ف۴ اور عرب لوگ بارش کو غیث کہتے ہیں جیسے اس آیت میں ہے وھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا
حَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
مجھ سے احمد (بن نضر بن عبد الوہاب) نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے کہا ہم سے والد معاذ بن معاذ بن حسان
عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض
انہوں نے عبد الحمید بن کردید   صاحب الزیادی سے   انہوں نے انس بن مالک رض سے سنا
قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً
ابو جہل (مردود) یوں کہنے لگا یا اللہ اگر یہ کلام یعنی قرآن سچا تیرے پاس سے اترا ہو تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا
مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ
یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہم پر لے آ ف۵ اس وقت یہ آیت اتری وما کان اللہ   لیعذبہم   وانت فیہم
وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللهُ وَهُمْ
وما کان اللہ معذبہم   وھم یستغفرون   وما لہم   ان لا یعذبہم اللہ   وھم
يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ بَابُ قَوْلِهٖ وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ
یصدون عن المسجد الحرام   اخیر تک   باب وما کان اللہ لیعذبہم   وانت فیہم

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا
وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون کی تفسیر ہم سے محمد بن نضر نے بیان کیا کہا ہم سے
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ
عبید اللہ بن معاذ نے کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الحمید صاحب الزیادی سے
الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ
انہوں انس بن مالک رض سے سنا انہوں نے کہا ابو جہل (مردود) یوں کہنے لگا اللھم ان کان ھذا ھو الحق
مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا
من عندك فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس وقت یہ آیت اتری
كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ
وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون وما لھم
أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ بَابُ قَوْلِهِ وَ
ان لا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام اخیر تک باب و
قَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ کی تفسیر ہم سے حسن بن عبد العزیز نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن یحییٰ
ابْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
نے کہا ہم سے حیوہ بن شریح نے انہوں نے بکر بن عمرو سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض
أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ
سے ایک شخص (حبان یا علاء بن عرار) نے پوچھا ابو عبد الرحمن تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی وان
طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ
طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اس آیت کے بموجب تم حضرت علی رض اور معاویہ رض دونوں سے کیوں نہیں لڑتے جیسے
كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَغْتَرُّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا أُقَاتِلُ أَحَبُّ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فقاتلوا التی تبغی) انہوں نے کہا میرے بھتیجے اگر میں اس آیت کی تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑوں
إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا
تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اس آیت ومن یقتل مومنا متعمدا
مُتَعَمِّدًا إِلٰى آخِرِهَا قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ
کی تاویل کروں وہ شخص کہنے لگا اچھا اس آیت کو کیا کرو گے ان سے لڑو تاکہ فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ کا ہو جائے

عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَانَ الْاِسْلَامُ قَلِيْلًا

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ارادہ والا یہ لڑائی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کر چکے اس وقت مسلمان بہت تھوڑے تھے

فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهٖ اِمَّا يَقْتُلُوْهُ وَاِمَّا يُوْثِقُوْهُ حَتّٰى كَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ

اور مسلمان کو اسلام کے دین پر تکلیف دی جاتی قتل کرتے قید کرتے ۔ تک اسلام پھیل گیا مسلمان بہت ہو گئے اب

تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَاٰى اَنَّهٗ لَا يُوَافِقُهٗ فِيْمَا يُرِيْدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَ

فتنہ (جو اس آیت میں مذکور ہے) وہ ۔ کہا ان جب اس شخص نے دیکھا کہ عبداللہ بن عمرؓ کسی طرح لڑائی پر (مستعد) ہوتے

عُثْمٰنَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِيْ فِيْ عَلِيٍّ وَّعُثْمَانَ اَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ

اعتقاد ہے انہوں نے کہا ان یہ کہو علی اور عثمان کے باب میں میرا اعتقاد بیان کرتا ہوں عثمانؓ جو (مقصود تم بیان کرتے ہو) ف ان کو اللہ

فَكَرِهْتُمْ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

تم کو ان کا معاف ہونا پسند نہیں ف۲ اور علی مرتضیٰ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور

خَتَنُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَهٰذِهٖ ابْنَتُهٗ اَوْ بِنْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

آپ کے داماد بھی تھے اور ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا یہ ان کا گھر ہے ف۳ جہاں تم دیکھ رہے ہو ف۴ ہم سے احمد بن یونس نے

ابْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ اَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ

بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے ان سے وبرہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید بن

ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا اَوْ اِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرٰى فِيْ قِتَالِ

جبیر نے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر ہم پر یا ہماری طرف نکلے ایک شخص ان سے پوچھنے لگا تم اس فتنہ کی لڑائی کے باب میں کیا کہتے

الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِيْ مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ

ہو جو مسلمانوں میں آپس میں ہو رہی ہے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ارے تو جانتا ہے فتنہ سے ف۵ کیا مراد ہے ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ الدُّخُوْلُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَّلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ بَابُ قَوْلِهٖ

مشرکوں سے لڑتے تھے اور مشرکوں کے پاس کوئی مسلمان جاتا تو فتنہ میں پڑ جاتا ف۶ کیا آنحضرت کی لڑائی تمہاری طرح دنیا کے لیے تھی ف ہرگز نہیں

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ

يا ايها النبي حرض المؤمنين على القتال ان يكن منكم عشرون صابرون

يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

يغلبوا مائتين وان يكن منكم مائة يغلبوا الفا من الذين كفروا بانهم قوم لا يفقهون

يَفْقَهُوْنَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کی تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

لمّا نزلت ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین فکتب علیہم
انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری اگر مسلمان بیس ہوں صبر کرنیوالے تو دو سو کافروں پر غالب ہوں اس وقت یہ فرض ہوا کہ ایک
ان لا یفرّ واحد من عشرۃ فقال سفیٰن غیر مرّۃ ان لا یفرّ عشرون من مائتین
مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے سفیان نے اس حدیث میں کئی بار یوں بھی کہا کہ بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلہ
ثمّ نزلت الاٰن خفّف اللّٰہ عنکم الاٰیۃ فکتب ان لا یفرّ مائۃ من مائتین
سے نہ بھاگیں پھر اس کے بعد یہ آیت اتری الاٰن خفف اللّٰہ عنکم اخیر تک اب یہ فرض ہوا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلہ سے
زاد سفیٰن مرّۃ نزلت حرّض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون
اور ایک بار سفیان نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا یہ آیت اتری حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون
صابرون قال سفیٰن وقال ابن شبرمۃ وارٰی الامر بالمعروف والنّھی عن
صابرون سفیان نے کہا عبداللہ بن شبرمہ کوفہ کے قاضی کہتے تھے میں سمجھتا ہوں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی
المنکر مثل ھٰذا باب قولہ الاٰن خفّف اللّٰہ عنکم وعلم انّ فیکم ضعفا الاٰیۃ
حکم ہے ف ۳ باب الاٰن خفف اللّٰہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا اخیر آیت
الٰی قولہ واللّٰہ مع الصّٰبرین حدّثنا یحیی بن عبداللّٰہ السّلمی اخبرنا
واللّٰہ مع الصابرین تک کی تفسیر ہم سے یحییٰ بن عبداللہ سلمی نے بیان کیا کہا ہم کو
عبداللّٰہ بن المبارک اخبرنا جریر بن حازم قال اخبرنی الزّبیر بن خرّیت
عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو جریر بن حازم نے کہا مجھ کو زبیر بن خریت سے انہوں نے
عن عکرمۃ عن ابن عبّاس رضی اللّٰہ عنہما قال لمّا نزلت ان یکن
عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ان یکن منکم
منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین شقّ ذٰلک علی المسلمین حین
عشرون صابرون یغلبوا مائتین تو مسلمانوں کو سخت گذرا جب اللہ نے ان پر
فرض علیہم ان لا یفرّ واحد من عشرۃ فجاء التّخفیف فقال الاٰن خفّف
یہ فرض کیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر تخفیف کا حکم آیا اللہ نے فرمایا الاٰن خفف
اللّٰہ عنکم وعلم انّ فیکم ضعفا فان یکن منکم
اللّٰہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم
مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین قال فلمّا خفّف اللّٰہ عنہم من العدّۃ
مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین ابن عباسؓ نے کہا جب اللہ نے شمار میں کمی کر دی (دس کے بدل دو کا فر کیے)

ف ۲ اگر دو چند سے زیادہ کافر ہوں جب بھاگنا جائز ہے لیکن رہنا اور صبر کرنا اس حال میں افضل ہے۔
ف ۳ یعنی اگر کوئی مخالفین کی جماعت برابر یا دونی ہو تب بھی کلمۂ حق کہنے میں ڈرنا نہ چاہیے اور جو کوئی بری بات کا علم رکھنا ہو تو اسے منع کرے اگر کوئی مخالفین دونی سے بھی زیادہ ہوں اور جان یا عزت جانے کا خوف ہو تو سکوت جائز ہے۔

نقص من الصبر بقدر ما خفف عنهم

(تو اسی قدر مسلمانوں کا صبر کم ہوا)

تم الجزء الثامن عشر ويتلوه الجزء التاسع عشر ان شاء الله تعالى

اللہ کے فضل سے اٹھارہواں پارہ تمام ہوا اب انیسواں پارہ شروع ہوتا ہے

فہرست ابواب پارہ اٹھارہواں تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری

تمت

پارہ انیسواں

نیاز مند کے کارخانہ سے ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

سورۃ براءۃ

سورہ برارت کی تفسیر

وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ الشُّقَّةُ السَّفَرُ الْخَبَالُ

ولیجہ وہ چیز جو دوسری چیز کے اندر گھسیڑی جائے درمیان مراد بھیدی ہے۔ الشقہ سفر یا دور دراز راہ۔ خبال کے معنے

الْفَسَادُ وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ وَلَا تَفْتِنِّي لَا تُوَبِّخْنِي كَرْهًا وَكُرْهًا

فساد اور خبال موت کو بھی کہتے ہیں۔ و لا تفتنی یعنے مجھ کو مت جھڑک مجھ پر خفا مت ہو۔ کَرها اور کُرها دونوں

وَاحِدٌ مُدَّخَلًا يُدْخَلُونَ فِيهِ يَجْمَحُونَ يُسْرِعُونَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ

معنے ایک ہیں یعنے زبردستی ناخوشی سے۔ مدخلا گھس بیٹھنے کا مقام (مثلاً سرنگ وغیرہ) یجمحون دوڑتے جاتے ہیں۔ مؤتفکات

ائْتَفَكَتْ انْقَلَبَتْ بِهَا الْأَرْضُ أَهْوَى أَلْقَاهُ فِي هُوَّةٍ عَدْنٍ

یہ ائتفکت بہ الارض سے نکلا ہے یعنی اسکی زمین الٹ دی گئی۔ اھوی یعنی اسکو ایک گڑھے میں دھکیل دیا۔ جنات

خُلْدٍ عَدَنْتُ بِأَرْضٍ أَيْ أَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ وَيُقَالُ فِي

عدن یعنی ہمیشگی کے باغ لوگ کہتے ہیں عدنت بارض یعنی میں اس زمین میں رہ گیا اسی سے معدن کا لفظ نکلا ہے

مَعَدُ صِدْقٍ فِي مَنْبِتِ صِدْقٍ الْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَقَعَدَ بَعْدِي

معد صدق یعنی سچی زمین میں جہاں سچائی اگتی ہے الخوالف خالف کی جمع ہے خالف وہ جو مجھ کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہا

وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي الْغَابِرِينَ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ مِنَ الْخَالِفَةِ وَإِنْ كَانَ جَمْعَ

اسی سے ہے یہ حدیث واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین یعنی جو لوگ پیچھے بعد باقی رہ گئے تو ان میں اسکا قائم مقام بن اور خوالف عورتیں

الذُّكُورِ فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ

مذکر کی جمع ہو تو شاذ ہوگی ایسی مذکر کی زبان عرب میں دو ہی جمعیں آئی ہیں جیسے فارس اور فوارس اور ہالک اور ہوالک

وَهَوَالِكُ الْخَيْرَاتُ وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ الْفَوَاضِلُ مُرْجَوْنَ مُؤَخَّرُونَ

ف الخیرات خیرۃ کی جمع ہے یعنی نیکیاں بھلائیاں مرجون ڈھیل میں ڈالے گئے زیر دربارت رہے

الشَّفَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَدُّهُ وَالْجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالْأَوْدِيَةِ هَارٍ

الشفا کہتے ہیں شفیر کو یعنی کنارہ الجرف گڑھا جو ندی نالوں کے بہاؤ سے کھد جاتی ہے هار گرنے والی اسی کو

يُقَالُ تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ وَانْهَارَ مِثْلُهُ لَأَوَّاهٌ شَفَقًا وَفَرَقًا وَقَالَ

ہے تہورت البئر اور انہارت یعنی کنواں گر گیا اواہ یعنی خدا کے خوف اور ڈر سے آہ وزاری کرنیوالا جیسے شاعر مثقب عبدی

إِذَا مَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ ... تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِينِ

رات کو اس کو کسوں جب اونٹنی غمزدہ مردوں کی سی کرتی ہے آہ ف

بَابُ قَوْلِهِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ ابْنُ

باب براءۃ من اللہ ورسولہ الی الذین عاہدتم من المشرکین کی تفسیر ف ابن عباس نے کہا

عَبَّاسٍ أُذُنٌ يُصَدِّقُ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَنَحْوُهَا كَثِيرٌ وَالزَّكَاةُ الطَّاعَةُ وَ

اذن اس شخص کو کہتے ہیں جو ہر بات سن اس پر یقین کرے ف تطہرہم وتزکیہم کا ایک معنی ہے ایسے الفاظ مترادف قرآن میں بہت ہیں زکاۃ

الْإِخْلَاصُ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ لَا يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يُضَاهُونَ يُشَبِّهُونَ

اخلاص لا یؤتون الزکوۃ کا معنی لا الہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے ف یضاہون قول الذین کفروا من قبل یعنی اگلے کافروں کی سی باتیں

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض يَقُولُ

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے

آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ

اخیر میں جو آیت اتری وہ یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ اور اخیر سورہ جو اتری وہ سورۂ براءت ہے

بَرَاءَةٌ بَابُ قَوْلِهِ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ وَ

باب فسیحوا فی الارض اربعۃ اشہر واعلموا انکم غیر معجزی اللہ و

۳

أَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ سِيحُوا سِيرُوا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

ان اللہ مخزی الکفرین کی تفسیر سیحوا کا معنے چلو پھرو ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن

اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ

سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا اور مجھ کو خبر دی حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے

أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ

کہ ابو ہریرہ رض نے کہا ابوبکر صدیق رض نے اس حج میں دسویں تاریخ ذی الحجہ کو اور منادی کرنے والوں کے ساتھ مجھکو بھی بھیجا یہ منادی

يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ

کرنے کو کہ اس سال کے بعد پھر کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے (جیسے مشرک کیا کرتے تھے) حمید

حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي

ابن عبد الرحمن نے کہا ابوبکر صدیق رض کو روانہ کرنے کے بعد ان کے پیچھے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو روانہ کیا

طَالِبٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي أَهْلِ

اور ان کو بھی حکم دیا کہ سورہ برارت کافروں کو سنا دیں ابو ہریرہ رض کہتے ہیں حضرت علی رض نے بھی ہمارے ساتھ دسویں ذی الحجہ کو منا میں

مِنًى بِبَرَاءَةٍ وَأَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ بَابُ قَوْلِهِ

برارہ کی منادی کی اور یہ کہا اب اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے باب

وَأَذَانٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللّٰهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من المشرکین

وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَ

ورسولہ فان تبتم فھو خیر لکم وان تولیتم فاعلموا انکم غیر معجزی اللہ و

بَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ آذَنَهُمْ أَعْلَمَهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ

بشر الذین کفروا بعذاب الیم کی تفسیر آذنھم کا معنے اعلموا آگاہ کیا ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ کو حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رض فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ

کہ ابو ہریرہ رض نے کہا ابوبکر رض نے مجھ کو بھی اور منادی کرنیوالوں کے ساتھ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ اس حج میں منا میں یہ منادی کرنے کو

يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدٌ

بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے حمید نے کہا

ثُمَّ اَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَمَرَهُ اَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ

پھر ابوبکر کے پیچھے ہی آپ نے حضرت علی کو بھی بھیجا اُن کو بھی یہ حکم دیا کہ براءت کی سورت کافروں کو سنا دیں

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِيْ اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةَ وَاَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ

ابوہریرہ کہتے ہیں حضرت علی رض نے بھی منیٰ والوں میں ہمارے ساتھ دسویں کو سورۂ براءت سنائی اور یہ منادی کی کہ اس سال کے بعد کوئی

مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ بَابُ قَوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

مشرک حج کو نہ آئے اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرنے پائے باب الا الذین عاهدتم من المشرکین کی تفسیر

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں

شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رض بَعَثَهُ فِي

ابن شہاب سے ان کو حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی اُن کو ابوہریرہ رض نے کہ ابوبکر صدیق رض نے اُس حج میں جو حجۃ الوداع کے

الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ

پہلے ہوا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سردار بنا کر بھیجا تھا مجھ کو اور

يُؤَذِّنُوْنَ فِي النَّاسِ اَنْ لَّا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

کئی آدمیوں کے ساتھ لوگوں میں یہ منادی کرنے کو بھیجا کہ اس سال کے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آئے کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرنے پائے

فَكَانَ حُمَيْدٌ يَّقُوْلُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بَابُ

حمید کہتے تھے قربانی کا دسواں دن ہی حج اکبر کا دن ہے ابوہریرہ رض کی حدیث سے یہ نکلتا ہے ف باب

فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى

فقاتلوا ائمة الكفر انهم لا ایمان لهم کی تفسیر ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ مَا بَقِيَ

قطان نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے زید بن وہب نے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمان (صحابی) کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں

مِنْ اَصْحَابِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ وَّلَا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ اِلَّا اَرْبَعَةٌ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ

انہوں نے کہا یہ آیت (فقاتلوا ائمة الكفر) جن لوگوں کے باب میں اتری اُن میں سے اب صرف تین شخص باقی ہیں ف اسی طرح منافقوں میں

اِنَّكُمْ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُوْنَا فَلَا نَدْرِيْ فَمَا بَالُ هٰٓؤُلَاءِ

بھائی تم لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہو ہم کو بتلاؤ ہم نہیں جانتے ان لوگوں کا کیا حال ہوا ہے

الَّذِيْنَ يَبْقُرُوْنَ بُيُوْتَنَا وَيَسْرِقُوْنَ اَعْلَاقَنَا قَالَ اُولٰٓئِكَ الْفُسَّاقُ اَجَلْ

جو ہمارے گھروں میں نقب مارتے ہیں اور ہمارے عمدہ عمدہ مال چرا لیتے ہیں (یا قفل کنجی چرا لیتے ہیں) حذیفہ نے کہا یہ لوگ تو گنہگار بدکار ہیں

لم یبق منهم الا اربعة احدهم شیخ کبیر لو شرب الماء البارد لما وجد برده

ہاں ہاں ان منافقوں میں سے چار شخص ابھی زندہ ہیں میں ان کو جانتا ہوں، ان میں ایک ایسا بڈھا ہے اگر ٹھنڈا پانی پیے تو اس کی

باب قوله والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله

باب والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله

فبشرهم بعذاب الیم حدثنا الحکم بن نافع اخبرنا شعیب حدثنا ابو

فبشرهم بعذاب الیم کی تفسیر ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد

الزناد ان عبد الرحمن الاعرج حدثه انه قال حدثنی ابو هریرة رض انه

نے ان سے عبد الرحمن اعرج نے کہا مجھ سے ابوہریرہ رض نے بیان کیا انہوں نے

سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یکون کنز احدکم یوم القیمة

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن تم میں سے کسی کا خزانہ جس کی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہوا ایک

شجاعا اقرع حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا جریر عن حصین عن زید بن

گنجا سانپ بنے گا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے زید بن

وهب قال مررت علی ابی ذر بالربذة فقلت ما انزلک بهذه الارض قال

وہب سے انہوں نے کہا میں ربذہ (ایک مقام ہے مدینہ کے قریب) میں ابوذر غفاری کو پایا ان سے پوچھا تم یہاں جنگل میں کیوں آن پڑے انہوں نے

کنا بالشام فقرأت والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل

کہا ہم شام کے ملک میں تھے وہاں میں نے امیر معاویہ سے اس کے حاکم میں جھگڑا ہو گیا میں نے یہ آیت پڑھی والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها

الله فبشرهم بعذاب الیم قال معویة ما هذه فینا ما هذه الا فی اهل الکتاب

فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم تو معاویہ کہنے لگے یہ آیت ہم مسلمانوں کے حق میں نہیں ہے اگر وہ کتنے ہی خزانے جمع کریں پر زکوٰۃ دیتے رہیں

قال قلت انها لفینا وفیهم باب قوله عز وجل یوم یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها

میں نے کہا نہیں یہ آیت عام ہے ہم کو ان سب کو شامل ہے باب یوم یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها

جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم

جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم

تکنزون وقال احمد بن شبیب بن سعید حدثنا ابی عن یونس عن ابن شهاب

تکنزون کی تفسیر اور احمد بن شبیب نے کہا ہم سے والد (شبیب بن سعید) نے بیان کیا انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے

عن خالد بن اسلم قال خرجنا مع عبد الله بن عمر فقال هذا قبل ان تنزل

انہوں نے خالد بن اسلم سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمر رض کے ساتھ نکلے انہوں نے کہا یہ آیت والذین یکنزون الذهب والفضة جب تک

الزَّكَاةِ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ بَابُ قَوْلِهٖ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
کی سہولت زکوۃ کا حکم نہیں اترا تھا پھر جب زکوۃ کا حکم اترا تو اللہ تعالیٰ نے مالوں کو زکوۃ سے پاک کر دیا باب ان عدۃ الشھور

عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ
عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموت والارض منہا اربعۃ

حُرُمٌ الْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
کی تک القیم کا معنے قائم مستقیم سیدھا ہمسے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے والد ابوبکرہ نفیع بن حارث سے انہوں نے آنحضرت

قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (حجۃ الوداع کے خطبے میں) فرمایا دیکھو زمانہ پھر پھرا کر اسی ہیئت پر آگیا جس دن اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے تھے ف ایک

اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ
سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین تو لگاتار ذوالقعدہ ذی حجہ

وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ بَابُ قَوْلِهٖ ثَانِيَ اثْنَيْنِ
محرم چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الآخرہ اور شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے باب ثانی اثنین

إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِيْنَةُ فَعِيْلَةٌ مِنَ السُّكُوْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ
اذھما فی الغار کی تفسیر معنا یعنی ہمارا مددگار رہے قولہ السکینۃ بروزن فعیلۃ سکون سے نکلا ہے ع ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی

بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ
نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال باہلی نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے ثابت نے کہا ہم سے انس بن مالک نے وہ کہتے تھے مجھ سے

أَبُوْ بَكْرٍ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِيْنَ
ابوبکر صدیق نے بیان کیا میں ہجرت کے وقت غار (ثور) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے (غار میں سے) کافروں کے پاؤں دیکھے

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهٗ رَآنَا قَالَ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا
(جو ہمارے سر پر کھڑے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں کوئی اپنا پاؤں اٹھا کر (نیچے) دیکھے تو ہم کو دیکھ لیگا حضرت صدیق کہتے تھے آپ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ
ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے

مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ وَقَعَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُوْهُ
انہوں نے ابن عباس سے کہا جب ان میں اور عبداللہ بن زبیر میں جھگڑا ہوا ف ان کے والد زبیر بن عوام جو عشرہ مبشرہ میں اور آنحضرت کی

الزُّبَيْرُ وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ

والدہ اسماء (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی) خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین نانا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دادی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی)

إِسْنَادُهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ

اس حدیث کی سند بیان کرو انہوں نے کہا حدثنا اتنے میں ان کو ایک آدمی نے دوسری باتوں میں لگا دیا انہوں نے یہ نہیں کہا حدثنا ابن جریج

ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ

عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا ہم سے حجاج بن محمد نے کہا ابن جریج نے کہا ابن ابی ملیکہ کہتے تھے

أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ

عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عباس میں (بیعت کا) کچھ جھگڑا ہوا میں صبح کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا ان سے پوچھا کیا تم عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنا

ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ إِنَّ اللهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ

چاہتے ہو اور اللہ کے حرم کو حلال کرنا انہوں نے کہا معاذ اللہ یہ امر تو اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ بن زبیر اور بنی امیہ ہی کی تقدیر میں لکھ دیا تھا وہ حرم

مُحِلِّينَ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ

میں تو خدا کی قسم حرم کو حلال کرنے والا نہیں (ابن عباس نے کہا) لوگ مجھ سے کہتے ہیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لو

فَقُلْتُ وَأَيْنَ بِهَذَا الْأَمْرِ عَنْهُ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ

کو یہ جواب دیا کہ خلافت عبد اللہ بن زبیر کو کچھ دور نہیں ف۳ ان کے والد تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رفیق (حواری) تھے ابن عباس نے زبیر کو

الزُّبَيْرَ وَأَمَّا جَدُّهُ فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَأُمُّهُ فَذَاتُ النِّطَاقِ يُرِيدُ أَسْمَاءَ

مراد لیا ہے ف۴ ان کے نانا غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یعنے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی والدہ ذات النطاق (کمر بند والی) ہیں یعنے

وَأَمَّا خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَأَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ان کی خالہ ام المومنین ہیں یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی پھوپھی ف۶ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص بی بی یعنے

وَسَلَّمَ يُرِيدُ خَدِيجَةَ وَأَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتُهُ يُرِيدُ صَفِيَّةَ

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ان کی دادی یعنے حضرت صفیہ بنت عبد المطلب یہ تو خاندانی فضائل ہیں اب ذاتی فضائل دیکھو

ثُمَّ عَفِيفٌ فِي الْإِسْلَامِ قَارِئٌ لِلْقُرْآنِ وَاللهِ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ

ان سب باتوں کے ساتھ وہ اسلام کی حالت میں ہمیشہ پاکدامن رہے بری باتوں سے پرہیز کرتے رہے قرآن کے قاری ہیں خدا کی قسم یہ بنی امیہ کے لوگ اگر مجھ سے

وَإِنْ رَبُّونِي رَبَّنِي أَكْفَاءٌ كِرَامٌ فَآثَرَ التُّوَيْتَاتِ وَالْأُسَامَاتِ وَالْحُمَيْدَاتِ

رشتہ دار ہیں ف۸ اور اگر وہ مجھ پر حکومت کریں تو خیر حکومت کریں وہ ہمارے برابر کے جوڑ والے عزت دار ہیں لیکن عبد اللہ بن زبیر نے تو ف۹ یہ

يُرِيدُ أَبْطُنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تُوَيْتٍ وَبَنِي أُسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ إِنَّ ابْنَ

لوگوں کو جو بنی اسد کی شاخ ہیں ہم پر مقدم رکھا ہم سے میل وہ مار پیٹ ہوا کرتے ہیں) دیکھو ابن ابی العاص

بعد پوچھا اور ہمیشہ بنی ہاشم اور النفسا کو سب پر مقدم کرنے بیٹے وہ ہاشم کے وہ عبد مناف کے اور امیہ عبد شمس کا بیٹا تھا وہ عبد مناف کا تو عبد المطلب اور امیہ کے چچا زاد

أَبِي الْعَاصِ بَنِي أُمَيَّةَ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَإِنَّهُ لَوَّى ذَنَبَهُ

یعنی عبد الملک بن مروان دیکھیے زور سے ظاہر ہوا اور بڑی عمدگی سے چل رہا ہے ف اور عبد اللہ بن زبیر نے تو اسکو سامنے دم دبا لیا

يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

ف ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسی بن یونس نے انہوں

عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ

نے عمر بن سعید سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے کہا ہم ابن عباس رض پاس گئے انہوں نے کہا

أَلَا تَعْجَبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ هَذَا فَقُلْتُ لَأُحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسَبْتُهَا

کیا تم عبد اللہ بن زبیر پر تعجب نہیں کرتے انہوں نے خلافت لی تو میں نے اپنے دل میں کہا میں اپنے لیے ان سے محبت اور شفقت کرونگا کہ ویسی محبت اور شفقت

لِأَبِي بَكْرٍ وَلَا لِعُمَرَ وَلَهُمَا كَانَا أَوْلَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى

یعنی ابو بکر اور عمر کے لیے بھی نہیں کی حالانکہ ابو بکر اور عمر ہر بات میں ان پر ترجیح رکھتے ہیں ف میں نے لوگوں سے کہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ أَخِي خَدِيجَةَ وَابْنُ أُخْتِ

پھوپھی کے بیٹے رہتے ہیں اور زبیر کے بیٹے اور ابو بکر صدیق کے بیٹے (بیٹی کے نواسے) اور حضرت خدیجہ رض کے بھتیجے اور حضرت عائشہ

عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَنِّي وَلَا يُرِيدُ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ

کے بھانجے ہیں لیکن عبد اللہ بن زبیر نے کیا کیا مجھ ہی سے غرور کرنے لگے انہوں نے نہیں چاہا کہ میں ان کے خاص صاحبوں میں رہوں میں نے اپنے دل میں

هَذَا مِنْ نَفْسِي فَيَدَعُهُ وَمَا أُرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ لَأَنْ يَرُبَّنِي

کہا مجھکو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ میں تو ان سے ایسی عاجزی کرونگا اور وہ اس پر بھی مجھ سے راضی نہ ہونگے (مجھکو چھوڑ کر بیٹھ رہینگے) خیر اب مجھ کو امید

بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرُبَّنِي غَيْرُهُمْ بَابُ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ

تو یہ مجھکو اوروں کے حکومت کرنے سے زیادہ پسند ہے ف باب والمؤلفۃ قلوبہم کی تفسیر مجاہد نے کہا مؤلفۃ قلوبہم وہ

يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

لوگ جنکو کچھ دیکر انکا دل ملایا جائے ف ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سعید بن

ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ

مسروق سے انہوں نے ابن ابی نعم (عبد الرحمن) سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ مال بھیجا

فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَقَالَ أَتَأَلَّفُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَا عَدَلْتَ فَقَالَ يَخْرُجُ مِنْ

گیا ف آپ نے اسکو چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا اور فرمایا میں ان کا دل ملانا چاہتا ہوں اس پر ایک شخص بولا آپ نے انصاف نہیں کیا آپ نے فرمایا اس

ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ

شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہونگے جو دین سے باہر ہو جائیں گے ف باب الذین یلمزون المطوعین

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَلْمِزُونَ يَعِيبُونَ وَجُهْدَهُمْ وَجَهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ حَدَّثَنِي

من المؤمنین کی تفسیر یلمزون کا معنے عیب لگاتے ہیں طعنہ مارتے ہیں جہدھم اور جہدھم (دونوں قرأتیں ہیں) اپنے مقدور کے موافق محنت مزدوری کر کے صدقہ دیتے ہیں

بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

ابو محمد بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ

انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا جب ہم کو خیرات کرنے کا حکم ہوا اس وقت ہم مزدوری کر کے بوجھ اٹھایا کرتے تھے تو ابو عقیل آدھا

صَاعٍ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا

اپنی مزدوری کے پیسے کا آدھا صاع لے کر آیا ایک اور ایک صاحب (عبدالرحمن بن عوف) بہت سا مال لائے تو منافق کہنے لگے ابو عقیل کی

وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِئَاءً فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اور عبدالرحمن بن عوف نے تو دکھلانے کو (ناموری کے لیے) اتنا بہت سا مال خیرات کیا ہے اس وقت یہ آیت اتری الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین

فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ الْآيَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

فی الصدقات والذین لا یجدون الا جھدھم اخیر آیت تک ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا

إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ

کہا میں نے ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) سے کہا کیا تم سے زائدہ بن قدامہ نے سلیمان اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے ابو مسعود انصاری سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کا

يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ وَإِنَّ لِأَحَدِهِمْ الْيَوْمَ مِائَةَ

حکم دیتے اس وقت ہم میں سے کوئی مزدوری کر کے ایک مد (اناج یا کھجور) لاتا اور آج تو ہم لوگ ایسے امیر ہیں ہم میں سے کسی کے پاس ایک لاکھ درم موجود

أَلْفٍ كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ بَابُ قَوْلِهِ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ

ہیں یا ابو مسعود نے اپنی طرف اشارہ کیا (حماد نے کہا ہاں) باب استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ

تستغفر لھم سبعین مرۃ کی تفسیر ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے

عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ

عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا جب عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) مر گیا تو اس کا بیٹا عبد

اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ

ابن عبد اللہ جو سچا مسلمان تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے یہ درخواست کی اپنا کرتہ عنایت فرمایئے

يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اگر تو اپنے باپ کو اُس میں کفن دے آپ نے کرتہ دیدیا پھر اُس نے یہ درخواست کی آپ جنازے کی نماز اُس پر پڑھیے (آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرؓ اُٹھ کھڑے ہو کر آپ کا کپڑا تھاما اور

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ

عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں (منافقوں) پر نماز پڑھنے سے آپ کو منع کیا ہے آپ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا

نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو منع نہیں کیا ہے بلکہ مجھے اختیار دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو اُن کے لیے دعا کرے یا نہ کرے

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ قَالَ

اگر تو ستر بار اُن کے لیے دعا کریگا جب بھی اللہ اُن کو بخشنے والا نہیں۔ میں ایسا کروں گا ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا حضرت عمرؓ نے

إِنَّهُ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا

کہا یا رسول اللہ وہ تو منافق تھا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عمرؓ کا کہنا نہ سنا) اُس پر نماز پڑھی اُس وقت یہ آیت اُتری تو ان

تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ

منافقوں میں سے کوئی مرجائے تو اُس پر نماز نہ پڑھ اُس کی قبر پر کھڑا بھی نہ ہو ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے یحییٰ کے سوا دوسرے شخص (عبداللہ بن صالح لیث کے منشی) نے یوں کہا مجھ سے لیث بن سعد نے بیان

شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے

أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

انہوں نے کہا جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر (جنازے کی) نماز پڑھنے کے لیے بلائے گئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ

جب آپ اُس پر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو میں کود کر گیا

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابی کے بیٹے پر نماز پڑھتے ہیں اُس نے تو فلانے دن ایسی بات کہی تھی فلانے دن ایسی

قَالَ أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ

میں اُس کی (کفر کی) باتیں گننے لگا یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور فرمایا عمرؓ ہٹو بھی

عَنِّيْ يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّيْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّيْ إِنْ زِدْتُ

جب میں نے بہت اصرار کیا کہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو اختیار ملا ہے منافقوں کے لیے دعا کروں یا نہ

عَلَى السَّبْعِيْنَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کروں میں نے اختیار ہی میں دعا کرتا ہوں اگر میں یہ جانوں کہ ستر بار سے زیادہ دعا کرنے میں اُسکی بخشش ہو جائیگی تو میں ستر بار سے زیادہ اُسکے لیے دعا کروں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ

وسلم نے اُسپر نماز پڑھی پھر نماز پڑھ کر لوٹے تھوڑی ہی دیر ٹھیرے تھے کہ سورۂ براءت کی یہ دو آیتیں اتریں

وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا إِلٰى قَوْلِهِ وَهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ

ولا تصل علی احد منهم مات ابدا اخیر آیت وھم فاسقون تک حضرت عمرؓ کہتے ہیں بعد مجھکو خود اپنے اوپر تعجب آیا

جُرْأَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ بَابُ قَوْلِهِ وَلَا

کہ تو نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی جرأت اور دلیری کیوں کی بار بار آپکو نماز پڑھنے سے روکا حالانکہ اللہ اور رسول ہر کام کی مصلحت خوب جانتے

تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره کی تفسیر مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ

کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب عبد اللہ بن ابی

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(منافق) مرگیا تو اُس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُّكَفِّنَهُ فِيْهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ

آیا آپ نے اُسکو اپنا کرتہ عنایت کیا اور فرمایا اسی میں اپنے باپ کا کفن کر پھر اُس کے جنازے پر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے

فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهِ فَقَالَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَّقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ

حضرت عمرؓ نے ایک کپڑا تھاما اور عرض کیا وہ تو منافق تھا آپ اُس پر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو منافقوں کے لیے دعا

أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا خَيَّرَنِيَ اللّٰهُ أَوْ أَخْبَرَنِيْ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا

کرنے سے منع فرمایا ہے آپ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو منع نہیں فرمایا بلکہ اختیار دیا ہے یا ایک بات کی خبر دی ہے اللہ تعالیٰ نے صرف یوں فرمایا ہے تو

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأَزِيْدُهُ

اُن کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار بھی دعا کرے جب بھی اللہ اُن کو نہیں بخشنے کا تو میں ستر بار سے زیادہ اُس کے لیے

عَلَى السَّبْعِيْنَ قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ

دعا کرونگا حضرت عمرؓ کہتے ہیں آخر آپ نے اُس پر نماز پڑھی (میرا کہنا نہ سنا) ہم لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی

ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم

كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ بَابُ قَوْلِهِ سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا

کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وہم فاسقون باب سیحلفون باللہ لکم اذا

انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً

انقلبتم الیہم لتعرضوا عنہم فاعرضوا عنہم انہم رجس وماواہم جہنم جزاء بما

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کانوا یکسبون کی تفسیر ہم سے یحییٰ ابن عبداللہ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ

سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہا کعب بن مالک جب

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَاللّٰهِ مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي

غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو کہتے تھے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دین اسلام کی جو ہدایت دی اس نعمت کے بعد دوسری کوئی نعمت

أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ

اس سے بڑھ کر نہیں دی کہ میں نے (غزوۂ تبوک کے معاملہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ حال عرض کر دیا اپنے قصور کا اقرار کیا اگر میں بھی جھوٹ

كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيُ سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ

بنا دیتا تو دوسرے جھوٹ بولنے والوں کی طرح تباہ ہو جاتا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیہم اخیر

إِلَى الْفَاسِقِينَ بَابُ قَوْلِهِ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ

آیت الفاسقین تک باب واخرون اعترفوا بذنوبہم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا

سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ

عسی اللہ ان یتوب علیہم ان اللہ غفور رحیم کی تفسیر ہم سے مؤمل بن ہشام نے

هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ

بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے کہا ہم سے ابو رجاء نے

حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَتَانِي

کہا ہم سے سمرہ بن جندب نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرے پاس

اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ

دو فرشتے آئے انہوں نے نیند سے مجھ کو جگایا اور لے چلے جاتے جاتے ایک شہر پر پہونچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا تھا

فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَّشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا

وہاں ہمکو کئی آدمی ملے اُن کا آدھا بدن تو نہایت خوب صورت اور آدھا نہایت بدشکل

اَنْتَ رَاءٍ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا

میرے ساتھ والے فرشتوں نے اُن سے کہا چلو اس نہر میں گرو وہ اس میں گر گئے لوٹکر ہمارے پاس آئے تو

قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَا لِيْ هٰذِهٖ

اُن کی بدصورتی بالکل جاتی رہی آدھا بدن بھی نہایت خوب صورت ہو گیا فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ جنتہ العدن

جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا اَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنٌ

بہشت کا باغ ہے اور تمہارا مکان یہیں ہے پھر کہنے لگے جن لوگوں کا آدھا بدن تم نے خوبصورت دیکھا آدھا

وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

بدصورت رہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے (دنیا میں) اچھے اور برے سب طرح کے کام کیے اللہ نے اُن کو بخشدیا

بَابُ قَوْلِهٖ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ حَدَّثَنَا

باب ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین کی تفسیر ہم سے

اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ

اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے اُنہوں نے سعید بن مسیب

ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ

سے اُنہوں نے اپنے والد مسیب بن حزن (صحابی) سے انہوں نے کہا جب ابوطالب (آنحضرتؐ کے چچا) مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ

اُن کے پاس تشریف لے گئے وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ (کافروں کے سردار) بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ

وسلم نے اُن سے فرمایا چچا میاں تم لا الہ الا اللہ (ایک بار) زبان سے کہہ لو تمہکو (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے تمہارے (چھڑانے کے) لیے

اَبُوْ جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ اُنکو سمجھانے لگے ابوطالب کیا عبدالمطلب (اپنے باوا) کے دین سے تم پھر جاتے ہو

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ

اُس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے لیے برابر دعا کرتا رہونگا جب تک منع نہ کیا جاؤں تب یہ آیت اُتری

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ

ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی

قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى

قربی من بعد ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم باب لقد تاب اللہ علی النبی و

النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ

المہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد

يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهُ بِهِمْ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

یزیغ قلوب فریق منہم ثم تاب علیہم انہ بہم رؤوف رحیم کی تفسیر ہم سے احمد بن صالح

ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ اَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا

نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی دوسری سند اور احمد بن صالح نے کہا ہم سے عنبسہ

عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ

بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن کعب نے خبر دی کہا

اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ

مجھ کو عبداللہ بن کعب نے وہ کعب کے بیٹوں میں اپنے باپ کو پکڑ کر چلا کرتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا کعب بن مالک

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا قَالَ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهِ

اس آیت کے متعلق وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا جو قصہ بیان کرتے تھے اس میں میں نے سنا وہ کہتے تھے

اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

میں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا میں اپنی توبہ کے قبول ہونے کے شکریہ میں یہ کرتا ہوں کہ اپنا سارا مال خالص اللہ اور رسول کی رضامندی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ بَابُ قَوْلِهِ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ

آپ نے فرمایا نہیں تھوڑا مال اپنے پاس رہنے دے یہ تیرے حق میں بہتر ہے باب وعلی الثلاثۃ الذین

خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ

خلفوا حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم

اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ

انفسہم وظنوا ان لا ملجا من اللہ الا الیہ ثم تاب علیہم لیتوبوا ان اللہ

اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا

ہو التواب الرحیم کی تفسیر مجھ سے محمد بن نصر نیشاپوری نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ ذہلی نے کہا ہم سے احمد بن ابی شعیب نے

مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

کہا ہم سے موسیٰ بن اعین نے کہا ہم سے اسحاق بن راشد نے ان سے زہری نے بیان کیا کہا مجھ کو عبدالرحمن

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبَ بْنَ

مَالِكٍ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّهٗ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ

قَالَ فَاَجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ

مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهٗ اِلَّا ضُحًى وَكَانَ يَبْدَاُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِيْ وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ اَحَدٍ مِّنَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ

غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ الْاَمْرُ وَمَا

مِنْ شَيْءٍ اَهَمُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ

يَمُوْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكُوْنَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا

يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَوْبَتَنَا عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْاٰخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِيْ شَاْنِيْ مَعْنِيَّةً فِيْ اَمْرِيْ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ تِيْبَ عَلٰى كَعْبٍ قَالَتْ

أفلا أرسل إليه فأبشره قال إذا يحطمكم الناس فيمنعونكم النوم

میں کعب کو بشارت بار کہلا بھیجوں آپ نے فرمایا (اتنی رات کو) لوگ ہجوم کر آئینگے تمہاری نیند کو بھی خراب کر دینگے

سائر الليلة حتى إذا صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الفجر

جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی

آذن بتوبة الله علينا وكان إذا استبشر استنار وجهه حتى كأنه قطعة

تو اس نور قبول ہوئے کی لوگوں کو خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ کو جب خوشی ہوتی تو آپ کا مبارک

من القمر وكنا أيها الثلاثة الذين خلفوا عن الأمر الذي قبل من هؤلاء

چہرہ چمکنے لگتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم تین آدمی جن کا ذکر قرآن میں ہے کہ وہ پیچھے ڈال دیے گئے اُس کا یہی مطلب ہے کہ جن

الذين اعتذروا حين أنزل الله لنا التوبة فلما ذكر الذين كذبوا رسول

لوگوں نے بہانے کیے اور اُن کے بہانے قبول ہو گئے ہم لوگ اُن کے پیچھے ڈال دیے گئے (یعنی ہماری نسبت کوئی حکم نہیں ہوا) اور

الله صلى الله عليه وسلم من المتخلفين واعتذروا بالباطل ذكروا

جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے کیے تھے تو اُن کا ذکر بہت

بشر ما ذكر به أحد قال الله سبحانه يعتذرون إليكم إذا رجعتم إليهم

بری طرح سے کیا گیا ویسا برا ذکر اللہ نے کسی کا نہیں کیا فرمایا يعتذرون إليكم إذا رجعتم إليهم

قل لا تعتذروا لن نؤمن لكم قد نبأنا الله من أخباركم وسيرى الله

قل لا تعتذروا لن نؤمن لكم قد نبأنا الله من أخباركم وسيرى الله

عملكم ورسوله الآية باب قوله يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع

عملكم ورسوله اخیر تک باب یایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع

الصادقين حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن

الصادقین کی تفسیر ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب

شهاب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك أن عبد الله بن

سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے کہ عبد اللہ بن کعب نے جو

كعب بن مالك وكان قائد كعب بن مالك قال سمعت كعب بن مالك

بیٹے والد کعب بن مالک کو کھینچ کر چلایا کرتے تھے یوں کہا میں نے کعب بن مالک سے سنا

يحدث حين تخلف عن قصة تبوك فوالله ما أعلم أحدا أبلاه الله في

وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کرتے تھے کہتے تھے خدا کی قسم میں نہیں جانتا اللہ نے کسی کو سچ کہنے کی توفیق دیکر ایسا

صدق الحديث احسن مما ابلاني ما تعمدت منذ ذكرت ذلك لرسول

اتنا احسان کیا ہو جیسا مجھ پر کیا سچ بولنے سے اس زمانہ سے جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

الله صلى الله عليه وسلم الى يومي هذا كذبا وانزل الله عز وجل على رسوله

یہ ذکر کیا اب تک قصد کبھی جھوٹ نہیں بولا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر یہ آیت اتاری

صلى الله عليه وسلم لقد تاب الله على النبي والمهاجرين الى قوله وكونوا

لقد تاب الله على النبي والمهاجرين وكونوا

مع الصادقين باب قوله لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم

مع الصادقين تک باب لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم

حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم من الرأفة حدثنا ابو اليمان

حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم رؤف رأفت سے نکلا ہے (یعنی بہت مہربان) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا

اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابن السباق ان زيد بن ثابت

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید بن سباق نے خبر دی انہوں نے کہا زید بن ثابت رض

الانصاري رض وكان ممن يكتب الوحي قال ارسل الي ابو بكر مقتل اهل

جو قرآن کے لکھنے والوں میں سے تھے وہ کہتے تھے جب (۱۱ ہجری میں) یمامہ کی لڑائی میں (جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی) بہت

اليمامة وعنده عمر فقال ابو بكر ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استحر

سے صحابہ مارے گئے تو ابو بکر صدیق رض نے مجھ کو بلا بھیجا اس وقت حضرت عمر رض بھی ان کے پاس موجود تھے میں گیا تو ابو بکر رض کہنے لگے عمر میرے پاس آئے کہنے لگے یمامہ

يوم اليمامة بالناس واني اخشى ان يستحر القتل بالقراء في المواطن فيذهب

کی لڑائی میں بہت سے مسلمان مارے گئے ف اور میں ڈرتا ہوں اسی طرح لڑائیوں میں اور قاری بھی مارے جائیں تو بہت سا قرآن دنیا

كثير من القران الا ان تجمعوه واني لارى ان تجمع القران قال ابو

سے اٹھ جائیگا ف۲ اگر قرآن کو ایک جگہ جمع کرا دو تو یہ ڈر نہ رہیگا میری رائے تو یہ ہے کہ تم قرآن کو جمع کرا دو ابو بکر رض

بكر قلت لعمر كيف افعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

نے کہا میں نے عمر کو یہ جواب دیا بھلا میں وہ کام کیسے کروں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا عمر رض کہنے لگے

عمر هو والله خير فلم يزل عمر يراجعني فيه حتى شرح الله لذلك صدري

خدا کی قسم یہ اچھا کام ہے اور بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے دل میں بھی ڈالدیا کہ یہ کام اچھا ہے ف۳

ورأيت الذي رأى عمر قال زيد بن ثابت وعمر عنده جالس لا يتكلم

اور میں عمر رض کی رائے سے موافق ہو گیا زید بن ثابت رض نے کہا عمر یہ تقریر سنتے رہے اور خاموش بیٹھے رہے

فقال ابوبکر انک رجل شاب عاقل ولا نتہمک کنت تکتب الوحی لرسول

پھر ابوبکر رضؓ نے مجھ سے کہا دیکھو تم جوان عقلمند آدمی ہو اور ہم تمکو سچا جانتے ہیں تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتتبع القران فاجمعہ فواللہ لو کلفنی نقل

قرآن لکھا کرتے تھے اب ایسا کرو قرآن کو جا بجا تلاش کرو اور سب اکٹھا کرو زید بن ثابت کہتے ہیں اگر ابوبکر مجھکو پہاڑ ڈھونے

جبل من الجبال ماکان اثقل علی مما امرنی بہ من جمع القران قلت

کو کہتے تو مجھکو اتنا مشکل معلوم نہ ہوتا جتنا قرآن جمع کرنا مشکل معلوم ہوا آخر میں کہا اچھا

کیف تفعلان شیئا لم یفعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر

تم دونوں ایسا کام کرتے ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابوبکر رضؓ نے کہا

ھو واللہ خیر فلم ازل اراجعہ حتی شرح اللہ صدری للذی شرح اللہ

خدا کی قسم یہ اچھا کام ہے پھر میں ان سے برابر تکرار کرتا رہا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھولدیا جیسے اللہ نے ابوبکرؓ اور

لہ صدر ابی بکر وعمر فقمت فتتبعت القران اجمعہ من الرقاع و

عمرؓ کا سینہ کھولدیا تھا میں بھی اس کام کو اچھا سمجھنے لگا خیر میں اٹھا میں نے قرآن کی تلاش شروع کی کہیں پرچوں پر لکھا ہوا تھا کہیں

الاکتاف والعسب وصدور الرجال حتی وجدت من سورۃ التوبۃ

مونڈھے کی ہڈیوں پر کہیں کھجور کی ڈالیوں پر لوگوں کو یاد بھی تھا یہانتک کہ میں نے سورہ توبہ کی دو آیتیں

ایتین مع خزیمۃ الانصاری لم اجدھما مع احد غیرہ لقد جاءکم

خزیمہ بن ثابت انصاری کے سوا اور کہیں نہ پائیں یعنی لقد جاءکم

رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم الی اخرھما وکانت

رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم اخیر تک ف پھر مصحف

الصحف التی جمع فیھا القران عند ابی بکر حتی توفاہ اللہ ثم عند عمر

جس میں قرآن جمع کیا گیا ابوبکر صدیق رضؓ کی زندگی تک اُن کے پاس رہا پھر عمر رضؓ کی زندگی تک

حتی توفاہ اللہ ثم عند حفصۃ بنت عمر تابعہ عثمان بن عمر واللیث

اُن کے پاس رہا اُنکی وفات کے بعد ام المؤمنین حفصہ رضؓ کو ملا شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر اور لیث بن سعد نے بھی یونس

عن یونس عن ابن شھاب وقال اللیث حدثنی عبد الرحمن بن خالد

سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا اور لیث نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا

عن ابن شھاب وقال مع ابی خزیمۃ الانصاری وقال موسی عن ابراھیم

انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی اس میں خزیمہ کے بدل ابو خزیمہ انصاری ہے ف اور موسیٰ نے ابراہیم سے روایت کی

ف حافظ نے کہا صحیح یہ ہے کہ ابو خزیمہ ... [illegible]

حدثنا ابن شہاب مع ابی خزیمۃ وتابعہ یعقوب بن ابراہیم عن ابیہ

کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا اس روایت میں بھی ابو خزیمہ ہے ف۱ موسیٰ بن اسمعیل کے ساتھ اس حدیث کو یعقوب بن ابراہیم نے بھی اپنے

وقال ابو ثابت حدثنا ابراہیم وقال مع خزیمۃ او ابی خزیمۃ

اور ابو ثابت محمد بن عبید اللہ مدنی نے کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا اس روایت میں شک کے ساتھ خزیمہ یا ابو خزیمہ مذکور ہے ف۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

سورۃ یونس

سورۂ یونس کی تفسیر

وقال ابن عباس فاختلط فنبت بالماء من کل لون باب وقالوا اتخذ

ابن عباس نے کہا فاختلط بہ نبات الارض اسکا معنے یہ ہے کہ پانی برسنے کی وجہ سے زمین پر ہر قسم کا سبزہ اگا دینے لگا ف۳ باب وقالوا اتخذ

اللہ ولدا سبحانہ ھو الغنی وقال زید بن اسلم ان لہم قدم صدق

اللہ ولدا سبحانہ ھو الغنی کی تفسیر اور زید بن اسلم نے کہا قدم صدق سے حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقال مجاھد خیر یقال تلک ایات یعنی ھذہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں ف۴ اور مجاہد نے کہا بھلائی مراد ہے ف۵ تلک آیات میں تلک جو حاضر کے لیے ہے مراد اس سے

اعلام القران ومثلہ حتی اذا کنتم فی الفلک وجرین بہم المعنی بکم

غائب ہے یعنے یہ قرآن کی نشانیاں ہیں جیسے حتی اذا کنتم فی الفلک وجرین بھم میں بہم سے بکم مراد ہے یعنے غائب سے حاضر مراد ہے

دعواھم دعاؤھم احیط بہم دنوا من الھلکۃ احاطت بہ خطیئتہ

دعواہم یعنی دعا احیط بہم ہلاکت کے نزدیک پہونچے جیسے احاطت بہ خطیئتہ یعنے گناہوں نے اسکو سب طرف سے گھیر لیا ف

فاتبعہم واتبعہم واحد عدوا من العدوان وقال مجاھد یعجل اللہ

فاتبعہم (جو حسن کی قرارت ہے) اور فاتبعہم (جو مشہور قرارت ہے) دونوں کے معنے ایک ہیں عدوا عدوان سے نکلا ہے یعنے شرارت اور حرامزادگی کر

للناس الشر استعجالہم بالخیر قول الانسان لولدہ ومالہ اذا غضب

ولو یعجل اللہ للناس الشر استعجالہم بالخیر سے مقصود یہ ہے کہ آدمی جو غصے میں اپنی اولاد یا مال کو کوستا ہے کہتا ہے

اللہم لا تبارک فیہ والعنہ لقضی الیہم اجلہم لاھلک من دعی

یا اللہ اس میں برکت نہ کیجیو یا اس پر لعنت کر ف لقضی الیہم اجلہم یعنے جس کو کوستا ہو وہ تباہ ہو جاتا

علیہ ولاماتہ للذین احسنوا الحسنی مثلہا حسنی وزیادۃ مغفرۃ

اللہ تعالیٰ اسکو مار ڈالتا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ میں مجاہد نے کہا زیادۃ سے مغفرت اور اللہ کی رضامندی مراد ہے ف

باب بن ابی الماء بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی

وَقَالَ غَيْرُهُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْكِبْرِيَاءُ الْمُلْكُ بَابٌ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ

دوسرے لوگوں نے کہا زیادہ سے مراد اللہ کا دیدار ہے کبریاء سلطنت اور بادشاہی باب وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر

الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ

فاتبعہم فرعون وجنودہ بغیا وعدوا حتی اذا ادرکہ الغرق قال

آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ه

امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کی تفسیر

نُنَجِّيكَ نُلْقِيكَ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَهُوَ النَّشَزُ الْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ حَدَّثَنِي

ننجیک یعنے تیری لاش کو نجوہ (اونچی جگہ) پر ڈال دینگے (جس میں سب دیکھیں اور عبرت لیں) مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو اس وقت یہودی

تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ

عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے کہنے لگے یہ وہ دن ہے جس دن موسےٰ کو فرعون پر غلبہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا

نے یہ سنکر اپنے اصحاب سے فرمایا تمکو موسےٰ سے نسبت یہود کے زیادہ تعلق ہے تم بھی اس دن روزہ رکھو ف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ هُودٍ

شروع اللہ کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا — سورۂ ہود کی تفسیر

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الْأَوَّاهُ الرَّحِيمُ بِالْحَبَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّأْيِ

ابو میسرہ (عمرو بن شرحبیل) نے کہا اواہ حبشی زبان میں مہربان رحم دل کو کہتے ہیں اور ابن عباسؓ نے کہا بادی الرای کا معنے جو

مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ

ہم کو ظاہر ہوا اور مجاہد نے کہا جودی ایک پہاڑ ہے اس جزیرہ میں (جو دجلہ اور فرات کے بیچ میں موصل کے قریب ہے) اور امام حسن بصری

الْحَلِيمُ يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْلِعِي أَمْسِكِي عَصِيبٌ شَدِيدٌ

نے کہا انک لانت الحلیم یہ کافروں نے (حضرت شعیبؑ کو) ٹھٹھے کی راہ سے کہا تھا اور ابن عباسؓ نے کہا اقلعی کا معنے تھم جا عصیب کا معنے سخت

لَا جَرَمَ بَلَى وَفَارَ التَّنُّورُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ بَابٌ

لاجرم کا معنے کیوں نہیں (یعنے ضرور ہی) وفار التنور کا معنے پانی پھوٹ نکلا عکرمہ نے کہا تنور سطح زمین کو کہتے ہیں ف باب

ف: ابوقتادہ اور ابوبکر صدیق اور حذیفہ اور ابن عباس اور ام سلمہؓ ... سے منقول ہے کہ ... یہی تفسیر ... اسکو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ...

ف: عاشورہ کے دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو نجات دی اور فرعون کو ڈبو دیا ... اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمانوں کو سب پیغمبروں سے ... تعلق ہے ...

۲۱

أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ

الا انہم یثنون صدورھم لیستخفوا منہ الا حین یستغشون ثیابھم

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَقَالَ غَيْرُهُ وَحَاقَ نَزَلَ

یعلم ما یسرون وما یعلنون انہ علیم بذات الصدور کی تفسیر مگر ان کے سوا اور لوگوں نے کہا حاق کا معنے

يَحِيقُ يَنْزِلُ يَؤُسٌ فَعُولٌ مِنْ يَئِسْتُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَئِسْ تَحْزَنْ يَثْنُونَ

اترا اسی سے ہے یحیق یعنی اترتا ہے انہ لیؤس کفور میں یؤس کا معنے ناامید یہ فعول کا وزن یئست سے نکلا ہے اور مجاہد نے کہا لا تبتئس

صُدُورَهُمْ شَكٌّ وَامْتِرَاءٌ فِي الْحَقِّ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ مِنَ اللَّهِ إِنِ اسْتَطَاعُوا

کا معنے غم نہ کھا یثنون صدورھم کا مطلب یہ کہ حق بات میں شک اور شبہ کرتے ہیں لیستخفوا منہ یعنی اگر ہو سکے تو اللہ سے چھپالیں

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے کہا ابن جریج نے کہا

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنُونِي

مجھ کو محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے ابن عباس سے سنا وہ یہ آیت پڑھتے تھے الا انہم تثنونی

صُدُورُهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ أُنَاسٌ كَانُوا يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوا

صدورھم میں نے پوچھا یہ آیت کس باب میں اتری ہے انہوں نے کہا کچھ لوگ ننگے ہو کر پاخانہ پھرنے میں آسمان کی طرف ستر کھولنے

إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذَلِكَ فِيهِمْ

میں اسی طرح صحبت کرتے وقت آسمان کی طرف ستر کھولنے میں (پروردگار سے) شرماتے تھے (شرم کے مارے جھک جاتے تھے دوہری ہوجاتے

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو اور راوی نے بھی، اور محمد بن عباد بن

بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنُونِي صُدُورُهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا

جعفر نے بھی خبر دی کہ عبداللہ بن عباس نے یہ آیت پڑھی الا انہم تثنونی صدورھم محمد بن عباد نے کہا

الْعَبَّاسِ مَا تَثْنُونِي صُدُورُهُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ

ابوالعباس (یہ ابن عباس کی کنیت ہے) تثنونی صدورھم کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا ہوا یہ کہ بعضے لوگ اپنی عورتوں سے صحبت کرنے میں

يَتَخَلَّى فَيَسْتَحِي فَنَزَلَتْ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ

یا بیت الخلاء میں ننگے ہونے سے شرماتے (خیال کرکے کہ پروردگار دیکھ رہا ہے) اس وقت یہ آیت اتری الا انہم یثنون صدورھم ہم سے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ

حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے کہا ابن عباس نے یہ آیت پڑھی الا انہم یثنون صدورھم

لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض

لیستخفوا منہ　الاحین یستغشون ثیابہم　عمرو بن دینار کے سوا اوروں نے ابن عباس رضؓ سے یوں نقل کیا

يَسْتَغْشُوْنَ يُغَطُّوْنَ رُؤُسَهُمْ سِيْءَ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَضَاقَ بِهِمْ بِاَضْيَافِهِ

ف یستغشون یعنے اپنے سر ڈھانپ لیتے ہیں سیء بہم اپنی قوم سے بدگمان ہوا وضاق بہم یعنے اپنے مہمانوں کو دیکھکر رنجیدہ

بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اُنِيْبُ اَرْجِعُ بَابُ وَكَانَ عَرْشُهُ

ہوا ف بقطع من اللیل یعنے رات کی سیاہی میں ف۳ اور مجاہد نے کہا انیب کا معنی رجوع کرتا ہوں (متوجہ ہوتا ہوں) باب وکان عرشہ

عَلَى الْمَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

علی الماء کی تفسیر ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْفِقْ

انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے (اے آدمی) تو خرچ کر میں بھی

اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ

تجھ پر خرچ کرونگا (تجھ کو دونگا) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کا ہاتھ بھرا ہوا ہے (اسکا خزانہ بے انتہا ہے) کتنا ہی خرچ

اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهِ وَكَانَ

دیکھو جب سے آسمان اور زمین بنے ہیں اس وقت سے جو اس نے خرچ کیا تو اس کے ہاتھ میں جو خزانہ تھا وہ کچھ کم نہیں ہوا (آسمان زمین بننے سے پہلے)

عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اِعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ

اسکا تخت پانی پر تھا اسکے ہاتھ میں (رزق) کا ترازو ہے جس کے لیے چاہتا ہے یہ ترازو جھکا دیتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے ف

عَرَوْتُهُ اَيْ اَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوْهُ وَاعْتَرَانِيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَيْ فِيْ مِلْكِهِ

عروتہ سے یعنے میں نے اس کو پکڑ پایا اسی سے ہے یعروہ (مضارع کا صیغہ) اور اعترانی اخذ بناصیتہا یعنے اسکی حکومت اور قبضہ قدرت

وَسُلْطَانِهِ عَنِيْدٌ وَعَنُوْدٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَاْكِيْدُ التَّجَبُّرِ اسْتَعْمَرَكُمْ جَعَلَكُمْ

میں ہیں عنید اور عنود اور عاند سب کے ایک معنی ہیں یعنے سرکش مخالف) اور یہ جبار کی تاکید ہے ف استعمرکم تمکو بسایا آباد

عُمَّارًا اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهُ نَكِرَهُمْ وَاَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ

کیا عرب لوگ کہتے ہیں اعمرتہ الدار فہی عمرے یعنے یہ گھر میں نے اسکو عمر بھر کے لیے دیدیا انکرہم اور انکرہم اور استنکرہم سب ایک

وَاحِدٌ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ كَاَنَّهُ فَعِيْلٌ مِّنْ مَّاجِدٍ مَحْمُوْدٌ مِّنْ حَمِدَ سِجِّيْلٌ الشَّدِيْدُ

معنے ہیں یعنے انکو پردیسی سمجھا حمید فعیل کے وزن پر ہے بمعنی محمود یعنے سراہا گیا اور مجید ماجد کے معنے میں ہے یعنے

الْكَبِيْرُ سِجِّيْلٌ وَسِجِّيْنٌ وَاللَّامُ وَالنُّوْنُ اُخْتَانِ وَقَالَ تَمِيْمُ بْنُ مُقْبِلٍ ؎

اور بڑا ف لام اور نون بہنیں ہیں (ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں)　تمیم بن مقبل شاعر کہتا ہے

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُونَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً　　ضَرْبًا تَوَاصَى بِهِ الْأَبْطَالُ سِجِّينًا

یعنے پیدل دن دہاڑے خود پر سخت وار کرتے ہیں ۔ پہلوان جنگی وصیت کرتے ہیں ایسی لگانا جا ہیں

وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ

والی مدین یعنے مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر کا نام ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا واسأل القریۃ یعنی گاؤں والوں سے پوچھ

وَاسْأَلِ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيرِ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا يَقُولُ لَمْ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ

واسأل العیر یعنے قافلہ والوں سے پوچھ وراءکم ظہریا یعنے پیٹھ پیچھے ڈال دیا اس کی طرف التفات نہ کیا

وَيُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا وَالظِّهْرِيُّ

جب کوئی کسی کا مقصد پورا نہ کرے تو عرب لوگ کہتے ہیں ظہرت بحاجتی اور جعلتنی ظہریا اس جگہ ظہری کا معنے وہ جانور یا برتن

هٰهُنَا أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ أَرَاذِلُنَا سُقَاطُنَا إِجْرَامِي

ہے جس کو تو اپنے کام کے لیے ساتھ رکھے ارادلنا ہمارے میں کے رذالے کمینے اجرام

هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ الْفُلْكُ وَالْفَلَكُ وَاحِدٌ

اجرمت کا مصدر ہے یا جرمت (ثلاثی مجرد) کا فُلک اور فَلَک یا فُلْک اور فُلُک جمع اور مفرد دونوں

وَهِيَ السَّفِينَةُ وَالسُّفُنُ مُجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَهُوَ مَصْدَرُ أَجْرَيْتُ وَأَرْسَيْتُ

ہے ایک کشتی اور کئی کشتیوں کو بھی کہتے ہیں مجریها کشتی کا چلنا یہ مصدر ہے اجریت کا اسی طرح مرسٰها مصدر ہے ارسیت کا

حَبَسْتُ وَيُقْرَأُ مَرْسَاهَا مِنْ رَسَتْ هِيَ وَمَجْرَاهَا مِنْ جَرَتْ هِيَ وَمُجْرِيهَا وَ

یعنے کشتی تھام لی لنگر کر دیا بعضوں نے مرسٰها (بہ فتحہ میم) پڑھا ہے رست سے اسی طرح مجرٰها بھی جرت سے بعضوں نے مجریها و

مُرْسِيهَا مِنْ فُعِلَ بِهَا الرَّاسِيَاتُ ثَابِتَاتٌ بَابٌ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ

مرسیها یعنے اللہ اس کو چلانے والا اور روکنے والا ہے یعنون میں مفعول ہے الراسیات یعنی جمی ہوئیں باب ویقول

هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَاحِدُ الْأَشْهَادِ

الاشهاد هؤلاء الذین کذبوا علی ربهم الا لعنة الله علی الظلمین کی تفسیر اشهاد شاہد

شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

کی جمع ہے جیسے صاحب کی جمع اصحاب ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے

سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ

سعید بن ابی عروبہ نے اور ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک

يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتَ

بار عبداللہ بن عمر رض طواف کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) سامنے آیا کہنے لگا ابو عبدالرحمن یا ابن عمر رض کیا تم نے آنحضرت

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّجْوٰی فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے باب مین کچھ سنا ہے (جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنون سے کریگا) انہون نے کہا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یَقُوْلُ یُدْنَی الْمُؤْمِنُ مِنْ رَّبِّہٖ وَقَالَ ھِشَامٌ یَدْنُو الْمُؤْمِنُ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ

سے سنا آپ فرماتے تھے مومن اپنے پروردگار کے نزدیک لایا جائیگا ہشام نے یون کہا کہ مومن اپنے پروردگار سے قریب ہو جائیگا یہانتک کہ پروردگار

فَیُقَرِّرُہٗ بِذُنُوْبِہٖ تَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا یَقُوْلُ اَعْرِفُ یَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ مَرَّتَیْنِ

اور اُسکے گناہ سے اُس کو جتلا دیگا فرمائیگا فلان گناہ تجھ کو معلوم ہے (فلان گناہ تجھ کو معلوم ہے) مومن عرض کریگا بیشک پروردگار مجھ کو معلوم

فَیَقُوْلُ سَتَرْتُھَا فِی الدُّنْیَا وَاَغْفِرُھَا لَکَ الْیَوْمَ ثُمَّ تُطْوٰی صَحِیْفَۃُ حَسَنَاتِہٖ وَ

اُس وقت پروردگار فرمائیگا دیکھ یہ تیرا گناہ دنیا مین چھپائے رکھا لوگون پر کھلنے نہ دیا آج مین تجھ کو یہ گناہ معاف کیے دیتا ہون پھر اُس کی نیکیون

اَمَّا الْاٰخَرُوْنَ وَالْکُفَّارُ فَیُنَادٰی عَلٰی رُءُوْسِ الْاَشْھَادِ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا

دوسرے لوگون یا کافرون کا یہ حال ہوگا تمام محشر والون کے سامنے جو گواہ ہونگے اُن کے بارے یون منادی ہوگی یہی لوگ تو وہ ہیں جنھون نے اللہ

عَلٰی رَبِّھِمْ وَقَالَ شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَۃَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بَابٌ قَوْلِہٖ وَکَذٰلِکَ

پر جھوٹ باندھا تھا شیبان نے اس حدیث کو قتادہ سے یون نقل کیا ہم سے صفوان نے بیان کیا ۔ باب ۔ کذلک

اَخْذُ رَبِّکَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗٓ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ اَلرِّفْدُ

اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید کی تفسیر الرفد المرفود

الْمَرْفُوْدُ الْعَوْنُ الْمُعِیْنُ رَفَدْتُّہٗ اَعَنْتُہٗ تَرْکَنُوْا تَمِیْلُوْا فَلَوْلَا کَانَ فَھَلَّا

مدد جو دی جائے (انعام جو مرحمت ہو) عرب لوگ کہتے ہین رفدتہ یعنے مین نے اسکی مدد کی ترکنوا کا معنے جھکو مائل ہو فلولا کان یعنی

کَانَ اُتْرِفُوْا اُھْلِکُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَفِیْرٌ وَّشَھِیْقٌ شَدِیْدٌ وَّصَوْتٌ ضَعِیْفٌ

کیون نہ ہوئے اترفوا ہلاک کیے گئے ابن عباسؓ نے کہا زفیر زور کی آواز شہیق پست آواز

حَدَّثَنَا صَدَقَۃُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ اَبِیْ بُرْدَۃَ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے برید بن ابی بردہ نے

عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ

انہون نے ابو بردہ سے انہون نے ابو موسےٰ سے انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ظالم کو چند روز دنیا مین

اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ حَتّٰٓی اِذَآ اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ

مہلت دیتا ہے پھر جب اُس کو پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہین ف ابو موسیٰؓ کہتے ہین پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وکذلک اخذ ربک

اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗٓ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ بَابٌ قَوْلِہٖ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ

اذا اخذ القری وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید ۔ باب ۔ واقم الصلوۃ

طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى

طرفی النہار وزلفا من اللیل　ان الحسنت　یذھبن السیات　ذلک　ذکری

لِلذّٰكِرِيْنَ وَزُلَفًا سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ

للذاکرین کی تفسیر زلفا گھڑی گھڑی اسی سے ہے مزدلفہ کیونکہ لوگ وہاں ایک گھڑی بعد آتے رہتے ہیں اور زلف منزلوں کو بھی کہتے ہیں

بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَّاَمَّا زُلْفٰى فَمَصْدَرٌ مِّنَ الْقُرْبٰى اِزْدَلَفُوْا اجْتَمَعُوْا اَزْلَفْنَا جَمَعْنَا

زلفی کا لفظ (جو سورہ ص میں ہے) وہ مصدر ہے جیسے قربی یعنے نزدیکی ازدلفوا کا معنے جمع ہوگئے ازلفنا متعدی ہے یعنے ہم نے جمع کیا

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے　کہا ہم سے سلیمان تیمی نے　انہوں نے ابو عثمان سے

عُثْمٰنَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ایک شخص (ابو الیسر یا نبہان یا عمرو بن غزیہ) نے کیا کیا ایک (انصاری) عورت کا بوسہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ

یا اس نے آپ سے گناہ بیان کیا اس وقت یہ آیت اتری　اقم الصلوۃ　طرفی　النہار　و

زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ قَالَ

زلفا من اللیل　ان الحسنت　یذھبن السیات　ذلک ذکری　للذاکرین　اس

الرَّجُلُ اَلِيْ هٰذِهٖ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ

شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ (نماز سے صغیرہ گناہ معاف ہوجانا) خاص میرے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی میری امت میں ایسا کرے　ف ۱

سُوْرَةُ يُوْسُفَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ یوسف کی تفسیر　شروع اللہ کے　نام سے جو بہت مہربان ہے　رحم والا

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُّتَّكَاً الْاُتْرُجُّ قَالَ فُضَيْلٌ الْاُتْرُجُّ بِالْحَبَشِيَّةِ

اور فضیل بن عیاض بن موسی (زاہد مشہور) نے ف ۲ حصین بن عبد الرحمن سے روایت کی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا متکاء کا معنے

مُتْكًا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُّتْكًا كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّيْنِ وَ

ترنج کو کہتے ہیں ف ۳ اور سفیان بن عیینہ نے ایک شخص (نام نامعلوم) سے روایت کی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا متکا وہ چیز جو چھری سے کاٹی جائے

قَالَ قَتَادَةُ لَذُوْ عِلْمٍ عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ صُوَاعٌ مَّكُّوْكُ الْفَارِسِيُّ

ف ۴ اور قتادہ نے کہا ذو علم کا معنے اپنے علم پر عمل کرنے والا ف ۵ اور سعید بن جبیر نے کہا ف ۶ صواع ایک ماپ ہے جس کو مکوک فارسی بھی کہتے ہیں ف

الَّذِيْ يَلْتَقِيْ طَرَفَاهُ كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْاَعَاجِمُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُفَنِّدُوْنِ

یہ ایک گلاس کی طرح ہوتا ہے جس کے دونوں کنارے ملے ہوتے ہیں عجم کے لوگ اس میں پانی پیا کرتے ہیں ف اور ابن عباسؓ نے کہا لولا ان تفندون

۲۶

تَجْهَلُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ غَيَابَةٌ كُلُّ شَيْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ وَالْجُبُّ

کا سنے مجھ کو جاہل نہ کہو تو وا دوسرے لوگوں نے کہا غیابہ وہ چیز جو دوسری چیز کو چھپا دے غائب کر دے اور جُب کچا کنواں

الرَّكِيَّةُ الَّتِي لَمْ تُطْوَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا بِمُصَدِّقٍ أَشُدَّهُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي النُّقْصَانِ

جس کی بندش نہ ہوئی ہو۔ و ما انت بمؤمن لنا یعنے تو ہماری بات سچ ماننے والا نہیں اشدہ وہ عمر جو زمانہ انحطاط سے پہلے ہو بعض نے چالیس

يُقَالُ بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغُوا أَشُدَّهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدُهَا شَدٌّ وَالْمُتَّكَأُ مَا اتَّكَأْتَ

برس تک، عرب لوگ کہتے ہیں بلغ اشدہ اور بلغوا اشدہم یعنے اپنی جوانی کی عمر کو پہونچا یا پہونچے بعضوں نے کہا اشد جمع ہے شد کی متکا

عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحَدِيثٍ أَوْ لِطَعَامٍ وَأَبْطَلَ الَّذِي قَالَ الْأُتْرُجُّ وَلَيْسَ

مسند تکیہ جس پر تو پینے کھانے یا باتیں کرنے کے لیے ٹیکا دیں اور جس نے یہ کہا کہ متکا ترنج کو کہتے ہیں اس نے غلط کہا عربی زبان میں

فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الْأُتْرُجُّ فَلَمَّا احْتُجَّ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُ الْمُتَّكَأُ مِنْ نَمَارِقَ فَرُّوا

متکا کے معنے بالکل ترنج کے نہیں آئے ہیں جب اس شخص سے جو متکا کے معنے ترنج کہتا ہے اس کی دلیل بیان کی گئی کہ متکا مسند یا تکیہ کو کہتے ہیں

إِلَى شَرٍّ مِنْهُ فَقَالُوا إِنَّمَا هُوَ الْمُتْكُ سَاكِنَةَ التَّاءِ وَإِنَّمَا الْمُتْكُ طَرَفُ الْبَظْرِ وَ

تو وہ اس سے بھی بدتر ایک بات کہنے لگا یعنے یہ لفظ مُتْک ہے بسکون تا حالانکہ مُتْک عربی زبان میں شنے کے کنارہ کو کہتے ہیں جہاں عورت

مِنْ ذَلِكَ قِيلَ لَهَا مَتْكَاءُ وَابْنُ الْمَتْكَاءِ فَإِنْ كَانَ ثَمَّ أُتْرُجٌّ فَإِنَّهُ بَعْدَ الْمُتَّكَإِ

کا ختنہ کرتے ہیں) اور یہی وجہ ہے کہ عورت کو عربی زبان میں متکاء (یعنی ختنہ والی) اور آدمی کو متکا کا بیٹا کہتے ہیں **ف۲** اگر بالفرض زلیخا نے ترنج

شَغَفَهَا يُقَالُ إِلَى شِغَافِهَا وَهُوَ غِلَافُ قَلْبِهَا وَأَمَّا شَعَفَهَا فَمِنَ الْمَشْعُوفِ أَصْبُ

شغفہا یعنے اس کے دل کے شغاف (غلاف) میں اس کی محبت سما گئی ہے بعضوں نے شعفہا (عین مہملہ سے) پڑھا ہے وہ مشعوف سے نکلا ہے **ف**

أَمِيلُ أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ مَا لَا تَأْوِيلَ لَهُ وَالضِّغْثُ مِلْءُ الْيَدِ مِنْ حَشِيشٍ وَ

اصب کا معنے مائل ہو جاؤں گا جھک پڑوں گا اضغاث احلام پریشان خواب جس کی کچھ تعبیر نہ دی جا سکے اصل میں اضغاث ضغث کی جمع ہے یعنے ایک مٹھی بھر

مَا أَشْبَهَهُ وَمِنْهُ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا لَا مِنْ قَوْلِهِ أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَاحِدُهَا

(سورہ ص میں) خذ بیدک ضغثا یعنے اپنے ہاتھ میں سینکوں کا ایک مٹھا لے اور اضغاث احلام میں ضغث کے یہ معنی مراد نہیں ہیں

ضِغْثٌ نَمِيرُ مِنَ الْمِيرَةِ وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ مَا يَحْمِلُ بَعِيرٌ آوَى إِلَيْهِ ضَمَّ إِلَيْهِ

بلکہ پریشان خواب مراد ہے **ف** نمیر میرہ سے نکلا ہے اسکا معنے کھانا **ف** نزداد کیل بعیر یعنے ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ لائینگے آوی الیہ اپنے سے ملا لیا

السِّقَايَةُ مِكْيَالٌ تَفْتَأُ لَا تَزَالُ اسْتَيْأَسُوا يَئِسُوا لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ مَعْنَاهُ

سقایہ ایک ماپ تھا (جس سے غلہ ناپتے تھے) تفتا ہمیشہ رہو گے فلما استیاسوا جب نا امید ہو گئے **ف** ولا تیاسوا من روح اللہ اللہ سے نا امید مت ہو

الرَّجَاءُ خَلَصُوا نَجِيًّا اعْتَزَلُوا نَجِيًّا وَالْجَمِيعُ أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ الْوَاحِدُ نَجِيٌّ

اسکی رحمت سے نا امید ہو خلصوا نجیا الگ جا کر مشورہ کرنے لگے نجی کا معنے مشورہ کرنے والا اسکی جمع انجیہ بھی آئی ہے اسی سے ہے یتناجون یعنے

ف۱ اس کو ابن مردویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ **ف۲** متکا اس عورت کو بھی کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو ۱۲ منہ **ف۳** ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور قتادہ نے کہا متکا سے کھانا مراد ہے بعضوں نے کہا وہ کھانا جو چھری سے کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں بعضوں نے کہا ترنج سے ان عورتوں کو یا تو خربوزہ یا تربوز یا موز دیا

وَالْاِثْنَانِ وَالْجَمِيْعُ نَجِيٌّ وَاَنْجِيَةٌ حَرَضًا مُحْرَضًا يُذِيْبُكَ الْهَمُّ تَحَسَّسُوْا تَخَبَّرُوْا

صیغہ ہے اور تثنیہ اور جمع میں نجی اور انجیۃ دونوں مستعمل ہیں حرضا گلا ہوا گلایا گیا یعنی غم تجھ کو گلا دالیگا تحسسوا خبر لو ٹوہ لگاؤ

مُزْجَاةٍ قَلِيْلَةٍ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَامَّةٌ مُجَلِّلَةٌ بَابُ قَوْلِهٖ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ

مزجاۃ تھوڑی غاشیۃ من عذاب اللہ کا عام عذاب جو سب کو گھیرلے باب ویتم نعمتہ علیک

وَعَلٰى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ حَدَّثَنَا

وعلی آل یعقوب کما اتمھا علی ابویک من قبل ابراھیم واسحق کی تفسیر ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ

عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عزت دار عزت دار کے بیٹے

الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ

عزت دار کے پوتے عزت دار کے پروتے حضرت یوسف ہیں یعقوب کے بیٹے وہ اسحاق کے بیٹے وہ ابراہیم کے بیٹے (سب پیغمبر تھے)

بَابُ قَوْلِهٖ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيٰتٌ لِّلسَّائِلِيْنَ حَدَّثَنِيْ

باب لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسائلین کی تفسیر مجھ سے

مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ

محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون شخص لوگوں میں زیادہ عزت دار ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو وہ اللہ کے نزدیک زیادہ عزت دار ہے لوگوں نے کہا

لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ

ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا پھر یوسف سب سے زیادہ عزت دار اپنے خاندان کے لحاظ سے یوسف پیغمبر ہیں پیغمبر کے بیٹے پیغمبر

نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ

کے پوتے خلیل اللہ کے پرپوتے انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تم شاید عرب کے خاندانوں کو پوچھتے ہو انہوں نے

قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا تَابَعَهٗ

عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا عربوں کا یہ حال ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے (اور شریف) تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے

اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بَابُ قَوْلِهٖ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ

ابواسامہ نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا ہے ف۳ باب قال بل سولت لکم انفسکم امرا کی تفسیر سولت کا معنے اچھا کر دکھلایا۔

ف۳ اسکو خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے اُنہوں نے صالح بن کیسان سے اُنہوں نے ابن شہاب

شِهَابٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ

سے دوسری سند اور ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس

ابْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ

بن یزید ایلی نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب

الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ

اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضؓ پر تہمت لگانے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ كُلٌّ

کا قصہ بیان کیا جب تہمت لگانیوالوں نے اپنے تہمت لگائی پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی پاکی ظاہر کردی

حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً

زہری کہتے ہیں ان چاروں شخصوں نے مجھ سے اس قصہ کا کچھ کچھ ٹکڑا بیان کیا ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا اگر

فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ قُلْتُ إِنِّي

تو پاک ہے تو اللہ عنقریب تیری پاکی ظاہر کر دیگا اور اگر تو آلودہ ہوگئی ہے (تجھ سے کوئی تقصیر ہوگئی ہے) تو اس سے بخشش مانگ توبہ کر (اپنی قصور کا اقرار

وَاللَّهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ

کر) میں اپنی مثال حضرت یوسف کے والد کی طرح پاتی ہوں عمدہ صبر کرنا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے اور جو تم کہتے ہو اس پر خدا ہی میری مدد کرنیوالا ہے

وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ حَدَّثَنَا مُوسَى

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں (سورۂ نور کی) اُتاریں ان الذین جاءو بالافک دس آیتیں ف۲ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ

کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے اُنہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے اُنہوں نے ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے اُنہوں نے کہا مجھ سے مسروق بن اجدع

قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى

نے بیان کیا کہا مجھ سے ام رومان نے جو حضرت عائشہ رضؓ کی والدہ تھیں بیان کیا ف۳ اُنہوں نے کہا عائشہ اور میں بیٹھی تھیں اتنے میں عائشہ کو بخار

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ وَقَعَدَتْ

چڑھ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی بیماری کا حال سُنکر فرمایا شاید وہ تہمت کی خبر سنکر بیمار ہوگئی ہیں میں نے کہا جی ہاں اور عائشہ رضؓ اُٹھکر

عَائِشَةُ قَالَتْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ

بیٹھی اور کہنے لگی میری اور تمہاری مثل اس وقت وہی ہے جو یعقوب اور اُن کے بیٹوں کی تھی خیر جو تم کہتے ہو اللہ ہی میری مدد کرنے والا ہے

ف۱ چاروں شخصوں کی مراد عروہ اور سعید اور علقمہ اور عبیداللہ ہیں چونکہ چاروں ثقہ اور حافظ تھے اس لیے کچھ حالات ہر ایک نے بیان کیا ف۲ اس حدیث کو امام بخاری اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں حضرت یوسف کے والد کا قصہ مذکور ہے حضرت عائشہ رضؓ کو رنج اور صدمہ میں حضرت یعقوب کا نام یاد نہ رہا اُنہوں نے ابو یوسف کہدیا

باب قوله وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الابواب وقالت

باب وراودته التی هو فی بیتها عن نفسه وغلقت الابواب وقالت

هيت لك وقال عكرمة هيت لك بالحورانية هلم وقال ابن جبير تعاله

هیت لک کی تفسیر عکرمہ نے کہا هیت لک حورانی زبان کا لفظ ہے اسکا معنے آجا سعید بن جبیر نے بھی یہی کہا

حدثني احمد بن سعيد حدثنا بشر بن عمر حدثنا شعبة عن سليمن

مجھ سے احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن عمر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے

عن ابي وائل عن عبد الله بن مسعود قال هيت لك قال وانما نقرؤها كما

انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے هیت لک (بفتح تا) پڑھا [illegible] اور کہتے

علمناها مثواه مقامه والفيا وجدا الفوا اباءهم الفينا وعن ابن مسعود

ہمیں جیسا ہمکو سکھایا گیا ویسا ہی ہم پڑھتے ہیں مثواہ کا معنے اس کا ٹھکانا الفیا پایا [illegible] الفوا آباءهم اور الفینا دوسری آیتوں میں

بل عجبت ويسخرون حدثنا الحميدي حدثنا سفيان عن الاعمش عن

بل عجبت ویسخرون منقول ہے ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے

مسلم عن مسروق عن عبد الله رض ان قريشا لما ابطؤا عن النبي صلى الله

مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے جب قریش نے آنحضرتؐ کا کہنا نہ مانا اسلام لانے میں دیر کی تو آپ نے ان کے

عليه وسلم بالاسلام قال اللهم اكفنيهم بسبع كسبع يوسف فاصابتهم

حق میں بددعا کی فرمایا یا اللہ سات برس کا قحط جیسے حضرت یوسفؑ کے وقت میں سات برس قحط پڑا تھا ان پر بھیجکر مجھکو

سنة حصت كل شيء حتى اكلوا العظام حتى جعل الرجل ينظر الى السماء

بچا پھر اس بددعا کا اثر یہ ہوا ان پر ایسا قحط پڑا جس سے ہر چیز ملیامیٹ ہو گئی اخیر میں ہڈیاں اور مردے تک کھا گئے کوئی کوئی آسمان کی طرف آنکھ

فيرى بينه وبينها مثل الدخان قال الله فارتقب يوم تاتي السماء

تو ایک دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا بھوک کی [illegible] اللہ تعالیٰ نے سورۂ دخان میں فرمایا فارتقب یوم تاتی السماء بدخان

بدخان مبين قال الله انا كاشفو العذاب قليلا انكم عائدون

مبین اور فرمایا انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون تو عذاب سے یہی قحط کا عذاب مراد ہے

افيكشف عنهم العذاب يوم القيمة وقد مضى الدخان ومضت البطشة

کیونکہ آخرت کا عذاب [illegible] حاصل یہ کہ دخان اور بطشہ اجنکا ذکر سورۂ دخان میں ہے گذر چکا

باب قوله فلما جاءه الرسول قال ارجع الى ربك فاساله ما بال النسوة

باب فلما جاءه الرسول قال ارجع الی ربک فاساله ما بال النسوة اللاتی

اللّاتی قطّعن ایدیہنّ انّ ربّی بکیدہنّ علیم قال ما خطبکنّ اذ راودتنّ

قطعن ایدیھن ان ربی بکیدھن علیم قال ماخطبکن اذ راودتن

یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ وحاش وحاشی تنزیہ واستثناء حصحص

یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ کی تفسیر حاش حاشا الف کے ساتھ ف١ کلمہ تنزیہ یعنی پاکی بیان کرنا اور استثنا کرنا

وضح حدّثنا سعید بن تلید حدّثنا عبد الرحمن بن القسم عن بکر بن مضر

حصحص کا معنی کھل گیا ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن قاسم نے انہوں نے بکر بن مضر سے

عن عمرو بن الحارث عن یونس بن یزید عن ابن شہاب عن سعید بن المسیّب

انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب

وابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ

اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم یرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السّجن ما

اللہ تعالی لوط علیہ السلام پر رحم کرے وہ ایک زبردست سہارے کا آسرا ڈھونڈتے تھے اور میں تو اگر حضرت یوسف کی طرح

لبث یوسف لاجبت الدّاعی ونحن احقّ من ابراہیم اذ قال لہ اولم تؤمن

برسوں (سات برس تک) قیدخانے میں رہتا تو بلانے والے کے ساتھ (فورا) چلا جاتا ف٢ اور ہم تو بہ نسبت حضرت ابراہیم

قال بلی ولکن لیطمئنّ قلبی باب قولہ حتّی اذا استیأس الرّسل حدّثنا

انہوں نے کہا کیوں نہیں یقین تو ہے پر میں چاہتا ہوں اطمینان ہو جائے ف٣ باب حتی اذا استیاس الرسل کی تفسیر ہم سے

عبد العزیز بن عبد اللہ حدّثنا ابراہیم بن سعد عن صالح عن ابن شہاب

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے

قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رض قالت لہ وہو یسألہا عن

کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا اللہ تعالی فرماتا ہے

قول اللہ تعالی حتّی اذا استیأس الرّسل قالت قلت اکذبوا ام کذّبوا

حتی اذا استیاس الرسل وظنوا انہم قد کذبوا تو یہ کذبوا ہے یا کذّبوا ہے تشدید ذال سے

قالت عائشۃ کذّبوا قلت فقد استیقنوا انّ قومہم کذّبوہم فما ہو بالظّن

حضرت عائشہ رض نے کہا کذّبوا ہے (تشدید سے) ف٤ میں نے کہا اس صورت میں تو مطلب یہ ہوگا کیونکہ پیغمبروں کو تو یقین تھا کہ انکی قوم والوں

قالت اجل لعمری لقد استیقنوا بذلک فقلت لہا وظنّوا انّہم قد کذبوا

انہوں نے کہا اپنی زندگی کی قسم بیشک پیغمبروں کو اس کا یقین تھا ف٥ میں نے کہا وظنوا انہم قد کذبوا تخفیف ذال کے ساتھ پڑھیں تو کیا

قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَتْ

انہوں نے کہا معاذ اللہ پیغمبر کہیں اپنے پروردگار کی نسبت ایسا گمان کر سکتے ہیں ف میں نے کہا اچھا اس آیت کا مطلب کیا ہے

هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَاْخَرَ

کہ پیغمبروں کو جن لوگوں نے مانا ان کی تصدیق کی جب ان پر ایک مدت دراز تک آفت اور مصیبت آتی رہی اور اللہ کی مدد آنے میں

عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ

دیر ہوئی اور پیغمبر ان کے ایمان لانے سے نا امید ہو گئے جنہوں نے انکو جھٹلایا تھا اور یہ گمان کرنے لگے کہ جو لوگ ایمان لائے

اَنَّ اَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوْهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا

ہیں اب وہ بھی ہم کو جھوٹا سمجھنے لگیں گے اس وقت اللہ کی مدد آن پہونچی ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوْا مُخَفَّفَةً قَالَتْ

شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی میں نے حضرت عائشہ سے کہا شاید اس آیت میں حتی اذا استیاس

مَعَاذَ اللّٰهِ

کہا معاذ اللہ پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

سورۂ رعد کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے بہت رحم والا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِيْ عَبَدَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا غَيْرَهُ

ابن عباس نے کہا کباسط کفیہ یہ مشرک کی مثال ہے جو اللہ کے سوا دوسروں کی پوجا کرتا ہے

كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِيْ يَنْظُرُ اِلٰى خَيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيْدٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا

جیسے پیاسا پانی کا تصور باندھ کر دور سے پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے اور اس کو نہ لے سکے

يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَخَّرَ ذَلَّلَ مُتَجَاوِرَاتٌ مُتَدَانِيَاتٌ الْمَثُلَاتُ وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ وَهِيَ الْاَشْبَاهُ وَالْاَمْثَالُ

دوسرے لوگوں نے کہا سخر کا معنی تابعدار کیا سخر کیا متجاورات ایک دوسرے سے لگے ہوئے قریب قریب المثلات مثلۃ کی جمع ہے یعنی جوڑ

وَقَالَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا بِمِقْدَارٍ بِقَدَرٍ مُعَقِّبَاتٌ مَلَائِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ

الا مثل ایام الذین خلوا من قبل بمقدار یعنی اندازے سے جوڑ سے معقبات نگہبان فرشتے جو ایک دوسرے کے بعد باری باری

الْاُوْلٰى مِنْهَا الْاُخْرٰى وَمِنْهُ قِيْلَ الْعَقِيْبُ يُقَالُ عَقَّبْتُ فِيْ اِثْرِهِ الْمِحَالُ الْعُقُوْبَةُ

آتے رہتے ہیں ف اسی سے عقیب کا لفظ نکلا ہے عرب لوگ کہتے ہیں عقبت فی اثرہ یعنی میں اس کے نشان قدم پر پیچھے پیچھے گیا

كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ رَابِيًا مِنْ رَبَا يَرْبُوْ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ الْمَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ

کباسط کفیہ الی الماء جو دونوں ہاتھ بڑھا کر پانی لینا چاہے رابیا ربا یربو سے نکلا ہے یعنی بڑھنے والا یا اوپر تیرنے والا المتاع ف جس چیز سے تو

جفاء اجفات القدر اذا غلت فعلاها الزبد ثم تسکن فیذهب الزبد بلا

اس کو کام میں لاتے جفاء اجفات القدر سے نکلا ہے یعنی ہانڈی کو جوش مارا ہمیں دیا جاتا اور آگیا پھر جب ہانڈی ٹھنڈی ہوتی ہے تو بہیں بکار

منفعة فکذلک یمیز الحق من الباطل المهاد الفراش یدرؤن یدفعون

سو کہکر فنا ہو جاتا ہے حق باطل سے اسیطرح جدا ہو جاتا ہے ف المهاد بچھونا یدرؤن دھکیلتے ہیں دفع کرتے ہیں یہ

درأته دفعته سلام علیکم ای یقولون سلام علیکم والیه متاب توبتی

درأته سے نکلا ہے یعنی میں نے اسکو دور کیا دھکا دیا سلام علیکم یعنی فرشتے مسلمانوں کو کہتے جاینگے تم سلامت رہو والیه متاب میری

افلم ییأس لم یتبین قارعة داهیة فاملیت اطلت من الملی والملاوة

افلم ییأس کیا انہوں نے نہیں جانا قارعة آفت مصیبت فاملیت میں نے ڈھیلا چھوڑا مہلت دی ملی اور ملاوة سے نکلا ہے

ومنه ملیا ویقال للواسع الطویل من الارض ملی من الارض اشق اشد

اسی سے نکلا ہے جو جبل کی حدیث میں ہے فلبثت ملیا (یا قرآن میں ہے واہجرنی ملیا) اور کشادہ لمبی زمین کو ملا کہتے ہیں اشق فعل التفضیل کا صیغہ

من المشقة معقب مغیر وقال مجاهد متجاورات طیبها وخبیثها السباخ

ہے مشقت سے یعنے بہت سخت معقب (لا معقب لحکمه میں) بدلنے والا اور مجاہد نے کہا متجاورات کا معنے یہ ہے کہ بعضے قطع عمدہ ہیں قابل

صنوان النخلتان او اکثر فی اصل واحد وغیر صنوان وحدها بماء واحد

صنوان وہ کھجور کے درخت جنکی جڑ ملی ہو ایک ہی جڑ پر کھڑے ہوں غیر صنوان الگ الگ جڑ پر سب ایک ہی پانی سے اگتے ہیں ایک ہی ہو

کصالح بنی ادم وخبیثهم ابوهم واحد السحاب الثقال الذی فیه الماء

سے ایک ہی زمین میں آدمیوں کی بھی یہی مثال ہے کوئی اچھا کوئی برا حالانکہ سب کا ایک باپ (آدمؑ) کی اولاد ہیں السحاب الثقال وہ بادل جنمیں پانی

کباسط کفیه یدعو الماء بلسانه ویشیر الیه بیده فلا یاتیه ابدا سالت

ہوں کباسط کفیه یعنی اس شخص کی طرح جو دور سے ہاتھ پھیلا کر پانی کو زبان سے بلائے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کرے پانی کبھی اسکی طرف نہیں آنیکا سالت

اودیة بقدرها تملأ بطن واد زبدا رابیا زبدا السیل خبث الحدید و

اودیة بقدرها یعنی نالے اپنے انداز سے بہتے ہیں یعنی پانی بھر کر زبدا رابیا سے مراد بہتے پانی کا جھاگ ہے زبد مثله سے لوہے زیورات وغیرہ کا میل

الحلیة باب قوله الله یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام غیض نقص

باب الله یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام کی تفسیر غیض کا معنے کم ہوا

حدثنی ابراهیم بن المنذر حدثنا معن قال حدثنی مالک عن عبد الله

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسی نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار

ابن دینار عن ابن عمر رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مفاتیح

سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں

الغیب خمس لا یعلمها الا الله لا یعلم ما فی غد الا الله ولا یعلم ما تغیض

جنکو اللہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں جانتا ایک تو کل کیا ہوگا اس کو اللہ ہی جانتا دوسرے پیٹ جو گھٹتا ہے یا بڑھتا

الارحام الا الله ولا یعلم متی یاتی المطر احد الا الله ولا تدری نفس

ہے اس کو اللہ ہی جانتا ہے تیسرے پانی کب برسیگا اللہ ہی کو معلوم ہے چوتھے کسی جاندار کو یہ خبر نہیں وہ

بای ارض تموت ولا یعلم متی تقوم الساعة الا الله

کس سرزمین میں مرے گا (یا کب مریگا) پانچویں کوئی نہیں جانتا قیامت کب ہوگی اللہ ہی جانتا ہے

سورۃ ابراھیم

سورۃ ابراہیم کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے بہت رحم والا

قال ابن عباس هاد داع وقال مجاهد صدید قیح ودم وقال ابن عیینة اذکروا

ابن عباسؓ نے کہا ھاد کا معنے بلانے والا ف۲ اور مجاہد نے کہا صدید کا معنے پیپ اور لہو ف۳ اور سفیان بن عیینہ نے کہا اذکروا

نعمة الله علیکم ایادی الله عندکم وایامه وقال مجاهد من کل ما سالتموه

نعمۃ اللہ علیکم کا معنے یہ ہے کہ اللہ کی جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں ان کو یاد کرو اور جو اگلے واقعے اسکی قدرت کے ہوئے ہیں ف۴ اور مجاہد نے

رغبتم الیه فیه یبغونها عوجا یلتمسون لها عوجا واذ تاذن ربکم

کہا جن جن چیزوں کی تم نے رغبت کی ف۵ یبغونها عوجا اس میں کجی پیدا کر نیکی تلاش کرتے رہتے ہیں ف۶ واذ تاذن ربکم جب

اعلمکم اذنکم ردوا ایدیهم فی افواههم هذا مثل کفوا عما امروا به مقامی

تمہارے مالک نے تم کو خبردار کردیا جتلا دیا ردوا ایدیہم فی افواھھم یہ عرب کی زبان میں ایک مثل ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا جو حکم

حیث یقیمه الله بین یدیه من ورائه قدامه لکم تبعا واحدها تابع مثل

مقامی وہ جگہ جہاں اللہ تعالیٰ اسکو اپنے سامنے کھڑا کریگا من ورائہ سامنے ہے لکم تبعا تبع تابع کی جمع ہے جیسے

غیب وغائب بمصرخکم استصرخنی استغاثنی یستصرخه من الصراخ

غیب۔ غائب کی بمصرخکم عرب لوگ کہتے ہیں استصرخنی یعنی اس نے میری فریاد سنی یستصرخہ اسکی فریاد سنا یہ دونوں صراخ

ولا خلال مصدر خاللته خلالا ویجوز ایضا جمع خلة وخلال اجتثت

ولا خلال خلال خاللتہ خلالا کا مصدر ہے اور خلۃ کی جمع بھی ہو سکتا یعنے اسدن دوستی نہ ہوگی یا دوستیاں نہ ہونگی اجتثت

استؤصلت باب قوله کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء

جڑسے اکھاڑ لیا گیا باب کشجرۃ طیبہ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء

تُؤْتِی اُکُلَهَا کُلَّ حِینٍ حَدَّثَنِی عُبَیدُ بْنُ اِسْمٰعِیلَ عَنْ اَبِی اُسَامَةَ عَنْ عُبَیدِ
توتی اکلہا کل حین کی تفسیر مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ سے

اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ
انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے (حاضرین سے)

فَقَالَ اَخْبِرُونِی بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ اَوْ کَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا یَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلَا
فرمایا مجھ کو بتلاؤ تو وہ کونسا درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے مسلمان کی مثال اسی درخت کی سی ہے اور یہ بھی نہیں ہوتا یہ بھی نہیں ہوتا

وَلَا تُؤْتِی اُکُلَهَا کُلَّ حِینٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِی نَفْسِی اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَیتُ
یہ بھی نہیں ہوتا کہ ہر وقت میوہ دے جاتا ہے ابن عمر رض کہتے ہیں میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں نے دیکھا کہ

اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ لَا یَتَکَلَّمَانِ فَکَرِهْتُ اَنْ اَتَکَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ یَقُولُوا شَیئًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
ابوبکر رض اور عمر رض بیٹھے ہیں انہوں نے جواب نہیں دیا تو مجھ کو ان بزرگوں کے سامنے بات کرنا برا معلوم ہوا جب ان لوگوں نے کچھ جواب نہ دیا تو

اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ هِیَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ یَا اَبَتَاهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ کَانَ وَقَعَ فِی نَفْسِی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے جب ہم اس مجلس سے کھڑے ہوئے تو میں نے حضرت عمر رض اپنے والد سے عرض کیا ابا جان

اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَکَلَّمَ قَالَ لَمْ اَرَکُمْ تَکَلَّمُونَ فَکَرِهْتُ اَنْ اَتَکَلَّمَ
کہ دل میں وہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے کہا پھر تو نے کہہ کیوں نہ دیا میں نے کہا آپ لوگوں میں کوئی بات نہیں کی میں نے آگے بڑھ کر بات کرنا مناسب جانا

اَوْ اَقُولَ شَیئًا قَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَکُونَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کَذَا وَکَذَا بَابُ قَوْلِهٖ
انہوں نے کہا واہ اگر تو اس وقت کہہ دیتا تو مجھ کو اتنے اتنے مال ملنے سے (لال لال اونٹ ملنے سے) بھی زیادہ خوشی ہوتی ف ۲ باب

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِینَ اٰمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت کی تفسیر ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

قَالَ اَخْبَرَنِی عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَیدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
کہا مجھ کو علقمہ بن مرثد نے خبر دی کہا میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا انہوں نے براء بن عازب رض سے

عَازِبٍ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا وہ کہیگا

یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ
اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اس آیت یثبت اللہ الذین

الَّذِینَ اٰمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ بَابُ قَوْلِهٖ اَلَمْ تَرَ
آمنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا والآخرة سے یہی مراد ہے ف ۳ باب الم تر

حاشیہ:

ف ۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صفتیں بھی اس درخت کی بیان فرمائیں جو راوی کو یاد نہ رہیں یعنی کہتے ہیں وہ صفتیں یہ تھیں اسکا میوہ موقوف نہیں ہوتا اسکا سایہ نہیں مٹتا اسکا فائدہ معدوم نہیں ہوتا

ف ۲ بعضوں کی روایت میں گذر چکی ہے اس باب میں بعض علماء نے امام بخاری کی غرض یہ سمجھی ہے کہ اس آیت میں شجرہ طیبہ سے کھجور کا درخت مراد ہے۔ ابن عباس رض سے منقول ہے کہ وہ درخت کا مطلب ہے تاکہ یہ معلوم ہو اس سے پاک درخت کو... بہشت میں کا درخت

تفسیر سورۃ ابراہیم

ف ۳ ... دنیا اور آخرت ... دونوں جگہ مضبوط رکھیگا ... عذاب قبر ...

إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا۔ الم تر کا معنے الم تعلم یعنے کیا تو نے نہیں جانا جیسے الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل یا الم تر

خَرَجُوا الْبَوَارُ الْهَلَاكُ بَارَ يَبُورُ بَوْرًا قَوْمًا بُورًا هَالِكِينَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

الی الذین خرجوا میں۔ دار البوار کا معنے ہلاکت بار یبور بورا سے نکلا ہے قوما بورا یعنے ہلاک ہونیوالا ہم سے علی بن عبداللہ

عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ

بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ

بدلوا نعمۃ اللہ کفرا سے مکے کے کافر مراد ہیں ف ۱

سُورَةُ الْحِجْرِ

سورہ حجر کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے بہت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ لَبِإِمَامٍ

مجاہد نے کہا صراط علی مستقیم کا معنے سچا رستہ جو اللہ تک پہونچتا ہے اسی پر جاتا ہے ف ۲ لبامام مبین

مُبِينٍ عَلَى الطَّرِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ أَنْكَرَهُمْ

یعنے کھلے رستے پر اور ابن عباسؓ نے کہا لعمرک کا معنے تیری زندگی کی قسم ف ۳ قوم منکرون لوط نے ان کو اجنبی (پردیسی)

لُوطٌ وَقَالَ غَيْرُهُ كِتَابٌ مَعْلُومٌ أَجَلٌ لَوْ مَا تَأْتِينَا هَلَّا تَأْتِينَا شِيَعٌ أُمَمٌ وَ

سمجھا دوسرے لوگوں نے کہا کتاب معلوم کا معنے معین میعاد لوما تاتینا کیوں ہمارے پاس نہیں لاتا شیع امتیں اور کبھی دوستوں

لِلْأَوْلِيَاءِ أَيْضًا شِيَعٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُهْرَعُونَ مُسْرِعِينَ لِلْمُتَوَسِّمِينَ

کو بھی شیع کہتے ہیں ف ۴ اور ابن عباسؓ نے کہا یہرعون کا معنے دوڑتے جلدی کرتے ف ۵ للمتوسمین

لِلنَّاظِرِينَ سُكِّرَتْ غُشِّيَتْ بُرُوجًا مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً

دیکھنے والوں کے لیے سکرت ڈھانکی گئیں بروجا برج یعنے سورج اور چاند کی منزلیں لواقح ملاقح کے معنے میں ہے جو ملقحہ

حَمَإٍ جَمَاعَةُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ وَالْمَسْنُونُ الْمَصْبُوبُ تَوْجَلْ تَخَفْ دَابِرَ

حما حماۃ کی جمع ہے بدبودار کیچڑ مسنون قالب میں ڈالی گئی لا توجل مت ڈر دابر اخیر (دم)

آخِرَ لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ الْإِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ الصَّيْحَةُ الْهَلَكَةُ

لبامام مبین امام وہ شخص جس کی تو پیروی کرے اس سے راہ پائے الصیحۃ ہلاکت

باب قولہ الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین حدثنا

باب الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین کی تفسیر ہم سے

علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان عن عمرو عن عکرمۃ عن ابی ہریرۃ یبلغ

علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ

بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت

سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر جب کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے اس کے حکم پر

الملئکۃ باجنحتہا خضعانا لقولہ کالسلسلۃ علی صفوان قال علی وقال

عاجزی سے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں جیسے زنجیر صاف سپاٹ پتھر پر چلا دی ایسی آواز سنتے ہیں علی بن مدینی نے کہا سفیان

غیرہ صفوان ینفذہم ذلک فاذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم

کے سوا اور راویوں نے (بعوض صفوان ینفذہم کے) صفوان کہا ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنا ارشاد فرشتوں تک پہونچا دیتا ہے جب ان کے دلوں پر سے

قالوا للذی قال الحق وھو العلی الکبیر فیسمعہا مسترقو السمع و

ڈر جاتا ہے وہ کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا اور وہ اونچا ہے بڑا ہے شیطان (جو فرشتوں کی یہ باتیں چوری سے بات اڑانے والے)

مسترقو السمع ھکذا واحد فوق آخر ووصف سفیان بیدہ وفرج

پاتے ہیں یہ بات اڑانے والے (شیطان) اوپر تلے رہتے ہیں (ایک پر ایک) سفیان نے اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں کھولکر ایک پر ایک

بین اصابع یدہ الیمنی نصبہا بعضہا فوق بعض فربما ادرک الشہاب

کرکے بتلایا کہ اس طرح شیطان اوپر تلے رہ کر وہاں جاتے ہیں پھر کبھی ایسا ہوتا ہے (فرشتے خبر پاکر) آگ کا شعلہ پھینکتے

المستمع قبل ان یرمی بہا الی صاحبہ فیحرقہ وربما لم یدرکہ حتی

ہیں وہ بات سننے والے کو اس سے پہلے جلا ڈالتا ہے کہ وہ اپنے نیچے والے کو وہ بات پہونچائے کبھی ایسا ہوتا ہے یہ شعلہ اس تک

یرمی بہا الی الذی یلیہ الی الذی ھو اسفل منہ حتی یلقوہا الی

نہیں پہونچتا اور وہ اپنے نیچے والے (شیطان) کو وہ بات پہونچا دیتا ہے (وہ اس سے نیچے والے کو) اس طرح وہ بات زمین تک پہونچا

الارض وربما قال سفیان حتی تنتہی الی الارض فتلقی علی فم الساحر

دیتے ہیں یا زمین تک آ پہونچتی ہے (کبھی سفیان نے یوں کہا) پھر وہ بات نجومی کے منہ پر ڈالی جاتی ہے

فیکذب معہا مائۃ کذبۃ فیصدق فیقولون الم یخبرنا یوم کذا وکذا

وہ ایک بات میں سو باتیں جھوٹ (اپنی طرف سے) ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے کوئی کوئی بات اس کی سچ نکلتی ہے تو لوگ کہنے لگتے

یکون کذا وکذا فوجدناہ حقا للکلمۃ التی سمعت من السماء حدثنا

ہیں دیکھو اس نجومی نے ہمکو فلاں دن یہ خبر دی تھی کہ آیندہ ایسا ایسا ہوگا اور ویسا ہی ہوا اسکی بات سچ نکلی یہ وہ بات ہوتی ہے جو آسمان پر سنی

[illegible handwritten marginal notes]

علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان حدثنا عمرو عن عکرمۃ عن ابی ہریرۃ اذا

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

قضی اللہ الامر وزاد الکاہن وحدثنا سفیان فقال قال عمرو سمعت

یہی حدیث اس میں یوں ہے جب اللہ کوئی حکم دیتا ہے اور ساحر کے بعد اس روایت میں کاہن کا لفظ زیادہ کیا علی نے کہا ہم سے سفیان نے

عکرمۃ حدثنا ابو ہریرۃ قال اذا قضی اللہ الامر وقال علی فم الساحر

عکرمہ سے سنا انہوں نے کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم دیتا ہے اور اس روایت میں علی فم الساحر کا لفظ ہے

قلت لسفین انت سمعت عمرا قال سمعت عکرمۃ قال سمعت ابا ہریرۃ

علی بن عبداللہ نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کیا تم نے عمرو بن دینار سے خود سنا وہ کہنے لگے ہاں میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہؓ سے سنا

قال نعم قلت لسفین ان انسانا روی عنک عن عمرو عن عکرمۃ عن ابی

انہوں نے کہا ہاں علی بن عبداللہ نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا ایک آدمی (نام نامعلوم) نے تو تم سے یوں روایت کی ہے عمرو سے انہوں نے عکرمہ

ہریرۃ ویرفعہ انہ قرا فرغ قال سفین ہکذا قرا عمرو فلا ادری سمعہ

انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے اس حدیث کو مرفوع کیا اور کہا کہ آنحضرتؐ نے فرغ پڑھا سفیان نے کہا میں نے عمرو کو یوں ہی پڑھتے سنا اب میں نہیں جانتا انہوں نے

ہکذا ام لا قال سفین وہی قراءتنا باب قولہ ولقد کذب اصحاب الحجر

عکرمہ سے یوں ہی سنا یا نہیں سفیان نے کہا ہماری بھی قراءت یہی ہے باب قولہ ولقد کذب اصحاب الحجر المرسلین

المرسلین حدثنا ابراہیم بن المنذر حدثنا معن قال حدثنی مالک عن

کی تفسیر ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے

عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

قال لاصحاب الحجر لا تدخلوا علی ہؤلاء القوم الا ان تکونوا باکین

حجر والوں (یعنی ثمود کی قوم والوں) پر سے گذرے اپنے اصحاب سے یوں فرمایا تم ان کے گھروں (آخری دیار) میں مت جاؤ اگر جاتے ہو تو روتے ہوئے جاؤ

فان لم تکونوا باکین فلا تدخلوا علیہم ان یصیبکم مثل ما اصابہم

اگر رونا نہ آئے تو وہاں نہ جاؤ ایسا نہ ہو کہ ان کا سا عذاب تم پر بھی اترے

باب قولہ ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم حدثنی

باب ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم کی تفسیر مجھ سے

محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن خبیب بن عبد الرحمن عن

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمن سے انہوں نے

ناجائز سمجھتا ہے اس کے امام نے تو قرآن کے ترجمہ کو بھی قرآن کہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قفال مروزی نے جو علمائے شافعیہ میں سے تھے حنفی نماز کی نقل میں مدہامتان کی جگہ دو برگ سبز

حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حفص بن عاصم انہوں نے ابوسعید بن معلی سے ف۱ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے سے گزرے

وَاَنَا اُصَلِّیْ فَدَعَانِیْ فَلَمْ اٰتِہٖ حَتّٰی صَلَّیْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ

میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے مجھکو بلایا میں نہیں گیا جب نماز پڑھ چکا اس وقت گیا آپ نے فرمایا تو میرے بلاتے ہی کیوں نہیں آیا

تَاْتِیَ فَقُلْتُ کُنْتُ اُصَلِّیْ فَقَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا

میں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے (سورہ انفال میں) یہ نہیں فرمایا مسلمانو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر

لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ ثُمَّ قَالَ لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ

ہو پھر فرمایا میں تجھ کو قرآن کی بڑی سورت تبلاؤں مسجد کے باہر جانے سے پہلے ہی تبلاؤں گا

مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَکَّرْتُہٗ

جب آپ مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا آپ نے

فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ

فرمایا وہ سورت الحمد کی سورت ہے اس میں سات آیتیں ہیں جو دو دو بار (چار چار بار ہر نماز میں) پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم

اُوْتِیْتُہٗ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ

جو مجھکو ملا وہ بھی یہی سورت ہے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ ہِیَ

انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام القرآن (یعنے سورہ فاتحہ) یہی

السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ بَابُ قَوْلِہٖ الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ

سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے باب قولہ الذین جعلوا القرآن عضین کی تفسیر

اَلْمُقْتَسِمِیْنَ الَّذِیْنَ حَلَفُوْا وَمِنْہُ لَا اُقْسِمُ اَیْ اُقْسِمُ وَتُقْرَاُ لَاُقْسِمُ قَاسَمَہُمَا

المقتسمین سے وہ کافر مراد ہیں جنہوں نے (رات کو جا کر صالح پیغمبر کو مار ڈالنے کی) قسم کھائی تھی ف۲ اسی سے نکلا ہے لا اقسم یعنی قسم کھاتا ہوں

حَلَفَ لَہُمَا وَلَمْ یَحْلِفَا لَہٗ وَقَالَ مُجَاہِدٌ تَقَاسَمُوْا تَحَالَفُوْا حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ

یعنے شیطان نے آدم اور حوا سے قسم کھائی اور آدم اور حوا نے قسم نہیں کھائی تھی ف۳ اور مجاہد نے کہا تقاسموا باللہ لنبیتنہ میں تقاسموا کا یہ معنی ہے

بْنُ اِبْرَاہِیْمَ حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے کہا ہمکو ابوبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس

اَلَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ قَالَ ہُمْ اَہْلُ الْکِتَابِ جَزَّءُوْہُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا

سے انہوں نے کہا الذین جعلوا القرآن عضین سے اہل کتاب (یہودی) مراد ہیں انہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کچھ مانا (جو توراۃ کے

بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ

موافق تھا ایک حصہ مانا اور جو توراۃ کے خلاف تھا۔ مجھ سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے

عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ قَالَ اٰمَنُوْا بِبَعْضٍ

انہوں نے ابو ظبیان (حصین بن جندب) سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کما انزلنا علی المقتسمین میں مقتسمین سے یہود اور نصاریٰ مراد

وَّكَفَرُوْا بِبَعْضٍ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى بَابُ قَوْلِهٖ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ

ہیں کچھ قرآن انہوں نے مانا کچھ نہ مانا باب و اعبد ربک حتی یاتیک الیقین

الْيَقِيْنُ قَالَ سَالِمٌ الْمَوْتُ

کی تفسیر سالم بن عبد اللہ بن عمر نے کہا الیقین سے اس آیت میں موت مراد ہے

سُوْرَةُ النَّحْلِ

سورہ نحل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے بہت رحم والا

رُوْحُ الْقُدُسِ جِبْرِيْلُ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ فِيْ ضَيْقٍ يُقَالُ اَمْرٌ ضَيْقٌ وَّ

نزل بہ الروح الامین میں سو روح الامین سے روح القدس یعنے حضرت جبرئیل مراد ہیں فی ضیق عرب لوگ کہتے ہیں امر ضیق اور

ضَيِّقٌ مِّثْلُ هَيْنٍ وَّهَيِّنٍ وَّلَيْنٍ وَّلَيِّنٍ وَّمَيْتٍ وَّمَيِّتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

ضیّق جیسے ھین اور ھیّن اور لین اور لیّن اور میت اور میّت ابن عباس سے کہا

فِيْ تَقَلُّبِهِمْ اِخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمِيْدُ تَكَفَّأُ مُفْرَطُوْنَ مَنْسِيُّوْنَ وَقَالَ

فی تقلبہم کا معنے ان کے اختلاف میں اور مجاہد نے کہا تمید کا معنے جھک جائے الٹ جائے مفرطون کا معنے بھلائے ہوئے اور

غَيْرُهٗ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ هٰذَا مُقَدَّمٌ وَّمُؤَخَّرٌ وَّذٰلِكَ اَنَّ

لوگوں نے کہا فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اس آیت میں عبارت آگے پیچھے ہو گئی ہے کیونکہ اعوذ باللہ

الْاِسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَمَعْنَاهَا الْاِعْتِصَامُ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

قرآن سے پہلے پڑھنا چاہیے استعاذہ کے معنے اللہ کی پناہ مانگنا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا

تُسِيْمُوْنَ تَرْعَوْنَ شَاكِلَتِهٖ نَاحِيَتِهٖ قَصْدُ السَّبِيْلِ الْبَيَانُ الدِّفْءُ مَا اسْتَدْفَاْتَ

تسیمون کا معنے چراتے ہو شاکلتہ اپنے اپنے طریق پر قصد السبیل سچے رستے کا بیان کرنا الدفء ہر وہ چیز جس سے گرمی حاصل

تُرِيْحُوْنَ بِالْعَشِيِّ وَتَسْرَحُوْنَ بِالْغَدَاةِ بِشِقٍّ يَعْنِي الْمَشَقَّةَ عَلٰى تَخَوُّفٍ تَنَقُّصٍ

کی جائے (سردی دفع ہو) تریحون شام کو لاتے ہو تسرحون صبح کو چرانے لیجاتے ہو بشق تکلیف اٹھا کر محنت مشقت سے علی تخوف نقصان

[حاشیہ: دستی حواشی، ناخوانا]

الأنعام لعبرة وهي تؤنث وتذكر وكذلك النعم للأنعام جماعة النعم

[illegible]

سرابيل قمص تقيكم الحر وسرابيل تقيكم بأسكم فإنها الدروع دخلا

[illegible]

بينكم كل شيء لم يصح فهو دخل قال ابن عباس حفدة من ولد الرجل السكر

[illegible]

ما حرم من ثمرتها والرزق الحسن ما أحل الله وقال ابن عيينة عن صدقة

[illegible]

أنكاثا هي خرقاء كانت إذا أبرمت غزلها نقضته وقال ابن مسعود الأمة

[illegible]

معلم الخير والقانت المطيع باب قوله ومنكم من يرد إلى أرذل العمر

[illegible]

حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا هارون بن موسى أبو عبد الله الأعور

[illegible]

عن شعيب عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه

[illegible]

وسلم كان يدعو أعوذ بك من البخل والكسل وأرذل العمر وعذاب القبر

[illegible]

وفتنة الدجال وفتنة المحيا والممات

سورة بني إسرائيل

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

حدثنا آدم حدثنا شعبة عن أبي إسحق قال سمعت عبد الرحمن

[illegible]

ابن يزيد قال سمعت ابن مسعود رضي الله عنه قال في بني إسرائيل والكهف ومريم

[illegible]

إنهن من العتاق الأول وهن من تلادي قال ابن عباس فسينغضون

یہ سورتیں اگلی عمدہ سورتوں میں ہیں اور یہ میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں ابن عباس نے کہا فسینغضون یعنی

يهزون وقال غيره نغضت سنك أي تحركت وقضينا إلى بني إسرائيل

ہلائینگے دوسرے لوگوں نے کہا یہ نغضت سنك سے نکلا ہے یعنی تیرا دانت ہل گیا وقضینا الی بنی اسرائیل

أخبرناهم أنهم سيفسدون والقضاء على وجوه وقضى ربك أمر ربك

یعنی بنی اسرائیل کو خبر کر دی کہ وہ آیندہ فساد کرینگے اور قضا کے کئی معنے آتے ہیں جیسے وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاه میں حکم ہے

ومنه الحكم إن ربك يقضي بينهم ومنه الخلق فقضاهن سبع سموات

اور فیصلہ کرنے کے بھی معنے ہیں جیسے ان ربك یقضی بینهم میں اور پیدا کرنے کے بھی ہیں جیسے فقضاهن سبع سموات

نفيرا من ينفر معه وليتبروا يدمروا ما علوا حصيرا محبسا محصرا حق

میں نفیرا وہ لوگ جو آدمی کے ساتھ لڑنے کے لیے نکلیں ولیتبروا ما علوا یعنی جن شہروں پر غالب ہوں ان کو تباہ کریں

وجب ميسورا لينا خطأ إثما وهو اسم من خطئت والخطأ مفتوح مصدره من

واجب ہوا ثابت ہوا میسورا نرم ملائم خطأ گناہ یہ اسم خطئت سے ہے اور خطا بالفتح مصدر ہے یعنی گناہ کرنا

الإثم خطئت بمعنى أخطأت تخرق تقطع وإذ هم نجوى مصدر من

خطئت بکسر طا اور اخطأت دونوں کا ایک معنے ہے یعنے قصداً یا غلطی سے لن تخرق تو زمین کو طے نہیں کر سکیگا اور نجوی

ناجيت فوصفهم بها والمعنى يتناجون رفاتا حطاما واستفزز استخف

ناجیت سے ان لوگوں کی صفت بیان کی یعنے آپس میں مشورہ کرتے ہیں رفاتا ٹوٹے ریزہ ریزہ واستفزز دیوانہ کر دے گمراہ کر دے

بخيلك الفرسان والرجل الرجالة واحدها راجل مثل صاحب وصحب

بخیلك اپنے سواروں سے رجل پیادے اس کا مفرد راجل ہے جیسے صاحب کی جمع صحب اور

وتاجر وتجر حاصبا الريح العاصف والحاصب أيضا ما ترمي به الريح

تاجر کی جمع تجر حاصبا آندھی حاصب اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا اڑا کر لائے یعنی ریت کنکر وغیرہ

ومنه حصب جهنم يرمى به في جهنم وهو حصبها ويقال حصب في الأرض

اسی سے ہے حصب جهنم یعنے جو جہنم میں ڈالا جائیگا وہی جہنم کا حصب ہے عرب لوگ کہتے ہیں حصب فی الارض زمین

ذهب والحصب مشتق من الحصباء والحجارة تارة مرة وجماعته

میں گھس گیا یہ حصب حصباء سے نکلا ہے حصباء کہتے ہیں پتھروں (سنگریزوں) کو تارة ایک بار اس کی جمع تیرة

تيرة وتارات لأحتنكن لأستأصلنهم يقال احتنك فلان ما عند

اور تارات ہے لاحتنکن انکو تباہ کر دونگا جڑ سے کھود ڈالونگا عرب لوگ کہتے ہیں احتنك فلان ما عند فلان

فلان من علم استقصاه طائره حظه قال ابن عباس كل سلطان في القرآن

یعنے اس کو حقیقی باتیں معلوم نہیں وہ سب معلوم کر لیں کوئی بات باقی نہ رہی طائرہ اسکا نصیبہ ابن عباس نے کہا قرآن میں جہاں جہاں

فهو حجة ولي من الذل لم يحالف احدا حدثنا عبدان حدثنا عبد

اسکا معنے دلیل اور حجت ہے ولی من الذل یعنے اس نے کسی سے اس لیے دوستی نہیں کی ہے کہ وہ اسکو ذلت سے بچا دے ہم سے عبدان نے بیان کیا

الله اخبرنا يونس ح وحدثنا احمد بن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس عن ابن

ابن مبارک نے کہا ہمکو یونس نے خبر دی دوسری سند اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے ابن

شهاب قال ابن المسيب قال ابو هريرة اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم

نے ابن شہاب سے سعید بن مسیب نے کہا ابو ہریرہ رض نے کہا جس رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف

ليلة اسري به بايلياء بقدحين من خمر ولبن فنظر اليهما فاخذ اللبن

لے گئے یعنے شب معراج میں آپکے سامنے دو پیالے لائے گئے ایک شراب کا ایک دودھ کا آپ نے دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا پیالہ لے لیا

قال جبريل الحمد لله الذي هداك للفطرة لو اخذت الخمر غوت امتك

اس وقت حضرت جبریل نے کہا شکر خدا کا اس نے آپ کو فطری سیدھا رستہ یعنے اسلام بتلایا اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی

حدثنا احمد بن صالح حدثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھکو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے

قال ابو سلمة سمعت جابر بن عبد الله رض قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول

ابو سلمہ نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب

لما كذبني قريش قمت في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم

قریش کے کافروں نے مجھکو جھٹلایا تو میں حجر یعنے حطیم میں کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا میں ان

عن آياته وانا انظر اليه زاد يعقوب بن ابراهيم حدثنا ابن اخي ابن

کافروں کو وہاں کی نشانیاں بتلانے لگا میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے نے بیان

شهاب عن عمه لما كذبني قريش حين اسري بي الى بيت المقدس نحوه

کیا انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب مجھکو رات کے وقت بیت المقدس تک لے گئے تو

قاصفا ريح تقصف كل شيء كرمنا واكرمنا واحد ضعف الحياة عذاب

قاصفا وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دے کرمنا اور اکرمنا دونوں کے ایک معنے ہیں ضعف الحیوۃ زندگی کا عذاب وضعف

الحياة وضعف الممات عذاب الممات خلافك وخلفك سواء ونأى

الممات موت کا عذاب خلافک اور خلفک دونوں قراتیں ہیں دونوں کے ایک معنے ہیں یعنے تمہارے بعد نای

فنهس منها نهسة ثم قال انا سيد الناس يوم القيامة وهل تدرون مم

آپ نے دانتوں سے اسکو ایک بار نوچا پھر فرمانے لگے قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہونگا تم جانتے ہو کیا وجہ ایسا ہوگا (قیامت کے دن)

ذلك يجمع الناس الاولين والآخرين في صعيد واحد يسمعهم الداعي

اور تعالیٰ اگلے پچھلے سب کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا وہ میدان ایسا ہموار ہوگا پکارنے والا اپنی آواز انکو سنا سکیگا

وينفذهم البصر وتدنو الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا يطيقون

اور دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکیگا اور سورج نزدیک آجائیگا لوگوں کو اتنا غم ہوگا ایسی تکلیف ہوگی جس کا تحمل نہ کر سکینگے

ولا يحتملون فيقول الناس الا ترون ما قد بلغكم الا تنظرون من يشفع

(گھبرا) ہوکر آپس میں کہینگے دیکھا ہمارا کیا حال ہوگیا ہے کیسا سخت وقت ہے اب چلو کسی ایسے شخص کو ڈھونڈ ہو جو پروردگار

لكم الى ربكم فيقول بعض الناس لبعض عليكم بآدم فيأتون آدم عليه السلام

پاس تمہاری کچھ سفارش کرے پھر صلاح کرکے کہینگے حضرت آدم کے پاس چلو پھر ان کے پاس جائینگے ان سے

فيقولون له انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر

کہینگے آپ سب آدمیوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے مبارک ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو

الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه الا ترى

حکم دیا آپ کو سجدہ کریں اب آپ پروردگار سے ہماری سفارش کیجیے آپ دیکھتے ہیں ہم کس تکلیف میں ہیں ہمارا حال کس حد تک پہنچا ہے

الى ما قد بلغنا فيقول آدم ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله

(سر سے پاؤں تک پسینے میں غرق پیاسے ہو رہے) حضرت آدم کہینگے (بیشک) آج پروردگار ایسے جلال میں ہے (غصے میں) اتنے جلال میں کبھی نہ تھا نہ کبھی

مثله ولن يغضب بعده مثله وانه نهاني عن الشجرة فعصيته نفسي نفسي

ہوگا اور (مجھ سے ایک خطا ہو چکی ہے) اس نے (گیہوں کا) درخت کھانے سے مجھکو منع کیا تھا لیکن میں نے کھا لیا بیٹا نفسی نفسی

نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى نوح فيأتون نوحا فيقولون يا نوح انك

(مجھے اپنی فکر پڑی ہے) تم اور کسی پاس جاؤ نوح پیغمبر کے پاس جاؤ یہ سنکر وہ سب لوگ حضرت نوح کے پاس جائینگے ان سے کہینگے اے نوح تم پہلے

انت اول الرسل الى اهل الارض وقد سماك الله عبدا شكورا اشفع لنا

پیغمبر ہو جو زمین والوں کی طرف بھیجے گئے اور اللہ نے تمکو (سورہ بنی اسرائیل میں) اپنا شکرگذار بندہ فرمایا (انه كان عبدا شكورا)

الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه فيقول ان ربي عز وجل قد غضب اليوم

اب تم پروردگار پاس کچھ ہماری سفارش کرو ہمارا حال نہیں دیکھتے کس تکلیف میں مبتلا ہیں وہ کہینگے میرا پروردگار جل جلالہ آج ایسے غصے میں

غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد كانت لي

ہے کہ ویسا غصے کبھی نہیں ہوا نہ ہوگا اور مجھ سے دنیا میں ایک خطا ہو گئی تھی (میں نے اپنی قوم

دعوة دعوتها على قومي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى

ڈالون یہ بددعا کی روہ سب ہلاک ہوگئے حالانکہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ دینا بہتر تھا بھائیو نفسی نفسی کا وقت ہے اور کہیں جاؤ ابراہیم پیغمبر پاس جاؤ یہ سنکر

ابراهيم فيأتون ابراهيم فيقولون يا ابراهيم انت نبي الله وخليله من اهل

وہ سب لوگ حضرت ابراہیم پیغمبر پاس آئینگے ان سے کہینگے ابراہیم تم اللہ کے نبی اور ساری زمین والوں میں سے اسکے خلیل یعنی دوست ہو

الارض اشفع لنا الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه فيقول لهم ان ربي قد

پروردگار پاس کچھ ہماری سفارش کرو دیکھتے نہیں ہمارا حال کیسا خراب ہو رہا ہے وہ کہینگے میرا پروردگار آج ایسے طرح غصے میں

غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله واني

ایسا غصے کبھی نہیں ہوا تھا نہ ہوگا اور میں نے (دنیا میں) ایک خطا کی تھی تین

قد كنت كذبت ثلث كذبات وذكرهن ابو حيان في الحديث نفسي

جھوٹ بولے تھے ابوحیان راوی نے اس حدیث میں ان تینوں جھوٹ باتوں کو بیان کیا ہے

نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى موسى فيأتون موسى فيقولون

بھائیو نفسی نفسی پڑی ہے کہیں اور جاؤ اچھا موسیٰ پیغمبر پاس جاؤ یہ سنکر وہ سب لوگ حضرت موسیٰ پاس آئینگے ان سے عرض کرینگے

يا موسى انت رسول الله فضلك الله برسالته وبكلامه على الناس اشفع

موسیٰ تم اللہ کے پیغمبر ہو اللہ نے تم سے باتیں کرکے اور تمکو خاص پیغمبر بنا کر اور لوگوں پر بزرگی دی بھلا کچھ ہماری

لنا الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه فيقول ان ربي قد غضب اليوم

سفارش تو اپنے پروردگار کے حضور میں کرو دیکھو تو ہماری کیا کیفیت ہو رہی ہے (کیسی آفت میں گرفتار ہیں) موسیٰ کہینگے آج تو میرا مالک بہت

غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله واني قد قتلت نفسا

غصے ہے اتنا غصے کبھی نہیں ہوا تھا نہ آیندہ ہوگا اور میں نے (دنیا میں ایک خطا کی تھی) ایک شخص کا خون مجھ سے ہوگیا جس کو

لم اؤمر بقتلها نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى عيسى فيأتون

مارڈالنے کا حکم نہیں تھا بھائیو نفسی نفسی پڑی ہے اور کہیں جاؤ اچھا عیسیٰ پیغمبر پاس تو جاؤ اب سب جمع ہو کر حضرت عیسیٰ پاس

عيسى فيقولون يا عيسى انت رسول الله وكلمته القاها الى مريم وروح

آئینگے اور کہینگے آپ اللہ کے رسول اور اسکی بات ہیں جو اللہ نے مریم میں ڈالدی تھی اور اللہ کی روح

منه وكلمت الناس في المهد صبيا اشفع لنا الا ترى الى ما نحن فيه فيقول

ہیں اور آپ نے گود میں رہ کر بچپنے میں لوگوں سے باتیں کیں تھیں کچھ ہماری سفارش کرو (اس آفت سے چھڑاؤ) دیکھو ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں

عيسى ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب

حضرت عیسیٰ کہینگے بھائی آج تو عجب حال ہے پروردگار ایسے غصے ہے ویسا غصے کبھی نہیں ہوا تھا نہ آیندہ ہوگا (راوی نے حضرت عیسیٰ کا کوئی گناہ

بعدہ مثلہ ولم یذکر ذنبا نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی

نہیں بیان کیا ایک مجھے تو نفسی نفسی (اپنی ہی فکر) پڑی ہے اور کہیں جاؤ اچھا حضرت محمد

محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیأتون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون یا محمد

صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ یہ سنکر سب اگلے اور پچھلے میرے پاس آئینگے اور کہینگے محمد آپ

انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء وقد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک و

اللہ کے پیغمبر اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ تعالی نے (اپنے فضل سے) آپ کی اگلی پچھلی سب خطائیں (لغزشیں)

ما تأخر اشفع لنا الی ربک الا تری الی ما نحن فیہ فانطلق فاتی تحت العرش

معاف کر دی ہیں اب ذرا ہماری کچھ سفارش کیجیے (رحم فرما کر جلد فیصلہ کر دے) نہیں آپ دیکھتے ہیں ہمارا کیا حال ہو رہا ہے یہ سن کر میں

فاقع ساجدا لربی عز وجل ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ

اپنے پروردگار کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا پروردگار اپنی تعریف اور خوبی کی وہ وہ باتیں میرے دل میں ڈالدیگا (میری زبان پر کھولدیگا)

شیئا لم یفتحہ علی احد قبلی ثم یقال یا محمد ارفع رأسک سل تعطہ واشفع

جو کسی کو مجھ سے پہلے نہیں بتلائیں پھر ارشاد ہوگا محمد سر اٹھا مانگ جو مانگتا ہے وہ ملیگا جس کی سفارش کریگا ہم سنینگے

تشفع فارفع رأسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب فیقال یا محمد ادخل

میں سر اٹھا کر عرض کرونگا پروردگار میری امت پر رحم فرما پروردگار میری امت پر رحم فرما ارشاد ہوگا اپنی امت میں سے ان (ستر ہزار آدمیوں)

من امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وھم شرکاء

کو جنکا حساب کتاب نہیں ہوگا بہشت کے داہنے دروازے سے بہشت میں لے جا اور یہ لوگ باقی دروازوں میں بھی اور

الناس فیما سوی ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین

لوگوں کی طرح جا سکتے ہیں پھر آنحضرت نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بہشت کے پھاٹک کے دونوں

المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وحمیر او کما بین مکۃ وبصری

پٹوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے مکہ اور حمیر (یعنی صنعا میں جو یمن کا پایۂ تخت ہے) یا جیسے مکہ اور بصری میں (شام کے ملک میں ہے)

باب قولہ وآتینا داود زبورا حدثنی اسحق بن نصر حدثنا عبد

باب قولہ وآتینا داود زبورا کی تفسیر ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے

الرزاق عن معمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قال خفف علی داود القراءۃ فکان یأمر بدابتہ لتسرج فکان یقرأ قبل ان

داود پیغمبر پر (توراۃ یا زبور کا) پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا وہ اپنے جانور پر زین کسنے کا حکم دیتے پھر زین کسے جانے سے پہلے ہی

بُفرغ يعني القرآن بَابُ قوله قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ

پڑھ چکتے ہیے اس کی کتاب قو باب قل ادعوا الذين زعمتم من دونه فلا يملكون

كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

كشف الضر عنكم ولا تحويلا کی تفسير مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم کو

سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

سفیان نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو معمر (عبداللہ بن سخبرہ) سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود

قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ

کچھ آدمی جنوں کی پرستش کیا کرتے تھے پھر ایسا ہوا وہ جن مسلمان ہو گئے اور یہ مشرک (کم بخت)

هَؤُلَاءِ بِدِينِهِمْ زَادَ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ

انہی کی پرستش کرتے رہے حد تک برقائم رہے عبیداللہ اشجعی نے اس حدیث کو سفیان ثوری سے روایت کیا انہوں نے اعمش سے اس میں اتنا

بَابُ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ الْآيَةَ حَدَّثَنَا

باب اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة الاية کی تفسیر ہم سے

بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہمکو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے

أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى

ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے اس آیت کی اولئك الذين يدعون يبتغون الى

رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْجِنِّ يُعْبَدُونَ فَأَسْلَمُوا بَابُ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا

ربهم الوسيلة کی تفسیر میں کہا کچھ جن ایسے تھے جن کی آدمی پرستش کیا کرتے تھے پھر وہ جن مسلمان ہو گئے باب وما جعلنا

الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

الرؤيا التي اريناك الا فتنة للناس کی تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا اس آیت وما جعلنا الرؤيا

إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

التي اريناك الا فتنة للناس میں رؤیا سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے (بیداری میں نہ خواب) یعنے وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں

سَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ

دکھایا گیا اور شجرہ ملعونہ سے تھوہر کا درخت مراد ہے باب ان

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلٰوةُ الْفَجْرِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ
قرآن الفجر کان مشہودا کی تفسیر مجاہد نے کہا قرآن الفجر سے صبح کی نماز مراد ہے باب مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ
کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن مسیب
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمِيْعِ عَلٰى
سے ان دونوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے پر پچیس ۲۵
صَلٰوةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً وَّتَجْتَمِعُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ
درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور رات دن کے فرشتے صبح کی نماز میں اکٹھا ہوجاتے ہیں
فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ
ابوہریرہ رض یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو وقرآن الفجر ان قرآن الفجر
كَانَ مَشْهُوْدًا بَابُ قَوْلِهٖ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا حَدَّثَنِيْ
کان مشہودا باب عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کی تفسیر مجھ سے
اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اٰدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ
اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے آدم بن علی سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن
يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًا كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ
عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے قیامت کے دن لوگوں کے گروہ گروہ ہوجاینگے اور ہر گروہ اپنے پیغمبر کے پیچھے لگیگا کہیگا
يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ
صاحب جلدی کچھ سفارش کرو اخیر میں سفارش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر آ ٹھیرے گی (دوسرے پیغمبر جواب دیدینگے) یہی
يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ
وہ دن ہے جس دن اللہ تعالی آنحضرت کو مقام محمود پر اٹھائیگا ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے
اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ
انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ
وسلم نے فرمایا جو کوئی اذان سنکر یہ دعا پڑھے اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ
التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
والصلوۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما

[حاشیہ]
بقایا حاشیہ صفحہ ۴۷ ... صحیح کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج حالت بیداری میں ہوا ... معراج قرآن شریف کی آیت سے بیت المقدس تک ... اور وہاں سے آسمانوں تک صحیح حدیث سے ... دونوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے ...

مَحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

محموداً الذی وعدتہ قیامت کے دن اُسکو میری شفاعت ہو جاوے گی اس حدیث کو حمزہ بن عبداللہ نے

عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِهٖ وَقُلْ جَاۤءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

بھی اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کیا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باب وقل جاء الحق وزھق الباطل

اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا یَزْهَقُ یَهْلِكُ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ

ان الباطل کان زھوقا کی تفسیر زھق کا معنے ہلاک ہوا ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ

انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَیْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ یَطْعُنُهَا

اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے (جب مکہ فتح ہوا) اُس وقت کعبے کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے آپ ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ایک

بِعُوْدٍ فِیْ یَدِهٖ وَیَقُوْلُ جَاۤءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَاۤءَ الْحَقُّ

ایک بت کو ٹہوکا دیتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا جاء الحق

وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ بَابُ قَوْلِهٖ وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ حَدَّثَنَا عُمَرُ

وما یبدیٔ الباطل وما یعید باب ویسئلونک عن الروح کی تفسیر ہم سے عمر بن

بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرٰهِیْمُ عَنْ

حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے

عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ بَیْنَا اَنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ

علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا

وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰی عَسِیْبٍ اِذْ مَرَّ الْیَهُوْدُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ

آپ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیکا دیے ہوئے تھے اتنے میں کچھ یہودی سامنے سے گزرے وہ آپس میں کہنے لگے ان سے (یعنی پیغمبر صاحب سے) پوچھو

فَقَالَ مَا رَاْبُكُمْ اِلَیْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا یَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَیْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالُوْا

انہوں نے کہا کیوں ایسی کیا ضرورت ہے بعضوں نے کہا ایسا نہ ہو وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تم کو ناگوار گزرے خیر پھر یہ بحث ہو کر کہنے

سَلُوْهُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَمْسَكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِمْ شَیْئًا

لگے اچھا پوچھو تو اور انہوں نے پوچھا روح کیا چیز ہے آپ خاموش ہو رہے (تھوڑی دیر تک) اُن کو کچھ جواب نہ دیا

فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ یُوْحٰی اِلَیْهِ فَقُمْتُ مَقَامِیْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْیُ قَالَ وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ

میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آنے لگی اور اپنی جگہ کھڑا رہ گیا جب وحی اُتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی ویسئلونک عن

الروح قل الروح من امر ربي وما اوتيتم من العلم الا قليلا باب ولا

الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا باب ولا

تجهر بصلاتك ولا تخافت بها حدثنا يعقوب بن ابراهيم حدثنا هشيم

تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا کی تفسیر ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن بشیر

حدثنا ابو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض في قوله تعالى ولا تجهر

نے کہا ہم سے ابو بشر نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا یہ آیت ولا تجہر بصلاتک

بصلاتك ولا تخافت بها قال نزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف

ولا تخافت بہا اس وقت اتری جب آپ مکہ میں کافروں کے ڈر سے چھپے رہتے

بمكة كان اذا صلى باصحابه رفع صوته بالقران فاذا سمع المشركون سبوا

آپ جب اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے مشرک جب قرآن سنتے تو خود قرآن کو

القران ومن انزله ومن جاء به فقال الله تعالى لنبيه صلى الله عليه وسلم

اور قرآن اتارنے والے کو اور جو قرآن لے کر آیا یعنی جبرئیل یا پیغمبر صاحب کو سب کو برا کہتے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم

ولا تجهر بصلاتك اي بقراءتك فيسمع المشركون فيسبوا القران ولا تخافت

دیا اپنی نماز یعنی قرات خوب جہر کے ساتھ نہ کر کہ مشرکین سنیں اور قرآن کو برا کہیں اور نہ اتنا آہستہ

بها عن اصحابك فلا تسمعهم وابتغ بين ذلك سبيلا حدثني طلق بن

پڑھ کہ تیرے اصحاب بھی نہ سنیں بلکہ بیچ بیچ میں پڑھا کر مجھ سے طلق بن غنام

غنام حدثنا زائدة عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت

نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یہ

انزل ذلك في الدعاء

آیت ولا تجہر بصلوتک دعا کے باب میں اتری ہے

سورة الكهف

سورۂ کہف کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وقال مجاهد تقرضهم تتركهم وكان له ثمر ذهب وفضة وقال غيره جماعة

مجاہد نے کہا تقرضہم کا معنے انکو چھوڑ دیتا تھا کترا جاتا تھا وکان لہ ثمر میں ثمر سے مراد سونا روپا ہے دوسروں نے کہا ثمر

الرُّقُمُ بَاخِعٌ مُهْلِكٌ أَسَفًا نَدَمًا الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ

(یعنی پہاڑ کی کھوہ) ف باخع کا معنے ہلاک کرنے والا اسفا ندامت اور رنج سے کہف پہاڑ کا کھوہ یا غار الرقیم کہا ہوا بمعنے مرقوم

مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا شَطَطًا

مفعول کا صیغہ ہے رقم سے ف۲ ربطنا علی قلوبہم یعنے اُن کے دلوں میں صبر ڈال دیئے سو ... لولا ان ربطنا علی قلبہا

إِفْرَاطًا مِرْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ ارْتَفَقْتَ بِهِ تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ الزَّوْرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمْيَلُ

حد سے بڑھ جانا مرفق جس چیز پر تکیہ لگائے تزاور زور سے نکلا ہے یعنے جھک جاتا ہے ... ازور بہت جھکنے والا

فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ مِثْلُ زَكْوَةٍ وَزَكَاءٍ الْوَصِيدُ الْفِنَاءُ جَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَ

فجوہ کشادہ جگہ اسکی جمع فجوات اور فجا ہے جیسے زکوۃ کی جمع زکا ہے وصید آنگن اسکی جمع وصائد اور وصد ہے بعضوں

يُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ

نے کہا وصید دروازہ مؤصدۃ بند کی ہوئی عرب لوگ کہتے ہیں آصد الباب اور اوصد الباب یعنی دروازہ بند کر دیا ف۳

أَحْيَيْنَاهُمْ أَزْكَى أَكْثَرُ وَيُقَالُ أَحَلُّ وَيُقَالُ أَكْثَرُ رَيْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُكُلَهَا وَلَمْ

بعثناہم یعنے انکو زندہ کیا ازکی طعاما یعنے جو بستی کی اکثر خوراک ہو یا جو کہا نا خوب حلال کا ہو یا جو خوب بڑھ کر تیار ہوا اکلہا میوہ اپنا ابن

تَظْلِمْ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّقِيمُ اللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ كَتَبَ

سو کچھ کم نہیں ہوا اور سعید بن جبیر نے ابن عباس رض سے نقل کیا رقیم ایک تختی ہے سیسہ کی اُس پر اُس وقت کے حاکم

عَامِلُهُمْ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا وَقَالَ

نے اصحاب کہف کے نام لکھ کر اپنے خزانہ میں ڈالدی تھی ف۴ فضرب اللہ علی آذانہم اللہ نے اُن کے کان بند کر دیئے (کانوں پر پردہ

غَيْرُهُ وَأَلَتْ تَئِلُ تَنْجُو وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْئِلًا مَحْرِزًا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا لَا

کے سوا اور لوگوں نے کہا موئلا وآل یئل سے نکلا ہے یعنے نجات پائے اور مجاہد نے کہا موئل محفوظ مقام لا یستطیعون سمعا عقل نہیں

يَعْقِلُونَ بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ

رکھتے ف۵ باب وکان الانسان اکثر شیء جدلا کی تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے

اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب

قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سے کہا مجھکو امام زین العابدین علی بن حسین نے خبر دی انکو انکے والد امام حسین رض نے انہوں نے حضرت علی رض سے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ قَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ رَجْمًا

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُن کے اور حضرت فاطمہ رض کے پاس تشریف لائے فرمایا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے (آخیر حدیث تک)

بالغیب لم یستبن فرطا ندما سرادقها مثل السرادق والحجرة التی تطیف

بالغیب یعنی نہ سنا گیا کچھ علم نہیں فرطا ندامت شرمندگی سرادقھا یعنی قناتوں کی طرح سب طرف سے اُن کو آگ گھیرے گی جیسے کوٹھڑی

بالفساطیط یحاورہ من المحاورۃ لکنا هو الله ربی ای لکن انا هو الله ربی

کو سب طرف سے خیمے گھیر لیتے ہیں یحاورہ محاورہ سے نکلا ہے (یعنے گفتگو کرنا تکرار کرنا) لکنا هو الله ربی اصل میں لکن انا هو الله ربی تھا

ثم حذف الالف وادغم احدی النونین فی الاخری زلقا لا یثبت فیه

الف ہمزہ حذف کرکے نون کو نون میں ادغام کردیا لکنا ہو گیا خلالهما نہر یعنے بیچ میں اُن کے نہر زلقا چکنا صاف جس پر پاؤں پھسلا جمے

قدم هنالك الولایة مصدر الولی عقبا عاقبة وعقبی وعقبة واحد

نہیں هنالك الولایة ولایة ولی کا مصدر ہے عقبا عاقبت اسیطرح عقبی اور عقبہ سب کا ایک معنی ہے

وهی الاخرة قبلا وقبلا وقبلا استئنافا لیدحضوا لیزیلوا الدحض الزلق

یعنے آخرت قبلا اور قبلا اور قبلا (تینوں طرح پڑھا ہے) یعنے سامنے آنا لیدحضوا دحض سے نکلا ہے یعنی پھسلانا مطلب یہ ہے کہ حق

باب قوله واذ قال موسی لفتٰه لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا

باب واذ قال موسی لفتاه لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا کی تفسیر حقبا کا معنے

زمانا وجمعه احقاب حدثنا الحمیدی حدثنا سفیٰن حدثنا عمرو بن

زمانہ اسکی جمع احقاب بعضوں نے کہا حقب اسی سال یا ستر سال کا ہوتا ہے ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا

دینار قال اخبرنی سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ان نوفا البکالی یزعم

کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی کہا میں نے ابن عباس سے کہا نوف بکالی (جو کعب احبار کا ربیب تھا) کہتا ہے جو موسےٰ

ان موسی صاحب الخضر لیس هو موسی صاحب بنی اسرائیل فقال ابن عباس

خضر سے ملے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسےٰ نہ تھے (بلکہ دوسرے شخص تھے موسیٰ بن میشا بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب) انہوں نے کہا

کذب عدو الله حدثنی ابی بن کعب انه سمع رسول الله صلی الله علیه و

جھوٹا ہے اللہ کا دشمن مجھ سے خود ابی بن کعب (صحابی) نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

سلم یقول ان موسی قام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم

موسےٰ نے بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطبہ سنایا کسی نے اُن سے پوچھا اب لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے انہوں

فقال انا فعتب الله علیه اذ لم یرد العلم الیه فاوحی الله الیه ان لی عبدا بمجمع

نے کہا میں (ایسا کہنے پر اللہ نے اُن پر عتاب فرمایا اُن کو چاہیے تھا اللہ بہتر جانتا ہے یوں کہنا اللہ جانتا ہے) تب اللہ تعالیٰ نے اُن پر وحی بھیجی کہ

البحرین هو اعلم منك قال موسی یا رب فکیف لی به قال تاخذ معك

جہاں دو دریا (فارس اور روم کے) ملے ہیں وہاں میرا ایک بندہ (خضر) ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا پروردگار میں اُس تک

حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي

میں ایک مچھلی رکھ لے پھر یہ مچھلی جہاں پر گم ہو جائے (زندہ ہو کر دریا میں آ جائے) وہیں وہ بندہ ملیگا حضرت موسیٰ نے یہ سن کر ایک مچھلی لی وہ

مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا

ٹوکری میں رکھی اور خضر کی تلاش میں روانہ ہوئے ان کے ساتھ ان کے خادم حضرت یوشع بن نون بھی تھے جب صخرہ (پتھر) کے پاس پہنچے

رُءُوسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ

اپنے سروں پر تکیہ کر کے سو گئے ادھر مچھلی زنبیل میں تڑپی اور باہر نکل کر دریا میں جا گری اس نے

فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ

دریا کا رستہ لیا جہاں یہ مچھلی گئی وہاں اللہ تعالیٰ نے پانی کی روانی روک دی پانی ایک طاق کی طرح اس پر بن گیا

مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ

یہ حال یوشع اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جب موسیٰ جاگے تو یوشع مچھلی کا قصہ ان سے کہنا بھول گئے اور موسیٰ اور یوشع باقی رات دن

يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ

اور چلتے رہے دوسرے دن حضرت موسیٰ نے یوشع سے کہا (ارے) ذرا ناشتا تو نکالو

لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي

ہم تو اس سفر سے بالکل تھک گئے آنحضرت صلعم نے فرمایا موسیٰ کو تھکن اسی وقت سے شروع ہوئی جب وہ اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک

أَمَرَ اللَّهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا

جانیکا اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا تھا خیر یوشع نے اس وقت کہا اجی میاں ہم نے جب (کل) پتھر کے پاس دم لیا تھا تو وہاں مچھلی کا عجب قصہ گذرا تھا

أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ

اور شیطان ہی نے مجھ کو یہ قصہ کہنا بھلا دیا آنحضرت صلعم نے فرمایا مچھلی نے تو دریا میں اپنا رستہ لیا اور موسیٰ اور یوشع کو مچھلی کا نشان جو پانی میں

لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسَى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى

اب تک موجود تھا دیکھ کر تعجب ہوا موسیٰ نے کہا ارے یاری تو ہمارا مطلب تھا ہم ناحق آگے بڑھ آئے (خیر اب دونوں اپنے

آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ

پاؤں کے نشانوں پر لوٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے جاتے چلتے جاتے یہاں تک کہ پھر اسی پتھر پاس پہنچے وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑا

مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا

اوڑھے لیٹے بیٹھا ہے موسیٰ نے اس کو سلام کیا وہ کہنے لگا (تم کون ہو) تمہارے ملک میں سلام کی رسم کہاں سے آئی موسیٰ نے کہا میں موسیٰ

مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا

ہوں اس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ انہوں نے کہا ہاں میں تمہارے پاس اس غرض سے آیا ہوں کہ تم کو جو ہدایت کی باتیں اللہ تعالیٰ نے

قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ

انہوں نے کہا تم سے بے بتلائے باتیں دیکھکر صبر کیسے ہو سکیگا ف۱ سنو موسیٰ بات یہ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھکو ایک قسم کا علم دیا ہے جس کو تم پوری طرح

أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى سَتَجِدُنِي إِنْ

نہیں جانتے اور تم کو ایک قسم کا علم دیا ہے جس کو میں پوری [طرح] نہیں جانتا ف۲ موسیٰ نے کہا نہیں میں ان شاء اللہ صبر

شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي

کرونگا اور کسی بات میں تم سے اختلاف نہیں کرینگا خضر نے کہا اچھا تو اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کسی بات پر میرے کوئی اعتراض

عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ

نہ کرنا جب تک میں خود اس کی حقیقت تم سے بیان نہ کروں (حضرت موسیٰ نے یہ منظور کیا) اور دونوں سمندر کے کنارے کنارے روانہ

سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي

ہوئے اتنے میں ایک کشتی دکھلائی دی کشتی والوں نے خضر کو پہچان کر بے نول (بے کرایہ) انکو بٹھا لیا (انکے کہنے سے موسیٰ اور یوشع کو بھی سوار کر لیا) جب

السَّفِينَةِ لَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ

سب کشتی پر چڑھ گئے تو تھوڑی ہی دیر گذری تھی خضر نے کیا کیا بسولے سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا (اس کو عیب دار کر دیا) حضرت

فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ

موسیٰ سے صبر نہ ہو سکا کہنے لگے ان کشتی والوں نے تو ہم پر احسان کیا بے نول ہمکو بٹھا لیا اور تو نے (احسان کا بدلہ) یہ کیا انکی کشتی خراب

أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي

کر دی تو نے انکو ڈبانا چاہا واہ واہ یہ تو تو نے عجیب کام کیا خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہو سکیگا حضرت موسیٰ نے

بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہا معاف کرو میں بھول گیا ایسی سختی ہی مجھ پر نہ کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ

یہ اعتراض تو موسیٰ نے بیشک بھولے سے کیا تھا (انکو اپنی شرط کا خیال نہ رہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چڑیا آئی اُس نے جہاز کے

السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ

کنارے بیٹھکر سمندر میں چونچ ماری خضر نے کہا موسیٰ سے میرے اور تمہارے علم کی اللہ کے علم کے سامنے یہی مثال ہے اس چڑیا نے

مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا

اپنی چونچ میں سمندر کا کتنا پانی لیا اتنا ہی ہم تم دونوں نے اللہ کے دریائے علم میں سے لیا ہے خیر پھر وہ جہاز سے نکلے اور سمندر کے

يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ

کنارے کنارے روانہ ہوئے رستہ میں خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا ف۳ خضر نے کیا کیا اس کا

رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ

سر پکڑ کر گردن سے اکھیڑ کر اس کو مار ڈالا حضرت موسیٰ سے رہا نہ گیا کہنے لگے (ارے بھائی) یہ تو نے کیا کیا ایک ناحق خون کا مرتکب ہوا

نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ

یہ تو بڑی خراب بات تو نے کی خضر نے کہا میں نے نہیں کہا تھا تم سے مجھ سے صبر نہیں ہو سکنے کا سفیان ابن عیینہ نے کہا

وَهَذَا أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ

یہ کام تو پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا ف۱ موسیٰ نے کہا خیر جو ہوا سو ہوا اب اگر میں تجھ سے کوئی عذر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا

مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا

بیشک تیرا عذر معقول ہے خیر پھر دونوں چلتے چلتے ایک بستی ف۲ میں پہونچے وہاں کے لوگوں سے کھانے کا سوال کیا انہوں نے کھانا نہیں

أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَامَ الْخَضِرُ

کھلایا (ضیافت سے انکار کیا) اتفاق سے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی خضر نے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا یہ ان کی

فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا

کرامت تھی) موسیٰ کہنے لگے (واہ واہ) ان لوگوں کے پاس ہم آئے (مسافر تھے) انہوں نے ہمکو کھانا تک نہیں کھلایا ضیافت نہیں کی

قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا

خضر نے کہا بس جدائی کی گھڑی آن پہونچی اخیر قصے ذلک تاویل ما لم تسطع علیہ صبرا تک

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمکو تو آرزو رہ گئی کاش موسیٰ اور صبر کیے رہتے (خاموش رہتے) تو اللہ تعالیٰ دونوں

اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ

کے اور زیادہ حالات (عجائبات) ہم سے بیان کرتا سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس اس طرح یوں پڑھتے وکان امامھم

مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ

ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا ف۳ اور یوں پڑھتے واما الغلام فکان کافرا وکان ابواہ

مُؤْمِنَيْنِ بَابُ قَوْلِهِ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ

مومنین ف۴ باب فلما بلغا مجمع بینہما نسیا حوتہما فاتخذ سبیلہ فی البحر

سَرَبًا مَذْهَبًا يَسْرُبُ يَسْلُكُ وَمِنْهُ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

سربا کی تفسیر سرب (بفتحتین) رستہ یعنی مذہب طریق اسی سے ہے سارب بالنہار یعنی دن کو رستہ چلنے والا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ

مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى

نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو یعلیٰ بن مسلم نے خبر دی

ف۱ پہلا تو مال کا نقصان تھا یہ جان کا نقصان ہے ف۲ انطاکیہ یا ایلہ یا برقہ یا ناصرہ یا ایلہ ف۳ ان کی قراءت میں ... ف۴ مشہور قراءت میں صالحۃ کا لفظ نہیں ہے ف۵ مشہور قراءت یوں ہے واما الغلام فکان ابواہ مومنین ۱۲ منہ

ابن مسلم وعمرو بن دینار عن سعید بن جبیر یزید احدھما علی صاحبہ و

اور عمرو بن دینار نے اِن دونوں نے سعید بن جبیر سے ایک دوسرے پر کچھ زیادہ کرتے ہیں ابن جریج نے

غیرھما قد سمعتہ یحدثہ عن سعید قال انا لعند ابن عباس فی بیتہ اذ قال

ما سِوے دونوں کے اسی اسناد سے سعید ابن جبیر سے نقل کرتے تھے انہوں نے کہا ہم ابن عباس رض کے پاس اُنکے گھر میں بیٹھے تھے اتنے میں

سلونی قلت ای ابا عباس جعلنی اللہ فداءک بالکوفۃ رجل قاص یقال

انہوں نے کہا مجھ سے دین کی باتیں جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو میں نے کہا ابو عباس میں تم پر صدقے کوفہ میں ایک واعظ ہے جس کو نوف بکالی

لہ نوف یزعم انہ لیس بموسی بنی اسرائیل اما عمرو فقال لی قال قد کذب

کہتے ہیں وہ کہتا ہے جو موسیٰ خضر کے ساتھ تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ (مشہور پیغمبر) نہ تھے ابن جریج نے کہا عمرو بن دینار نے یوں روایت

عدو اللہ واما یعلی فقال لی قال ابن عباس حدثنی ابی بن کعب قال قال

اللہ کا دشمن۔ اور یعلیٰ نے یوں کہا ابن عباس رض نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا آنحضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موسی رسول اللہ علیہ السلام قال ذکر الناس یوما

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ جو اللہ کے پیغمبر تھے انہوں نے ایک دن وعظ کہی

حتی اذا فاضت العیون ورقت القلوب ولی فادرکہ رجل فقال ای

جب لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور دل نگھیل گئے تو حضرت موسیٰ پیٹھ موڑ کر چلے (وعظ ختم کی) ایک شخص (نام نامعلوم) اُن سے جا کر

رسول اللہ ھل فی الارض احد اعلم منک قال لا فعتب علیہ اذ لم یرد العلم

اللہ کے پیغمبر یہ تو بتلاؤ ساری زمین میں تم سے زیادہ علم والا بھی کوئی ہے انہوں نے کہا نہیں اللہ تعالیٰ اس بات پر حضرت موسیٰ پر عتاب کیا انہوں

الی اللہ قیل بلی قال ای رب فاین قال بمجمع البحرین قال ای رب اجعل

چاہیے تھا یوں کہنا اللہ جانتا ہے (مجھے کیا معلوم) تب حضرت موسیٰ سے کہا تم سے بڑھ کر ایک عالم موجود ہے حضرت موسیٰ نے پوچھا کہاں ارشاد ہوا

لی علما اعلم ذلک بہ فقال لی عمرو قال حیث یفارقک الحوت وقال

کوئی نشانی ایسی بتلا جس سے میں اُس شخص تک پہنچ جاؤں ابن جریج کہتے ہیں اب عمرو بن دینار نے یوں روایت کی ارشاد ہوا جہاں پر مچھلی تیری

لی یعلی قال خذ نونا میتا حیث ینفخ فیہ الروح فاخذ حوتا فجعلہ فی

اور یعلیٰ نے یوں روایت کی ارشاد ہوا ایک مردہ مچھلی اپنے ساتھ رکھ لے جہاں پر اُس میں جان پڑ جائے ف۱ آخر حضرت موسیٰ نے ایک مچھلی ف۲ ٹوکری میں

مکتل فقال لفتاہ لا اکلفک الا ان تخبرنی بحیث یفارقک الحوت قال ما

رکھی اور اپنے خادم یوشع سے کہا میں تجھ کو اتنی تکلیف دیتا ہوں ف۳ جہاں یہ مچھلی (زنبیل سے) نکل کر چل دے وہیں مجھکو خبر کر دینا خادم نے کہا یہ کونسی

کلفت کثیرا فذلک قولہ جل ذکرہ واذ قال موسی لفتاہ یوشع بن نون

بڑی تکلیف ہے میں ضرور خبر کر دونگا) اللہ تعالیٰ کے اس قول واذ قال موسیٰ لفتاہ سے یہی مراد ہے فتا سے یوشع بن نون مراد ہیں

لَيْسَ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ إِذْ تَضَرَّبَ

سعید بن جبیر نے (اپنی روایت میں) یوشع کا نام نہیں لیا خیر حضرت موسیٰ ایک پتھر کے سائے سیلی جگہ میں بیٹھے تھے سو گئے تھے اتنے میں مچھلی تلملا

الْحُوتُ وَمُوسَى نَائِمٌ فَقَالَ فَتَاهُ لَا أُوقِظُهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ

میں تڑپی (تڑپ کر دریا میں جا رہی) خادم نے (اپنے دل میں) کہا موسیٰ کو جگانے سے کیا فائدہ جب بیدار ہونگے تو کہہ دونگا جب وہ بیدار ہوئے تو

وَتَضَرَّبَ الْحُوتُ حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرَ فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْبَحْرِ حَتَّى كَأَنَّ أَثَرَهُ

مچھلی تو تڑپ کر دریا میں چلدی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے دریا کی روانی اس پر سے روک دی ف ۱ اور مچھلی کا نشان پتھر پر (جس) سے

فِي حَجَرٍ قَالَ لِي عَمْرٌو هَكَذَا كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ وَحَلَّقَ بَيْنَ إِبْهَامَيْهِ وَاللَّتَيْنِ

ظاہر تھی) بن گیا ابن جریج کہتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے یوں ہی روایت کی اسکا نشان پتھر پر بن گیا اور دونوں انگوٹھوں اور کلمہ کی انگلیوں

تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللَّهُ عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ

کو ملا کر ایک حلقہ کی طرح اس کو بتلایا ف ۲ ہم تو بھائی اس سفر سے تھک گئے تب خادم نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تھکن دور کر دی ف ۳ ابن

عَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَلَى طِنْفِسَةٍ

جریج نے کہا یہ فقرہ (اللہ نے تمہاری تھکن دور کر دی) سعید کی روایت میں نہیں ہے پھر حضرت موسیٰ اور انکے خادم دونوں لوٹے (مچھلی کی جگہ پر آئے) دیکھا

خَضْرَاءَ عَلَى كَبِدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ

کہ خضر ایک سبز زین پوش پر عین دریا میں بیٹھے ہوئے تھے اور سعید بن جبیر نے یوں روایت کی اپنا کپڑا اوڑھے لپیٹے کپڑے کا ایک سرا تو ان کے پاؤں

رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ

تلے دبا دوسرا سرا سر کے تلے تھا خیر موسیٰ نے انکو سلام کیا خضر نے منہ پر سے کپڑا ہٹایا پوچھا اس سرزمین میں سلام کا رواج کہاں (یہاں کے لوگ تو کافر ہیں) کا

بِأَرْضِي مِنْ سَلَامٍ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ

ہوگا) تو کون شخص ہے موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں خضر نے پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ انہوں نے کہا ہاں

قَالَ فَمَا شَأْنُكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَاةَ

خضر نے کہا کہو تم کیوں آئے کیا مطلب موسیٰ نے کہا میں اس غرض سے آیا ہوں کہ اللہ نے جو ہدایت کا علم تمکو دیا ہے اس میں سے کچھ مجھکو بھی

بِيَدَيْكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسَى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ

عنایت فرمائیے تم پر وحی اترا کرتی ہے موسیٰ بات یہ ہے مجھکو ایک علم ہے جس کا پورا پورا سیکھنا تم کو سزاوار نہ ہوگا اور

وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ فَأَخَذَ طَائِرٌ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ وَ

تم کو ایک علم ہے جس کا پورا پورا سیکھنا میرے لیے مناسب نہ ہوگا ف ۴ اتنے میں ایک پرندہ آیا اس نے اپنی چونچ سے سمندر کا کچھ پانی

اللَّهِ مَا عِلْمِي وَمَا عِلْمُكَ فِي جَنْبِ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ

لیا خضر نے کہا خدا کی قسم ہم تم دونوں کے علم کی اللہ تعالیٰ کے علم سے ایسی ہی نسبت ہے جیسے اس پرندے نے جو پانی لیا ہے اسکی نسبت سمندر سے ف ۵

۵۸

الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هٰذَا السَّاحِلِ

دونوں سمندر میں ایک کشتی پر چڑھے وہاں چھوٹی چھوٹی کشتیاں تھیں جو لوگوں کو ایک بندر سے دوسرے بندر

إِلَى أَهْلِ هٰذَا السَّاحِلِ الْآخَرِ عَرَفُوهُ فَقَالُوا عَبْدُ اللهِ الصَّالِحُ قَالَ قُلْنَا لِسَعِيدٍ

تو لیجاتی تھیں (سمندر کے کنارے کنارے چلتی رہتیں) کشتی والوں نے خضر کو پہچانا کہنے لگے یہ اللہ کے نیک بندے ہیں یعلے نے کہا ہم نے سعید سے

خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا نَحْمِلُهُ بِأَجْرٍ فَخَرَقَهَا وَوَتَدَ فِيهَا وَتِدًا قَالَ مُوسَىٰ أَخَرَقْتَهَا

یوں کہا یعنے خضر موسیٰ (کشتی والوں نے کہا ہم ان کو کرایہ میں نہیں لینگے) اور مفت انکو سوار کر لیا خضر نے کیا کیا کشتی کا ایک تختہ چیر ڈالا

لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُنْكَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ

کشتی والوں کو ڈبا دینے (نیکی کے بدل برائی) یہ تو عجیب کام کیا مجاہد نے امر کا معنے برا کام کیا خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہ

تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْأُولَىٰ نِسْيَانًا وَالْوُسْطَىٰ شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا

ہو سکیگا حقیقت میں پہلا اعتراض تو موسیٰ نے بھولے سے کیا تھا اور دوسرا اعتراض پر انہوں نے خود شرط کی کہ اگر اب سے اعتراض کروں تو

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ

تیسرا انہوں نے جان بوجھکر کیا (موسیٰ نے کہا بھائی میں بھول گیا بھولا چوک پر گرفت نہ کرو اور اتنی سختی مجھ پر مت ڈالو بعد اسکے دونوں ایک لڑکے کو دیکھا

قَالَ يَعْلَىٰ قَالَ سَعِيدٌ وَجَدَ غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا ظَرِيفًا فَأَضْجَعَهُ

یعلے نے سعید سے یوں روایت کی خضر نے بچوں کو دیکھا جو کھیل رہے تھے انہوں نے کیا کیا ایک کافر اچھے عقلمند (یا پیارے) بچے کو لیکر لٹایا اور

ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسِّكِّينِ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَمْ تَعْمَلْ بِالْحِنْثِ

چھری سے اسکا گلا کاٹ ڈالا موسیٰ نے کہا اجی یہ تمنے کیا کیا ناحق ایک جان کا خون کیا ابھی اس جان نے کوئی گناہ بھی نہیں کیا تھا معصوم

وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَهَا زَكِيَّةً زَاكِيَةً مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا زَكِيًّا فَانْطَلَقَا

جان تھی (ابن عباسؓ نے اس آیت میں دونوں طرح پڑھا ہے نفسا زکیۃ اور نفسا زاکیۃ زاکیۃ کا معنے اچھا خاصا (یا مسلمان) پھر دونوں چلتے چلتے

فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَ

ہوئے ایک بستی میں پہونچے) ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی خضر نے اسکو سیدھا کر دیا سعید نے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتلایا یعنے خضر نے ہاتھ

رَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَىٰ حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ

سے اس کو سیدھا کر دیا یعلے نے کہا میں سمجھتا ہوں سعید نے یوں کہا خضر نے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی موسیٰ نے اعتراض

لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ وَكَانَ وَرَاءَهُمْ وَكَانَ

کیا خضر سے کہنے لگے تم چاہتے تو اسکی مزدوری لے سکتے تھے سعید نے کہا اس مزدوری میں سے اپنا کھانا کرتے اب یہ جو قرآن میں ہے وکان وراءھم

أَمَامَهُمْ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ أَنَّهُ هُدَدُ بْنُ

تو وراءھم کا معنے اما مہم یعنے انکے آگے ابن عباسؓ نے وکان اما مہم ملک پڑھا ہے ابن جریج نے کہا راویوں نے سعید کے سوا اور وں نے

يَدُ وَالْغُلَامُ الْمَقْتُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ جَيْسُورُ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا

اور وہ لڑکا جس کو خضر نے مار ڈالا اس کا نام جیسور تھا خضر نے حضرت موسیٰ سے کشتی خراب کرنے کی یہ غرض بیان کی میرا مطلب یہ تھا جب

فَأَرَدْتُ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدَعَهَا لِعَيْبِهَا فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا

یہ کشتی اس ظالم بادشاہ کے سامنے جائے تو وہ عیب دار سمجھ کر اسکو چھوڑ دے آگے بڑھ کر یہ کشتی والے اسکو درست کرلیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ سَدُّوهَا بِقَارُورَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ

بعضے راویوں نے یوں بیان کیا ہے جب وہ اس بادشاہ کے پاس سے آگے بڑھے تو یہ سوراخ ایک شیشہ لگا کر بند کردیا اور بعضوں نے

وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا أَنْ يَحْمِلَهُمَا حُبُّهُ عَلَى أَنْ يُتَابِعَاهُ

اور اس لڑکے کی قسمت میں (بڑا ہوکر) کافر ہونا لکھا تھا ف تو ہم ڈرے کہیں اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا دے ماں باپ لڑکے کی

عَلَى دِينِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً لِقَوْلِهِ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً

محبت میں پھنس کر اسکا دین اختیار کرلیں تو ہم نے یہ چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر پاک صاف لڑکا انکو دے حضرت خضر نے پاک صاف لڑکا اسلیے کہا کہ حضرت موسیٰ نے یہی اعتراض کیا تھا کہ تو نے

وَأَقْرَبَ رُحْمًا هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَوَّلِ الَّذِي قَتَلَ خَضِرٌ

ایک پاک صاف (معصوم) جان کا خون کیا اقرب رحما کا معنے یہ کہ اس دوسرے لڑکے پر ماں باپ پہلے لڑکے سے بھی زیادہ مہربان ہونگے جسکو خضر نے قتل کیا

وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا أُبْدِلَا جَارِيَةً وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرِ

سعید بن جبیر کے سوا اور راویوں نے یوں کہا ہے کہ اس لڑکے کے بدلے انکے ماں باپ کو لڑکی ملی ف اور داؤد بن ابی عاصم نے کئی شخصوں سے

وَاحِدٍ أَنَّهَا جَارِيَةٌ بَابُ قَوْلِهِ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا

ایسا ہی روایت کیا کہ انکو لڑکی ملی ف باب قولہ فلما جاوزا قال لفتاہ اتنا غداءنا

لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا إِلَى قَوْلِهِ عَجَبًا صُنْعًا عَمَلًا حِوَلًا تَحَوُّلًا قَالَ

لقد لقینا من سفرنا ہذا نصبا کی تفسیر عجبا تک صنعا کا معنے عمل حولا پھر جانا قال

ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا إِمْرًا وَنُكْرًا دَاهِيَةً يَنْقَضَّ

ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی آثارہما قصصا امرا کا معنے عجیب بات نکرا کا بھی یہی معنے ہے ینقض اور

يَنْقَاضُ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ لَتَخِذْتَ وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ رُحْمًا مِنَ الرُّحْمِ وَهِيَ أَشَدُّ

ینقاض دونوں کا ایک معنے ہے جیسے کہتے ہیں تنقاض السن یعنی دانت گر رہا ہے لتخذت اور لاتخذت دونوں قراءتیں ہیں) دونوں کا

مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ وَنَظُنُّ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ وَتُدْعَى مَكَّةُ أُمَّ رُحْمٍ أَيِ الرَّحْمَةُ

ہے رحمت کا اور ہم سمجھتے ہیں (یا لوگ سمجھتے ہیں) کہ یہ رحیم سے نکلا ہے اسی لیے مکہ کو ام رحم کہتے ہیں کیونکہ وہاں پروردگار کی رحمت

تَنْزِلُ بِهَا حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

اترتی ہے مجھ سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا مجھ سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ

عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا نوف بکالی یہ کہتا ہے

يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ

بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ خضر سے نہیں ملے تھے (بلکہ وہ دوسرے موسے تھے) انہوں نے کہا جھوٹا ہے اللہ کا دشمن

حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى خَطِيبًا

ہم سے خود ابی بن کعب صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطبہ

فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ

سنایا ایک شخص نے اُن سے پوچھا سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے انہوں نے کہا مجھکو اس بات پر اللہ تعالیٰ نے اُن پر عتاب فرمایا کیونکہ انکو

الْعِلْمَ إِلَيْهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ بَلَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ

چاہیے تھا اللہ پر حوالہ کرتا یوں کہنا اللہ جانتا ہے آخر اُن پر وحی آئی کہ جہاں دو سمندر ملے ہیں وہاں ہمارا ایک بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا

أَيْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ

ہے ف موسیٰ نے عرض کیا پروردگار میں اس بندے تک کیونکر پہونچوں ارشاد ہوا ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لو جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے

فَاتَّبِعْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَمَعَهُمَا الْحُوتُ حَتَّى

اُسی کے پیچھے چلا جا (وہ بندہ مل جائیگا) حضرت موسیٰ اپنے خادم یوشع بن نون کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے مچھلی بھی لے لی جب پتھر پر

انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَنَزَلَا عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوسَى رَأْسَهُ فَنَامَ

پہونچے (جہاں دو دریا ملے ہیں) تو دونوں اتر پڑے اور موسیٰ اپنا سر ٹیک کر سو گئے سفیان

قَالَ سُفْيَانُ وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا

بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کے سوا دوسرے شخص (قتادہ) کی روایت میں یوں ہے ف ۲ اُس پتھر کی جڑ میں ایک چشمہ تھا جس کو زندگی

الْحَيَاةُ لَا يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ فَأَصَابَ الْحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْعَيْنِ

کا چشمہ کہتے تھے اُس کا پانی جس (مردے) پر پڑتا وہ زندہ ہو جاتا اُس مچھلی پر یہ پانی پڑا وہ بھی زندہ ہو کر حرکت کرنے لگی

قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا

اور اچھل کر سمندر میں چلدی جب حضرت موسیٰ جاگے (وہاں سے آگے بڑھ گئے) تو اپنے خادم سے کہنے لگے ذرا ہمارا

غَدَاءَنَا الْآيَةَ قَالَ وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ

ناشتہ لاؤ اخیر آیت تک اور موسیٰ کو تھکن اُسی وقت سے معلوم ہوئی جب وہ اُس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں اُنکو جانے کا حکم ملا تھا

ابْنُ نُونٍ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ الْآيَةَ قَالَ فَرَجَعَا

خیر اُنکے خادم یوشع بن نون کہنے لگے سنتے ہو جب ہم پتھر کے پاس ٹھیرے تھے تو میں مچھلی کا قصہ ہی تم سے کہنا بھول گیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ

يَقُصَّانِ فِي آثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرَّ الْحُوتِ فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ

اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے دیکھا تو سمندر کا پانی جہاں مچھلی گئی تھی ایک طاق کی طرح بن گیا۔ اس پر حضرت موسیٰ کے خادم

سَرَبًا قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا هُمَا بِرَجُلٍ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى

کو تعجب ہوا اور مچھلی کو رستہ ملا جب پتھر تک پہونچے دیکھا تو ایک شخص کپڑا اوڑھے لپیٹے بیٹھا ہے موسیٰ نے اس کو سلام کیا اس نے کہا تمہارے

قَالَ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ

ملک میں سلام کہاں سے آیا موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں　اس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ　موسیٰ نے کہا ہاں

نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى

تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں تمہارے ساتھ رہ کر جو علم تم کو سکھلایا گیا ہے میں بھی سیکھوں خضر نے کہا موسیٰ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک علم

إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ

شریعت کا تم کو دیا ہے جس کو میں پورا پورا نہیں جانتا اور مجھکو ایک علم　اسرار اور حقیقت کا دیا ہے جس سے تم پورے پورے واقف

لَا تَعْلَمُهُ قَالَ بَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ

نہیں ہو انہوں نے کہا نہیں میں تو تمہارے ساتھ ضرور رہوں گا خضر نے کہا اچھا تو　جب تک میں خود کسی بات کی حقیقت تم سے بیان

لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَعُرِفَ الْخَضِرُ

نہ کروں تم کچھ نہ پوچھنا (موسیٰ نے قبول کیا) اب دونوں (ملکر) چلے سمندر کے کنارے کنارے جا رہے تھے اتنے میں ایک کشتی ملی لوگوں

فَحَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ يَقُولُ بِغَيْرِ أَجْرٍ فَرَكِبَا فِي السَّفِينَةِ قَالَ وَوَقَعَ

نے خضر کو پہچان کر ان کو اور ان کے دونوں ساتھیوں کو بے کرایہ سوار کر لیا تینوں کشتی میں بیٹھ گئے ایک چڑیا آئی اس نے

عُصْفُورٌ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوسَى مَا عِلْمُكَ

کشتی کے کنارے بیٹھ کر سمندر میں چونچ ڈبائی خضر　موسیٰ سے کہنے لگے　دیکھو　میرا تمہارا　اور سارے

وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْقَارَهُ

جہان کا علم پروردگار کے علم سے یہی نسبت رکھتا ہے جو اس چڑیا کے چونچ کی تری　کی سمندر سے نسبت ہے　موسیٰ کو

قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى قَدُومٍ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى

ابھی تھوڑی دیر نہیں گذری تھی کہ خضر نے کیا کیا ایک بسولا لیا اور (آنکھ بچا کر) کشتی میں سوراخ کر دیا　موسیٰ کہنے لگے ارے

قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ

بھائی ان کشتی والوں بیچاروں نے تو ہمکو بے کرایہ بٹھلا لیا اور تو نے کشتی ڈبانے کی نیت سے ان کی کشتی میں سوراخ کر دیا واہ واہ

الْآيَةَ فَانْطَلَقَا إِذَا هُمَا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ

غرض پھر دونوں چلے رستہ میں ایک لڑکا ملا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر نے کیا کیا　اسکا سر　پکڑ کر

فقطعه قال له موسى أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا

کاٹ ڈالا موسیٰ نے کہا واہ تم نے ایک معصوم جان کو ناحق مار ڈالا یہ تو تم نے بہت ہی بری حرکت کی

قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي صبرا إلى قوله فأبوا أن يضيفوهما

خضر نے کہا میں تو تم سے کہہ چکا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا اس آیت تک فابوا ان یضیفوہما

فوجدا فيها جدارا يريد أن ينقض فقال بيده هكذا فأقامه فقال له

فوجدا فیها جدارا یرید ان ینقض خضر نے اس گرتی دیوار کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا وہ سیدھی ہو گئی اب موسیٰ کہنے لگے

موسى إنا دخلنا هذه القرية فلم يضيفونا ولم يطعمونا لو شئت لاتخذت

ابھی ہم اس گاؤں میں (تھکے ماندے مسافر) آئے تو اس گاؤں والوں نے ہماری مہمانی تک نہ کی نہ کھانا کھلایا اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری

عليه أجرا قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع عليه صبرا

لے سکتے تھے خضر نے کہا بس اب یہاں سے ہم تم جدا ہوتے ہیں اب میں تم سے ان باتوں کی حقیقت بیان کیے دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وددنا أن موسى صبر حتى يقص

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تو یہ آرزو رکھتے تھے کاش موسیٰ ذرا صبر کرتے تو دونوں کے اور عجیب اتنے

علينا من أمرهما قال وكان ابن عباس يقرأ وكان أمامهم ملك يأخذ كل سفينة

ہم سے بیان کیے جاتے سعید نے کہا ابن عباس یوں پڑھتے وکان امامہم ملک یاخذ کل سفینة

صالحة غصبا وأما الغلام فكان كافرا باب قوله قل هل ننبئكم

صالحة غصبا واما الغلام فکان کافرا باب قل هل ننبئکم بالاخسرین

بالأخسرين أعمالا حدثني محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا

اعمالا کی تفسیر مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے

شعبة عن عمرو عن مصعب قال سألت أبي قل هل ننبئكم بالأخسرين

شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے پوچھا بالاخسرین

أعمالا هم الحرورية قال لا هم اليهود والنصارى أما اليهود فكذبوا محمدا

اعمالا سے کون لوگ مراد ہیں کیا حروری (خارجی لوگ) مراد ہیں انہوں نے کہا نہیں یہود اور نصاریٰ مراد ہیں یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم وأما النصارى كفروا بالجنة وقالوا لا طعام فيها ولا

کو جھٹلایا اس وجہ سے ان کے اعمال خیر برباد ہو گئے اور نصاریٰ نے بہشت کا انکار کیا کہنے لگے وہاں کھانا پینا نہ ہوگا اور

شراب والحرورية الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه وكان سعد

حروریہ تو ان لوگوں میں داخل ہیں الذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه سعد ان لوگوں

نُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ بَابُ قَوْلِهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ

ہم فاسق کہتے تھے باب اولئک الذین کفروا بآیات ربہم ولقائہ

فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمُ الْآيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي

فحبطت اعمالھم کی تفسیر ہم سے محمد بن عبد اللہ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی مریم نے

مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ

کہا ہم کو مغیرہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہا مجھ سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضا سے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک اچھا موٹا تازہ (دنیا کا امیر عزت دار پیٹ خوار) آدمی اللہ کے سامنے

الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ

آئیگا اور ایک پر پشہ برابر اس کی قدر نہ ہوگی آپ نے فرمایا یہ آیت پڑھو فلا نقیم لھم یوم القیمۃ

الْقِيَامَةِ وَزْنًا وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ عَنْ أَبِي

وزنا اس حدیث کو محمد بن عبد اللہ نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو الزناد

الزِّنَادِ مِثْلَهُ

سے ایسا ہی روایت کیا ہے

كهيعص

سورۂ مریم کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے بہت رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْصِرْ بِهِمْ وَأَسْمِعْ اللَّهُ يَقُولُهُ وَهُمُ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَلَا

ابن عباس نے کہا اسمع بھم وابصر یہ اللہ فرماتا ہے آج کے دن (یعنی دنیا میں) تو نہ کافر سنتے ہیں نہ دیکھتے

يُبْصِرُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ يَعْنِي قَوْلَهُ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ الْكُفَّارُ يَوْمَئِذٍ

ہیں بلکہ کھلی گمراہی میں ہیں مطلب یہ ہے کہ اسمع بھم وابصر یعنے کافر قیامت کے دن خوب سنتے اور خوب دیکھتے ہونگے مگر اس وقت کا سننا

أَسْمَعُ شَيْءٍ وَأَبْصَرُهُ لَأَرْجُمَنَّكَ لَأَشْتِمَنَّكَ وَرِئْيًا مَنْظَرًا وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ

دیکھنا کچھ فائدہ نہ دیگا) لارجمنک میں تجھ کو گالیاں دونگا یا تیرا کرونگا رئیا منظر (دکھاوا) اور ابو وائل شقیق بن سلمہ نے

عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حَتَّى قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ

کہا مریم جانتی تھیں کہ جو پرہیزگار ہوتا ہے وہ صاحب عقل ہوتا ہے اسی لیے کہنے لگیں میں تجھ سے اس کی پناہ چاہتی ہوں اگر تو پرہیزگار

تَقِيًّا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا تُزْعِجُهُمْ إِلَى الْمَعَاصِي إِزْعَاجًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ

ہے اور سفیان بن عیینہ نے کہا تؤزھم ازا کا معنے یہ ہے کہ شیطان کافروں کو گناہوں کی طرف گھسیٹتے ہیں مجاہد نے کہا

اِدًّا عِوَجًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وِرْدًا عِطَاشًا اَثَاثًا مَالًا اِدًّا قَوْلًا عَظِيمًا رِكْزًا صَوْتًا

اِدًّا سخت کجی اور ٹیڑھی (غلط) بات ف (یا کجی اور ٹیڑھی باتیں) ابن عباسؓ نے کہا ف وردًا پیاسے اثاثا مال اسباب اِدًّا بڑی بات

غَيًّا خُسْرَانًا بُكِيًّا جَمَاعَةُ بَاكٍ صِلِيًّا صَلِيَ يَصْلَى نَدِيًّا وَالنَّادِي مَجْلِسًا بَابُ

غیا نقصان ٹوٹا بکیا باکی کی جمع ہے یعنی رونیوالے صلیا اصل میں بکویا تھا صلیا مصدر ہے صلی یصلی (باب سمع یسمع) سے یعنی جلنا ندیا اور

قَوْلِهِ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا

باب وانذرھم یوم الحسرۃ کی تفسیر ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے

اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ

کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ فَيُنَادِي

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو چت کبرے مینڈھے کی شکل میں لیکر آئینگے ف پھر ایک

مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَقُولُونَ

پکارنیوالا (فرشتہ) پکاریگا بہشتیو وہ لوگ گردن اٹھا دینگے اور نظر ڈالیں گے ف وہ فرشتہ کہیگا تم اس مینڈھے کو پہچانتے ہو وہ کہینگے

نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَاٰهُ ثُمَّ يُنَادِي يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ

ہاں یہ موت ہے ہم سب اسکا ذائقہ چکھ چکے ہیں پھر وہ پکاریگا دوزخ والو وہ بھی گردن اٹھا کر ادھر دیکھنے لگینگے (خوش ہو جاینگے شاید دوزخ

فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَاٰهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُولُ

سے نکلنے کا حکم دیا جاتا ہے) فرشتہ کہیگا تم اس مینڈھے کو پہچانتے ہو وہ کہینگے ہاں یہ موت ہے ہم سب اسکو دیکھ چکے ہیں اس وقت وہ مینڈھا ف

يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَاَ وَاَنْذِرْهُمْ

بہشتیو تم کو ہمیشہ بہشت میں رہنا ہے اور دوزخیو تم کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے ف اب کوئی مرنے والا نہیں پھر آنحضرت صلعم نے یہ آیت پڑھی

يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهٰؤُلَاءِ فِي غَفْلَةٍ اَهْلُ الدُّنْيَا وَهُمْ

وانذرھم یوم الحسرۃ اذ قضی الامر وھم فی غفلۃ یعنی دنیا کے لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ایمان

لَا يُؤْمِنُونَ بَابُ قَوْلِهِ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا

نہیں لاتے باب قولہ وما نتنزل الا بامر ربك کی تفسیر ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین)

عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ

نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُورَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ سے فرمایا تم ہمارے پاس جیسے آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آیا کرتے ف اس وقت یہ

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا بَابُ قَوْلِهٖ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ

اور ہم نہیں اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے باب افرایت الذی کفر بآیاتنا

كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

و قال لاوتین مالا و ولدا کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا قَالَ جِئْتُ الْعَاصِيَ

ابن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحی مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے کہا میں نے خباب بن ارت

ابْنَ وَائِلِ السَّهْمِيَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِّيْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ

سے سنا وہ کہتے تھے میں عاص بن وائل سہمی کے پاس گیا اس پر میرا قرض آتا تھا وہ کہنے لگا میں تیرا قرض اس وقت تک نہ دونگا جب تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر جائیگا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّيْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ

یعنی کفر اختیار کرے میں نے کہا میں تو تیرے مرے پھر جینے تک بھی کفر اختیار نہیں کرونگا وہ کہنے لگا کیا میں مرے بعد پھر جیونگا

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ لِيْ هُنَاكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَهٗ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ

میں نے کہا ہاں اس نے کہا پھر تو وہاں بھی میرے پاس مال و اولاد ہوگا اور تیرا قرضہ ادا کردونگا اس وقت یہ آیت اتری

اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ

افرایت الذی کفر بآیاتنا وقال لاوتین مالا وولدا اس حدیث کو سفیان ثوری اور شعبہ

وَحَفْصٌ وَّاَبُوْ مُعٰوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بَابُ قَوْلِهٖ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ

اور حفص اور ابو معاویہ اور وکیع نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے باب اطلع الغیب ام اتخذ

اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ

عند الرحمن عهدا کی تفسیر عهد کا معنی مضبوط اقرار ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ

انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں مکہ میں لوہار تھا

فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِيْ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ سَيْفًا فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ

لوہاری کا پیشہ کیا کرتا تھا میں نے عاص بن وائل سہمی سے ایک تلوار بنائی اسکی مزدوری کے تقاضا کے لیے عاص پاس گیا وہ کہنے لگا

حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَا اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ

جبتک تو محمد سے پھر نہ جائے میں نے کہا تو مر کر پھر جی اٹھے تب بھی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر نیوالا نہیں

يُحْيِيَكَ قَالَ اِذَا اَمَاتَنِيَ اللّٰهُ ثُمَّ بَعَثَنِيْ وَلِيْ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَفَرَاَيْتَ

اچھا تو خیر جب مرے بعد اللہ مجھکو جلائیگا تو آخر مال اور اولاد بھی مجھکو دیگا اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری افرایت

الذی کفر بآیاتنا وقال لأوتین مالا وولدا أطلع الغیب أم اتخذ عند

الذی کفر بآیتنا　　وقال لاوتین مالا وولدا　　اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمن

الرحمن عهدا قال موثقا لم یقل الأشجعی عن سفین سیفا ولا موثقا باب

عهدا عهد کا معنے مضبوط اقرار عبید اللہ اشجعی نے بھی یہ حدیث کو سفیان ثوری سے روایت کیا لیکن اس میں تلوار یا اقرار کا ذکر نہیں ہے

کلا سنکتب ما یقول ونمد له من العذاب مدا حدثنا بشر بن خالد حدثنا

کلا سنکتب ما یقول ونمد له من العذاب مدا کی تفسیر　　ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا　　کہا ہم سے

محمد بن جعفر عن شعبة عن سلیمن سمعت أبا الضحی یحدث عن مسروق عن

محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو الضحی سے سنا وہ مسروق سے روایت کرتے تھے　وہ

خباب قال کنت قینا فی الجاهلیة وکان لی دین علی العاص بن وائل

خباب بن ارت رض سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا پیشہ کیا کرتا تھا عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض نکلتا تھا

قال فأتاه یتقاضاه فقال لا أعطیك حتی تکفر بمحمد صلی اللہ علیه وسلم

میں اُس کے تقاضے کو گیا تو کہنے لگا میں نہیں دونگا جب تک تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر نہ جائے

فقال واللہ لا أکفر حتی یمیتك اللہ ثم تبعث قال فذرنی حتی أموت ثم أبعث

کہا خدا کی قسم تو مر کر پھر جیے تب بھی میں محمد صلعم سے پھرنیوالا نہیں کہنے لگا پھر کیا ہے ابھی ٹھیر جا جب میں مر کر جیونگا　تو

فسوف أوتی مالا وولدا فأقضیك فنزلت هذه الآیة أفرأیت الذی کفر

مال و دولت اولاد ملیگی میں تیرا قرض ادا کر دونگا اُس وقت یہ آیت اتری افرایت الذی کفر　بآیتنا

بآیاتنا وقال لأوتین مالا وولدا باب قوله عز وجل ونرثه ما یقول و

وقال لاوتین　　مالا وولدا　　باب　　ونرثه ما یقول　و

یأتینا فردا وقال ابن عباس الجبال هدا هدما حدثنا یحیی حدثنا

یأتینا فردا کی تفسیر ابن عباس رض نے کہا وتخر الجبال هدا میں هدا کا معنے گر جانا ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا

وکیع عن الأعمش عن أبی الضحی عن مسروق عن خباب قال کنت رجلا قینا

ہم کو وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں

وکان لی علی العاص بن وائل دین فأتیته أتقاضاه فقال لی لا أقضیك

عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض آتا تھا میں تقاضا کرنے کو اُس کے پاس گیا　وہ کہنے لگا میں تو تیرا قرض کبھی نہیں ادا کرونگا

حتی تکفر بمحمد قال قلت لن أکفر به حتی تموت ثم تبعث قال وإنی

جب تک تو محمد صلعم سے نہ پھر جائے میں نے جواب دیا میں تو محمد صلعم سے اسوقت تک بھی نہیں پھرنے کا جب تک تو مر کر دوبارہ جیے اُسنے کہا

لَمَبْعُوثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلَى مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ فَنَزَلَتْ

اَفَرَاَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَّنَرِثُهُ مَا

يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا

طٰهٰ

سورۂ طٰہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَّالضَّحَّاكُ بِالنَّبَطِيَّةِ طٰهٰ يَا رَجُلُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ

اَوْ فِيْهِ تَمْتَمَةٌ اَوْ فَاْفَاَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ اَزْرِيْ ظَهْرِيْ فَيُسْحِتَكُمْ يُهْلِكَكُمْ الْمُثْلٰى

تَاْنِيْثُ الْاَمْثَلِ يَقُوْلُ بِدِيْنِكُمْ يُقَالُ خُذِ الْمُثْلٰى خُذِ الْاَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا

يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلّٰى فِيْهِ فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ

خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيْفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِيْ جُذُوْعِ اَيْ عَلٰى جُذُوْعِ

خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذْرِيَنَّهُ قَاعًا

يَعْلُوْهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيْ مِنَ الْاَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ

فوجدتها كتب على قبل ان يخلقنى قال نعم فحج آدم موسى اليم البحر باب

تم نے توراۃ میں نہیں پڑھا اللہ نے یہ امر میری تقدیر میں میری پیدائش سے پہلے لکھدیا تھا موسیٰ نے کہا ہاں تو اس طرح آدم موسیٰ پر غالب آئے

قوله ولقد اوحينا الى موسى ان اسر بعبادى فاضرب لهم طريقا فى البحر يبسا لا

واوحينا الى موسى ان اسر بعبادى فاضرب لهم طريقا فى البحر يبسا لا تخاف

تخاف دركا ولا تخشى فاتبعهم فرعون بجنوده فغشيهم من اليم ما غشيهم

دركا ولا تخشى فاتبعهم فرعون بجنوده فغشيهم من اليم ما غشيهم

واضل فرعون قومه وما هدى حدثنى يعقوب بن ابراهيم حدثنا روح

واضل فرعون قومه وما هدى کی تفسیر مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ

حدثنا شعبة حدثنا ابو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض قال لما

نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو بشر جعفر نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب

قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة واليهود تصوم عاشوراء فسألهم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے ان دنوں یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے آنحضرت صنے یہودیوں سے اسکی وجہ پوچھی

فقالوا هذا اليوم الذى ظهر فيه موسى على فرعون فقال النبى صلى الله

انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس دن حضرت موسیٰ فرعون پر غالب ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم نحن اولى بموسى منهم فصوموه باب قوله فلا يخرجنكما من الجنة

ہمکو موسیٰ سے تم سے زیادہ تعلق ہے پھر مسلمانوں سے فرمایا تم بھی اس دن روزہ رکھو باب فلا یخرجنکما من الجنۃ

فتشقى حدثنا قتيبة حدثنا ايوب بن النجار عن يحيى بن ابى كثير

فتشقی کی تفسیر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب بن نجار نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے

عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن ابى هريرة رض عن النبى صلى الله عليه

انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وسلم قال حاج موسى آدم فقال له انت الذى اخرجت الناس من الجنة

آپ نے فرمایا موسیٰ نے آدم سے بحث کی کہنے لگے تم تو وہی آدم ہو نا کہ گناہ کرکے سب آدمیوں کو بہشت سے نکلوایا

بذنبك واشقيتهم قال قال آدم يا موسى انت الذى اصطفاك الله برسالته

مصیبت میں ڈالا آدم نے کہا تم تو وہی موسیٰ ہو نا جن کو اللہ نے اپنی پیغمبری اور کلام کے لیے برگزیدہ

وبكلامه اتلومنى على امر كتبه الله على قبل ان يخلقنى او قدره على قبل ان

کیا مجھ پر اس کام کا الزام لگاتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیدا کرنے سے پہلے میرے حصے میں یا میری تقدیر میں لکھدیا تھا آنحضرت صلی اللہ

تخلقنی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فحج آدم موسی
علیہ السلام نے فرمایا آدم تقریر میں موسیٰ علیہ پر غالب آئے

سورة الانبياء
سورۂ انبیا کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم
شروع اللہ کے نام سے بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن ابی اسحق قال سمعت
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے عبدالرحمن بن

عبد الرحمن بن یزید عن عبد الله قال بنی اسرائیل والکهف ومریم وطه
یزید سے سنا انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے وہ کہتے تھے سورۂ بنی اسرائیل اور کہف اور مریم اور طہ اور

والانبیاء هن من العتاق الاول وهن من تلادی وقال قتادة جذاذا
انبیا اگلی بہت فصیح سورتوں میں سے ہیں (جو مکہ میں اتریں تھیں) اور میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔ قتادہ نے کہا جذاذا یعنی

قطعهن وقال الحسن فی فلک مثل فلکة المغزل یسبحون یدورون
ٹکڑے ٹکڑے اور امام حسن بصری نے کہا کل فی فلک یعنی ہر ایک تارہ ایک ایک آسمان میں گول گھومتا ہے جیسے چرخہ کا سوت کاتنے کا تکلہ یسبحون

قال ابن عباس نفشت رعت یصحبون یمنعون امتکم امة واحدة قال
ابن عباس نے کہا نفشت چر گئیں یصحبون روکے جائینگے بچائے جائینگے امتکم امة واحدة یعنی تمہارا دین اور

دینکم دین واحد وقال عکرمة حصب حطب بالحبشیة وقال غیره
مذہب ایک ہی دین اور مذہب ہے اور عکرمہ نے کہا حصب حبشی زبان میں جلانے کی لکڑی (ایندھن) اور لوگوں نے کہا

احسوا توقعوه من احسست خامدین هامدین حصید مستاصل یقع علی
احسوا توقع پائی یہ احسست سے نکلا (یعنی آہٹ پائی) خامدین بجھے پڑے (یعنی مرے ہوئے) حصید جڑ سے اکھاڑ گیا واحد

الواحد والاثنین والجمیع لا یستحسرون لا یعیون ومنه حسیر وحسرت
اور تثنیہ اور جمع پر سب پر بولا جاتا ہے لا یستحسرون نہیں تھکتے اسی سے ہے حسیر تھکا ہوا اور حسرت بعیری

بعیری عمیق بعید نکسوا ردوا صنعة لبوس الدروع تقطعوا
یعنی میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا عمیق دور دراز نکسوا پھر کفر کی طرف پھیرے گئے صنعة لبوس زرہیں بنانا تقطعوا امرھم

امرهم اختلفوا الحسیس والحس والجرس والهمس واحد وهو من الصوت
اختلاف کیا جدا جدا طریقہ اختیار کیا لا یسمعون حسیسها حسیس اور حس اور جرس اور ہمس سب کے ایک معنی ہیں یعنی پست آواز

الحفی اذناک اعلمناک اذنتکم اذا اعلمتہ فانت وھو علی سواء لم تغدر

(بے تکلف) اذناک ہم نے تجھ کو آگاہ کیا عرب لوگ کہتے ہیں اذنتکم یعنے میں نے تم کو خبر کر دی تم ہم برابر ہو گئے میں نے کوئی دغا نہیں کی

وقال مجاھد لعلکم تسئلون تفھمون ارتضی رضی التماثیل الاصنام

اور مجاہد نے کہا لعلکم تسئلون کے معنے یہ ہیں شاید تم سمجھو ارتضی کے معنے پسند کیا رضی التماثیل مورتیں بت السجل

السجل الصحیفۃ باب قولہ کما بدانا اول خلق نعیدہ حدثنا سلیمن بن حرب حدثنا

طومار کا باب کما بدانا اول خلق نعیدہ کی تفسیر ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

شعبۃ عن المغیرۃ بن النعمن شیخ من النخع عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض

شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے جو نخع قبیلے کا ایک بوڑھا آدمی تھا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے

قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم محشورون الی اللہ حفاۃ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا فرمایا تم (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے

عراۃ غرلا کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین ثم ان

ختنہ حشر کیے جاؤ گے کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین پھر سب سے پہلے

اول من یکسی یوم القیمۃ ابراھیم الا انہ یجاء برجال من امتی فیؤخذ بھم

قیامت کے دن حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے سن لو میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے فرشتے ان کو پکڑ کر بائیں طرف

ذات الشمال فاقول یارب اصحابی فیقال لا تدری ما احدثوا بعدک

والوں میں (دوزخیوں میں) لیجائیں گے میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے ساتھ والے ہیں ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے

فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدا ما دمت الی قولہ شھید

اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا میں جب تک ان لوگوں میں ... ان کا حال دیکھتا رہا اخیر آیت شہید تک

فیقال ان ھؤلاء لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم

ارشاد ہوگا یہ لوگ اپنی ایڑیوں پر یوں ہی اسلام سے پھرے رہے جب سے تو ان سے جدا ہوا

سورۃ الحج

سورۂ حج کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وقال ابن عیینۃ المخبتین المطمئنین وقال ابن عباس فی امنیتہ

نے کہا المخبتین کا معنے اللہ پر بھروسا کرنے والے (یا اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والے) اور ابن عباس رض نے اس آیت کی اذا تمنی

إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ فَيُبْطِلُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ

جب پیغمبر کلام کرتا ہے (اللہ کے حکم سناتا ہے) تو شیطان اس کی بات میں اپنی طرف سے (پیغمبر کی آواز بنا کر) کچھ ملا دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ شیطان کا ملایا ہوا

آيَاتِهِ وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ إِلَّا أَمَانِيَّ يَقْرَءُونَ وَلَا يَكْتُبُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

قائم کرتا ہے اور بعضوں نے کہا أمنيته سے پیغمبر کی قراءت مراد ہے إلا أماني جو سورہ بقرہ میں ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ پڑھتے ہیں لکھتے نہیں

مَشِيدٌ بِالْقَصَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُونَ يَفْرُطُونَ مِنَ السَّطْوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُونَ

مشید کے معنے گچی (چونے سے) مضبوط کیے گئے اور دوں نے کہا یسطون کا معنے یہ ہے زور کرتے ہیں یہ سطوۃ سے نکلا ہے بعضوں نے کہا

يَبْطِشُونَ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ أُلْهِمُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ

یسطون کا معنے سخت پکڑتے ہیں وهدوا إلى الطيب من القول یعنے اچھی بات کا انکو الہام کیا گیا اور ابن عباس نے کہا بسبب سے رسی

إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ تَذْهَلُ تُشْغَلُ بَابٌ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى حَدَّثَنَا

جو چھت تک لگی ہو تذہل غافل ہو جائے

باب وتری الناس سکاری کی تفسیر

ہم سے

عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انھوں نے ابو سعید خدری سے

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا آدَمُ يَقُولُ

انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدم سے فرمائیگا آدم وہ عرض کرینگے

لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ

حاضر ہوں حاضر ہوں پروردگار آواز سے پکاریگا (یا فرشتہ پروردگار کی طرف سے آواز دیگا) اللہ کا حکم ہے اپنی اولاد میں سے دوزخ کا حصہ نکال

بَعْثًا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أُرَاهُ قَالَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً

وہ عرض کرینگے پروردگار دوزخ کا حصہ کتنا نکالوں حکم ہوگا (راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں) ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے (گویا ہزار

وَتِسْعِينَ فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى

میں ایک جنتی ہوگا) یہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ پیٹ والی کا پیٹ گر جائیگا اور بچہ (مارے فکر کے) بوڑھا ہو جائیگا اور تو دیکھیگا لوگ

وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ

حالانکہ انکو نشہ نہ ہوگا بلکہ اللہ کا عذاب (ایسا) سخت ہوگا یہ حدیث جو صحابہ حاضر تھے انپر سخت گذری انکے چہرے (مارے ڈر کے) بدل گئے

وُجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً

اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکی تسلی کے لیے) فرمایا (تم کیا ڈرتے ہو) اگر یاجوج ماجوج کی جو کافر ہیں انسان تم سے ملائی جائے

وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ

تو ان میں کی نو سو ننانوے کے مقابل تم میں سے ایک آدمی پڑیگا غرض تم لوگ دوسرے لوگوں کی نسبت ایسے ہوگے جیسے

الأبيض أو كالشعرة البيضاء في جنب الثور الأسود وإني لأرجو أن تكونوا

یا پچھے کالے بیل کے جسم پر ایک بال سفید ہوتا ہے اور مجھکو یہ امید ہے تم اول سارے بہشتیوں کا چوتھائی حصہ ہو گے

ربع أهل الجنة فكبرنا ثم قال ثلث أهل الجنة فكبرنا ثم قال شطر أهل

حصہ ہیں اور سب بہشتیوں میں یہ سنکر ہم نے الله اکبر کہا الله کا شکر کیا پھر آپ نے فرمایا نہیں تم تہائی حصہ ہو گے یہ سنکر ہم نے پھر تکبیر کہی پھر فرمایا نہیں آدھا حصہ ہو گے

الجنة فكبرنا قال أبو أسامة عن الأعمش ترى الناس سكارى وما هم بسكارى

آدھے حصہ ہیں اور سب بہشتیں میں یہ سنکر ہم نے تکبیر کہی ابو اسامہ نے اعمش سے یوں روایت کی ترى الناس سكارى وما هم بسكارى

وقال من كل ألف تسعمائة وتسعة وتسعين وقال جرير وعيسى بن يونس وأبو

ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکالو تو ابو اسامہ کی روایت حفص بن غیاث کے موافق ہے اور جریر بن عبد الحمید اور عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ نے

معاوية سكرى وما هم بسكرى باب قوله ومن الناس من يعبد الله على حرف

یوں نقل کیا وترى الناس سكرى وما هم بسكرى حمزہ اور کسائی کی یہی قرأت ہے باب ومن الناس من يعبد الله على حرف کی تفسیر

شك فإن أصابه خير اطمأن به وإن أصابته فتنة انقلب على وجهه خسر

حرف کا معنی شک (یا تردد) فان اصابه خير اطمأن به وان اصابته فتنة انقلب على وجهه خسر الدنيا

الدنيا والآخرة إلى قوله ذلك هو الضلال البعيد أترفناهم وسعناهم

والآخرة اخیر آیت ذلك هو الضلال البعيد تک اترفناهم کا معنی ہم نے انکو کشایش دی (جیسے اس پر روزی کشادہ کر دی)

حدثني إبراهيم بن الحارث حدثنا يحيى بن أبي بكير حدثنا إسرائيل عن

مجھ سے ابراہیم بن حارث نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے

أبي حصين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ومن الناس من يعبد

ابو حصین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ومن الناس من يعبد الله

الله على حرف قال كان الرجل يقدم المدينة فإن ولدت امرأته غلاما

على حرف کا شان نزول یہ ہے کہ کوئی آدمی مدینہ میں آتا (مسلمان ہو جاتا) پھر اس کی عورت لڑکا جنتی

ونتجت خيله قال هذا دين صالح وإن لم تلد امرأته ولم تنتج خيله قال

اور اسکی گھوڑیاں بچے جنتیں تب تو (خوش ہو کر) کہتا یہ دین اچھا ہے اور جو اسکی عورت لڑکا نہ جنتی اور گھوڑیاں بھی بچہ نہ دیتیں تو رنجیدہ

هذا دين سوء باب قوله هذان خصمان اختصموا في ربهم حدثنا حجاج

ہو کر کہتا یہ دین خراب ہے (منحوس ہے) باب هذان خصمان اختصموا في ربهم کی تفسیر ہم سے حجاج بن منہال

ابن منهال حدثنا هشيم أخبرنا أبو هاشم عن أبي مجلز عن قيس بن عباد

نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو ہاشم نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز (لاحق) سے انہوں نے قیس بن عباد سے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رض اَنَّهٗ كَانَ يُقْسِمُ فِيْهَا اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا

انہوں نے ابوذر سے وہ قسم کھاتے تھے یہ آیت هذان خصمان اختصموا فی ربہم

فِیْ رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِیْ حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوْا فِیْ يَوْمِ

حمزہ اور اُنکے دونوں ساتھیوں (حضرت علی اور عبیدہ بن حارث) اور عتبہ بن ربیعہ اور اُسکے دونوں ساتھیوں (شیبہ اور ولید) کے باب میں

بَدْرٍ رَوَاهُ سُفْيٰنُ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ

اس حدیث کو سفیان ثوری نے بھی ابو ہاشم سے روایت کیا اور عثمان بن ابی شیبہ نے اس حدیث کو جریر سے انہوں نے منصور

هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَوْلَهٗ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ

ہاشم سے انہوں نے ابو مجلز سے ابو مجلز کا قول روایت کیا ف۲ ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رض

کہا میں نے اپنے والد سلیمان بن طرخان سے سنا کہا ہم سے ابو مجلز نے بیان کیا انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے حضرت علی رضی

قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْ بَيْنَ يَدَیِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَيْسٌ وَ

انہوں نے کہا میں سب سے پہلے قیامت کے دن پروردگار کے سامنے دو زانو بیٹھکر اپنا مقدمہ پیش کرونگا قیس نے کہا یہ آیت

فِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ بَارَزُوْا يَوْمَ

هذان خصمان اختصموا فی ربہم انہی لوگوں کے باب میں اتری جو بدر کے دن لڑائی کے لیے نکلے تھے

بَدْرٍ عَلِیٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدُ

یعنی علی اور حمزہ اور عبیدہ (مسلمانوں کی طرف سے) اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید

بْنُ عُتْبَةَ

ابن عتبہ (کافروں کی طرف سے)

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ

سورۂ مومنون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرَآئِقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ لَهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ

سفیان بن عیینہ نے کہا ف۳ سبع طرائق سے ساتوں آسمان مراد ہیں ف۴ لہا سابقون یعنے اُنکی قسمت میں (روز ازل سے)

السَّعَادَةُ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خَآئِفِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ بَعِيْدٌ بَعِيْدٌ

سعادت اور نیک بختی لکھدی گئی وجلۃ ڈرنیوالے ابن عباس نے کہا هیهات هیهات کا معنے دور ہے دور ہے ف۵

فَاسْاَلِ الْعَآدِّيْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَنَا يَكُوْنُ لَعَادِلُوْنَ كَالِحُوْنَ عَابِسُوْنَ مِنْ سُلٰلَةٍ

فاسال العادین یعنے گننے والے فرشتوں سے (جو اعمال کا حساب لکھتے ہیں) پوچھ لے لنا کبون سیدھی راہ سے ہٹ جانیوالے کالحون ترش رو

اَلْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلَالَةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُونُ وَاحِدٌ وَالْغُثَاءُ الزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ

بچہ اور نطفہ ہے جنۃ اور جنون دونوں کا ایک معنی ہے یعنی دیوانگی (یا دالابن) غثاء وہ ہیں اور جو پانی پر تیر آئے

عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهِ يَجْأَرُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ عَلَى

اور کام نہ آئے (بلکہ پھینک دیا جائے) یجارون آواز بلند کرینگے جیسے گائے آواز کرتی ہے کیوقت، وازکا تی ہے علی اعقادکم عرب

أَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلَى عَقِبَيْهِ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِي مَوْضِعِ

لوگ بولتے ہیں رجع علی عقبیہ یعنی پیٹھ پھیر کر چلا سامرا سمر سے نکلا ہے اسکی جمع سمار ہے یہاں اس کے معنوں میں ہے جو رات

الْجَمْعِ تُسْحَرُونَ تَعْمَوْنَ مِنَ السِّحْرِ

کو گپ شپ کرنیوالے تسحرون اندھے ہورہے ہوجادو سے

سُوْرَةُ النُّوْرِ

سورہ نور کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَا بَرْقِهِ الضِّيَاءُ مُذْعِنِيْنَ يُقَالُ

من خلالہ کا معنی بادل کے پردوں کے بیچ میں سے سنا برقہ اس کی بجلی کی روشنی مذعنین مذعن کی جمع ہے یعنی

لِلْمُسْتَخْذِي مُذْعِنٌ أَشْتَاتًا وَشَتَّى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

عاجزی کرنیوالا اشتاتا اور شتی اور شتات اور شت سب کے ایک معنی ہیں (یعنی الگ الگ) اور ابن عباسؓ نے کہا

سُوْرَةٌ أَنْزَلْنَاهَا بَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهُ سُمِّيَ الْقُرْآنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ

سورۃ انزلناھا کا معنی ہمنے اس کو بیان کیا اور اوروں نے کہا قرآن کئی سورتوں کو ملا کر اور سورت ایک

السُّوْرَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوْعَةٌ مِنَ الْأُخْرَى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا

قطعہ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ دوسرے قطعہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے چونکہ یہ قطعہ ایک دوسرے سے نزدیک یعنی ملے ہوئے ہیں اسلیے انکو قرآن کہتے

وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ الْمِشْكَاةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى

ہیں (تو یہ قرن سے نکلا ہے) اور سعد بن عیاض ثمالی نے کہا (اسکو ابن شاہین نے وصل کیا) مشکوۃ کہتے ہیں طاق کو یہ حبشی زبان کا لفظ ہے اور یہ جو

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ تَأْلِيْفَ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ

فرمایا ہم پر اسکا جمع کرنا اور قرآن کرنا ہے تو قرآن سے اسکا جوڑنا اور ایک ٹکڑے سے دوسرا ٹکڑا ملانا مراد ہے پھر فرمایا فاذا قراناہ یعنی

فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ أَيْ مَا جُمِعَ فِيْهِ فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتَهِ

جب ہم اسکو جوڑ دیں اور مرتب کر دیں تو اس مجموعہ کی پیروی کر یعنی اس میں جس بات کا حکم ہے اس کو بجا لا اور جس کی اللہ نے ممانعت

عَمَّا نَهَاكَ اللّٰهُ وَيُقَالُ لَيْسَ لِشِعْرِهِ قُرْآنٌ اَیْ تَأْلِيفٌ وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ لِاَنَّهُ

کی ہے اُس سے [illegible] اور عرب لوگ کہتے ہیں اُس کے شعروں میں قرآن نہیں ہے یعنی بے جوڑ شعر ہیں اور قرآن کو فرقان بھی کہتے

يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيُقَالُ لِلْمَرْاَةِ مَا قَرَاَتْ بِسَلًا قَطُّ اَیْ لَمْ تَجْمَعْ فِیْ

ہیں کیونکہ وہ حق اور باطل کو جدا کرتا ہے اور عورت کے حق میں کہتے ہیں ما قرأت بسلا قط یعنی اُس نے اپنے پیٹ میں بچہ

بَطْنِهَا وَلَدًا وَقَالَ فَرَّضْنَاهَا اَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً وَمَنْ قَرَاَ فَرَضْنَاهَا

کبھی نہیں رکھا اور [illegible] نے فرضناها تشدید سے پڑھا ہے تو معنی یہ ہونگے ہم نے اس میں مختلف فرائض اُتارے اور جس نے فرضناها تخفیف سے پڑھا

يَقُولُ فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ

وہ معنی یہ کرتا ہے ہم نے تم پر اور جو لوگ قیامت تک تمہارے بعد آئینگے اُن پر فرض کیا ف مجاہد نے کہا ف اوالطفل الذين

لَمْ يَظْهَرُوْا لَمْ يَدْرُوْا لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ اُولِی الْاِرْبَةِ مَنْ لَيْسَ

لم يظهروا على عورات النساء سے وہ لڑکے مراد ہیں جو کم سنی کی وجہ سے عورتوں کی شرمگاہ یا جماع سے واقف نہیں ہیں اور شعبی نے کہا ف

لَهُ اَرَبٌ وَقَالَ طَاوُسٌ هُوَ الْاَحْمَقُ الَّذِیْ لَا حَاجَةَ لَهُ فِی النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

اور طاؤس نے کہا اسکو عبدالرزاق نے وصل کیا) وہ احمق مراد ہے جسکو عورتوں کا خیال نہ ہو ف اور مجاہد نے کہا اسکو طبری نے وصل کیا

لَا يُهِمُّهُ اِلَّا بَطْنُهُ وَلَا يُخَافُ عَلَی النِّسَاءِ بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

جنکو اپنے پیٹ کی دھن لگی ہو اور نہ اُس سے ڈر ہو عورتوں کو ہاتھ لگا بیٹھے باب والذین یرمون ازواجهم

اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ

ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات

بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

بالله انه لمن الصدقین کی تفسیر ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے ف کہا ہم کو

الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا اَتٰى عَاصِمَ

اوزاعی نے کہا مجھ سے زہری نے اُنہوں نے سہل بن سعد سے کہ عویمر (بن حارث بن زید بن جد بن عجلان) عاصم بن عدی پاس آیا

ابْنَ عَدِیٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِیْ عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِیْ رَجُلٍ وَجَدَ

جو بنی عجلان قبیلے کا سردار تھا اور پوچھنے لگا بھلا اگر کوئی شخص اپنی جورو پاس کسی اجنبی مرد کو پائے (جو اُس سے

مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

صحبت کر رہا ہو) تم کیا کہتے ہو کیا اُس کو مار ڈالے پھر تم لوگ بھی اُسکو قصاص میں مار ڈالو گے ف پھر کرے تو کیا کرے عویمر نے کہا عاصم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتٰى عَاصِمٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

تم میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے پوچھا یا رسول اللہ وال

اللہ فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل فسألہ عویمر فقال إن رسول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے سوالات کو برا سمجھا اور عیب جانا جب عویمر نے عاصم سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو عاصم نے کہا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرہ المسائل وعابہا قال عویمر واللہ لا أنتہی حتی أسأل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسے سوالات کو برا اور معیوب سمجھا عویمر نے کہا میں تو قسم خدا کی باز نہیں آنے کا جب تک آنحضرت صلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فجاء عویمر فقال یا رسول اللہ رجل وجد

اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ نہ پوچھوں آخر عویمر آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ایک شخص اپنی جورو

مع امرأتہ رجلا أیقتلہ فتقتلونہ أم کیف یصنع فقال رسول اللہ صلی اللہ

کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو آپ اس کو قصاص میں مار ڈالیں گے نہیں تو پھر کیا کرے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم قد أنزل اللہ القرآن فیک وفی صاحبتک فأمرہما رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں قرآن اتارا پھر آپ نے جورو مرد دونوں کو لعان

اللہ علیہ وسلم بالملاعنة بما سمی اللہ فی کتابہ فلاعنہا ثم قال یا رسول

کرنے کا حکم دیا اسی طرح جس طرح اللہ نے قرآن میں اتارا عویمر نے اپنی جورو سے لعان کیا پھر کہنے لگا یا رسول اللہ

اللہ إن حبستہا فقد ظلمتہا فطلقہا فکانت سنة لمن کان بعدہما فی المتلاعنین

اگر میں اب اس عورت کو رکھوں تو میں ظالم ہوں عویمر نے اس کو طلاق دے دیا پھر ان جورو مرد میں جو لعان کریں یہی طریقہ قائم ہو گیا

ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروا فإن جاءت بہ أسحم أدعج العینین

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھتے رہو اس عورت کا بچہ کس صورت کا پیدا ہوتا ہے اگر سانولا کالی آنکھوں والا بڑے

عظیم الألیتین خدلج الساقین فلا أحسب عویمرا إلا قد صدق علیہا وإن جاءت

سرین والا موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تب تو میں سمجھوں گا عویمر سچا تھا جو اس نے اپنی جورو کی نسبت بیان کیا تھا اور اگر سرخ سرخ

بہ أحیمر کأنہ وحرة فلا أحسب عویمرا إلا قد کذب علیہا فجاءت بہ علی

گرگٹ کی طرح پیدا ہو (عویمر کا یہی رنگ تھا) تب تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی جورو پر جھوٹ تہمت لگائی خیر جب اس کا بچہ پیدا ہوا دیکھا

النعت الذی نعت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدیق عویمر

تو وہ بچہ اس شکل کا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں بیان فرمائی تھی جب عویمر سچا ہو یعنے سانولا کالی آنکھوں والا بڑے

فکان بعد ینسب إلی أمہ باب قولہ والخامسة أن لعنة اللہ علیہ إن کان من

سرین والا موٹی پنڈلیوں والا اس کے بعد وہ بچہ اپنی ماں کی طرف منسوب رہا باب والخامسة أن لعنة اللہ علیہ إن کان من الکاذبین

الکاذبین حدثنی سلیمن بن داود أبو الربیع حدثنا فلیح عن الزہری

کی تفسیر مجھ سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انھوں نے زہری سے

لعان کے بعد جورو مرد میں تفریق کر دی جاتی ہے یعنے مجرد لعان سے فراغت ہو تو عورت پر طلاق پڑ جاتی ہے امام شافعی اور امام احمد اور اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے اور عویمر نے جو طلاق دیا اس کی ضرورت نہ تھی ... کہ لعان سے طلاق نہیں پڑتی ... جب تک خاوند طلاق نہ دے طلاق نہیں پڑتی بعضوں نے کہا لعان سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور خود بخود دونوں میں جدائی ہو جاتی ہے

۷۸

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

انہوں نے ... سہل بن سعد سے کہ ایک شخص (عویمر عجلانی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ آپ

اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ

یہ فرماتے ہیں اگر ایک شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو (مصروف بکار) دیکھے تو کیا اسکو مار ڈالے اگر مار ڈالے تو آپ اُس کو بھی مار ڈالینگے

اللّٰهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اُس وقت اللہ تعالیٰ نے قرآن میں لعان کا حکم اُتارا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے فرمایا

سَلَّمَ قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ

تیرا اور تیری جورو کا فیصلہ ہو گیا خیر دونوں نے لعان کیا اُس وقت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَ

اُس کے بعد سے یہ طریقہ قائم ہو گیا کہ لعان کرنے والوں (جورو مرد) میں جدائی کر دی جائے ف۱ وہ عورت

كَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ

حاملہ تھی خاوند نے کہا یہ میرا حمل نہیں ہے آخر اُسکا بچہ جو پیدا ہوا وہ اپنی ماں کا بیٹا کہلاتا اُسی وقت سے یہ طریقہ بھی قائم ہوا کہ ایسا بچہ اپنی

أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا بَابُ قَوْلِهِ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ

ماں کا وارث ہوگا اور ماں اُس بچہ کی وارث ہوگی ماں کو اپنا مقرری حصہ جو اللہ کی کتاب میں ہے (سدس یا ثلث) ملیگا ف۲ باب ویدرأ عنہا

أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

العذاب ان تشہد اربع شہادات باللہ انہ لمن الکاذبین کی تفسیر مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس رضہ سے

أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ

کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی جورو (خولہ بنت عاصم) کو شریک

ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا

بن سحماء سے تہمت لگائی آنحضرت صلعم نے (ہلال سے) فرمایا یا تو (چار) گواہ لا نہیں تو تیری پیٹھ پر حد قذف پڑیگی اُس نے عرض

رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ

کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں کوئی شخص اپنی عورت کو کسی پر اکام کرتے دیکھے تو گواہ ڈھونڈتا پھرے (یہ تو بڑی مشکل ہے) آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ

صلے اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے گواہ لا ورنہ تیری پیٹھ پر حد پڑیگی ہلال رضہ نے کہا

وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ

قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچا نبی کے ساتھ بھیجا میں سچا ہوں اور اللہ میرے باب میں ضرور کوئی ایسا حکم اتاریگا جس سے میری پیٹھ سزا سے بچا دیگا

جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ

اسکے بعد حضرت جبرئیل اترے اور یہ آیت نازل ہوئی والذین یرمون ازواجہم اخیر ان کان من الصادقین تک

فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ان آیتوں کے اترنے کے بعد) لوٹے اور ہلال کی جورو کو بلا بھیجا ہلال نے لعان کی گواہیاں دیں اور آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ

علیہ وسلم فرما رہے تھے دیکھو اللہ خوب جانتا ہے تم دونوں میں سے ایک کی بات ضرور جھوٹ ہے پھر کوئی تم میں جو جھوٹا ہے توبہ کرتا ہے یا نہیں

فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ

جب پانچویں گواہی کا وقت آیا تو لوگوں نے اسکو ٹھیرایا اور سمجھایا یہ پانچویں گواہی (اگر جھوٹی ہے) تجھ کو عذاب میں مبتلا کریگی۔ ابن عباس نے کہا

وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ

یہ سنکر وہ عورت ذرا جھجکی اور رک گئی ہم سمجھے کہ وہ اقرار کر لیگی (اپنا قصور مان لیگی) پھر کہنے لگی میں اپنی قوم کو تمام عمر کے لیے رسوا نہیں کرونگی اور پانچویں گواہی بھی دے دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب دیکھتے رہو اگر

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ

اس عورت کا بچہ کالی آنکھوں والا موٹے

الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ

سرین والا موٹی بنڈلیوں والا پیدا ہوا تو وہ شریک بن سحما کا نطفہ ہے پھر اس عورت کا بچہ اسی صورت کا پیدا ہوا اس وقت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ کا یہ حکم جو لعان کے باب میں اترا نہ آیا ہوتا تو میں اس عورت کو اچھی سزا دیتا

بَابُ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ حَدَّثَنَا

باب　والخامسۃ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین کی تفسیر　ہم سے

مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ

مقدم بن محمد بن یحیی نے بیان کیا کہا ہم سے چچا قاسم بن یحیی نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے قاسم نے ان سے سنا ہے انہوں نے

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي

نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا ایک شخص (عویمر) نے اپنی جورو پر تہمت رکھی اور اس کے لڑکے کو کہا یہ میرا نطفہ نہیں ہے

زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ نے جورو مرد دونوں کو حکم دیا لعان کرو

تلاعنا ثم قال الله ثم قضى بالولد للمرأة وفرق بين المتلاعنين باب

وہ لڑکا عورت کو دلا دیا اور جورو و مرد میں جدائی کرادی باب

ان الذين جاءو بالافك عصبة منكم لا تحسبوه شرا لكم بل هو خير

ان الذین جاءو بالافک عصبۃ منکم لا تحسبوہ شرا بل ہو خیر لکم

لكم لكل امرئ منهم ما اكتسب من الاثم والذي تولى كبره منهم له عذاب

لکل امرئ منہم ما اکتسب من الاثم والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب عظیم

عظيم افاك كذاب حدثنا ابو نعيم حدثنا سفين عن معمر عن الزهري

کی تفسیر افاک بہت جھوٹ بولنے والا ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

عن عروة عن عائشة رض والذي تولى كبره قالت عبد الله بن ابي ابن

انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا والذی تولی کبرہ سے عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) مراد ہے

سلول باب ولولا اذ سمعتموه قلتم ما يكون لنا ان نتكلم بهذا سبحنك

باب ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بہذا سبحانک ہذا

هذا بهتان عظيم لولا جاءو عليه باربعة شهداء فاذ لم ياتوا بالشهداء

بہتان عظیم لولا جاءو علیہ باربعۃ شہداء فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک

فاولئك عند الله هم الكذبون حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس

عند اللہ ہم الکذبون کی تفسیر ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے

عن ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وعلقمة

انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے حضرت عائشہ کی تہمت کی حدیث جب تہمت لگانے والوں نے لگائی اور اللہ

ابن وقاص وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن حديث

تعالیٰ نے حضرت عائشہ رض کی ان باتوں سے پاکی ظاہر کی عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور

عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين قال لها اهل الافك

علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے نقل کی اور ان چاروں میں سے ہر ایک نے اس

ما قالوا فبرأها الله مما قالوا وكل حدثني طائفة من الحديث وبعض

حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا اور ایک کی روایت دوسرے کی روایت کو

حديثهم يصدق بعضا وان كان بعضهم اوعى له من بعض الذي

تصدیق کرتی ہے گو ان میں سے بعضوں کا حافظہ دوسرے سے اچھا تھا

حدثني عروة عن عائشة رض ان عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم

عروہ بن زبیر نے جو حضرت عائشہؓ سے روایت کی وہ یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج اقرع بين

صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ یہ تھا آپ جب سفر میں جاتے تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے

ازواجه فايتهن خرج سهمها خرج بها رسول الله صلى الله عليه وسلم معه

قرعہ میں جس بی بی کا نام نکلتا اس کو سفر میں اپنے ساتھ لیجاتے ایک لڑائی میں آپ جانے لگے (غزوۂ بنی مصطلق)

قالت عائشة فاقرع بيننا في غزوة غزاها فخرج سهمي فخرجت مع رسول الله

میں آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی اور

صلى الله عليه وسلم بعد ما انزل الحجاب فانا احمل في هودجي وانزل فيه

یہ واقعہ حجاب کا حکم اترنے کے بعد کا ہے میں ایک ہودے میں سوار رہتی جب اترتی تو ہودہ سمیت اتاری

فسرنا حتى اذا فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزوته تلك وقفل

جاتی خیر ہم اسی طرح سفر میں چلے یہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑائی سے فارغ ہوئے اور سفر سے لوٹے

ودنونا من المدينة قافلين اذن ليلة بالرحيل فقمت حين اذنوا

ہم لوگ مدینہ کے نزدیک آن پہنچے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کوچ کا حکم دیا گیا میں کوچ کا حکم ہونے پر اٹھی اور پاؤں پر

بالرحيل فمشيت حتى جاوزت الجيش فلما قضيت شاني اقبلت الى

چلکر لشکر کے پار نکل گئی جب حاجت سے فارغ ہوئی اور لوٹ کر اپنے ٹھکانے آئی

رحلي فاذا عقد لي من جزع ظفار قد انقطع فالتمست عقدي وحبسني

تو اس وقت میں نے خیال کیا تو ظفار کے نگینوں کا ہار جو میرے گلے میں تھا ٹوٹ کر گر گیا تھا میں اسکو ڈھونڈنے لگی اسکو ڈھونڈھنے

ابتغاؤه واقبل الرهط الذين كانوا يرحلون لي فاحتملوا هودجي

میں دیر ہوئی اتنے میں وہ لوگ آن پہنچے جو میرا ہودہ اٹھا کر اونٹ پر لادا کرتے تھے

فرحلوه على بعيري الذي كنت ركبت وهم يحسبون اني فيه وكان

انہوں نے ہودہ اٹھا لیا اور میرے اونٹ پر لادا یہ سمجھے کہ میں ہودے کے اندر بیٹھی ہوں کیونکہ اس زمانہ میں عورتیں

النساء اذ ذاك خفافا لم يثقلهن اللحم انما تاكل العلقة من الطعام

ہلکی پھلکی (دبلی پتلی) ہوا کرتی تھیں ایسی پر گوشت بھاری بھرکم نہیں تھیں اسکی وجہ یہ تھی کہ ذرا سا کھانا کھایا کرتی تھیں (وہ بھی سوکھا ملیدہ

فلم يستنكر القوم خفة الهودج حين رفعوه وكنت جارية حديثة

کچھ جو کی روٹی) اسی وجہ سے ان لوگوں کو ہودے کے ہلکے پن کا کچھ خیال نہ آیا جب انہوں نے ہودہ اٹھایا دوسرا سبب یہ بھی تھا میں اس زمانہ میں

الْسِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ
بالکل ایک کمسن چھوکری تھی (میرا بوجھ ہی کیا تھا) خیر وہ ہودہ اونٹ پر لاد کر اونٹ لیکر چلدیے اور جب سارا لشکر چلدیا اسوقت مجھ میں میرا ہار ملا

مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ
میں جو لشکر کے مکانوں پر آئی کیا دیکھتی ہوں وہاں (آدمی کا نام نہیں) کوئی بلانیوالا نہ کوئی جواب دینیوالا آخر میں اسی ٹھکانے کی طرف چلی

أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي
کہ جب لشکر کے لوگ (اونٹ پر) مجھ کو نہ پائینگے تو میری تلاش میں یہیں آئینگے میں اسی جگہ بیٹھے بیٹھے اونگھنے لگی میری آنکھ لگ گئی (سو رہی)

فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ
لشکر کے پیچھے پیچھے (گرے پڑے کی خبر رکھنے کو) ایک شخص مقرر تھا جسکو صفوان بن معطل سلمی کہا کرتے تھے وہ پچھلی رات کو چلا آرہا تھا

فَادَّلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ
صبح کو اس جگہ پہونچا جہاں میں پڑی ہوئی تھی دور سے اسکو ایک سوتا شخص معلوم ہوا تو وہ میرے پاس آیا مجھ کو پہچان لیا کیونکہ حجاب کا

رَآنِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي
حکم اترنے سے پہلے میں اسکے سامنے نکلا کرتی تھی اُس نے مجھ کو دیکھکر جو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی اس نے مجھکو

فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَاللَّهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ
پہچان لیا میں نے اپنا مونہہ دوپٹہ سے ڈھانپ لیا خدا کی قسم اُس نے مجھ سے کوئی بات تک نہیں کی نہ میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا

اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ
اسکے مونہہ سے اور کوئی بات سنی اُس نے کیا کیا اپنی اونٹنی بٹھائی اور اسکا پاؤں اپنے پاؤں سے دبائے رکھا میں اونٹنی پر چڑھ گئی وہ پیادہ

بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ
پیدل چلتا ہوا اونٹنی کو چلاتا رہا یہاں تک کہ ہم لشکر میں اُس وقت پہونچے جب لشکر والے دوپہر کو گرمی کی شدت میں وہ اترے ہوئے تھے

مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ فَقَدِمْنَا
لوگوں نے طوفان اٹھایا اور جسکی قسمت میں تباہی لکھی تھی وہ تباہ ہوا سب سے بڑا اس طوفان کا بانی مبانی عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق مردود)

الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ
تھا خیر ہم لوگ مدینہ پہونچے وہاں پہونچکر میں بیمار ہوگئی ایک مہینے تک بیمار رہی لوگ طوفان جوڑنیوالوں کی باتوں کا چرچہ کرتے رہے لیکن

الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ
مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی ایک ذرا وہم مجھکو اس سے پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مہربانی جو اپنے حال پر جب

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ
میں کبھی بیمار ہوا کرتی اس بیماری میں نہیں پاتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

استنكر إنما يدخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فيسلم ثم يقول كيف

(میری حجرے میں) تشریف لاتے　سلام علیکم کرتے پھر (کھڑے ہی کھڑے) اتنا پوچھ کر　آپ کیسی ہے تشریف

تيكم ثم ينصرف فذاك الذي يريبني ولا أشعر حتى خرجت بعد ما

لے جاتے (نہ پاس بیٹھتے نہ باتیں کرتے) اس سے مجھ کو بیشک وہم ہوا مگر اس طوفان کی مجھ کو خبر نہ تھی بیماری میں جب چنگی ہو کر ابھی ناتوان

نقهت فخرجت معي أم مسطح قبل المناصع وهو متبرزنا وكنا لا نخرج إلا

تھی مناصع کی طرف گئی میرے ساتھ مسطح کی ماں (سلمی) تھی مناصع میں ہم لوگ پاخانہ پھرنے کو جایا کرتے اور رات ہی کو جاتے پھر دوسری

ليلا إلى ليل وذلك قبل أن نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وأمرنا أمر

رات کو یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب گھروں کے نزدیک پاخانے نہیں بنے تھے　(رفع حاجت) اگلے زمانہ کے عربوں کی رسم تھی ہم بھی

العرب الأول في التبرز قبل الغائط فكنا نتأذى بالكنف أن نتخذها

اسی طرح جنگل کو پاخانہ کے لیے جایا کرتے اس زمانہ میں ہم کو بدبو کی وجہ سے گھروں کے پاس پاخانہ بنانے میں تکلیف ہوتی خیر میں اور

عند بيوتنا فانطلقت أنا وأم مسطح وهي ابنة أبي رهم بن عبد مناف

مسطح کی　ماں جو　ابورہم بن عبد مناف　کی بیٹی

وأمها بنت صخر بن عامر خالة أبي بكر الصديق وابنها مسطح بن أثاثة

اور جسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی (رائطہ اس کا نام تھا)　ابوبکر صدیق کی خالہ تھی　اسی کا بیٹا مسطح تھا　دونوں

فأقبلت أنا وأم مسطح قبل بيتي قد فرغنا من شأننا فعثرت أم مسطح

حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو آ رہی تھیں　اتنے میں مسطح کی ماں کا　پاؤں چادر

في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت أتسبين رجلا

میں اولجھ کر پھسلا وہ کیا کہنے لگی ہوا مسطح اللہ کرے مرے　میں نے کہا یہ کیا بکتی ہے　مسطح تو بدر کی لڑائی میں شریک

شهد بدرا قالت أي هنتاه أولم تسمعي ما قال قالت قلت وما قال

تھا تو اسکو کوستی ہے اس نے کہا ارے بھولی بھالی (دیوانی لڑکی) تو نے مسطح کی باتیں نہیں سنی میں نے پوچھا کونسی باتیں (کچھ کہو تو) تب

فأخبرتني بقول أهل الإفك فازددت مرضا على مرضي فلما رجعت

اس نے طوفان جوڑنے والوں کی باتیں مجھ سے بیان کیں یہ سنکر میں تو پہلے ہی سے بیمار تھی اور زیادہ بیمار ہو گئی ف　اور اپنے گھر سے میں

إلى بيتي ودخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني سلم ثم قال

لوٹ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم　تشریف لائے اور (دور ہی سے) سلام کر کے　پوچھا　کیوں

كيف تيكم فقلت أتأذن لي أن آتي أبوي قالت وأنا حينئذ أريد أن

اب کیسی ہے میں نے عرض کیا آپ ذرا مجھ کو اجازت دیجیے میں اپنے ماں باپ پاس جاتی ہوں میرا مطلب یہ تھا　ان سے

استيقن الخبر من قبلهما قالت فاذن لي رسول الله صلى الله عليه وسلم

تحقیق کروں کہ حقیقت میں لوگوں نے ایسا طوفان اٹھایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی

فجئت ابوي فقلت لامي يا امتاه ما يتحدث الناس قالت يا بنية هوني عليك

میں گھر گئی ماں سے پوچھا اماں یہ لوگ (میری نسبت) کیا بک رہے ہیں انہوں نے کہا بیٹی تو اتنا رنج مت کر خدا

فوالله لقلما كانت امرأة قط وضيئة عند رجل يحبها ولها ضرائر الا كثرن

کی قسم ایسا اکثر ہوا ہے جب کسی مرد کے پاس کوئی خوب صورت عورت ہوتی ہے جس سے مرد محبت کرتا ہے اس کی سوکنیں بہی ہوا

عليها قالت فقلت سبحان الله ولقد تحدث الناس بهذا قالت فبكيت

تو عورتیں ایسے بہت سے جھگڑے کیا کرتی ہیں ف میں نے کہا واہ سبحان اللہ کیا لوگوں نے اسکا چرچا بہی کر دیا خیر وہ ساری رات گذری میں روتی

تلك الليلة حتى اصبحت لا يرقا لي دمع ولا اكتحل بنوم حتى اصبحت

رہی صبح ہو گئی نہ میرے آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی صبح کو بہی میں روتی رہی

ابكي فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب واسامة بن زيد

تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور اسامہ بن زید کو بلوایا

حين استلبث الوحي يستامرهما في فراق اهله قالت فاما اسامة بن زيد

آپ ان سے میرے چھوڑ دینے کے لیے مشورہ لینا چاہتے تھے کیونکہ وحی اترنے میں دیر ہوئی تھی ف حضرت عائشہ کہتی ہیں اسامہ بن زید

فاشار على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذي يعلم من براءة اهله و

نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی مشورہ دیا جو وہ جانتے تھے کہ میں ایسی ناپاک باتوں سے

بالذي يعلم لهم في نفسه من الود فقال يا رسول الله اهلك وما نعلم الا

پاک ہوں اور جیسے انکو دل میں آنحضرت کی بی بیوں سے محبت تھی یعنی انہوں نے صاف کہدیا کہ حضرت عائشہ پاکدامن اور بیقصور ہیں یہ جہوٹا طوفان

خيرا واما علي بن ابي طالب فقال يا رسول الله لم يضيق الله عليك و

ہے اور حضرت علی نے آنحضرت کو رنجیدہ دیکھ کر آپ کی تسلی کے لیے یہ کہا یا رسول اللہ کیا عورتوں کی کچھ کمی ہے

النساء سواها كثير وان تسال الجارية تصدقك قالت فدعا رسول الله

عائشہ کے سوا بہت سی عورتیں موجود ہیں ف بہلا آپ لونڈی (بریرہ) سے تو پوچھیے وہ سچ سچ حال بتا دیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم بريرة فقال اي بريرة هل رايت من شيء يريبك قالت

وسلم نے بریرہ سے فرمایا بریرہ (سچ بتا) تو نے عائشہ رضہ کی کوئی ایسی بات کبہی دیکھی ہے جس سے تجھ کو کوئی شبہ ہو سکتا

بريرة لا والذي بعثك بالحق ان رايت عليها امرا اغمصه عليها

اس پر بریرہ نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں نے تو کوئی بات عائشہ کی ایسی نہیں دیکھی جس پر عیب

أكثر من أنها جارية حديثة السن تنام عن عجين أهلها فتأتي الداجن

زیادہ کچھ وہ تو ابھی کمسن (اور بھولی) ایسی کہ آٹا گندھا ہوا چھوڑ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر آٹا کھا لیتی ہے

فتأكله فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستعذر يومئذ من عبد الله

یہ سنکر اسی دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (خطبہ کے لیے) کھڑے

ابن أبي ابن سلول قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على

ہوئے عبداللہ بن ابی بن سلول کے مقابل آپ نے مدد چاہی فرمایا مسلمانو کون

المنبر يا معشر المسلمين من يعذرني من رجل قد بلغني أذاه في أهل

میری حمایت کرتا ہے کون میری مدد کرتا ہے ایسے شخص کے مقابل جس نے میرے گھر والوں پر تہمت لگا کر ستایا

بيتي فوالله ما علمت على أهلي إلا خيرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت عليه إلا

خدا کی قسم میں تو اپنے گھر والے (یعنی حضرت بی بی عائشہ) کو نیک پاک دامن ہی سمجھتا ہوں اور

خيرا وما كان يدخل على أهلي إلا معي فقام سعد بن معاذ الأنصاري فقال

جس مرد سے تہمت لگائی ہے اسکو بھی نیک بخت جانتا ہوں وہ کبھی میرے گھر میں اکیلا نہیں آیا ہمیشہ میرے ساتھ آیا کرتا یہ سنکر سعد

يا رسول الله أنا أعذرك منه إن كان من الأوس ضربت عنقه وإن كان

یا رسول اللہ میں اس شخص کے مقابل آپ کی مدد کو طیار ہوں اگر یہ شخص اوس قبیلہ کا ہے تو میں ابھی اسکی گردن مارتا ہوں اگر

من إخواننا من الخزرج أمرتنا ففعلنا أمرك قالت فقام سعد بن عبادة

اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج کے قبیلے میں کا ہے تو آپ جو حکم دیں ہم بجا لائیں حضرت عائشہ نے کہا سعد بن معاذ کی یہ بات

وهو سيد الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن احتملته الحمية

جو خزرج قبیلے کے سردار تھے پہلے وہ اچھے نیک بخت آدمی تھے مگر (خدا تعصب کا خانہ خراب کرے) انکو ایک قومی غیرت نے آ دبوچا

فقال لسعد كذبت لعمر الله لا تقتله ولا تقدر على قتله فقام أسيد بن

سعد بن معاذ سے کہنے لگے اللہ کے بقا کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے تو نہ اسکو مار سکیگا نہ مار سکیگا اتنے میں اسید بن حضیر جان نثار

حضير وهو ابن عم سعد فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه

صحابی جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہوگئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے اللہ کی بقا کی قسم تو جھوٹا ہے ہم تو ضرور اس

فإنك منافق تجادل عن المنافقين فتثاور الحيان الأوس والخزرج حتى

شخص کو قتل کرینگے کیا تو بھی منافق ہو گیا ہے جو منافقوں کی طرف داری کرتا ہے بس یہ گفتگو پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے

هموا أن يقتتلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم على المنبر فلم يزل رسول

لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپس میں لڑنے ہی والے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تھے آپ برابر ان کو سمجھاتے

اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یخفضہم حتی سکتوا وسکت قالت فمکثت یومی
سمجھاتے رہے جب وہ خاموش ہوئے ف اور آپ بھی خاموش ہو رہے حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں اس دن

ذلک لا یرقا لی دمع ولا اکتحل بنوم قالت فاصبح ابوای عندی وقد بکیت
سارا دن میرا یہ حال رہا کہ نہ میرے آنسو بند ہوتے تھے اور نہ نیند آتی تھی ف۲ صبح کو میرے والدین بھی میرے پاس موجود تھے میں دو رات اور

لیلتین ویوما لا اکتحل بنوم ولا یرقا لی دمع یظنان ان البکاء فالق
ایک دن یہی حال رہا کہ نہ نیند آتی تھی نہ آنسو تھمتے تھے میرے والدین یہ سمجھے کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا

کبدی قالت فبینما ہما جالسان عندی وانا ابکی فاستاذنت علی امراۃ
حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں پھر ایسا ہوا کہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے تھے میں رو رہی تھی اتنے میں ایک انصاری عورت

من الانصار فاذنت لہا فجلست تبکی معی قالت فبینا نحن علی ذلک دخل
نے اندر آنیکی اجازت مانگی میں نے اسکو اجازت دی وہ بھی میرے ساتھ بیٹھکر رونے لگی اسی حالت میں آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے

علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم ثم جلس قالت ولم یجلس عندی
سلام کیا اور سلام کرکے بیٹھ گئے آپ نے اس سے پہلے جب سے مجھ پر طوفان لگایا

منذ قیل ما قیل قبلہا وقد لبث شہرا لا یوحی الیہ فی شانی قالت فتشہد
گیا تھا آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے ایک مہینہ تک آپ ٹھیرے رہے میرے باب میں کوئی وحی نہ آئی خیر آپ نے بیٹھکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین جلس ثم قال اما بعد یا عائشۃ فانہ
تشہد پڑھا پھر فرمایا اما بعد عائشہ مجھ کو تیری نسبت ایسی

قد بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئک اللہ وان کنت
ایسی خبر پہونچی ہے اب اگر تو پاک ہے (اور یہ خبر جھوٹ ہے) تو اللہ تعالی تیری پاکدامنی عنقریب بیان کردیگا اور اگر

الممت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف بذنبہ
واقعی تجھ سے کوئی قصور ہوگیا ہے تو اللہ سے اپنے قصور کی بخشش مانگ اور توبہ کر کیونکہ جب کوئی بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے

ثم تاب الی اللہ تاب اللہ علیہ قالت فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پھر اللہ کی درگاہ میں (آیندہ کے لیے) توبہ کرتا ہے تو اللہ اسکا گناہ بخشدیتا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو ختم کر چکے تو

مقالتہ قلص دمعی حتی ما احس منہ قطرۃ فقلت لابی اجب رسول اللہ
(خدا کی قدرت) ایک بارگی میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی مجھ کو معلوم نہ ہوا ف۳ میں نے اپنے والد ابوبکر صدیق (رض) سے

صلی اللہ علیہ وسلم فیما قال قال واللہ ما ادری ما اقول لرسول اللہ صلی
کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا آپ کو کیا جواب دوں

الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ما

پھر میں نے اپنی والدہ (ام رومان) سے کہا تم تو ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ جواب دو انہوں نے کہا میں نہیں جانتی

أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فقلت وأنا جارية

کیا جواب دوں حضرت عائشہ کہتی ہیں آخر میں خود ہی جواب پر مستعد ہوئی میں ایک کمسن

حديثة السن لا أقرأ كثيرا من القرآن إني والله لقد علمت لقد سمعتم هذا

چھوکری تھی قرآن بھی بہت سا مجھ کو یاد نہ تھا میں نے کہا قسم خدا کی میں جانتی ہوں کہ یہ بات جو تم نے سنی ہے تمہارے

الحديث حتى استقر في أنفسكم وصدقتم به فلئن قلت لكم إني بريئة والله

دلوں میں جم گئی ہے اور تم اسکو سچ سمجھنے لگے ہو اب اگر میں یہ کہوں میں پاک ہوں اور اللہ خوب

يعلم أني بريئة لا تصدقوني بذلك ولئن اعترفت لكم بأمر والله

جانتا ہے کہ میں پاک ہوں جب بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں (جھوٹ) ایک گناہ کا اقرار کروں (جو میں نے نہیں کیا)

يعلم أني منه بريئة لتصدقني والله ما أجد لكم مثلا إلا قول أبي يوسف

جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے خدا کی قسم میں اپنی اور تمہاری مثال (بالکل) ایسی ہی جانتی ہوں

قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون قالت ثم تحولت فاضطجعت

انہوں نے بھی کہا تھا میں بھی وہی کہتی ہوں) اب اچھا صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ میری مدد کرنیوالا ہے یہ کہکر حضرت عائشہ نے

على فراشي قالت وأنا حينئذ أعلم أني بريئة وأن الله مبرئي ببراءتي

بچھونے پر کروٹ بدل لی حضرت عائشہ کہتی ہیں مجھ کو یہ یقین تھا کہ چونکہ میں پاک ہوں اللہ تعالی میری پاکی ضرور ظاہر کریگا مگر

ولكن والله ما كنت أظن أن الله منزل في شأني وحيا يتلى ولشأني في

خدا کی قسم مجھ کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالے میرے باب میں قرآن کی ایسی آیتیں اتارے گا جو ہمیشہ کے لیے قیامت تک

نفسي كان أحقر من أن يتكلم الله في بأمر يتلى ولكن كنت أرجو أن

پڑھی جائینگی میں اپنی شان اس سے حقیر سمجھتی تھی کہ میرے باب میں خدا اپنا ایسا کلام اتارے جسکو ہمیشہ پڑھتے رہیں ہاں

يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خواب (دکھائی دے) جس سے آپ کو میری پاکدامنی کھل جائیگی حضرت عائشہ کہتی

فوالله ما رام رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا خرج أحد من أهل البيت

ہیں پھر ایسا ہوا اللہ کی قسم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ بیٹھے تھے وہاں سے سرکے اور نہ گھر میں جو لوگ تھے ان میں سے

حتى أنزل عليه فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء حتى إنه ليتحدر منه

کوئی باہر گیا اور آپ پر وحی آنی شروع ہو گئی معمول کے موافق آپ پر سختی ہونے لگی اور پسینا موتی کی طرح آپ کے بدن سے ٹپکنے لگا

مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ

جاڑا تھا وہ سردی کا دن تھا مگر وحی اترنے میں ایسی ہی سختی ہوتی تھی

قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ

جب وحی کی حالت موقوف ہوگئی دیکھا تو آپ ہنس رہے ہیں (خوش ہیں)

فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ فَقَالَتْ أُمِّي

پھر پہلی بات جو آپ نے کہی یہ فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ نے تو تجھ کو پاک صاف کر دیا یہ سنتے ہی میری والدہ کہنے

قُومِي إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْزَلَ

لگیں اٹھ آپ کا شکریہ کر میں نے کہا واہ خدا کی قسم میں تو کبھی نہیں اٹھنے کی (آپکا شکریہ نہ کرونگی) میں تو فقط اپنے پروردگار

اللّٰهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ الْعَشْرَ الْآيَاتِ

اتارین ان الذین جاءو بالافک عصبۃ منکم لاتحسبوہ پوری دس تب یہ آیتیں

كُلَّهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ

میری پاکی ظاہر کرنے کو یہ اتر چکیں (اور طوفان لگانیوالوں کو سزا دی گئی) تو ابوبکر صدیق کہنے لگے مسطح بن اثاثہ سے

عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا

رشتہ داری کی وجہ سے کچھ سلوک کیا کرتے تھے کہنے لگے خدا کی قسم اب تو میں مسطح کو کبھی کچھ نہیں دینے کا

أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ

جب اس نے عائشہ کو حق میں ایسی باتیں کہیں (اسکو اپنی قرابت کا بھی خیال نہیں آیا) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ولا یاتل

مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ

اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی والمسٰکین والمہاجرین فی سبیل اللہ

اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ

ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم تو

أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ

ابوبکر رض (یہ آیت سنکر) کہنے لگے البتہ خدا کی قسم مجھ کو یہ پسند ہے کہ اللہ مجھکو بخشدے اور مسطح سے اگلی عادت کے موافق سلوک

يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

کرنے لگے اور کہنے لگے خدا کی قسم میں مسطح کا یہ معمول کبھی نہیں بند کرنیکا (بلکہ ہمیشہ جاری رکھونگا) حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ

صلی اللہ علیہ وسلم (طوفان کے زمانہ میں) ام المومنین زینب بنت جحش سے (جو میری سوکن تھیں) میرا حال پوچھتے تم عائشہ رض کو کیسی

مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا

سمجھی ہو تم نے کیا دیکھا ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کی خوب احتیاط رکھتی ہوں واللہ میں تو عائشہ کو اچھی ہی

قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ کہتی ہیں ام المؤمنین زینب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بیوں میں برابری کرتی تھیں

فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ

اللہ نے انکی پرہیزگاری کی وجہ سے انکو بچا لیا اور انکی بہن حمنہ بنت جحش اپنی بہن کی طرف سے لڑنے لگیں اور طوفان جوڑنے والوں

هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ بَابُ قَوْلِهِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي

تباہ ہوئیں وہ بھی تباہ ہوئی — باب — ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ — فی الدنیا

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهُ

والآخرۃ لمسکم فیما افضتم فیہ عذاب عظیم کی تفسیر مجاہد نے کہا اذ تلقونہ کا معنے یہ ہے

يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

کہ ایک دوسرے سے سن کر اس بات کو نقل کرنے لگے تفیضون (جو سورۃ یونس میں ہے) اسکا معنے تم کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر

سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا

سلیمان بن کثیر نے خبر دی انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے ام رومان سے جو حضرت عائشہ کی والدہ

قَالَتْ لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا بَابُ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ

تھیں وہ کہتی تھیں جب عائشہ نے طوفان کی خبر سنی تو بیہوش ہو کر گر پڑی — باب — اذ تلقونہ بالسنتکم

وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ

وتقولون بافواھکم مالیس لکم بہ علم او تحسبونہ ہینا وھو عند اللہ عظیم کی

عَظِيمٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ

تفسیر ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے انکو ابن جریج نے خبر دی

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ بَابُ وَ

کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا وہ اس آیت کو یوں پڑھتی تھیں اذ تلقونہ بالسنتکم — باب

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ

لولا اذ سمعتموہ قلتم — مایکون — لنا ان نتکلم — بھذا سبحانک — ھذا بھتان عظیم

عَظِيمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ

کی تفسیر ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عمر بن سعید بن ابی حسین سے

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ

انہوں نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرض میں تھیں (مرنے کے قریب تھیں) اس وقت عبداللہ بن

وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عباس ان کے پاس آئے اور اجازت چاہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تامل کیا کہنے لگیں ایسا نہ ہو عبداللہ بن عباس سو قسمیں میری تعریف کرنے لگیں

وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتِ ائْذَنُوا لَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ

اور عزت دار آدمی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اچھا ان کو اجازت دو جب وہ آئے تو کہنے لگے ام المؤمنین کہو کیا کیفیت ہے انہوں نے کہا اگر میں خدا

إِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے ڈرتی رہی ہوں تو سب کچھ اچھا ہے ابن عباس نے کہا اللہ چاہے تو تم اچھی ہی رہو گی اور انجام عمدہ ہی ہوگا تم آنحضرت صلعم کی بی بی اور بی بی

وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ

بھی کیسی جو بیاہی آنحضرت صلعم نے سوا تمہارے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور جب تم پر طوفان لگایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے تمہاری پاکدامنی اتاری

دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نِسْيًا مَنْسِيًّا حَدَّثَنَا

تو حضرت عائشہ ان سے کہنے لگیں ابھی ابن عباس آئے تھے انہوں نے میری تعریف کی مجھ کو تو یہ آرزو ہے کاش میں گمنام بھولی بسری ہوتی ف ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ

محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے

الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ رض نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نِسْيًا

قاسم بن محمد بن ابی بکر سے کہ عبداللہ بن عباس رض نے حضرت عائشہ رض سے اندر آنے کی اجازت مانگی پھر ایسی ہی حدیث نقل کی اس میں

مَنْسِيًّا بَابُ قَوْلِهِ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

بھولی بسری ہوتی باب یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدًا الآیہ کی تفسیر ہم سے محمد بن یوسف فریابی

يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے

قَالَتْ جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَأْذَنِينَ لِهَذَا قَالَتْ

انہوں نے کہا حسان بن ثابت (شاعر مشہور) حضرت عائشہ کے پاس آئے اندر آنے کی اجازت مانگی مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رض سے کہا تم اس

أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ فَقَالَ -

بڑا عذاب ف اسکو لگا سفیان ثوری نے کہا یعنے آنکھوں سے اندھا ہو گیا پھر حسان نے حضرت عائشہ رض کی تعریف میں یہ شعر پڑھی

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ ✦ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

عاقلہ ہے پاک دامن پاک ہے ہر عیب سے وہ نیک بخت ✦ صبح کرتی ہے وہ بھوکی بیگنہ کا گوشت وہ کھاتی نہیں ف

قالت لكن انت باب ويبين الله لكم الايت والله عليم حكيم حدثني

حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں مگر حسان تو تو ایسا نہیں ہے باب ویبین اللہ لکم الایت واللہ علیم حکیم کی تفسیر ہم سے

محمد بن بشار حدثنا ابن ابي عدي انبانا شعبة عن الاعمش عن ابي

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے

الضحى عن مسروق قال دخل حسان بن ثابت على عائشة فشبب وقال

انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور یہ شعر ان کو سنانے لگے

حصان رزان ما تزن بريبة وتصبح غرثى من لحوم الغوافل

عاقلہ ہے پاک دامن پاک ہے ہر عیب سے وہ نہایت بخت صبح کرتی ہے وہ بھوکی بیگنہ کا گوشت وہ کھاتی نہیں

قالت لست كذاك قلت تدعين مثل هذا يدخل عليك وقد انزل الله

حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں تو تو ایسا نہیں ہے میں نے کہا ایسے شخص کو آپ اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں جس کے حق میں اللہ نے

والذي تولى كبره منهم فقالت واي عذاب اشد من العمى وقالت وقد كان

یہ آیت اتاری والذی تولی کبرہ منہم الآیۃ حضرت عائشہؓ نے کہا اب اندھے ہونے سے زیادہ اور کیا عذاب ہوگا

يرد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب قوله ان الذين يحبون

نکرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کافروں کو جواب دیتا تھا باب ان الذین یحبون

ان تشيع الفاحشة في الذين امنوا لهم عذاب اليم في الدنيا والاخرة والله

ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا لہم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ واللہ

يعلم وانتم لا تعلمون ولولا فضل الله عليكم ورحمته وان الله رءوف رحيم تشيع

یعلم وانتم لا تعلمون ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ وان اللہ رؤف رحیم کی تفسیر تشیع کا معنی پھیلے

تظهر باب قوله ولا ياتل اولو الفضل منكم والسعة ان يؤتوا اولي

ظاہر ہو باب ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی

القربى والمساكين والمهاجرين في سبيل الله وليعفوا وليصفحوا الا تحبون

والمساکین والمہاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون

ان يغفر الله لكم والله غفور رحيم وقال ابو اسامة عن هشام بن عروة قال

ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم کی تفسیر ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے ہشام بن عروہ سے روایت کی

اخبرني ابي عن عائشة قالت لما ذكر من شاني الذي ذكر وما علمت به قام

کہا مجھ کو والد (عروہ بن زبیر) نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی وہ کہتی تھیں جب میری نسبت جو طوفان اٹھایا گیا تھا

مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینا حدیث اور قرآن کو عام مسلمانوں کا اعتقاد اور دین بچانے کے لیے شائع کرنا بہت بڑی عبادت بلکہ افضل ترین عبادات ہے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانیکو کھڑے ہوئے آپ نے تشہد پڑھا　جیسی چاہیے ویسی اللہ کی تعریف　اور ستائش کی

اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيرُوا عَلَيَّ فِي اُنَاسٍ اَبَنُوا اَهْلِي وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى

پھر فرمایا اما بعد لوگو تم صلاح دو میں ان لوگوں کو کیا سزا دوں جنہوں نے میری بی بی کو بدنام کیا خدا کی قسم میں نے تو اپنی بی بی کی

اَهْلِي مِنْ سُوْءٍ وَاَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِي

کوئی برائی نہیں دیکھی اور جس شخص (صفوان بن معطل) سے بدنام کرتے ہیں اس سے بھی کوئی برائی میں نہیں جانتا وہ میرے گھر میں کبھی

قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ

نہیں آتا اسی وقت آتا ہے جب میں بھی وہاں موجود ہوتا ہوں اور جب میں سفر میں گیا وہ شخص بھی میرے ساتھ گیا ف۱ یہ سنکر سعد بن معاذ

ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْ نَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَ

کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ حکم فرمایئے میں ان (مردود) لوگوں کی گردن ماروں سعد کی یہ تقریر سنکر خزرج قبیلے کا ایک شخص (سعد بن

كَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ اَمَا وَاللّٰهِ

عبادہ) کھڑا ہوا حسان بن ثابت کی ماں اسی شخص کی قوم یعنی خزرج کی تھی ف۲ اور کہنے لگا سعد بن معاذ　تو جھوٹا ہے اگر وہ لوگ

اَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْاَوْسِ مَا اَحْبَبْتَ اَنْ تَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَكُونَ

لگانیوالے تیرے قبیلے کے ہوتے تو کبھی ان کی　گردن مارنا پسند نہ کرتا نوبت یہانتک پہونچی　کہ اوس اور

بَيْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

خزرج دونوں قبیلے کے لوگ مسجد ہی میں لڑ پڑیں اس فساد کی مجھ کو کچھ خبر نہ تھی خیر اسی دن رات کو ایسا ہوا　میں

خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِي اُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ وَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ

حاجت کے لیے (گھر سے) نکلی میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی تھی اس کا پاؤں پھسلا وہ کہنے لگی سو اسطح خدا غارت کرے میں نے کہا

اَيْ اُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ

اماں اپنے بیٹے کو کوستی ہے وہ خاموش رہی پھر اسکا پاؤں پھسلا وہ کہنے لگی سو اسطح خدا غارت کرے میں نے کہا ماں

لَهَا تَسُبِّينَ ابْنَكِ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ وَ

بیٹے کو کوستی ہے تیسری بار پھسلی تو یہی کہنے لگی سو اسطح خدا غارت کرے اس وقت تو میں نے اسکو جھڑکا (یہ کیا بات ہے) وہ کہنے

اللّٰهِ مَا اَسُبُّهُ اِلَّا فِيكِ فَقُلْتُ فِي اَيِّ شَاْنِي قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِيَ الْحَدِيثَ فَقُلْتُ

لگی پروردگار کی قسم میں تیرے ہی لیے تو اسکو کوستی ہوں میں نے کہا میرے لیے کیسا جب اس نے طوفان کا سارا قصہ بیان کیا میں نے

وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ فَرَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِي كَاَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهٗ

کہا حقیقت میں یہ سچ بات ہے اس نے کہا ہاں خدا کی قسم ف۳ یہ سنکر میں اپنے گھر کو لوٹی جس کام کے لیے نکلی تھی اس کو بالکل بھول گئی

کتاب التفسیر

ف۱ اگر بدکار ہوتا ... سفر جاتے وقت ... یعنی بنی الحرث ... حسان ... حسان کی والدہ فریعہ بنت ...
ف۲ ...
ف۳ ...

لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تھوڑا بہت کچھ یاد نہ رہا اور مجھکو بخار چڑھ آیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ذرا

وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ

والد کے گھر مجھکو بھجوا دیجیے آپ نے چھوکرا ساتھ کر دیا (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) میں والد کے گھر میں آئی دیکھا تو ام رومان

أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي مَا جَاءَ بِكِ يَا

(میری والدہ) نیچے بیٹھی ہیں اور ابو بکر بالاخانہ پر بیٹھے قرآن پڑھ رہے ہیں والدہ نے مجھ سے پوچھا بیٹی کیوں آئی میں

بُنَيَّةُ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي

نے اُن سے طوفان کا قصہ بیان کیا بیان کرنے کے بعد میری ماں کو اس کی اتنی فکر نہیں ہوئی جتنی مجھ کو ہوئی تھی اور

فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ خَفِّضِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ

کہا کہنے لگیں ارے بیٹی تو اتنی فکر کیوں کرتی ہے اپنے تئیں سنبھال ایسا تو ہمیشہ ہوتا چلا آیا ہے جب کسی مرد پاس کوئی خوبصورت

عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا

عورت ہوتی ہے جس سے مرد کو محبت ہوتی ہے اور اُس کی سوکنیں بھی ہوتی ہیں تو وہ اُس پر ضرور حسد کرتی ہیں طرح طرح کی باتیں بناتی

مَا بَلَغَ مِنِّي قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جیسا مجھ پر صدمہ ہوا میں نے کہا کیا یہ خبر والد کو بھی پہنچ گئی ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے

وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ

کہا آنحضرت صلعم کو بھی پہنچ چکی اور میں آنسو بھر کر آواز سے رونے لگی

فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ

ابو بکرؓ نے بالاخانے پر سے میری آواز سن لی وہ قرآن پڑھ رہے تھے بالاخانہ سے اتر آئے میری ماں سے پوچھا کیا معاملہ ہے والدہ نے

بَلَغَهَا الَّذِي ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ قَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ أَيْ

کہا اجی وہی خبر اس نے سن پائی ہے والد کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے ۳۲ کہنے لگے بیٹی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں تو اپنے

بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلَى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

گھر لوٹ جا میں گھر کو لوٹ آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے

وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا

میری ماما سے پوچھا (سچ بتلا) تو نے عائشہ کی کوئی بری بات بھی دیکھی ہے وہ کہنے لگی ہرگز نہیں پروردگار کی قسم میں نے تو کوئی عیب

أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَهَا وَانْتَهَرَهَا

آٹا گوندھا چھوڑ کر سو جاتی ہیں بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے اور آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب

بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَصْدُقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَسْقَطُوْا

(حضرت علیؓ) نے اُس کو لپہر کا (دہمکایا یا کہ ایک روایت مین یون ہے مارا بہی) اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ حال کہدے اُسکو سخت

لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَیْهَا اِلَّا مَا یَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰی تِبْرِ الذَّهَبِ

سست بہی کہہ. تب بہی اُس نے یہی کہا سبحان اللہ پروردگار کی قسم مین تو عائشہ کو ایسی پاک سمجہتی ہون جیسے سنار کہرا لعل کندن سرخ سونے کو

ثُمَّ بَلَغَ الْاَمْرُ اِلٰی ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِیْ قِیْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ

اس طوفان کی خبر اُس (صفوان) کو بہی پہونچی جس سے مجہ کو بدنام کرتے تہے وہ کہنے لگا سبحان اللہ خدا کی قسم مین نے تو کسی عورت کا اب تک

كَنَفَ اُنْثٰی قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِیْدًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ

کپڑا بہی نہین کہولا ۲ اور اُسکا انجام یہ ہوا کہ اللہ کی راہ مین شہید ہوا (غزوہ آرمینیہ سنہ ۱۹ ہجری مین) حضرت عائشہ رضہ کہتی ہین پہر مان

اَبَوَایَ عِنْدِیْ فَلَمْ یَزَالَا حَتّٰی دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّی

باپ بہی صبح کو میرے پاس آئے اور وہین بیٹہے رہے یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے

الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِیْ اَبَوَایَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی

میرے داہنے بائین دونون طرف میرے مان باپ تہے　آپ نے اللہ کی　تعریف اور ستائش کی　پہر

عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ یَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءًا اَوْ ظَلَمْتِ فَتُوْبِیْ اِلَی اللّٰهِ

فرمایا اما بعد عائشہ اگر تجہ سے کوئی برا کام ہوگیا ہے یا تونے کوئی گناہ کیا ہے　تو اللہ کی درگاہ مین　توبہ کر

فَاِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهٖ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ

کیونکہ اللہ اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا ہے حضرت عائشہ کہتی ہین اُس وقت انصار کی ایک عورت (نام نامعلوم) آئی تہی

فَهِیَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْتَحْیِیْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَیْئًا فَوَعَظَ

تہی وہ دروازے پر بیٹہی تہی مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس عورت سے آپ نہین شرماتے معلوم نہین وہ لوگون مین جاکر کیا کہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ اِلٰی اَبِیْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا

پہر آپ نے نصیحت کی گفتگو کی مین نے اپنے والد کی طرف دیکہا اُن سے کہا آنحضرت صلعم کو جواب دو　اُنہون نے کہا مین کیا جواب دون

اَقُوْلُ فَالْتَفَتُّ اِلٰی اُمِّیْ فَقُلْتُ اَجِیْبِیْهِ فَقَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا فَلَمَّا لَمْ یُجِیْبَاهُ

پہر مین نے اپنی مان کی طرف دیکہا اُن سے کہا تم تو کچہ جواب دو اُنہون نے بہی یہی کہا مین کیا جواب دون جب دونون نے کچہ جواب نہ دیا

تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَاَثْنَیْتُ عَلَیْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قُلْتُ اَمَّا بَعْدُ

تو لاچار ہوکر مین نے تشہد پڑہا اور جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف اور ستائش کی　پہر مین نے کہا　اما بعد

فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّیْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَشْهَدُ اِنِّیْ لَصَادِقَةٌ مَّا

خدا کی قسم اگر مین یہ کہون کہ مین نے یہ برا کام نہین کیا اور اللہ اس بات کا گواہ ہے کہ مین سچی ہون جب بہی کچہ فائدہ نہین

ذَالِكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ قُلُوبُكُمْ وَإِنْ قُلْتُ إِنِّي فَعَلْتُ

کیونکہ تم لوگوں نے تو اس طوفان کا چرچا کیا اور تمہارے دلوں میں یہ بات جم گئی ہے ہاں اگر میں یوں کہوں کہ میں نے یہ برا کام کیا

وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ

اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تب تو تم زبان لو گے کہو گے اس نے خود قبول کیا اب تو یہ قصور وار ٹھہری قسم ہے میں اپنی اور

لِي وَلَكُمْ مَثَلًا وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ

تمہاری مثال وہی پاتی ہوں جو یوسف پیغمبر کے والد کی تھی میں نے بہت چاہا کہ یعقوب پیغمبر کا نام مجھکو یاد آئے مگر یاد ہی نہ آیا انہوں نے

قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

یہی کہا تھا۔ اب عمدہ صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تم جو باتیں بنا رہے ہو ان پر اللہ ہی مددگار ہے اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ

وحی اترنا شروع ہوئی ہم لوگ خاموش ہو رہے جب وحی موقوف ہوئی تو میں نے دیکھا آپکے مبارک چہرے پر خوشی نمایاں ہے

فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكِ

آپ اپنی پیشانی پونچھنے اور فرمانے لگے عائشہ خوش ہو جا اللہ تعالیٰ نے تیری پاکدامنی اتاری

قَالَتْ وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں اس دن میں بے انتہا غصے تھی اتنا غصہ مجھ کو کبھی آیا ہی نہیں میرے والدین نے کہا اٹھ آنحضرت صلعم کے پاس جا کر

أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ

انکا شکریہ کر میں نے کہا میں اٹھکر انکے پاس نہیں جانے کی نہ انکا شکریہ کرونگی نہ تمہارا شکریہ البتہ اللہ جل جلالہ کا میں شکریہ کرتی ہوں جس نے میری پاکدامنی اتاری تم

سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ

لوگوں نے تو یہ بات سن لی نہ اس کو غلط کہا نہ مٹایا حضرت عائشہ رضہ کہتی تھیں ام المومنین زینب بنت جحش کو

جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ

اللہ نے انکی دینداری کی وجہ سے بچا لیا انہوں نے میری نسبت اچھی ہی بات کہی البتہ اور لوگوں کے ساتھ جو تباہ ہوئے انکی بہن

هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ

حمنہ بنت جحش بھی تباہ ہوئی اور اس طوفان کا چرچا (مسلمانوں میں) دو شخص کرتے مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور عبداللہ

اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ

بن ابی بن سلول منافق تو کھود کھود کر اس کو پوچھتا اور اس پر حاشیے چڑھاتا وہی اس طوفان کا بانی مبانی تھا والذی

مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا

تولی کبرہ سے وہ اور حمنہ مراد ہیں حضرت عائشہ کہتی تھیں ابوبکر نے مسطح کی یہ شرارت دیکھکر اس کے لیے قسم کھالی اب میں اسکو

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ يَعْنِىْ اَبَا بَكْرٍ

تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ولا یاتل اولوا الفضل منکم اخیر آیت تک اولوا الفضل سے ابوبکر صدیقؓ مراد

وَّالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ يَعْنِىْ مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ

اولی القربی والمساکین سے مسطح بن اثاثہ اخیر میں یہ ہے الا تحبون

اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى قَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ

ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم ابوبکرؓ نے کہا کیوں نہیں پروردگار ہماری تو یہ آرزو ہے کہ تو ہم کو

اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهٗ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ بَابُ قَوْلِهٖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَ

بخشے اور مسطح کو جو دیا کرتے تھے وہ پھر جاری کر دیا باب ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن کی تفسیر

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ يُّوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

اور احمد بن شبیب نے کہا ہم سے والد شبیب بن سعید نے بیان کیا انہوں نے یونس بن یزید سے کہا ابن شہاب نے عروہ سے روایت

قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى

انہوں نے کہا اللہ ان عورتوں پر رحم کرے جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اپنی اوڑھنیاں گریبانوں پر ڈالے رہیں

جُيُوْبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

تاکہ سینہ گلا وغیرہ نظر نہ آئے) انہوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر اوڑھنیاں بنائیں ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم

ابْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ

ابن نافع نے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے حضرت عائشہؓ کہتی تھیں

عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ

جب یہ آیت اتری ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن

اَخَذْنَ اُزُرَهُنَّ فَشَقَقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِىْ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا

تو عورتوں نے اپنے تہ بند دونوں کناروں سے پھاڑ کر اوڑھنیاں بنائیں

اَلْفُرْقَانُ

سورۂ فرقان کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا مَا تَسْفِىْ بِهِ الرِّيْحُ مَدَّ الظِّلَّ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

ابن عباسؓ نے کہا ھباء منثورا کا معنی جو چیز ہوا اڑا کر لائے (غبار گرد وغیرہ) مد الظل سے وہ وقت مراد ہے

اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَآئِمًا عَلَيْهِ دَلِيْلًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ خِلْفَةً مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ

سورج نکلنے تک ہوتا ہے ساکنا ہمیشہ علیہ دلیلا میں دلیل سے مراد سورج کا نکلنا ہے خلفۃ کا مطلب ہے کہ رات

عَمَلٌ اَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ اَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ اَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ هَبْ لَنَا مِنْ

کا جو کام نہ ہو سکے وہ دن کو پورا کر سکتا ہے دن کا جو کام نہ ہو سکے وہ رات کو پورا کرے اور امام حسن بصری نے کہا قرۃ اعین کا مطلب یہ ہے

اَزْوَاجِنَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا شَيْءٌ اَقَرُّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّرٰى حَبِيْبَهُ فِيْ طَاعَةِ

ہماری بی بیوں کو اور اولاد کو خدا پرست بنا اور مومن کی آنکھ کی ٹھنڈک اس سے زیادہ کسی بات میں نہیں

اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُبُوْرًا وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ السَّعِيْرُ مُذَكَّرٌ وَالتَّسَعُّرُ وَ

ابن عباس نے کہا ثبورا کا معنے ہلاکت خرابی اور وں نے کہا سعیر کا لفظ مذکر ہے تسعر سے نکلا ہے تسعر اور

الْاِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيْدُ تُمْلٰى عَلَيْهِ تُقْرَاُ عَلَيْهِ مِنْ اَمْلَيْتُ وَاَمْلَلْتُ

اضطرام کے معنے ہیں آگ کے خوب سلگنے کو جوش مارنے کو تملی علیہ اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں یہ املیت اور امللت سے

اَلرَّسُّ الْمَعْدِنُ جَمْعُهُ رِسَاسٌ مَّا يَعْبَاُ يُقَالُ مَا عَبَاْتُ بِهٖ شَيْئًا لَا يُعْتَدُّ بِهٖ

نکلا ہے الرس کان اس کی جمع رساس آئی ہے بعضوں نے کہا رس کنواں ما یعبا عرب لوگ کہتے ہیں ما عبات بہ شیئا یعنے میں

غَرَامًا هَلَاكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَّعَتَوْا طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَاتِيَةٍ عَتَتْ

غراما کا معنے ہلاکت اور مجاہد نے کہا عتوا کا معنے شرارت کی اور سفیان بن عیینہ نے کہا عاتیۃ کا معنے یہ ہے کہ اس نے خزانہ

عَنِ الْخُزَّانِ بَابٌ قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ

دار فرشتوں کا کہنا نہ مانا باب الذین یحشرون علی وجوھھم الی جھنم اولئک شر مکانا

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ

واضل سبیلا کی تفسیر ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد

الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض اَنَّ

بغدادی نے کہا ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک رض نے بیان کیا ایک شخص

رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ

(نام نامعلوم) نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے دن کافر اپنے مونہ کے بل کیسے حشر کیے جاینگے آپ نے فرمایا جس پروردگار

اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ

نے آدمی کو دو پاؤں پر چلایا کیا وہ اس کو قیامت کے دن مونہ کے بل نہیں چلا سکتا قتادہ

الْقِيٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا بَابٌ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ

نے کہا کیوں نہیں قسم ہمارے پروردگار کی عزت و جلال کی باب والذین لا یدعون مع

اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ

اللہ الٰہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک

يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا الْعُقُوْبَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ

یلق اثاما کی تفسیر اثاما کے معنے عذاب ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری

مَنْصُوْرٌ وَسُلَيْمٰنُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ وَاصِلٌ

منصور بن معتمر اور سلیمان اعمش نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے سفیان

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے یا اور کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَكْبَرُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ

کونسا گناہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک کسی کو بنائے حالانکہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا میں نے پوچھا

ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ

اس کے بعد کونسا گناہ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ اسکو کھلانا (پلانا) پڑیگا میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ آپ نے

اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِ رَسُوْلِ

فرمایا اپنے پڑوسی کی جورو سے حرامکاری کرنا عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں قرآن کی یہ آیت والذین لا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ

یدعون مع اللہ الٰہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم

النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ

اللہ الا بالحق اس حدیث کی تصدیق میں اتری ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف

يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي الْقٰسِمُ بْنُ اَبِيْ بَزَّةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ

نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھکو قاسم بن ابی بزہ نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے

ابْنَ جُبَيْرٍ هَلْ لِّمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُوْنَ

پوچھا جو شخص کسی مسلمان کا جان بوجھکر خون کرے اسکی توبہ قبول ہوگی یا نہیں (سعید نے کہا نہیں) میں نے ان کو سورہ فرقان

النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيْدٌ قَرَاْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَاْتَهَا عَلَيَّ

کی یہ آیت سنائی ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ف۳ سعید نے کہا میں نے بھی یہ آیت ابن عباس رضی کو سنائی تھی انہوں

فَقَالَ هٰذِهٖ مَكِّيَّةٌ نَّسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ

نے کہا یہ آیت مکہ میں اتری ہے اس کے بعد والی آیت (ومن یقتل مؤمنا متعمدا) نے جو سورہ نساء میں ہے اور مدینہ میں اتری اسکو منسوخ

ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

ابن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

انہوں نے کہا کوفہ والوں نے مومن کا خون کرنے میں اختلاف کیا آخر میں سفر کر کے ابن عباس رضی اللہ عنہ پاس گیا

فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ان سے پوچھا انہوں نے کہا یہ آیت ومن یقتل مومنا متعمدا اخیر میں اتری کوئی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ

کیا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ جو (قاتل مومن کے لیے) سورہ نساء

جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ

اس کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا یہی کہ اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور میں نے ابن عباس سے سورہ فرقان کی اس آیت کو پوچھا والذین لا یدعون مع اللہ

كَانَتْ هَذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَابُ قَوْلِهِ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ

الٰہا آخر اخیر تک وہ انہوں نے کہا یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے کفر اور جاہلیت کے زمانہ میں مسلمان کا خون کیا باب یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ

يَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ

ویخلد فیہ مہانا کی تفسیر ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سعید بن

ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبْزَى سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ

جبیر سے انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن ابزی نے (جو صحابی تھے) بیان کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے (اس بارہ میں) اس آیت کو

مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا

پوچھا ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم اور اس آیت کو ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اخیر آیت

بِالْحَقِّ حَتَّى بَلَغَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ

الا من تاب و آمن وعمل عملا صالحا تک انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری تو مکہ کے کافر کہنے لگے ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے برابر

عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ

دوسروں کو کیا ہے (یعنے شرک کیا ہے) اور ناحق خون بھی کیا ہے جس کو اللہ نے حرام کیا اور بے حیائی کے کام بھی کیے اس وقت اللہ

اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا بَابُ قَوْلِهِ

تعالیٰ نے یہ آیت اتاری الا من تاب و آمن وعمل عملا صالحا اخیر آیت غفورا رحیما تک باب

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ

الا من تاب و آمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ

وکان اللہ غفورا رحیما کی تفسیر ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو والد (عثمان) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے منصور

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ

سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن ابزیٰ (صحابی) نے مجھ سے کہا تم عبداللہ بن عباسؓ سے ان دو آیتوں کا

هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ

مطلب پوچھو ومن یقتل مومنا متعمدا (ایک آیت) انہوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے (دوسری آیت)

وَعَنْ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ أَهْلِ الشِّرْكِ

والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا اخر سے متعلق کہا یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری ہے (جو شرک کی حالت میں مسلمان کا خون کریں)

بَابُ قَوْلِهٖ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا هَلَكَةً حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

باب فسوف یکون لزاما کی تفسیر لزاما کے معنے ہلاکت ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا

حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا

خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ

پانچ (نشانیاں قیامت کی) گذر چکیں ایک تو دھواں دوسرے چاند کا پھٹنا تیسرے رومیوں کا ایرانیوں سے مغلوب

يَكُوْنُ لِزَامًا

اَلشُّعَرَاءُ

سورۂ شعراء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُوْنَ تَبْنُوْنَ هَضِيْمٌ يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ مُسَحَّرِيْنَ الْمَسْحُوْرِيْنَ لَيْكَةُ

مجاہد نے کہا تعبثون کا معنے بناتے ہو هضیم وہ چیز جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہو جائے مسحرین کا معنے جادو کیے گئے

وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ مَوْزُوْنٍ

لیکہ اور ایکہ جمع ہے ایکہ کی اور ایکہ جمع ہے شجر (یعنے درخت) کی یوم الظلہ یعنے وہ دن جس دن عذاب نے ان پر سایہ کیا تھا موزون

مَعْلُوْمٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةُ طَائِفَةٌ قَلِيْلَةٌ فِي السَّاجِدِيْنَ الْمُصَلِّيْنَ قَالَ

کا معنے معلوم کالطود یعنے پہاڑ کی طرح الشرذمہ چھوٹا گروہ فی الساجدین نمازیوں میں ابن عباسؓ نے کہا

ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ كَأَنَّكُمْ الرِّيْعُ الْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُهُ رِيْعَةٌ

لعلکم تخلدون کا معنے یہ ہے جیسے کہ ہمیشہ (دنیا میں) رہو گے ریع بلند زمین جیسے ٹیلہ ریع مفرد ہے اس کی جمع ریعہ

وَأَرْبَاعٌ وَاحِدُ الرِّيعَةِ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهِينَ مَرِحِينَ فَارِهِينَ

اور اریاع ریعۃ کی جمع ہے مصانع ہر عمارت کو کہتے ہیں ... فرہین کا معنی اترانے ہوئے ... فارہین کا بھی یہی

بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهِينَ حَاذِقِينَ تَعْثَوْا أَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةَ

معنی ہے بعضوں نے کہا فارہین کا معنی ... تعثوا جیسے عاث یعیث عیثا ...

الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا وَجُبْلًا يَعْنِي الْخَلْقَ بَابٌ وَلَا تُخْزِنِي

خلقت جبل یعنے پیدا کیا گیا اسی سے جبلا اور جبلا ... یعنے خلقت باب ...

يَوْمَ يُبْعَثُونَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

یبعثون اور ابراہیم بن طہمان نے ... ابن ابی ذئب سے روایت کی انہوں نے سعید بن ابی سعید

سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَأَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ

ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر ... کو قیامت کے دن ... دیکھینگے ... کالا کلوٹا ...

الْغَبَرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ

غبرہ اور قترہ دونوں کے ایک معنی ہیں ... ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے بھائی عبد الحمید نے انہوں نے ابن ابی ذئب سے

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ

انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ابراہیم قیامت کے دن اپنے باپ سے ملیں گے

أَبَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَيَقُولُ اللَّهُ إِنِّي

... وہ پروردگار سے عرض کریں گے مالک میرے تو نے دنیا میں مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ حشر کے دن مجھ کو رسوا نہیں کریگا ...

حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ بَابٌ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ

تعالی فرمائیگا میں نے کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے باب وانذر عشیرتک الاقربین کی تفسیر واخفض جناحک کا

جَنَاحَكَ أَلِنْ جَانِبَكَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

معنی ہے کہ اپنا بازو نرم کر دے یعنے شفقت اور مہربانی کر ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے

الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا

اعمش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب یہ آیت

نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا

فَجَعَلَ یُنَادِیْ یَا بَنِیْ فِهْرٍ یَا بَنِیْ عَدِیٍّ لِبُطُوْنِ قُرَیْشٍ حَتّٰی اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا

اور آواز دینے لگے اے فہر کی اولاد اے عدی کی اولاد سب قریش کے خاندانوں کو پکارا وہ جمع ہوگئے جو کوئی خود نہ آسکا اُس نے

لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِّیَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَّقُرَیْشٌ فَقَالَ اَرَاَیْتَكُمْ

اپنی طرف سے ایک آدمی بھیج دیا دیکھے تو کیا معاملہ ہے ابولہب خود آیا قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے آنحضرت صلعم نے فرمایا دیکھو اگر میں

لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَیْلًا بِالْوَادِیْ تُرِیْدُ اَنْ تُغِیْرَ عَلَیْكُمْ اَكُنْتُمْ مُّصَدِّقِیَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا

تم سے بیان کروں کہ سوار تم پر حملہ کرنے کو اس نالے میں جمع ہیں تو تم میری بات سچ مانوگے انہوں نے کہا بیشک ہم نے تم کو

جَرَّبْنَا عَلَیْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّكُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ فَقَالَ

ہمیشہ سچ ہی بولتے دیکھا ہے آپ نے فرمایا تو میں تم کو اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے آنیوالا ہے یہ سنکر ابولہب

اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْیَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ

مردود کہنے لگا ارے سارے دن تیری خرابی ہو تو نے اسی بات کے لیے ہمکو اکٹھا کیا تھا اس وقت یہ سورت اتری ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ

مَاۤ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ

ہوں وہ خود بھی تباہ ہوا اسکا مال اور دولت جو کمایا کچھ اسکے کام نہ آیا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری

اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ

سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی ابوہریرہ رضہ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ

یہ آیت اتاری وانذر عشیرتک الاقربین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے فرمانے

قَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اَوْ كَلِمَةً نَّحْوَهَا اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا

لگے اے قریش کے لوگو یا کچھ ایسا ہی کلمہ تم اپنی اپنی جانوں کو مول لو (بچاؤ) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنیکا

یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَاۤ

اے عبدمناف کے بیٹو میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنیکا اے عباس عبدالمطلب کے بیٹے میں اللہ کے سامنے تمہارے

اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَّیَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَاۤ اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ

کچھ کام نہیں آنیکا اے صفیہ میری پھوپھی میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنیکا اے

شَیْئًا وَّیَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لَاۤ اُغْنِیْ

فاطمہ رضہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میرے مال میں سے جو تو چاہے مانگ لے (میں دیدونگا) مگر اللہ کے

عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا تَابَعَهٗ اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آنیکا۔ ابوالیمان کے ساتھ اس حدیث کو اصبغ بن فرج نے بھی عبداللہ بن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے

النمل

سورۂ نمل کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہرباں ہے رحم والا

والخبء ما خبأت لا قبل لا طاقة الصرح كل ملاط اتخذ من القوارير

الخبء پوشیدہ (چھپی) چیز لا قبل طاقت نہیں الصرح کانچ کا گارا

والصرح القصر وجماعته صروح وقال ابن عباس ولها عرش سرير

اور صرح محل کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع صروح ہے ابن عباس نے کہا لھا عرش عظیم کا یہ معنے ہے کہ اسکا

كريم حسن الصنعة وغلاء الثمن مسلمين طائعين ردف اقترب جامدة

تخت نہایت عمدہ اچھی کاریگری کا بیش قیمت ہے مسلمین تابعدار ہو کر ردف نزدیک ہو گیا جامدۃ اپنی جگہ

قائمة اوزعني اجعلني وقال مجاهد نكروا غيروا واوتينا العلم يقوله

قائم اوزعنی مجھ کو کردے اور مجاہد نے کہا نکروا کا معنے اسکا روپ بدل ڈالو واوتینا العلم یہ حضرت سلیمان کا مقولہ ہے

سليمن الصرح بركة ماء ضرب عليها سليمن قوارير البسها اياه

بعضوں نے کہا الصرح پانی کا ایک حوض تھا حضرت سلیمان نے اسکو شیشوں سے ڈھانپ دیا دیکھنے میں معلوم ہوتا تھا جیسے پانی بھرا ہے

القصص

سورۂ قصص کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہرباں ہے بڑے رحم والا

كل شيء هالك الا وجهه الا ملكه ويقال الا ما اريد به وجه الله و

کل شیء ہالک الا وجہہ میں وجہہ سے اس کی سلطنت مراد ہے بعضوں نے کہا ذات بعضوں نے کہا جو کام اسکی رضامندی کے لیے کیے

قال مجاهد الانباء الحجج باب قوله انك لا تهدي من احببت ولكن

مجاہد نے کہا الانباء سے دلیلیں مراد ہیں باب انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ

الله يهدي من يشاء حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال

یھدی من یشاء کی تفسیر ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا

اخبرني سعيد بن المسيب عن ابيه قال لما حضرت ابا طالب الوفاة

مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا جب ابوطالب مرنے لگے

جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے وہاں دیکھا تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ اُن کا پاس

أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ

بیٹھے ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوطالب سے) فرمایا چچا میاں تم ایک کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہو تو میں قیامت کے دن

فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ

ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑ دیتے ہو یہ برابر یہی حال رہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ سمجھاتے رہے لا الٰہ الا اللہ کہہ لو اور وہ دونوں کہتے رہے کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑتے ہو آخر

حَتّٰى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبٰى أَنْ يَقُولَ لَا

ابوطالب نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کہنا قبول نہ کیا

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خیر (جو ہونا تھا وہ ہوا) میں تو خدا کی قسم تمہارے لیے اس وقت تک دعا کرتا رہوں گا

مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

جب تک اس سے منع نہ کیا جاؤں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین اور

وَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي

ابوطالب کے باب میں یہ آیت اتاری انک لا تہدی من

مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا

احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء ابن عباسؓ نے کہا لتنوء بالعصبۃ اولی القوۃ سے یہ مراد ہے

الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسٰى الْفَرِحِينَ الْمَرِحِينَ

کئی زوردار آدمی مل کر بھی اس کی کنجیاں نہیں اٹھا سکتے تھے لتنوء کا معنی بوجھل ہوتی تھیں فارغا کا معنی یہ کہ موسیٰ کی ماں کے دل میں موسیٰ

قُصِّيهِ اتَّبِعِي أَثَرَهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ

قصیہ یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلی جا کبھی قص کے معنے بیان کرنے کے ہوتے ہیں جیسے (سورہ یوسف میں فرمایا) نحن نقص علیک عن جنب

عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ وَاحِدٌ وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا يَبْطِشُ وَيَبْطُشُ يَأْتَمِرُونَ

یعنی دور سے عن جنابۃ کا بھی یہی معنے ہے اور عن اجتناب کا بھی یہی ہے یبطش بہ کسرہ طا اور یبطش بہ ضمہ طا دونوں قرأتیں ہیں یأتمرون

يَتَشَاوَرُونَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ آنَسَ أَبْصَرَ الْجَذْوَةُ

مشورہ کر رہے ہیں عدوان اور عداء اور تعدی سب کا ایک معنی ہے یعنی حد سے بڑھ جانا ظلم کرنا آنس کے معنے دیکھا جذوۃ

قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ وَالشِّهَابُ فِيهِ لَهَبٌ وَالْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ

الْجَانُّ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ رِدْأً مُعِينًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَدِّقُنِي وَقَالَ غَيْرُهُ

سَنَشُدُّ سَنُعِينُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا مَقْبُوحِينَ مُهْلَكِينَ

وَصَّلْنَا بَيَّنَّاهُ وَأَتْمَمْنَاهُ يُجْبَى يُجْلَبُ بَطِرَتْ أَشِرَتْ فِي أُمِّهَا رَسُولًا أُمُّ الْقُرَى

مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا تُكِنُّ تُخْفِي أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ أَخْفَيْتُهُ وَكَنَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ

وَيْكَأَنَّ اللَّهَ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ

وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَرَادُّكَ

إِلَى مَعَادٍ قَالَ إِلَى مَكَّةَ

الْعَنْكَبُوتُ

سورۂ عنکبوت کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ضَلَلَةً فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ عَلِمَ اللَّهُ ذَلِكَ إِنَّمَا هِيَ

بِمَنْزِلَةِ فَلِيَمِيزَ اللَّهُ كَقَوْلِهِ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ أَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ أَوْزَارِهِمْ

الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ

سورۂ روم کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَلَا يَرْبُوْ مَنْ اَعْطٰى يَبْتَغِيْ اَفْضَلَ فَلَا اَجْرَ لَهٗ فِيْهَا قَالَ مُجَاهِدٌ يُحْبَرُوْنَ يُنَعَّمُوْنَ

فلا یربو یعنی جو سود پر قرض دے اس کو کچھ ثواب نہیں ملنے کا مجاہد نے کہا یحبرون کا معنے ینعمون یعنی

يَمْهَدُوْنَ يُسَوُّوْنَ الْمَضَاجِعَ الْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ

فلا نفسہم یمہدون یعنی اپنے لیے بستر بچھاتے ہیں قبرمیں یا بہشت میں) الودق مینہ ابن عباس نے کہا یہ آیت ہل لکم مما ملکت

اَيْمَانُكُمْ فِي الْاٰلِهَةِ وَفِيْهِ تَخَافُوْنَهُمْ اَنْ يَرِثُوْكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا يَصَّدَّعُوْنَ

ایمانکم اللہ تعالیٰ اور بتوں کی مثال میں اتری ہے تخافونہم یعنی تم اپنی لونڈی غلاموں سے کیا یہ خوف کرتے ہو کہ وہ تمہارے وارث بن جائیں گے جیسے تم

يَتَفَرَّقُوْنَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَيْرُهٗ ضُعْفٌ وَضَعْفٌ لُغَتَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّوْاٰى

جدا جدا ہو جائیں گے ف۳ فاصدع کا معنے حق بات کھول کر بیان کردے ف۴ اور لوگوں نے کہا ضعف ضمہ ضاد اور ضعف بفتحہ ضاد دونوں قرأتیں

الْاِسَاءَةُ جَزَاءُ الْمُسِيْئِيْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ

کا معنے برائی یعنی برائی کرنے والوں کا بدلہ برا ملے گا ف۵ ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے منصور اور

وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِيْ كِنْدَةَ

اعمش نے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا کندہ میں ف۶ ایک شخص (نام نامعلوم) یہ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن

فَقَالَ يَجِيْءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ بِاَسْمَاعِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَبْصَارِهِمْ يَاْخُذُ

دھواں آئیگا جس سے منافقوں کے تو آنکھ کان بالکل بیکار ہو جائیں گے (اندھے بہرے بن جائیں گے) اور مومنوں کو زکام

الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَفَزِعْنَا فَاَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ

کی سی کیفیت پیدا ہوگی ف۷ یہ سنکر ہم گھبرا گئے میں عبداللہ بن مسعودؓ پاس آیا وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے ف۸ وہ غصے ہو گئے اور سیدھے ہو

فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ

انہوں نے کہا بات یہ ہے آدمی کو چاہیے جس چیز کا علم ہو اسکو بیان کرے اور جسکا علم نہ ہو تو یوں کہے اللہ اعلم اور علم کی نشانی یہی ہے کہ جس بات

لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا اَعْلَمُ فَاِنَّ اللهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ

کو نہ جانتا ہو اسکو کہے میں نہیں جانتا ف۹ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہہ دو میں اس وعظ و نصیحت پر تم سے کوئی نیگ نہیں مانگتا

مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَئُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ

اور میں بات بنانے والوں میں نہیں ہوں ف۱۰ اسکے بعد انہوں نے کہا ہوا یہ تھا کہ قریش کے لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں دیر لگائی آنحضرتؐ

النبي صلى الله عليه وسلم فقال اللهم أعني عليهم بسبع كسبع يوسف فأخذتهم

صلی اللہ علیہ وسلم نے انپر بددعا کی فرمایا یا اللہ قریش کے لوگوں کے مقابل اس طرح میری مدد کر جیسے حضرت یوسف کے سات سال قحط کی طرح سات برس

سنة حتى هلكوا فيها وأكلوا الميتة والعظام ويرى الرجل ما بين السماء و

قحط پہونچا ایسا سخت قحط ہوا جس میں وہ تباہ ہو گئے مردار ہڈیاں تک کھا گئے (بھوک سے) آدمی کا یہ حال تھا کہ آسمان زمین کے

الأرض كهيئة الدخان فجاءه أبو سفيان فقال يا محمد جئت تأمرنا بصلة

بیچ میں ایک دھواں سا دکھلائی دیتا تھا آخر ابوسفیان مجبور ہو کر آنحضرت کے پاس آیا کہنے لگا محمد صاحب تم ہم کو ناطہ جوڑنے کا حکم کرتے ہو

الرحم وإن قومك قد هلكوا فادع الله فقرأ فارتقب يوم تأتي السماء

تمہاری قوم (ناطہ والوں) کا یہ حال ہو رہا ہے وہ تباہ ہو گئے اللہ سے دعا کرو اس وقت آپ نے یہ آیت پڑھی فارتقب یوم تاتی

بدخان مبين إلى قوله عائدون أفيكشف عنهم عذاب الآخرة إذا جاء ثم

السماء بدخان مبین آخر آیت عائدون تک کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے کھل جائے گا پھر قریش کے

عادوا إلى كفرهم فذلك قوله تعالى يوم نبطش البطشة الكبرى يوم بدر

لوگ پھر کفر پر قائم رہے اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا یوم نبطش البطشة الکبریٰ اس سے بھی بدر کی لڑائی مراد ہے

ولزاما يوم بدر الم غلبت الروم إلى سيغلبون والروم قد مضى باب قوله

اور لزام سے بھی یہی مقصود ہے (جو سورہ فرقان میں ہے) اسی طرح یہ جو سورہ روم میں ہے الم غلبت الروم آخر آیت سیغلبون تک یہ واقعہ بھی گزر چکا ہے

لا تبديل لخلق الله لدين الله خلق الأولين دين الأولين والفطرة

لا تبدیل لخلق اللہ کی تفسیر خلق اللہ سے اللہ کا دین مراد ہے ان ہذا الا خلق الاولین میں بھی خلق سے دین مراد ہے اور فطرت سے

الإسلام حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال

اسلام ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے کہا

أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة رض قال قال رسول الله صلى

مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے کہ ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الله عليه وسلم ما من مولود إلا يولد على الفطرة فأبواه يهودانه أو ينصرانه

ہر ایک بچہ (آدمی کا) فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی

أو يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول

یا پارسی بنا ڈالتے ہیں جیسے دیکھو ہر ایک چوپایہ جانور کا بچہ پورے بدن کا پیدا ہوتا ہے کہیں تم نے دیکھا ہے کوئی بچہ کن کٹا پیدا ہوا

فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم

فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم اخیر تک

لقمان

سورۂ لقمان کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ قَوْلِهِ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ

باب لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم کی تفسیر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ

ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری

هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ

الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم تو آنحضرت کے اصحاب پر بہت سخت گذری

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ

وہ کہنے لگے ہم میں کون ایسا ہے جس نے ایمان کے ساتھ ظلم (یعنے گناہ) نہ کیا ہو آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ اِنَّ

علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت میں ظلم سے ہر گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے کیا تم نے لقمان کا قول نہیں سنا جو انہوں نے اپنے بیٹے سے

الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ بَابُ قَوْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ

کہا تھا ان الشرک لظلم عظیم باب ان اللہ عندہ علم الساعۃ کی تفسیر مجھ سے اسحاق بن راہویہ

عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

نے بیان کیا انہوں نے جریر بن عبدالحمید سے انہوں نے ابوحیان یحییٰ بن سعید کوفی سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا ایسا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص پاؤں سے چلتا ہوا آیا (حضرت جبرئیل تھے) اور کہنے لگا یا رسول

مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ

اللہ ایمان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اس کے فرشتوں اس کے پیغمبروں (قیامت کے دن) اس سے ملنے پر یقین کرے اور مرنے کے بعد پھر جی

بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا

اٹھنے (حشر نشر) کو مانے وہ کہنے لگا اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو (اکیلے) اللہ ہی کو پوجے اس کے ساتھ

تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ

کسی کو شریک نہ بنائے اور فرض نماز پڑھتا رہے اور فرض زکوٰۃ ادا کرے رمضان کے روزے رکھے

قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ

وہ کہنے لگا اچھا احسان کس کو کہتے ہیں آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت ایسے کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے

تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ

تو اتنا ہی سمجھ کر وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے ف وہ کہنے لگا اچھا بتلائیے قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے

السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ

والے سے زیادہ نہیں جانتا (دونوں اُسکے وقت سے ناواقف ہیں) البتہ میں تجھ سے قیامت کی نشانیاں بیان کئے دیتا ہوں ایک نشانی یہ ہے کہ

أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ

لونڈی بی بی کو جنے دوسری یہ کہ ننگے بدن ننگے پاؤں والے لوگ سرداری (حکومت) کریں قیامت کا علم ان پانچ باتوں میں ایک ہے جو کوئی نہیں

لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ

جانتا سوا اللہ کے (پھر آپ نے یہ آیت پڑھی) بیشک اللہ ہی جانتا ہے قیامت کب آئے گی وہی پانی برساتا ہے وہی جانتا ہے جو پیٹ میں ہے

ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا

پھر وہ شخص لوٹ گیا آپ نے فرمایا اسکو پھر بلاؤ لوگ بلانے گئے دیکھا تو وہاں کوئی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ

جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ

جبرئیل تھے لوگوں کو دین کی باتیں سکھلانے کے لیے آئے تھے ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے

وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ

کہا مجھ سے عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ نے اُن سے اُن کے والد نے بیان کیا کہ

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں یعنی پانچ خزانے ہیں پھر آنحضرتؐ نے یہ آیت پڑھی

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ

إن الله عنده علم الساعة اخیر تک

تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

سورۂ تنزیل السجدہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَهِينٍ ضَعِيفٍ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ

مجاہد نے کہا مہین کا معنی ناتوان کمزور (یا حقیر) اس سے مراد مرد کا نطفہ ہے ضللنا کا معنی ہم تباہ ہوئے ابن عباسؓ نے

عباس الجرز التی لا تمطر الا مطرا لا یغنی عنها شیئا نهد نبین باب قوله

ما جتو زوہ زمین ہے جہاں بالکل کم بارش ہوتی ہے جس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا یا سخت اور خشک زمین) ف باب

فلا تعلم نفس ما اخفی لهم حدثنا علی بن عبد الله حدثنا سفیان عن ابی

فلا تعلم نفس ما اخفی لہم کی تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے

الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رض عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قال قال الله تبارک وتعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رات

اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ وہ نعمتیں طیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور

ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر قال ابو هریرة اقرؤوا ان شئتم فلا تعلم

نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر انکا خیال گذرا ۔ ابوہریرہ رض نے یہ حدیث روایت کرکے کہا اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تصدیق

نفس ما اخفی لهم من قرة اعین حدثنا علی قال حدثنا سفیان حدثنا

میں یہ آیت پڑھو فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرة اعین ۔ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا

ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال الله مثله قیل لسفیان روایة

ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے پھر وہی بیان کیا جو اوپر گذرا ۔

قال فای شیء قال ابو معویة عن الاعمش عن ابی صالح قرا ابو هریرة

انہوں نے کہا پھر نہیں تو اور کیا ۔ ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے یوں نقل کیا کہ ابوہریرہ رض نے ف ۳ قرات اعین پڑھا

قرات حدثنی اسحق بن نصر حدثنا ابو اسامة عن الاعمش حدثنا

(صیغہ جمع) مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابوصالح

ابو صالح عن ابی هریرة رض عن النبی صلی الله علیه وسلم یقول الله تعالی

نے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر

میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (بہشت میں) وہ وہ نعمتیں طیار رکھی ہیں جنکو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل

علی قلب بشر ذخرا بله ما اطلعتم علیه ثم قرا فلا تعلم نفس ما اخفی

پر گذریں جو نعمتیں بہشت کر بیٹھے رکھی ہیں انکے مقابل یہ نعمتیں تمکو معلوم ہوگئی ہیں چھوڑ دو ف ۴ وہ تو بے حقیقت ہیں پھر یہ آیت پڑھی

لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون

فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون

الاحزاب

سورۂ احزاب کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

وقال مجاھد صیاصیھم قصورھم باب قولہ النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم

مجاہد نے کہا صیاصیہم انکے محل ف باب النبی اولی بالمومنین من انفسہم کی تفسیر

حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح حدثنا ابی عن ھلال بن

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے والد (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں

علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قال ما من مؤمن الا وانا اولی الناس بہ فی الدنیا والاخرۃ اقرءوا ان شئتم

کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا اور آخرت دونوں کے کاموں میں سب لوگوں سے زیادہ اسکا حقدار ہوں تم اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو

النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم فایما مؤمن ترک مالا فلیرثہ عصبتہ

النبی اولی بالمومنین من انفسہم پھر جو مومن مرتے وقت مال دولت چھوڑ جائے وہ اس کے عزیزوں کو ملیگا جو وارث ہوں

من کانوا فان ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی وانا مولاہ باب قولہ ادعوھم

اور اگر قرضداری اور بال بچے چھوڑ جائے (نادار ہو) تو اسکا قرضخواہ اور بال بچے میرے پاس آئیں میں اسکا کام چلانیوالا ہوں ف باب ادعوہم

لابائھم حدثنا معلی بن اسد حدثنا عبد العزیز بن المختار حدثنا موسی

لآبائہم کی تفسیر ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مختار نے کہا ہم سے موسی بن عقبہ نے

ابن عقبۃ قال حدثنی سالم عن عبد اللہ بن عمر رض ان زید بن حارثۃ

کہا مجھ سے سالم نے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا ہم زید بن حارثہ رض

مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل

کو یوں ہی پکارا کرتے زید بن محمد کیونکہ وہ آپ کے متبنٰی تھے یہاں تک کہ قرآن میں یہ حکم

القران ادعوھم لابائھم ھو اقسط عند اللہ باب قولہ فمنھم من قضی نحبہ

اترا ادعوہم لآبائہم ھو اقسط عند اللہ ف باب فمنہم من قضی نحبہ

ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا نحبہ عھدہ اقطارھا جوانبھا الفتنۃ

ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا کی تفسیر نحبہ کا معنے اپنا عہد اور اقرار اقطارہا کنارے لاتوہا

لا تؤتها اعطوها حدثني محمد بن بشار حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري

[illegible] مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے

قال حدثني ابي عن ثمامة عن انس بن مالك رض قال نرى هذه الاية نزلت في

کہا مجھ سے والد نے انہوں نے اپنے چچا ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم سمجھتے ہیں یہ آیت

انس بن النضر من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه حدثنا ابو

رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه [illegible] انس بن نضر کے باب میں [illegible] ہم سے ابوالیمان نے

اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني خارجة بن زيد بن ثابت ان

بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت نے زید بن ثابت (اپنے والد) نے کہا جب ہم نے

زيد بن ثابت قال لما نسخنا الصحف في المصاحف فقدت اية من سورة

(حضرت عثمان کی خلافت میں) قرآن کو لکھا تو سورہ احزاب کی ایک آیت جس کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے

الاحزاب كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرؤها لم اجدها مع احد

سنا کرتا تھا کسی کے پاس [illegible] وہ مجھ کو کسی کے پاس نہیں ملی صرف

الا مع خزيمة الانصاري الذي جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادته

خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی جن کی گواہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کی گواہی

شهادة رجلين من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه باب قوله

کے برابر قرار دیا تھا وہ آیت یہ تھی من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه اخیر تک باب

قل لازواجك ان كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها فتعالين امتعكن

قل لازواجك ان كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها فتعالين امتعكن و

واسرحكن سراحا جميلا التبرج ان تخرج محاسنها سنة الله استنها

اسرحكن سراحا جميلا کی تفسیر تبرج کا معنی اپنا بناؤ سنگار دکھلانا سنة الله استنها سے نکلا ہے یعنی اس کا طریقہ

جعلها حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو

ٹھیرایا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ

سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته

بن عبدالرحمن نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ صدیقہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءها حين امر الله ان يخير ازواجه

جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ اپنی بی بیوں کو اختیار دیں [illegible] پیغمبر صاحب کے پاس رہیں یا طلاق لے لیں)

فبدأ بي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني ذاكر لك أمرا فلا عليك

تو پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس لے دریافت کرنے آئے ۔ بات کہتا ہوں اس میں سے آپ پر

أن تستعجلي حتى تستأمري أبويك وقد علم أن أبوي لم يكونا يأمراني بفراقه

آپ سے مشورہ لے جلدی نہ کیجیو حال آنکہ آپ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی آنحضرت سے جدا ہونے کی رائے نہ دیں گے

قالت ثم قال إن الله قال يا أيها النبي قل لأزواجك إلى تمام الآيتين فقلت

پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالی یوں ارشاد فرماتا ہے یا ایہا النبی قل لازواجک دونوں آیتوں کے اخیر اجرا عظیما تک میں نے عرض کیا

له ففي أي هذا أستأمر أبوي فإني أريد الله ورسوله والدار الآخرة باب

کیا بھلا اس مقدمہ میں میں اپنے ماں باپ کی صلاح لوں میں تو کیا صلاح لوں میں اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کی بہبودی کی طالب ہوں

قوله وإن كنتن تردن الله ورسوله والدار الآخرة فإن الله أعد للمحسنت

وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ فان اللہ اعد للمحسنت منکن

منكن أجرا عظيما وقال قتادة واذكرن ما يتلى في بيوتكن من آيات الله

اجرا عظیما کی تفسیر قتادہ نے کہا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ و

والحكمة القرآن والسنة وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال

الحکمۃ میں آیات اللہ سے قرآن اور حکمت سے حدیث شریف مراد ہے ف اور لیث بن سعد نے کہا ف مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے

أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم

مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے انہوں نے کہا

قالت لما أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بتخيير أزواجه بدأ بي فقال

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم ہوا اپنی بی بیوں کو اختیار دیں تو آپ نے پہلے مجھ سے پوچھا آپ فرمانے

إني ذاكر لك أمرا فلا عليك أن لا تعجلي حتى تستأمري أبويك قالت و

لگے عائشہ میں ایک بات تجھ سے کہتا ہوں تو اس میں اپنے ماں باپ کی صلاح لے لے کچھ جلدی جواب دینا ضرور نہیں حالانکہ آپ

قد علم أن أبوي لم يكونا يأمراني بفراقه قالت ثم قال إن الله جل ثناؤه

خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ سے جدا ہونے کی کبھی رائے نہ دیں گے ف حضرت عائشہ کہتی ہیں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ یوں

قال يا أيها النبي قل لأزواجك إن كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها

ارشاد فرماتا ہے یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا اخیر آیت

إلى أجرا عظيما قالت فقلت ففي أي هذا أستأمر أبوي فإني أريد الله ورسوله

اجرا عظیما تک میں نے کہا بھلا اس میں میں اپنے ماں باپ سے کیا رائے لوں میں تو ہر حال میں اللہ اور اس کا رسول

وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ

اور آخرت کی بھلائی کی طلب ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیوں نے جیسے میں نے جواب دیا تھا وہی جواب دیا ف

تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ

لیث کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ بن اعین نے بھی معمر سے انہوں نے زہری سے روایت کیا کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی ف۳ اور عبدالرزاق

الرَّزَّاقِ وَاَبُو سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بَابُ

اور ابوسفیان معمری نے معمر سے روایت کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ف۳ باب

قَوْلِهِ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ

وتخفی فی نفسك ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ کی تفسیر

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے معلی بن منصور نے انہوں نے حماد بن زید سے کہا ہم سے

ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ

ثابت نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے یہ آیت وتخفی فی نفسك ما اللہ مبدیہ

نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بَابُ قَوْلِهِ تُرْجِي مَنْ

زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ کے باب میں اتری ف۴ باب ترجی من تشاء

تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ

منہن وتؤوی الیك من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیك کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُرْجِي تُؤَخِّرُ اَرْجِئْهُ اَخِّرْهُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا

ابن عباس نے کہا ترجی کا معنی پیچھے ڈالدے اسی سے ہے (سورۂ اعراف میں) ارجہ یعنی اس کو ڈھیل دے کہ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا

اَبُو اُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِي

ہم سے ابو اسامہ نے کہ ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی تھیں میں ان عورتوں پر چڑا کرتی تھی

وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقُولُ اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا

مجھ کو غیرت آتی تھی جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیتیں اور میں کہتی بھلا یہ کون سی بات ہے کہ عورت اپنے تئیں بخش دے

فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ترجی من تشاء منہن وتؤوی الیك من تشاء ومن ابتغیت

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ حَدَّثَنَا

ممن عزلت فلا جناح علیك تو میں نے کہا میں دیکھتی ہوں پروردگار جیسی آپ کی خواہش ہوتی ہے جلدی ویسا ہی حکم دیتا ہے ہم سے

ف۱ کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہونے پر راضی نہیں ہوئی۔ ف۲ اس کو نسائی نے وصل کیا۔ ف۳ عبدالرزاق کی روایت کو مسلم اور ابن ماجہ نے اور ابوسفیان کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا۔ ف۴ اس کا قصہ تفسیر میں ہے۔

کتاب التفسیر

حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ

حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے انہوں نے معاذہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ایک بی بی کی باری میں دوسری بی بی کے پاس جانا منظور ہوتا تو آپ جس کی باری ہوتی اس سے اجازت

هٰذِهِ الْآيَةُ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

لیتے اس آیت ترجی من تشاء منہن وتؤوی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ لَهُ إِنْ

فلا جناح علیک اترنے کے بعد معاذہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا تم سے اجازت لیتے تو تم کیا کہتیں انہوں نے کہا میں تو یہ کہتی

كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا تَابَعَهُ عَبَّادُ

اگر مجھ سے پوچھتے ہیں تو میں تو یہی چاہتی ہوں آپ میرے ہی پاس رہیں قبل عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ اس حدیث کو عباد بن عباد نے بھی

بْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا بَابُ قَوْلِهِ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ

روایت کیا انہوں نے عاصم سے سنا **باب** لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ اخیر تک

إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا

کی تفسیر یعنے مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں بے اجازت نہ جایا کرو کھانے کے لیے بھی جاؤ تو ایسے ٹھیک وقت پر کہ پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے البتہ بلائے

مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا

پھر جاؤ پھر کھانا کھاتے ہی وہاں سے چلدو باتوں میں نہ لگ جاؤ اس سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی ہے وہ تم سے شرم کرتا ہے اللہ کو تو حق بات کہنے

يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ

میں شرم نہیں ہوتی اگر تم ان سے (یعنے پیغمبر کی بی بیوں سے) جو سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں تمہارے اور ان کے دل خوب

لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ

صاف رہیں گے اور تم کو مناسب نہیں کہ پیغمبر کو ستاؤ یا پیغمبر کے مرنے کے بعد اس کی بی بیوں سے نکاح کرو یہ

مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا يُقَالُ إِنَاهُ إِدْرَاكُهُ أَنَى يَأْنِي

کبھی نہیں ہو سکتا یہ تو اللہ کے نزدیک بڑی (گناہ کی) بات ہے اناہ کا معنے کھانا تیار ہونا یکتا یہ انا یانی اناۃ

أَنَاةً لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ قَرِيبَةً وَ

سے نکلا لعل الساعۃ تکون قریبا قیاس تو یہ تھا کہ قریبۃ کہتے مگر قریب کا لفظ جب مؤنث کی صفت پڑتا ہے تو قریبۃ کہتے ہیں اور

إِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ وَكَذٰلِكَ

جب وہ ظرف یا اسم ہوتا ہے اور صفت مراد نہیں ہوتی تو ہائے تانیث نکال ڈالتے ہیں قریب کہتے ہیں

لفظها في الواحد والاثنين والجميع للذكر والانثى حدثنا مسدد عن يحيى

الی ہوتا ہے واحد تثنیہ جمع مذکر مونث سب برابر ہے ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان

عن حميد عن انس قال قال عمر رضي الله عنه قلت يا رسول الله يدخل عليك البر و

سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا حضرت عمر نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ برے بھلے سب طرح کے

الفاجر فلو امرت امهات المؤمنين بالحجاب فانزل الله اية الحجاب حدثنا

لوگ آپ کی خدمت میں آتے ہیں کاش آپ اپنی بیبیوں کو پردے کا حکم دیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم اتارا ہم سے

محمد بن عبد الله الرقاشي حدثنا معتمر بن سليمن قال سمعت ابي يقول حدثنا

محمد بن عبد اللہ رقاشی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے والد سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مجلز نے

ابو مجلز عن انس بن مالك رض قال لما تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم زينب

بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا اور ولیمہ کی

ابنة جحش دعا القوم فطعموا ثم جلسوا يتحدثون واذا هو كانه يتهيا للقيام

دعوت کی لوگوں کو بلایا انہوں نے کھانا کھایا اور لگے بیٹھ کر باتیں کرنے آپ اٹھ کھڑے ہوا ایسا کرتے جیسے اٹھنا چاہتے ہیں

فلم يقوموا فلما راى ذلك قام فلما قام قام من قام وقعد ثلثة نفر فجاء النبي

مگر وہ نہ اٹھتے تھے نہ اٹھے آخر کو مجبور ہو کر آپ خود ہی اٹھ کھڑے ہوئے اس وقت جو لوگ اٹھے وہ تو اٹھے پھر بھی تین آدمی بیٹھے باتیں کرتے

صلى الله عليه وسلم ليدخل فاذا القوم جلوس ثم انهم قاموا فانطلقت فجئت

رہے آپ جب باہر جا کر پھر اندر آئے دیکھا تو اب بھی وہ تین آدمی بیٹھے ہیں اس کے بعد کہیں وہ لوگ اٹھے آپ پھر باہر تشریف لے گئے تھے انس کہتے ہیں

فاخبرت النبي صلى الله عليه وسلم انهم قد انطلقوا فجاء حتى دخل فذهبت

میں نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اب وہ تینوں آدمی چلے گئے اس وقت آپ تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ اندر جانے لگا آپ نے میرے

ادخل فالقى الحجاب بيني وبينه فانزل الله يا ايها الذين امنوا لا تدخلوا بيوت

اور میرے بیچ میں پردہ ڈال لیا (آڑ کر لی) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یا ایها الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی

النبي الاية حدثنا سليمن بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي

اخیر تک ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو

قلابة قال انس بن مالك انا اعلم الناس بهذه الاية اية الحجاب لما اهديت

قلابہ سے انس بن مالک نے کہا میں پردے کی آیت کا شان نزول سب سے زیادہ جانتا ہوں ہوا یہ جب ام المومنین

زينب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت معه في البيت صنع طعاما

زینب بنت جحش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجی گئیں آپ کے ساتھ ایک گھر میں تھیں آپ نے کھانا طیار کیا

وَدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ

اور لوگوں کو دعوت دی وہ کھانا کھا کر بیٹھے باتیں کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (گھڑی گھڑی) باہر تشریف لیجاتے پھر آتے

وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ

اب بھی وہ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے (اد ب سکھانے کو) یہ آیت اتاری یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی

إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ فَضُرِبَ

الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ اخیر آیت من وراء حجاب تک اسی وقت پردہ ڈالدیا گیا

الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

اور لوگ اٹھ گئے ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے

بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ

انھوں نے انس سے انھوں نے کہا حضرت زینب سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحبت کی (ولیمہ میں) گوشت روٹی طیار کیا گیا

وَلَحْمٍ فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ

میں لوگوں کو دعوت دینے کے لیے بھیجا گیا کچھ لوگ آتے اور کھا کر چلے جاتے پھر دوسرے لوگ آتے

فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَجِدُ

اور کھا کر چلے جاتے میں نے سب کو دعوت دی کوئی باقی نہ رہا آخر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو کوئی باقی نہیں

أَحَدًا أَدْعُوهُ قَالَ ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ

جا جس کو دعوت دوں آپ نے فرمایا اچھا اب کھانا اٹھا ڈالو (سب تو چلے گئے) تین شخص گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ

سلم گھر میں سے اٹھکر حضرت عائشہ رض کے حجرے پر گئے فرمایا السلام علیکم

الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ

و برکاتہ حضرت عائشہ رض نے جواب دیا و علیک السلام و رحمۃ اللہ اور پوچھا کیوں آپ نے کیسی بی بی پائی (پسند آئی یا

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا

نہیں) اللہ آپ کو برکت دے پھر اسی طرح آنحضرت نے اپنی سب بی بیوں کے حجروں کا دورہ کیا اور سب کو حضرت عائشہ رض کی طرح سلام کیا سب نے

قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ

حضرت عائشہ رض کی طرح آپ کو جواب دیا اس کے بعد جو آپ لوٹ کر (حضرت زینب کے حجرے میں) آئے دیکھا تو وہی تینوں آدمی اب تک بیٹھے باتیں

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ

کر رہے ہیں (اپنی گراں گذرا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم بہت تھی (ان کو اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے) آپ پھر دوبارہ حضرت عائشہ رض کے حجرے کی طرف چلے گئے

حاشیہ: صاحبزادی کی بارات کو تشریف لائے اشارہ فرمایا اگر دو ذرا آخر کو دیکھو صاحب خانہ نے خادم سے فرمایا اندر مکان کے قبالے لاکر صاحب کو حوالہ کر دو اس مکان سے جا بیٹھ وہ ہی حجرت ... دیا ... حضرت ... قبالہ ...

فما ادري آخبرته او اخبر ان القوم خرجوا فرجع حتى اذا وضع رجله في

پھر یاد نہیں میں نے بعد بیٹھنے یا کسی اور نے آپ کو جا کر خبر کی کہ وہ تینوں آدمی روانہ ہوئے اس وقت آپ لوٹے اور دروازے کی چوکھٹ میں گیا

اسكفة الباب داخلة واخرى خارجة ارخى الستر بيني وبينه وانزلت آية

ایک پاؤں آپ کا اندر تھا ایک باہر کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا اور پردے کی آیت اتری

الحجاب ح حدثنا اسحق بن منصور اخبرنا عبد الله بن بكر السهمي حدثنا

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن بکر سہمی نے خبر دی کہا ہم سے

حميد عن انس قال اولم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بنى بزينب

حمید نے بیان کیا انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آپ نے جب ام المومنین زینب رض سے صحبت کی تو ولیمہ کیا

ابنة جحش فاشبع الناس خبزا ولحما ثم خرج الى حجر امهات المؤمنين كما

لوگوں کو گوشت روٹی پیٹ بھر کر کھلایا پھر دوسری بی بیوں کے حجروں پر تشریف لے گئے جیسے آپ کا

كان يصنع صبيحة بنائه فيسلم عليهن ويدعو لهن ويسلمن عليه ويدعون

دستور تھا جس شب آپ نئی بی بی سے صحبت کرتے تو صبح کو اپنی دوسری سب بی بیوں پاس تشریف لیجاتے ان کو سلام کرتے ان کو دعا دیتے

له فلما رجع الى بيته رأى رجلين جرى بهما الحديث فلما رآهما رجع عن بيته

پھر آپ جب لوٹ کر آئے دیکھا دو آدمی استانے ہاں بیٹھے باتوں میں مصروف ہیں آپ نے جب انکو بیٹھے دیکھا تو پھر لوٹ گئے انہوں نے

فلما رأى الرجلان نبي الله صلى الله عليه وسلم رجع عن بيته وثبا مسرعين

جب یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر پر تشریف لا کر پھر لوٹ گئے اس وقت وہ اٹھ کر جلدی سے اٹھے اب مجھکو یاد

فما ادري انا اخبرته بخروجهما ام اخبر فرجع حتى دخل البيت وارخى الستر

نہیں میں نے یا اور کسی نے آپ کو جا کر خبر کی کہ وہ دونوں آدمی چلدیے یہ سنکر آپ لوٹے اور گھر میں گھستے ہی میرے اور اپنے بیچ میں پردہ

بيني وبينه وانزلت آية الحجاب وقال ابن ابي مريم اخبرنا يحيى حدثني

ڈال لیا اور پردے کی آیت اتری اور سعید بن ابی مریم نے (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے

حميد سمع انسا عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثني زكريا بن يحيى حدثنا

حمید نے بیان کیا انہوں نے انس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۲ مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے

ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة رض قالت خرجت سودة بعد ما ضرب

ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا پردہ کا حکم اترنے کے بعد ام المومنین

الحجاب لحاجتها وكانت امرأة جسيمة لا تخفى على من يعرفها فرآها عمر بن

سودہ حاجت کے لیے باہر نکلیں ف۳ وہ ایک بھاری بھر کم (موٹی تازی) عورت تھیں جو کوئی انکو دیکھے پہچان لیتا تھا وہ ابھی پہچان لیا خیر حضرت

ابواب التفسیر

الخطاب فقال يا سودة أما والله ما تخفين علينا فانظري كيف تخرجين

اور کہنے لگے سودہ خدا کی قسم تم تو اب بھی ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہو گو کپڑے اوڑھے لپیٹے ہو اب سمجھ لو تم کیسے نکلی ہو

قالت فانكفأت راجعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي وإنه ليتعشى

سودہ لوٹ آئیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں بیٹھے ہوئے رات کا کھانا کھا رہے تھے

وفي يده عرق فدخلت فقالت يا رسول الله إني خرجت لبعض حاجتي فقال

ایک ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی سودہ اندر آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ میں رفع حاجت کو باہر نکلی تھی لیکن عمر نے

لي عمر كذا وكذا قالت فأوحى الله إليه ثم رفع عنه وإن العرق في يده ما وضعه

ایسی ایسی گفتگو کی یہ سنتے ہی آپ پر وحی آنا شروع ہوئی پھر وحی کی حالت موقوف ہو گئی اور ہڈی اسی طرح آپ کے ہاتھ میں تھی آپ نے رکھی

فقال إنه قد أذن لكن أن تخرجن لحاجتكن باب قوله إن تبدوا شيئا أو

نہیں تھی فرمایا تم کو ضرورت سے اپنے کام کاج کے لیے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی باب ان تبدوا شیئا او

تخفوه فإن الله كان بكل شيء عليما لا جناح عليهن في آبائهن ولا أبنائهن و

تخفوہ فان اللہ کان بکل شی علیما لاجناح علیہن فی آبائہن ولا ابنائہن و

لا إخوانهن ولا أبناء إخوانهن ولا أبناء أخواتهن ولا نسائهن ولا ما ملكت

لا اخوانہن ولا ابناء اخوانہن ولا ابناء اخواتہن ولا نسائہن ولا ما ملکت

أيمانهن واتقين الله إن الله كان على كل شيء شهيدا حدثنا أبو اليمان

ایمانہن واتقین اللہ ان اللہ کان علی کل شی شہیدا کی تفسیر ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا

أخبرنا شعيب عن الزهري حدثني عروة بن الزبير أن عائشة رض قالت استأذن

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ نے کہا پردے کا حکم اترنے کے بعد

علي أفلح أخو أبي القعيس بعد ما أنزل الحجاب فقلت لا آذن له حتى أستأذن

افلح ابوالقعیس کا بھائی (جو میرا رضاعی چچا تھا) آیا اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے کہا میں اجازت نہیں دیتی جب تک آنحضرت

فيه النبي صلى الله عليه وسلم فإن أخاه أبا القعيس ليس هو أرضعني ولكن

صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں کیونکہ افلح کے بھائی ابوالقعیس نے بھی (جو میرا رضاعی باپ تھا) کچھ مجھ کو دودھ نہیں پلایا تھا بلکہ

أرضعتني امرأة أبي القعيس فدخل علي النبي صلى الله عليه وسلم فقلت له

ابوالقعیس کی جورو نے پلایا تھا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

يا رسول الله إن أفلح أخا أبي القعيس استأذن فأبيت أن آذن حتى أستأذنك

ابوالقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے جب تک آپ سے پوچھ نہ لوں اجازت نہیں دی (اب آپ کیا فرماتے ہیں)

فقال النبي صلى الله عليه وسلم وما منعك ان تأذنين عمك. فقلت يا رسول

تب نے فرمایا تو نے اپنے چچا کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دی (اسکو آنے دیا ہوتا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

الله ان الرجل ليس هو ارضعني ولكن ارضعتني امرأة ابي القعيس فقال

مرد نے مجھ کو تھوڑے دودھ پلایا ہے بلکہ ابو القعیس کی جورو نے پلایا تھا آپ نے فرمایا

ائذني له فانه عمك تربت يمينك قال عروة فلذلك كانت عائشة تقول

اسکو اندر آنے دے وہ تیرا چچا ہے عروہ نے کہا اسی وجہ سے حضرت عائشہ کہتی تھیں

حرموا من الرضاعة ما تحرمون من النسب باب قوله ان الله وملئكته

حرام سمجھو جو دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہیں ف۱ باب ان اللہ وملئکتہ

يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما قال ابو

یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کی تفسیر ابو العالیہ نے کہا ف۲

العالية صلوة الله ثناؤه عليه عند الملئكة وصلوة الملئكة الدعاء

اللہ کی صلوۃ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالے فرشتوں میں آپ کی تعریف کرتا ہے اور فرشتوں کی صلوۃ سے دعا مراد ہے

قال ابن عباس يصلون يبركون لنغرينك لنسلطنك حدثني سعيد

ابن عباس نے کہا ف۳ یصلون کا یہ معنے ہے کہ برکت کی دعا کرتے ہیں لنغرینک تجھ کو اس پر غالب کر دینگے مسلط کر دیں گے مجھ سے سعید

ابن يحيى حدثنا ابي حدثنا مسعر عن الحكم عن ابن ابي ليلى عن كعب بن

بن یحیی نے بیان کیا کہا ہم سے والد یحیی بن سعید نے کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے

عجرة رض قيل يا رسول الله اما السلام عليك فقد عرفناه فكيف الصلوة قال

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہو گیا ہے ف۴ اب درود آپ پر کیسے بھیجیں ف۵ آپ نے فرمایا

قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ال ابراهيم انك حميد مجيد

یوں کہو اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ال ابراهيم انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ال ابراهيم انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ال ابراهيم انك حميد مجيد

حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني ابن الهاد عن

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن اسامہ لیثی نے انہوں نے

عبد الله بن خباب عن ابي سعيد الخدري قال قلنا يا رسول الله هذا

عبد اللہ بن خباب سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ سلام کرنا

التَّسْلِيْمُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا

تو ہم کو سلام معلوم ہو گیا ہے لیکن درود آپ پر کیسے بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما

صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

صلیت علی آل ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم

قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

ابو صالح نے لیث سے یوں نقل کیا ہے کما بارکت علی آل ابراھیم (بارکت علی ابراھیم کے بدل)

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ وَ

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان دونوں نے یزید بن ہاد سے

قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اس روایت میں یوں ہے کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراھیم

وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ بَابُ قَوْلِهٖ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ

وآل ابراھیم باب لا تکونوا کالذین اذوا موسی کی تفسیر ہم سے اسحق بن راہویہ

ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ

نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو عوف بن ابی جمیلہ نے خبر دی انہوں نے امام حسن بصری اور ابن سیرین اور خلاس بن عمرو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ

سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ پیغمبر بڑے شرم والے آدمی تھے

رَجُلًا حَيِيًّا وَّذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى

اور اسی کا ذکر اس آیت میں ہے یا ایھا الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا

فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا

موسی فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا

سبا

سورۂ سبا کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

يُقَالُ مُعَاجِزِيْنَ مُسَابِقِيْنَ بِمُعْجِزِيْنَ بِفَائِتِيْنَ سَبَقُوْا فَاتُوْا لَا يُعْجِزُوْنَ لَا يَفُوْتُوْنَ

معاجزین کے معنے آگے بڑھنے والے معجزین ہمارے ہاتھ سے نکلنے والے سبقوا کا معنے ہمارے ہاتھ سے نکل گئے لا یعجزون

مینی تفسیر پر سجدہ کرتا ہے

مدعا یہ ہے کہ وہ بھی ہمارے ہاتھ سے نہیں نکل سکتے

يَسْبِقُونَا يُعْجِزُونَا قَوْلُهُ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ وَمَعْنَى مُعَاجِزِينَ مُغَالِبِينَ يُرِيدُ كُلُّ

یسبقونا ہمکو عاجز کر سکینگے　مُعجِزین عاجز کرنیوالے (جیسے مشہور قرارت ہے) اور معاجزین (جو دوسری قرارت ہے) اسکا معنے ایک

وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ مِعْشَارَ عُشْرِ الْأُكُلُ الثَّمَرُ بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ

ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنے والے ف معشار کا معنے دسواں حصہ اکل پہل باعد (جو مشہور قرارت ہے) اور بعّد جو ابن کثیر کی قرارت ہے

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَعْزُبُ لَا يَغِيبُ الْعَرِمُ السُّدُّ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللهُ فِي السُّدِّ فَشَقَّهُ

اور مجاہد نے کہا لا یعزب کا معنے اس سے غائب نہیں ہوتا ف العرم وہ بند ف یا ایک لال پانی تھا جسکو اللہ تعالی نے بند پر بھیجا وہ پھٹ گیا

وَهَدَمَهُ وَحَفَرَ الْوَادِيَ فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا وَلَمْ يَكُنِ

گر گیا اور میدان میں گڑھا پڑ گیا باغ دونوں طرف سے اونچے ہو گئے ف پھر پانی غائب ہو گیا دونوں باغ سوکھ گئے اور یہ لال پانی بند

الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلٰكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ

میں سے بہکر نہیں آیا تھا بلکہ اللہ کا عذاب تھا (معلوم نہیں اللہ نے کہاں سے بھیجا) جہاں سے چاہا وہاں سے بھیجا ف　اور عمرو بن

عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ الْعَرِمُ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَرِمُ الْوَادِي

شرحبیل نے کہا ف عرم کہتے ہیں بند کو یمن والوں کی زبان میں　دوسروں نے　کہا عرم کا معنے　نالہ

السَّابِغَاتُ الدُّرُوعُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُجَازَى يُعَاقَبُ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ بِطَاعَةِ

السابغات زرہیں　مجاہد نے کہا یجازی ف کا معنے عذاب دیے جاتے ہیں اعظکم بواحدۃ یعنی میں تم کو اللہ کی اطاعت

اللهِ مَثْنَى وَفُرَادَى وَاحِدًا وَاثْنَيْنِ التَّنَاوُشُ الرَّدُّ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى الدُّنْيَا

کرنے کی نصیحت کرتا ہوں ف مثنی دو دو کو فرادی ایک ایک کو ف التناوش آخرت سے پھر دنیا میں آنا (جو ممکن نہیں)

وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ زَهْرَةٍ بِأَشْيَاعِهِمْ بِأَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ

ما یشتہون انکی خواہشات مال اولاد دنیا کی زیب و زینت باشیاعہم ان کے جوڑ والے دوسرے کافر ابن عباس نے کہا

عَبَّاسٍ كَالْجَوَابِ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ الْخَمْطُ الْأَرَاكُ وَالْأَثْلُ الطَّرْفَاءُ

ف کالجواب جیسے کنڈے (پانی کے گڑھے) جیسے جوبہ کہتے ہیں حوض کو ف الخمط پیلو کا درخت (جس کی مسواک بناتے ہیں) اثل جھاؤ

الْعَرِمُ الشَّدِيدُ بَابٌ قَوْلُهُ حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا

العرم سخت زور کی　باب　حتی اذا فزع　عن قلوبھم　قالوا ماذا قال ربکم　قالوا

الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو

الحق وھو العلی الکبیر کی تفسیر　ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو

قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن دینار نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا آنحضرت　صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ

کہ جب آسمان پر اللہ تعالیٰ کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو فرشتے اُسکا ارشاد سنکر عاجزی سے پھڑ پھڑانے لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ

اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے ایک صاف پتھر پر زنجیر چلاؤ فرشتے سمجھتے ہیں قیامت آگئی جب انکی گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو ف پوچھتے ہیں

الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ

ارشاد ہوا اور وہ اونچا ہے (عالی مکان عالیشان) ف۲ اب بات چرانیوالے شیطان جو تلے اوپر گروہ بن جاتے ہیں ایک سر ایک سنکر اُس بات کو اڑا لیتے

فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ

ابن سفیان نے اپنی ہتھیلی کو موڑ کر انگلیاں الگ الگ کرکے بتلایا کہ اس طرح شیطان ایک پر ایک رہتے ہیں اوپر والا شیطان نیچے والے کو وہ

فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ

پھر نیچے والا اسکو سناتا ہے اسی طرح جادوگر یا کاہن تک

السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ

وہ بات آپہونچتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتے جو آگ کا گولا مارتے ہیں وہ شیطان پر بات چرانے سے پہلے پڑ جاتا ہے ف۳ کبھی گولا پڑنے سے

يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا

پیشتر وہ اپنے تلے والے شیطان کو بات سنا چکتا ہے ف۴ غرض جادوگر یا کاہن کیا کرتا ہے ایک بات میں سو جھوٹ (اپنی طرف سے ملاکر) لوگوں کو بتاتا ہے

كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَ مِنَ السَّمَاءِ . بَابُ قَوْلِهِ إِنْ هُوَ

یہ کہا تھا فلانے دن یہ فلانے دن یہ ف۵ وہ جو ایک بات سچی نکلتی ہے جو آسمان سے اڑائی گئی تھی اسکی وجہ سے لوگ اُس پر اعتقاد کرنے لگتے ہیں ف۶ باب ان ھو

إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

الا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید کی تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن

مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

خازم نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن

عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَاحَاهْ

عباس رض سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور فرمانے لگے (یا صباحاہ) ارے لوگو دوڑو یہ سنکر

فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ

قریش کے لوگ جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے کہو کیا ہے آپ نے فرمایا بتلاؤ اگر میں تم سے کہوں کہ ایک دشمن صبح

أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ

یا شام کو تم پر حملہ کرنیوالا ہے تو تم میری بات سچ مانو گے انہوں نے کہا بیشک آپ نے فرمایا پھر تو میں تمکو سخت عذاب آنے سے پیشتر اُس سے ڈراتا ہوں دیکھے

شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

سخت عذاب ... یہ سنکر ابولہب نے کہا ارے تو تباہ ہو کیا اسی بات کو کہنے کے لئے ہم کو جمع کیا (ناحق تکلیف دی) تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوئے

تَمَّ الْجُزْءُ التَّاسِعَ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

الحمد للہ کہ انیسواں پارہ تمام ہوا اب بیسواں پارہ شروع ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست مضامین پارۂ نوزدہم تیسیر الباری شرح و ترجمہ صحیح البخاری

تمت

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
الحمد للہ کہ کتاب ہدایت نصاب مسائل حقہ شریعت ایں چشمہ جاری منبع سبا مع فارسی مسمّی
تیسیر الباری
مطلب خیز ترجمہ
صحیح البخاری
از عمدہ افادات و زبدہ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر سلمہ
در مطبع احمدی لاہور
شیخ احمد طبع نمود

المٰلٓئِكَةُ

سورۂ ملائکہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ اَلْقِطْمِيْرُ لِفَافَةُ النَّوَاةِ مُثْقَلَةٌ مُثْقَلَةٌ وَقَالَ

مجاہد نے کہا قطمیر گٹھلی کا چھلکا مثقلة بھاری بوجھ لدا ہوا اوروں نے

غَيْرُهُ الْحَرُوْرُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحَرُوْرُ

کہا حرور دن کی گرمی جب سورج نکلا ہو اور ابن عباس نے کہا حرور رات کی گرمی

بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ وَغَرَابِيْبُ اَشَدُّ سَوَادٍ الْغِرْبِيْبُ

اور سموم دن کی گرمی غرابیب غربیب کی جمع ہے یعنی بہت کالے

الشَّدِيْدُ السَّوَادِ

سخت کالے

سُوْرَةُ يٰسٓ

سورۂ یٰس کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَعَزَّزْنَا شَدَّدْنَا يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ اسْتِهْزَاؤُهُمْ

مجاہد نے کہا فعززنا کے معنے زور دیا ف یا حسرۃ علی العباد یعنے قیامت کے دن کافر اس پر افسوس کرینگے کہ انہوں نے دنیا میں

بِالرُّسُلِ أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ

پیغمبروں پر ٹھٹھا مارا ان تدرک القمر کا مطلب یہ کہ سورج چاند کی روشنی نہیں چھپاتا اور چاند سورج کی　ولا اللیل سابق النہار

سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ

کا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کے پیچھے جلدی جلدی رواں ہیں ف نسلخ رات میں سے دن نکال لیتے ہیں ف اور دونوں چل رہے ہیں

مِنْهُمَا مِنْ مِثْلِهِ مِنَ الْأَنْعَامِ فَكِهُونَ مُعْجَبُونَ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَ

وخلقنا لہم من مثلہ میں مثلہ سے چوپائے مراد ہیں ف فکھون خوش خرم (یا دل لگی کر رہے ہونگے) جند محضرون یعنے حساب کے

يُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ الْمَشْحُونُ الْمُوقَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ يَنْسِلُونَ

اور عکرمہ سے منقول ہے مشحون کا معنے بوجھل (بھری ہوئی) ابن عباس نے کہا طائرکم یعنے تمہاری مصیبتیں (یا تمہارا نصیبہ) ف ینسلون

يَخْرُجُونَ مَرْقَدِنَا مَخْرَجِنَا أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ بَابُ قَوْلِهِ

نکل پڑینگے مرقدنا ہمارے نکلنے کی جگہ یعنی قبر احصیناہ یعنے اسکو محفوظ کر لیا ہے مکانتہم اور مکانہم دونوں کا ایک معنے ہے

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا

باب　والشمس تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر العزیز العلیم کی تفسیر　ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے

الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضـ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اعمش نے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد یزید سے انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے کہا میں سورج ڈوبتے وقت مسجد میں آنحضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا　آپ نے فرمایا ابوذر تجھ کو معلوم ہے　سورج کہاں جاکر ڈوبتا ہے

قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ

میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا سورج چلتے چلتے جاکر عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے اور اس آیت

تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ

والشمس تجری لمستقر لہا ذلک　تقدیر　العزیز العلیم کا یہی مطلب ہے ف ہم سے حمیدی نے بیان

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ

کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوذر سے انہوں نے کہا میں نے

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے　اس آیت کو پوچھا　والشمس تجری لمستقر لہا　آپ نے　فرمایا

مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ

اسکا مستقر یعنی ٹھکانا مقام عرش کے تلے ہے

وَالصَّافَّاتِ

سورۂ والصافات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيُقْذَفُونَ مِنْ

مجاہد نے کہا سورۂ سبا میں جو ہے ویقذفون بالغیب من مکان بعید اسکا مطلب ہے دور دور سے غیب کے گولے لگاتے ہیں ف اور

كُلِّ جَانِبٍ يُرْمَوْنَ وَاصِبٌ دَائِمٌ لَازِبٌ لَازِمٌ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ يَعْنِي الْحَقَّ الْكُفَّارُ

ویقذفون من کل جانب اسکا مطلب یہ ہے کہ شیطانوں پر ہر طرف سے مار پڑتی ہے واصب دائم عذاب واصب یعنی ہمیشہ کا عذاب یا سخت عذاب تاتوننا

تَقُولُهُ لِلشَّيْطَانِ غَوْلٌ وَجَعُ بَطْنٍ يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ قَرِينٌ شَيْطَانٌ

ہمارے پاس آتے تھے ف غول پیٹ کا درد یا چکر درد ولا ہم ینزفون انکی عقل میں فتور نہیں آئیگا قرین شیطان

يُهْرَعُونَ كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ يَزِفُّونَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ

یہرعون دوڑائے جاتے ہیں یزفون نزدیک نزدیک پاؤں رکھ کر دوڑ رہے ہیں وبین الجنة نسبا قریش کے کافر

كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں اور انکی مائیں سردار جنوں کی بیٹیوں (پریوں) کو قرار دیتے تھے ولقد

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُّونَ

علمت الجنة انہم لمحضرون یعنی جنوں کو معلوم ہے کہ انکو قیامت کے دن حساب کے لیے حاضر ہونا پڑیگا اور ابن عباس نے کہا انا لنحن الصافون

الْمَلَائِكَةُ صِرَاطِ الْجَحِيمِ سَوَاءِ الْجَحِيمِ وَوَسَطِ الْجَحِيمِ لَشَوْبًا يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَ

یہ فرشتوں کا قول ہے ف صراط الجحیم سواء الجحیم وسط الجحیم کے ایک معنی ہیں لشوبا من حمیم یعنے انکے کھانے میں گرم کھولتے پانی

يُسَاطُ بِالْحَمِيمِ مَدْحُورًا مَطْرُودًا بَيْضٌ مَكْنُونٌ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي

کی ملونی کی جائیگی مدحورا دھکارا ہوا بیض مکنون ڈھنپے ہوئے موتی وترکنا علیہ فی الآخرین اس

الْآخِرِينَ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ يَسْتَسْخِرُونَ يَسْخَرُونَ بَعْلًا رَبًّا الْأَسْبَابُ السَّمَاءُ بَابٌ

کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا یستسخرون ٹھٹھا کرتے ہیں بعلا بعل رب کو کہتے ہیں یمن والوں کی لغت میں اسباب آسمان باب

قَوْلُهُ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

وان یونس لمن المرسلین کی تفسیر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے

۴

الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما

اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو یوں

ینبغی لاحد ان یکون خیرا من ابن متی حدثنی ابراھیم بن المنذر حدثنا محمد

کہنا نہیں چاہیے میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں ف مجھ سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن

ابن فلیح قال حدثنی ابی عن ھلال بن علی من بنی عامر بن لؤی عن عطاء بن یسار عن

فلیح نے کہا مجھ سے والد فلیح بن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن علی سے جو بنی عامر بن لوی قبیلے کا تھا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے

ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال انا خیر من یونس بن متی

ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی کہے میں یونس بن متی (پیغمبر) سے بہتر ہوں

فقد کذب

وہ جھوٹا ہے

ص

سورۂ ص کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن العوام قال سألت

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عوام بن حوشب سے انہوں نے کہا میں نے مجاہد

مجاھدا عن السجدۃ فی ص قال سئل ابن عباس فقال اولئک الذین ھدی

سے پوچھا سورہ ص میں سجدہ ہے انہوں نے کہا ابن عباس رض سے بھی یہ پوچھا گیا انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ف اولئک الذین ھدی اللہ

اللہ فبھداھم اقتدہ وکان ابن عباس یسجد فیھا حدثنی محمد بن عبد

فبھداھم اقتدہ پڑھا ف اور ابن عباس رض بھی اس سورت میں سجدہ کرتے مجھ سے محمد بن عبداللہ ذہلی (یا محمد رومی) نے بیان

اللہ حدثنا محمد بن عبید الطنافسی عن العوام قال سألت مجاھدا عن سجدۃ

کیا کہا ہم سے محمد بن عبید طنافسی نے بیان کیا انہوں نے عوام بن حوشب سے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے سورہ ص کے سجدے کو پوچھا

ص فقال سألت ابن عباس من این سجدت فقال وما تقرأ ومن ذریتہ داود

انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا تم نے اس سورت میں جو سجدہ کیا اس کی دلیل کیا ہے انہوں نے کہا تو نے (سورۂ انعام کی) یہ آیت نہیں پڑھی

وسلیمان اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ فکان داود ممن امر

ومن ذریتہ داود وسلیمان اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ تو داود بھی ان پیغمبروں میں ہیں جن کی پیروی کا

نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتدی بہ فسجدھا رسول اللہ صلی اللہ

ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا اس لیے آپ نے اس سورت میں سجدہ کیا حضرت داود کی متابعت سے

ف اس حدیث کا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے
ف سورۂ انعام کی اس آیت میں ہمارے پیغمبر صاحب کو

کتاب التفسیر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُجَابٌ عَجِيبٌ الْقِطُّ الصَّحِيفَةُ هُوَ هَهُنَا صَحِيفَةُ الْحَسَنَاتِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

عجاب کا معنے عجیب القط قط کہتے ہیں کاغذ کے ٹکڑے پرچے کو یہاں نیکیوں کا پرچہ مراد ہے (یا حساب کا پرچہ) اور مجاہد نے کہا ف

فِي عِزَّةٍ مُعَازِّينَ الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ مِلَّةُ قُرَيْشٍ الِاخْتِلَاقُ الْكَذِبُ الْأَسْبَابُ طُرُقُ

فی عزۃ کا معنے یہ ہے کہ وہ شرارت سرکشی کرنیوالے ہیں الملۃ الآخرۃ سے قریش کا دین مراد ہے (یا نصرانیت) الاختلاق جھوٹ الاسباب آسمان کے رستے

السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ يَعْنِي قُرَيْشًا أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ الْقُرُونُ

دروازوں میں جند ما ھنالک مھزوم من الاحزاب سے قریش کے لوگ مراد ہیں ف اولئک الاحزاب سے اگلی امتیں مراد ہیں زمانہ گذشتہ کی

الْمَاضِيَةُ فَوَاقٍ رُجُوعٍ قِطَّنَا عَذَابَنَا اتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَحَطْنَا بِهِمْ أَتْرَابٌ أَمْثَالٌ

عذاب اترا فواق کا معنے پھرنا عجل لنا قطنا میں قط سے عذاب مراد ہے اتخذناھم سخریا ہم نے ان کو ٹھٹھے میں گھیر لیا تھا ف اتراب جوڑ والے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَيْدُ الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ الْأَبْصَارُ الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ حُبَّ الْخَيْرِ

اور ابن عباس نے کہا ف ایدی کا معنے عبادت کی قوت الابصار یعنی اللہ کے کاموں کو غور سے دیکھنے والے حب الخیر عن ذکر

عَنْ ذِكْرِ رَبِّي مِنْ ذِكْرٍ طَفِقَ مَسْحًا يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا الْأَصْفَادُ الْوَثَاقُ

ربی میں عن من کے معنے میں ہے طفق مسحا گھوڑوں کے پاؤں اور ایال پر محبت سے ہاتھ پھیرنا شروع کیا یا تلوار سے انکو کاٹنے لگا الاصفاد زنجیریں

بَابُ قَوْلِهِ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا

باب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوهاب کی تفسیر ہم سے

إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ اور محمد بن جعفر نے انھوں نے شعبہ سے انھوں نے محمد بن زیاد سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ

انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گذشتہ رات کو ایک عفریت جن میری نماز توڑنے کو مجھ سے بھڑ گیا

الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ

آپ نے یہی فرمایا بھڑ گیا یا ایسا ہی کچھ کلمہ کہا خیر اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا اور میں نے چاہا

أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ

اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں صبح کو تم سب اس کو دیکھو پھر مجھ کو بھائی

قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ

سلیمان کی یہ دعا یاد آئی پروردگار مجھ کو ایسی حکومت عنایت فرما جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہ ہو روح راوی نے کہا پھر آنحضرت صلعم نے ذلت

خَاسِئًا بَابُ قَوْلِهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

کیساتھ اس کو بھگا دیا باب وما انا من المتکلفین کی تفسیر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انھوں نے

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود رضؓ کے پاس گئے انہوں نے کہا

یٰاَیُّہَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ فَلْیَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ

لوگو! تم کو لازم ہے جو کوئی کسی بات کو جانتا ہو تو اس کو بیان کرے اگر نہ جانتا ہو تو یوں کہہ دے اللہ جانتا ہے یہ کہنا کہ اللہ جانتا ہے

اَنْ یَّقُوْلَ لِمَا لَا یَعْلَمُ اللّٰہُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ

کیا یہ علم کی نشانی ہے ف۱ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہہ دے

مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ وَسَاُحَدِّثُکُمْ عَنِ الدُّخَانِ اِنَّ

میں تم سے اس وعظ و نصیحت پر کوئی نیگ نہیں مانگتا نہ میں اپنے دل سے بات بنانیوالوں میں ہوں اب میں دھوئیں کا حال سناتا ہوں ف۲ ہوا

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَیْشًا اِلَی الْاِسْلَامِ فَاَبْطَؤُا عَلَیْہِ فَقَالَ

یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے اسلام لانے میں دیر کی (مخالفت پر مستعد ہوئے) تو آپ نے

اَللّٰہُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْہِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ فَاَخَذَتْہُمْ سَنَۃٌ فَحَصَّتْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی اَکَلُوا

دعا فرمائی یا اللہ ان پر حضرت یوسف کے زمانہ کے سات سالوں کی طرح سات سالوں کا قحط بھیجکر میری مدد کر آخر ان پر قحط آن پہنچا ہر چیز اس

الْمَیْتَۃَ وَالْجُلُوْدَ حَتّٰی جَعَلَ الرَّجُلُ یَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ دُخَانًا مِّنَ الْجُوْعِ

مردار اور کھالیں تک کھا گئے آدمیوں کی یہ نوبت پہونچی ان میں کوئی آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو مارے بھوک کے ایک دھواں سا دکھلائی دیتا

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ یَّغْشَی النَّاسَ ھٰذَا

اس آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا

عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ فَدَعَوْا رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اَنّٰی لَہُمُ

عذاب الیم کا یہی مطلب ہے پھر قریش نے دعا کی کہنے لگے ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون اللہ تعالیٰ نے فرمایا انی لھم الذکری

الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَہُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْہُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ اِنَّا

وقد جاءھم رسول مبین ثم تولوا عنہ وقالوا معلم مجنون انا

کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ اَفَیُکْشَفُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ

کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون بھلا کہیں قیامت کا عذاب بھی (کافروں پر سے) موقوف ہوگا خیر اللہ کا عذاب (قحط)

فَکُشِفَ ثُمَّ عَادُوْا فِیْ کُفْرِہِمْ فَاَخَذَہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ نَبْطِشُ

موقوف ہوا تو پھر کفر پر قائم رہے آخر بدر کے دن اللہ نے ان کو سزا دی یوم نبطش البطشۃ

الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ

الکبری انا منتقمون سے بدر کی سزا مراد ہے

ف۱ اور اپنی طرف سے اپنے دین کی باتیں بنانا یا جو نہ جانے اس کا دعویٰ کرنا جہالت اور نادانی ہے

الزُّمَر

سورۂ زمر کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا ذِي عِوَجٍ لَبْسٍ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ مَثَلٌ لِآلِهَتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلَهِ الْحَقِّ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بِالْأَوْثَانِ خَوَّلْنَا أَعْطَيْنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ مُتَشَاكِسُونَ الشَّكِسُ الْعَسِرُ لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ وَرَجُلًا سِلْمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا اشْمَأَزَّتْ نَفَرَتْ بِمَفَازَتِهِمْ مِنَ الْفَوْزِ حَافِّينَ أَطَافُوا بِهِ مُطِيفِينَ بِحِفَافَيْهِ بِجَوَانِبِهِ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الِاشْتِبَاهِ وَلَكِنْ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ

مجاہد نے کہا افمن یتقی بوجہہ سے یہ مراد ہے کہ وہ منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹا جائے گا جیسے دوسری آیت میں فرمایا افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی آمنا یوم القیمۃ ذی عوج شبہ ۔ الا اور رجلا سلما لرجل یہ ایک مثال ہے معبودان باطل اور خدائے برحق کی ویخوفونک بالذین من دونہ یعنی بتوں سے مراد ہیں (جن سے کافر آنحضرت کو ڈراتے تھے) خولنا یعنی ہم نے دیا والذی جاء بالصدق سے قرآن اور وصدق بہ سے مسلمان مراد ہے جو قیامت کے دن پروردگار کے سامنے آکر عرض کرے گا یہی قرآن ہے جو تو نے دنیا میں مجھ کو عنایت فرمایا تھا میں نے اس پر عمل کیا متشاکسون شکس سے نکلا ہے شکس کہتے ہیں تکراری بدمزاج آدمی کو جو انصاف کی بات پسند نہ کرے اور سلم اور سالم (دونوں طرح پڑھا ہے) اچھے پورے آدمی کو اشمأزت نفرت کرتے ہیں چڑتے ہیں بمفازتھم فوز سے نکلا ہے یعنی کامیابی حافین گرداگرد اس کے چاروں طرف متشابہا اشتباہ سے نہیں نکلا ہے بلکہ تشابہ سے یعنی اس کی ایک آیت دوسری آیت کی تصدیق اور تائید کرتی ہے

بَابُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

باب یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم کی تفسیر

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلَى إِنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَزَنَوْا

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہ یعلیٰ بن مسلم نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے ابن عباس سے خبر دی کچھ مشرکوں نے بہت خون کیے تھے زنا بھی

ابن عباس کی روایت میں ... (حاشیہ، ناخواندہ)

أَكْثَرُوا وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا فَأَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُولُ

جس کی ... وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے آپ جو فرماتے ہیں

وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ

کی طرف بلاتے ہیں وہ اچھا ہے اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ جو گناہ ہم کر چکے ہیں وہ اسلام لانے سے معاف ہو جائیں گے اس وقت (سورۂ فرقان کی)

اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَنَزَلَ قُلْ

یہ آیت: والذین لا یدعون مع الله الها آخر ولا یقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق ولا یزنون اور (سورۂ زمر کی) یہ

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ بَابُ قَوْلِهِ وَمَا

آیت قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمة الله اتری باب وما

قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

قدروا الله حق قدرہ کی تفسیر ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نے انہوں نے منصور بن معتمر سے

عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا یہودیوں کا ایک عالم (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ

اور کہنے لگا یا محمد ہم (اپنی کتاب میں) یہ لکھا پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر

وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إِصْبَعٍ فَيَقُولُ

اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا پھر فرمائے گا

أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ

میں بادشاہ ہوں ف یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی پھر

الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ

یہ آیت پڑھی وما قدروا الله حق قدرہ والارض

جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا

جمیعا قبضتہ یوم القیمة والسموت مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون

يُشْرِكُونَ بَابُ قَوْلِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ

ف باب والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمة والسموت مطویات بیمینہ

بِيَمِينِهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

کی تفسیر ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبد الرحمن

بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب عن أبي سلمة أن أبا هريرة قال سمعت رسول

ابن خالد بن مسافر نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ سے کہ ابو ہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

الله صلى الله عليه وسلم يقول يقبض الله الأرض ويطوي السموات بيمينه ثم

فرماتے تھے اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو اپنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا پھر

يقول أنا الملك أين ملوك الأرض باب ونفخ في الصور فصعق من في السموات

فرمائیگا میں بادشاہ ہوں اب دوسرے (دنیا کے) بادشاہ کہاں ہیں باب ونفخ في الصور فصعق من في السموات

ومن في الأرض إلا من شاء الله ثم نفخ فيه أخرى فإذا هم قيام ينظرون

ومن في الأرض إلا من شاء الله ثم نفخ فيه أخرى فاذا هم قيام ينظرون کی تفسیر

حدثني الحسن حدثنا إسمعيل بن خليل أخبرنا عبد الرحيم عن زكرياء

مجھ سے حسن (بن شجاع بلخی) نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن خلیل نے کہا ہم کو عبدالرحیم بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے زکریا بن

بن أبي زائدة عن عامر عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني

ابی زائدہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آخری (یعنی)

أول من يرفع رأسه بعد النفخة الآخرة فإذا أنا بموسى متعلق بالعرش فلا أدري

دوسرے صور کے بعد سب سے پہلے میں سر اٹھاؤنگا (ہوش میں آؤنگا) تو کیا دیکھونگا موسیٰ عرش تھامے لٹکے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ

أكذلك كان أم بعد النفخة حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش

وہ پہلے صور پر بیہوش ہی نہ ہونگے یا دوسرے صور پر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائینگے ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے

قال سمعت أبا صالح قال سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دونوں

بين النفختين أربعون قالوا يا أبا هريرة أربعون يوما قال أبيت قال أربعون

صوروں میں چالیس کا فاصلہ ہوگا لوگوں نے کہا ابو ہریرہ چالیس دن کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا پھر انہوں نے کہا چالیس برس کا

سنة قال أبيت قال أربعون شهرا قال أبيت ويبلى كل شيء من الإنسان

ابو ہریرہ رض نے کہا میں نہیں کہہ سکتا انہوں نے کہا چالیس مہینے کا ابو ہریرہ رض نے کہا میں نہیں کہہ سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إلا عجب ذنبه فيه يركب الخلق

آدمی کا سارا بدن گل جاتا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی کا سرا (رائی کے دانہ برابر) اسی سے قیامت کے دن آدمی کا ڈھانچا کھڑا کیا جائیگا ۲ف

المؤمن

سورۂ مومن کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

قَالَ مُجَاهِدٌ حٰمٓ مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ

يُذَكِّرُنِي حَامِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ ... فَهَلَّا تَلَا حَامِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

الطَّوْلُ التَّفَضُّلُ دَاخِرِينَ خَاضِعِينَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى النَّجَاةِ الْإِيمَانِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ يُسْجَرُونَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ تَمْرَحُونَ تَبْطَرُونَ وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ قَالَ وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَيَقُولُ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ وَلَكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى مَسَاوِئِ أَعْمَالِكُمْ وَإِنَّمَا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

العاص اخبرنی باشد ما صنع المشرکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا

عاص سے کہا مجھ سے سب سے زیادہ سخت تکلیف بیان کرو جو مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بفناء الکعبۃ اذ اقبل عقبۃ بن ابی معیط

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا

فاخذ بمنکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولوی ثوبہ فی عنقہ فخنقہ خنقا

جس نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مونڈھا تھاما اور کپڑا آپ کی مبارک گردن میں لپیٹ کر آپ کا گلا گھونٹا مردود نے

شدیدا فاقبل ابوبکر فاخذ بمنکبہ ودفعہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زور سے گھونٹا اتفاق سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آن پہنچے انہوں نے عقبہ کا مونڈھا تھاما اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے دھکیل دیا اور

وقال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم

کہنے لگے کیا تم ایک شخص کو اس بات کے کہنے پر مار ڈالتے ہو کہ میرا مالک اللہ ہے اور وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی کھلی نشانیاں

حم السجدۃ

سورۂ حم سجدہ کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وقال طاوس عن ابن عباس ائتیا طوعا اعطیا قالتا اتینا طائعین اعطینا

طاوس نے عبداللہ بن عباس سے نقل کیا ائتیا طوعا کا معنے خوشی سے دو (اطاعت قبول کرو) اتینا طائعین ہم نے خوشی سے دیا

وقال المنہال عن سعید قال قال رجل لابن عباس انی اجد فی القرآن اشیاء

اور منہال بن عمرو اسدی نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ایک شخص (نافع بن ازرق) ابن عباس سے کہنے لگا میں تو قرآن میں ایک دوسرے کے خلاف چند

تختلف علی قال فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون واقبل بعضہم علی بعض

باتیں پاتا ہوں (ابن عباس نے کہا بیان کر) کہنے لگا ایک آیت میں تو یوں ہے فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون دوسری آیت میں یوں

یتساءلون ولا یکتمون اللہ حدیثا ربنا ما کنا مشرکین فقد کتموا فی ہذہ الایۃ

یتساءلون ایک آیت میں ہے ولا یکتمون اللہ حدیثا دوسری آیت میں ہے قیامت کے دن مشرک کہیں گے واللہ ربنا ما کنا مشرکین اس سے چھپانا نکلتا ہے

وقال ام السماء بناہا الی قولہ دحاہا فذکر خلق السماء قبل خلق الارض ثم قال

ایک جگہ فرمایا ءانتم اشد خلقا ام السماء بناہا اخیر آیت والارض بعد ذلک دحہا تک اس سے یہ نکلتا ہے کہ آسمان زمین سے پہلے پیدا ہوا ہے پھر

ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین الی طائعین فذکر فی ہذہ

(سورہ حم سجدہ میں) فرمایا ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین اخیر آیت طائعین تک اس سے یہ نکلتا ہے کہ زمین آسمان

خلق الارض قبل السماء وقال وكان الله غفورا رحيما عزيزا حكيما سميعا بصيرا

سے پہلے پیدا ہوئی ہے اور فرمایا وکان اللہ غفورا رحیما عزیزا حکیما سمیعا بصیرا

فكأنه كان ثم مضى فقال فلا انساب بينهم في النفخة الاولى ثم ينفخ في الصور فصعق

اس کا جیسے یہ ہوا ہے کہ اللہ ان صفات سے زمانہ ماضی میں موصوف تھا اب نہیں ہے ابن عباسؓ نے اسکے جواب میں کہا یہ جو فرمایا فلا انساب

من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله فلا انساب بينهم عند ذلك ولا يتساءلون

اور آسمان و زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو جائینگے اس وقت رشتہ ناطہ کچھ باقی نہ رہیگا ایک دوسرے کو پوچھینگے (اور سارے نفسی نفسی ہو رہی ہوگی)

ثم في النفخة الآخرة اقبل بعضهم على بعض يتساءلون واما قوله ما كنا مشركين ولا

پھر جو دوسری آیت میں ہے اقبل بعضہم علی بعض یتساءلون یہ دوسری صور پھونکنے کے بعد ہے ف۳ اب یہ جو مشرکین کا قول نقل کیا ولا یکتمون اللہ

يكتمون الله فان الله يغفر لاهل الاخلاص ذنوبهم وقال المشركون تعالوا نقول

ولا یکتمون اللہ حدیثا تو اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اخلاص والوں کے گناہ بخش دیگا تو مشرکین آپس میں یہ صلاح کرینگے چلو ہم بھی جاکر کہیں

لم نكن مشركين فختم على افواههم فتنطق ايديهم فعند ذلك عرف ان الله لا

ہم دنیا میں مشرک نہ تھے ف۴ پھر اللہ تعالیٰ انکے منہوں پر مہر لگادیگا اور انکے ہاتھ (پاؤں) بولنا شروع کر دینگے ف۵ اس وقت انکو معلوم ہو جائیگا کہ

يكتم حديثا وعنده يود الذين كفروا الآية وخلق الارض في يومين ثم خلق

اللہ سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی اور اسی وقت کافر یہ آرزو کرینگے کاش وہ دنیا میں مسلمان ہوتے اب یہ جو فرمایا کہ زمین کو دو دن میں پیدا کیا پھر

السماء ثم استوى الى السماء فسواهن في يومين آخرين ثم دحا الارض ودحوها

پیدا کیا اور دو دن میں انکو برابر کیا اور اسکے طبقے مرتب کیے اسکے بعد زمین کو پھیلایا اور اس کا پھیلانا یہ ہے کہ اس میں

ان اخرج منها الماء والمرعى وخلق الجبال والجمال والآكام وما بينهما

سے پانی نکالا گھاس چارہ پیدا کیا پہاڑ (جانور) اونٹ وغیرہ ٹیلے ٹٹے جو جو ان کے بیچ میں ہیں پیدا کیے سب

في يومين آخرين فذلك قوله دحاها وقوله خلق الارض في يومين فجعلت

دو دن میں کیا دحاہا کا یہ مطلب ہے تو زمین دو دن میں پیدا ہوئی جیسے فرمایا خلق الارض فی یومین ف۸ تو زمین مع اپنی سب چیزوں

الارض وما فيها من شيء في اربعة ايام وخلقت السموات في يومين وكان الله

کے چار دن میں بنی اور آسمان دو دن میں بنے ف۹ اب یہ جو فرمایا وکان اللہ

غفورا سمى نفسه ذلك وذلك قوله اي لم يزل كذلك فان الله لم يرد شيئا

غفورا رحیما ف۱۰ بیان کان کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ میں یہ صفات ازل سے ہیں اور یہ اسکے نام ہیں ف۱۱ کیونکہ خداوند کریم جو چاہتا ہے وہ

الا اصاب به الذي اراد فلا يختلف عليك القرآن فان كلا من عند الله قال

حاصل کر لیتا ہے ف۱۲ اب تو قرآن میں کوئی اختلاف نہیں رہا اختلاف کیسے ہوگا قرآن اسی کی طرف سے اترا ہے اور اللہ کے کلام میں اختلاف نہیں ہو سکتا

ابو عبد الله حدثني يوسف بن عدي حدثنا عبيد الله بن عمرو عن زيد بن ابي

مجھ سے یوسف بن عدی نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے

انيسة عن المنهال بهذا وقال مجاهد ممنون محسوب اقواتها ارزاقها في كل سماء

انہوں نے منہال سے یہی روایت جو اوپر گذری مجاہد نے کہا ممنون کا معنے بے حساب ف۱ اقواتہا یعنی بارش کا اندازہ مقرر کیا ہر آسمان میں

امرها مما امر به نحسات مشائيم وقيضنا لهم قرناء قرناهم بهم تتنزل عليهم

یعنی جو حکم (اور انتظام) کرنا تھا وہ ہر آسمان کے متعلق (فرشتوں کو) بتلا دیا نحسات منحوس (نامبارک) وقیضنا لہم قرناء یعنی ہم نے کافروں کے ساتھ

الملئكة عند الموت اهتزت بالنبات وربت ارتفعت وقال غيره من اكمامها

تتنزل علیہم الملئکۃ یعنے موت کے وقت ان پر فرشتے اتریں گے اھتزت یعنی سبزی سے لہلہانے لگتی ہے وربت یعنی پھولتی ہے ابھر آتی ہے مجاہد کے سوا اوروں نے

حين تطلع ليقولن هذا لي اي بعملي انا محقوق بهذا سواء للسائلين قدرها سواء

یعنی پھل گابھوں سے نکلتے ہیں لیقولن ھذا لی یعنے یہ میرا حق ہے میرے نیک کاموں کا بدلہ ہے سواء للسائلین سب مانگنے والوں کے لئے اسکو یکساں

فهديناهم دللناهم على الخير والشر كقوله وهديناه النجدين وكقوله هديناه

رکھا ف۳ فہدیناھم سے یہ مراد ہے کہ ہم نے انکو اچھا برا دکھلا دیا بتلا دیا جیسے دوسری جگہ فرمایا وھدیناہ النجدین یعنے سورہ بلد میں اور سورہ

السبيل والهدى الذي هو الارشاد بمنزلة اصعدناه من ذلك قوله اولئك الذين

السبیل ف۴ لیکن ہدایت کا وہ معنی جو سیدھے رستے پر لگا دینا وہ تو اصعاد (یا اسعاد) کے معنی میں ہے سورہ انعام میں اولئک الذین ھدی

هدى الله فبهداهم اقتده يوزعون يكفون من اكمامها قشر الكفرى هي الكم وقال

اللہ فبھداھم اقتدہ میں یہی معنے مراد ہے یوزعون روکے جائینگے من اکمامہا کہتے ہیں گابھے کے پوست (چھلکے) کو یہ ابن عباس کا قول

غيره ويقال للعنب اذا خرج ايضا كافور وكفرى ولي حميم القريب من محيص حاص

ہے اوروں نے کہا انگور جب نکلے تو اس کو بھی کافور اور کفری کہتے ہیں ولی حمیم نزدیک سے والا دوست من محیص محیص حاص سے نکلا

حاد مرية ومرية واحد اي امتراء وقال مجاهد اعملوا ما شئتم الوعيد وقال ابن

مریۃ بکسر میم اور مریۃ بضم میم دونوں قراتیں ہیں دونوں کا ایک معنے ہے یعنی شک اور مجاہد نے کہا ف۵ اعملوا ما شئتم وعید ہے اور ابن عباس

عباس التي هي احسن الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءة فاذا فعلوه

نے کہا ف ادفع بالتی ھی احسن سے یہ مراد ہے کہ غصے کے وقت صبر کرو اور برائی کو معاف کر دے جب لوگ ایسے اخلاق اختیار کرینگے تو اللہ

عصمهم الله وخضع لهم عدوهم كانه ولي حميم باب قوله وما كنتم تستترون

ان کو ہر آفت سے بچائے رکھیگا اور انکے دشمن بھی عاجز ہو کر ان کے دل سوز دوست بنجائینگے باب وما کنتم تستترون

ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم ولكن ظننتم ان الله لا يعلم

ان یشہد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم ولکن ظننتم ان اللہ لا یعلم

١٤

كثيرًا مما تعملون حدثنا الصلت بن محمد حدثنا يزيد بن زريع عن روح بن

کثیرا مما تعملون کی تفسیر ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے روح بن قاسم

القسم عن منصور عن مجاهد عن ابي معمر عن ابن مسعود وما كنتم تستترون ان

سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر عبداللہ بن سنجرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا یہ آیت وما کنتم

يشهد عليكم سمعكم الاية كان رجلان من قريش وختن لهما من ثقيف او رجلان

تستترون ان یشہد علیکم سمعکم الآیۃ اس طرح اتری کہ قریش کے دو آدمی تھے اور انکی جورو کا ایک رشتہ دار جو ثقیف قبیلے سے تھا

من ثقيف وختن لهما من قريش في بيت فقال بعضهم لبعض اترون ان الله

یا ثقیف کے دو شخص تھے اور انکی جورو کا رشتہ دار جو قریش میں سے تھا یہ تینوں ایک گھر میں بیٹھے تھے آپس میں کہنے لگے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالی

يسمع حديثنا قال بعضهم يسمع بعضه وقال بعضهم لئن كان يسمع بعضه

ہماری باتیں سنتا ہے کسی نے کہا کچھ سنتا ہے (جو ہم پکار کر کہیں) کسی نے کہا (واہ واہ) اگر کچھ سنتا ہے تو پھر سب باتیں سنتا ہے

لقد يسمع كله فانزلت وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم

اس وقت یہ آیت اتری وما کنتم تستترون ان یشہد علیکم سمعکم ولا ابصارکم اخیر

الاية باب قوله وذلكم ظنكم الاية حدثنا الحميدي حدثنا سفيان

آیت تک باب وذلکم ظنکم الآیۃ کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

حدثنا منصور عن مجاهد عن ابي معمر عن عبد الله رض قال اجتمع عند البيت

عیینہ نے کہا ہم سے منصور بن معتمر نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا بیت اللہ کے پاس دو

قرشيان وثقفي او ثقفيان وقرشي كثيرة شحم بطونهم قليلة فقه قلوبهم

قریش کے شخص اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے اور ایک قریش کا تینوں جمع ہوئے انکی پیٹوں میں چربی بہت تھی (خوب موٹے تازے) لیکن عقل کم تھی

فقال احدهم اترون ان الله يسمع ما نقول قال الاخر يسمع ان جهرنا ولا يسمع

ان میں ایک بولا تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالی ہماری باتیں سنتا ہے دوسرا بولا پکار کر بات کریں تو سنتا ہے اگر آہستہ بات کریں تو

ان اخفينا وقال الاخر ان كان يسمع اذا جهرنا فانه يسمع اذا اخفينا فانزل

نہیں سنتا تیسرا کہنے لگا اگر وہ پکار کر بات کرنا سنتا ہے تو آہستہ سے جو بات کریں وہ بھی سنیگا اس وقت اللہ تعالی

الله عز وجل وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا

نے یہ آیت اتاری وما کنتم تستترون ان یشہد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم

جلودكم الاية وكان سفيان يحدثنا بهذا فيقول حدثنا منصور او ابن ابي

اخیر آیت تک حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ ہم سے یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے (پہلے) وہ یوں کہتے تھے ہم سے منصور بن معتمر یا عبداللہ بن

يَحْيَى أَوْ حُمَيْدٌ أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذَلِكَ مِرَارًا غَيْرَ
یحییٰ یا حمید بن قیس نے بیان کیا پھر صرف منصور کا نام لینے لگا باقی دونوں کا نام لینا چھوڑ دیا کئی بار اسی طرح انہوں نے یہ حدیث بیان

وَاحِدَةٍ بَابُ قَوْلِهِ فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ الْآيَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ
کی باب فان یصبروا فالنار مثوی لهم اخیر تک کی تفسیر ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا

حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ
کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنَحْوِهِ
انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہی حدیث جو اوپر گذری

حٰمٓ عٓسٓقٓ

سورۂ حٰم عسق کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَقِيمًا الَّتِي لَا تَلِدُ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا الْقُرْآنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَذْرَؤُكُمْ
ابن عباس رض سے منقول ہے عقیما کا معنے بانجھ جسکی اولاد نہ ہو اور روحا من امرنا میں روح سے قرآن مراد ہے اور مجاہد نے کہا یذرؤکم

فِيهِ نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا لَا خُصُومَةَ طَرْفٍ خَفِيٍّ ذَلِيلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ
فیہ کا مطلب یہ کہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل پھیلاتا ہے لاحجۃ بیننا اب کچھ ہم میں تم میں جھگڑا نہیں رہا طرف خفی کمزوری کی نگاہ سے دیا

فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ يَتَحَرَّكْنَ وَلَا يَجْرِينَ فِي الْبَحْرِ شَرَعُوا ابْتَدَعُوا بَابُ قَوْلِهِ
فیظللن رواکد علی ظھرہ یعنی اپنے مقام پر (موج کے تھپیڑوں سے) ہلتی رہیں آگے نہ بڑھیں نہ پیچھے ہٹیں شرعوا نیا دین نکالا باب

إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
الا المودۃ فی القربی کی تفسیر ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ سُئِلَ
انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے کہا میں نے طاؤس سے سنا انہوں نے ابن عباس رض سے اُن سے کسی نے پوچھا

عَنْ قَوْلِهِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
الا المودۃ فی القربی کا کیا مطلب ہے سعید بن جبیر نے (جھٹ) کہہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے

سَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ
ابن عباس رض نے کہا تم جلد بازی کرتے ہو اصل بات یہ ہے کہ قریش کا کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

إلا كان له فيهم قرابة فقال إلا أن تصلوا ما بيني وبينكم من القرابة

(کچھ نہ کچھ) قرابت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے پیغمبر سے) فرمایا (تم کہدو) اگر اور کچھ نہیں کرتے (مسلمان نہیں ہوتے) تو یہ تو کرو میری اور اپنی قرابت

حم الزخرف

سورہ حم زخرف کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وقال مجاهد على أمة على إمام وقيله يا رب تفسيره أيحسبون أنا لا نسمع

مجاہد نے کہا علی امۃ کا معنے ایک امام پر (یا ایک ملت پر یا ایک دین پر) وقیلہ یارب کا معنے یہ ہے کیا کافر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انکی آہستہ

سرهم ونجواهم ولا نسمع قيلهم وقال ابن عباس ولولا أن يكون الناس أمة واحدة

بات اور انکی کانا پھوسی اور انکی گفتگو نہیں سنتے ف۲ اور ابن عباسؓ نے کہا ف۳ ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ کا یہ مطلب

لولا أن جعل الناس كلهم كفارا لجعلت لبيوت الكفار سقفا من فضة و

ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگوں کو کافر ہی بنا ڈالتا ف۴ تو میں کافروں کے گھروں میں چاندی کی چھتیں اور چاندی کی

معارج من فضة وهي درج وسرر فضة مقرنين مطيقين آسفونا أسخطونا

سیڑھیاں کر دیتا معارج کے معنے سیڑھیاں تخت وغیرہ ف۵ مقرنین زور والے ف۶ اسفونا ہم کو غصہ دلایا

يعش يعمى وقال مجاهد أفنضرب عنكم الذكر أي تكذبون بالقرآن ثم لا تعاقبون

یعش اندھا بن جائے ف۷ مجاہد نے کہا ف۸ افنضرب عنکم الذکر کا مطلب یہ ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو گے اور ہم تم

عليه ومضى مثل الأولين سنة الأولين مقرنين يعني الإبل والخيل والبغال

پر عذاب نہیں اتارنے کے (تمکو ضرور عذاب ہوگا) ومضی مثل الاولین اگلوں کی کہانیاں قصے چل پڑے ف۹ وما کنا لہ مقرنین یعنی اونٹ گھوڑے خچر

والحمير ينشأ في الحلية الجواري جعلتموهن للرحمن ولدا فكيف تحكمون

گدھوں پر ہمارا زور نہ چل سکتا ینشا فی الحلیۃ سے بیٹیاں مراد ہیں یعنے تمنے بیٹی ذات کو اللہ کی اولاد ٹھہرایا واہ واہ کیا اچھا حکم لگاتے ہو

لو شاء الرحمن ما عبدناهم يعنون الأوثان يقول الله تعالى ما لهم بذلك من

لوشاء الرحمن ما عبدناھم میں ھم کی ضمیر بتوں کی طرف پھرتی ہے کیونکہ آگے فرمایا ما لھم بذلک من علم

علم الأوثان إنهم لا يعلمون في عقبه ولده مقترنين يمشون معا سلفا قوم

یعنے بتوں کو جنکو یہ پوجتے ہیں کچھ علم ہی نہیں ہے (وہ تو بیجان ہیں) فی عقبہ اسکی اولاد میں مقترنین ساتھ ساتھ چلتے ہوئے سلفا سے

فرعون سلفا لكفار أمة محمد صلى الله عليه وسلم ومثلا عبرة يصدون

مراد فرعون کی قوم ہے وہ لوگ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو کافر ہیں اُن کے پیشوا (یعنے اگلے لوگ) تھے ومثلا للآخرین

يصجون يضجون مبرمون مجمعون اول العابدين اول المؤمنين انني براء مما تعبدون

چلانے لگے (غل شور کرنے لگے) مبرمون ٹھانے والے (قرار دینے والے) اول العابدین سب سے پہلے ایمان لانیوالا انني براء مما تعبدون

العرب تقول نحن منك البراء والخلاء والواحد والاثنان والجميع من المذكر

لوگ کہتے ہیں ہم تم سے بیزار ہیں ہم تم سے خلا ہیں (یعنی بیزار ہیں) الگ ہیں کچھ غرض نہیں واحد اور تثنیہ اور جمع مذکر و مونث سب میں براء کا لفظ

والمؤنث يقال فيه براء لانه مصدر ولو قال بريء لقيل في الاثنين بريئان

بولا جاتا ہے کیونکہ براء مصدر ہے اور اگر بریٔ پڑھا جائے جیسے ابن مسعود کی قراءت ہے تو تثنیہ میں بریئان اور

وفي الجميع بريئون وقرأ عبد الله انني بريء بالياء والزخرف الذهب ملائكة يخلفون يخلف بعضهم

جمع میں بریئون کہنا چاہیے الزخرف سونا ملائکۃ یخلفون یعنی فرشتے جو ایک کے پیچھے ایک آتے رہتے

بعضا باب قوله ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك الآية حدثنا حجاج بن

ہیں باب ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک الآیۃ کی تفسیر ہم سے حجاج بن منہال نے بیان

منهال حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو عن عطاء عن صفوان بن يعلى عن ابيه

کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے اپنے

قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك ليقض

والد یعلی بن امیہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یوں پڑھتے سنا ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک

علينا ربك وقال قتادة مثلا للآخرين عظة وقال غيره مقرنين ضابطين

اور بعضوں نے یا مال پڑھا ہے ترخیم کے ساتھ اور قتادہ نے کہا مثلا للآخرین یعنی پچھلوں کے لیے نصیحت دوسروں نے کہا مقرنین کا معنے قابو میں

يقال فلان مقرن لفلان ضابط له والاكواب الاباريق التي لا خراطيم

لانیوالے عرب لوگ کہتے ہیں فلانا فلانے کا مقرن ہے یعنی اس پر اختیار رکھتا ہے اسکو قابو میں لایا ہے اکواب وہ کوزے جنمیں ٹونٹی نہ ہو بلکہ منہ کھلا

لها اول العابدين اي ما كان فانا اول الآنفين وهما لغتان رجل عابد وعبد

ہوا ہو جہاں سے چاہے آدمی پیے ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین اسکا معنے یہ ہے کہ اللہ تعالی کی کوئی اولاد نہیں ہے تو ان نافیہ ہے

وقرأ عبد الله وقال الرسول يا رب ويقال اول العابدين الجاحدين من

عبد اللہ بن مسعود نے وقیلہ یا رب کے بدل یوں پڑھا ہے وقال الرسول یا رب بعضوں نے کہا اول العابدین کا معنے یہ ہے سب سے پہلے میں اسکا انکار کرنیوالا

عبد يعبد وقال قتادة في ام الكتاب جملة الكتاب اصل الكتاب افضرب

ہوں عرب لوگ کہتے ہیں عبد یعنی سیراحق نگر گیا یہ عبد یعبد سے نکلا ہے اور قتادہ نے کہا فی ام الکتاب کا معنے یہ ہے کہ مجموعی کتاب اور اصل کتاب یعنی

عنكم الذكر صفحا ان كنتم قوما مسرفين مشركين والله لو ان هذا القرآن

عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین میں مسرفین سے مشرکین مراد ہیں قتادہ نے کہا خدا کی قسم اگر جس وقت شروع میں اگلوں کا قرآن

رفع حيث رده أوائل هذه الأمة لهلكوا فأهلكنا أشد منهم بطشا ومضى

قرآن کو جھٹلایا تھا قرآن اٹھا لیا جاتا تو سب کے سب ہلاک ہو جاتے (عذاب آتا) ف مضی مثل الاولین یعنی اگلوں کو عذاب ہو چکا ہے

مثل الأولين عقوبة الأولين جزءا عدلا

جزءا عدلا یعنی بعضے بندوں کو انہوں نے اللہ کے برابر کر دیا

الدخان

سورۂ دخان کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وقال مجاهد رهوا طريقا يابسا على العالمين على من بين ظهريه فاعتلوه

مجاہد نے کہا رھوا کا معنے سوکھا رستہ ف۲ علی العالمین سے مراد انکے زمانہ کے لوگ ہیں فاعتلوہ کا اُس کو دھکیل

ادفعوه وزوجناهم بحور أنكحناهم حورا عينا يحار فيها الطرف ترجمون القتل

دو وزوجناھم بحور عین ہم نے بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے انکا جوڑ لگا دیا جنکا جمال دیکھنے سے آنکھوں کو حیرانی ہوتی ہے ترجمون

ورهوا ساكنا وقال ابن عباس كالمهل أسود كمهل الزيت وقال غيره تبع ملوك

رھوا ٹھہرا ہوا ابن عباس نے کہا کالمھل یعنے کالی تلچھٹ کی طرح اوروں نے کہا تبع سے یمن کے بادشاہ مراد ہیں

اليمن كل واحد منهم يسمى تبعا لأنه يتبع صاحبه والظل يسمى تبعا لأنه

انکو تبع اسلیے کہا کرتے کہ ایک کے بعد ایک بادشاہ ہوتا اور سایہ کو بھی تبع کہتے ہیں کیونکہ وہ سورج

يتبع الشمس باب يوم تأتي السماء بدخان مبين قال قتادة فارتقب

کے ساتھ رہتا ہے باب یوم تاتی السماء بدخان مبین کی تفسیر قتادہ نے کہا فارتقب کا معنی

فانتظر حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن مسلم عن مسروق

انتظار کر ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق

عن عبد الله قال مضى خمس الدخان والروم والقمر والبطشة واللزام باب

سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا پانچ نشانیاں گذر چکیں (ہو چکی ہیں) دخان ف۳ اور روم ف۴ اور چاند کا پھٹنا ف۵ اور بطشہ

يغشى الناس هذا عذاب أليم حدثنا يحيى حدثنا أبو معاوية عن الأعمش

یغشی الناس ھذا عذاب الیم کی تفسیر ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے

عن مسلم عن مسروق قال قال عبد الله إنما كان هذا لأن قريشا لما استعصوا

انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہوا یہ کہ قریش کے لوگوں نے جب آنحضرت

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَ

صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا نہ سنا تو آپ نے اُن پر بددعا کی کہ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح اُن پر کئی سال کا قحط آئے پھر یہ قحط اُن پر ہوا اُن کو

جَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ

سخت مصیبت ہوئی یہاں تک کہ ہڈیاں تک کھا گئے اُن میں کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے مارے ایک دھواں سا

الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ

دکھلائی دیتا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین

يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ

یغشی الناس هذا عذاب الیم آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کوئی آیا (ابوسفیان آیا) کہنے لگا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ فَاسْتَسْقَى

یا رسول اللہ مضر قوم والوں کے لیے (جو مکہ کے قریب رہتے تھے) دعا کیجیے آپ نے فرمایا مضر کے لیے وہ تو سخت کافر اور مشرک ہیں، تو بھی (عجب) بہادر آدمی

فَسُقُوا فَنَزَلَتْ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ

بارش ہوئی اُس وقت یہ آیت اتری انکم عائدون جب ذرا آسایش ملی

أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ

تو اُسی حالت میں آگئے رہے دستور شرک پر مستعد ہے آخر اللہ

عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ بَابُ

تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یوم نبطش البطشة الکبری انا منتقمون بطشہ سے بدر کی مار مراد ہے باب

قَوْلِهِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ

ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون کی تفسیر ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے اُنہوں

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ

نے اعمش سے اُنہوں نے ابوالضحیٰ سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ پاس گیا اُنہوں نے کہا علم کی شان یہ ہے

أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ

کہ جو چیز تو نہ جانتا ہو صاف کہدے اللہ جانتا ہے (میں نہیں جانتا) اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ کہدو میں تم سے

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کچھ بدلا نہیں مانگتا نہ میں اُن لوگوں میں ہوں جو بناوٹ کرتے ہیں ہوا یہ کہ قریش کے لوگوں نے جب سرکشی شروع کی (شرارت پر کمر باندھی)

وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ

بددعا فرمائی یا اللہ اُن پر حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح سات برس کا قحط بھیجکر میری مدد کر آخر اُن پر قحط آیا

أكلوا فيها العظام والميتة من الجهد حتى جعل أحدهم يرى ما بينه وبين السماء

ایسا قحط ہوا کہ یہاں مردار تک کھا گئے نوبت یہ پہونچی کہ ان میں کوئی بھوک کے مارے آسمان کو دیکھتا تو ایک

كهيئة الدخان من الجوع قالوا ربنا اكشف عنا العذاب إنا مؤمنون فقيل له

دھواں سا دکھلائی دیتا اُس وقت کہنے لگے پروردگار یہ عذاب اٹھا دے ہم ایمان لاتے ہیں اور اُنھوں نے آنحضرتؐ سے

إن كشفنا عنهم عادوا فدعا ربه فكشف عنهم فعادوا فانتقم الله منهم يوم بدر فذلك

فریاد کی ... جب یہ عذاب موقوف ہوا کہ پھر اُسی طرح شرک اور کفر کرنے لگینگے خیر اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کی وجہ سے عذاب اٹھا لیا اور ایسا ہی

قوله تعالى يوم تأتي السماء بدخان مبين إلى قوله جل ذكره إنا منتقمون باب

یہی مراد ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین اخیر آیت انا منتقمون تک باب

قوله أنى لهم الذكرى وقد جاءهم رسول مبين الذكر والذكرى واحد حدثنا

انی لھم الذکری وقد جاءھم رسول مبین کی تفسیر ذکر اور ذکرے دونوں کا معنے ایک ہے یعنے نصیحت ہم سے

سليمان بن حرب حدثنا جرير بن حازم عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحی سے انہوں نے مسروق سے

قال دخلت على عبد الله ثم قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما دعا

انہوں نے کہا میں عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس گیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریش کو اسلام کی دعوت دی اور انہوں

قريشا كذبوه واستعصوا عليه فقال اللهم أعني عليهم بسبع كسبع يوسف

نے آپ کو جھٹلایا آپ کا کہنا نہ مانا تو آپ نے یوں دعا کی یا اللہ ان لوگوں پر حضرت یوسفؑ کے زمانہ کے سات سال کی طرح سات برس

فأصابتهم سنة حصت يعني كل شيء حتى كانوا يأكلون الميتة فكان يقوم

کا قحط بھیجکر میری مدد کر آخر ایسا قحط آیا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی نوبت یہ پہونچی کہ مردار تک کھانے لگے ان میں کوئی کھڑا ہوتا

أحدهم فكان يرى بينه وبين السماء مثل الدخان من الجهد والجوع ثم

تو بھوک اور ضعف کے مارے اپنے اور آسمان کے بیچ میں ایک دھواں سا دیکھتا پھر آنحضرتؐ نے یہ آیت پڑھی

قرأ فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين يغشى الناس هذا عذاب أليم

فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس هذا عذاب الیم

حتى بلغ إنا كاشفوا العذاب قليلا إنكم عائدون قال عبد الله أفيكشف

اس آیت تک پہونچے انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا بھلا کہیں ہو سکتا ہے

عنهم العذاب يوم القيامة قال والبطشة الكبرى يوم بدر باب قوله ثم تولوا

کہ قیامت کا عذاب اُن پر سے دور کیا جائے عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا بطشہ کبری سے بدر کی جنگ مراد ہے باب ثم تولوا عنه

عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ

وقالوا معلم مجنون کی تفسیر ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان

وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ

اور منصور سے انہوں نے ابو الضحیٰ مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ

علیہ وسلم کو بھیجا اور فرمایا اے محمد کہدے میں تم سے اس وعظ و نصیحت پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ

دیکھا قریش (کسی طرح) میرا کہنا نہیں سنتے تو آپ نے یہ دعا کی یا اللہ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح سات برس

بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتّٰى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ

کا قحط ان پر بھیج کر میری مدد کر آخر قحط آن پہنچا اس نے ہر چیز کو تباہ کر دیا نوبت یہاں تک ہوگئی کہ ہڈیاں اور چمڑے تک بھی

وَالْجُلُوْدَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ

کھا گئے سلیمان اور منصور راویوں میں سے ایک یوں کہتا ہے یہاں تک کہ انہوں نے ہڈی اور مردار کو بھی نہ چھوڑا (چٹ کر گئے) اور

الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ اَيْ مُحَمَّدُ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ

دھواں سا اٹھنے لگا آخر ابوسفیان آنحضرتؐ کے پاس آیا کہنے لگا محمدؐ تمہاری قوم تو ہلاک ہو رہی ہے اب دعا کرو اللہ یہ قحط موقوف کرے آپ نے

اَنْ يَّكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُوْدُوْا بَعْدَ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ ثُمَّ قَرَاَ فَارْتَقِبْ

دعا کی پھر فرمایا تم عذاب دور ہو جانے کے بعد پھر کفر کرو گے بعد اس کے یہ آیت پڑھی فارتقب یوم

يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى عَآئِدُوْنَ اَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ فَقَدْ مَضَى

تاتی السماء بدخان مبین عائدون تک (منصور کی روایت میں ایسا ہی ہے) ابن مسعودؓ نے کہا یہ آخرت کا عذاب ہوتا تو آخرت

الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ اَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ بَابُ قَوْلِهٖ

کو دخان اور بطشہ اور لزام یہ تینوں نشانیاں گذر چکیں سلیمان اور منصور میں سے ایک نے کہا اور چاند کی نشانی بھی دوسرے نے کہا روم کی نشانی

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ

یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون کی تفسیر ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے

الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ اللِّزَامُ

انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا پانچ چیزیں گذر چکیں لزام

وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالدُّخَانُ

اور روم اور بطشہ اور قمر اور دخان

الجاثیۃ

سورۂ جاثیہ کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے　نام سے　جو بہت مہربان ہے　رحم والا

مُسْتَوْفِزِيْنَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَنْسِخُ نَكْتُبُ نَنْسَاكُمْ نَتْرُكُكُمْ

جاثیۃ زانوؤں پر کھڑے کرکے بیٹھے ہونگے (ڈر کے مارے) مجاہد نے کہا نستنسخ کا معنے لکھتے تھے ف۱ ننساکم تم کو چھوڑ دینگے عذاب

بَابٌ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ الْاٰيَةَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

باب وما یھلکنا　الا الدھر　الآیۃ　کی تفسیر　ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَ

اللہ تعالیٰ ارشاد　فرماتا ہے آدمی مجھ کو ستاتا ہے زمانہ کو　برا کہتا ہے میں

اَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيْ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

زمانہ کا مالک ہوں (زمانہ کیا کرتا ہے) سب کام میرے ہاتھ میں ہیں میں ہی رات اور دن الٹ پلٹ کرتا ہوں ف۲

الاحقاف

سورۂ احقاف کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے　نام سے جو بہت مہربان ہے　رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تُفِيْضُوْنَ تَقُوْلُوْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَثَرَةٍ وَّاُثْرَةٍ وَّاَثَارَةٍ بَقِيَّةُ عِلْمٍ وَ

مجاہد نے کہا تفیضون جو تم زبان سے نکالتے ہو کہتے ہو ف۳ بعضوں نے کہا اثرۃ اور اثرۃ اور اثارۃ تینوں قراتیں ہیں

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ لَسْتُ بِاَوَّلِ الرُّسُلِ وَقَالَ غَيْرُهُ اَرَاَيْتُمْ هٰذِهِ

اور ابن عباس رض نے کہا ف۴ بدعا من الرسل کا یہ معنے ہے کہ میں ہی کچھ پہلا پیغمبر دنیا میں نہیں آیا اوروں نے کہا ارایتم ادعون

الْاَلِفُ اِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ اِنْ صَحَّ مَا تَدَّعُوْنَ لَا يَسْتَحِقُّ اَنْ يُّعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهٗ اَرَاَيْتُمْ

من دون اللہ میں ہمزہ ڈرانے کے لیے ہے یعنی اگر تمہارا دعویٰ صحیح ہو تو یہ چیزیں جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو پوجا کے لائق نہیں ہیں اور ارایتم

بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَبَلَغَكُمْ اَنَّ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خَلَقُوْا

برویت ہے آنکھ کا دیکھنا مراد نہیں ہے بلکہ مطلب ہے کیا تم جانتے ہو کیا تم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ جن چیزوں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو انہوں

شیئا باب قوله والذی قال لوالدیه اف لکما اتعداننی ان اخرج وقد خلت القرون

کچھ بھی آیات۔ باب والذی قال لوالدیه اف لکما اتعداننی ان اخرج وقد خلت القرون

من قبلی وهما یستغیثان الله ویلک آمن ان وعد الله حق فیقول ما هذا الا

من قبلی وهما یستغیثان الله ویلک آمن ان وعد الله حق فیقول ما هذا الا

اساطیر الاولین حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا ابو عوانة عن ابی بشر عن

اساطیر الاولین کی تفسیر ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر (جعفر) سے انہوں

یوسف بن ماهک قال کان مروان علی الحجاز استعمله معویة فخطب فجعل

نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے کہا مروان بن حکم معاویہ کی طرف سے حجاز کا حاکم تھا اس نے خطبہ سنایا تو لگا

یذکر یزید بن معویة لکی یبایع له بعد ابیه فقال له عبد الرحمن بن ابی بکر

یزید (مردود) کا ذکر کرنے تاکہ معاویہ کے بعد لوگ اس سے بیعت کریں تو عبدالرحمن بن ابی بکر نے اس میں کچھ گفتگو کی

شیئا فقال خذوه فدخل بیت عائشة فلم یقدروا فقال مروان ان هذا الذی

مروان نے کہا ان کو گرفتار کر لو وہ اپنی بہن حضرت عائشہؓ کے گھر میں چلے گئے وہاں کوئی ان کو پکڑ نہ سکا آخر جب مروان

انزل الله فیه والذی قال لوالدیه اف لکما اتعداننی فقالت عائشة من

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والذی قال لوالدیه اف لکما اتعداننی حضرت عائشہؓ نے پردے کے پیچھے سے مروان کو جواب

وراء الحجاب ما انزل الله فینا شیئا من القرآن الا ان الله انزل عذری

دیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان کی برائی میں کوئی آیت نہیں اتاری البتہ میری پاکیزگی میں تو قرآن کی آیتیں اتریں

باب قوله فلما راوه عارضا مستقبل اودیتهم قالوا هذا عارض ممطرنا

باب فلما راوه عارضا مستقبل اودیتهم قالوا هذا عارض ممطرنا

بل هو ما استعجلتم به ریح فیها عذاب الیم قال ابن عباس عارض السحاب

بل هو ما استعجلتم به ریح فیها عذاب الیم کی تفسیر ابن عباسؓ نے کہا عارض سے ابر مراد ہے

حدثنا احمد حدثنا ابن وهب اخبرنا عمرو ان ابا النضر حدثه عن

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے ابو النضر (سالم) نے بیان کیا

سلیمن بن یسار عن عائشة رض زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت ما رایت رسول

انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی

الله صلی الله علیه وسلم ضاحکا حتی اری منه لهواته انما کان یتبسم قالت

اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنے زور سے ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا کوا دکھلائی دے بلکہ آپ ہلکی ہنسی ہنستے یعنی مسکراتے تھے

وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا

اور آپ کا حال یہ تھا جب ابر یا آندھی دیکھتے تو آپ کے چہرے پر فکر معلوم ہوتی (ایسا نہ ہو اسمیں کا عذاب ہو) ایکبار حضرت عائشہ نے کہا یا رسول

رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ

اللہ لوگ تو جب ابر دیکھتے ہیں خوش ہوتے ہیں اب بارش ہوگی اور آپ کے چہرہ پر جہاں ابر آیا اداسی معلوم ہوتی ہے اس کی کیا وجہ

الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ

ہے آپ نے فرمایا عائشہ وجہ یہ ہے مجھکو ڈر رہتا ہے کہیں اس کا عذاب نہ آیا ہو ایک قوم پر آندھی کا عذاب آ چکا ہے یعنی عاد کی قوم

وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا

پھر انہوں نے عذاب کا ابر دیکھا تو کہنے لگے یہ ابر تو ہم پر برسنے والا ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

سورۂ محمد کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

أَوْزَارَهَا آثَامَهَا حَتّٰى لَا يَبْقٰى إِلَّا مُسْلِمٌ عَرَّفَهَا بَيَّنَهَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا

اوزارھا اپنے گناہ دہر دیں مسلمانوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے ف عرفھا اسکو بیان کر دیگا بتلا دیگا ف مجاہد نے کہا ف مولی الذین

وَلِيُّهُمْ عَزَمَ الْأَمْرُ جَدَّ الْأَمْرُ فَلَا تَهِنُوْا لَا تَضْعُفُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَضْغَانَهُمْ حَسَدَهُمْ

امنوا میں مولیٰ سے ولی یعنی کارساز مراد ہے عزم الامر جب لڑائی کا ارادہ پکا ہو جائے فلا تھنوا سستی نہ کرو اور ابن عباس نے کہا اضغانہم کا

آسِنٍ مُتَغَيِّرٍ بَابُ قَوْلِهِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

اسن سڑا ہوا ف باب وتقطعوا ارحامکم کی تفسیر ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن

سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض

بلال نے کہا مجھ سے معاویہ بن ابی مزرد نے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب سب مخلوقات پیدا کر چکا اُس وقت ناطہ مجسم ہو کر اٹھ

فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ

کھڑا ہوا اور پروردگار کی کمر تھام لی ف اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہائیں (یہ کیا کرتا ہے) وہ عرض کرنے لگا میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسا

قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو کوئی تجھ کو جوڑے اس کو میں جوڑوں ف اور جو کوئی تجھ کو توڑے وہ مجھ سے ٹوٹے ف اس وقت ناطہ

قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا

پروردگار نے فرمایا ایسا ہی ہوگا ابوہریرہؓ کہتے تھے اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تائید میں سورۂ محمد کی یہ آیت پڑھو۔ تم سے تو یہ امید ہے اگر تمہیں حکومت

فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ

حکومت مل جائے تو سارے ملک میں فساد مچاؤ اور ناطے کاٹو۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم نے انہوں نے معاویہ

مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا ثُمَّ قَالَ

سے کہا مجھ سے میرے چچا ابوالحباب سعید بن یسار نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے یہی حدیث اس میں یوں ہے پھر

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ حَدَّثَنَا بِشْرُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فہل عسیتم ان تولیتم اخیر تک ہم سے بشر بن

ابْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُزَرِّدِ بِهَذَا قَالَ رَسُولُ

محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معاویہ بن ابی المزرد نے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں بھی یوں

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فہل عسیتم اخیر تک

سُورَةُ الْفَتْحِ

سورۂ فتح کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ بُورًا هَالِكِينَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمُ السَّحْنَةُ

مجاہد نے کہا بورًا کا معنے ہلاک ہونے والے ف۱ مجاہد نے یہ بھی کہا ف۲ سیماہم فی وجوھھم کا مطلب یہ کہ ان کے منہ پر سجدے

وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ التَّوَاضُعُ شَطْأَهُ فِرَاخَهُ فَاسْتَغْلَظَ غَلُظَ سُوقِهِ

اور منصور نے مجاہد سے نقل کیا ف۳ سیما سے مراد تواضع اور عاجزی ہے اخرج شطاہ ہولگا نکالا فاستغلظ موٹا ہو گیا سوق درخت کی

السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ وَدَائِرَةُ السَّوْءِ

نلی جس پر درخت کھڑا رہتا ہے دائرۃ السوء جیسے کہتے ہیں رجل السوء دائرۃ السوء سے عذاب

الْعَذَابُ تُعَزِّرُوهُ تَنْصُرُوهُ شَطْأَهُ شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا

مراد ہے یعزروہ اسکی مدد کریں ف۵ شطاہ سے بالی کا پٹھا مراد ہے ایک دانہ دس یا آٹھ یا

وَسَبْعًا فَيَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَآزَرَهُ قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ

سات بالیاں اگاتا ہے اور ایک کو دوسری سے زور ملتا ہے یہی مراد ہے فآزرہ سے یعنی اسکو زور دیا اگر ایک ہی بالی ہوتی

ابن ابی سلمۃ عن ھلال بن ابی ھلال عن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن
انہوں نے ہلال بن ابی ہلال سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص
عمرو بن العاص ان ھذہ الایۃ التی فی القران یایھا النبی انا ارسلنک
سے قرآن شریف کی یہ آیت یایھا النبی انا ارسلناک شاھدا
شاھدا ومبشرا ونذیرا قال فی التورٰۃ یایھا النبی انا ارسلنک شاھدا
ومبشرا ونذیرا توراۃ شریف میں اس طرح ہے اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر خوشخبری دینے والا
ومبشرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا
ڈرانے والا بھیجا اور ان پڑھ لوگوں (یعنی عربوں) کی پشت پناہ ہے تو میرا بندہ میرا بھیجا ہوا ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے وہ بدخو اور
غلیظ ولا سخاب بالاسواق ولا یدفع السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو ویصفح
سخت دل نہ بازاروں میں شور کرنیوالا اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں کریگا بلکہ معاف کریگا درگذر کریگا
ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ فیفتح
اللہ تعالی تجھ کو دنیا سے اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک ٹیڑھی ملت (یعنی کفر اور شرک کی ملت) کو تیری وجہ سے سیدھا یا درست
بھا اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا باب قولہ ھو الذی انزل السکینۃ
اس کلمہ سے اللہ تعالی اندھی آنکھوں بہرے کانوں غفلت والے دلوں کو کھولدیگا باب ھو الذی انزل السکینۃ کی تفسیر
حدثنا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء رض قال
ہم سے عبید اللہ بن موسی نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے
بینما رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ وفرس لہ مربوط فی الدار
کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص (اسید بن حضیر) سورہ کہف پڑھ رہے تھے انکا گھوڑا
فجعل ینفر فخرج الرجل فنظر فلم یر شیئا وجعل ینفر فلما اصبح ذکر ذلک للنبی
بدکنے لگا یہ حال دیکھکر وہ شخص باہر نکلے دیکھا تو وہاں کچھ نہ تھا لیکن گھوڑا برابر بدک رہا ہے صبح کو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم فقال تلک السکینۃ تنزلت بالقران باب قولہ اذ
سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ سکینہ تھی جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے اتری (جسکا ذکر اس آیت میں ہے ھو الذی انزل السکینۃ) باب
یبایعونک تحت الشجرۃ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا سفین عن عمرو عن
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ کی تفسیر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار
جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ حدثنا علی بن عبد اللہ
سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا

پارہ ۲۶ سورہ فتح

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ

کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے قتادہ سے کہ میں نے عقبہ بن صہبان سے سنا اُنہوں نے عبداللہ بن

اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ اِنِّيْ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

مغفل مزنی سے اُنہوں نے کہا میں اُن لوگوں میں ہوں جو بیعۃ الرضوان میں موجود تھے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے

الْخَذْفِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِيَّ فِي الْبَوْلِ

سے منع فرمایا اور اسی سند سے عقبہ بن صہبان سے مروی ہے کہا میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا غسل کے مقام میں پیشاب کرنا منع ہے

فِي الْمُغْتَسَلِ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

ف مجھ سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے

خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَنَا

خالد حذاء سے اُنہوں نے ابو قلابہ سے اُنہوں نے ثابت بن ضحاک سے وہ اُن صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت سے بیعت کی تھی

اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ

احمد بن اسحاق سلمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعلیٰ بن عبید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن سیاہ نے اُنہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے

اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا وَائِلٍ اَسْاَلُهُ فَقَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ اَلَمْ تَرَ

اُنہوں نے کہا میں ابو وائل شقیق بن سلمہ پاس گیا اُن سے پوچھتا تھا ف اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ہم صفین میں تھے ف اتنے میں ایک شخص

اِلَى الَّذِيْنَ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اتَّهِمُوْا

(عبداللہ بن الکواء) حضرت علی سے بولا کہنے لگا کیا آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلاتے ہیں ف سہل بن حنیف نے کہا

اَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ

اپنی رائے کو غلط سمجھو ف دیکھو ہم لوگ صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جب آپ نے مکہ کے مشرکوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْنَا

سے صلح کی تھی اگر ہم لڑنا مناسب سمجھتے تو لڑ سکتے تھے حضرت عمر رض آئے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا ہم سچے طریق

عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ

پر اور مشرک لوگ جھوٹے طریق پر نہیں ہیں کیا ہم میں جو لوگ مارے جائیں وہ بہشت میں اور مشرکوں میں جو لوگ مارے جائیں وہ دوزخ میں نہیں

بَلٰى قَالَ فَفِيْمَ اُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا فَقَالَ

کیوں نہیں یہ سب صحیح ہے حضرت عمر رض نے عرض کیا پھر ہم اپنے سچے دین کو کیوں ذلیل کریں اور خالی مدینہ کو کیوں لوٹ جائیں جب تک

يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ

خطاب کے بیٹے میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور اللہ کبھی مجھ کو تباہ نہیں کرنے کا حضرت عمر رض یہ سنکر غصے سے لوٹ گئے اور ذرا

يَصْنَعُ حَتّٰى جَاءَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ

نہیں سمجھے تھے کہ ابوبکر صدیق رض پاس ہو کہنے لگے ابوبکر کیا ہم لوگ (مسلمان) سچے دین پر اور کافر جھوٹے طریق پر نہیں ہیں فرمایا

يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا

ابوبکر صدیق نے کہا خطاب کے بیٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کو تباہ کرے

فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ

اس وقت سورہ فتح اتری

اَلْحُجُرَاتُ

سورہ حجرات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا تُقَدِّمُوْا لَا تَفْتَاتُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجاہد نے کہا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بڑھ کر باتیں نہ کرو جب تک رسول

حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهٖ اِمْتَحَنَ اَخْلَصَ تَنَابَزُوْا يُدْعٰى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ

بیان نہ کرے اللہ کو جو حکم دینا ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر دے امتحن کا معنی صاف کیا پرکھ لیا ولا تنابزوا بالالقاب کا معنی یہ ہے اسلام

يَلِتْكُمْ يَنْقُصْكُمْ اَلَتْنَا نَقَصْنَا بَابُ قَوْلِهٖ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

لا یلتکم تمہارا ثواب کچھ کم نہیں کریگا اسی سے ہے وما التنا (جو سورہ طور میں ہے) یعنی ہم نے انکے عمل کا ثواب کچھ نہیں گھٹایا باب لا ترفعوا اصواتکم

الْاٰيَةَ تَشْعُرُوْنَ تَعْلَمُوْنَ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ

فوق صوت النبی کی تفسیر تشعرون کا معنی جانتے ہو اسی سے شاعر نکلا ہے یعنی جاننے والا ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے بیان

جَمِيْلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ اَنْ

کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا دو بہت اچھے نیک شخص تباہ ہونے والے تھے

يَّهْلِكَا اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رض رَفَعَا اَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

یعنی ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب ہوا یہ کہ جب بنی تمیم کے سوار (سنہ ۹ ہجری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (انہوں

قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَاَشَارَ اَحَدُهُمَا بِالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ اَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ

نے یہ درخواست کی کوئی انکا سردار مقرر فرماویں) تو ان دونوں صاحبوں میں سے ایک (یعنی حضرت عمر) نے کہا اقرع بن حابس کو سردار

وَاَشَارَ الْاٰخَرُ بِرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَا اَحْفَظُ اسْمَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَ

اور دوسرے (یعنی حضرت ابوبکر) نے کسی اور کے لیے کہا نافع بن عمر نے کہا مجھکو اسکا نام نہیں یاد رہا تب ابوبکر نے عمر سے کہا تم تو یہی چاہتے ہو

الاختلاف قال ما اردت خلافك فارتفعت اصواتهما في ذلك فانزل الله يا

تو محض اختلاف کرنا (تم کو مصلحت اور انصاف سے غرض نہیں) حضرت عمرؓ کہنے لگے نہیں میں اختلاف نہیں کرتا ہوں بلکہ مصلحت کی بات کہتا ہوں

ايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم الاية قال ابن الزبير فما كان عمر يسمع رسول

يايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم الاية ۔ عبداللہ بن زبیرؓ کہتے تھے جب یہ آیت اتری حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله صلى الله عليه وسلم بعد هذه الاية حتى يستفهمه ولم يذكر ذلك عن ابيه

وسلم سے اتنی آہستہ بات کرتے کہ آنحضرتؐ کو پوچھنے کی ضرورت ہوتی (سمجھ نہ سکتے) اور عبداللہ بن زبیرؓ نے یہ طریقہ (آہستہ بات کرنیکا) اپنے

يعني ابا بكر حدثنا علي بن عبد الله حدثنا ازهر بن سعد اخبرنا ابن

نانا ابوبکرؓ سے نہیں نقل کیا ۔ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے کہا ہمکو عبداللہ بن عون نے

عون قال انباني موسى بن انس عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه

خبر دی کہا مجھ کو موسیٰ بن انس نے ۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کئی روز تک اپنی صحبت میں)

وسلم افتقد ثابت بن قيس فقال رجل يا رسول الله انا اعلم لك علمه فاتاه

ثابت بن قیس بن شماس کو نہیں دیکھا تو ایک شخص (سعد بن معاذ) کہنے لگا یا رسول اللہ میں انکا حال دریافت کرکے آپ سے عرض کرونگا

فوجده جالسا في بيته منكسا راسه فقال له ما شانك فقال شر كان

سر جھکائے ہوئے (شرمندہ رنجیدہ) اپنے گھر میں بیٹھے ہیں سعد نے پوچھا کہو کیا حال ہے انہوں نے کہا حال کیا ہے بہت برا حال ہے میں تو ہمیشہ

يرفع صوته فوق صوت النبي صلى الله عليه وسلم فقد حبط عمله وهو من

اپنی آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کیا کرتا تھا (میری عادت ہی یہ تھی آواز ہی میری بلند ہے) تو میری نیکیاں سب مٹ گئیں وہ

اهل النار فاتى الرجل النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره انه قال كذا و

یہ سنکر سعد بن معاذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے کل کیفیت بیان کی موسیٰ بن انس نے کہا پھر ایسا ہوا کہ سعد بن معاذ بہت

كذا فقال موسى فرجع اليه المرة الاخرة ببشارة عظيمة فقال اذهب اليه

بڑی خوشخبری لیکر ثابت کے پاس گئے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا) فرمایا ثابت پاس جا

فقل له انك لست من اهل النار ولكنك من اهل الجنة باب قوله ان

اور کہہ تو دوزخی نہیں ہے بلکہ بہشت والوں میں ہے ۔ باب ۔ ان

الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون حدثنا الحسن

الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون کی تفسیر ۔ ہم سے حسن بن محمد بن

ابن محمد حدثنا حجاج عن ابن جريج قال اخبرني ابن ابي مليكة ان عبد الله

صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد مصیصی نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انکو عبداللہ بن زبیرؓ نے

ابن الزبیر اخبرهم انه قدم رکب من بنی تمیم علی النبی صلی الله علیه وسلم

بنی تمیم کے کچھ سوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے

فقال ابو بکر امر القعقاع بن معبد وقال عمر بل امر الاقرع بن حابس فقال

ابوبکرؓ نے عرض کیا بنی تمیم کا سردار قعقاع بن معبد کو بنا دیجئے عمرؓ نے عرض کیا نہیں اقرع بن حابس کو سردار بنایئے، ابوبکرؓ کہنے

ابو بکر ما اردت الی او الا خلافی فقال عمر ما اردت خلافك فتماریا حتی

لگے ابھی تم تو بس مجھ سے اختلاف کرنا چاہتے ہو عمرؓ نے کہا نہیں میں اختلاف نہیں کرنا چاہتا غرض دونوں میں تکرار ہوئی اور

ارتفعت اصواتهما فنزل فی ذلك یایها الذین امنوا لا تقدموا بین یدی الله

دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں اسی وقت یہ آیت اتری یایها الذین امنوا لا تقدموا بین یدی الله

ورسوله حتی انقضت الایة باب قوله ولو انهم صبروا حتی تخرج الیهم

ورسوله الایة باب ولو انهم صبروا حتی تخرج الیهم

لکان خیرا لهم

لکان خیرا لهم کی تفسیر

سورة ق

سورہ ق کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

رجع بعید رد فروج فتوق واحدها فرج ورید فی حلقه الحبل حبل العاتق

رجع بعید یعنے دنیا کی طرف پھر جانا دراز قیاس ہے فروج سوراخ روزن یہ فرج کی جمع ہے ورید حلق کی رگ اور حبل مونڈھے کی رگ

وقال مجاهد ما تنقص الارض من عظامهم تبصرة بصیرة حب الحصید

مجاہد نے کہا ما تنقص الارض منهم سے انکی ہڈیاں مراد ہیں جنکو زمین کھا جاتی ہے تبصرة راہ دکھلانا حب الحصید گیہوں

الحنطة باسقات الطوال افعیینا افاعیا علینا وقال قرینه الشیطان

باسقات لنبی لمبی افعیینا کیا ہم اس سے عاجز ہو گئے ہیں وقال قرینه میں قرین سے شیطان مراد

الذی قیض له فنقبوا ضربوا او القی السمع لا یحدث نفسه بغیره حین انشاکم

مراد ہے جو ہر آدمی کے ساتھ لگا ہوا ہے فنقبوا فی البلاد یعنے شہروں میں پھرے انکا دورہ کیا او القی السمع کا مطلب ہے کہ دل میں

وانشا خلقکم رقیب عتید رصد سائق وشهید الملکان کاتب وشهید

افعیینا ما الخلق الاول یعنی جب تمکو شروع میں پیدا کیا تو اسکے بعد کیا ہم عاجز ہو گئے اب دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے سائق اور شهید دو فرشتے ہیں ایک لکھنے والا

شَهِيدٌ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ لُغُوبٌ النَّصَبُ وَقَالَ غَيْرُهُ نَضِيدٌ الْكُفُرَّى مَادَامَ فِي

شہید سے مراد ہے دل لگا کر سنے لغوب تھکن یہ مجاہد کے سوا اوروں نے کہا نضید کا معنی گا بھا جب تک غلاف میں رہے تب نضید

أَكْمَامِهِ وَمَعْنَاهُ مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ

ہے کو اسیلئے کہتے ہیں کہ وہ تہ بر تہ ہوتا ہے جب گا بھا غلافات سے نکل سے تو پھر اسکو نضید نہیں کہتے

فِي أَدْبَارِ النُّجُومِ وَأَدْبَارِ السُّجُودِ كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي قٓ وَيَكْسِرُ الَّتِي فِي الطُّورِ

ادبار النجوم جو سورۂ طور میں ہے اور ادبار السجود جو اس سورت میں ہے تو عاصم سورۂ ق میں (ادبار کو) بفتح الف اور سورۂ طور میں کسرہ

وَيُكْسَرَانِ جَمِيعًا وَيُنْصَبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ

بعضوں نے دونوں جگہ کسرۂ الف پڑھا ہے بعضوں نے دونوں جگہ بفتح الف ابن عباس نے کہا یوم الخروج سے وہ دن مراد ہے جس دن قبروں سے نکلیں گے

بَابُ قَوْلِهِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

باب وتقول هل من مزيد کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن

حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دوزخی

يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ حَدَّثَنَا

لوگ دوزخ میں ڈالے جا ئینگے لیکن دوزخ یہی کہتی رہیگی اور کچھ ہے اور کچھ ہے اسکا پیٹ نہیں بھریگا یہانتک کہ پروردگار اپنا قدم اس پر رکھدیگا

مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ

محمد بن موسیٰ قطان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوسفیان حمیری یعنی سعید بن یحییٰ بن مہدی نے

حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ

کہا ہم سے عوف اعرابی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے محمد بن موسیٰ نے کہا ابوسفیان نے اس حدیث کو مرفوعا بیان

يُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

دوزخ سے پوچھا جائیگا (اللہ تعالیٰ پوچھیگا) کیا تو بھر گئی وہ عرض کریگی کچھ اور ہے (کچھ اور ہے) آخر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھدیگا

قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

اس وقت کہنے لگیگی بس بس (میں بھر گئی) ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ

دوزخ اور بہشت تکرار کرنے لگیں دوزخ نے کہا مجھ میں تو وہ لوگ آئینگے جو بڑے مغرور سرکش ہیں ف۳ بہشت نے کہا

الجنة ما لي لا يدخلني إلا ضعفاء الناس وسقطهم قال الله تبارك وتعالى

معدوم نہیں جیسا جنت میں تو وہ لوگ آئیں گے جو زمانہ بھر کے غریب محتاج نظر سے گرے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ نے بہشت سے فرمایا

للجنة أنت رحمتي أرحم بك من أشاء من عبادي وقال للنار إنما أنت

تو میری رحمت ہے میں تیری وجہ سے اپنے جن بندوں پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں تیری وجہ

عذابي أعذب بك من أشاء من عبادي ولكل واحدة منكما ملؤها فأما

سے اپنے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب کروں گا اور ان میں سے ہر ایک کی بھرتی ہوگی دوزخ تو کسی

النار فلا تمتلئ حتى يضع رجله فتقول قط قط قط فهنالك تمتلئ ويزوى

طرح نہیں بھرے گی یہاں تک کہ پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دیگا اس وقت کہنے لگیگی بس بس بس اور بھر سمٹ جائیگی اور

بعضها إلى بعض ولا يظلم الله عز وجل من خلقه أحدا وأما الجنة فإن الله

اللہ اپنے کسی بندے پر ظلم نہیں کریگا (کہ ناحق اسکو عذاب دے) البتہ بہشت کی بھرتی اس طرح ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس

عز وجل ينشئ لها خلقا باب قوله وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل

کے بھرنے کیلئے اور مخلوقات پیدا کریگا باب وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب کی

الغروب حدثنا إسحق بن إبراهيم عن جرير عن إسمعيل عن قيس بن أبي حازم

تفسیر ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے جریر بن عبدالحمید سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی

عن جرير بن عبد الله قال كنا جلوسا ليلة مع النبي صلى الله عليه وسلم فنظر

حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا ہم ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے

إلى القمر ليلة أربع عشرة فقال إنكم سترون ربكم كما ترون هذا لا تضامون

چاند کو دیکھا وہ چودھویں رات کا چاند تھا آپ نے فرمایا عنقریب (یعنے بہشت میں) تم اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو

في رؤيته فإن استطعتم أن لا تغلبوا على صلوة قبل طلوع الشمس وقبل

بے تکلف دیکھ رہے ہو کچھ اژدحام (زحمت) نہ ہوگی پھر اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ سورج نکلنے سے پہلے کی نماز (یعنے فجر کی) اور سورج

غروبها فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب

ڈوبنے سے پہلے کی نماز (یعنے عصر کی) جانے نہ پائے (قضا نہ ہونے پائے) اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فسبح بحمد ربک قبل

حدثنا آدم حدثنا ورقاء عن ابن أبي نجيح عن مجاهد قال ابن عباس أمره

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ورقاء نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے ابن عباس نے کہا اللہ نے حکم

أن يسبح في أدبار الصلوات كلها يعني قوله وأدبار السجود

دیا کہ ہر (فرض) نماز کے بعد تسبیح پڑھا کرے اور ادبار السجود کا یہی مطلب ہے

والذاریات

سورۂ والذاریات کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرِّيَاحُ وَقَالَ غَيْرُهُ تَذْرُوهُ تُفَرِّقُهُ وَفِي أَنْفُسِكُمْ تَأْكُلُ وَ

حضرت علیؓ نے کہا ذاریات سے ہوائیں مراد ہیں ف اوروں نے کہا تذروہ کا معنے ہے اسکو بکھیر دیوے یہ لفظ سورۂ کہف میں ہے و فی انفسکم

تَشْرَبُ فِي مَدْخَلٍ وَاحِدٍ يَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ فَرَاغَ فَرَجَعَ فَصَكَّتْ فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا

کھاتے ہو اور (فضلہ) دو رستوں (آگے پیچھے) سے نکلتا ہے ف فراغ لوٹ آیا یا چپکے سے چلا آیا فصکت اپنی انگلیاں جوڑ کر پیشانی پر ماریں ف

فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا وَالرَّمِيمُ نَبَاتُ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيسَ لَمُوسِعُونَ أَيْ لَذُو سَعَةٍ

رمیم زمین کی گھاس جب سوکھ جائے روند ڈالی جائے لموسعون یعنے اس کو کشادہ اور وسیع کیا ہے

وَكَذَلِكَ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ يَعْنِي الْقَوِيَّ زَوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَاخْتِلَافُ

اور (سورۂ بقرہ میں) جو ہے علی الموسع قدرہ یہاں موسع کا معنے زور طاقت والا ذ جان دو قسمیں نر مادہ یا الگ الگ رنگ

الْأَلْوَانِ حُلْوٌ وَحَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ مِنَ اللَّهِ إِلَيْهِ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

یا الگ الگ مزے کی جیسے میٹھی کھٹی یہ بھی دو قسمیں ہیں ففروا الی اللہ یعنے اللہ کی نافرمانی یا عذاب سے اسکی اطاعت اور رحمت کی طرف

مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُونِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ

کہ ہم نے نیک بخت جنوں اور آدمیوں کو اپنی توحید کے لیے پیدا کیا ہے ف بعضوں نے کہا سب جنوں

خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدَرِ وَالذَّنُوبُ

اور آدمیوں کو اسلیے پیدا کیا کہ وہ اللہ کی توحید کریں ف اب بعضوں نے توحید کی بعضوں نے نہ کی ف غرض اس آیت میں قدریہ (معتزلہ) کی

الدَّلْوُ الْعَظِيمُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٍ صَيْحَةٍ ذَنُوبًا سَبِيلًا الْعَقِيمُ الَّتِي لَا تَلِدُ

بڑا ڈول اور مجاہد نے کہا صرۃ چیخنا ذنوبا رستہ طریق ف عقیم بانجھ عورت

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُبُكُ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا فِي غَمْرَةٍ فِي ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ

ابن عباسؓ نے کہا حبک آسمان کا خوب صورت برابر ہونا بعضوں نے کہا سختی فی غمرۃ گمراہی میں بڑے اوقات گذار رہے ہیں

وَقَالَ غَيْرُهُ تَوَاصَوْا تَوَاطَئُوا وَقَالَ مُسَوَّمَةً مُعَلَّمَةً مِنَ السِّيمَا قُتِلَ

اوروں نے کہا اتواصوا بہ کا معنے یہ ہے کہ یہ بھی انکے موافق کہنے لگے مسومۃ نشان کیے گئے یہ سیما سے نکلا ہے اس کے معنے

الْخَرَّاصُونَ لُعِنُوا

(نشانی کے ہیں) قتل الخراصون یعنے جھوٹے لعنت کیے گئے ف

والطور

سورۂ والطور کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُورٍ مَكْتُوبٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّورُ الْجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ رَقٍّ

قتادہ نے کہا مسطور کا معنے لکھی ہوئی ف مجاہد نے کہا طور سریانی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں ف رق منشور کا

مَنْشُورٍ صَحِيفَةٍ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ سَمَاءٌ الْمَسْجُورِ الْمُوقَدِ وَقَالَ الْحَسَنُ تُسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ

ورق السقف المرفوع آسمان المسجور گرم کیا گیا یا بھڑا ہوا اور حسن بصری نے کہا مسجور کا یہ معنی ہے کہ اس کا پانی سوکھ

مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلَتْنَاهُمْ نَقَصْنَا وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُورُ تَدُورُ

جائیگا ایک قطرہ بھی نہیں رہنے کا ف مجاہد نے کہا التناهم کا معنے گھٹا یا کم کیا اور اوروں نے کہا تمور کا معنے گھومیگا

أَحْلَامُهُمُ الْعُقُولُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْبَرُّ اللَّطِيفُ كِسْفًا قِطَعًا الْمَنُونُ الْمَوْتُ وَ

احلامہم انکی عقلیں ابن عباس نے کہا البر مہربان ف کسفا کا معنے ٹکڑا المنون موت اوروں

قَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُونَ يَتَعَاطَوْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

نے کہا یتنازعون کا معنے ایک دوسرے سے جھپٹ لینگے ف ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ

ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کا شکوہ کیا (میں پیدل طواف نہیں کر سکتی) آپ نے

طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا ایسا کر لوگوں کے پیچھے رہ کر سواری پر طواف کر لے میں نے سوار ہو کر طواف کیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے

يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ

کے ایک طرف نماز میں یہ سورت پڑھ رہے تھے والطور وکتاب مسطور ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ

کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میرے دوستوں نے زہری سے یہ حدیث نقل کی کہ زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ

سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۂ والطور پڑھ رہے تھے جب اس

الآية ام خلقوا من غير شيء ام هم الخالقون ام خلقوا السموت والارض بل

ام خلقوا من غیر شی ام ہم الخالقون ام خلقوا السموت والارض بل

لا يوقنون ام عندهم خزائن ربك ام هم المسيطرون كاد قلبي ان يطير قال

لا یوقنون ام عندہم خزائن ربک ام ہم المسیطرون تو ڈر کے مارے خدا کے خوف سے میرا دل اڑنے کے قریب ہو گیا اہوں جو ہیں انے کو تیں

سفين فاما انا فانما سمعت الزهري يحدث عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه

سفیان نے کہا یہ روایت زہری سے میرے دوستوں نے نقل کی لیکن میں نے تو خود زہری سے سنا وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کرتے تھے وہ اپنے

سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في المغرب بالطور لم اسمعه زاد الذي قالوا لي

والد سے انہوں نے کہا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۂ والطور پڑھ رہے تھے اتنا میں نے سنا یہ فقرہ جو میرے دوستوں نے ان سے نقل کیا ہے

والنجم

سورۂ والنجم کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وقال مجاهد ذو مرة ذو قوة قاب قوسين حيث الوتر من القوس ضيزى عوجاء

مجاہد نے کہا ذو مرۃ زوروالا زبردست ف قاب قوسین یعنی قابی قوس عبارت میں قلب ہو گیا ہے کمان کے دونوں کناروں جہاں پر چلہ لگا

واكدى قطع عطاءه رب الشعرى هو مرزم الجوزاء الذي وفى وفى ما فرض عليه

واکدی دینا موقوف کر دیا الشعریٰ وہ ستارہ ہے جس کو مرزم جوزا بھی کہتے ہیں ف الذی وفی یعنی جو اللہ نے ان پر فرض کیا تھا وہ بجا لائے

ازفت الازفة اقتربت الساعة سامدون البرطمة وقال عكرمة يتغنون

ازفت الازفۃ قیامت قریب آلگی سامدون کا معنے کھیل کرتے ہو عکرمہ نے کہا گانے گاتے ہو حمیری

بالحميرية وقال ابراهيم افتمارونه افتجادلونه ومن قرأ افتمرونه يعني افتجحدونه

زبان کا لفظ ہے ف اور ابراہیم نخعی نے کہا ف افتمارونہ کا معنے کیا تم اس سے جھگڑتے ہو بعضوں نے یوں پڑھا ہے افتمرونہ یعنے کیا

مازاغ البصر بصر محمد صلى الله عليه وسلم وما طغى ولا جاوز ما راى فتماروا كذبوا

البصر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ مراد ہے وما طغی یعنی جتنا حکم تھا اتنا ہی دیکھا اس سے زیادہ نہیں بڑھے فتماروا (جو سورۂ قمر میں ہے

وقال الحسن اذا هوى غاب وقال ابن عباس اغنى واقنى اعطى فارضى

اور امام حسن بصری نے کہا اذا ھوی یعنے غائب ہوا (ڈوب گیا) ف اور ابن عباسؓ نے کہا اغنی واقنی کا معنے یہ ہے کہ دیا اور راضی کیا

حدثنا يحيى حدثنا وكيع عن اسمعيل بن ابي خالد عن عامر عن مسروق

مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ ختی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق

قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّتَاهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ

سے روایت کی، میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ام المؤمنین کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (شب معراج میں) اپنے پروردگار کو دیکھا تھا انہوں نے

قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ

کہا تیری اس بات پر تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تین باتیں کہاں سمجھ سے کہ جو کوئی انکا ہونا بیان کرے وہ جھوٹا ہے جو کوئی تجھ

أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ

سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے پروردگار کو دیکھا اس نے جھوٹ کہا اسکے بعد حضرت عائشہ نے یہ آیتیں پڑھیں

وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا

لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير وما كان لبشر ان يكلمه الله الا وحيا

أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا

او من وراء حجاب اور جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ آنحضرت صلعم کل ہونے والی (آئندہ کی) بات جانتے تھے تو جھوٹا ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی

تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا

وما تدری نفس ماذا تکسب غدا اور جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ آنحضرت صلعم نے وحی میں سے کچھ چھپا رکھا وہ جھوٹا ہے پھر انہوں نے یہ آیت

الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي

پڑھی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک البتہ یہ تو سچ ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو

صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ بَابُ قَوْلِهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ

بار دیکھا تھا   باب فکان قاب قوسین او ادنی کی تفسیر یعنے اتنا فاصلہ رہ گیا جتنا کمان سے چلہ (تانت) کو ہوتا ہے روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زِرًّا

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا میں نے زر بن حبیش سے سنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا

انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اس آیت میں فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلعم نے

ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ بَابُ قَوْلِهِ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ

جبریل کو ان کی اصل صورت میں دیکھا انکے چھ سو بازو تھے   باب فاوحی الی عبدہ ما اوحی کی تفسیر

مَا أَوْحَى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زِرًّا

ہم سے طلق بن غنام نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ کوفی نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے کہا میں نے زر بن حبیش

عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ

سے اس آیت کو پوچھا فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی انہوں نے کہا

أخبرنا عبد الله أن محمدًا صلى الله عليه وسلم رأى جبريل له ستمائة جناح
بیٹے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پوچھا تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو چھ سو بازوؤں میں دیکھا تھا ف

باب قوله لقد رأى من آيات ربه الكبرى حدثنا قبيصة حدثنا سفين عن
باب لقد رأى من آيات ربه الكبرى کی تفسیر ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله رض لقد رأى من آيات ربه الكبرى
انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا یہ جو آیت ہے لقد رأى من آيات ربه

قال رأى رفرفًا أخضر قد سد الأفق باب قوله أفرأيتم اللات والعزى حدثنا
الکبرٰی اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت نے ایک سبز فرش دیکھا جو آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا ف باب افرأیتم اللات والعزٰی ہم سے

مسلم حدثنا أبو الأشهب حدثنا أبو الجوزاء عن ابن عباس في قوله اللات والعزى كان اللات رجلًا يلت
مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاشہب (جعفر بن حیان) نے کہا ہم سے ابوالجوزاء (اوس بن عبداللہ) نے انہوں نے ابن

سويق الحاج حدثنا عبد الله بن محمد أخبرنا هشام بن يوسف أخبرنا معمر
ستو گھول کر دیا تھا ف ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی

عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله
انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم من حلف فقال في حلفه واللات والعزى فليقل لا إله إلا الله ومن قال
جو شخص لات اور عزٰی کی قسم کھائے تو تجدید ایمان کرے (کہے لا الہ الا اللہ) اور جو شخص دوسرے سے

لصاحبه تعال أقامرك فليتصدق باب قوله ومناة الثالثة الأخرى حدثنا
کہے آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو کفارہ کے طور پر کچھ خیرات کرے ف باب ومناة الثالثة الأخرى کی تفسیر ہم سے

الحميدي حدثنا سفين حدثنا الزهري سمعت عروة قلت لعائشة رض فقالت إنما
عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا میں نے عروہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ

كان من أهل بمناة الطاغية التي بالمشلل لا يطوفون بين الصفا والمروة فأنزل
جو مناۃ بت کے نام پر (یا مناۃ کے پاس) جو مشلل میں تھا احرام باندھتے وہ صفا اور مروے کا طواف نہ کرتے ف تب اللہ تعالیٰ

الله تعالى إن الصفا والمروة من شعائر الله فطاف رسول الله صلى الله عليه وسلم
نے یہ آیت اتاری ان الصفا والمروة من شعائر الله اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے صفا

والمسلمون قال سفيان مناة بالمشلل من قديد وقال عبد الرحمن بن خالد
مروہ کا طواف کیا عبدالرحمن بن خالد نے ابن شہاب

(حاشیہ: ف ... کا کفارہ ہو جائے ... کی قسم کھانا ... باقی بر صفحہ ۴۰)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ

سے یوں روایت کی ف عروہ نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا یہ آیت ان الصفا والمروہ اخیر تک انصار اور غسان والوں میں اتری

أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ مِثْلَهُ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ

وہ اسلام لانے سے پہلے مناۃ بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسے سفیان بن عیینہ کی اوپر گذری اور معمر نے

رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ قَالُوا

انصار کے کچھ لوگوں نے جو مناۃ کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے اور مناۃ ایک بت تھا مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آنحضرت صلعم سے عرض کیا

يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ نَحْوَهُ بَابُ قَوْلِهِ فَاسْجُدُوا

یا رسول اللہ ہم صفا مروے کا طواف مناۃ کی بزرگی کے خیال سے نہیں کرتے تھے ف۳ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری باب فاسجدوا

لِلَّهِ وَاعْبُدُوا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ

للہ واعبدوا کی تفسیر ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انھوں

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ

نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں

الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرِ

اور مشرکوں اور آدمیوں اور جنوں نے بھی سجدہ کیا عبدالوارث کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بھی ایوب سے روایت کیا

ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ

ف۴ اور اسمعیل بن علیہ نے اپنی روایت میں ابن عباس رض کا ذکر نہیں کیا ف۵ ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا مجھ کو ابواحمد زبیری نے خبر دی کہا

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا

انھوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انھوں نے اسود بن یزید نخعی سے انھوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انھوں نے کہا سب سے پہلی جو سجدے والی سورت

سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا

اتری وہ سورہ والنجم تھی ابن مسعود نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے جتنے لوگ بیٹھے تھے (مسلمان

رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا

اور مشرک) سب نے سجدہ کیا مگر ایک شخص امیہ بن خلف نے کیا کیا مٹی بھر مٹی لی (منہ سے لگالی) اس پر سجدہ کیا میں نے دیکھا اسکے بعد یہ شخص کفر کی حالت

وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

میں (بدر کے دن) مارا گیا ف

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

سورۂ اقتربت الساعۃ کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ مُسْتَمِرٌّ ذَاهِبٌ مُزْدَجَرٌ مُتَنَاهٍ وَازْدُجِرَ فَاسْتُطِيرَ جُنُونًا دُسُرٌ أَضْلَاعُ

السَّفِينَةِ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ يَقُولُ كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ اللَّهِ مُحْتَضَرٌ يَحْضُرُونَ الْمَاءَ وَقَالَ

ابْنُ جُبَيْرٍ مُهْطِعِينَ النَّسَلَانُ الْخَبَبُ السِّرَاعُ وَقَالَ غَيْرُهُ فَتَعَاطَى فَعَاطَهَا

مہطعین الی الداع سعید بن جبیر نے کہا یعنی دوڑتے ہوئے ... نسلان ... کہتے ہیں ... نے کہا فتعاطی

بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا الْمُحْتَظِرِ كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ ازْدُجِرَ افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ كُفِرَ فَعَلْنَا بِهِ

وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ مُسْتَقِرٌّ عَذَابٌ حَقٌّ يُقَالُ الْأَشَرُ الْمَرَحُ

وَالتَّجَبُّرُ بَابُ قَوْلِهِ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

دور کرنا باب وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا کی تفسیر ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے

يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ اور سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے

انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا ایک

فِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا حَدَّثَنَا عَلِيٌّ

ٹکڑا نیچے آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے جو اس وقت موجود تھے فرمایا دیکھو گواہ رہنا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو عبداللہ بن ابی نجیح نے خبر دی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ

انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اشْهَدُوا اشْهَدُوا

بن مسعود سے انہوں نے کہا جس وقت چاند پھٹا اس وقت ہم آنحضرت کے پاس موجود تھے چاند برابر دو ٹکڑے ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو گواہ رہو

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبیداللہ

ابن عبد اللہ بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس رض قال انشق القمر

بن عبد اللہ بن عتبہ (ابن مسعود رض سے) انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ

فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا یونس بن محمد

علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا تھا　ف ا ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا　کہا ہم سے یونس بن محمد بغدادی نے کہا

حدثنا شیبان عن قتادة عن انس رض قال سأل اھل مکة ان یریھم اٰیة فاراھم انشقاق

ہم سے شیبان نحوی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا مکہ کے کافروں نے آنحضرت سے یہ درخواست کی ہمکو کوئی نشانی دکھلاؤ آپ نے

القمر حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن شعبة عن قتادة عن انس قال انشق القمر

چاند کو پھٹا ہوا دکھلا دیا　ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے

فرقتین باب قولہ تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر ولقد ترکناھا اٰیة فھل من مدکر

دو ٹکڑے ہو گیا　باب ۲ تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر　ولقد ترکناھا　اٰیة فھل من　مدکر کی تفسیر

قال قتادة ابقی اللہ سفینة نوح حتی ادرکھا اوائل ھذہ الامة حدثنا حفص

قتادہ نے کہا اللہ تعالی نے نوح کی کشتی کو دنیا میں قائم رکھا یہاں تک کہ اس امت کے اگلے لوگوں نے بھی اسکو (جودی پہاڑ پر) دیکھ لیا ہم سے

ابن عمر حدثنا شعبة عن ابی اسحق عن الاسود عن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ

حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت

علیہ وسلم یقرأ فھل من مدکر باب قولہ ولقد یسرنا القراٰن للذکر فھل من

یوں پڑھتے تھے فھل من مدکر　۴ باب　ولقد یسرنا　القراٰن　للذکر فھل من　مدکر کی تفسیر

مدکر قال مجاھد یسرنا ھونا قراء تہ حدثنا مسدد عن یحیی عن شعبة

مجاہد نے کہا یسرنا کا معنے یہ ہے کہ ہم نے اسکا پڑھنا آسان کیا　ف۵ ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحیی بن سعید قطان سے انہوں نے

عن ابی اسحق عن الاسود عن عبد اللہ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان

انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یوں پڑھتے تھے فھل من

یقرأ فھل من مدکر باب قولہ اعجاز نخل منقعر فکیف کان عذابی ونذر

مدکر (دال مہملہ سے) باب　اعجاز نخل منقعر　فکیف کان　عذابی　ونذر کی تفسیر

حدثنا ابو نعیم حدثنا زھیر عن ابی اسحق انہ سمع رجلا سأل الاسود فھل

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے سنا ایک شخص (نام نامعلوم) اسود سے پوچھ رہا تھا (سورۃ

من مدکر او مذکر فقال سمعت عبد اللہ یقرؤھا فھل من مدکر قال وسمعت

قمر میں) فھل من مدکر (دال مہملہ سے) ہے یا مذکر (ذال معجمہ سے) انہوں نے کہا میں نے تو عبد اللہ بن مسعود کو یوں پڑھتے سنا فھل من مدکر اور عبد اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم يقرؤها فهل من مدكر دالا باب قوله فكانوا كهشيم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فہل من مدکر دال مہملہ سے پڑھتے سنا باب فکانوا کھشیم

المحتظر ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر حدثنا عبدان اخبرنا

المحتظر ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر کی تفسیر ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد

ابي عن شعبة عن ابي اسحق عن الاسود عن عبد الله رض عن النبي صلى الله عليه

(عثمان) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم قرأ فهل من مدكر الاية باب قوله ولقد صبحهم بكرة عذاب مستقر فذوقوا

فہل من مدکر دال مہملہ سے پڑھا باب ولقد صبحہم بکرۃ عذاب مستقر فذوقوا عذابی و

عذابي ونذر حدثنا محمد حدثنا غندر حدثنا شعبة عن ابي اسحق عن

نذر کی تفسیر ہم سے محمد بن مثنیٰ (یا محمد بن بشار) نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں

الاسود عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ فهل من مدكر باب قوله ولقد اهلكنا

نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے یوں پڑھا فہل من مدکر دال مہملہ سے باب ولقد

اشياعكم فهل من مدكر حدثنا يحيى حدثنا وكيع عن اسرائيل عن ابي اسحق

اہلکنا اشیاعکم فہل من مدکر کی تفسیر ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق

عن الاسود بن يزيد عن عبد الله قال قرأت على النبي صلى الله عليه وسلم فهل

سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یوں پڑھا فہل

من مذكر فقال النبي صلى الله عليه وسلم فهل من مدكر باب قوله سيهزم

من مذکر (ذال معجمہ سے) تو آپ نے فرمایا فہل من مدکر دال مہملہ سے باب سیہزم الجمع

الجمع ويولون الدبر حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا عبد الوهاب

ویولون الدبر کی تفسیر ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا

حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس وحدثني محمد حدثنا عفان بن مسلم

ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا

عن وهيب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رض ان رسول الله صلى

انہوں نے وہیب سے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن

الله عليه وسلم قال وهو في قبة يوم بدر اللهم اني انشدك عهدك و

ایک خیمہ میں تھے آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ میں چاہتا ہوں تو اپنا عہد اور وعدہ پورا فرمائے

وعدك اللهم ان تشأ لا تعبد بعد اليوم فاخذ ابو بكر بيده فقال حسبك

یا اللہ اگر تو چاہتا ہے تو (ان تھوڑے سے مسلمانوں کو بھی ہلاک کر دے) پھر آج سے تیری پوجا نہیں ہونے کی اتنے میں ابوبکر صدیق نے آنحضرت

يا رسول الله الححت على ربك وهو يثب في الدرع فخرج وهو يقول سيهزم

یا رسول اللہ بس کیجئے اپنے پروردگار سے مانگنے کی حد کر دی (بہت التجا کی) آنحضرت (آسمانی زرہ) پہنے ہوئے اچھل رہے تھے (یہ دعا کر کے) آپ

الجمع ويولون الدبر باب قوله بل الساعة موعدهم والساعة ادهى و

بھاگیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے باب بل الساعة موعدهم والساعة ادهي وامر

امر يعني من المرارة حدثنا ابراهيم بن موسى حدثنا هشام بن يوسف ان

امر مرارہ سے نکلا ہے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو

ابن جريج اخبرهم قال اخبرني يوسف بن ماهك قال اني عند عائشة ام

ابن جریج نے کہا مجھ کو یوسف بن ماہک نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت ام المومنین عائشہ کے پاس

المؤمنين قالت لقد انزل على محمد صلى الله عليه وسلم بمكة واني لجارية

بیٹھا تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں یہ آیت اتری بل الساعة موعدهم والساعة ادهي

العب بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر حدثني اسحق حدثنا

وامر اس وقت میں ایک چھوکری تھی کھیل رہی تھی مجھ سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا

خالد عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم

کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے خالد بن مہران حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

قال وهو في قبة له يوم بدر انشدك عهدك ووعدك اللهم ان شئت

نے بدر کے دن ایک ڈیرے میں یوں دعا کی یا اللہ میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں تو اپنا عہد اور وعدہ پورا کرے یا اللہ تیری مرضی ہو تو

لم تعبد بعد اليوم ابدا فاخذ ابو بكر بيده وقال حسبك يا رسول الله فقد

پھر آج سے کوئی تجھ کو نہ پوجے گا ابوبکر صدیق نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ بس کیجئے پروردگار سے دعا کرنے کی

الححت على ربك وهو في الدرع فخرج وهو يقول سيهزم الجمع ويولون

حد ہو چکی آپ زرہ پہنے ہوئے ڈیرے سے برآمد ہوئے یہ آیت پڑھتے جاتے تھے سيهزم الجمع ويولون

الدبر بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر

الدبر بل الساعة موعدهم والساعة ادهي وامر

سورة الرحمن

سورۃ الرحمن کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وقال مجاهد بحسبان كحسبان الرحى وقال غيره واقيموا الوزن يريد لسان

مجاہد نے کہا بحسبان یعنے چکی کی طرح گھوم رہے ہیں اوروں نے کہا واقیموا الوزن کا مطلب یہ ہے کہ ترازو کی زبان سیدھی

الميزان والعصف بقل الزرع اذا قطع منه شيء قبل ان يدرك فذلك العصف

رکھو یعنے برابر تولو) عصف کہتے ہیں کھیتی کی اس پیداوار سبزے کو جو پکنے سے پہلے کاٹ لیں یہ وہ معنی ہیں جن سے عصف ہے

والريحان ورقه والحب الذي يؤكل منه والريحان في كلام العرب الرزق

اور ریحان ریحان سے کھیتی کے پتے اور دانے جنکو کھاتے ہیں مراد ہیں ریحان عربوں کی زبان میں روزی کو کہتے ہیں (بعضوں نے کہا خوشبودار سبزے کو

وقال بعضهم والعصف يريد المأكول من الحب والريحان النضيج الذي لم

بعضوں نے کہا عصف (وہ دانے جن کو کھاتے ہیں) اور ریحان وہ پکا غلہ جسکو کچا نہیں کھاتے

يؤكل وقال غيره العصف ورق الحنطة وقال الضحاك العصف التبن وقال

اوروں نے کہا عصف گیہوں کے پتے ضحاک نے کہا عصف بھوسا (جو جانور کھاتے ہیں) ابو مالک

ابو مالك العصف اول ما ينبت تسميه النبط هبورا وقال مجاهد العصف

غفاری (تابعی) نے کہا عصف کھیتی کا وہ سبزہ جو پہلے پہل اگتا ہے کسان لوگ اسکو ہبور (بھوسا) کہتے ہیں مجاہد نے کہا عصف

ورق الحنطة والريحان الرزق والمارج اللهب الاصفر والاخضر الذي يعلو

عصف گیہوں کا پتہ اور ریحان روزی مارج آگ کی لپٹ (لو) زرد یا سبز جو آگ روشن کرنے پر اوپر چڑھتی ہے

النار اذا اوقدت وقال بعضهم عن مجاهد رب المشرقين للشمس في الشتاء

بعضوں نے مجاہد سے روایت کی رب المشرقين و رب المغربين میں مشرقین سے جاڑے

مشرق ومشرق في الصيف ورب المغربين مغربها في الشتاء والصيف لا

اور گرمی کی مشرق اور مغربین سے جاڑے اور گرمی کی مغرب مراد ہے لا یبغیان

يبغيان لا يختلطان المنشآت ما رفع قلعه من السفن فاما ما لم يرفع قلعه

مل نہیں جاتے المنشآت وہ کشتیاں جنکا بادبان اوپر اٹھا ہوا ہو (وہی دریا میں پہاڑ کی طرح معلوم ہوتی ہیں) اور جن کشتیوں کا بادبان

فليس بمنشاة وقال مجاهد كالفخار كما يصنع الفخار الشواظ لهب من نار

نہ چڑھایا جائے انکو منشآت نہیں کہینگے مجاہد نے کہا کالفخار یعنے جیسا ٹھیکرا بنایا جاتا ہے الشواظ آگ کا شعلہ (جس میں دھواں ہو)

ونحاس الصفر يصب على رؤسهم يعذبون به خاف مقام ربه يهم

نحاس پیتل جو گلا کر دوزخیوں کے سر پر ڈالا جائیگا انکو اس سے عذاب دیا جائیگا خاف مقام ربہ کا یہ مطلب ہے کہ کوئی آدمی

بالمعصية فيذكر الله عز وجل فيتركها مدهامتان سوداوان من الري

گناہ کرنیکا قصد کرے پھر اپنے پروردگار کو یاد کرکے اس سے باز آجائے مدھامتان بہت شادابی کی وجہ سے کالے یا سیاہ ہو رہے ہوں

صلصال طين خلط برمل فصلصل كما يصلصل الفخار ويقال منتن يريدون

صلصال وہ گارا ہے جس میں ریت ملائی جائے وہ ٹھیکری کی طرح کھنکھنانے لگ بعضوں نے کہا صلصال بدبودار کیچڑ جیسے کہتے ہیں

به صل يقال صلصال كما يقال صر الباب عند الإغلاق وصرصر مثل كبكبته

صل اللحم یعنی گوشت بدبودار ہوگیا جیسے صر الباب دروازے نے بند کرتے وقت آواز دی اور صرصر جیسے صر الباب اور کبکبتہ کو

يعني كببته فاكهة ونخل ورمان وقال بعضهم ليس الرمان والنخل بالفاكهة

کببتہ فاکھۃ ونخل ورمان یعنے وہاں میوہ ہوگا اور کھجور اور انار اس آیت سے بعضوں نے (امام ابوحنیفہ نے) یہ نکالا ہے کہ کھجور اور

وأما العرب فإنها تعدها فاكهة كقوله عز وجل حافظوا على الصلوات و

عرب لوگ تو ان دونوں کو میووں میں شمار کرتے ہیں اب رہا نخل اور رمان کا عطف فاکہہ پر تو وہ ایسا ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا

الصلوة الوسطى فأمرهم بالمحافظة على كل الصلوات ثم أعاد العصر تشديدا

حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ تو پہلے سب نمازوں کی محافظت کا حکم دیا صلوۃ وسطیٰ بھی ان میں آگئی پھر صلوۃ وسطیٰ کو عطف کر کے

لها كما أعيد النخل والرمان ومثلها ألم تر أن الله يسجد له من في السموات ومن

ایسے ہی یہاں بھی نخل اور رمان فاکہہ میں آگئے تھے مگر انکی عمدگی کی وجہ سے دوبارہ انکا ذکر کیا جیسے اس آیت میں فرمایا الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی

في الأرض ثم قال وكثير من الناس وكثير حق عليه العذاب وقد ذكرهم في

السموات ومن فی الارض پھر اس کے بعد فرمایا وکثیر من الناس وکثیر حق علیہ العذاب حالانکہ یہ دونوں من

أول قوله من في السموات ومن في الأرض وقال غيره أفنان أغصان وجنى

فی السموات ومن فی الارض میں آگئے تھے۔ اوروں نے (مجاہد یا ابوحنیفہ کے سوا) کہا افنان کا معنے شاخیں (ڈالیاں) اور

الجنتين دان ما يجتنى قريب وقال الحسن فبأي آلاء نعمه وقال قتادة ربكما يعني

جنا الجنتین دان یعنے دونوں باغوں کا میوہ قریب ہوگا اور حسن بصری نے کہا فبای آلاء یعنی اللہ کی کون کونسی نعمتوں کو

الجن والإنس وقال أبو الدرداء كل يوم هو في شأن يغفر ذنبا ويكشف كربا

میں جن اور آدمیوں کی طرف خطاب ہے اور ابو الدرداء نے کہا کل یوم ھو فی شان کا یہ مطلب ہے کسی کا گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف دور کرتا ہے

ويرفع قوما ويضع آخرين وقال ابن عباس برزخ حاجز الأنام الخلق نضاختان

کسی قوم کو بڑھاتا ہے کسی قوم کو گھٹاتا ہے اور ابن عباس نے کہا برزخ سے آڑ مراد ہے انام خلقت نضاختان خیر اور برکت

فياضتان ذو الجلال ذو العظمة وقال غيره مارج خالص من النار يقال

بہار ہی ہیں ذو الجلال بزرگی والا اوروں نے کہا مارج خالص انگارہ (جس میں دھواں نہ ہو) عرب لوگ کہتے ہیں

مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ مَرِيجٍ

مریج الاساد ... یعنی ... اپنی رعیت کا خیال چھوڑ دیا ... مریج جو سورۂ قٓ میں ہے) اسکا معنے

مُلْتَبِسٌ مَرَجَ اخْتَلَطَ الْبَحْرَانِ مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا سَنَفْرُغُ لَكُمْ سَنُحَاسِبُكُمْ

گڈمڈ ... مرج البحران یعنی دونوں دریا مل گئے ... مرجت دابتک سے نکلا ہے یعنی تو نے جانور چھوڑ دیا سنفرغ لکم ...

لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَأَتَفَرَّغَنَّ لَكَ وَ

کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز دوسری چیز کی طرف خیال کرنے سے باز نہیں کر سکتی ... یہ عرب لوگوں میں مشہور ہے کوئی شخص بیکار ہوتا ہے ...

مَا بِهِ شُغْلٌ يَقُولُ لَآخُذَنَّكَ عَلَى غِرَّتِكَ بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ

... فرصت کر دونگا یعنی ... تجھ کو سزا دونگا باب ومن دونهما جنتان کی تفسیر

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی نے

حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

کہا ہم سے ابو عمران جونی نے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے والد ابو موسےٰ اشعری سے کہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہشت میں) دو باغ چاندی کے ہونگے انکے برتن سامان سب چاندی کے اور دو باغ سنہری

ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ

انکے برتن سامان سب سونے کے اور جنت العدن والوں میں اور انکے پروردگار میں ایک جلال کی چادر حائل ہوگی جو پروردگار کے منہ پر پڑی ہوگی

عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ بَابٌ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ وَقَالَ ابْنُ

ورنہ اس وقت اس کو دیکھتے رہتے باب حور مقصورات فی الخیام کی تفسیر ابن عباسؓ نے کہا

عَبَّاسٍ حُورٌ سُودُ الْحَدَقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُورَاتٌ مَحْبُوسَاتٌ قُصِرَ طَرْفُهُنَّ

حور کا معنے کالی آنکھوں والی اور مجاہد نے کہا مقصورات کا معنے انکی نگاہ اور جان اپنے شوہروں پر رکی ہوگی (اپنے خاوند کے سوا

وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ قَاصِرَاتٌ لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ حَدَّثَنَا

اور کسی پر آنکھ نہیں ڈالنے کی) قاصرات کا معنے اپنے خاوند کے سوا اور کسی کی خواہشمند نہ ہونگی ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ

محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبدالصمد نے کہا ہم سے ابو عمران جونی نے

الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا

جنت میں ایک خیمہ ہوگا خول دار موتی کا جس کا عرض ساٹھ کوس کا ہوگا

فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ

اس کے ہر کونے میں مسلمانوں کی بیبیاں بستی ہونگی ایک بی بی دوسری بی بی کو دکھلائی نہ دیں گی اور مسلمان ان سب پاس پھرتا رہیگا اور ایک سو دو

مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ

باغ چاندی کے ہونگے جن کے برتن سامان سب چاندی کے اور دو باغ سونے کے ہونگے جن کے برتن سامان سب سونے کے اور جنت العدن میں

وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ

لوگوں کے دیدار میں صرف ایک جلال کی چادر حائل ہوگی جو اس کے مبارک منہ پر پڑی ہوگی

الْوَاقِعَةُ

سورہ واقعہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ زُلْزِلَتْ بُسَّتْ فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ الْمَخْضُودُ

مجاہد نے کہا رجت کا معنے ہلائی جائے گی بست چور چور کیے جائینگے اور ستو کی طرح ات کر دیے جائینگے المخضود بوجھ سے لدا

الْمُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ مَنْضُودٌ الْمَوْزُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ

ہوئے یا جن میں کانٹا نہ ہو منضود موز (کیلا) عرب اپنے خاوندوں کی پیاریاں

ثُلَّةٌ أُمَّةٌ يَحْمُومٍ دُخَانٌ أَسْوَدُ يُصِرُّونَ يُدِيمُونَ الْهِيمُ الْإِبِلُ الظِّمَاءُ لَمُغْرَمُونَ

ثلۃ امت گروہ یحموم کالا دھواں یصرون ہٹ کرتے تھے ہمیشہ کرتے تھے الہیم پیاسے اونٹ لمغرمون ٹوٹے میں آگئے

لَمُلْزَمُونَ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ وَرَيْحَانٌ الرِّزْقُ وَنُنْشِئَكُمْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ

ڈنڈ ہوا روح بہشت آرام راحت ریحان رزق روزی وننشئکم فیما لا تعلمون یعنے جس صورت میں ہم چاہیں تم کو پیدا کریں

وَقَالَ غَيْرُهُ تَفَكَّهُونَ تَعْجَبُونَ عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ

مجاہد کے سوا اوروں نے کہا تفکہون کا معنے تعجب کرتے رہ جاؤ عربا مثقلہ (یعنے بضمہ را) عروب کی جمع جیسے صبور کی جمع صبر

يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ

مکہ والے ایسی عورت کو عربہ اور مدینہ والے غنجہ اور عراق والے شکلہ کہتے ہیں

فِي خَافِضَةٌ لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ وَرَافِعَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ مَوْضُونَةٍ مَنْسُوجَةٍ وَمِنْهُ

خافضۃ ایک قوم کو نیچا دکھانیوالی یعنے دوزخ میں لیجانیوالی رافعۃ ایک قوم کو بلند کرنیوالی یعنے بہشت میں لیجانیوالی موضونۃ سونے سے بنے ہوئے

وَضِيْنٌ لِلنَّاقَةِ وَالْكُوْبُ لَا اٰذَانَ لَهٗ وَلَا عُرْوَةَ وَالْاَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْاٰذَانِ

نکلا ہے وضین الناقہ یعنے اونٹنی کا زیر بند (تنگ) اور کوب آبخورہ جسمیں نہ ٹونٹی ہو نہ کنڈا ہو اور اباریق جمع ہے ابریق کی وہ کوزہ جس میں ٹونٹی اور کنڈا ہو

وَالْعُرُبُ مَسْكُوْبٍ جَارٍ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مُّتْرَفِيْنَ مُتَمَتِّعِيْنَ

مسکوب بہتا ہوا جاری، وفرش مرفوعہ اونچے بچھونے یعنے ایک کے اوپر ایک تہ بہ تہ بچھائے گئے مترفین کا معنے آسودہ اور مزہ اڑانے والے

مَا تُمْنُوْنَ هِيَ النُّطْفَةُ فِيْ اَرْحَامِ النِّسَاءِ لِلْمُقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ

ما تمنون نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو متاعا للمقوین مسافروں کے فائدے کے لئے یہ قی کہتے ہیں بے آب و گیاہ میدان کو

بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ بِمُحْكَمِ الْقُرْاٰنِ وَيُقَالُ بِمَسْقِطِ النُّجُوْمِ اِذَا سَقَطْنَ وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ

بمواقع النجوم سے قرآن کی محکم آیتیں مراد ہیں بعضوں نے کہا تاروں کے ڈوبنے کے مقامات مواقع جمع ہے اس کا واحد موقع دونوں کا ایک ہی معنے ہے

وَاحِدٌ مُّدْهِنُوْنَ مُكَذِّبُوْنَ مِثْلُ لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ فَسَلَامٌ لَّكَ اَيْ مُسَلَّمٌ

ہی معنے ہے مدہنون جھٹلانے والے جیسے اس آیت میں ہے ودوا لو تدہن فیدہنون۔ فسلام لک من اصحاب الیمین کا یہ معنے ہے مسلم

لَّكَ اِنَّكَ مِنْ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاُلْغِيَتْ اِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا كَمَا تَقُوْلُ اَنْتَ

لک انک من اصحاب الیمین یعنے یہ بات مان لی گئی ہے مسلم ہے کہ تو داہنے والوں میں ہے تو ان کا لفظ گرا دیا گیا مگر اسکا معنے قائم رکھا گیا اسکی مثال

مُصَدَّقٌ مُّسَافِرٌ عَنْ قَلِيْلٍ اِذَا كَانَ قَدْ قَالَ اِنِّيْ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيْلٍ وَقَدْ يَكُوْنُ

یہ ہے مثلا کوئی کہے میں اب تھوڑی دیر میں سفر کرنیوالا ہوں اور تو اس سے کہے انت مصدق مسافر عن قلیل یہاں بھی ان محذوف ہے یعنے انک مصدق

كَالدُّعَاءِ لَهٗ كَقَوْلِكَ فَسَقْيًا مِّنَ الرِّجَالِ اِنْ رَفَعْتَ السَّلَامَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ

بطور دعا کے مستعمل ہوتا ہے اگر مرفوع ہو جیسے فسقیا نصب کے ساتھ دعا کے معنوں میں آتا ہے یعنے اللہ تجھ کو سیراب کرے

تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ اَوْرَيْتُ اَوْقَدْتُ لَغْوًا بَاطِلًا تَاْثِيْمًا كَذِبًا بَابٌ

تورون سلگاتے ہو آگ نکالتے ہو اوریت سے یعنے سلگایا لغو باطل جھوٹ تاثیما جھوٹ غلط — باب

قَوْلِهٖ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

وظل ممدود کی تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ

ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ

پہونچاتے تھے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک اتنا بڑا درخت ہے (طوبیٰ) جس کے سایہ میں اگر سوار سو برس تک چلتا رہے تب

لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ

بھی سایہ ختم نہ ہو تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وظل ممدود

الحدید

سورۂ حدید کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ مُعَمَّرِينَ فِيهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ مِنَ الضَّلَالَةِ

مجاہد نے کہا جعلکم مستخلفین فیہ یعنی جس نے تم کو بسایا جانشین کیا آباد کیا من الظلمات الی النور یعنی گمراہی سے

إِلَى الْهُدَى وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ جُنَّةٌ وَسِلَاحٌ مَوْلَاكُمْ أَوْلَى بِكُمْ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ

ہدایت کی طرف منافع للناس یعنی لوگوں کے لیے سپر اور ہتھیار بناتے ہو مولاکم یعنی آگ تمہارے زیادہ سزاوار ہے لئلا یعلم تاکہ اہل کتاب جان

لِيَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا أَنْظِرُونَا

لیں لا زائد ہے الظاہر علم کی رو سے الباطن علم کے رو سے ۲ انظرونا یعنی ہمزہ کے ساتھ ایک قراءت

انْتَظِرُونَا

ہے ہمارا انتظار کرو

المجادلة

سورۂ مجادلہ کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُحَادُّونَ يُشَاقُّونَ اللَّهَ كُبِتُوا أُخْزُوا مِنَ الْخِزْيِ اسْتَحْوَذَ غَلَبَ

مجاہد نے کہا یحادون اللہ کا یعنی اللہ کی مخالفت کرتے ہیں وہ کبتو ذلیل کیے گئے استحوذ غالب ہو گیا

الحشر

سورۂ حشر کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

الْجَلَاءُ الْإِخْرَاجُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا

جلاء کہتے ہیں ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف نکال دینے کو ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے

سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ

سعید بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر جعفر نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے

لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ

عبداللہ بن عباس سے سورہ براءت کو سورہ توبہ کہا انہوں نے کہا سورہ توبہ کی ہے یا فضیحت کرنے والی ہے اس سورت میں برابر یہی

وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ

اترنے رہا بعضے لوگ ایسے ہیں یہاں تک کہ لوگوں کو گمان ہوا یہ سورت کسی کا ذکر نہیں چھوڑنے کی میں نے سورۂ انفال کا ذکر کیا تو

نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ حَدَّثَنَا

انہوں نے کہا یہ سورت جنگ بدر کے باب میں اتری میں نے کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا یہ سورت بنی نضیر یہودیوں کے باب میں اتری ہم سے

الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ

حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہم کو ابو عوانہ نے خبر دی انہوں نے ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں

قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ بَابُ قَوْلِهِ مَا

نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا یوں کہو سورۂ بنی نضیر باب ما قطعتم

قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ

من لینۃ کی تفسیر لینہ کہتے ہیں عجوہ اور برنی کے سوا کھجور کے دوسرے درختوں کو ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَ

نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلا دیے اُن کو کٹوا

قَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى

ڈالا انہی درختوں کے باغ کو بویرہ کہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی

أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ بَابُ قَوْلِهِ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفسقین باب ما افاء اللہ علی رسولہ کی تفسیر

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کئی بار بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے روایت کی انہوں

مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ

مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا بنی نضیر کے مال اُن مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے بن لڑے

عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ

بھڑے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دلا دیے مسلمانوں نے اُن پر گھوڑے اور اونٹ میں دوڑائے جنگ نہیں کی اس قسم کے مال

فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا

خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گنے جاتے تھے آپ کیا کرتے تھے اُن میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے

نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَابُ قَوْلِهِ

تھے اور جو باقی رہتا اسکو جہاد کے سامان کی طیاری ہتھیار اور گھوڑوں (وغیرہ) میں خرچ کرتے باب

وما آتاكم الرسول فخذوه حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفين عن منصور

وما آتاکم الرسول فخذوہ کی تفسیر ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور

عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال لعن الله الواشمات والموتشمات و

بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گودنا گودنے والی اور

المتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله فبلغ ذلك امرأة

گدانے والی اور خوبصورتی کے لیے چہرے کے بال نکالنے والی دانتوں کو کشادہ کرنے والی اللہ کی خلقت بدلنے والی عورتوں پر لعنت کی یہ حال

من بني اسد يقال لها ام يعقوب فجاءت فقالت انه بلغني انك لعنت

بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا اس کی کنیت ام یعقوب تھی) وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئی کہنے لگی مجھ کو خبر

كيت وكيت فقال وما لي لا العن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن

پہنچی ہے تم نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے انہوں نے کہا بیشک میں تو ضرور اس پر لعنت کروں گا جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب

هو في كتاب الله فقالت لقد قرأت ما بين اللوحين فما وجدت فيه ما

میں اس پر لعنت آئی ہے وہ عورت کہنے لگی میں نے تو سارا قرآن جو دو دفتیوں کے بیچ میں ہے پڑھ ڈالا اس میں تو میں نے ان عورتوں پر

تقول قال لئن كنت قرأتيه لقد وجدتيه اما قرأت وما آتاكم الرسول

لعنت نہیں آئی ہے عبداللہ بن مسعود رضہ نے کہا اگر تو قرآن کو جیسا سمجھ کر پڑھنا چاہیے پڑھتی تو ضرور یہ مسئلہ پاتی کیا قرآن میں تو نے یہ

فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا قالت بلى قال فانه قد نهى عنه قالت فاني

(آیت نہیں پڑھی) پیغمبر جو تم کو دے اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کرے اس سے باز رہو اس نے کہا ہاں یہ آیت تو قرآن میں ہے عبداللہ نے کہا بس آنحضرت نے ان باتوں سے منع کیا ہے وہ

ارى اهلك يفعلونه قال فاذهبي فانظري فذهبت فنظرت فلم تر من

عورت کہنے لگی تمہاری بی بی بھی تو یہ کام کرتی ہے انہوں نے کہا اچھا جا دیکھ جب وہ گئی تو وہاں کوئی بات نہ پائی

حاجتها شيئا فقال لو كانت كذلك ما جامعتها حدثنا علي حدثنا عبد

عبداللہ نے کہا اگر میری عورت ایسے کام کرتی تو بھلا میرے ساتھ رہ سکتی تھی ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

الرحمن عن سفيان قال ذكرت لعبد الرحمن بن عابس حديث منصور عن

عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمن بن عابس سے منصور کی روایت بیان کی انہوں نے

ابراهيم عن علقمة عن عبد الله رض قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم

نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں جوڑ

الواصلة فقال سمعته من امرأة يقال لها ام يعقوب عن عبد الله مثل

لگانیوالی پر لعنت کی عبدالرحمن بن عابس نے کہا میں نے یہ حدیث ایک عورت سے سنی جسکو ام یعقوب کہتے تھے اس نے عبداللہ بن مسعودؓ کو

حدیث منصور باب قوله والذين تبوؤ الدار والایمان حدثنا احمد بن

ایسی ہی روایت کی جیسے منصور کی روایت اوپر گذری باب والذین تبوؤ الدار والایمان کی تفسیر ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

یونس حدثنا ابو بکر عن حصین عن عمرو بن میمون قال قال عمر رضہ اوصی

کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضہ نے (مرتے وقت) یہ کہا

الخليفة بالمهاجرين الاولين ان يعرف لهم حقهم واوصي الخليفة بالانصار

میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اسکو یہ وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین کا حق پہچانے اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ انصار کا حق پہچانے جنہوں نے

الذين تبوؤ الدار والايمان من قبل ان يهاجر النبي صلى الله عليه وسلم ان

آنحضرت صلعم کی ہجرت سے پہلے مدینہ میں جگہ کی ایمان کو سنبھالا خلیفہ کو لازم ہے کہ ان

يقبل من محسنهم ويعفو عن مسيئهم باب قوله ويؤثرون على انفسهم الاية

میں جو نیک ہو اس کی قدر دانی کرے اور بُرے کی برائی سے درگزر کرے (معاف کر دے) باب ویؤثرون علی انفسہم الایۃ کی تفسیر

الخصاصة الفاقة المفلحون الفائزون بالخلود الفلاح البقاء حي على الفلاح

خصاصہ فاقہ مفلحون کامیاب ہمیشہ رہنے والے الفلاح باقی رہنا حی علی الفلاح بقا کی طرف جلدی آؤ یعنی اس کام کی طرف جس سے

عجل وقال الحسن حاجة حسدا حدثني يعقوب بن ابراهيم بن كثير حدثنا

نجات ابدی حاصل ہو اور امام حسن بصری نے کہا لا یجدون فی صدورہم حاجۃ میں حاجت سے حسد مراد ہے وا مجھ سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان

ابو اسامة حدثنا فضيل بن غزوان حدثنا ابو حازم الاشجعي عن ابي هريرة رضہ

ابو اسامہ نے کہا ہم سے فضیل بن غزوان نے کہا ہم سے ابو حازم اشجعی نے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے

قال اتى رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اصابني الجهد

انہوں نے کہا ایک شخص (ابو ہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں بہت بھوکا ہوں (کچھ کھلوائیے)

فارسل الى نسائه فلم يجد عندهن شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

آپ نے اپنی بی بیوں کے پاس سے کچھ کھانے کو منگوایا لیکن وہاں کچھ نہ نکلا آخر آپ نے لوگوں سے جو اس وقت حاضر تھے فرمایا کوئی

الا رجل يضيف هذه الليلة يرحمه الله فقام رجل من الانصار فقال انا يا

ایسا ہے جو اس رات کو اس شخص کی مہمانی کرے (اسکو کچھ کھلائے) اللہ اس پر رحم کرے یہ سنکر ایک انصاری شخص (ابو طلحہ) نے کہا یا رسول

رسول الله فذهب الى اهله فقال لامراته ضيف رسول الله صلى الله

اللہ میں اسکی مہمانی کرونگا اور اس شخص (ابو ہریرہؓ) کو اپنے گھر لیگیا اپنی بی بی ام سلیم سے کہا یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا

عليه وسلم لا تدخريه شيئا قالت والله ما عندي الا قوت الصبية قال فاذا اراد

مہمان ہے کوئی چیز اس سے اٹھا مت رکھ (جو کچھ ہو کھلا دے) وہ بولی خدا کی قسم میرے پاس تو اتنا ہی ذرا سا کھانا ہے جو بچوں کو مشکل سے کافی

الصِّبْيَةَ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ

جب بچوں کو رات کا کھانا مانگنے لگیں تو کسی بہانے سے انکو سلادو اور چراغ بجھا دے ہم دونوں بھی آج رات کو کچھ نہیں کھا لینگے ف

ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللَّهُ عَزَّ وَ

انہوں نے ایسا ہی کیا سبحان اللہ صبح کو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا

جَلَّ وَضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ

اللہ تعالیٰ کو ہنسی آئی فلاں مرد اور فلاں عورت پر یعنے ابو طلحہ اور ام سلیم پر ف اس وقت یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری ویؤثرون

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

علیٰ انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ف

اَلْمُمْتَحِنَةُ

سورۂ ممتحنہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ

مجاہد نے کہا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا کا معنے یہ ہے کہ کافروں کے ہاتھ سے ہمکو تکلیف نہ دے جو یہ کہیں اگر ان مسلمانوں

عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ

کا دین سچا ہوتا تو یہ ہمارے ہاتھ سے مغلوب کیوں ہوتے ایسی تکلیفیں کیوں اٹھاتے ف بعصم الکوافر سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ بَابُ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ حَدَّثَنَا

عورتوں کے چھوڑ دینے کا حکم جو کفر کی حالت میں مکہ میں رہ گئی تھیں ف باب لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء کی تفسیر ہم سے

الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب

عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رض يَقُولُ

نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے سنا جو حضرت علی رض کے منشی تھے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رض سے سنا آنحضرت صلی اللہ

بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا

علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر رض اور مقداد ان تینوں آدمیوں کو بھیجا فرمایا (مکے کے رستے پر) چلے جاؤ روضۂ

حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا

خاخ تک (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں اونٹ پر سوار ایک عورت ملیگی (اسکا نام سارہ تھا) اسکو پاس ایک خط ہے وہ لے آؤ حضرت علی کہتے ہیں ہم

تعادى بنا خيلنا حتى اتينا الروضة فاذا نحن بالظعينة فقلنا اخرجي الكتاب

(ہم) گئے ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے جب روضہ خاخ میں پہنچے تو (سچ مچ) وہاں ایک عورت شتر سوار ملی ہم نے اُس سے کہا خط نکال وہ

فقالت ما معي من كتاب فقلنا لتخرجن الكتاب او لنلقين الثياب فاخرجته

بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا لے اب خط نکالتی ہے یا ہم تجھ کو ننگا کریں تب تو مجبور ہو کر اُس نے اپنے

من عقاصها فاتينا به النبي صلى الله عليه وسلم فاذا فيه من حاطب بن ابي

جوڑے میں سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اس کا مضمون یہ تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف

بلتعة الى ناس من المشركين من مكة يخبرهم ببعض امر النبي صلى الله عليه

سے چند مکے کے مشرکوں کے نام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خبر ان کو لکھی تھی ذکر تھا کہ آپ ان پر فوج لیکر آنے والے ہیں تم اپنا

وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما هذا يا حاطب قال لا تعجل علي يا

بچاؤ کر لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے پوچھا ارے حاطب یہ کیا بات ہے تو نے مسلمان ہو کر کافروں کو خبر دی حاطب نے عرض کیا یارسول

رسول الله اني كنت امرا من قريش ولم اكن من انفسهم وكان من معك من

اللہ جلدی نہ فرمائیے میرا سب قصہ سن لیجیے پھر جو چاہیے سزا دیجیے ہوا یہ کہ میں اصل قریشی تو ہوں نہیں اور آپ کے ساتھ جو دوسرے

المهاجرين لهم قرابات يحمون بها اهليهم واموالهم بمكة فاحببت اذ فاتني من

مہاجرین ہیں وہ اصل قریشی ہیں اُن کے عزیز رشتہ دار قریش کے کافروں میں ہیں جن کی وجہ سے اُن کے گھر بار مال اسباب محفوظ رہتے ہیں میں نے یہ چاہا

النسب فيهم ان اصطنع اليهم يدا يحمون قرابتي وما فعلت ذلك كفرا ولا

کہ جب میرا ناطہ اُن میں نہیں ہے تو کچھ احسان ہی کر کے اپنا حق اُن پر قائم کروں تاکہ وہ اُس کی وجہ سے میرے رشتہ داروں کو نہ ستائیں میں نے یہ کام اس وجہ سے

ارتدادا عن ديني فقال النبي صلى الله عليه وسلم انه قد صدقكم فقال عمر

نہیں کیا کہ معاذ اللہ میں کافر ہو گیا ہوں یا اسلام سے پھر گیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر نے

دعني يا رسول الله فاضرب عنقه فقال انه شهد بدرا وما يدريك لعل

عرض کیا یارسول اللہ اجازت دیجیے میں اس کی گردن اُڑا دیتا ہوں آپ نے فرمایا کہ وہ تو بدر کی جنگ میں شریک تھا اور تجھ کو معلوم نہیں اللہ

الله عز وجل اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم قال

نے (عرش معلی پر سے) بدر والوں کو جھانکا فرمایا اب تم کیسے ہی اعمال کرو (تم سے کیسے ہی گناہ سرزد ہوں بشرطیکہ کفر اور شرک نہ کرو) میں تم کو بخش چکا

عمرو ونزلت فيه يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم قال لا ادري

عمرو بن دینار نے کہا اسی باب میں یہ آیت اتری یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء سفیان بن عیینہ نے کہا

الاية في الحديث او قول عمرو حدثنا علي قيل لسفين في هذا فنزلت

اس آیت کا ذکر حدیث میں داخل ہے یا عمرو بن دینار کا قول ہے ف۳ ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا سفیان سے کہا گیا حاطب ہی کے باب میں یہ آیت

لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي قَالَ سُفْيَانُ هَذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرَى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي بَابُ قَوْلِهِ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ بِقَوْلِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلَى ذَلِكِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِسْحَقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بَابُ قَوْلِهِ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رض قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ

(اردو ترجمہ بین السطور:) لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء سفیان نے کہا لوگ ایسا ہی روایت کرتے ہیں میں نے تو عمرو بن دینار سے سنا تھا اس کو خوب یاد رکھا ایک حرف نہیں چھوڑا اور میں نہیں سمجھتا کہ میرے سوا اور کسی نے یہ حدیث عمرو سے خوب یاد رکھا ہو۔ باب اذا جاءکم المومنات مہاجرات کی تفسیر۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ رض ام المومنین نے انہوں نے کہا جو عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آتیں آپ اس آیت کے موافق ان کا امتحان لیتے یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک اخیر آیت غفور رحیم تک۔ عروہ نے کہا حضرت عائشہ کہتی تھیں پھر جو مسلمان عورت ان شرطوں کو قبول کر لیتی (جو اس آیت میں مذکور ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زبان سے اس سے فرما دیتے میں نے تجھ سے بیعت کی خدا کی قسم آپ کا ہاتھ بیعت لینے میں کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا آپ عورتوں سے بیعت کے وقت صرف زبان سے فرما دیتے میں نے تجھ سے اس اقرار پر بیعت لے لی۔ زہری کے بھتیجے کی یونس اور معمر اور عبدالرحمن بن اسحق نے زہری سے روایت کرنے میں متابعت کی اور اسحق بن راشد نے کہا زہری سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے۔ باب اذا جاءک المومنات یبایعنک کی تفسیر۔ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت سنائی لا یشرکن باللہ شیئا اور ہم کو مردے پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ اَسْعَدَتْنِي فُلَانَةٌ اُرِيْدُ اَنْ اَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ

تو ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور وہ کہنے لگی فلاں عورت نے ف نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں اسکا بدلہ کروں ف

لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا حَدَّثَنَا

یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے وہ چلی گئی نوحہ کرکے پھر لوٹ آئی آپ نے اس سے بیعت لی ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ

عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے والد جریر بن حازم نے کہا میں نے زبیر بن خریت

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِي مَعْرُوْفٍ قَالَ اِنَّمَا هُوَ

سے سنا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے اللہ تعالی نے جو یہ فرمایا ولا یعصینک فی معروف یہ ایک خاص شرط تھی جو عورتوں کے لیے اللہ

شَرْطٌ شَرَطَهُ اللّٰهُ لِلنِّسَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ

نے لگائی ف ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم سے

حَدَّثَنَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِدْرِيْسَ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رضی قَالَ كُنَّا عِنْدَ

زہری نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو ادریس خولانی نے انہوں نے عبادہ بن صامت سے سنا انہوں نے کہا ہم لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُبَايِعُوْنِي عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَ

علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا تم مجھ سے ان باتوں پر بیعت کرتے ہو ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا

لَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَقَرَاَ اٰيَةَ النِّسَاءِ وَاَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ قَرَاَ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى

تزنوا و لا تسرقوا اور عورتوں کی آیت یعنی جو آیت سورۂ ممتحنہ میں عورتوں کے حق میں اتری ہے وہ پڑھی سفیان نے اس حدیث میں اکثر یوں

مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ

ف پھر جو کوئی تم میں سے ان شرطوں کو پورا کرے اسکا ثواب اللہ پر ہوگا اور جو کوئی ان کاموں میں سے کچھ کر بیٹھے پھر دنیا میں اس پر حد پڑ جائے ف تو اسکے گناہ

اَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ

اور اگر ان کاموں میں سے کچھ کر بیٹھے اور اللہ اسکا گناہ چھپا دے یعنی حد سے بچ جائے تو اب قیامت کے دن اللہ کا اختیار ہے چاہے اسکو عذاب کرے

غَفَرَ لَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْاٰيَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ

چاہے معاف کر دے سفیان کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا انہوں نے زہری سے اور یوں ہے کہا آیت پڑھی ف ہم سے محمد بن عبدالرحیم

حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ

نے بیان کیا کہا ہم سے ہارون بن معروف نے کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی

اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ اَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ

ان کو حسن بن مسلم نے انہوں نے طاؤس سے سنا انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا میں نے عید کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ

يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا
قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا
وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ
بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ أَنْتُنَّ
عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا يَدْرِي
الْحَسَنُ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ
وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ رضہ

(ترجمہ:) ... اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ یہ سب پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ سناتے تھے ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خطبہ سنا کر منبر پر سے اترے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ ہاتھ سے اشارہ کرتے لوگوں کو بٹھلا رہے تھے پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے آگے بڑھے عورتوں پاس آئے بلالؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن اور پوری آیت سے فراغت کی پھر فراغت کر کے فرمایا عورتو تم ان شرطوں پر قائم ہوتی ہو ایک عورت کے سوا اور کسی نے آپ کو زبان سے جواب نہ دیا (شرما گئیں) ایک عورت (اسماء بنت یزید) نے کہا ہاں یا رسول اللہ حسن بن مسلم راوی کو معلوم نہیں ہوا وہ جواب دینے والی عورت کون تھی خیر پھر آنحضرتؐ نے فرمایا چلو تو خیرات نکالو انہوں نے خیرات دینا شروع کی بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا وہ چھلے انگوٹھیاں بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں

سُورَةُ الصَّفِّ
سورۂ صف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللّٰهِ مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
مَرْصُوصٌ مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَاصِ بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى

مجاہد نے کہا من انصاری الی اللہ کا یہ معنی ہے کون میرے ساتھ ہو کر اللہ کی طرف جاتا ہے اور ابن عباسؓ نے کہا مرصوص خوب مضبوطی سے ملا ہوا جڑا ہوا اور دوں نے کہا سیسہ پلا کر جڑا ہوا باب مزبعلاے

مِن بعدي اسمه أحمد حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني
اسمه احمد کی تفسیر ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو محمد بن

محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

يقول إن لي أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وأنا
میرے کئی نام ہیں محمد میں ہوں احمد میں ہوں ماحی میں ہوں (کفر مٹانے والا) میرے سبب سے کفر اڑ جائے گا حاشر میں ہوں

الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وأنا العاقب
لوگ میری پیروی پر حشر ہوں گے عاقب (سب پیغمبروں کے بعد دنیا میں آنے والا) میں ہوں

الجمعة

سورۂ جمعہ کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب قوله وآخرين منهم لما يلحقوا بهم وقرأ عمر فامضوا إلى ذكر الله حدثني
باب وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کی تفسیر حضرت عمر نے بجائے فاسعوا الی ذکر اللہ کے فامضوا الی ذکر اللہ پڑھا ہے مجھ سے

عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان بن بلال عن ثور عن أبي الغيث
عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے

عن أبي هريرة رض قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فأنزلت عليه
انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ پر سورۂ جمعہ اتری

سورة الجمعة وآخرين منهم لما يلحقوا بهم قال قلت من هم يا رسول الله
اس آیت پر پہنچے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں

فلم يراجعه حتى سأل ثلاثا وفينا سلمان الفارسي وضع رسول الله صلى الله
آپ نے جواب نہ دیا میں نے تین بار یہی پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا

عليه وسلم يده على سلمان ثم قال لو كان الإيمان عند الثريا لناله رجال
پھر فرمایا اگر ایمان (ثریا) پروین ستارے پر ہوتا (زمین سے اتنا اونچا) تب بھی ان لوگوں (یعنی فارس والوں) میں سے کئی آدمی اس

أو رجل من هؤلاء حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا عبد العزيز
کو پالیتے یا ان لوگوں میں سے ایک آدمی اس کو پہنچ جاتا ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز دراوردی نے

أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ بَابُ قَوْلِهِ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا۔

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ قَوْلِهِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ إِلَى لَكَاذِبُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَلَئِنْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ

قال فجلست في البيت فقال لي عمي ما أردت إلى أن كذبك رسول الله صلى

تھا میں (رنجیدہ ہو کر) گھر میں بیٹھ رہا میرے چچا کہنے لگا تو نے کیا کیا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو جھوٹا سمجھا

الله عليه وسلم ومقتك فأنزل الله تعالى إذا جاءك المنافقون فبعث إلي النبي صلى الله عليه وسلم

تجھ سے ناراض ہوئے اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اذا جاءک المنافقون (اخیر تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فقرأ فقال إن الله قد صدقك يا زيد باب قوله اتخذوا أيمانهم جنة يجتنون

مجھ کو بلا بھیجا اور سورہ منافقون پڑھ کر سنائی فرمایا زید اللہ نے تجھ کو سچا کیا باب اتخذوا ایمانہم جنۃ کی تفسیر یعنی اپنی قسموں کو ڈھال

بها حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن زيد بن

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے زید بن ارقم

أرقم رض قال كنت مع عمي فسمعت عبد الله بن أبي ابن سلول يقول لا تنفقوا

سے انہوں نے کہا میں اپنے چچا (سعد بن عبادہ یا عبداللہ بن رواحہ) کے ساتھ تھا میں نے عبداللہ بن ابی منافق کو یہ کہتے سنا پیغمبر کے گرد بیٹھ رہے ہیں جو

على من عند رسول الله حتى ينفضوا وقال أيضا لئن رجعنا إلى المدينة

لوگ ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ پیغمبر صاحب کو چھوڑ کر تتر بتر ہو جائیں عبداللہ نے یہ بھی کہا دیکھو اگر ہم مدینہ لوٹ کر پہنچے

ليخرجن الأعز منها الأذل فذكرت ذلك لعمي فذكر عمي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فأرسل رسول الله

تو عزت دار ذلیل شخص کو نکال باہر کریگا میں نے عبداللہ کی یہ گفتگو اپنے چچا سے بیان کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا آپ نے

صلى الله عليه وسلم إلى عبد الله بن أبي وأصحابه فحلفوا ما قالوا فصدقهم رسول الله صلى

عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا وہ مکر گئے قسمیں کھانے لگے ہم نے ایسا نہیں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تو سچا سمجھا

الله عليه وسلم وكذبني فأصابني هم لم يصبني مثله فجلست في بيتي فأنزل

اور مجھ کو جھوٹا خیال کیا مجھ کو ایسا سخت رنج ہوا ویسا رنج کبھی نہیں ہوا تھا اور میں (رنج کے مارے) گھر بیٹھ گیا پھر اللہ تعالی نے یہ سورت

الله عز وجل إذا جاءك المنافقون إلى قوله هم الذين يقولون لا تنفقوا على من

اتاری اذا جاءک المنافقون اس آیت تک هم الذین یقولون لا تنفقوا علی من

عند رسول الله إلى قوله ليخرجن الأعز منها الأذل فأرسل إلي رسول الله

عند رسول اللہ اس آیت تک لیخرجن الاعز منها الاذل اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم فقرأها علي ثم قال إن الله قد صدقك باب قوله ذلك

مجھ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھ کر سنائی فرمایا اللہ تعالی نے تجھ کو سچا کیا باب ذلک

بأنهم آمنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لا يفقهون حدثنا آدم حدثنا

بانهم امنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون کی تفسیر ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ

ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے کہا میں نے محمد بن کعب قرظی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے زید بن ارقم سے سنا

قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ وَقَالَ أَيْضًا لَئِنْ

جب عبد اللہ بن ابی نے یہ کہا لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ اور یہ بھی کہا لئن

رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَامَنِي الْأَنْصَارُ وَحَلَفَ

رجعنا الی المدینۃ اخیر تک تو میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کر دی انصار لوگوں نے مجھ پر ملامت بھی کی ادھر

عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ مَا قَالَ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى

عبد اللہ بن ابی نے قسم کھالی کہ میں نے ایسا نہیں کہا میں (رنجیدہ ہوکر) گھر میں لوٹ آیا اور سو رہا اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ وَنَزَلَ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا

نے مجھ کو بلایا میں حاضر ہوا تو فرمایا اللہ نے تجھ کو سچا کیا اور یہ آیت اتری هم الذين يقولون لا تنفقوا

تُنْفِقُوا الْآيَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

اخیر تک اور ابن ابی زائدہ نے اس حدیث کو اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابن ابی لیلے سے

عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِهِ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ

انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی باب و اذا رایتہم تعجبک اجسامہم

وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ

وان یقولوا تسمع لقولهم کانہم خشب مسندۃ یحسبون کل صیحۃ علیہم

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ

هم العدو فاحذرهم قاتلهم الله انى يؤفكون کی تفسیر ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ

کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے زید بن ارقم سے سنا انہوں نے

سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ

کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ تبوک یا بنی مصطلق) میں گئے وہاں لوگوں کو (کھانے پینے کی)

النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ

بہت تکلیف ہوئی عبد اللہ بن ابی اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا ایسا کرو آنحضرت صلعم کے گرد پیش جو لوگ ہیں انکو کچھ مت دو

رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ

وہ خود ہی آپ کو چھوڑ کر تتر بتر ہو جائینگے اور یہ بھی کہا اگر ہم مدینہ لوٹ کر پہونچے تو عزت والا

الاعز منها الاذل فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فارسل الى

ذلیل والے کو نکال باہر کردیگا میں نے یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ کر آپ کو خبر کردی آپ نے عبداللہ بن ابی

عبد الله بن ابي فسأله فاجتهد يمينه ما فعل قالوا كذب زيد رسول الله

کو بلا بھیجا اس سے پوچھا اس نے بڑے زور سے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا انصار کہنے لگے زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

صلى الله عليه وسلم فوقع في نفسي مما قالوا شدة حتى انزل الله عز وجل تصديقي

غلط بات کہی مجھ کو ان کے ایسا کہنے پر سخت رنج ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ منافقون میں میری سچائی اتاری

في اذا جاءك المنافقون فدعاهم النبي صلى الله عليه وسلم ليستغفر لهم فلووا

اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منافقوں کو اسلیے بلایا کہ (وہ اپنے قصور کا عذر کریں اور آنحضرت) ان کیلئے استغفار کریں

رؤسهم وقوله خشب مسندة قال كانوا رجالا اجمل شيء باب قوله و

لیکن انہوں نے اپنے سر پھیر لیے (غرور میں آگئے) یہ جو فرمایا خشب مسندة اسکا مطلب یہ کہ ظاہر میں بڑے خوبصورت تھے باب

اذا قيل لهم تعالوا يستغفر لكم رسول الله لووا رؤسهم ورأيتهم يصدون

واذا قيل لهم تعالوا يستغفر لكم رسول الله لووا رؤسهم ورأيتهم يصدون

وهم مستكبرون حركوا استهزؤا بالنبي صلى الله عليه وسلم ويقرأ بالتخفيف

وهم مستكبرون کی تفسیر لووا کا معنی یہ ہے کہ اپنے سر ہنسی ٹھٹھے کی راہ سے ہلانے لگے بعضوں نے لووا بتخفیف واو لویت سے

من لويت حدثنا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن ابي اسحق عن

پڑھا ہے یعنی سر پھیرا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے

زيد بن ارقم قال كنت مع عمي فسمعت عبد الله بن ابي ابن سلول يقول

زید بن ارقم سے انہوں نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو یہ کہتے سنا

لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا ولئن رجعنا الى المدينة ليخرجن

لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا اور یہ بھی کہتے سنا لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز

الاعز منها الاذل فذكرت ذلك لعمي فذكر عمي للنبي صلى الله عليه وسلم

منها الاذل میں نے اسکا ذکر اپنے چچا سے کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کردیا لیکن جب عبداللہ بن ابی اور اسکے ساتھیوں

وصدقهم فاصابني غم لم يصبني مثله قط فجلست في بيتي وقال عمي ما

نے قسم کھائی تو آنحضرت نے انہی منافقوں کی بات سچی سمجھی مجھ کو ایسا رنج ہوا ویسا رنج کبھی نہیں ہوا تھا میں رنج کے مارے گھر میں بیٹھ رہا اور میرے

اردت الى ان كذبك النبي صلى الله عليه وسلم ومقتك فانزل الله تعالى اذا

چچا نے کہا تیرا کیا مطلب تھا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو جھوٹا سمجھا تجھ سے ناراض ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری

جاءك المنافقون قالوا نشهد إنك لرسول الله وأرسل إلى النبي صلى الله عليه

اذا جاءک المنافقون قالوا نشہد انک لرسول اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلا بھیجا

وسلم فقرأها وقال إن الله قد صدقك باب قوله سواء عليهم استغفرت

یہ سورت پڑھ کر سنائی فرمایا اللہ نے تجھ کو سچا کیا ف باب سواء علیہم استغفرت

لهم أم لم تستغفر لهم لن يغفر الله لهم إن الله لا يهدي القوم الفاسقين

لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم ان اللہ لا یہدی القوم الفاسقین کی تفسیر

حدثنا علي حدثنا سفيان قال عمرو سمعت جابر بن عبد الله رض قال كنا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا

في غزاة قال سفيان مرة في جيش فكسع رجل من المهاجرين رجلا من الأنصار فقال

وہ کہتے تھے ہم ایک لڑائی میں تھے ف کبھی سفیان نے یوں کہا ہم ایک فوج میں تھے وہاں ایسا ہوا کہ ایک مہاجر (جہجاہ بن قیس)

الأنصاري يا للأنصار وقال المهاجري يا للمهاجرين فسمع ذاك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بال دعوى الجاهلية

انصاری نے فریاد کی ارے انصار دوڑو اور مہاجر نے فریاد کی ارے مہاجرین دوڑو یہ آواز آنحضرت صلعم نے سنی فرمایا کیا جاہلیت (کفر) کے زمانہ

قالوا يا رسول الله كسع رجل من المهاجرين رجلا من الأنصار فقال دعوها فإنها

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے انصاری کے (سرین پر) لات جمائی آپ نے فرمایا ایسی جہالت کی باتیں چھوڑ دو یہ بالکل

منتنة فسمع بذلك عبد الله بن أبي فقال فعلوها أما والله لئن رجعنا إلى

ناپاک باتیں ہیں یہ خبر عبد اللہ بن ابی کو پہونچی (کہ مہاجرین نے انصار کو مارا ذلیل کیا) تو کہنے لگا کیا مہاجرین ہم پر حاکم بن بیٹھے خدا کی قسم اگر ہم

المدينة ليخرجن الأعز منها الأذل فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقام عمر

لوٹ کر مدینہ پہونچے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کریگا اس کی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو حضرت عمر رض کھڑے ہوئے

فقال يا رسول الله دعني أضرب عنق هذا المنافق فقال النبي صلى الله عليه

اور عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا نہیں ایسا

وسلم دعه لا يتحدث الناس أن محمدا يقتل أصحابه وكانت الأنصار أكثر

نہ کرو لوگ کہینگے محمد اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہیں ف اور جس وقت مہاجر ہجرت کرکے مدینہ

من المهاجرين حين قدموا المدينة ثم إن المهاجرين كثروا بعد قال سفيان

میں آئے تھے اس وقت وہ تھوڑے تھے انصار بہت تھے پھر اس کے بعد مہاجرین بھی بہت ہو گئے۔ سفیان نے کہا میں نے

فحفظته من عمرو قال عمرو سمعت جابرا كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد رکھی عمرو نے کہا میں نے جابر رض سے سنا کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

باب قوله هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا

باب هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا

ويتفرقوا ولله خزائن السموات والارض ولكن المنفقين لا يفقهون حدثنا

وله خزائن السموت والارض ولكن المنفقين لا يفقهون کی تفسیر ینفضوا کا معنی الگ الگ ہو جائیں ہم سے

اسمعيل بن عبد الله قال حدثني اسمعيل بن ابراهيم بن عقبة عن موسى بن عقبة قال حدثني

اسمعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے اسمعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے کہا مجھ سے عبداللہ

عبد الله بن الفضل انه سمع انس بن مالك يقول حزنت على من اصيب بالحرة

بن فضل نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے حرہ کے واقعہ میں جو صحابہ مارے گئے (سنہ ٦٣ ہجری میں) انکا مجھکو بہت

فكتب الى زيد بن ارقم وبلغه شدة حزني يذكر انه سمع رسول الله صلى

رنج ہوا تو زید بن ارقم کو میرے رنج کی خبر پہونچی انہوں نے مجھکو یہ خط لکھا کہ بیشک انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

الله عليه وسلم يقول اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار وشك ابن الفضل

آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں کو بخشدے عبداللہ بن فضل راوی کو اس

في ابناء ابناء الانصار فسأل انسا بعض من كان عنده فقال هو الذي

میں شک ہو کہ یہ بھی فرمایا یا نہیں انصار کے پوتوں کو جو لوگ انس کے پاس اس وقت موجود تھے ان میں سے کسی نے انس بن انس سے پوچھا اور کسی نے

يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذي اوفى الله له باذنه

ہے جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے اسکا کان سچا کیا

باب قوله يقولون لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل

باب يقولون لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل

ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون حدثنا

ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون کی تفسیر ہم سے

الحميدي حدثنا سفين قال حفظناه من عمرو بن دينار قال سمعت جابر

عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد رکھی انہوں نے کہا میں نے جابر

ابن عبد الله رض يقول كنا في غزاة فكسع رجل من المهاجرين رجلا من الانصار

ابن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم ایک لڑائی میں تھے اتفاق سے وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری مرد کو لات جمائی

فقال الانصاري يا للانصار وقال المهاجري يا للمهاجرين فسمعها الله

انصاری پکارا اے انصار دوڑو مہاجر پکارنے لگا اے مہاجرو لیکن اللہ تعالیٰ نے دونوں کی یہ بات آنحضرت

رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا

صلی اللہ علیہ وسلم کو سنادی آپ نے پوچھا یہ ہے کیا معاملہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات لگائی ہے

مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ

تو انصاری انصاریوں کو بلا رہا ہے اور مہاجر مہاجرین کو آواز دے رہا ہے آپ نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ حِيْنَ

فرمایا ایسی باتیں (جن سے آپس میں فساد اور خانہ جنگی ہو) چھوڑ دو یہ ناپاک باتیں ہیں جابر رض نے کہا جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ

میں تشریف لائے تھے اس وقت انصار مہاجرین سے زیادہ تھے پھر اسکے بعد مہاجرین زیادہ ہو گئے عبداللہ بن ابی منافق نے جب اس

اَوَقَدْ فَعَلُوْا وَاللهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ

تکرار کی خبر سنی (جو مہاجر اور انصاری میں ہو گئی تھی) تو کہنے لگا مہاجرین اپنی حکومت جتانے لگے اچھا خیر خدا کی قسم اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو

ابْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

(یہ بات آنحضرت کو پہنچ گئی) یا رسول اللہ حکم دیجیے میں اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا نہیں جانے دے لوگ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ

کہیں گے محمد اپنے اصحاب (ساتھ والوں) کو خود قتل کرتے ہیں

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ وَالطَّلَاقِ

سورہ تغابن اور طلاق کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللهِ يَهْدِ قَلْبَهُ هُوَ الَّذِيْ اِذَا اَصَابَتْهُ

اور علقمہ بن قیس نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی انہوں نے کہا ومن یؤمن باللہ یہد قلبہ کا یہ مطلب ہے کہ جو کوئی ایسا شخص ہو اس پر

مُصِيْبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ اَنَّهَا مِنَ اللهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ التَّغَابُنُ غَبْنُ اَهْلِ الْجَنَّةِ

جب کوئی مصیبت آتی ہے تو گھبراتا نہیں تقدیر پر راضی رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور مجاہد نے کہا تغابن کا ہے

اَهْلَ النَّارِ اِنِ ارْتَبْتُمْ اِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اَتَحِيْضُ اَمْ لَا تَحِيْضُ فَاللَّائِيْ قَعَدْنَ عَنِ

کی جا بجا دلوٹ لینگے ان ارتبتم اگر تمکو یہ معلوم نہ ہو کہ اسکو حیض آتا ہے یا نہیں آتا غرض یہ کہ جو عورتیں بوڑھی ہو کر حیض سے مایوس ہو گئی ہوں

الْمَحِيْضِ وَاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ بَعْدُ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ

اسی طرح جن عورتوں کو ابھی حیض ہی نہ آیا ہو (کم سن ہوں) تو ان کی عدت تین مہینے ہو گی

وَبَالَ أَمْرِهَا جَزَاءَ أَمْرِهَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

وبال امرھا اپنے کام کا بدلہ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے

اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ

لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ

انکو عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے اپنی جورو (آمنہ بنت غفار) کو

امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حیض کی حالت میں طلاق دے دیا حضرت عمرؓ نے اس کا ذکر آنحضرت صلے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ ناخوش ہوئے

ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ

فرمایا عبداللہ کو رجعت کرنے اور اپنی جورو کو رہنے دے وہ حیض سے پاک ہو پھر اس کو حیض آئے پھر حیض سے پاک ہو اب اس کا

يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ بَابُ قَوْلِهِ

جی چاہے تو صحبت کرنے سے پہلے اس کو طلاق دیدے قرآن شریف میں جو فطلقوھن لعدتھن ہے تو عدت سے یہی مراد ہے باب

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ

واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا

يُسْرًا وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ وَاحِدُهَا ذَاتُ حَمْلٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

کی تفسیر واولات الاحمال یعنی پیٹ والیاں اسکا مفرد ذات حمل ہے یعنی پیٹ والی ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ

شیبان بن عبدالرحمن نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) عبد

جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَالَ

بیٹھے ہوئے تھے وہ کہنے لگا ایک عورت اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد جنی آپ اس میں کیا فتویٰ دیتے ہیں (اسکی عدت گذر گئی یا نہیں)

ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قُلْتُ أَنَا وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ

ابن عباسؓ نے کہا حاملہ عورت کا اگر خاوند مر جائے تو وہ (لمبی مدت) پوری کرے ابو سلمہ نے کہا قرآن میں تو یوں ہے واولات الاحمال اجلھن ان

حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ

یضعن حملھن ابوہریرہ نے کہا میں تو اپنے بھتیجے ابو سلمہ کے ساتھ متفق ہوں آخر ابن عباسؓ نے اپنے غلام کریب

غلامہ کریبا الی ام سلمۃ یسالہا فقالت قتل زوج سبیعۃ الاسلمیۃ وھی حبلی

اور ولی کو سلمہ کے پاس بھیجا اُن سے یہ مسئلہ پوچھوایا انہوں نے کہا سبیعہ اسلمیہ کا خاوند سعد بن خولہ اُس وقت مارا گیا (یا مر گیا) جب وہ پیٹ سے تھی

فوضعت بعد موتہ باربعین لیلۃ فخطبت فانکحہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

پھر اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد جنی لوگوں نے اُسکو پیام بھیجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نکاح پڑھا دیا

وسلم وکان ابو السنابل فیمن خطبہا وقال سلیمان بن حرب وابو النعمان حدثنا

ان پیام دینے والوں میں ابو السنابل بھی تھے اور سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے کہا ہم سے حماد بن

حماد بن زید عن ایوب عن محمد قال کنت فی حلقۃ فیہا عبد الرحمن بن ابی

زید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں لوگوں کے ایک حلقہ میں تھا جس میں عبد الرحمن

لیلی وکان اصحابہ یعظمونہ فذکر اخر الاجلین فحدثت بحدیث سبیعۃ

ابن ابی لیلے (مشہور فقیہ اور عالم) بھی تھے لوگ اُنکی تعظیم کیا کرتے تھے وہاں اس مسئلہ کا ذکر آیا یعنے حاملہ کی عدت وفات کا عبد الرحمن نے کہا

بنت الحرث عن عبد اللہ بن عتبۃ قال فضمز لی بعض اصحابہ قال محمد ففطنت

میں نے سبیعہ کی حدیث جو عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے بیان کی تھی عبد الرحمن کے بعضے ساتھیوں نے اشارے سے مجھ سے کہا جھوٹ کا اٹکل کرا سمجھ

لہ فقلت انی اذا لجری ان کذبت علی عبد اللہ بن عتبۃ وھو فی ناحیۃ الکوفۃ

اور میں نے کہا واہ واہ کیا میں عبد اللہ بن عتبہ پر جھوٹ بنانے کی جرأت کرونگا اور وہ کوفہ کے ایک گوشے میں زندہ موجود ہیں لوگ اُن سے پوچھ

فاستحیا وقال لکن عمہ لم یقل ذاک فلقیت ابا عطیۃ مالک بن عامر فسالتہ

سکتے ہیں یہ سنکر وہ اشارہ کرنیوالا شرمندہ ہو گیا عبد الرحمن بن ابی لیلے نے کہا لیکن عبد اللہ بن عتبہ کے چچا عبد اللہ بن مسعود کا یہ قول نہ تھا

فذھب یحدثنی حدیث سبیعۃ فقلت ھل سمعت عن عبد اللہ فیہا شیئا فقال

ملکر میں نے یہ مسئلہ پوچھا وہ بھی مجھ سے سبیعہ کی حدیث بیان کرنے لگے میں نے کہا تم نے عبد اللہ بن مسعود سے بھی اس باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا ہم (ایک بار) عبد اللہ بن مسعود

کنا عند عبد اللہ فقال اتجعلون علیہا التغلیظ ولا تجعلون علیہا الرخصۃ

کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم لوگ حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو اُن پر آسانی نہیں کرتے بات یہ

لنزلت سورۃ النساء القصری بعد الطولی واولات الاحمال اجلھن ان

ہے کہ چھوٹی سورۂ نسا (یعنی سورۂ طلاق) بڑی سورۂ نسا کے بعد اتری ہے اور حاملہ عورتوں کی عدت یہی ہے کہ

یضعن حملھن

سورۃ التحریم

سورۂ تحریم کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب یٰایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور

باب یایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم

رحیم حدثنا معاذ بن فضالۃ حدثنا ھشام عن یحیی عن ابن حکیم عن سعید

کی تفسیر ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یعلی بن حکیم سے انہوں نے

ابن جبیر ان ابن عباس رضی اللہ عنھما قال فی الحرام یکفر وقال ابن عباس

سعید بن جبیر سے ابن عباسؓ نے کہا اگر کوئی اپنی جورو سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو قسم کا کفارہ ادا کرے اور ابن عباسؓ نے یہی کہا تم کو

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ حدثنا ابراھیم بن موسی اخبرنا

اللہ کے رسول کی اچھی پیروی ہے ہم سے ابراہیم بن موسے نے بیان کیا کہا ہم کو

ھشام بن یوسف عن ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیر عن عائشۃ رض قالت

ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب عسلا عند زینب بنت جحش و

انہوں نے کہا ایسا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش پاس شہد پیا کرتے وہاں

یمکث عندھا فواطیت انا وحفصۃ عن ایتنا دخل علیھا فلتقل لہ اکلت

ٹھیرے رہتے پینے اور ام المومنین حفصہؓ دونوں نے یہ صلاح کی کہ ہم میں سے جس کے پاس آپ تشریف لائیں وہ یوں کہے آپ نے

مغافیر انی اجد منک ریح مغافیر قال لا ولکنی کنت اشرب عسلا عند زینب ابنۃ

مغافیر کھایا ہے ف اور آپ کے جسم سے اسی کی بو آرہی ہے ف (پھر ایسا ہی کیا) آپ نے فرمایا نہیں میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ زینب بنت

جحش فلن اعود لہ وقد حلفت لا تخبری بذلک احدا باب تبتغی مرضات

جحش کے پاس شہد پیا ہے اور آج سے میں نے قسم کھالی اب شہد نہیں پیونگا لیکن تو کسی کو خبر مت کیجیو ف باب تبتغی مرضات

ازواجک قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ

ازواجک قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم کی تفسیر ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا

حدثنا سلیمان بن بلال عن یحیی عن عبید بن حنین انہ سمع ابن عباس

کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے

یحدث انہ قال مکثت سنۃ ارید ان اسال عمر بن الخطاب عن ایۃ فما

سنا وہ کہتے تھے ایک سال تک میں ٹھیرا رہا میں یہ چاہتا تھا حضرت عمرؓ سے ایک آیت کی تفسیر پوچھوں مگر ان کی

استطیع ان اسالہ ھیبۃ لہ حتی خرج حاجا فخرجت معہ فلما رجعت

ہیبت ایسی تھی میں پوچھ نہ سکتا (خاموش ہو جاتا) ف آخر ایسا ہوا وہ حج کے لیے نکلے میں بھی انکے ساتھ نکلا جب ہم حج سے لوٹ کر آرہے تھے

[illegible handwritten marginal notes]

وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ

رستہ میں وہ راہ سے مڑ کر (حاجت کے لیے) ایک پیلو کے درخت کی طرف گئے میں ٹھیرا رہا جب وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے میں اُن کے

سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ساتھ چلا میں نے موقع پا کر اُن سے پوچھا امیر المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں یہ دو عورتیں کون ہیں جن کا ذکر اس آیت میں

وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ

ہے ان تظاھرا علیہ جنہوں نے آنحضرت کو ایک ہو کر رنج دینا چاہا تھا حضرت عمرؓ نے کہا عائشہ اور حفصہ رض اور کون میں نے کہا میں ایک سال سے آپ سے

أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ

یہ پوچھنا چاہتا تھا مگر ہیبت کے مارے آج تک نہ پوچھ سکا انہوں نے کہا آیندہ ایسا مت کر جس بات کو تو سمجھے کہ میں اس کو جانتا ہوں

أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللهِ

وہ (بے تامل) مجھ سے پوچھ لے اگر میں جانتا ہوں گا تو تجھ کو بتا دونگا پھر انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں خدا کی قسم ہم عورتوں کو کچھ مال

إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ

نہیں سمجھتے تھے (نہ انکو ترکہ میں سے کچھ حصہ دیتے تھے نہ کسی معاملہ میں انکی رائے لیتے تھے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے باب میں جو اتارا وہ اتارا

لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا

(وعاشروھن بالمعروف) اور ترکہ میں سے جو حصہ دلانا تھا وہ دلایا حضرت عمرؓ کہتے ہیں ایک بار ایسا ہوا میں ایک معاملہ میں کچھ فکر کر رہا تھا اتنے میں میری جورو بولی

وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَا لَكِ وَلِمَا هٰهُنَا فِيمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ

تو ایسا ہے ایسا کر میں نے کہا ارے تجھے کیا مطلب تو کیوں اس کام میں دخل در معقولات کرتی ہے وہ کہنے لگی

لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ

خطاب کے بیٹے تیرا تعجب آتا ہے تیرے اگر تم سے دو دو باتیں کیں تو کیا برائی ہوئی تمہاری بٹیا (ام المومنین حضرت حفصہ رض) تو آنحضرت صلی اللہ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَامَ عُمَرُ

علیہ وسلم سے ایسی باتیں کرتی ہے (بڑھ بڑھ کر جواب دیتی ہے) کہ آپ سارے دن اس پر غصے رہتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا ہاں یہ بات ہے یہ سنتے ہی

فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ

اپنی چادر سنبھالی اور سیدھے حفصہ رض پاس گئے اُن سے کہنے لگے بٹیا یہ کیا بات ہے تو

لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ بڑھ کر باتیں بناتی ہے سوال جواب کرتی ہے آپ سارے دن تجھ پر غصے رہتے ہیں حفصہ رض نے کہا

حَفْصَةُ وَاللهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللهِ وَ

بیشک ہم تو خدا کی قسم ایسا کیا کرتے ہیں (آنحضرت سے بھی سوال جواب کرتی رہتی ہیں) حضرت عمرؓ نے کہا دیکھ یاد رکھ میں تجھ کو اللہ کے عذاب اور

غَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّةِ لَا يَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا

اُس کے پیغمبر کے غصے سے ڈرتا ہوں تو ایسا کریگی تو تباہ ہو جائیگی بیٹیا تو اس عورت کی وجہ سے دھوکا مت کھا جو اپنے حسن و جمال اور

حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر نازاں ہے یعنی حضرت عائشہ رضی کی وجہ سے رانکی ریس نہ کر حضرت عمر رض کہتے ہیں پھر میں حفصہ کے پاس سے

عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ

نکلکر بی بی ام سلمہ پاس گیا چونکہ وہ میری رشتہ دار تھیں میں نے اُن سے بھی یہی گفتگو کی وہ کہنے لگیں واہ واہ خطاب کے بیٹے اچھے رہے اب

دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تم ہر کام میں دخل دینے لگے نوبت یہ پہونچی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی بی بیوں کے معاملہ میں بھی گھس بیٹھو

وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذَتْنِي وَاللَّهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ

بی بی ام سلمہ رض نے مجھ کو ایسا آڑے ہاتھوں لیا قسم خدا کی اُن کی تقریر سے میرا غصہ ذرا کم ہو گیا خیر میں اُن کے پاس سے چل کھڑا ہوا انصاری

عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ

لوگوں میں ایک شخص (اوس بن خولی یا عتبان بن مالک) میرا رفیق (اور ہمسایہ) تھا جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر نہ رہتا تو وہ حاضر رہتا اس کی

أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ

حاضر رہتا تو اس کو یہ سب حال (جو گذرتے) اُس سے بیان کر دیتا اُن دنوں ہمکو غسان کے ایک بادشاہ (جبلہ بن ایہم) کا ڈر لگا ہوا تھا لوگ کہتے تھے وہ ہم پر حملہ

يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ

کرنا چاہتا ہے ہمارے دلوں میں اُسکا ڈر بھر گیا تھا اتنے میں وہی میرا انصاری رفیق آن پہونچا اور دفعۃً ایک بارگی زور سے دروازہ کھٹکھٹایا کہنے

فَقَالَ افْتَحِ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ

لگا کھولو کھولو میں نے کہا کیا غسان کا بادشاہ آن پہونچا اُس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑھ کر ایک بات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ فَأَخَذْتُ

سے الگ ہو گئے میں نے کہا (ہاتھ تیری) اب تو عائشہ رض اور حفصہ رض کے ناک میں مٹی لگی اور میں نے کپڑا پہنا

ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْقَى

گھر سے روانہ ہوا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس پہونچا تو معلوم ہوا آپ بالاخانے میں ہیں اُس پر زینہ لگا تھا

عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ

اور ایک کالا غلام (رباح) زینہ کے سرے پر بیٹھا تھا

فَقُلْتُ لَهُ قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

میں نے اُس غلام سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر عمر حاضر ہے اجازت چاہتا ہے آپ نے اجازت دی میں نے یہ سارا قصہ جو گزرا تھا (حفصہ کو ڈانٹنے کا

صلى الله عليه وسلم هذا الحديث فلما بلغت حديث ام سلمة تبسم رسول الله

سنایا گو کہ جب ام سلمہ رض کی گفتگو میں نے نقل کی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائیے

صلى الله عليه وسلم وانه لعلى حصير ما بينه وبينه شيء وتحت راسه

اس وقت آپ ایک بوریے پر بیٹھے تھے بوریے پر کوئی فرش نہ تھا آپ کے سر ہانے ایک چمڑے کا

وسادة من ادم حشوها ليف وان عند رجليه قرظا مصبوبا وعند راسه اهب

تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی اور پاؤں کی طرف سلم کے پتوں کا ڈھیر لگا تھا اور سر کے پاس کچے چمڑے لٹک رہے تھے

معلقة فرايت اثر الحصير في جنبه فبكيت فقال ما يبكيك فقلت يا رسول الله

بس یہی گھر کا سارا سامان تھا) آپ کی پسلیوں پر بوریے کا نشان پڑ گیا تھا ف ۳ حضرت عمر رض کہتے ہیں میں یہ حال دیکھ کر رونے لگا آپ نے پوچھا کیوں روتے ہو

ان كسرى وقيصر فيما هما فيه وانت رسول الله فقال اما ترضى ان تكون لهم

ایران اور روم کے بادشاہ تو ایسے (پر تکلف) سامان (اور آرام) میں ہوں ف ۵ اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حال میں رہیں آپ نے فرمایا تو اس پر راضی نہیں

الدنيا ولنا الاخرة باب قوله واذ اسر النبي الى بعض ازواجه حديثا فلما نبات

ان کو دنیا کا چین ملے اور ہم کو آخرت کا آرام باب واذ اسر النبي الى بعض ازواجه حديثا فلما نبات

به واظهره الله عليه عرف بعضه واعرض عن بعض فلما نباها به قالت

به واظهره الله عليه عرف بعضه واعرض عن بعض فلما نباها به قالت

من انباك هذا قال نباني العليم الخبير فيه عائشة عن النبي صلى الله عليه

من انباك هذا قال نباني العليم الخبير کی تفسیر اس باب میں حضرت عائشہ رض کی حدیث ہو اوپر

وسلم حدثنا علي حدثنا سفين حدثنا يحيى بن سعيد قال سمعت عبيد

گذر چکی ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے عبید بن

ابن حنين قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول اردت ان اسال عمر

حنین سے سنا کہا میں نے ابن عباس رض سے وہ کہتے تھے میں چاہتا حضرت عمر رض سے پوچھوں تو

فقلت يا امير المؤمنين من المراتان اللتان تظاهرتا على رسول الله صلى الله

میں نے کہا امیر المومنین یہ دو عورتیں کونسی تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کے پیچھا کیا تھا جن کا ذکر

عليه وسلم فما اتممت كلامي حتى قال عائشة وحفصة باب قوله ان

قرآن میں ہے ان تظاهرا علیہ ابھی میں نے بات پوری بھی نہیں کی تھی انہوں نے کہا عائشہ اور حفصہ رض (اور کون) باب ان

تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما صغوت واصغيت ملت لتصغى لتميل و

تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما کی تفسیر عرب لوگ کہتے ہیں صغوت اور اصغیت یعنی میں جھک گیا اور لتصغی (جو سورہ انعام میں ہے

وان تظاهرا علیه فان الله هو مولاه وجبریل وصالح المؤمنین والملئکة بعد
ذلک ظهیر عون تظاهرون تعاونون وقال مجاهد قوا انفسکم واهلیکم اوصوا
انفسکم واهلیکم بتقوی الله وادبوهم حدثنا الحمیدی حدثنا سفین حدثنا
یحیی بن سعید قال سمعت عبید بن حنین یقول سمعت ابن عباس یقول اردت ان
اسأل عمر عن المرأتین اللتین تظاهرتا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فمکثت
سنة فلم اجد له موضعا حتی خرجت معه حاجا فلما کنا بظهران ذهب عمر
لحاجته فقال ادرکنی بالوضوء فادرکته بالاداوة فجعلت اسکب علیه
ورأیت موضعا فقلت یا امیر المؤمنین من المرأتان اللتان تظاهرتا قال ابن عباس
فما اتممت کلامی حتی قال عائشة وحفصة باب قوله عسی ربه ان طلقکن
ان یبدله ازواجا خیرا منکن مسلمات مؤمنات قانتات تائبات عابدات
سائحات ثیبات وابکارا حدثنا عمرو بن عون حدثنا هشیم عن حمید
عن انس قال قال عمر اجتمع نساء النبی صلی الله علیه وسلم فی الغیرة علیه
فقلت لهن عسی ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا خیرا منکن فنزلت هذه الآیة

[illegible]

تبارک الذی بیدہ الملک

سورہ ملک کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

التفاوت الاختلاف والتفاوت والتفوت واحد تمیز تقطع مناکبہا جوانبہا

التفاوت کا معنے اختلاف فرق تفاوت اور تفوت دونوں کا ایک معنی ہے تمیز ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے فی مناکبہا اس کے کناروں میں

تدعون وتدعون مثل تذکرون وتذکرون ویقبضن یضربن باجنحتھن

تدعون اور تدعون دونوں کا ایک معنی ہے جیسے تذکرون اور تذکرون کا یقبضن اپنی پنکھ مارتے ہیں (یا سمیٹ لیتے ہیں)

وقال مجاہد صافات بسط اجنحتھن ونفور الکفور

مجاہد نے کہا صافات کا معنے اپنے پنکھ کھولے ہوئے (پھیلائے ہوئے) نفور کفر اور شرارت

ن والقلم

سورہ ن والقلم کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قال ابن عباس یتخافتون ینتجون السرار والکلام الخفی وقال قتادة حرد

ابن عباس نے کہا یتخافتون چپکے چپکے کانا پھوسی کرتے ہوئے قتادہ نے کہا حرد کا معنے دل

جد فی انفسہم وقال ابن عباس لضالون اضللنا مکان جنتنا وقال غیرہ

سے کوشش (یا بخیلی یا غصہ) ابن عباس نے کہا لضالون کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے باغ کی جگہ بھول گئے (راستہ کترا کر آگے بڑھ گئے) اور وں نے

کالصریم کالصبح انصرم من اللیل واللیل انصرم من النہار وہو ایضا کل

کہا صریم کا معنے صبح جو رات سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے یا رات جو دن سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے صریم اس ریتی کو بھی کہتے ہیں جو

رملۃ انصرمت من معظم الرمل والصریم ایضا المصروم مثل قتیل ومقتول

ریتی کے بڑے ٹیلے سے کٹ کر الگ ہو جائے صریم مصروم کے معنے میں ہے جیسے قتیل مقتول کے معنے میں

باب قولہ عتل بعد ذلک زنیم حدثنا محمود حدثنا عبید اللہ عن

باب عتل بعد ذلک زنیم کی تفسیر ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسی نے انہوں نے

اسرائیل عن ابی حصین عن مجاہد عن ابن عباس عتل بعد ذلک زنیم

اسرائیل بن یونس سے انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا عتل بعد ذلک زنیم

قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى

اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ بَابُ قَوْلِهِ يَوْمَ

يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ

ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضـ قَالَ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ

وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ

فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا

الْحَاقَّةُ

سورۂ حاقہ کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا الْقَاضِيَةَ الْمَوْتَةَ الْأُولَى الَّتِي مُتُّهَا

لَمْ أُحْيَ بَعْدَهَا مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

الْوَتِينُ نِيَاطُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغَى كَثُرَ وَيُقَالُ بِالطَّاغِيَةِ بِطُغْيَانِهِمْ وَيُقَالُ

وتین جان کی رگ جس کے کٹنے سے آدمی مرجاتا ہے۔ ف ابن عباس نے کہا طغی الماء یعنے پانی بہت چڑھ گیا ف۲ بالطاغیہ اپنی شرارت کی وجہ سے

طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ

بعضوں نے کہا طاغیہ سے آندھی مراد ہے اس نے اتنا زور کیا کہ فرشتوں کے اختیار سے باہر ہو گئی جیسے پانی نے حضرت نوح کی قوم پر زور کیا تھا

سَأَلَ سَائِلٌ

سورۂ سال سائل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

الْفَصِيلَةُ أَصْغَرُ آبَائِهِ الْقُرْبَى إِلَيْهِ يَنْتَمِي مَنِ انْتَمَى لِلشَّوَى الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ

فصیلہ نزدیک کا دادا جس کی طرف آدمی کو نسبت دی جاتی ہے شوی دونوں ہاتھ پاؤں بدن کے

وَالْأَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ وَمَا كَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى

کنارے سر کی کھال ان کو شواۃ کہتے ہیں اور جس عضو کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں وہ شوی ہے

وَالْعِزُونَ الْجَمَاعَاتُ وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ

عزین گروہ گروہ اسکا مفرد عزہ ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا

سورۂ نوح کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا يُقَالُ عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ وَالْكُبَّارُ أَشَدُّ مِنَ

اطوار کبھی کچھ کبھی کچھ (مثلاً منی پھر خون کی پھٹکی پھر گوشت کا مچہ) عرب لوگ کہتے ہیں عدا طورہ اپنے اندازے سے بڑھ گیا کُبّار میں کبار سے بھی

الْكُبَارِ وَكَذَلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً وَكُبَّارٌ الْكَبِيرُ وَكُبَارًا أَيْضًا

زیادہ مبالغہ ہے یعنی بہت ہی بڑا جیسے جمیل خوبصورت جمال بہت ہی خوبصورت غرض کُبّار کا معنے بڑا کبھی اس کو کبارا بہ تخفیف با بھی کہتے ہیں

بِالتَّخْفِيفِ وَالْعَرَبُ تَقُولُ رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ

عرب لوگ کہتے ہیں حسان اور جمال (تشدید سے) اور حسان اور جمال (تخفیف سے)

دَيَّارًا مِنْ دُورٍ وَلَكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ كَمَا قَرَأَ عُمَرُ الْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ

دیّارا دور سے نکلا ہے اسکا وزن فیعال ہے اصل میں دیوار تھا جیسے حضرت عمرؓ نے الحی القیوم کو الحی القیام پڑھا ہے یہ قیام قمت سے نکلا ہے

قُمْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا أَحَدًا تَبَارًا هَلَاكًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا

(تو ہمیشہ قیام تھا) اور دوسروں نے کہا دیارا کا معنی کسی کو تبارا کا ہلاکت ابن عباس نے کہا مدرارا ایک کے پیچھے دوسرا یعنی لگاتار بارش

بَعْضًا وَقَارًا عَظَمَةً بَابٌ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ حَدَّثَنَا

وقارا عظمت اللہ کی باب ودا و لا سواعا و لا یغوث و یعوق کی تفسیر ہم سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض

ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے ف اور عطاء خراسانی نے کہا ابن عباس نے

صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وُدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ

نوح کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے اخیر میں وہ عرب لوگوں میں آ گئے ف ود کلب قبیلے والوں کا بت تھا دومۃ الجندل

بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي

میں ف اور سواع ہذیل قبیلے کا بت تھا اور یغوث مراد قبیلے والوں کا بت تھا پھر بنی غطیف کا ہو گیا

غُطَيْفٍ بِالْجُرُفِ عِنْدَ سَبَا وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ

جوف میں ف جو شہر سبا کے پاس ہے ف اور یعوق ہمدان قبیلے کا بت تھا اور نسر حمیر قبیلے کا بت تھا جو

لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى

ذی الکلاع (بادشاہ) کی اولاد میں تھے یہ سب چند نیک بختوں کے نام ہیں جو نوح کی قوم میں تھے جب وہ مر گئے تو شیطان نے انکی

الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَ

قوم والوں کے دل میں یہ ڈالا کہ جن مقاموں میں یہ لوگ بیٹھا کرتے تھے وہاں انکے نام کے بت بنا کر کھڑے کر دو تاکہ انکی یادگار رہے

سَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ

انہوں نے ایسا ہی کیا (صرف یادگار کے لیے بت رکھے) انکو پوجتے نہ تھے جب یہ (یادگار رکھنے والے) بھی گذر گئے اور بعد والوں کو یہ شعور نہ رہا کہ ان

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ

سورہ جن کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِبَدًا أَعْوَانًا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

ابن عباس نے کہا لبدا یعنی لبداً مددگار ف ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے

أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند

عليه وسلم في طائفة من أصحابه عامدين إلى سوق عكاظ وقد حيل بين الشياطين

ساتھ لیے ہوئے عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے ف۱ اُن دنوں شیطانوں کو آسمانوں کی خبر لانا بالکل موقوف

وبين خبر السماء وأرسلت عليهم الشهب فرجعت الشياطين فقالوا ما لكم فقالوا

ہو گئی تھی جب وہ آسمان کی طرف جاتے تو انگارے کے شعلے اُن پر برستے یہ حال دیکھ کر شیطان زمین پر لوٹ آئے کہنے لگے ہوا کیا آسمان کی

حيل بيننا وبين خبر السماء وأرسلت علينا الشهب قال ما حال بينكم وبين خبر

خبر بالکل ہم پر بند ہو گئی وہاں جاتے ہیں تو ہم پر آگ برستی ہے بڑا شیطان ابلیس یہ سنکر کہنے لگا یہ جو آسمان کی خبر بند

السماء إلا ما حدث فاضربوا مشارق الأرض ومغاربها فانظروا ما هذا الأمر

کر دی گئی ہے اسکا سبب کچھ ضرور ہے کوئی نئی بات ہوئی ہے تم ایسا کرو پورب پچھم ساری زمین کا دورہ کرو دیکھو تو نئی بات کیا ہوئی ہے

الذي حدث فانطلقوا فضربوا مشارق الأرض ومغاربها ينظرون ما هذا

شیطان روانہ ہوئے پورب پچھم سب طرف گئے ٹوہ لینے لگے یہ وجہ کیا ہے جو آسمان

الأمر الذي حال بينهم وبين خبر السماء قال فانطلق الذين توجهوا نحو تهامة

کی خبر ہم سے روک دی گئی ہے ان شیطانوں میں بعضے تہامہ (ملک حجاز) کی طرف بھی آئے (وہ نصیبین کے جن تھے)

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بنخلة وهو عامد إلى سوق عكاظ وهو يصلي

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے آپ اسوقت نخلہ میں تھے ف۲ عکاظ کے بازار جانے کا قصد رکھتے تھے آپ اپنے اصحاب کو فجر

بأصحابه صلاة الفجر فلما سمعوا القرآن تسمعوا له فقالوا هذا الذي حال بينكم

کی نماز پڑھا رہے تھے جب اُن جنوں نے قرآن سنا تو ادھر کان لگا دیا اور آپس میں کہنے لگے ہو نہ ہو اسی کلام کی وجہ سے ہم پر آسمان کی

وبين خبر السماء فهنالك رجعوا إلى قومهم فقالوا يا قومنا إنا سمعنا قرآنا عجبا

خبر بند کر دی گئی ہے خیر وہاں سے لوٹ کر اپنی قوم پاس پہنچے اور ان سے کہنے لگے یا قومنا انا سمعنا قرانا عجبا یهدی الی

يهدي إلى الرشد فآمنا به ولن نشرك بربنا أحدا وأنزل الله عز وجل على

الرشد فآمنا به ولن نشرك بربنا احدا اور اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر

نبيه صلى الله عليه وسلم قل أوحي إلي أنه استمع نفر من الجن وإنما أوحي

صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت اتاری قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن (ابن عباسؓ نے کہا) جنوں کی یہ بات آپ

إليه قول الجن

کو وحی سے معلوم ہوئی ف۳

سورة المزمل

سورۂ مزمل کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وقال مجاهد وتبتل اخلص وقال الحسن انكالا قيودا منفطر به مثقلة به

مجاہد نے کہا تبتل کا معنے خالص اسی کا ہو جا اور حسن بصری نے کہا انکالا کا معنے بیڑیاں منفطر بہ اس کے سبب سے بھاری بوجھل

وقال ابن عباس كثيبا مهيلا الرمل السائل وبيلا شديدا

ابن عباس نے کہا کثیبا مہیلا بہتی ریت وبیلا سخت

المدثر

سورہ مدثر کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قال ابن عباس عسير شديد قسورة ركز الناس واصواتهم وقال ابو هريرة الاسد

ابن عباس نے کہا عسیر سخت قسورہ لوگوں کا شور غل ابوہریرہ نے کہا قسورہ شیر کو کہتے

وكل شديد قسورة مستنفرة نافرة مذعورة حدثنا يحيى حدثنا وكيع

ہیں اور ہر سخت زوردار چیز کو قسورہ کہتے مستنفرۃ بھڑکنے والی ڈرنے والی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے

عن علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير سالت ابا سلمة بن عبد الرحمن عن اول

انہوں نے علی بن مبارک سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے پوچھا قرآن میں پہلی آیت

ما نزل من القرآن قال يا ايها المدثر قلت يقولون اقرا باسم ربك الذي خلق

کونسی اتری ہے انہوں نے کہا یاایہا المدثر میں نے کہا لوگ تو کہتے ہیں اقرا باسم ربک الذی خلق پہلے اتری ہے

فقال ابو سلمة سالت جابر بن عبد الله رض عن ذلك وقلت له مثل الذي

ابوسلمہ نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے اس کو پوچھا اور جیسے تو کہتا ہے (اقرا پہلی اترا) میں نے ان سے ویسے ہی کہا

قلت فقال جابر لا احدثك الا ما حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

جیسے تو نے کہا انہوں نے کہا میں تجھ سے وہی بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا آپ فرماتے

جاورت بحراء فلما قضيت جواري هبطت فنوديت فنظرت عن يميني

تھے کہ میں حرا پہاڑ میں گوشہ نشین تھا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا اور پہاڑ سے نیچے اترا مجھکو ایک آواز آئی میں نے داہنی طرف دیکھا

فلم ار شيئا ونظرت عن شمالي فلم ار شيئا ونظرت امامي فلم ار شيئا ونظرت

کوئی چیز معلوم نہیں ہوئی بائیں طرف دیکھا ادہر بھی کچھ دکھلائی نہیں دیا سامنے دیکھا وہاں بھی کچھ نہیں پیچھے دیکھا وہاں

خلفي فلم ار شيئا فرفعت راسي فرايت شيئا فاتيت خديجة فقلت دثروني

بھی کوئی نہیں آخر میں نے اوپر سر اٹھایا وہاں کچھ دیکھا (وہی فرشتہ جو حرا میں آیا تھا ایک کرسی پر معلق بیٹھا ہے) میں اپنی بی بی خدیجہ پاس

وَصُبُّوا عَلَیَّ مَآءً بَارِدًا قَالَ فَدَثَّرُونِی وَصَبُّوا عَلَیَّ مَآءً بَارِدًا قَالَ فَنَزَلَتْ یَا اَیُّهَا

مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو لوگوں نے کپڑا اڑھا دیا مجھ پر ٹھنڈا پانی بہایا جابر رضہ نے کہا اس وقت یہ آیتیں اتریں یا ایھا

الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ بَابُ قَوْلِهٖ قُمْ فَاَنْذِرْ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

المدثر قم فانذر وربك فكبر ف باب قم فانذر کی تفسیر مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَغَیْرُهٗ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ یَحْیٰی

کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی وغیرہ (ابو داؤد طیالسی) اُنے دونوں نے کہا ہم سے حرب بن شداد نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر

ابْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَآءٍ مِثْلَ حَدِیْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمُبَارَكِ بَابُ

میں حرا پہاڑ میں گوشہ نشین تھا پھر ویسی ہی حدیث نقل کی جیسے عثمان بن عمر نے علی بن مبارک سے روایت کی ف باب

قَوْلِهٖ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا

وربك فكبر کی تفسیر ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا ہم سے حرب

حَرْبٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَیُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلُ فَقَالَ یَا اَیُّهَا

ابن شداد نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا میں نے ابو سلمہ سے پوچھا قرآن میں کونسی آیت پہلی اتری ہے انہوں نے کہا یا ایھا

الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهٗ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ

المدثر میں نے کہا لوگ تو مجھ سے کہتے ہیں اقرأ باسم ربك الذی خلق پہلے اترا ہے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَیُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلُ فَقَالَ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهٗ

سے پوچھا پہلے قرآن کی کون سی آیت اتری انہوں نے کہا یا ایھا المدثر میں نے کہا لوگ تو مجھ سے کہتے ہیں پہلے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا اُخْبِرُكَ اِلَّا بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اقرا باسم ربك اترا ہے انہوں نے کہا میں تو تجھ سے وہی بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاوَرْتُ فِیْ حِرَآءٍ فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ

آپ نے فرمایا میں حرا پہاڑ میں اعتکاف کر رہا تھا جب میرا اعتکاف ختم ہو چکا تو میں پہاڑ سے

هَبَطْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِیَ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِیْ وَخَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ

نیچے اترا نالہ کے اندر گیا اس وقت ایک آواز آئی میں نے آگے پیچھے داہنے بائیں سب طرف دیکھا

وَعَنْ شِمَالِیْ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰی عَرْشٍ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ

کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے بیچ ایک تخت پر بیٹھا ہے میں وہاں سے خدیجہ پاس آیا

ف جابر نے اپنے اجتہاد سے کہا اور دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے اقرأ اتری ...

ف ۲ یہ روایت امام بخاری نے ... نہیں نکالی ...

فَقُلْتُ دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا وَأُنْزِلَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ

تو میں نے کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو اور ٹھنڈا پانی اوپر سے ڈالدو اس وقت یہ آیت اتری یا ایہا المدثر قم فانذر وربک

فَكَبِّرْ بَابُ قَوْلِهِ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

فکبر باب وثیابک فطہر کی تفسیر ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہمکو معمر نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ سَمِعْتُ

خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھکو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا میں نے

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ وحی بند ہوجانے کا قصہ بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا ایک مدت تک وحی موقوف رہی پھر ایسا ہوا

أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي

میں راستہ میں جا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھا کر کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو حرا پہاڑ میں میرے پاس آیا تھا

بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ

آسمان زمین کے بیچ ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے میں اسکو دیکھکر مارے ڈر کے سہم گیا لوٹ کر (خدیجہ پاس) آیا تو میں نے کہا

زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ

مجھ کو کمل اڑھا دو کمبل اڑھا دو انہوں نے اڑھا دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں یا ایہا المدثر والرجز فاھجر تک

قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ وَهِيَ الْأَوْثَانُ بَابُ قَوْلِهِ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ يُقَالُ الرِّجْزُ

رجز سے بت مراد ہیں یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے باب والرجز فاھجر کی تفسیر بعضوں نے کہا رجز اور

وَالرِّجْسُ الْعَذَابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

رجس عذاب کو کہتے ہیں ف ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

ابن شہاب نے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو جابر بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا

علیہ وسلم سے سنا آپ وحی بند رہنے کا تذکرہ کرتے تھے آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا میں راستہ میں چل رہا تھا

مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ

میں نے ایک آواز سنی نگاہ اٹھائی تو آسمان کی طرف اسی فرشتہ کو دیکھا جو حرا میں میرے پاس آیا تھا

عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰی هَوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَجِئْتُ
وہ آسمان زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا میں اتنا ڈر گیا مارے ڈر کے زمین پر گر گیا اور اپنے گھر آیا
اَهْلِیْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰی قَوْلِهٖ
گھر والوں سے کہا مجھ کو کمل اڑھا دو کمل اڑھا دو انہوں نے اڑھا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں یاایھا المدثر فاھجر تک
فَاهْجُرْ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَالرِّجْزَ الْاَوْثَانَ ثُمَّ حَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ
ابو سلمہ نے کہا رجز سے بت مراد ہیں ف اس کے بعد وحی گرم ہوگئی برابر لگاتار آنے لگی

سُوْرَةُ الْقِیَامَةِ
سورہ قیامت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَوْلُهٗ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُدًی هَمَلًا لِیَفْجُرَ
لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ کا بیان ابن عباس رض نے کہا ف سدی سے قید آزاد جو چاہے وہ کرے
اَمَامَهٗ سَوْفَ اَتُوْبُ سَوْفَ اَعْمَلُ لَا وَزَرَ لَا حِصْنَ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا
لیفجر امامہ یعنی ہمیشہ گناہ کرتا رہے اور کہتا رہے اب توبہ کروں گا اب اچھے اعمال کروں گا ف لا وزر یعنی کوئی قلعہ پناہ کا مقام نہیں ہم سے حمیدی نے
سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اَبِیْ عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ
سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے وہ معتبر شخص تھے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض
عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ الْوَحْیُ حَرَّكَ بِهٖ
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وحی اترا کرتی تو آپ اپنی زبان ہلاتے رہتے (یاد کرنے کو)
لِسَانَهٗ وَوَصَفَ سُفْیٰنُ یُرِیْدُ اَنْ یَّحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ
رہتے ایسا نہ ہو بھول جائیں سفیان نے زبان ہلا کر بتلایا کہ اس طرح ہلاتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لا تحرک
لِتَعْجَلَ بِهٖ بَابُ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی
بہ لسانک لتعجل بہ باب ان علینا جمعہ وقرانہ کی تفسیر ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا
عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ مُّوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی
انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ رض سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو پوچھا
لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ یُحَرِّكُ شَفَتَیْهِ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ
لا تحرک بہ لسانک انہوں نے کہا ابن عباس کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ اپنے لب ہلاتے رہتے

ف حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بت پرستی نہیں کی تھی مگر آپ کی قوم کے رواج کے موافق بت پرستوں کے سلسلہ منقطع ہوتا ہے۔

فَقِيلَ لَهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ تَخْشَى أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ

اس لیے آپ کو حکم ہوا کہ وحی اترتے وقت اسے جلدی جلدی نہ پڑھیں اس ڈر سے کہ کہیں بھول نہ جاؤ زبان نہ ہلایا کرو اس کا تیرے دل میں جمادینا اور اسکا پڑھا دینا ہمارا

أَنْ تَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ يَقُولُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ

کام ہے جب ہم اسکو پڑھ چکیں (یعنی جبرئیل تجھ کو سنا چکیں) جیسا جبرئیل نے پڑھ کر سنایا تو بھی اسی طرح پڑھ پھر یہ بھی ہمارا ہی کام ہے کہ ہم

عَلَى لِسَانِكَ بَابُ قَوْلِهِ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ

تیری زبان سے اسکو بیان کرا دیں باب فاذا قرأناه فاتبع قرآنه کی تفسیر ابن عباس رض نے کہا فاتبع قرآنه کا یہ مطلب ہے

بَيَّنَّاهُ فَاتَّبِعْ اعْمَلْ بِهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى

اس پر عمل کر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انھوں نے موسیٰ بن

ابْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ

ابی عائشہ رض سے انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس رض سے اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا لا تحرك به لسانك لتعجل به

لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ

اسکا قصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبرئیل ع وحی لیکر آتے اور آپ کو سناتے،

وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ

آپ زبان اور لب ہلاتے رہتے (کہیں بھول نہ جائیں) اس سے آپ پر بہت سختی ہوتی یہ سختی لوگوں کو بھی معلوم ہو جاتی آخر اللہ تعالیٰ

اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ

نے یہ آیت اتاری جو سورۂ قیامہ میں ہے لا تحرك به لسانك لتعجل به ان

عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ

علينا جمعه وقرآنه یعنی تیرے دل میں وحی کا جما دینا یاد کرا دینا ہمارا کام ہے اسی طرح اس کا پڑھا دینا جب ہم پڑھ چکیں اس وقت تو

قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ

بھی اسی طرح پڑھ جس طرح ہم نے پڑھا تھا اور جب تک وحی اترتی رہے خاموش سنتا رہ پھر یہ بھی ہمارا ہی کام ہے تیری زبان سے اسکو روشن

فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى

کر دینا ابن عباس کہتے ہیں ان آیتوں کے اترنے کے بعد جب جبرئیل وحی لیکر آتے تو آپ خاموش رہتے (سنا کرتے) جب جبرئیل (وحی سنا کر)

تَوَعُّدٌ

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

سورۂ دہر کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

يُقَالُ مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَهَلْ تَكُونُ جَحْدًا وَتَكُونُ خَبَرًا وَهَذَا مِنَ

ھل اتی کا معنے آچکا ھل کا لفظ کبھی انکار کے لیے آتا ہے کبھی تحقیق کے لیے قد کے معنے میں یہاں قد کے معنے میں ہے یعنے ایک زمانہ

الْخَبَرِ يَقُولُ كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا وَذَلِكَ مِنْ حِينِ خَلْقِهِ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ

انسان پر ایسا آچکا ہے کہ وہ ذکر کرنے کے قابل چیز نہ تھا یہ وہ زمانہ ہے جب مٹی سے اسکا پتلہ بنایا گیا تھا اس وقت تک جب روح

يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ أَمْشَاجٍ الْأَخْلَاطُ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ الدَّمُ وَالْعَلَقَةُ

اس میں پھونکی گئی امشاج ملی ہوئی چیزیں یعنے مرد اور عورت دونوں کی منی اور خون اور پھٹکی اور جب

وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ مَشِيجٌ كَقَوْلِكَ خَلِيطٌ وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ مَخْلُوطٍ وَيُقَالُ سَلَاسِلًا

کوئی چیز دوسری چیز سے ملا دیجائے تو کہتے ہیں مشیج جیسے خلیط یعنے ممشوج اور مخلوط بعضوں نے یوں پڑھا ہے سلاسلا و اغلالا

وَأَغْلَالًا وَلَمْ يُجِزْ بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيرًا مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ وَالْقَمْطَرِيرُ الشَّدِيدُ

(بعضوں نے سلاسل و اغلالا بغیر تنوین کے) انہوں نے سلاسل کی تنوین جائز نہیں رکھی ف مستطیرا اس کی (بلا) پھیلی ہوئی قمطریر

يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ وَالْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيبُ

عرب لوگ کہتے ہیں یوم قمطریر و یوم قماطر یعنے سخت مصیبت کا دن عبوس اور قمطریر اور قماطر اور عصیب ان

أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ وَقَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ شِدَّةُ الْخَلْقِ وَكُلُّ شَيْءٍ

چاروں کا معنے وہ دن جس میں سخت مصیبت آئے اور معمر بن عبیدہ نے کہا شددنا اسرھم کا معنے یہ ہے کہ ہم نے انکی خلقت خوب مضبوط

شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ

کی ف۲ عرب لوگ جس چیز کو تو مضبوط باندھے جیسے پالان ہودہ وغیرہ اسکو ماسور کہتے ہیں

وَالْمُرْسَلَاتِ

سورۂ والمرسلات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالَاتٌ حِبَالٌ ارْكَعُوا صَلُّوا لَا يَرْكَعُونَ لَا يُصَلُّونَ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا

مجاہد نے کہا جمالات جہاز کی موٹی رسیاں ف۳ ارکعوا نماز پڑھو لا یرکعون نماز نہیں پڑھتے کسی نے ابن عباس سے پوچھا یہ قرآن میں

يَنْطِقُونَ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ الْيَوْمَ نَخْتِمُ فَقَالَ إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ مَرَّةً

اختلاف کیسا ایک جگہ تو فرمایا کافر بات نہ کرینگے دوسری جگہ یوں کافر قسم کھا کر کہینگے ہم (دنیا میں) مشرک نہ تھے تیسری جگہ یوں ہم انکے مونہوں پر

يَنْطِقُونَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ

کبھی انکے مونہہ پر مہر کردیجائیگی بات نہ کرسکینگے مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے ف۴ انہوں نے اسرائیل کو

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَابْتَدَرْنَاهَا
فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ
كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيلَ
عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا وَعَنْ اِسْرَائِيلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ
مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ اِسْرَائِيلَ وَقَالَ حَفْصٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ قَرْمٍ
عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ
اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ
اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ
الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ اِذْ
نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ خَرَجَتْ
حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اقْتُلُوهَا قَالَ فَابْتَدَرْنَاهَا
فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّهَا تَرْمِيْ

باب انها ترمی بشرر کالقصر

بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

کی تفسیر ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے عبد الرحمن بن عابس نے بیان

ابْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ

کیا انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے کہا یہ جو قرآن میں ہے انہا ترمی بشرر کالقصر تو ہم لوگ کیا کرتے جاڑوں میں

بِقَصَرٍ ثَلٰثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ بَابُ قَوْلِهِ كَأَنَّهُ

جلانے کے لیے لکڑیاں تین تین ہاتھ کی یا اس سے کم کاٹ کر رکھ چھوڑتے انکو قصر کہتے باب کانہ جمالات

جِمَالَاتٌ صُفْرٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي

صفر کی تفسیر ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَرْمِي بِشَرَرٍ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلٰثَةَ

کہا مجھ سے عبد الرحمن بن عابس نے بیان کیا میں نے ابن عباسؓ سے سنا ترمی بشرر کالقصر کی تفسیر میں کہ ہم تین تین ہاتھ یا

أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ حِبَالُ

اس سے زیادہ کی لکڑیاں جاڑوں میں جلانے کے لیے اٹھا رکھتے انکو قصر کہا کرتے جمالات صفر سے جہاز یا کشتی کی رسیاں

السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتّٰى تَكُونَ كَأَوْسَاطِ الرِّجَالِ بَابُ قَوْلِهِ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ

مراد ہیں جو جمع کر کے رکھی جائیں وہ آدمی کی کمر برابر موٹی ہو جائیں باب هذا یوم لا ينطقون کی تفسیر

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے

الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ

اسود بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے وہاں

نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ

سورہ والمرسلات آپ پر اتری آپ اسکو پڑھ رہے تھے میں آپ کے منہ سے سن رہا تھا آپ کی زبان تر تھی دسنا رہے

لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا

تھے اتنے میں ایک سانپ کود کر ہم پر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مار ڈالو

فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ

ہم اس پر لپکے وہ نکل گیا اس وقت آپ نے فرمایا چلو تم اسکی بلا سے بال بال بچ گئے وہ تمہاری زد سے بچ گیا

شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ بِمِنًى

عمر بن حفص نے کہا مجھے یہ حدیث یاد ہے اپنے والد سے سنی تھی انہوں نے اتنا اور بڑھایا تھا کہ وہ غار منا میں تھا

ف۱ یہ جو قرات ابن عباس کی ہی قرات ہے ... بعضوں نے کہا قصر کی دھن ... اردو میں مشہور قصر ... صاحب تیسیر القاری ... یعنی جب انہوں نے ...

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ

سورۂ عم یتساءلون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا لَا يَخَافُوْنَهُ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا لَا يُكَلِّمُوْنَهُ

مجاہد نے کہا لا یرجون حساباً کا معنی یہ ہے کہ وہ اعمال کے حساب کتاب سے نہیں ڈرتے تھے لا یملکون منہ خطاباً یعنی اس سے بات نہ کر

إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمِلَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَّاجًا مُضِيْئًا

سکیں گے ڈر کے مارے مگر جب اللہ بات کرنے کی اجازت دیگا صواباً یعنی جس نے دنیا میں سچی بات کہی ہو اور اس پر عمل کیا تھا اور ابن عباسؓ نے کہا وہاجاً

وَقَالَ غَيْرُهُ غَسَّاقًا غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ يَسِيْلُ كَأَنَّ الْغَسَاقَ وَ

اوروں نے کہا غساقاً غسقت عینہ سے نکلا ہے یعنی اس کی آنکھ تاریک ہو گئی اسی سے ہے یغسق الجرح یعنی زخم بہ رہا ہے غساق اور غسیق

الْغَسِيْقَ وَاحِدٌ عَطَآءً حِسَابًا جَزَآءً كَافِيًا أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي أَيْ كَفَانِي

دونوں کا ایک معنے ہے دوزخیوں کا پیپ عطاء حساباً یعنی پورا بدلہ عرب لوگ کہتے ہیں اعطانی ما احسبنی یعنی مجھ کو اتنا دیا جو کافی

بَابُ قَوْلِهٖ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا زُمَرًا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا

باب یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجاً کی تفسیر افواجاً یعنی گروہ گروہ مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو

أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ابومعاویہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ قَالَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ

نے فرمایا صور جو دوبار پھونکا جائیگا تو بیچ میں چالیس کا فاصلہ ہوگا لوگوں نے (ابوہریرہؓ سے) کہا چالیس دن کا انہوں نے کہا میں نہیں

قَالَ أَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ

کہہ سکتا پھر کہا چالیس مہینے کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا پھر کہا چالیس برس کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا ابوہریرہؓ نے کہا پھر

اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ

اللہ تعالیٰ آسمان سے (زندگی کا) ایک مینہ برسائیگا لوگ اس طرح (زمین سے) ابھر آئیں گے (زندہ ہو جائیں گے) جیسے سبزہ اگ آتا ہے دیکھو آدمی کے

إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(بدن کی) ہر چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی نہیں گلتی وہ اس مقام کی ہڈی ہے جہاں پر جانور کی دم ہوتی ہے قیامت کے دن اسی ہڈی سے

وَالنّٰزِعٰتِ

سورۂ والنازعات کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْآيَةَ الْكُبْرَى عَصَاهُ وَيَدُهُ يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ

مجاہد نے کہا الآیۃ الکبریٰ سے مراد حضرت موسیٰ کی عصا اور ہاتھ ہے اور عظاماً نخرۃ اور ناخرہ دونوں طرح پڑھا ہے جیسے طامع

الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِلِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ وَالنَّاخِرَةُ الْعَظْمُ

اور طمع اور باخل اور بخل اور بعضوں نے کہا نخرہ اور ناخرہ میں فرق ہے نخرہ کہتے ہیں گلی ہوئی ہڈی کو اور ناخرہ

الْمُجَوَّفُ الَّذِي تَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَافِرَةِ الَّتِي أَمْرُنَا الْأَوَّلُ إِلَى

کھوکھلی ہڈی جس کے اندر ہوا جائے تو آواز نکلے اور ابن عباس نے کہا حافرہ ہماری وہ حالت جو دنیا کی زندگی میں تھی

الْحَيَاةِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَيَّانَ مُرْسَاهَا مَتَى مُنْتَهَاهَا وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي حَدَّثَنَا

اوروں نے کہا ایان مرسٰھا یعنی اس کی انتہا (تھل) کہاں ہے یہ مرسی سفینہ سے نکلا ہے یعنی جہاں کشتی اخیر جا کر ٹھیرتی ہے ہم سے

أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ

احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے ابو حازم نے کہا ہم سے سہل بن سعد نے

ابْنُ سَعْدٍ رض قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بیچ کی انگلی اور

هٰكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ

کلمے کی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح آپس میں لپٹے بھیجے ہیں اور کوئی پیغمبر نئی شریعت والا نہیں آنے کا

عبس

سورہ عبس کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

عَبَسَ كَلَحَ وَأَعْرَضَ وَقَالَ غَيْرُهُ مُطَهَّرَةٍ لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمُ الْمَلٰئِكَةُ

عبس منہ بنایا تیوری منہ پھیر لیا اور دوسرے کہا کہ مطہرۃ دوسری جگہ فرمایا لا یمسہ الا المطھرون انکو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں یعنی

وَهٰذَا مِثْلُ قَوْلِهِ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا جَعَلَ الْمَلٰئِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً لِأَنَّ الصُّحُفَ

فرشتے تو محمول کی صفت حامل کی کر دی جیسے فالمدبرات امرا مدبرات سوار ہیں (جو محمول ہیں) مجازاً انکے حاملوں کو یعنی گھوڑوں کو مدبرات

يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَجُعِلَ التَّطْهِيرُ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا سَفَرَةٍ الْمَلٰئِكَةُ وَاحِدُهُمْ

تطہیر کتابوں کی صفت ہے قرآن کے اٹھانے والوں یعنی فرشتوں کو بھی مطہر فرمایا سفرۃ فرشتے یہ سافر کی جمع ہے

ف اسکو امام بخاری نے موصول کیا ... اس کو ابن ابی حاتم نے موصول کیا ... اس نے وقال غیرہ کا مطلب

تنبیہ! ... حدیث میں ... قسطلانی نے کہا ... [illegible]

سَافِرُ سَفَرَتْ أَصْلَحَتْ بَيْنَهُمْ وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللهِ وَتَأْدِيَتِهِ
عرب لوگ کہتے ہیں سفرت بین القوم یعنی ان میں صلح کرا دی جو فرشتے اللہ کی وحی لیکر پیغمبروں کو پہنچاتے ہیں انکو بھی سفیر

كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَقَالَ غَيْرُهُ تَصَدَّى تَغَافَلَ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
کہا جو لوگوں میں ملاپ کراتا ہے اوروں نے کہا تصدٰی کا معنی ہے اسکا خیال نہیں کرتا مجاہد نے کہا

لَمَّا يَقْضِ لَا يَقْضِي أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرْهَقُهَا تَغْشَاهَا شِدَّةٌ مُسْفِرَةٌ
لما یقض کا معنی یہ ہے کہ آدمی کو جس بات کا حکم دیا گیا تھا وہ اس نے پورا ادا نہیں کیا ابن عباس نے کہا ترھقھا قترہ

مُشْرِقَةٌ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَةٍ أَسْفَارًا كُتُبًا تَلَهَّى تَشَاغَلُ يُقَالُ
چمکتے ہوئے ابن عباس نے کہا سفرہ کے معنے لکھنے والے اسفارا کتابیں تلھی غافل ہوتا ہے کہتے ہیں

وَاحِدُ الْأَسْفَارِ سِفْرٌ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ
اسفار جو کتابوں کے معنے ہیں ہے سفر (بکسر سین) کی جمع ہے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے قتادہ نے

زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
سنا زرارہ بن اوفی سے وہ سعد بن ہشام سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ وَ
آپ نے فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اور قرآن اسکو خوب یاد ہے وہ (قیامت کے دن) لکھنے والے عزت دار فرشتوں کے ساتھ ہوگا

مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ
اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے مشکل سے اسکو یاد کرتا ہے (پڑھنے میں مشقت اٹھاتا ہے) اسکو دوہرا ثواب ملیگا

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ
سورۂ اذا الشمس کورت کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

انْكَدَرَتْ انْتَثَرَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ سُجِّرَتْ ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ وَقَالَ
انکدرت گر پڑیں امام حسن بصری نے کہا سجرت کا معنے یہ ہے کہ سمندر سوکھ جائینگے ان میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہیگا

مُجَاهِدٌ الْمَسْجُورُ الْمَمْلُوءُ وَقَالَ غَيْرُهُ سُجِّرَتْ أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ
مجاہد نے کہا مسجور کا معنے (جو سورہ طور میں ہے) بھرا ہوا اوروں نے کہا سجرت کا معنے یہ ہے کہ سمندر سب ایک دوسرے سے ملکر ایک سمندر

بَحْرًا وَاحِدًا وَالْخُنَّسُ تَخْنِسُ فِي مُجْرَاهَا تَرْجِعُ وَتَكْنِسُ تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ
بن جائینگے خنس چلنے کے مقام میں پیچھے لوٹ کر آنیوالے کنس تکنس سے نکلا ہے یعنی ہرن کی طرح چھپ جاتے ہیں

ف اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ف بس انکو کوئی مشغل نہیں ہوتا ۱۲ منہ ف ایک ثواب قرآن پڑھنے کا دوسرے مشقت اٹھانے کا اسکا یہ مطلب نہیں کہ اول شخص سے زیادہ اسکا درجہ ہوگا ۱۲ منہ ف اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ف اس کو بھی طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

تنفس ارتفع النهار والظنين المتهم والضنين يضن به وقال عمر النفوس

تنفس دن چڑھ جاوے ظنین (ظا سے) متہم ہے یہ بھی ایک قرأت ہے یعنی تہمت لگایا گیا اور ضنین کا معنے یہ ہے کہ وہ اللہ کا پیام پہونچانے

زوجت يزوج نظيره من اهل الجنة والنار ثم قرأ احشروا الذين ظلموا وازواجهم

زوجت یعنے ہر آدمی کا جوڑ لگایا جاوے گا خواہ بہشتی ہو یا دوزخی پھر یہ آیت پڑھی احشروا الذين ظلموا وازواجهم

عسعس ادبر

عسعس جب رات پیٹھ پھیرے یا جب رات کا اندھیرا آن پڑے

اذا السماء انفطرت

سورہ اذا السماء انفطرت کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وقال الربيع بن خثيم فجرت فاضت وقرأ الاعمش وعاصم فعدلك بالتخفيف

ربیع بن خثیم نے کہا فجرت کا معنے بہ نکلیں اور اعمش اور عاصم نے فعدلك تخفیف دال کے ساتھ پڑھا ہے

وقرأه اهل الحجاز بالتشديد واراد معتدل الخلق ومن خفف يعني في

حجاز والوں نے فعدلك تشدید دال کے ساتھ پڑھا ہے جب تشدید کے ساتھ پڑھو تو معنے یہ ہوگا کہ تیری خلقت معتدل اور مناسب رکھی

اي صورة شاء اما حسن واما قبيح وطويل وقصير

اور تخفیف کے ساتھ پڑھو تو معنے یہ ہوگا جس صورت میں چاہا تجھ کو بنایا خوبصورت یا بدصورت لمبا یا ٹھنگنا

ويل للمطففين

سورہ مطففین کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وقال مجاهد ران ثبت الخطايا ثوب جوزي وقال غيره المطفف لا يوفي

مجاہد نے کہا ران کا معنے یہ ہے کہ گناہ اُنکے دل پر جم گیا ثوب بدلا دیے گئے اوروں نے کہا مطفف وہ ہے جو پورا ناپ تول نہ دے

غيره حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا معن قال حدثني مالك عن نافع

دوسرے کو ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے

عن عبد الله بن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم يقوم الناس لرب

انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا يوم يقوم الناس لرب العالمين

الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِىْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

سے (قیامت کا دن مراد ہے) آدھے کانوں تک پسینے میں ڈوب جائیگا

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

سورۂ اذا السماء انشقت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ يَاْخُذُ كِتَابَهٗ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَآبَّةٍ ظَنَّ

مجاہد نے کہا کتابہ بشمالہ کا مطلب ہے کہ پیٹھ پیچھے سے اسکو کتاب دیجائیگی وسق جمع کیا و ماوسق جانور وغیرہ ظن

اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ لَا يَرْجِعَ اِلَيْنَا بَابٌ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا حَدَّثَنَا عَمْرُو

بیرون ہے ان لن یحور نہیں لوٹے گا باب فسوف یحاسب حسابا یسیرا کی تفسیر ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان

ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ

کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عثمان بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے

عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

حضرت عائشہ سے وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوسری سند ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسری سند ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے ابو یونس حاتم بن ابی صغیرہ سے

عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ يُّحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ

جس شخص سے قیامت کے دن حساب لیا گیا وہ تباہ ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر صدقے

اللّٰهُ فِدَاكَ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ

اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا (اس سے

يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَ ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُوْنَ وَمَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ

یہ نکلا کہ نیک لوگوں سے بھی حساب لیا جائیگا) آپ نے فرمایا یہاں حساب سے صرف اعمال کا بتا دینا مراد ہے ان لوگوں کو انکے اعمال صرف بتلائے

بَابُ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا

باب لترکبن طبقا عن طبق کی تفسیر ہم سے سعید بن نضر نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے خبر دی کہا ہم کو ابو بشر

أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ

جعفر بن ایاس نے انہوں نے مجاہد سے کہ ابن عباس نے کہا لترکبن طبقا عن طبق کا معنے

طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ ہے کہ ایک حال کے بعد دوسرے حال میں تم لوگ (۔) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خطاب ہے۔

اَلْبُرُوْجُ

سورہ بروج کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأُخْدُودُ شَقٌّ فِي الْأَرْضِ فَتَنُوا عَذَّبُوا

مجاہد نے کہا اخدود زمین میں جو نالی کھودی جائے فتنوا یعنے تکلیف دی

اَلطَّارِقُ

سورہ طارق کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ

مجاہد نے کہا ذات الرجع ابر کی صفت ہے تو سمارسے ابر مراد ہے) یعنے بار بار برسنے والا ذات الصدع بار بار اگانیوالی (پھوٹنے والی) یہ زمین کی

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے

أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ

کہا (مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پہلے مصعب بن عمیر اور عبد اللہ بن ام مکتوم

اُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ

ہمارے پاس آئے وہ دونوں ہمکو قرآن پڑھایا کرتے تھے پھر عمار بن یاسر اور بلال اور سعد بن ابی وقاص آئے پھر حضرت عمر بیس آدمی اپنے

الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

ساتھ لیے ہوئے آئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سب کے بعد) تشریف لائے مدینے میں دیکھا مدینے والے کبھی ایسے خوش ہوئے

فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللهِ

ہوں جیسے آنحضرت کے تشریف لانے سے خوش ہوئے وہ لونڈیاں بچے یہاں تک کہ یہی کہتے دیکھے یہ اللہ کے رسول تشریف لائے (صلی اللہ علیہ

قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا

وآلہ وسلم) آنحضرت کے تشریف لانے سے پہلے ہی میں سورۂ اعلیٰ اور اسکے برابر کی کئی سورتیں پڑھ چکا تھا

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

سورۂ ہل اتاک حدیث الغاشیہ کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارَى وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَيْنٌ آنِيَةٌ بَلَغَ إِنَاهَا وَحَانَ

ابن عباس رضہ نے کہا عاملۃ ناصبۃ سے نصاری مراد ہیں ف ۲ مجاہد نے کہا عین آنیۃ گرمی کی حد کو پہنچ گیا اسکے پینے کا وقت آن پہنچا

شُرْبُهَا حَمِيمٍ آنٍ بَلَغَ إِنَاهُ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً شَتْمًا الضَّرِيعُ نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ الشِّبْرِقُ

(سورۂ رحمٰن میں) حمیم آن کا بھی یہی معنی ہے یعنے گرمی کی حد کو پہنچ گیا ف ۳ لا تسمع فیہا لاغیۃ وہاں گالی گلوج نہیں سنائی دیگی الضریع ایک

يُسَمِّيهِ أَهْلُ الْحِجَازِ الضَّرِيعَ إِذَا يَبِسَ وَهُوَ سُمٌّ بِمُسَيْطِرٍ بِمُسَلَّطٍ وَيُقْرَأُ بِالصَّادِ

حجاز والے اسکو ضریع کہتے ہیں جب وہ سوکھ جاتی ہے یہ زہر ہے ف ۴ بمسیطر سین سے مسلط (کرّوڑ گیر) بعضوں نے صاد سے پڑھا ہے

وَالسِّينِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِيَابَهُمْ مَرْجِعَهُمْ

بمصیطر ابن عباس رضہ نے کہا ایابہم انکا لوٹنا

وَالْفَجْرِ

سورۂ والفجر کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْوَتْرُ اللهُ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الْقَدِيمَةِ وَالْعِمَادُ أَهْلُ عَمُودٍ لَا يُقِيمُونَ

مجاہد نے کہا وتر سے اللہ تعالیٰ مراد ہے ف ۶ ارم ذات العماد یعنے پرانی عاد کی قوم عماد کے معنے خیمہ یہ لوگ خانہ بدوش تھے جہاں پانی

سَوْطَ عَذَابٍ الَّذِيْ عُذِّبُوْا بِهِ أَكْلًا لَمًّا السَّفُّ وَجَمًّا الْكَثِيْرُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ

سوط عذاب جس چیز سے انکو عذاب دیا گیا اکلا لما سب سمیٹ کر کھا جانا حبا جما بہت محبت رکھنا مجاہد نے کہا اللہ تعالیٰ نے جس

شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوَتْرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَالَ غَيْرُهُ سَوْطَ

چیز کو پیدا کیا وہ شفع (جوڑا) ہے آسمان بھی (زمین کا) جوڑ ہے اور وتر (طاق) اللہ تبارک و تعالیٰ ہے اوروں نے کہا سوط عذاب

عَذَابٍ كَلِمَةٌ تَقُوْلُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيْهِ السَّوْطُ لَبِالْمِرْصَادِ

یہ ایک عرب کا محاورہ ہے ہر ایک قسم کے عذاب کو کہتے ہیں سمجھا ان کے ایک کوڑے کا بھی عذاب ہو لبالمرصاد یعنے خدا کی

إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تَحَاضُّوْنَ تُحَافِظُوْنَ وَيَحُضُّوْنَ يَأْمُرُوْنَ بِإِطْعَامِهِ الْمُطْمَئِنَّةُ

طرف سب کو پھر جانا ہے ف لا تحاضون (الف کے ساتھ جیسے مشہور قراءت ہے) محافظت نہیں کرتے بعضوں نے تحضون پڑھا ہے یعنے حکم نہیں

الْمُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا

اس کے ثواب پر یقین رکھنے والا ف۳ امام حسن بصری نے کہا ف۴ نفس مطمئنہ وہ ہے جب اللہ تعالیٰ اس کو بلانا چاہے (موت آئے) تو وہ

اطْمَأَنَّتْ إِلَى اللّٰهِ وَاطْمَأَنَّ اللّٰهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنِ اللّٰهِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَمَرَ

اللہ پاس چین ہو اللہ کو اس سے چین وہ اللہ سے خوش ہے اللہ اس سے خوش پھر اللہ اسکی روح قبض

بِقَبْضِ رُوْحِهَا وَأَدْخَلَهَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَقَالَ

کرنے کا حکم دے اور اس کو بہشت میں لیجائے اپنے نیک بندوں میں شریک کرے اوروں نے کہا

غَيْرُهُ جَابُوْا نَقَبُوْا مِنْ جِيْبَ الْقَمِيْصُ قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ يَجُوْبُ الْفَلَاةَ يَقْطَعُهَا

جابوا کا معنے چھیدا (کریدا) یہ جیب القمیص سے نکلا ہے جب اس میں جیب لگائی جائے اسیطرح عرب لوگ کہتے ہیں فلاں

لَمًّا لَمَمْتُهُ أَجْمَعَ أَتَيْتُ عَلٰى آخِرِهِ

لما عرب لوگ کہتے ہیں لممته اجمع میں اسکے اخیر تک پہنچ گیا یعنے سارا ترکہ کھا جانے ہو ایک پیسہ نہیں چھوڑتے)

لَا أُقْسِمُ

سورۂ لا اقسم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِهٰذَا الْبَلَدِ مَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيْهِ مِنَ الْإِثْمِ وَوَالِدٍ

مجاہد نے کہا بھذا البلد سے مکہ مراد ہے ف مطلب یہ ہے کہ خاص تیرے لیے یہ شہر حلال ہوا ف۶ اوروں کو وہاں لڑنا بڑا گناہ ہے والد سے

آدَمَ وَمَا وَلَدَ لُبَدًا كَثِيْرًا وَالنَّجْدَيْنِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ مَسْغَبَةٍ مَجَاعَةٍ مَتْرَبَةٍ السَّاقِطُ

آدم ما ولد انکی اولاد مراد ہے لبدا بہت سارا النجدین دو رستے بھلے برے مسغبة بھوک متربة مٹی میں پڑا رہنا

فِی التُّرَابِ يُقَالُ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ

فلا اقتحم العقبة یعنی اُس نے دنیا میں گھاٹی نہیں پھاندی پھر گھاٹی

فَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ

پھاندنے کو آگے بیان کیا بردہ آزاد کرنا بھوک اور تکلیف کے دن کھانا کھلانا

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

سورۂ والشمس کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِطَغْوَاهَا بِمَعَاصِيهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا عُقْبَى أَحَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى

مجاہد نے کہا بطغوٰھا اپنے گناہوں کی وجہ سے ولا یخاف عقبٰھا اللہ کو کسی کا ڈر نہیں کہ کوئی اُس سے بدلے سکیگا ہم سے موسے

ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ

ابن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے اُن کو عبداللہ بن زمعہ نے خبر دی

أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ فَقَالَ

انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خطبہ پڑھتے میں سنا آپ نے صالح پیغمبر کی اونٹنی اور اُس شخص کا ذکر کیا جس نے اُس اونٹنی کو زخمی کیا آپ نے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ

فرمایا جب اُن میں کا بدبخت اس کام کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا یعنی اُن میں کا ایک زوردار شریر مضبوط شخص

عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ

جو اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح تھا (اسکا نام قدار تھا) اور آپ نے عورتوں کا بھی ذکر کیا فرمایا تم میں کوئی کوئی اپنی عورت

امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ

کو غلام لونڈی کی طرح مارتا ہے پھر اُسی دن شام کو اُس کو اپنے پاس سلاتا ہے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نصیحت کی گوز

مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

لگنے پر (پاد نے پر) ہنسو نہیں کیا تم اُس کام پر ہنستے ہو جو خود بھی کرتے ہو (ہر آدمی گوز لگاتا ہے) اور ابو معاویہ نے یوں کہا ہم سے ہشام بن

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ

عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (اس حدیث میں) یوں فرمایا ابو

أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

زمعہ کی طرح جو زبیر بن عوام کا چچا تھا

ف اس کو خود امام بخاری نے کتاب الادب میں وصل کیا ...

ف ابو زمعہ کا نام اسود بن مطلب بن اسد تھا ... عوام بن خویلد بن اسد کا بیٹا تھا اور زبیر بن عوام ... ابو زمعہ عوام کا چچا زاد بھائی تھا زبیر کا چچا ... اس روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے

واللیل اذا یغشی

سورۃ واللیل اذا یغشی کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْحُسْنٰى بِالْخَلَفِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدّٰى مَاتَ وَتَلَظّٰى تَوَهَّجُ وَقَرَأَ

ابن عباس نے کہا وکذب بالحسنی سے یہ مراد ہے کہ اس کو یقین نہیں کہ اللہ کی راہ میں جو خرچ کریگا اس کا بدلہ اللہ دیگا اور مجاہد نے

عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَظّٰى بَابٌ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا

اور عبید بن عمیر نے یوں پڑھا ہے تتلظی باب والنہار اذا تجلی کی تفسیر ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ

ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعود کے کئی شاگردوں کے ساتھ شام

الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَاَتَانَا فَقَالَ اَفِيكُمْ مَّنْ يَّقْرَاُ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاَيُّكُمْ اَقْرَاُ

کے ملک میں گیا تو ابو الدرداء صحابی نے ہمارے آنے کی خبر سنی وہ آئے اور کہنے لگے تم میں کوئی قرآن کا قاری ہے ہم نے کہا ہاں انہوں نے پوچھا

فَاَشَارُوا اِلَيَّ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَرَاْتُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَ

سب سے اچھا کون پڑھتا ہے سب ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا ابو الدرداء نے کہا پڑھ میں نے یہ سورت پڑھی واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر و

الْاُنْثٰى قَالَ اَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي

الانثی ف ابو الدرداء نے کہا تم نے یہ سورت اپنے استاد عبداللہ بن مسعود کے منہ سے سنی ہے میں نے کہا ہاں ابو الدرداء نے کہا میں نے بھی

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰؤُلَاءِ يَاْبَوْنَ عَلَيْنَا بَابٌ قَوْلُهٗ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ سے اس سورت کو اسی طرح سنا ہے لیکن شام والے نہیں مانتے باب وما خلق الذکر والانثی کی تفسیر

حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدِمَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود

عَلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

کے شاگرد شام کے ملک میں ابو الدرداء صحابی پاس گئے ابو الدرداء ڈھونڈ کر ان سے ملے اور ان سے پوچھا عبداللہ بن مسعود کی طرح تم میں کون سا

كُلُّنَا قَالَ فَاَيُّكُمْ يَحْفَظُ فَاَشَارُوا اِلٰى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ وَاللَّيْلِ اِذَا

ہم سب اسی طرح پڑھتے ہیں ابو الدرداء نے کہا کس کو زیادہ یاد ہے انہوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا ابو الدرداء نے علقمہ سے پوچھا عبداللہ بن

يَغْشٰى قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَشْهَدُ اَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

علقمہ نے کہا یوں پڑھتے تھے والذکر والانثی ابو الدرداء کہنے لگے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے

وسلم يقرأ أهل هذا وهؤلاء يريدونني على أن أقرأ وما خلق الذكر والأنثى والله لا

سنا ہے مگر یہ شام کے ملک والے چاہتے ہیں میں یوں پڑھوں وما خلق الذكر والانثى میں تو خدا کی قسم کبھی اس طرح نہیں

أتابعهم باب قوله فأما من أعطى واتقى حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن

پڑھنے کا باب فاما من اعطى واتقى کی تفسیر ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

الأعمش عن سعد بن عبيدة عن أبي عبد الرحمن السلمي عن علي رض قال كنا مع

اعمش سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک

النبي صلى الله عليه وسلم في بقيع الغرقد في جنازة فقال ما منكم من أحد إلا وقد

جنازے میں بقیع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ لیا

كتب مقعده من الجنة ومقعده من النار فقالوا يا رسول الله أفلا نتكل فقال

گیا ہے کسی کا بہشت میں کسی کا دوزخ میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب لکھا ہوا ہے تو پھر اسی پر بھروسا کر لیں عمل کرنے کی کیا ضرورت

اعملوا فكل ميسر ثم قرأ فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى إلى قوله للعسرى

عمل کرو ہر آدمی جس کے لئے پیدا کیا گیا اس کو ویسے ہی عمل کرنے کی توفیق ہوگی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى للعسرى تک

باب قوله وصدق بالحسنى حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا

باب وصدق بالحسنى کی تفسیر ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے

الأعمش عن سعد بن عبيدة عن أبي عبد الرحمن عن علي رض قال كنا قعودا عند

اعمش نے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث باب فسنيسره لليسرى حدثنا

علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے پھر یہی حدیث بیان کی (جو اوپر گذری) باب فسنیسرہ للیسری کی تفسیر ہم سے

بشر بن خالد أخبرنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن سليمان عن سعد بن عبيدة

بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے

عن أبي عبد الرحمن السلمي عن علي رض عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان في

انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ایک جنازے میں

جنازة فأخذ عودا ينكت في الأرض فقال ما منكم من أحد إلا وقد كتب

تشریف رکھتے تھے آپ نے ایک چھڑی لی اور زمین کھودنے لگے (جیسے کوئی شخص فکر میں ہوتا ہے) پھر فرمایا تم میں ہر شخص کا ٹھکانا لکھا ہوا ہے

مقعده من النار ومن الجنة قالوا يا رسول الله أفلا نتكل قال اعملوا فكل

کسی کا دوزخ میں کسی کا بہشت میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر قسمت کے لکھے پر بھروسا کر کے بیٹھ رہیں آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر ایک کو

مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ

دی گئی ہو بلکہ جس لیئے وہ پیدا کیا گیا پھر یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنٰی اخیر تک شعبہ نے کہا مجھ سے یہ حدیث منصور بن معتمر نے بھی

مَنْصُورٌ فَلَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بَابُ قَوْلِهِ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى

بیان کی اعمش نے اسی کے موافق بیان کی انہیں کوئی خلاف نہیں کیا   باب   اما من بخل واستغنٰی   کی تفسیر

حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمن سلمی

الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

سے انہوں نے حضرت علیؓ سے   انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا

تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے   کسی کا بہشت میں   کسی کا دوزخ میں   ہم نے عرض کیا

يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَ

یا رسول اللہ پھر خط تقدیر پر بھروسا کیوں نہ کر لیں (عمل کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر شخص کو وہی توفیق ہوگی (جس کے) لیے پیدا کیا گیا ہے

اتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى

اسکے بعد یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقے وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسرے اخیر   فسنیسرہ   للعسرے   تک

بَابُ قَوْلِهِ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

باب   وکذب بالحسنے کی تفسیر   ہم سے   عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ

انہوں نے منصور سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا

كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ

ہم بقیع میں ایک جنازے میں شریک تھے اتنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے   آپ بیٹھ گئے

وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا

ہم سب آپکے گرد بیٹھے آپکے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ سر جھکا کر چھڑی سے زمین کریدنے لگے   پھر فرمایا تم میں سے

مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا

ہر شخص کا ہر جان کا جو دنیا میں پیدا ہو ایک ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے بہشت میں   یا دوزخ میں   اور یہ بھی لکھ

قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا

دیا گیا ہے کہ وہ نیک بخت ہے یا بدبخت اس پر   ایک شخص بولا یا رسول اللہ پھر ہم اپنی قسمت کے لکھے پر بھروسا کیوں نہ کر لیں

وندع العمل فمن كان منا من اهل السعادة فسيصير الى اهل السعادة ومن كان

اور نیک عمال چھوڑ کیوں نہ دین آخر جو نیک بخت لکھا گیا ہے وہ ضرور نیک بختوں میں شریک ہوگا اور جو بدبخت لکھا

منا من اهل الشقاء فسيصير الى عمل اهل الشقاوة قال اما اهل السعادة

گیا ہے وہ بدبختوں میں رہیگا (محنت اٹھانے سے کیا فائدہ) آپنے فرمایا (نہیں عمل کیے جاؤ) جو لوگ نیک بخت لکھے گئے ہیں ان کو

فييسرون لعمل اهل السعادة واما اهل الشقاوة فييسرون لعمل اهل

نیک اعمال کرنے کی توفیق ملے گی اور جو لوگ بدبخت لکھے گئے ہیں وہ بدبختوں کے سے برے اعمال کرینگے

الشقاء ثم قرأ فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى الاية باب قوله

اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطے واتقے وصدق بالحسنے آخیر تک باب

فسنيسره للعسرى حدثنا ادم حدثنا شعبة عن الاعمش قال سمعت سعد

فسنیسرہ للعسرے کی تفسیر ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہمسے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے سعد بن عبیدہ

بن عبيدة يحدث عن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي رض قال كان النبي صلى

سے سنا وہ ابو عبدالرحمن سلمی سے نقل کرتے تھے وہ حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم في جنازة فاخذ شيئا فجعل ينكت به الارض فقال ما منكم

ایک جنازے میں تشریف رکھتے تھے آپنے ایک چیز لیکر اس سے زمین کریدنا شروع کی پھر فرمایا دیکھو تم میں سے

من احد الا وقد كتب مقعده من النار ومقعده من الجنة قالوا يا رسول

ہر شخص کا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے خواہ دوزخ میں خواہ بہشت میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

الله افلا نتكل على كتابنا وندع العمل قال اعملوا فكل ميسر لما خلق له اما

پھر اپنے (قسمت کے) لکھے پر ہم صبر کرکے بیٹھ کیوں نہ رہیں نیک عمل کرنا چھوڑ کیوں نہ دین آپنے فرمایا نہیں نیک عمل کیے جاؤ جو لوگ

من كان من اهل السعادة فييسر لعمل اهل السعادة واما من كان من اهل

نیک بخت لکھے گئے ہیں ان کو نیکوں کے سے اعمال کرنے کی توفیق ملے گی اور جو بدبخت لکھے گئے ہیں

الشقاء فييسر لعمل اهل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطى واتقى وصدق

ان کو بدکاروں کے سے اعمال کرنے کی توفیق ہوگی اس کے بعد آپنے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی وصدق

بالحسنى الاية

بالحسنے آخیر تک

والضحى

سورۂ والضحے کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِذَا سَجٰى اسْتَوٰى وَقَالَ غَيْرُهٗ اَظْلَمَ وَسَكَنَ عَآئِلًا ذُوْ عِيَالٍ بَابٌ
مجاہد نے کہا اذا سجی جب برابر ہو جائے اوروں نے کہا جب اندھیری ہو جائے یا تھم جائے عائلا بال بچے والا محتاج باب

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ
ما ودعک ربک ما قلی کی تفسیر ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے

ابْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيٰنَ رض قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
کہا میں نے جندب بن سفیان سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مزاج ناساز ہوا

سَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَجَآءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ
آپ دو تین راتوں تک (تہجد کے لیے) نہیں اٹھے ایک عورت آئی (عورا بنت حرب ابوسفیان کی بہن حمالۃ الحطب ابولہب کی جورو) کہنے لگی

شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهٗ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
تیرے شیطان نے تجھ کو چھوڑ دیا دو تین راتوں سے تیرے پاس نہیں آیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى بَابٌ قَوْلِهٖ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ
والضحی والیل اذا سجی ما ودعک ربک وما قلی تک باب ما ودعک ربک

وَمَا قَلٰى تُقْرَاُ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ بِمَعْنًى وَّاحِدٍ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وما قلی تشدید دال کی پڑھا ہوا مشہور قرأت یہی ہے اور بعضوں نے تخفیف دال کے ساتھ بھی پڑھا ہے یعنے ما ودعک دونوں کا معنے ایک ہے یعنے تیرے مالک نے تجھ کو نہیں چھوڑا ابن

مَا تَرَكَكَ وَمَا اَبْغَضَكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا
نہیں چھوڑا نہ تیرا دشمن بنا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
شعبہ نے انہوں نے اسود بن قیس سے کہا میں نے جندب بجلی سے سنا وہ کہتے تھے ایک عورت (حضرت ام المومنین خدیجہ) کہنے لگیں یا رسول اللہ

مَا اَرٰى صَاحِبَكَ اِلَّا اَبْطَاَكَ فَنَزَلَتْ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى
میں سمجھتی ہوں آپ کے دوست (جبرئیل) اتنے آپ پاس آنے میں دیر لگائی یا آپ کو قرآن یاد کرنے میں سست سمجھا جب تو جلدی جلدی قرآن نہیں لاتے اس وقت

اَلَمْ نَشْرَحْ
سورہ الم نشرح کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وِزْرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْقَضَ اَثْقَلَ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ
مجاہد نے کہا وزرک سے وہ باتیں مراد ہیں جو آنحضرت صلعم سے جاہلیت کے زمانہ میں صادر ہوئیں (ترک اولیٰ وغیرہ) انقض بھاری کیا مع العسر یسرا

اَیْ مَعَ ذٰلِکَ الْعُسْرِ یُسْرًا اٰخَرَ کَقَوْلِہٖ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا اِلَّا اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ وَلَنْ یَّغْلِبَ

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مصیبت کے ساتھ دو نعمتیں ملتی ہیں جیسے اس آیت میں ہل تربصون بنا الا احدی الحسنیین ہمارے لیے دونوں یکساں مراد ہیں

عُسْرٌ یُّسْرَیْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِیْ حَاجَتِکَ اِلٰی رَبِّکَ وَیُذْکَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اور (حدیث میں ہے) ایک مصیبت دو نعمتوں پر غالب نہیں آسکتی اور مجاہد نے کہا فانصب یعنے اپنے پروردگار سے مراد انگنے میں محنت اٹھا اور ابن عباس

اَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ

سے منقول ہوا انہوں نے کہا الم نشرح لک صدرک سے یہ مراد ہے کہ ہم نے تیرا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا

وَالتِّیْنِ

سورۂ والتین کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ هُوَ التِّیْنُ وَالزَّیْتُوْنُ الَّذِیْ یَاْکُلُ النَّاسُ یُقَالُ فَمَا یُکَذِّبُکَ فَمَا

مجاہد نے کہا تین سے انجیر اور زیتون مشہور میوہ جو لوگ کھاتے ہیں مراد ہے فما یکذبک بعد بالدین یعنے کیا وجہ ہے

الَّذِیْ یُکَذِّبُکَ بِاَنَّ النَّاسَ یُدَانُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ کَاَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ یَّقْدِرُ عَلٰی تَکْذِیْبِکَ

جو تو اس بات کو جھٹلائے کہ قیامت کے دن لوگوں کو اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا گویا یوں کہا کون یہ کر سکتا ہے کہ تو عذاب اور

بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیٌّ

ثواب کو جھٹلانے لگے ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی

قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِی الْعِشَاءِ فِیْ

کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں عشاء کی نماز میں ایک رکعت سورہ

اِحْدَی الرَّکْعَتَیْنِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ تَقْوِیْمِ الْخَلْقِ

والتین والزیتون پڑھی تقویم کا معنے پیدائش بناوٹ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ

سورۂ اقرأ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَتِیْقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اکْتُبْ فِی الْمُصْحَفِ فِیْ

قتیبہ نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے یحیی بن عتیق سے روایت کی انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے کہا مصحف میں

قال الإمام بسم الله الرحمن الرحيم واجعل بين السورتين خطا وقال مجاهد

سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو پھر دو سورتوں کے بیچ میں ایک لکیر کر دو (جس سے معلوم ہو کر نئی سورت شروع ہوئی) اور مجاہد نے

ناديه عشيرته الزبانية الملائكة وقال معمر الرجعى المرجع لنسفعن قال لنأخذن

کہا نادیہ سے اپنے کنبے والوں کو مراد ہے الزبانیہ دوزخ کے فرشتے اور معمر نے کہا رجعی لوٹ جانے کا مقام لنسفعن البتہ ہم پکڑیں گے اس میں نون

ولنسفعن بالنون وهي الخفيفة سفعت بيده أخذت باب حدثنا يحيى

خفیفہ ہے (اگرچہ خط میں الف سے لکھا جاتا ہے) یہ سفعت بیدہ سے نکلا ہے یعنی میں نے اس کا ہاتھ پکڑا باب ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب ح حدثني سعيد بن مروان حدثنا محمد

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند مجھ سے سعید بن مروان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبد العزیز

ابن عبد العزيز بن أبي رزمة أخبرنا أبو صالح سلمويه قال حدثني عبد الله عن

ابن ابی رزمہ نے کہا ہم کو ابو صالح سلمویہ نے خبر دی کہا مجھ سے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا انہوں نے

يونس بن يزيد قال أخبرني ابن شهاب أن عروة بن الزبير أخبره أن عائشة زوج

یونس بن یزید سے کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو حضرت عائشہ رضی نے

النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان أول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت یوں شروع ہوئی

وسلم الرؤيا الصادقة في النوم فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق الصبح

پہلے آپ کے خواب سچے ہونے لگے آپ جو خواب میں دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (بیداری میں) نمودار ہوتا

ثم حبب إليه الخلاء فكان يلحق بغار حراء فيتحنث فيه قال والتحنث التعبد

پھر آپ کو تنہائی بھلی لگنے لگی آپ حرا کی غار میں (تن تنہا) جا کر تحنث کیا کرتے عروہ نے کہا تحنث سے عبادت مراد ہے

الليالي ذوات العدد قبل أن يرجع إلى أهله ويتزود لذلك ثم يرجع إلى

وہاں کئی کئی راتیں آپ رہ جاتے گھر میں نہ آتے توشہ اپنے ساتھ لے جاتے پھر لوٹ کر خدیجہ کے پاس

خديجة فيتزود بمثلها حتى فجئه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال

آتے اتنا ہی توشہ اور لے جاتے آپ اسی حال میں تھے کہ دفعتہً غار حرا میں آپ پر وحی اتری حضرت جبرئیل آئے کہنے لگے

اقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أنا بقارئ قال فأخذني فغطني حتى

پڑھو آپ نے فرمایا میں ان پڑھ ہوں آنحضرت فرماتے تھے جبرئیل نے یہ سن کر مجھ کو خوب زور سے دبایا (یا اتنا کہ میں بے طاقت

بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ قلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني

ہو گیا) پھر مجھ کو چھوڑ دیا کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں ان پڑھ ہوں (کیونکر پڑھوں) انہوں نے پھر مجھ کو

الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ قلت ما أنا بقارئ فأخذني

دوسری بار زور سے دبوچا پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں اُنہوں نے

فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ باسم ربك الذي

تیسری بار خوب بھینچا پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے اقرا باسم ربک الذی

خلق خلق الإنسان من علق اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم الآيات إلى

خلق خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم

قوله علم الإنسان ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجف

علم الانسان ما لم یعلم تک یہ آیتیں سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر کو لوٹے آپ کے مونڈھے اور گردن کے

بوادره حتى دخل على خديجة فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه

گوشت (مارے ڈر کے) پھڑک رہے تھے حضرت خدیجہؓ پاس آئے فرمایا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو کپڑا اوڑھا دو جب آپ کا ڈر جاتا رہا

الروع قال لخديجة أي خديجة ما لي لقد خشيت على نفسي فأخبرها

تو آپ حضرت بی بی خدیجہؓ سے کہنے لگے خدیجہ! میں نہیں جانتا مجھ کو کیا ہو گیا ہے مجھے تو اپنی جان کا ڈر ہے اور آپ نے سارا قصہ جو گذرا تھا ان سے

الخبر قالت خديجة كلا أبشر فوالله لا يخزيك الله أبدا فوالله إنك لتصل الرحم

بیان کیا بی بی خدیجہؓ نے کہا آپ ڈریے نہیں ہرگز آپ کو نقصان نہیں پہونچنے کا بلکہ خوش ہو جایے میں اللہ کی قسم کھاتی ہوں اللہ آپ کو کبھی خراب نہیں کرے گا خدا کی قسم آپ

وتصدق الحديث وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين

ہمیشہ سچ بولا کرتے ہیں دوسروں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے ذمہ کر لیتے ہیں جو چیز کسی کے پاس نہ ہو وہ اس کو دلوا دیتے ہیں (بھوکے کو کھانا ننگے کو کپڑا) اور مہمان

على نوائب الحق فانطلقت به خديجة حتى أتت به ورقة بن نوفل وهو

کی ضیافت کرتے ہیں معاملات اور مقدمات میں حق کی پاسداری کرتے ہیں پھر ایسا ہوا کہ خدیجہؓ آنحضرتؐ کو اپنے ساتھ لیکر ورقہ بن نوفل پاس پہونچیں جو خدیجہؓ کے

ابن عم خديجة أخي أبيها وكان امرأ تنصر في الجاهلية وكان يكتب الكتاب

چچازاد بھائی تھے یعنے اُن کے باپ اور ورقہ کے باپ بھائی بھائی تھے وہ جاہلیت کے زمانہ میں نصرانی ہو گئے تھے (اسوقت یہی دین حق تھا) اور عربی لکھنا خوب

العربي ويكتب من الإنجيل بالعربية ما شاء الله أن يكتب وكان شيخا كبيرا

جانتے تھے انجیل بھی جتنی اللہ چاہتا وہ عربی زبان میں لکھا کرتے بوڑھے پھونس ہو کر اندھے ہو گئے

قد عمي فقالت خديجة يا عم اسمع من ابن أخيك قال ورقة يا ابن أخي

تھے خدیجہؓ نے اُن سے کہا چچا (یا چچا کے بیٹے) ذرا تم اپنے بھتیجے کا تو حال سنو ورقہ نے کہا کیوں بھتیجے تم کو کیا

ماذا ترى فأخبره النبي صلى الله عليه وسلم خبر ما رأى فقال ورقة هذا

دکھلائی دیتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حال گذرا تھا وہ اُن سے بیان کیا ورقہ نے سُن کر کہا واہ واہ یہ تو

النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ

فرشتہ ہے جو موسیٰ پیغمبر پر اترا تھا کاش میں اسوقت جوان ہوتا کاش میں اسوقت زندہ رہتا اسکے بعد ورقہ نے ایک بات کہی وہ بات

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا

یہ تھی جب تمہاری قوم تمکو کو نکالیگی) آنحضرت نے پوچھا کیا مجھکو میری قوم والے نکال دینگے ورقہ نے کہا بیشک کسی پیغمبر نے پیغمبری کا دعویٰ

جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ

نہیں کیا مگر لوگوں نے اس کو ستایا خیر اگر میں اس وقت تک زندہ رہ گیا تو تمہاری اچھی طرح مدد کرونگا اس کے تھوڑے ہی دنوں

وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے بعد ورقہ گذر گئے اور وحی آنا بھی موقوف رہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنج ہوا (کہ وحی کیوں موقوف ہوگئی)

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ رض قَالَ قَالَ

محمد بن شہاب نے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا جابر بن عبداللہ انصاری رض نے کہا آنحضرت

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ

صلے اللہ علیہ وسلم وحی موقوف رہنے کا قصہ بیان فرماتے تھے آپنے فرمایا پھر ایسا ہوا ایک بار میں

بَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي

(رستے میں) چلا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو حرا میں میرے پاس

بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ

آیا تھا آسمان زمین کے درمیان ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے میں یہ حال دیکھ کر ڈر گیا اور لوٹ (کر خدیجہؓ پاس) آیا میں نے کہا

زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُوهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ

مجھ کو کپڑا اوڑھا دو کپڑا اوڑھا دو لوگوں نے کپڑا اوڑھا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں یا ایہا المدثر قم فانذر وربک

فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهِيَ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ

فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر ابو سلمہ نے کہا رجز سے بت مراد ہیں جن کو جاہلیت والے

الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ بَابُ قَوْلِهِ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ

پوجا کرتے تھے اس کے بعد برابر وحی آنے لگی باب خلق الانسان من علق کی

عَلَقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

تفسیر ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے

أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا

حضرت عائشہ نے کہا پہلے جو پیغمبری کی نشانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شروع ہوئی وہ یہی کہ آپ اچھے

کتاب التفسیر

الصَّالِحَةُ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ

سچے سچے خواب دیکھنے لگے اُسکے بعد حضرت جبرئیل آپکے پاس آئے اور کہنے لگے اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من

عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ بَابُ قَوْلِهِ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ

علق اقرأ وربک الاکرم　باب　اقرأ وربک الاکرم کی تفسیر　ہم سے عبداللہ بن محمد

ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے

عُقَيْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

عقیل نے بیان کیا ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا پہلے جو پیغمبری کی نشانی آپ کو شروع ہوئی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

وہ سچے سچے خواب تھے (بعد ازاں) فرشتہ (جبرئیلؑ) آپ کے پاس آیا کہنے لگا اقرأ باسم ربک الذی

خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ بَابُ قَوْلِهِ

خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم　باب

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ

الذی علم بالقلم کی تفسیر　ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا　کہا ہم سے لیث نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہاب سے اُنہوں نے کہا میں نے عروہ سے سنا اُنہوں نے کہا عائشہؓ نے کہا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدیجہؓ کے پاس

إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بَابُ قَوْلِهِ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ

لوٹ آئے اور کہنے لگے مجھ کو کپڑا اوڑھا دو کپڑا اوڑھا دو اور یہی حدیث بیان کی (جو اوپر گذری)　باب　کلا لئن لم ینتہ

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

لنسفعن بالناصیۃ　ناصیۃ　کاذبۃ خاطئۃ کی تفسیر ہمسے یحییٰ بن موسیٰ (یا ابن جعفر) نے بیان کیا کہا ہمسے عبدالرزاق نے

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ

اُنہوں نے عبدالکریم جزری سے اُنہوں نے عکرمہ سے ابن عباسؓ کہتے تھے ابوجہل (لعین مردود) کہنے لگا اگر میں کعبے کے پاس

مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد کو نماز پڑھتے دیکھوں　تو اُن کی گردن ہی پر چل ڈالوں　یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی

فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

آپنے فرمایا اچھا اگر وہ ایسا کرتا تو فرشتے اُسکو پکڑ لیتے (اسکی بوٹی بوٹی جدا کر دیتے) عبدالرزاق کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن خالد نے بھی عبیداللہ بن عمرو رقی سے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ

سورۂ انا انزلناہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوْعُ وَالْمَطْلِعُ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يُطْلَعُ مِنْهُ اَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ

مطلع بفتح لام (مصدر) طلوع کے معنوں میں اور مطلِع بکسرہ لام (جیسے کسائی نے پڑھا ہے) وہ مقام جہاں سے سورج نکلے انا انزلناہ میں ہا یعنی ضمیر

عَنِ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجَ الْجَمِيْعِ وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللّٰهُ وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ

قرآن کی طرف پھرتی ہے گو قرآن کا اوپر ذکر نہیں ہے مگر اسکی شان بڑھانے کیلئے اضمار قبل الذکر کیا) انزلناہ صیغہ جمع متکلم کا ہے حالانکہ اتارنے والا ایک ہی شخص ہے

فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ الْجَمِيْعِ لِيَكُوْنَ اَثْبَتَ وَاَوْكَدَ

اور اثبات کے لیے بصیغہ جمع لاتے ہیں (دوسرے تعظیماً صیغہ جمع فرمایا جیسے بادشاہ لوگ اپنے فرمانوں میں بدولت و اقبال لکھا کرتے ہیں)

لَمْ يَكُنْ

سورۂ لم یکن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

مُنْفَكِّيْنَ زَائِلِيْنَ قَيِّمَةٌ الْقَائِمَةُ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ اَضَافَ الدِّيْنَ اِلَى الْمُؤَنَّثِ حَدَّثَنَا

منفکین چھوڑنے والے قیمہ قائم اور مضبوط حالانکہ دین مذکر ہے مگر اسکو مونث یعنے قیمہ کے طرف مضاف کیا (دین کو ملت کے معنے میں لیا جو مونث ہے) ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا اللہ تعالے نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھ کر

كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

سناؤں ابی نے عرض کیا یا اللہ جل جلالہ نے میرا نام لیکر یہ فرمایا آپ نے فرمایا ہاں ابی یہ سن کر رو دیے ہم سے حسان بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا میں

اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اُبَيٌّ اٰللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِيْ فَجَعَلَ اُبَيٌّ

تجھ کو قرآن پڑھ کر سناؤں ابی نے عرض کیا کیا اللہ تعالے نے مجھ ناچیز کا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالے نے تیرا نام لیا اسوقت ابی

تبکی قال قتادۃ فانبئت انہ قرا علیہ لم یکن الذین کفروا من اھل الکتب

رو دیے لگے قتادہ کہتے ہیں مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے ان کو لم یکن کی سورت سنائی

حدثنا احمد بن ابی داؤد ابو جعفر المنادی حدثنا روح حدثنا سعید

ہم سے ابو جعفر احمد بن ابی داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے سعید بن

ابن ابی عروبہ عن قتادۃ عن انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے

لابی بن کعب ان اللہ امرنی ان اقرئک القران قال آللہ سمانی لک قال نعم

فرمایا اللہ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ قرآن پڑھ کر سناؤں ابی نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام آپ سے لیا آپ نے فرمایا ہاں

قال وقد ذکرت عند رب العالمین قال نعم فذرفت عیناہ

ابی نے کہا کیا اللہ کے سامنے جو سارے جہان کا مالک ہے میرا ذکر آیا آپ نے فرمایا ہاں یہ سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

اذا زلزلت الارض زلزالها

سورۂ اذا زلزلت کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

باب قولہ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ یقال اوحی لھا اوحی الیھا و

باب فمن یعمل مثقال ذرۃ کی تفسیر اوحی لھا اوحی الیھا

وحی لھا و وحی الیھا واحد حدثنا اسمعیل بن عبد اللہ حدثنا مالک عن

وحی لھا وحی الیھا سب کا ایک ہی معنی ہے ہم نے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے

زید بن اسلم عن ابی صالح السمان عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ

زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علیہ وسلم قال الخیل لثلثۃ لرجل اجر و لرجل ستر و علی رجل وزر فاما

گھوڑوں کا حال تین طرح پر ہے کسی کے لیے تو گھوڑی باعث ثواب ہیں کسی کے لیے معاف کسی کے لیے عذاب ثواب

الذی لہ اجر فرجل ربطھا فی سبیل اللہ فاطال لھا فی مرج او روضۃ

کے لیے ہیں جو جہاد کی نیت سے باندھے ان کی رسی لمبی کر دے وہ رمنے یا باغ میں (خوب) چریں

فما اصابت فی طیلھا ذلک فی المرج والروضۃ کان لہ حسنات ولو انھا

وہ اس رسی کے لنبان میں اس باغ یا رمنے میں جہاں تک چریں اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی اگر گھوڑیں انہوں نے

قطعت طیلها فاستنت شرفا او شرفین کانت اثارها وارواثها حسنات

رسی توڑ ڈالی اور ایک دو قدم کود گئے تو انکے پاؤں کے نشان (جو زمین پر پڑیں) جتنی لید وہ کریں سب اسکے لیے نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی

له ولو انها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد ان يسقي به كان ذلك حسنات له

اور اگر گھوڑا ندی پر جاکر پانی پی لیں گو مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو جب بھی مالک کو اجر ہی اجر ملے گا غرض ایسے شخص کے لیے

فهي لذلك الرجل اجر ورجل ربطها تغنيا وتعففا ولم ينس حق الله في رقابها

تو گھوڑا باندھنا ثواب ہی ثواب ہے ایک شخص نے اپنی ضرورت رفع کرنے (یا روپیہ کمانے) اور لوگوں سے سواری مانگنے کی ضرورت نہ رکھنے

ولا ظهورها فهي له ستر ورجل ربطها فخرا ورئاء ونواء فهي على ذلك وزر

اسکے اور کیا ف تو ایسے شخص کو گھوڑی باندھنا معاف ہے (نہ ثواب نہ عذاب) اب تیسرا وہ شخص جو گھوڑے فخر اور ریا جتانے لوگوں کو دکھانے مسلمانوں کو ستانے کیلیے باندھے ایسے شخص کیلیے گھوڑا عذاب ہے

فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمر قال ما انزل الله علي فيها الا

پھر کسی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گدھوں کا کیا حکم ہے (کیا وہ بھی گھوڑوں کی طرح ہیں) آپنے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا

هذه الاية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال

مگر یہ اکیلی عام آیت گدھوں کو بھی شامل ہے — فمن یعمل مثقال ذرۃ — خیرا یرہ — ومن یعمل مثقال

ذرة شرا يره باب قوله ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره حدثنا يحيى بن سليمان

ذرۃ شرا یرہ ف — باب ۲ — ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ کی تفسیر — ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا

قال حدثني ابن وهب قال اخبرني مالك عن زيد بن اسلم عن ابي صالح

کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے ابو صالح

السمان عن ابي هريرة رض سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الحمر فقال لم ينزل

سمان سے انھوں نے ابو ہریرۃؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے گدھوں کے باب میں پوچھا آپنے فرمایا گدھوں کے باب میں

علي فيها شيء الا هذه الاية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا

کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا مگر یہ اکیلی عام آیت اُن کو بھی شامل ہے — فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ

يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره

ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ

والعاديات

سورۂ والعادیات کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَنُودُ الْكَفُورُ يُقَالُ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا رَفَعْنَ بِهِ غُبَارًا لِحُبِّ الْخَيْرِ

مجاہد نے کہا کنود ناشکرا ف۔ فاثرن بہ نقعا یعنے صبح کے وقت دہوان اڑاتے ہیں گرد اٹھاتے ہیں

مِنْ أَجْلِ حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ لَبَخِيلٌ وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ شَدِيدٌ حُصِّلَ مُيِّزَ

لحب الخیر یعنے مال کی محبت کی وجہ سے لشدید بخیل ہے بخیل کو شدید کہتے ہیں حصل جو آیا جائے (یا جمع کیا جاوے)

الْقَارِعَةُ

سورہ القارعہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَذَلِكَ النَّاسُ يَجُولُ

کالفراش المبثوث یعنے جیسے ٹڈیاں ایک پر ایک چڑھ کر امنڈتی ہیں اسیطرح آدمی بھی قیامت کے دن آپس میں ایک گھومیں گے (کوئی ادہر جائیگا

بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَأَلْوَانِ الْعِهْنِ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَالصُّوفِ

کوئی ادہر ایک پر ایک گرتا ہوگا) کالعہن اون کیطرح رنگ برنگ عبداللہ بن مسعودؓ نے یوں پڑھا ہے کالصوف المنفوش یعنے دھنکی اون کیطرح اڑتے پھرینگے

أَلْهَاكُمُ

سورۃ تکاثر کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ التَّكَاثُرُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ط

ابن عباسؓ نے کہا ف تکاثر سے مال اور اولاد کا بہت ہونا مراد ہے

وَالْعَصْرِ

سورۂ والعصر کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ يَحْيَى الدَّهْرُ أَقْسَمَ بِهِ

یحیےٰ بن زیاد فرا نے کہا عصر سے زمانہ مراد ہے اللہ نے اس کی قسم کہائی

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ

سورۂ ہمزہ کی تفسیر

ف۔ ابن المنذر نے اسکو وصل کیا ۱۲ منہ
ف۔ اس کو ابن المنذر نے وصل کیا ۱۲ منہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

الحطمۃ اسم النار مثل سقر و لظی

حطمہ دوزخ کا ایک نام ہے جیسے سقر اور لظی

الم تر

سورۂ فیل کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

قال مجاہد ابابیل متتابعۃ مجتمعۃ وقال ابن عباس من سجیل ہی سنک و کل

مجاہد نے کہا ف ابابیل یعنی پے در پے آنیوالے اکٹھا ہونیوالے ابن عباسؓ نے کہا ف من سجیل (یہ فارسی سے معرب ہے) یعنے سنگ (پتھر) اور گل (مٹی) سے

لایلٰف قریش

سورۂ لایلاف کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

وقال مجاہد لایلاف الفوا ذلک فلا یشق علیہم فی الشتاء والصیف

مجاہد نے کہا لایلاف قریش کا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگوں کا دل سفر میں لگا دیا تھا گرمی جاڑے کسی میں ان پر سفر کرنا بار نہیں

امنھم من کل عدوھم فی حرمھم

ہوتا تھا اور ان کو حرم میں جگہ دیکر دشمنوں سے بے ڈر کر دیا تھا ف

ارایت

سورۂ ارایت کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

قال ابن عیینۃ لایلاف لنعمتی علی قریش وقال مجاہد یدع یدفع عن

سفیان ابن عیینہ نے کہا لایلاف قریش کا معنی یہ ہے قریش پر میرے احسان کی وجہ سے ف مجاہد نے کہا یدع کا معنی دفع کرتا ہے یعنے یتیم کو اس کے

حقہ یقال ھو من دععت یدعون یدفعون ساھون لاھون والماعون

حق یعنے نہیں دیتا کہتے ہیں یہ دععت سے نکلا ہے (اسی سے) (سورۂ طور میں) یوم یدعون یعنے جس دن دوزخ کی طرف ہنکائے جائینگے دھکیلے جاینگے ساھون یعنے

المعروف کلہ وقال بعض العرب الماعون الماء وقال عکرمۃ اعلاھا الزکاۃ

مروت کے اچھے کام کو بعضے عرب کہتے ہیں ماعون پانی عکرمہ نے کہا ماعون کا اعلےٰ درجہ زکوٰۃ دینا ہے

المفروضۃ وادناھا عاریۃ المتاع

اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص کچھ سامان مانگے تو دے دے انکار نہ کرے)

انا اعطیناک الکوثر

سورہ کوثر کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

وقال ابن عباس شانئک عدوک حدثنا آدم حدثنا شیبان حدثنا

ابن عباس نے کہا شانئک تیرا دشمن (عاص بن وائل یا ابوجہل یا عقبہ) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن نے کہا ہم

قتادۃ عن انس قال لما عرج بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء قال

قتادہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کے قصے میں فرمایا میں ایک

اتیت علی نہر حافتاہ قباب اللؤلؤ مجوف فقلت ما ھذا یا جبریل قال ھذا

نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتیوں کے ڈیرے لگے تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ نہر کیسی ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے (جو

الکوثر حدثنا خالد بن یزید الکاھلی حدثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن ابی

اللہ نے آپ کو دی ہے) ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحق سے انہوں نے ابو عبیدہ

عبیدۃ عن عائشۃ رض قال سألتھا عن قولہ تعالی انا اعطیناک الکوثر قالت نھر

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا انا اعطیناک الکوثر تو کوثر سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا کوثر ایک نہر

اعطیہ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم شاطئاہ علیہ در مجوف انیتہ کعدد النجوم

جو تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتی (کے ڈیرے) ہیں وہاں تاروں کے

رواہ زکریا وابوالاحوص ومطرف عن ابی اسحق حدثنا یعقوب بن ابراھیم

شمار میں کوزے (آبخورے) رکھے ہیں ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا

حدثنا ھشیم حدثنا ابوبشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض انہ قال

ہم سے ہشیم نے کہا ہم سے ابوبشر نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا

فی الکوثر ھو الخیر الذی اعطاہ اللہ ایاہ قال ابوبشر قلت لسعید بن جبیر

کوثر سے وہ بھلائی مراد ہے جو اللہ نے آنحضرتؐ کو دی ابو بشر کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا

قَالَ النَّاسُ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ

لوگ تو یہ کہتے ہیں کوثر ایک نہر کا نام ہے جو بہشت میں ہے سعید نے کہا نہر بھی جو بہشت میں ہے اس بھلائی میں داخل ہے جو اللہ نے آپ کو عنایت فرمائی تھی

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

سورۂ کافرون کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

يُقَالُ لَكُمْ دِينُكُمُ الْكُفْرُ وَلِيَ دِينِ الْإِسْلَامُ وَلَمْ يَقُلْ دِينِي لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالنُّونِ

لکم دینکم ولی دین یعنی تم کو کفر مبارک ہو اور مجھ کو اسلام مبارک ہے دینی نہ کہا کیونکہ اس سورت کی آیتیں نونی ہیں (اخیر میں نون ہے)

فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ يَهْدِينِ وَيَشْفِينِ وَقَالَ غَيْرُهُ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ الْآنَ

تو یائے متکلم گرادی جیسے یہدین اور یشفین میں اوروں نے کہا لا اعبد ما تعبدون کا معنے یہ ہے کہ میں اسوقت بھی جسکو تم

وَلَا أُجِيبُكُمْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ وَ

پوجتے ہو نہیں پوجتا اور نہ ساری عمر اس کو پوجوں گا نہ تم اس (خدا) کو پوجنے والے ہو جس کو میں پوجتا ہوں یہ خطاب ان کافروں کو

لَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا

ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا (ایسے لوگ ہدایت پر آنے والے نہیں)

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

سورۂ اذا جاء نصر اللہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحی سے

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ

انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب سورہ اذا جاء نصر اللہ اتری تو

أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں یوں کہا کرتے سبحنک ربنا وبحمدک

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي

اللہم اغفرلی ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے

الضحیٰ عن مسروق عن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر
ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے

ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی
میں بہت کہا کرتے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی قرآن شریف جو حکم دیا گیا تھا فسبح بحمد ربک

یتاول القرآن باب قولہ ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا
واستغفرہ اس کی تعمیل کرتے باب ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کی تفسیر

حدثنا عبد اللہ بن ابی شیبۃ حدثنا عبد الرحمن عن سفین عن حبیب
ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں سفیان ثوری سے انہوں نے حبیب

ابن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان عمر رض سالھم عن قولہ
ابن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا یہ جو اللہ

تعالیٰ اذا جاء نصر اللہ والفتح قالوا فتح المدائن والقصور قال ما تقول یا
تعالیٰ نے فرمایا اذا جاء نصر اللہ والفتح تو فتح سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا شہروں اور مکانوں کا فتح ہونا پھر حضرت

ابن عباس قال اجل او مثل ضرب لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نعیت لہ
عمرؓ نے مجھ سے کہا ابن عباسؓ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا اس سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت مراد ہے یا ایک مثال ہے گویا آپ کو موت

نفسہ باب قولہ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا تواب علی
کی خبر دی گئی باب فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا کی تفسیر تواب کا معنے بندوں

العباد والتواب من الناس التائب من الذنب حدثنا موسی بن
کی توبہ قبول کرنے والا آدمیوں میں تواب اس کو کہیں گے جو گناہ سے توبہ کرے ہم سے موسے بن اسمٰعیل نے

اسمٰعیل حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس
بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

قال کان عمر یدخلنی مع اشیاخ بدر فکان بعضھم وجد فی نفسہ فقال
وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ مجھ کو بدر میں جو صحابہؓ بوڑھے بوڑھے شریک تھے ان کے ساتھ بلا لیتے تھے بعضوں کو یہ ناگوار گذرا کہنے لگے

لم تدخل ھذا معنا ولنا ابناء مثلہ فقال عمر انہ من حیث علمتم فدعا
آپ ان کو ہمارے ساتھ کیوں بلا لیتے ہیں (اللہ رکھے) ہمارے تو بیٹے ان کے برابر موجود ہیں حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کی وجہ جانتے ہو ایک روز

ذات یوم فادخلہ معھم فما رئیت انہ دعانی یومئذ الا لیریھم قال
ایسا ہوا حضرت عمرؓ نے بوڑھے صحابہؓ کو بلایا مجھ کو بھی ان کے ساتھ بلایا میں سمجھتا ہوں اس روز اسی لیے بلایا کہ میرا علم جو حضرت عمرؓ دیکھ چکے ہیں وہ

مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰہَ وَ

تم لوگ کیا سمجھتے ہو اللہ تعالے کے اس قول اذا جاء نصر اللہ والفتح سے کیا مراد ہے بعضوں نے کہا اللہ نے ہمکو اس سورت میں حکم دیا ہے

نَسْتَغْفِرُہٗ اِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَیْنَا وَسَکَتَ بَعْضُھُمْ فَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا فَقَالَ لِیْ

کہ جب ہماری مدد کی جائے ہم کو فتح حاصل ہو تو ہم اسکی تعریف کریں اسکی بخشش چاہیں اور بعضے خاموش رہے کچھ جواب نہیں دیا اسکے بعد مجھ سے کہا

اَکَذَاکَ تَقُوْلُ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ قُلْتُ ھُوَ اَجَلُ

ابن عباسؓ کیا تم بھی یہی کہتے ہو میں نے کہا نہیں اس میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَہٗ لَہٗ قَالَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَذٰلِکَ

کی وفات کا اشارہ ہے اللہ تعالے نے آنحضرتؐ کو آگاہ کر دیا کہ اب تمہاری وفات کا وقت آن پہونچا یعنے اللہ کی مدد آگئی مکہ فتح ہو گیا یہی

عَلَامَۃُ اَجَلِکَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ

تمہارے وفات کی نشانی ہے اب تم اللہ کی تعریف کرو اس سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا ہے حضرت عمرؓ نے کہا

مَا اَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا مَا تَقُوْلُ

میں بھی یہی سمجھتا ہوں جو تم سمجھے

تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ

سورۂ تبت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

تَبَابٌ خُسْرَانٌ تَتْبِیْبٌ تَدْمِیْرٌ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ

تباب کا معنی تباہی ٹوٹا تتبیب تباہ کرنا ہم سے یوسف بن موسی نے بیان کیا کہا ہمسے ابو اسامہ نے

حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ

کہا ہم سے اعمش نے کہا ہمسے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ وَرَھْطَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ خَرَجَ

انہوں نے کہا جب (سورۂ شعراء کی) یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین تو

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَعِدَ الصَّفَا فَھَتَفَ یَا صَبَاحَاہْ فَقَالُوْا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) باہر نکلے صفا پہاڑ پر چڑھ گئے وہاں پکارا ارے لوگو ہوشیار ہو جاؤ کہ ڈاکہ آپہونچا

مَنْ ھٰذَا فَاجْتَمَعُوْا اِلَیْہِ فَقَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُکُمْ اَنَّ خَیْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ

یہ کون ہے وہ سب آنحضرتؐ کے پاس جاکر اکٹھا ہو گئے آپ نے فرمایا بتاؤ تو سہی اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے تلے سے نکلنے

هذا الجبل أكنتم مصدقي قالوا ما جربنا عليك كذبا قال فإني نذير لكم بين

والی ہیں تو تم میری بات سچ مانو گے انہوں نے کہا (ہاں) بیشک کیونکہ ہم نے آج تک تم کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا (خیر) آپ نے کہا تو سنو میں تم کو اس عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے آگے

يدي عذاب شديد قال أبو لهب تبا لك ما جمعتنا إلا لهذا ثم قام فنزلت

آگے آنے والے (قیامت کے) سخت عذاب سے ڈراتا ہوں یہ سن کر ابولہب (مردود) کہنے لگا ارے تو تباہ ہو تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا تھا (ناحق پریشان کیا) آخر آپ اٹھ

تبت يدا أبي لهب وتب وقد تب هكذا قرأها الأعمش يومئذ باب

اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری تبت یدا ابی لہب وتب اعمش نے یوں پڑھا وقد تب جس دن یہ حدیث روایت کی باب

قوله وتب ما أغنى عنه ماله وما كسب حدثنا محمد بن سلام أخبرنا أبو

ما اغنی عنہ مالہ وما کسب کی تفسیر　ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا　کہا ہم کو ابو معاویہ

معوية حدثنا الأعمش عن عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن النبي

نے خبر دی کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے　کہ آنحضرت

صلى الله عليه وسلم خرج إلى البطحاء فصعد إلى الجبل فنادى يا صباحاه فاجتمعت

صلی اللہ علیہ وسلم بطحاء (مکہ کے پتھریلے میدان) کی طرف نکلے اور پہاڑ پر چڑھ گئے آپ نے پکارا اے لوگو ہوشیار ہو جاؤ یہ سنکر قریش کے لوگ

إليه قريش فقال أرأيتم إن حدثتكم أن العدو مصبحكم أو ممسيكم أكنتم

آپ پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے کہوں کہ دشمن صبح کو یا شام کو تم پر حملہ کرنے والا ہے　تو تم میری بات

تصدقوني قالوا نعم قال فإني نذير لكم بين يدي عذاب شديد فقال أبو

سچ سمجھو گے انہوں نے کہا بیشک آپ نے فرمایا تو میں تم کو آگے ہی سے (دوزخ کے) سخت عذاب سے ڈراتا ہوں اس پر ابولہب کہنے لگا

لهب ألهذا جمعتنا تبا لك فأنزل الله عز وجل تبت يدا أبي لهب إلى آخرها

ارے تیری خرابی کیا تو نے ہم کو اسی کام کیلئے جمع کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تبت یدا ابی لہب　اخیر تک

باب قوله سيصلى نارا ذات لهب حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي

باب　سیصلی نارا ذات لہب کی تفسیر　ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے

حدثنا الأعمش حدثني عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس

کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے　انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے　انہوں نے ابن عباسؓ سے

قال أبو لهب تبا لك ألهذا جمعتنا فنزلت تبت يدا أبي لهب باب قوله

انہوں نے کہا ابولہب کہنے لگا ارے تیری خرابی تو نے ہم کو اسی بات کیلئے جمع کیا تھا اس وقت یہ سورت اتری تبت یدا ابی لہب　باب

وامرأته حمالة الحطب وقال مجاهد حمالة الحطب تمشي بالنميمة في

وامرأتہ حمالۃ الحطب کی تفسیر　مجاہد نے کہا　حمالۃ الحطب　یعنے چغل خور

جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ يُقَالُ مِنْ مَسَدٍ لِيفُ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ

فی جیدہا حبل من مسد کہتے ہیں مسد سے مراد مقل درخت کی چھال کی رسی ہے بعضوں نے کہا دوزخ کی رسی مراد ہے ف

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

سورۂ قل ہو اللہ احد کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

يُقَالُ لَا يُنَوَّنُ اَحَدٌ اَيْ وَاحِدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا

احد پر تنوین نہیں پڑھی جاتی (بلکہ دال کو ساکن پڑھنا چاہیے) احد کا معنے ایک ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے

اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ

ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد

كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيبُهُ

فرماتا ہے آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اسکو یہ لازم نہ تھا مجھ کو گالی دی اُس کو یہ نہیں چاہیے تھا جھٹلانا تو ہے

اِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَاَنِي وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهِ

وہ کہتا ہے میں اُسکو دوبارہ پیدا نہیں کرونگا حالانکہ دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں ہے

وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُولَدْ

اور گالی دینا یہ ہے کہ (معاذ اللہ) کہتا ہے اللہ کی اولاد ہے اور میں تو اکیلا ہوں بے نیاز نہ مجھکو کسی نے جنا ہے نہ میں نے کسی کو جنا ہے

وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا اَحَدٌ بَابُ قَوْلِهِ اللّٰهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي اَشْرَافَهَا الصَّمَدَ

میرے توجوڑ کا کوئی دوسرا ہے ہی نہیں باب اللہ الصمد کی تفسیر عرب لوگ سردار اور شریف کو صمد کہتے ہیں

قَالَ اَبُو وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهٰى سُؤْدَدُهُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ

ابو وائل شقیق بن سلمہ نے کہا ف صمد سب سے بڑا سردار حد درجے کا ہم سے اسحق بن منصور نے بیان کیا کہا

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ

علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اس کو یہ زیبا نہ تھا مجھ کو گالی دی اس کو یہ مناسب نہ تھا

فَاَمَّا تَكْذِيبُهُ اِيَّايَ اَنْ يَقُولَ اِنِّي لَنْ اُعِيدَهُ كَمَا بَدَاْتُهُ وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ اَنْ

جھٹلانا تو یہ ہے کہتا ہے میں اُس کو (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ نہ کرسکونگا جیسے شروع میں میں نے اسکو پیدا کیا تھا گالی دینا یہ ہے

يَقُولُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ

کہتا ہے اللہ کی اولاد ہے اور مین تو بے نیاز بادشاہ ہون نہ مجھکو کسی نے جنا نہ مین نے کسی کو جنا میری جوڑ کا دوسرا کوئی ہے

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ كُفُوٌ اَوْ كَفِيْئٌ وَكِفَاءٌ وَّاحِدٌ

لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد کی تفسیر کفو اور کفی اور کفاء سب کے ایک معنے ہین یعنے برابر والا جوڑ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

سورۂ فلق کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقٍ اللَّيْلُ اِذَا وَقَبَ غُرُوْبُ الشَّمْسِ يُقَالُ اَبْيَنُ مِنْ فَرَقٍ وَّفَلَقِ

مجاہد نے کہا فاسق سے رات مراد ہے اذا وقب جب سورج ڈوب جائے فرق اور فلق کے ایک معنی ہین کہتے ہین یہ بات فرق صبح یا فلق صبح سے

الصُّبْحِ وَقَبَ اِذَا دَخَلَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَّاَظْلَمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا

زیادہ روشن ہے عرب لوگ وقب اسوقت کہتے ہین جب کوئی بستر بالکل کسی چیز مین گھس جائے اور اندھیرا ہو جائے وقب سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيٰنُ عَنْ عَاصِمٍ وَّعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

سفیان بن عیینہ نے انہون نے عاصم اور عبدہ بن ابی لبابہ سے دونون نے زر بن حبیش سے انہون نے کہا مین نے ابی بن کعب سے معوذتین (قل اعوذ برب الفلق

فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ فَنَحْنُ

و) انہون نے کہا مین نے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا جبرئیل کی زبان پر مجھہ کو حکم ہوا یون کہہ (قل اعوذ برب الفلق

نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قل اعوذ برب الناس اخیر تک ہم وہی کہتے ہین جو انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

سورۂ قل اعوذ برب الناس کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَسْوَاسِ اِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطٰنُ فَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

ابن عباسؓ سے منقول ہے وسواس کا مطلب یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسکو نچا لگاتا ہے اگر اللہ کا نام لیا جاتا ہے

عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ وَاِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللّٰهُ ثَبَتَ عَلٰى قَلْبِهٖ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

تو بھاگ جاتا ہے ورنہ بچہ کے دل پر جم جاتا ہے ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا
کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبدہ بن ابی لبابہ نے انہوں نے زر بن حبیش سے سفیان نے کہا اور ہم سے

عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ
عاصم بن ابی النجود نے بھی زر سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے ابی بن کعب سے پوچھا ابو المنذر (یہ ابی کی کنیت ہے) تمہارے بھائی (یعنی دینی بھائی)

مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ أُبَيٌّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عبداللہ بن مسعود ایسا ایسا کہتے ہیں (کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

فَقَالَ لِي قِيلَ لِي فَقُلْتُ قَالَ فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
آپ نے فرمایا مجھے (جبرئیل کی زبان پر) یوں کہا گیا ایسا کہہ میں نے کہا تو ہم وہی کہتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
علیہ وسلم نے فرمایا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ
کتاب قرآن کی فضیلت کے بیان میں

بَابُ كَيْفَ نُزُولُ الْوَحْيِ وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُهَيْمِنُ الْأَمِينُ الْقُرْآنُ
باب وحی کیونکر اتری اور پہلے کون سی سورت اتری ابن عباس نے کہا المہیمن (جو قرآن کی صفت سورۂ مائدہ میں آئی ہے) اس کا معنے امین

أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ
گویا قرآن اگلی کتابوں کا امانت دار (نگہبان) ہے ہم سے عبیداللہ بن موسے نے بیان کیا انہوں نے شیبان بن عبدالرحمن

يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَا لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے کہا مجھ کو ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا حَدَّثَنَا
صلے اللہ علیہ وسلم (نبوت کے بعد) دس برس مکہ میں مقیم رہے قرآن اترتا رہا پھر مدینہ میں دس برس رہے ف ہم سے

مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ
موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا مجھ کو

جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ
یہ خبر پہنچی کہ ایک بار حضرت جبریلؑ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ کے پاس بی بی ام سلمہ بیٹھی تھیں وہ آنحضرت سے باتیں کرنے لگے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ من ھذا او کما قال قالت ھذا دحیۃ فلما قام قالت واللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ سے پوچھا (تم جانتی ہو) یہ کون ہے انہوں نے کہا دحیہ کلبی ہیں (اور کون) ف بی بی ام سلمہ کہتی ہیں جب تک

ما حسبتہ الا ایاہ حتی سمعت خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخبر خبر جبریل او

ٹھری ہوئی میں یہی سمجھتی رہی کہ وہ دحیہ تھے یہاں تک کہ میں نے آنحضرتؐ کا خطبہ سنا آپ نے جو بیان اس شخص کا کیا تھا انہیں وہ جبرئیل کا حال

کما قال قال ابی قلت لابی عثمن ممن سمعت ھذا قال من اسامۃ بن زید حدثنا

معتمر کہتے ہیں میرے والد سلیمان نے کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے ہم سے

عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث حدثنا سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد (کیسان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من الانبیاء نبی الا اعطی ما مثلہ امن

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے پیغمبر گذرے ہیں ان میں کوئی پیغمبر ایسا نہیں جس کو ایسے معجزے نہ دیئے گئے جنکو دیکھ کر لوگ ایمان لائے (بعد کے زمانہ میں

علیہ البشر وانما کان الذی اوتیت وحیا اوحاہ اللہ الی فارجو ان اکون

ان کا کوئی اثر نہ رہا) اور مجھکو جو (بڑا) معجزہ اللہ تعالیٰ نے دیا وہ قرآن ہے جسکو وحی کے ذریعہ سے میرے پاس بھیجا (اسکا اثر قیامت تک باقی رہیگا) تو مجھکو

اکثرھم تابعا یوم القیمۃ حدثنا عمرو بن محمد حدثنا یعقوب بن ابراھیم

امید ہے کہ قیامت کے دن میرے تابعدار لوگ دوسرے پیغمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہونگے ف ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے

حدثنا ابی عن صالح بن کیسان عن ابن شھاب قال اخبرنی انس بن مالک رض

کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھکو انس بن مالکؓ نے خبر دی

ان اللہ تعالی تابع علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل وفاتہ حتی توفاہ

انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے پے در پے وحی بھیجنا شروع کی وفات کے قریب تو

اکثر ما کان الوحی ثم توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد حدثنا

بہت وحی اتری اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی ف ہم سے

ابو نعیم حدثنا سفین عن الاسود بن قیس قال سمعت جندبا یقول اشتکی

ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسود بن قیس سے کہا میں نے جندب بن عبداللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یقم لیلۃ او لیلتین فاتتہ امراۃ فقالت یا محمد

صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے ایک رات یا دو رات (تہجد کے لیے) نہیں اٹھے تو ایک عورت (عوراء بنت حرب ابولہب کی جورو ابوسفیان کی بہن) آپ کے پاس آئی تو

ما اری شیطانک الا قد ترکک فانزل اللہ عز وجل والضحی واللیل اذا سجی ما

میں سمجھتی ہوں تمہارے شیطان نے تمکو چھوڑ دیا (تم سے خفا ہو گیا الگ ہو گیا) اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والضحی واللیل اذا سجی ما

آپ مدینہ میں تشریف لائے تو آپکے عمر کے آخری حصہ میں بہت قرآن اترا اسکی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی ان کا شمار بڑھ گیا معاملات اور مقدمات کثرت سے رجوع ہونے

وَكَذٰلِكَ وَمَا قَبْلَهٗ بَابٌ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

وکذٰلک ، ربک و ما قبلے وا باب سو قرآن قریش کے محاورے پر عربی زبان میں اترا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآناً عربیاً

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَخْبَرَنِيْ

بلسان عربی مبین ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری کو کہا مجھکو انس

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَاَمَرَ عُثْمٰنُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

ابن مالک نے خبر دی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن

الزُّبَيْرِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنْ يَّنْسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ

زبیر اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو یہ حکم دیا کہ قرآن کی آیتیں مصحفوں میں لکھوائیں اور حضرت عثمانؓ نے یہ بھی کہا کہ اگر تمہیں

اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ عَرَبِيَّةٍ مِّنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهَا بِلِسَانِ

تم میں اور زید بن ثابت میں (جو مدینہ کے رہنے والے تھے) عربی محاورہ کا اختلاف ہو تو قریش کا محاورہ لکھو

قُرَيْشٍ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا

اس لیے کہ قرآن قریش کے محاورے میں اترا ہے انہوں نے ایسا ہی کیا ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے

عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

عطاء بن ابی رباح نے دوسری سند مسدد بن مسرہد نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھکو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی کہا مجھکو

صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لَيْتَنِيْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے کہ (میرے والد) یعلیٰ ہمیشہ کہا کرتے تھے کاش میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوقت دیکھوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ

جب آپ پر وحی آرہی ہو ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے

عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ

سایہ کیلیے ایک کپڑا آپ پر تان دیا تھا آپکے ساتھ کئی اصحاب بھی تھے اتنے میں ایک شخص (عطاء بن منیہ یا عمرو بن سواد یا خود یعلیٰ) آیا خوشبو میں لتھڑا ہوا

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ فَنَظَرَ

اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص خوشبو لگا کر جبہ پہن کر (عمرے کا) احرام باندھے آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى اَنْ تَعَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر ایک گھڑی (خاموش) دیکھتے رہے اتنے میں آپ پر وحی آنی شروع ہوئی حضرت عمرؓ نے اشارے سے یعلیٰ کو بلایا وہ آئے اور کپڑے کے

فَجَاءَ يَعْلٰى فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ

اندر (جو آپ پر تنا ہوا تھا) سر ڈال کر دیکھنے لگے کیا دیکھتے ہیں آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے اور خراٹے کی سی آواز نکل رہی ہے ایک گھڑی تک یہی حال رہا

فقال أين الذي يسأل عن العمرة آنفا فالتمس الرجل فجيء به إلى النبي صلى

آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں گیا جو عمرہ کا مسئلہ ابھی پوچھتا تھا اس شخص کو ڈھونڈ کر لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم فقال أما الطيب الذي بك فاغسله ثلاث مرات وأما الجبة

پاس لے آئے آپ نے فرمایا تو ایسا کر خوشبو جو تیرے بدن میں لگ گئی ہے اسکو تین مرتبہ دھو ڈال اور جبہ

فانزعها ثم اصنع في عمرتك كما تصنع في حجك

باب جمع القرآن

حدثنا

اتار ڈال پھر عمرہ میں اسی طرح کر جیسے حج میں کرتا ہے باب قرآن کے جمع کرنے کا بیان ہم سے

موسى بن إسمعيل عن إبراهيم بن سعد حدثنا ابن شهاب عن عبيد بن السباق

موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم بن سعد سے کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عبید بن سباق سے

أن زيد بن ثابت قال أرسل إلي أبو بكر مقتل أهل اليمامة فإذا عمر بن الخطاب

انہوں نے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے کہا جب یمامہ کی لڑائی میں (جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی) (مسلمان بہت سے صحابہ شہید ہوئے) تو ابوبکر صدیقؓ نے مجھ کو

عنده قال أبو بكر رضي الله عنه إن عمر أتاني فقال إن القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء

بلا بھیجا میں گیا تو دیکھا عمرؓ بھی ان کے پاس بیٹھے ہیں ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ میرے پاس آئے اور کہنے لگے یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے قاری بہت مارے گئے

القرآن وإني أخشى أن يستحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير

میں ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو اسی طرح لڑائیوں میں قاری مارے جائیں اور بہت سا قرآن (جو اسوقت تک سینوں میں تھا)

من القرآن وإني أرى أن تأمر بجمع القرآن قلت لعمر كيف تفعل شيئا لم يفعله

ہاتھ سے جاتا رہے تو میں مناسب سمجھتا ہوں آپ قرآن کو اکٹھا کرنے کا حکم دیجئے میں نے عمرؓ سے کہا یہ تو بتلاؤ کہ جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر هذا والله خير فلم يزل عمر يراجعني حتى شرح

نے نہیں کیا (قرآن کا ایک مصحف میں جمع کرنا) وہ تم کیسے کروگے عمرؓ نے کہا اگرچہ یہ کام آنحضرت نے نہیں کیا خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے (اس میں بڑی مصلحت ہے)

الله صدري لذلك ورأيت في ذلك الذي رأى عمر قال زيد قال أبو بكر إنك

نے سینہ ہی کھول دیا مجھ کو بھی یہ کام مناسب نظر آیا اور عمرؓ کی جو رائے تھی وہی میری بھی رائے قرار پائی زید بن ثابت کہتے ہیں ابوبکرؓ نے کہا تو ایک جوان

رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم

عقلمند آدمی ہے ہم تجھ پر بدگمانی نہیں کرتے اور تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وحی بھی لکھا کرتا تھا قرآن سے خوب واقف ہے

فتتبع القرآن فاجمعه فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان أثقل علي

ایسا کر قرآن کی تلاش کر اسکو اکٹھا کر زید بن ثابت کہتے ہیں خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھ سے کہتے کہ ایک پہاڑ ڈھو تو مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا

مما أمرني به من جمع القرآن قلت كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله

جتنا کہ یہ کام مشکل معلوم ہوا یعنے قرآن کا جمع کرنا میں نے ان سے کہا تم لوگ وہ کام کیونکر کروگے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

جمع القرآن

م گمراہی اور جیسے حدیث میں رد ہے حضرت مجدد نے فرمایا میں کسی بدعت میں نو

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي

نہیں کیا ابو بکرؓ نے کہا گو آنحضرتؐ نے یہ کام نہیں کیا مگر خدا کی قسم یہ کام اچھا ہے اور برابر مجھ سے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے جیسے ابو بکر اور عمرؓ کے دل میں

لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رض فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ

یہ بات ڈال دی تھی میرے بھی دل میں ڈال دی (میں بھی انکی رائے سے متفق ہو گیا) میں نے قرآن کی تلاش شروع کی کہیں کھجور کی چھڑیوں پر کہیں باریک پتلے پتھروں پر (یا ٹھیکروں)

وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ

لکھا پایا پھر لوگوں کو زبانی یاد تھا غرض اسی طرح جا بجا سے جمع کیا یہاں تک کہ میں نے سورۂ توبہ کی آخری آیت صرف ابو خزیمہ انصاری پاس (لکھی ہوئی) پائی (اور لوگوں پاس

أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتَّى

لکھی ہوئی نہ تھی گو یاد بہت لوگوں کو تھی) یعنی یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم اخیر سورت تک

خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ

پھر یہ مصحف (جو زید بن ثابت نے مرتب کیا) ابو بکر صدیقؓ کی وفات تک ان کے پاس رہا ان کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس رہا حضرت عمرؓ کی وفات کے

عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رض حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ

بعد ام المومنین حفصہ پاس تھا (حضرت عثمانؓ نے اسکو منگوا کر اسکی نقلیں کرا کر تمام ملکوں میں بھیجیں) ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد عوفی نے کہا ہم سے

أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ

ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حذیفہ بن یمان حضرت عثمانؓ پاس آئے وہ

يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ

شام اور عراق کے مسلمانوں کے ساتھ ارمینیہ اور اذربیجان فتح کرنے کو لڑ رہے تھے حذیفہ اس سے گھبرا گئے

اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ

کہ ان لوگوں نے قرآن کی قرارت میں اختلاف کیا اور حضرت عثمانؓ سے کہنے لگے (خدا کے واسطے) امیر المومنین اس سے پہلے کہ مسلمان یہود اور نصاریٰ کی

قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ

طرح قرآن میں اختلاف کرنے لگیں اس امت کی خبر لیجیے (ان کو مصیبت سے بچا لیجیے) یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے ام المومنین حفصہؓ کو

أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا

کہلا بھیجا کہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیجدو ہم اس کی نقلیں اوتار کر پھر تم کو واپس کر دیں گے ام المومنین حفصہؓ نے

حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ

بھیجدیا حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابتؓ اور عبد اللہ بن زبیرؓ اور سعید بن عاصؓ

وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ

اور عبد الرحمن بن حارثؓ بن ہشام کو حکم دیا انہوں نے اسکی نقلیں اتاریں حضرت عثمانؓ نے تینوں قریش

القرشيين الثلثة اذا اختلفتم انتم وزيد بن ثابت في شيء من القران فاكتبوه

کے لوگوں (یعنے عبداللہ سعید عبدالرحمن) سے یہ کہدیا کہ تینوں اور زید بن ثابت میں (جو انصاری ہیں) قرات میں اختلاف ہو تو قریش کے

بلسان قريش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتى اذا نسخوا الصحف في المصاحف رد

محاورے کے موافق لکھنا اس لیے کہ قرآن انہی کے محاورے پر اترا ہے خیر انہوں نے ایسا ہی کیا جب صحیفوں کو طیار کر چکے تو حضرت عثمان نے

عثمن الصحف الى حفصة وارسل الى كل افق بمصحف مما نسخوا وامر بما سواه

ام المومنین حفصہ کا مصحف تو ان کے پاس واپس کر دیا اور ان صحیفوں میں سے ایک ایک مصحف ہر ایک ملک میں بھجوا دیا اور اسکے سوا جتنے الگ

من القران في كل صحيفة او مصحف ان يحرق قال ابن شهاب واخبرني خارجة

الگ پرچوں اور دفتروں میں قرآن لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا اس کے جلا دینے کا حکم دیا ابن شہاب نے کہا مجھ سے خارجہ

ابن زيد بن ثابت سمع زيد بن ثابت قال فقدت اية من الاحزاب حين نسخنا

ابن زید بن ثابت نے بیان کیا انہوں نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تھے جس زمانہ میں ہم مصحف لکھ رہے تھے اسوقت سورۂ احزاب کی ایک آیت

المصحف قد كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرا بها فالتمسناها

اور میں سنے (یاد تھی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ آیت پڑھتے سنا تھا آخر ہم نے اس کی تلاش کی (کہیں تو لکھی ہوئی پائیں)

فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الانصاري من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا

تو وہ خزیمہ بن ثابت انصاری پاس لکھی ہوئی ملی وہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا

الله عليه فالحقناها في سورتها في المصحف باب كاتب النبي صلى الله عليه وسلم

اللہ علیہ ہم نے اس کو سورۂ احزاب میں لگا دیا ف باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن کون لکھا کرتا تھا ف

حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب ان ابن

ہم سے یحیے بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ عبید بن سباق

السباق قال ان زيد بن ثابت قال ارسل الي ابو بكر قال انك كنت تكتب

نے کہا زید بن ثابت کہتے تھے ابوبکر صدیق نے مجھ کو بلا بھیجا کہنے لگے تم آنحضرت

الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فاتبع القران فتتبعت حتى وجدت

صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن لکھا کرتے تھے اب بھی قرآن کی تلاش کرو میں نے تلاش کی (اور جمع کیا) یہاں تک کہ سورۂ

اخر سورة التوبة ايتين مع ابي خزيمة الانصاري لم اجدهما مع احد غيره

توبہ کی آخری آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم اخیر تک مجھکو ابوخزیمہ انصاری کے سوا اور کسی پاس

لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم الى اخره حدثنا عبيد الله

(لکھی ہوئی) نہیں ملی ہم سے عبیداللہ

ابن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن البراء قال لما نزلت لا یستوی القاعدون

ابن موسیٰ نے بیان کیا اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے ابو اسحٰق سے اُنہوں نے براء بن عازبؓ سے اُنہوں نے کہا جب یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون

من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل الله قال النبی صلی الله علیه وسلم ادع لی زیدا ولیجیٔ

من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا زید بن ثابت کو بلا لا اُن سے کہہ

باللوح والدواة والکتف او الکتف والدواة ثم قال اکتب لا یستوی القاعدون

تختی دوات مونڈھے کی ہڈی لیکر آئیں یا ہڈی یا دوات لیکر آئیں (خیر وہ حاضر ہوئے) آپنے فرمایا لکھ لا یستوی القاعدون من المؤمنین

وخلف ظهر النبی صلی الله علیه وسلم عمرو بن ام مکتوم الاعمی قال یا رسول الله

اخیر تک اُسوقت آپکے پیچھے عمرو بن ام مکتوم جو اندھے تھے بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

فما تأمرنی فانی رجل ضریر البصر فنزلت مکانها لا یستوی القاعدون من المؤمنین

آپ میرے باب میں کیا فرماتے ہیں میں تو اندھا آدمی ہوں (جہاد میں جا نہیں سکتا اب مجھکو بھی مجاہدین کا درجہ ملیگا یا نہیں) اُسوقت یہ آیت یوں اتری

فی سبیل الله غیر اولی الضرر باب انزل القرآن علی سبعة احرف حدثنا

لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ (تو غیر اولی الضرر کا لفظ بڑھ گیا) باب قرآن سات طرح پر اترا ہے ف۱ ہم سے

سعید بن عفیر قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب قال حدثنی

سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے

عبید الله بن عبد الله ان ابن عباس رضی حدثه ان رسول الله صلی الله علیه و

عبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا اُن سے ابن عباسؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سلم قال اقرأنی جبریل علی حرف فراجعته فلم ازل استزیده ویزیدنی حتی

جبریلؑ نے مجھ کو (پہلے) عرب کے ایک ہی محاورے پر قرآن پڑھایا میں نے اُن سے کہا (اس میں بہت سختی ہوگی) میں برابر اُن سے کہتا رہا اور محاوروں میں بھی

انتهی الی سبعة احرف حدثنا سعید بن عفیر قال حدثنی اللیث قال حدثنی

پڑھنے کی اجازت دو یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے

عقیل عن ابن شهاب قال حدثنی عروة بن الزبیر ان المسور بن مخرمة و

عقیل نے اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اُن سے مسور بن مخرمہ اور

عبد الرحمن بن عبد القاری حدثاه انهما سمعا عمر بن الخطاب یقول سمعت

عبد الرحمن بن عبد قاری نے ان دونوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے

هشام بن حکیم یقرأ سورة الفرقان فی حیاة رسول الله صلی الله علیه وسلم

ہشام بن حکیم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا

فضائل القرآن

ف۱ اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۔۔۔ یعنی عرب کی سات قوموں کے ۔۔۔ سات محاورے ۱۲ منہ

فاستمعت لقراءته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرئنيها رسول الله صلى

مین سنا اور دیکھا تو وہ ایسے کئی طرزون پر پڑھ رہے ہین جن طرزون پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ سورت نہین پڑھائی

الله عليه وسلم فكدت أساوره في الصلاة فتصبرت حتى سلم فلببته بردائه فقلت

تھی پھر مین تو مین نماز ہی مین اُن پر حملہ کرتا مگر خیر نماز سے فراغت تک مین نے صبر کیا جب اُنھون نے سلام پھیرا مین نے چادر اُن کے گلے مین ڈالی اُن کو پوچھا

من أقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأ قال أقرأنيها رسول الله صلى الله

یہ سورت تم کو کس نے پڑھائی ہے (اور کس نے) اُنھون نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم فقلت كذبت فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أقرأنيها على

مین نے کہا نہین تم جھوٹے ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو خود مجھ کو یہ سورت اور طرز پر

غير ما قرأت فانطلقت به أقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إني

پڑھائی (تم کو اُسکے خلاف کیسے پڑھا سکتے ہین) آخر مین اُن کو کھینچتا ہوا لے چلا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس لایا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ

سمعت هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها فقال رسول الله

یہ سورۂ فرقان کہا اور ہی طرز پر پڑھتے ہین جس طرز پر آپنے مجھ کو نہین پڑھائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم أرسله اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأ

نے مجھسے فرمایا اچھا ہشام کو چھوڑ تو دے (اسکو قید کیون کیا ہے) پھر فرمایا ہشام پڑھ اُنھون نے اُسی طرز پر پڑھا جس طرح پر پہلے مین اُنکو پڑھتے

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك أنزلت ثم قال اقرأ يا عمر فقرأت

تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان یہ سورت اسی طرح اُتری ہے (تو نے صحیح پڑھی) پھر مجھسے فرمایا عمر اب تو پڑھ مین نے اُس

القراءة التي أقرأني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك أنزلت إن

طرز پر پڑھی جس طرز پر آپنے مجھ کو سکھلائی تھی جب مین پڑھ چکا آپنے فرمایا ہان اسی طرح اُتری ہے (تو نے صحیح پڑھی) پھر فرمایا دیکھو

هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه باب تأليف

یہ قرآن سات محاورون پر اُترا ہے جو محاورہ تمھیر آسان معلوم ہو اُس طرح پڑھو باب سورتون یا آیتون کی ترتیب

القرآن حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف أن ابن جريج

کا بیان ہمسے ابراہیم بن موسے نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی اُن کو ابن جریج نے کہا

أخبرهم قال وأخبرني يوسف بن ماهك قال إني عند عائشة أم المؤمنين

مجھ کو یوسف بن ماہک نے اُنھون نے کہا مین حضرت عائشہؓ پاس بیٹھا تھا

إذ جاءها عراقي فقال أي الكفن خير قالت ويحك وما يضرك قال يا أم المؤمنين

اتنے مین عراق کا ایک شخص (نام نامعلوم) آیا وہ پوچھنے لگا کفن کیسا ہونا چاہیے اُنھون نے کہا افسوس اس سے مطلب کسی طرح کا ہی کفن ہو تجھے کیا نقصان ہوگا

فضائل القرآن

أَرِينِي مُصْحَفَكِ قَالَتْ لِمَ قَالَ لَعَلِّي أُوَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ

ذرا اپنا مصحف تو مجھ کو دکھلایئے انہوں نے کہا کیوں (کیا ضرورت ہے) اس نے کہا میں آپ کا مصحف دیکھ کر سورتوں کی ترتیب پہچان لوں بے ترتیب لوگ

قَالَتْ وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ

حضرت عائشہ نے کہا پھر اس میں کیا قباحت ہے جون سی سورت تو چاہے پہلے پڑھ لے جون سی سورت چاہے بعد پڑھ اگر تو نزول کی ترتیب پوچھتا ہے تو پہلے تو مفصل کی

فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ

جس میں بہشت دوزخ کا ذکر ہے جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف رجوع ہو گیا (اعتقاد سے فراغت ہوئی) اس کے بعد حلال حرام کے احکام اترے

وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا لَا نَدَعُ الْخَمْرَ أَبَدًا وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا

اگر کہیں شروع ہی میں یہ اترتا شراب نہ پینا تو لوگ کہتے ہم تو کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے اگر شروع ہی میں یہ اترتا زنا نہ کرو

لَقَالُوا لَا نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ

تو لوگ کہتے ہم تو زنا نہیں چھوڑنے والے۔ میں بالکل چھوٹی چھوکری کھیل رہی تھی اس وقت مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت

أَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَ

اتری بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادہی وامر (جو سورۂ قمر میں ہے) اور سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء اس وقت

النِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّورَةِ

اتریں جب میں آنحضرت کے پاس موجود تھی (یعنی مدینہ میں) خیر اس کے بعد حضرت عائشہ نے مصحف نکالا اور سورتوں کی آیتیں اس کو لکھوا دیں (کہ اس سورت میں اتنی آیتیں ہیں اس میں اتنی)

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے عبد الرحمن بن یزید سے سنا

سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطه وَالْأَنْبِيَاءِ

وہ کہتے تھے میں نے ابن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے سورہ بنی اسرائیل اور کہف اور مریم اور طہ اور انبیاء تو

إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

اول درجہ کی فصیح سورتیں ہیں اور میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں ف ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رض قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ قَبْلَ أَنْ

شعبہ نے کہا ہم کو ابو اسحاق نے خبر دی انہوں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے کہا میں نے تو سبح اسم ربک الاعلی کی سورت آنحضرت

يَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے پیشتر ہی یاد کر لیا تھا ف ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ

انہوں نے شقیق سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنکو دو دو کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اثنين في كل ركعة فقام عبد الله ودخل معه علقمة وخرج علقمة فسألناه فقال

ہر رکعت میں پڑھا کرتے تھے یہ کہکر عبداللہ بن مسعودؓ اٹھ (گھر میں چلے گئے) علقمہ بھی اُن کے ساتھ گئے پھر علقمہ باہر نکلے تو ہم نے اُن سے ان سورتوں کو پوچھا اُنہوں نے کہا

عشرون سورة من أول المفصل على تأليف ابن مسعود آخرهن الحواميم حم

شروع مفصل کی بیس سورتیں ہیں اُنکے آخری سورتیں وہ ہیں جن کے اول میں حٰم ہے

الدخان وعم يتساءلون باب كان جبريل يعرض القرآن على النبي صلى الله

دخان اور عم یتساءلون وغیرہ باب حضرت جبریلؑ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا دور کیا کرتے

عليه وسلم وقال مسروق عن عائشة عن فاطمة عليها السلام أسر إلي النبي صلى

مسروق نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا اُنہوں نے حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم أن جبريل يعارضني بالقرآن كل سنة وإنه عارضني العام مرتين

مجھ کو کان میں یہ فرمایا ہر سال جبریلؑ قرآن کا ایک دور میرے ساتھ کیا کرتے اس سال دو بار دور کیا

ولا أراه إلا حضر أجلي حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد

میں سمجھتا ہوں میری موت کا وقت آن پہونچا ہے ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے

عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال كان النبي صلى

اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم أجود الناس بالخير وأجود ما يكون في شهر رمضان لأن جبريل

لوگوں کو بھلائی پہونچانے میں زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں تو اور زیادہ سخی ہو جاتے کیونکہ رمضان میں ہر رات

كان يلقاه في كل ليلة في شهر رمضان حتى ينسلخ يعرض عليه رسول الله صلى

جبریل آپ سے ملا کرتے رمضان ختم ہونے تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن کو

الله عليه وسلم القرآن فإذا لقيه جبريل كان أجود بالخير من الريح المرسلة

قرآن سُناتے پھر جب جبریل آپ سے ملا کرتے اسوقت تو آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے لوگوں کو فائدہ پہونچاتے

حدثنا خالد بن يزيد حدثنا أبو بكر عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي

ہم سے خالد بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے اُنہوں نے ابو حصین سے اُنہوں نے ابو صالح سے اُنہوں نے

هريرة قال كان يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القرآن كل عام مرة فعرض

ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا حضرت جبریلؑ ہر سال ایک بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا دور کیا کرتے پھر جس سال آپ کی

عليه مرتين في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف عشرين في

وفات ہوئی اُس سال اُنہوں نے دو بار دور کیا اور آنحضرت ہر سال (رمضان کے اخیر میں) دس دن اعتکاف کیا کرتے جس سال وفات ہوئی اُس سال

العام الذي قبض باب القراء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا حفص

جس برس آپ نے وفات پائی اعتکاف کیا　باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں قرآن کے قاری (حافظ) کون کون تھے ہم سے حفص

بن عمر حدثنا شعبة عن عمرو عن إبراهيم عن مسروق ذكر عبد الله بن عمرو عبد الله

بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے عبداللہ

ابن مسعود فقال لا أزال أحبه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول خذوا القرآن

ابن مسعودؓ کا ذکر کیا کہنے لگے میں ان سے اس وقت سے برابر محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا قرآن چار آدمیوں سے

من أربعة من عبد الله بن مسعود وسالم ومعاذ وأبي بن كعب حدثنا عمر

سیکھو عبداللہ بن مسعودؓ اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ سے ہم سے عمر

بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا شقيق بن سلمة قال خطبنا عبد الله

بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے ہم کو خطبہ سنایا

فقال والله لقد أخذت من في رسول الله صلى الله عليه وسلم بضعا وسبعين

تو کہنے لگے خدا کی قسم میں نے قرآن کی ستر پر کئی سورتیں خود آنحضرت کے مونہہ سے سیکھی ہیں (تو میں حضرت عثمانؓ کے کہنے پر عمل نہیں کرسکتا)

سورة والله لقد علم أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أني من أعلمهم بكتاب الله

خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہوں لیکن میں

وما أنا بخيرهم قال شقيق فجلست في الحلق أسمع ما يقولون فما سمعت رادا

ان سب سے افضل نہیں ہوں شقیق نے کہا میں لوگوں کے حلقوں میں بیٹھا اور ان کی باتیں سنتا رہا ان میں کسی نے ابن مسعودؓ

يقول غير ذلك حدثني محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم عن

کے اس قول پر اعتراض نہیں کیا مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے

علقمة قال كنا بحمص فقرأ ابن مسعود سورة يوسف فقال رجل ما هكذا أنزلت

علقمہ سے انہوں نے کہا ہم حمص میں تھے (جو ایک شہر ہے شام کے ملک میں) وہاں عبداللہ بن مسعودؓ نے سورۂ یوسف پڑھی ایک شخص (نہیک بن سنان) بولا یہ سورت اس طرح

قال قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أحسنت ووجد منه ريح الخمر

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے تو یہ سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھی آپ نے فرمایا واہ واہ خوب پڑھی پھر ابن مسعودؓ نے دیکھا تو اسکے مونہہ سے شراب کی بو آ رہی تھی

فقال أتجمع أن تكذب بكتاب الله وتشرب الخمر فضربه الحد حدثنا عمر

تو کہنے لگے کیا خوب اور پھر تو اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے (صحیح کو غلط بتلاتا ہے) اور شراب بھی پیتا ہے پھر اسکو حد لگائی ہم سے عمر

بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا مسلم عن مسروق قال قال عبد الله

بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے

فہرست پارہ بستم تیسیر الباری شرح و ترجمہ اردو صحیح البخاری

تمت